تیسیر الباری
ترجمہ و تشریح
صحیح بخاری شریف
حضرت علامہ وحید الزمان
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی، اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

نام کتاب ------ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ------ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ------ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالےٰ

تصحیح وتحقیق ------ مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ------ بشیر احمد نعمانی

ناشر ------ ضیاء۔ احسان پبلشرز لاہور

جلد ------ چہارم

صفحات ------ ۷۹۰ (کاپیاں ۹۹

تعداد ------ ایک ہزار

ایڈیشن ------ اوّل

تاریخ اشاعت ------ جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ------

مطبع ------

فہرست ابواب تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری۔ جلد چہارم

سولہواں پارہ

کتاب المغازی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کا بیان

اٹھارواں پارہ (۱۸)

کتاب التفسیر

قرآن کی تفسیر کا بیان

انیسواں (۱۹) پارہ

بیسواں ۲۰ پارہ

جلد چہارم

سولہواں ۱۶ پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کِتَابُ الْمَغَازِیْ

کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات[1] یعنے جہادوں کے بیان میں

بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ

باب عشیرہ یا عسیرہ کے غزوہ کا بیان۔ محمد بن اسحاق نے کہا سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوار کا غزوہ کیا۔ پھر بواط کا پھر عشیرہ کا[2]

١- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قِيْلَ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ.

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں زید بن ارقم کے بازو پر بیٹھا تھا اتنے میں ان سے پوچھا گیا (خود ابواسحاق نے پوچھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے ہیں۔ انہوں نے کہا انیس ۱۹ پھر پوچھا گیا ان میں سے تم کتنے غزوں میں آنحضرت صلعم کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا سترہ میں ابواسحاق کہتے ہیں میں نے پوچھا کونسا غزوہ پہلے ہوا انہوں نے کہا عسیرہ یا عشیرہ شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے اس کو دریافت کیا تو انہوں نے کہا عشیرہ[3]

[1] غزوہ اس جہاد کو کہتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات سے تشریف لے گئے اور سریہ وہ جس میں آپ خود نہیں گئے ۱۲ منہ [2] ابوار ایک گاؤں ہے جحفہ سے مدینہ کی جانب ۲۳ میل پر بواط ایک پہاڑ کا نام ہے ینبوع کے قریب عشیرہ بھی ایک مقام ہے یا ایک قبیلہ ہے ان تینوں جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جنگ سے پہلے تشریف لے گئے تھے اور غرض آپ کی تھی کہ قریش کا قافلہ لوٹیں مگر قافلہ نہ ملا کہتے ہیں ابوار میں سب سے پہلے مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہوئی سعد بن ابی وقاص رضؓ نے اسعد پر تیر چلایا۔ یہ پہلا تیر تھا جو خدا کی راہ میں مارا گیا۔ یہ تینوں جہاد ہجرت کے ایک سال بعد کیے گئے ۱۲ منہ [3] شین معجمہ سے شک نہیں کی یہ وہی جنگ ہے جس میں آپ قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے نکلے تھے لیکن قافلہ تو نکل گیا اور جنگ آن پڑی ۱۲

بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

۲- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کرنا کہ بدر میں فلاں فلاں لوگ مارے جائیں گے[1]

مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے ابواسحٰق سبیعی سے کہا مجھ سے عمرو بن میمون نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے کہا ایسا ہوا سعد بن معاذ (انصاری صحابی) اور امیہ بن خلف (قریش کے بڑے کافر) میں دوستی تھی امیہ جب مدینہ پر سے سوداگری کے لیے شام کے ملک کو جاتا تو سعد بن معاذؓ کے گھر پر اترا کرتا اور سعد جب کبھی (حج یا عمرے کے لیے) مکہ جاتے تو امیہ کے گھر پر اترتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں آ گئے تو سعدؓ عمرے کے لیے مکہ گئے وہاں امیہ کے پاس اترے اور اس سے کہنے لگے ذرا ایسا وقت دیکھتے رہو جب کعبہ میں کوئی نہ ہو تو میں اس وقت جا کر کعبے کا طواف کر لوں[2] خیر امیہ دوپہر کے قریب سعد کو ہمراہ لے کر نکلا (عین طواف میں) ابوجہل (مردود) ملا وہ امیہ سے کہنے لگا ابوصفوان[3] یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے امیہ نے کہا سعد ہے ابوجہل نے سعدؓ سے کہا کیا مزے سے بے ڈر ہو کر مکہ میں طواف کر رہا ہے اور دین بدلنے والوں[4] کو (فراغت سے) تم نے اپنے ملک میں جگہ دی اور لطف یہ کہ تم ان کی مدد کرتے ہو ان کی کمک کرتے ہو خدا کی قسم اگر تو ابوصفوان کے ساتھ (اس وقت) نہ ہوتا تو بچ کر اپنے گھر نہ جا سکتا (مارا جاتا) سعد نے بلند آواز سے جواب دیا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو طواف سے روکے گا تو میں تیرا وہ رستہ روک دوں گا جو اس سے

۱؎ اس باب میں امام مسلم نے جو روایت کی وہ زیادہ مناسب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ شروع ہونے سے ایک دن پہلے حضرت عمرؓ کو بتلایا تھا کہ یہاں فلانا کافر مارا جائے گا۔ یہاں فلانا حضرت عمرؓ کہتے ہیں آپ نے جو جو مقام ہر ہر کافر کے بتلائے تھے وہ کافر وہیں گرا اور مارا گیا یہ آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ تھا اور باب کی حدیث میں جو پیشینگوئی مذکور ہے وہ جنگ بدر سے پہلے کی ہے ۲؎ سعد کو یہ ڈر تھا کہ اگر مکہ کے مشرک ان کو طواف کرتے دیکھیں گے تو تنگ کریں گے ستائیں گے ۱۲ منہ ۳؎ یہ امیہ کی کنیت ہے ۱۲ منہ ۴؎ حدیث میں صباۃ ہے جو صابی کی جمع ہے مکہ کے مشرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو صابی کہا کرتے جس کے معنے دین بدل ڈالنے والا ۱۲ منہ

عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللّٰهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُوْ جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوْا عِيْرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوْا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُوْ جَهْلٍ حَتّٰى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللّٰهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيْرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيْدُ أَنْ أَجُوْزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيْبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا

بڑھ کر تجھ پر گراں گذرے گا یعنی تو مدینہ پر سے (شام کے ملک کو) نہ جانے پائے گا امیہ نے سعد کو سمجھایا ابوالحکم[1] پر اپنی آواز بلند نہ کر وہ اس ملک کا سردار ہے۔ سعد نے کہا امیہ بس کر ابوجہل کی اتنی طرف داری نہ کر قسم خدا کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو آنحضرت اور ان کے اصحابؓ کے ہاتھ سے مارا جائے گا[2] امیہ نے پوچھا کیا مکہ میں ماریں گے سعد نے کہا یہ تو میں نہیں جانتا امیہ سعد کی یہ بات سن کر بہت ڈر گیا۔ جب امیہ اپنے گھر لوٹا اپنی جورو (صفیہ یا کریمہ بنت معمر) سے کہنے لگا ام صفوان تو نے سعد کی بات سنی اس نے کہا کیوں سعد کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا کہتا ہے کہ محمدؐ نے بیان کیا وہ مجھ کو مار ڈالیں گے میں نے پوچھا مکہ میں تو کہتا ہے میں نہیں جانتا خیر اس کے بعد یہ ہوا، امیہ نے قسم کھالی میں مکہ سے باہر نہیں نکلنے کا جب بدر کا دن ہوا ابوجہل نے لوگوں سے کہا لڑائی کے لیے نکلو اپنے قافلہ کو بچاؤ امیہ نے مکہ سے نکلنا ناپسند کیا (اس کو اپنی جان کا ڈر تھا) لیکن ابوجہل اس کے پاس آیا کہنے لگا ابوصفوان تم یہاں والوں کے سردار ہو جب لوگ دیکھیں گے تم نہیں نکلتے تو کوئی نہیں نکلے گا غرض اسی طرح ابوجہل اس کو سمجھاتا رہا آخر (مجبور ہو کر) امیہ نے کہا خیر جب تو کسی طرح نہیں مانتا (مجھ کو لیے ہی جاتا ہے) تو میں خدا کی قسم ایک ایسا تیز رو عمدہ اونٹ خریدوں گا جس کا ثانی مکہ میں نہ ہو[3] پھر امیہ نے اپنی جورو سے کہا ام صفوان میرے سفر کا سامان کر دے اس نے کہا ابوصفوان کیا تو اپنے مدینہ والے بھائی (سعد) کا کہنا بھول گیا اس نے کہا نہیں میں بھولا نہیں مگر تھوڑی دور تک ان لوگوں کے ساتھ

[1] ابوالحکم ابوجہل لعین کی کنیت تھی ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امیہ کے مارے جانے کے پیشتر ہی خبر دے دی تھی۔ کرمانی نے جو تفسیر کی اس کی بنا پر ترجمہ یہ ہوگا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی تجھ کو قتل کریں گے امیہ کو اسی وجہ سے تعجب ہوا کہ ابوجہل تو میرا دوست ہے وہ مجھ کو کیوں کر قتل کرے گا اس صورت میں قتل کرنے کا یہ مطلب ہے تیرے قتل کا سبب بنے گا ایسا ہی ہوا امیہ بدر کی لڑائی میں جانے پر راضی نہ تھا لیکن ابوجہل زبردستی اس کو پکڑ لے گیا اور خود بھی واصل جہنم ہوا۔ امیہ کو بھی ساتھ لیتا گیا۔ ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ہے امیہ نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی ۱۲ منہ [4] تاکہ ڈر کے وقت اس پر سوار ہو کر بھاگ جاؤں جان بچالوں ۱۲ منہ ؛

إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذَٰلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ الْآيَةَ

جاتا ہوں [۱]، جب امیہ نکلا تو رستے میں جہاں اترتا وہیں اونٹ کو اپنے پاس ہی باندھتا (تاکہ بھاگنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جائے) وہ برابر ایسے ہی احتیاط کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو قتل کرادیا [۱]

باب بدر کی لڑائی کا بیان [۲]

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا اور اللہ تعالیٰ بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کر چکا تھا جس وقت تم [۳] ذلیل [۴] تھے اس لیے اللہ سے ڈرتے رہو [۵] تاکہ تم شکرگذار ہو جب اے پیغمبر تو مسلمانوں سے کہہ رہا تھا کیا تم کو یہ بس نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لیے اتار دے بلکہ اگر تم (لڑائی) میں صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (بھاگو نہیں) اور کافر اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو پروردگار پانچ ہزار نشاندار (یا عمدہ گھوڑوں پر سوار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا اور یہ جو اللہ نے فرشتوں کی مدد تمہارے لیے بھیجی تو تمہارے دلوں کو خوشی اور اطمینان دینے کے لیے ورنہ درحقیقت فتح خدا کی طرف سے ہے [۶] جو بڑا زبردست ہے حکمت والا اور فرشتوں کی مدد بھیجنے سے یہ بھی غرض تھی کہ کافروں کا ایک گروہ کاٹ ڈالے یا ان کو ایسا مغلوب کرے کہ وہ ناامید ہو کر لوٹ جائیں اور وحشی (بن حرب حبشی) نے کہا حمزہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا [۸] اور اللہ تعالیٰ نے [۹] فرمایا مسلمانو وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا [۱۰] ایک تم کو ضرور ملے گا اخیر تک۔

---

[۱] بعد اس کے لوٹ آؤں گا ۱۲ منہ [۲] بلال نے یا رافع بن رافع نے اس کو مار ڈالا مارے تلواروں سے اس کے جوڑ جوڑ کاٹ ڈالے اس کا قصہ انشاء اللہ آگے آئے گا۔ ۱۲ منہ [۳] بدر ایک گاؤں تھا مشہور جو بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کے نام سے آباد ہے یا بدر ایک کنوئیں کا نام ہے وہاں بڑے معرکہ کی لڑائی مسلمانوں اور قریش کے کافروں میں ۲ ہجری میں ہوئی ۱۲ منہ [۴] دشمن کے مقابلہ میں ۱۲ منہ [۵] بے حقیقت بے سرو سامان ۱۲ منہ [۶] پیغمبر کا ساتھ نہ چھوڑو ۱۲ منہ [۷] ساز و سامان اور فوج کی کثرت سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ منہ [۸] جو امیر حمزہ کا قاتل ہے ۱۲ منہ [۹] صحیح یہ ہے کہ عدی بن نوفل بن عبد مناف کو امیر حمزہ نے قتل کیا تھا۔ کہتے ہیں جبیر بن مطعم نے جو طعیمہ کا بھتیجا تھا وحشی سے کہا جو اس کا غلام تھا اگر تو حمزہ کو مار ڈالے تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ [۱۰] سورۂ انفال میں ۱۲ منہ [۱۱] یا قافلہ یا کافروں کا لشکر ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۳- حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ أَنِّيْ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب سے ان کے والد عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں کسی لڑائی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی آپ کو چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا سوا تبوک کی لڑائی کے اور بدر کی لڑائی میں جو میں پیچھے رہ گیا تو اس میں نہ جانے سے اللہ نے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں لڑنے کی نیت سے نہیں گئے تھے بلکہ قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے مگر اللہ نے ناگہاں مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا[1]۔

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ

رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ إِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ إِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ أَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَأُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ انفال میں فرمانا جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے۔ اس نے تمہاری فریاد سن لی فرمایا میں، لگاتار ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا[2] اور یہ مدد جو اللہ نے کی وہ صرف تم کو خوش کرنے اور تمہارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے ورنہ فتح تو خدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ اللہ زبردست ہے حکمت والا یہ وہ وقت تھا جب تم کو بے ڈر بنانے کے لیے تم پر اونگھ ڈال رہا تھا اور تم کو پاک کرنے اور شیطان کی گندگی دور کرنے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس دینے اور تمہارے پاؤں جمانے کے لیے آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا یہ وہ وقت تھا جب اے پیغمبر تیرا مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم جا کر مسلمانوں کا دل مضبوط کرو اور میں ابھی ابھی کافروں کے دل میں دہشت ڈال دیتا ہوں تم ایسا کرنا ان کی گردنوں اور پور پور پر مار لگانا ان کی یہی سزا ہے کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے خلاف کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے

---

[1] ہرچند کعب بدر کی لڑائی میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے مگر چونکہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد جنگ کا نہ تھا اس لیے سب لوگوں پر آپ نے نکلنا واجب نہیں رکھا تھا۔ برخلاف جنگ تبوک کے اس میں سب مسلمانوں کو ساتھ جانے کا حکم تھا جو لوگ نہیں گئے اسی لیے ان پر عتاب ہوا ۱۲ منہ

[2] ربیع ابن انسؓ سے روایت ہے اللہ نے بدر کے دن مسلمانوں کو پہلے ہزار فرشتوں سے مدد کی پھر بڑھا کر تین ہزار کر دیئے پھر پانچ ہزار کر دیئے اس لیے یہ آیت سورۂ آل عمران کی آیت کے خلاف نہ ہوگی ۱۲ منہ

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

جو کوئی خلاف کرے اس کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کا عذاب سخت ہے[1]

۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَشْهَدًا لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے ابن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مقداد بن اسود کی ایک ایسی بات دیکھی اگر وہ بات مجھ کو حاصل ہوتی تو اسکے مقابل میں کسی نیکی کو نہ سمجھتا سب سے زیادہ وہ مجھ کو پسند ہوتی ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[2] مشرکوں پر بددعا کر رہے تھے اتنے میں مقداد آن پہنچے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ[3] ہم اس طرح نہیں کہنے کے جیسے حضرت موسیٰؑ کی قوم نے ان سے کہا تھا تم اور تمہارا پروردگار دونوں جاؤ (جباروں سے لڑو) ہم تو آپ کے داہنے طرف بائیں طرف سامنے پیچھے (جدھر آپ فرمائیں گے یا جہاں آپ کا دشمن ہوگا اس سے لڑیں گے ابن مسعودؓ کہتے ہیں مقداد کو یہ کہتے ہی میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ چمکنے لگا آپ خوش ہو گئے[4]

۵- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنا وعدہ اور اقرار پورا کر[5] یا اللہ اگر تیری مرضی -

---

[1] اللہ ان سے بدلہ لے گا دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہونگی بعضے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ ورسول کی مخالفت کا اثر صرف آخرت ہی میں پڑے گا نہیں نہیں اللہ کا عذاب بہت سخت ہے دنیا میں بھی ایسے لوگ بچ نہیں سکتے آفت میں گرفتار ہوتے ہیں - دیکھو جب سے مسلمانوں نے قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا ان کی حکومت اور بادشاہت سب خاک میں مل گئی غیر قوم کی رعایا بن گئے اس سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی اور خرابی ہوگی ۱۲ منہ [2] جب صفراء وادی میں پہنچے اور معلوم ہوا کہ قافلہ نکل گیا مشرک لڑنے کو تیار ہیں ۱۲ منہ [3] آپ کچھ فکر نہ کیجیے ۱۲ منہ [4] ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن آنحضرتؐ قافلہ لوٹنے کی نیت سے لوگوں کو لے گئے تھے وہاں قافلہ تو نکل گیا فوج سے لڑائی آن پڑی آپ کا خیال تھا کہ شاید صحابیؓ لڑائی میں تامل کریں کیونکہ وہ اس قصد سے نہیں نکلے تھے جب مقداد نے یہ عرض کیا تو آپ خوش ہوئے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے پھر اور قریش کے مہاجرین نے آپ کو تسلی دی لیکن آپ مخاطب نہ ہوئے آپ کو انصار کا خیال تھا - کیونکہ بڑی جماعت انہی کی تھی مہاجرین تو ساٹھ ستر سے زیادہ نہ تھے اور انصار سے جو آپ نے عہد لیا تھا کہ مدینہ پر آپ کا کوئی دشمن آئے گا تو آپ کو بچائیں گے یہ لڑائی مدینہ میں نہ تھی نہ دشمن مدینہ پر چڑھ کر آئے تھے یہ حال دیکھ کر سعد بن معاذؓ اور دوسرے انصاریوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمارا خیال ہے ہم تو ہر طرح آپ کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہیں اگر آپ برک الغماد تک جو ایک دور دراز مقام تھا ہم کو لے جائیں تو ہم چلنے کو حاضر ہیں - اس وقت آپ خوش ہو گئے اللہ اللہ انصار کی بھی جان نثاری رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ منہ [5] وہ وعدہ یہ ہے کہ پیغمبروں کو غلبہ ہوگا -

باقی بر صفحہ آئندہ

إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

بَابٌ ۵

۶ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ أَنَّهٗ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ إِلٰى بَدْرٍ

بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ

حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ رض عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلٰى سِتِّيْنَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفًا وَّأَرْبَعِيْنَ

یہی ہے (کہ یہ کافر غالب ہوں) تو پھر زمین میں تیرا پوجا کرنے والا رہے نہیں گا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بس کیجئے (دعا کرنے کی حد ہو چکی) اس وقت ڈیرے سے یہ آیت (سورہ قمر کی) پڑھتے ہوئے باہر نکلے اب یہ کافروں کا گروہ شکست پاتا ہے اور پیٹھ دکھاتا ہے

باب

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبدالکریم بن مالک نے خبر دی انہوں نے مقسم سے سنا جو عبداللہ بن حارث کے غلام تھے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے (سورہ نساء کی) اس آیت سے جو مسلمان جہاد نہ کر کے گھروں میں بیٹھ رہیں وہ ان کے برابر نہیں ہو سکتے وہ لوگ مراد ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے جو اس میں شریک نہیں ہوئے۔

باب جنگ بدر میں جو مسلمان شریک تھے ان کا شمار

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں (بدر کے دنوں میں) چھوٹے (نابالغ) سمجھے گئے[۱]

دوسری سند امام بخاری کہتے ہیں اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ دونوں بدر کی لڑائی میں کم سن سمجھے گئے اور بدر کی لڑائی میں مہاجرین کا شمار کچھ اوپر ساٹھ آدمی کا تھا اور انصار دو سو چالیس پر گئی تھے (سب تین سو دس یا

سابقہ حاشیہ: ۱ جیسے اس آیت میں ہے ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ابن اسحٰق کی روایت میں ہے کہ جب قریش کے کافر سامنے آئے تو آپ نے یوں دعا کی یا اللہ یہ قریش کے لوگ بڑے غرور اور فخر سے تیرے پیغمبر سے لڑنے اور تیرے پیغمبر کو جھٹلانے کو آ رہے ہیں یا اللہ اپنی مدد بھیج جس کا تو نے وعدہ کیا ہے ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ہذا ۱ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ آپ آخری پیغمبر ہیں اب دوسرا کوئی پیغمبر دنیا میں آنے والا نہیں تو اگر یہ گروہ ہلاک کر دیا گیا تو ساری زمین میں مشرک ہی مشرک رہ جائیں گے ۱۲ منہ ۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑائی میں جانے سے پہلے مسلمان دکھلائے جاتے جو لوگ جہاد کے قابل ہوتے ان کو آپ اجازت دیتے جو قابل نہ ہوتے ان کو منظور نہ کرتے چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بدر کے دن آپ کے سامنے پیش کئے گئے اس وقت ان کی عمر تیرہ برس کی تھی آپ نے نامنظور کیا پھر احد کے دن پیش کئے گئے اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی جب بھی آپ نے نامنظور کیا ۱۲ منہ ۳ جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں ۱۲ منہ

وَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَ ثَلٰثَ مِائَةٍ

تین سو تیرہ یا تین سو سترہ یا تین سو انیس تھے [51]

۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوْا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَازُوْا مَعَهُ النَّهْرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهْرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحٰق نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ بدر کی جنگ میں جو لوگ شریک تھے ان کا شمار وہی تھا جو طالوت [52] (بادشاہ) کے ساتھ والوں کا تھا جو نہر کے پار گئے تھے یعنی تین سو دس پر کئی آدمی براء رض نے کہا طالوت کے ساتھ نہر پار وہی لوگ گئے تھے جو ایماندار تھے (بے ایمان سب پانی غٹاغٹ پی کر نہر پر رہ گئے تھے)۔

۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلٰى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهْرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَمِائَةٍ

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رض سے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یوں کہا کرتے تھے کہ بدر والوں کا شمار وہی تھا جو طالوت کے ساتھ والوں کا تھا جو طالوت کے ساتھ نہر پر گئے تھے یعنی تین سو دس پر کئی آدمی اور وہی لوگ طالوت کے ساتھ نہر پر گئے تھے جو ایماندار تھے۔

۱۰ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ رض عَنِ الْبَرَاءِ رض۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رض سے۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهْرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ

دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء ابن عازب رض سے انہوں نے کہا ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ بدر کی جنگ والوں کا شمار تین سو دس پر کئی آدمی کا تھا جتنے لوگ طالوت کے ساتھ نہر پار گئے تھے اور طالوت کے ساتھ نہر پار وہی گئے تھے جو ایماندار تھے۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں

---

[51] اور مشرک ایک ہزار یا سات سو پچاس تھے اور مسلح اور باسامان، اور مسلمان بے سامان جب بھی اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی ۱۲ منہ [52] طالوت بنی اسرائیل کا ایک بادشاہ تھا جس کا قصہ مشہور اور قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ

عَلٰی کُفَّارِ قُرَیْشٍ شَیْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِیْدِ وَاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّهَلَاكِهِمْ

١١- حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْکَعْبَةَ فَدَعَا عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ عَلٰی شَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُهُمْ صَرْعٰی قَدْ غَیَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَکَانَ یَوْمًا حَارًّا

بَابُ قَتْلِ اَبِیْ جَهْلٍ

١٢- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنَا قَیْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَتٰی اَبَا جَهْلٍ وَّبِهٖ رَمَقٌ یَّوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ اَعْمَدُ مِنْ رَّجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ۔

١٣- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ

شیبہ اور عتبہ اور ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے بد دعا کرنا اور ان کا مارا جانا۔

مجھ سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق سبیعی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف منہ کیا اور قریش کے کئی کافروں کے لیے بد دعا کی[1] شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے عبداللہ بن مسعودؓ کہتے خدا گواہ ہے میں نے ان لوگوں کو (بدر کے میدان میں) پڑا دیکھا دھوپ کی گرمی سے ان کی لاشیں بدبودار ہو گئی تھیں۔ اس دن بڑی گرمی تھی۔

باب ابوجہل کا مارا جانا۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم کو قیس بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ جنگ بدر میں ابوجہل کے پاس آئے اس میں کچھ جان باقی تھی[2] ابوجہل نے کہا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے جس کو تم نے مارا؟[3]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے ان سے انسؓ نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عمرو بن خالد

---

[1] جب انہوں نے سجدے میں اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر ڈال دی تھی ۱۲ منہ [2] اس کی گردن پر پاؤں رکھا اور کہا اللہ کے دشمن آخر اللہ نے تجھ کو ذلیل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی میں ان تمام لوگوں میں جو مارے گئے۔ سب سے بڑا اور سب کا سردار ہوں مجھے کیا غم ہے مردود نے مرتے وقت بھی غرور اور تکبر نہ چھوڑا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہا مجھ سے بھی زیادہ کسی شخص کا عجیب واقعہ ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو یعنے میرا مارا جانا بڑا عجیب معاملہ ہے کہ اپنے قوم والوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ بعضی روایتوں میں هل اعذر ہے۔ یعنے مجھ سے زیادہ کون شخص ہے جس کا عذر زور دار ہو کیونکہ میں کچھ غیر لوگوں کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا۔ میں معذور ہوں بعضوں نے هل اعمد کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ تم کیا فخر کرتے ہو میں بھی آخر ایک شخص ہوں جس کو تم نے مار ڈالا یعنے احد من الناس ہوں ۱۲ منہ

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ آأَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ۔

نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن صحابہؓ سے، فرمایا ابوجہل کو کون دیکھ کر اس کی خبر لاتا ہے[۱] یہ سن کر عبداللہ بن مسعود گئے، دیکھا تو عفراء کے دونوں بیٹوں معاذ اور معوذ) نے اس کو (تلواروں) سے اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو رہا ہے (مرنے کے قریب ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر پوچھا کہ تو ہی ابوجہل ہے۔ وہ کیا کہنے لگا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے۔ جس کو تم نے قتل کیا یا یوں کہنے لگا اس شخص سے کون بڑھ کر ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو[۲] احمد بن یونس نے اپنی روایت میں یوں کہا عبداللہ نے کہا تو ابوجہل ہے (بغیر استفہام کے)

۱۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوْهُ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا ابوجہل کو دیکھ کر اس کی کون خبر لاتا ہے یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اس کو مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے اس نے جواب دیا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے جس کو اس کی قوم نے یا تم لوگوں نے مارا ہے[۳]

۱۵۔ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْمُثَنّٰى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ

مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم کو معاذ بن معاذ نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا کہا ہم کو انس بن مالک خبر دی پھر ایسی ہی حدیث بیان کی۔

[۱] کم بخت زندہ ہے یا مارا گیا ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی شک ہے یعنے سلیمان تیمی کی دوسری روایت میں یوں ہے وہ کہنے لگا کاش مجھ کو کسانوں نے نہ مارا ہوتا کسانوں سے اس نے انصار کو مراد لیا ان کو ذلیل سمجھا ایک روایت میں ہے کہ پھر عبداللہ بن مسعودؓ اس کا سر کاٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے اللہ کا شکر کیا کھڑے ہو کر ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اس امت کا فرعون مارا گیا عبداللہ بن مسعودؓ نے اس مردود کے ہاتھ سے مکہ میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائی تھیں ان کا دل جلا ہوا تھا اللہ نے ان کو یہ دن دکھایا کہ دشمن اس طرح ذلیل و خوار پڑا تھا انہوں نے اس کی ڈاڑھی پکڑی سر کاٹا ۱۲ منہ [۳] ایک روایت میں ہے کہ جب ابن مسعودؓ نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا تو مردود کیا کہنے لگا ارے ذلیل بکریاں چرانے والے تو سخت مقام پر چڑھ گیا پھر انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا ۱۲ منہ ؏

١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے یوسف بن ماجشون سے یہ حدیث لکھی انہوں نے صالح بن ابراہیم سے روایت کی انہوں نے اپنے والد ابراہیم سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے پھر یہی قصہ عفراء کے دونوں بیٹوں کا بیان کیا۔

١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْحٰرِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ

مجھ سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد[1] سے وہ کہتے تھے ہم سے ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے بیان کیا انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا قیامت کے دن سب سے پہلے[2] میں پروردگار کے سامنے جھگڑا چکانے کے لیے دو زانو بیٹھوں گا قیس بن عباد نے کہا اسی باب میں (سورۂ حج کی) یہ آیت اتری یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن جو اپنے پروردگار کے مقدمہ میں جھگڑے دونوں فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے ایک طرف سے حمزہ اور علیؓ اور عبیدہ یا ابوعبیدہ ابن حارث بن عبدالمطلب (مسلمانوں کی طرف سے) اور (دوسری طرف سے) شیبہ اور عتبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ[3]

١٨- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے ابو ذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن اخیر تک قریش کے چھ آدمیوں کے باب میں اتری علیؓ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن حارث ایک فریق اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ایک طرف

١٩- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن یعقوب نے وہ بنی ضبیعہ کے محلہ میں اترا کرتے تھے اور بنی سدوس کے غلام تھے

[1] سلیمان بن طرخان ۱۲ [2] یعنی اس امت کے لوگوں میں ۱۲ منہ [3] کافروں کی طرف سے ۱۲ منہ

وَهُوَ مَوْلَى لِبَنِي سَدُوسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ

انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے بیان کیا انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن اخیر تک ہم لوگوں کے باب میں اتری۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع بن جراح نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوہاشم سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے یہ آیتیں ہذان خصمان اخیر رمین آیتوں تک ان چھ آدمیوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن مقابل ہوئے تھے[1] ایسی ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری ہے۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابوہاشم نے خبر دی انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے قیس سے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے۔ یہ آیت ہذان خصمان اختصموا فی ربہم (سورۂ حج کی) ان لوگوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے تھے حمزہ اور علی اور عبیدہ (مسلمانوں کی طرف سے) اور عتبہ اور شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے اور ولید بن عتبہ (کافروں کی طرف سے)

۲۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ۔

مجھ سے احمد بن سعید ابوعبداللہ اشقر نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے اپنے دادا ابواسحٰق سبیعی سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے میرے سامنے براء بن عازبؓ سے پوچھا کیا حضرت علیؓ بدر کی لڑائی میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں شریک کیا مقابلہ کے لیے میدان میں نکلے تھے اور تلے اوپر دو زرہیں۔

[1] ہوا یہ کہ بدر کے دن کافروں کی طرف سے یہ تین شخص میدان میں نکلے اور کہنے لگے ای محمدؐ ہم سے لڑنے کے لیے لوگوں کو بھیجو ادھر سے انصار مقابلہ کو گئے تو کہنے لگے ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے ہم تو اپنی برادری والوں سے یعنی قریش سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمزہ اٹھ اے علی اٹھ اے عبیدہ اٹھ حمزہ شیبہ کے مقابل ہوئے اور علی ولید کے اور عبیدہ عتبہ کے حمزہ نے شیبہ کو اور علیؓ نے ولید کو مار لیا اور عبیدہ عتبہ دونوں ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے علیؓ اور حمزہؓ نے جا کر عتبہ کو مار لیا اور عبیدہ کو میدان جنگ سے اٹھا لائے ۱۲ منہ عفی عنہ سورۂ حج کی

پہنے تھے لہ

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے والد (ابراہیم) سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے اور امیہ بن خلف سے ایک تحریر ہو گئی تھی لہ پھر بدر کے دن امیہ اور اس کے بیٹے (علی) کے قتل ہونے کا قصہ بیان کیا اور یہ کہا بلال بدر کے دن مسلمانوں سے کہنے لگے اگر امیہ بن خلف بچ گیا تو میں (آخرت میں عذاب سے) بچ نہیں سکتا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید نخعی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی اس میں سجدہ کیا آپ کے ساتھ (اس وقت) جتنے لوگ تھے (مسلمان کافر) سب نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) نے کیا کیا ایک مٹھی لی اور اپنی پیشانی لگالی کہنے لگا بس یہ کافی ہے آخر جنگ بدر میں عبداللہ

لہ اس شخص کو حضرت علیؓ کی کم سنی کی وجہ سے یہ گمان ہوا ہوگا کہ شاید آپ جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے ہوں براءؓ نے اس کا غلط گمان رفع کر دیا کہ لڑائی میں نکلنا کیا مقابلہ کے لیے میدان میں نکلے اور ولید بن عتبہ کو واصل جہنم کیا سبحان اللہ حضرت علیؓ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا ولید کو اس طرح مارا پھر جنگ خندق میں عمرو بن عبدود بڑے پہلوان کو قتل کیا جنگ خیبر میں مرحب کو جو یہودیوں کا بڑا نامور سپاہی تھا جنگ صفین میں معاویہؓ کے غلام کو مار ڈالا تھا خود جا کر قتل کیا غرض حضرت علی شجاعت بلانہ اور قوت دستمانہ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ زہد اور تقویٰ اور علم باطن میں تمام اولیاء اللہ کے سردار تھے اسی لیے آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں ایک رافضی اذان میں کہنے لگا اشہدان علیاً ولی اللہ بعضے لوگوں نے اس پر فساد کرنا چاہا میں نے یہ کہا تم اس کلمہ پر کیوں ناراض ہوتے ہو میں تو اس سے بڑھ کر کہتا ہوں اشہدان علیاً امام الاولیاء ہر چند اذان میں یہ کلمہ آنحضرتؐ سے ماثور نہیں اس وجہ سے بدعت ہوگا لیکن فی نفسہ اس کا مضمون صحیح ہے کہ جب کوئی یہ کہے اشہدان علیاً ولی اللہ تو ہم کہیں گے صدقت و بررت بل ہو امام الاولیاء و قدوۃ الاصفیاء امیر المؤمنین یعسوب الصالحین رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۲ کہ امیہ مکہ میں عبدالرحمٰن وغیرہ کی جائداد وغیرہ محفوظ رکھے اس کے بدل عبدالرحمٰن امیہ کی جائداد وغیرہ کی مدینہ میں حفاظت کریں گے کہتے ہیں اس دستاویز میں عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنا نام عبدالرحمٰن لکھا تو امیہ مردود کہنے لگا میں رحمٰن نہیں پہچانتا جو تمہارا نام جاہلیت کے زمانے میں تھا وہی لکھو یعنے عبد عمرو ۱۲ منہ ۳ بلالؓ پہلے امیہ ہی کے غلام تھے مردود نے ان کو سخت سخت تکلیفیں دی تھیں آخر بلالؓ ہی نے اس کو مارا کہتے ہیں عبدالرحمٰن بن عوف امیہ کو بچانے کے لیے اس پر آڑے پڑ گئے مگر مسلمانوں نے تلواریں گھسیڑ گھسیڑ کر اس کو گھونس کی طرح مار ڈالا عبدالرحمٰن کے بھی کچھ چھینٹ آئی ۴ فاسجدوا للہ واعبدوا ۱۲ منہ

هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے اس بڈھے کو اخیر میں دیکھا بدر کے دن الکفر ہی کی حالت میں مارا گیا[۵۱]

۲۵۔ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِؓ ثَلٰثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ اِحْدَاهُنَّ فِيْ عَاتِقِهٖ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاُدْخِلُ اَصَابِعِيْ فِيْهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّوَاحِدَةً يَّوْمَ الْيَرْمُوْكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِيْنَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِؓ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيْهِ قُلْتُ فِيْهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ: بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ: ثُمَّ رَدَّهٗ عَلٰى عُرْوَةَؓ قَالَ هِشَامٌ فَاَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ وَّاَخَذَهٗ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ اَخَذْتُهٗ

مجھ کو ابراہیم بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام یوسف نے بیان کیا انہوں نے معمر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے روالد، عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے کہا زبیر کو تین گہرے زخم لگے تھے ان میں ایک مونڈھے پر تھا میں (بچپنے میں) اپنی انگلیاں اس میں گھیڑا کرتا عروہ نے کہا ان میں دو زخم تو بدر کے دن لگے تھے اور ایک یرموک کی لڑائی میں[۵۲] عروہ نے کہا جب عبداللہ بن زبیر (حجاج ظالم کے ہاتھوں) شہید ہوئے[۵۳] تو عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگا عروہ تم اپنے والد زبیر کی تلوار پہچان سکتے ہو میں نے کہا ہاں اس نے کہا اس کی نشانی کیا ہے میں نے کہا بدر کی لڑائی میں اس کی دھار ایک طرف سے ذرا ٹوٹ گئی تھی عبدالملک نے کہا عروہ تو سچ کہتا ہے پھر نابغہؓ شاعر کا یہ مصرعہ پڑھا۔ لڑتے لڑتے ان کی تلواروں کی دھاریں ٹوٹی ہیں[۵۴] پھر عبدالملک نے وہ تلوار عروہ کو دے دی ہشام بن عروہ کہتے ہیں ہم نے آپس میں اس تلوار کی قیمت لگائی تو تین ہزار درم اس کی قیمت اٹھی اور ہمارے لوگوں میں سے ایک شخص (عثمان بن عروہ) نے (یہ قیمت دے کر) وہ تلوار لے لی مجھے آرزو رہ گئی (کاش) میں اس کو لے لیتا[۵۵]

۲۶۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ سَيْفُ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا میرے (والد) زبیر کی تلوار پر چاندی کا زیور تھا ہشام کہتے ہیں میرے والد عروہ

---

[۵۱] یہ حدیث اوپر باب سجدۃ النجم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۲] یرموک ملک شام میں ایک مقام کا نام تھا۔ وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۵ھ میں مسلمانوں اور نصاریٰ سے جنگ عظیم ہوئی تھی مسلمانوں کے سردار ابوعبیدہ بن جراح تھے اور نصاریٰ کا سردار باہان تھا اس جنگ میں چار ہزار مسلمان شہید ہوئے اور نصاریٰ ایک لاکھ پانچ ہزار مارے گئے چالیس ہزار قید ہوئے بدری صحابی ایک سو اس جنگ میں شریک تھے ۱۲ منہ [۵۳] اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے عیب کوئی ان میں ہے تو بس یہی ایک عیب ہے۔ اور یہ کلام مدح ہے بصورت ذم ۱۲ منہ [۵۴] باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ اس حدیث سے زبیر کا بدر والوں میں ہونا نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵۵] اور حجاج نے ان کا کل سامان عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا ۱۲ منہ ؎

عُرْوَةُ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ۔

٢٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ رض عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَقَالَ إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ۔ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَّ وَكَّلَ بِهِ رَجُلًا۔

٢٨۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِينَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِّنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ

کی تلوار پر بھی چاندی کا زیور تھا (شاید وہی زبیرؓ کی تلوار ہوگی)

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا یرموک کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے زبیرؓ سے کہا چلو کافروں پر حملہ کرو ہم تمہارے ساتھ حملہ کریں گے انہوں نے کہا دیکھو میں حملہ کروں تم نہ کرو تو جھوٹے ہو گے انہوں نے کہا نہیں ہم ضرور حملہ کریں گے (جھوٹے نہیں بننے کے) خیر زبیر نے حملہ کیا اور کافروں کی صفیں چیرتے ہوئے ان کو مارتے ہوئے پار نکل گئے ان کے ساتھ کوئی ایک بھی نہ رہا[1] پھر وہاں سے اپنے لوگوں کی طرف لوٹے تو روم کے کافروں نے ان کے گھوڑے کی باگ تھام لی اور ان کے مونڈھے پر دو ماریں لگائیں ان ماروں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کے دن لگی تھی عروہ کہتے ہیں میں بچپنے میں ان زخموں میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا[2] عروہ نے کہا یرموک کی لڑائی میں زبیر کے ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی تھے حالانکہ ان کی عمر اس وقت دس (بارہ) برس کی تھی زبیر نے عبداللہ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے (حفاظت کے لیے) ایک شخص کے سپرد کر دیا تھا۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے روح بن عبادہ سے سنا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا انس نے ابوطلحہ انصاری سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن قریش کے چوبیس (۲۴) سرداروں کی لاشوں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک گندے ناپاک کرنے والے کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور آنحضرتؐ

---

[1] سب پیچھے رہ گئے ۱۲ منہ [2] یہ اگلی روایت کے خلاف ہے جس میں بدر کے دن دو زخم اور یرموک کے دن ایک زخم لگنا مذکور ہے حافظ نے کہا ابن مبارک کی روایت زیادہ اعتماد کے لائق ہے بہ نسبت معمر کی روایت کے ۱۲ منہ ۔

خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَّكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ أَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِأَسْمَآئِهِمْ وَأَسْمَآءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَّا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّنَقِيْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَامًا.

۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ رحمہ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی

کا قاعدہ یہ تھا جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین راتیں انہی کے مقام میں ٹھیرتے یا ٹھیرنا کرتے (گزارتے) بدر میں بھی تین دن رہے تیسرے دن آپ نے حکم دیا اونٹنی پر زین کسا گیا پھر آپؐ چلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی چلے وہ سمجھے شاید آنحضرتؐ کسی کام کے لیے جا رہے ہیں خیر آپ چلتے چلتے (اس کنویں کے مینڈ پر کھڑے ہوئے اور قریش کے کافروں کو نام بنام آواز دینے لگے ان کا نام لیتے اور ان کے باپوں کا فرماتے فلانے کے بیٹے فلانے فلانے کے بیٹے[1] اب تم کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا فرمانا مان لیتے ہم سے تو جس کے ثواب اور اجر کا ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پالیا تم سے جس عذاب کا پروردگار نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی وہ پایا یا نہیں۔ ابو طلحہ نے کہا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی لاشوں سے بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں (بھلا وہ کیا سنیں گے) آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ میں جو باتیں کر رہا ہوں تم ان کو ان سے زیادہ نہیں سنتے (انہی کے برابر سنتے ہو) قتادہ نے اس حدیث کی تفسیر میں یہ کہا اللہ نے اس وقت ان مردوں کو جلا دیا تھا[2] ان کو تنبیہ کرنے اور ذلیل کرنے اور بدلہ لینے اور افسوس دلانے اور شرمندہ کرنے کے لیے[3]

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عطاء

[1] جن کی لاشیں اس میں ڈال گئی تھیں ۱۲ منہ [2] امام احمد کی روایت میں یوں ہے۔ آپ نے پکارا یا عتبہ بن ربیعہ یا شیبہ بن ربیعہ یا امیہ بن خلف حالانکہ امیہ اس کنویں میں نہیں ڈالا گیا تھا مگر وہیں کہیں قریب اس کو مٹی میں ٹھوپ دیا تھا اس لیے اس کو بھی آواز دی ۱۲ منہ [3] ان میں جان ڈال دی تھی ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا قتادہ کی غرض اس تفسیر سے ان لوگوں کا رد کرنا ہے جو کہتے ہیں کہ مردے نہیں سنتے یعنے سماع موتی کے منکر ہیں حضرت عائشہ سے ایسا ہی منقول ہے اور معتزلہ اور حنفیہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے لیکن محققین اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ مردے زندوں کا کلام سنتے ہیں اور بیشمار حدیثیں اس باب میں وارد ہیں جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں نقل کیا ہے اگر مردے سنتے نہ ہوتے تو پھر قبروں پر جا کر سلام کیوں مشروع ہوتا اور قرآن شریف میں جو آیا ہے۔ انک لا تسمع الموتی اس سے اسماع کی نفی نکلتی ہے۔ نہ سماع کی اور اسماع یعنے مردوں کو زندوں کی آواز سنانا بیشک اللہ کا کام ہے قسطلانی نے کہا ابن اسحاق نے مغازی میں اور امام احمد نے حضرت عائشہ رضؓ سے ابو طلحہ کے موافق یہ حدیث نکالی اگر یہ روایت محفوظ ہو تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے خیال سے رجوع کیا۔ ۱۲ منہ

اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو وَهُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللّٰهِ وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ ۔

۳۰۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ فَقَالَتْ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيْئَتِهٖ وَذَنْبِهٖ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْاٰنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ وَفِيْهِ قَتْلٰى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَّا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ اِنَّمَا قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ

بن ابی رباح سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے (سورہ ابراہیم کی) اس آیت کی تفسیر میں کہا اے پیغمبر کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کے احسان کے بدل ناشکری کی قسم خدا کی ان لوگوں سے مراد قریش کے کافر ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس آیت میں، لوگوں سے مراد قریش ہیں اور اللہ کے احسان سے مراد آنحضرتؐ کی ذات ہے دارالبوار سے مراد دوزخ ہے یعنی بدر کے دن ان لوگوں نے اپنی قوم کو دوزخ رسید کیا۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا ذکر آیا کہ مردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے[1] انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور اس کے عزیز اس پر روتے رہتے ہیں (ان کو یہ خبر نہیں کہ مردے کا کیا حال ہے) اور یہ ویسا ہی مضمون ہے، جیسے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے گڑھے پر کھڑے ہوئے اس میں مشرکوں کی لاشیں تھیں جو بدر کے دن مارے گئے تھے آپ نے فرمایا وہ میرا کہنا سن رہے ہیں حالانکہ آپ نے یہ[2] فرمایا تھا کہ اب ان کو معلوم ہو گیا کہ جو میں کہتا تھا (شرک چھوڑو اللہ پر ایمان لاؤ) سچ تھا پھر حضرت عائشہؓ نے (سورۂ نمل کی) یہ آیت اے پیغمبر تو مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا اور (سورۂ فاطر کی) یہ آیت اے پیغمبر تو قبر والوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا پڑھی[3] عروہ کہتے ہیں۔

[1] کہتے ہیں یہ مضمون عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلعم سے روایت کیا تھا ۱۲ منہ [2] [3] ان دونوں آیتوں سے حضرت عائشہؓ نے نفی سماع موتیٰ پر دلیل لی ان کو اصل ٹھہرایا اور حدیث کی تاویل کی قسطلانی نے کہا جماعت مفسرین کا یہ قول ہے کہ موتیٰ اور من فی القبور سے ان آیتوں میں کافر مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ حق باتیں سن کر ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے جیسے وہ کافر جو مر گئے قبر میں چلے گئے ہدایت اور دعوت سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو یہ سنانے سے ان کو فائدہ نہ پہنچا سکنا مراد ہے اس صورت میں آیتوں سے سماع موتیٰ کی نفی نہیں نکلے گی باقی آئندہ

فِي الْقُبُورِ تَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّءُوْا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ

حضرت عائشہؓ کا مطلب مردوں کو نہ سنا سکنے سے جس کا بیان ان آیتوں میں ہے، یہ ہے کہ جب وہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے پہنچ جائیں گے لے

۱۳۱ - حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے

بقیہ سابقہ حافظ نے کہا یہ حدیث ما انتم باسمع من ہولا صرف ابن عمرؓ نے روایت نہیں کی بلکہ حضرت عمر اور ابوطلحہ نے بھی ایسی ہی روایت کی اور طبرانی نے ابن مسعودؓ سے اور عبداللہؓ بن سیدان سے ایسا ہی نکالا اس میں یوں ہے، وہ تمہاری طرح سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے اور خود حضرت عائشہؓ سے بھی ابن اسحاق نے ایسا ہی نکالا اس کی اسناد جید ہے مترجم کہتا ہے آیت اور حدیث میں مخالفت نہیں آیت کا مطلب حدیثوں کے موافق لینا چاہیے تو آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو تم اس طرح نہیں سنا سکتے کہ وہ تمہاری بات کا جواب دیں ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ہذا لے یعنے قبر میں یا قبر پر ان کی روح نہ رہے اس وقت تم مردوں کو سنا نہیں سکتے عروہ نے گویا حدیثوں میں اور آیتوں میں یوں تطبیق کی کہ حضرت عائشہ کا اگر یہ مطلب ہوتا تو وہ ابن عمر کی روایت کا کیوں رد کرتیں کیونکہ ممکن ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مشرکین کو پکارا اس وقت تک ان کی ارواح وہیں ہوں ابھی دوزخ میں نہ بھیجی گئی ہوں مترجم کہتا ہے اکثر اہلحدیث جو سماع موتی کو مانتے ہیں اس سے یہی مطلب ہے کہ مومنوں کی قبروں پر جاکر جو ہم ان کو سلام کرتے ہیں تو اس کی اطلاع ان کی ارواح کو ہوتی ہے اور کبھی وہ اپنے زائر کا آنا اور اس کا سلام کرنا پہچان لیتے ہیں اور کبھی زائر سے ان کو ایک طرح کا انس بھی پیدا ہوتا ہے جیسے زندگی کی حالت میں ملاقات سے ایک انس اور رشتہ اتحاد پیدا ہوتا ہے مگر اہل حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں یہ مردے زندوں کی سن لیتے ہیں ممکن ہے کہ جس وقت زائر ان کی قبر پر بھی زیارت کو جائے وہ اپنی حالت میں مستغرق ہوں اور زائر کی طرف ان کو التفات نہ ہو اور یہ کبھی کبھی سن لینا بھی مخصوص ہے قبر سے یعنے جب ان کی قبر پر جاکر سلام کرو تو وہ سنتے ہیں لیکن دوسرے مقاموں سے ان کا سننا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی میری قبر پر آن کر درود پڑھے تو میں خود سن لیتا ہوں اور جو کوئی دور سے پڑھے تو فرشتے مجھ کو لاکر پہنچاتے ہیں تو تو اب دوسرے اولیاء اللہ یا بزرگ دور دور سے پکارنے والے کی کیوں کر سنیں گے بعضے لوگ یوں دلیل لاتے ہیں کہ نماز میں جو السلام علیک ایھا النبی پڑھا کرتے ہیں تو ای ندا کا کلمہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ دور دور کی سن لیتے ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ نماز میں ایھا النبی بطریق ندا کے نہیں پڑھا جاتا ہے نماز کے اذکار جو آنحضرت سے ماثور ہیں اسی طرح بطریق حکایت کے پڑھے جاتے ہیں جیسے قرآن میں یا ایھا النبی یا یا ایھا الرسول پڑھتے ہیں اس کے علاوہ بعضے صحابہ سے منقول ہے کہ وہ اسی وہم کو رفع کرنے کے لیے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد التحیات میں یوں پڑھا کرتے تھے السلام علی النبی اب جو کوئی قبر شریف کے سوا اور کہیں سے یوں کہے یا رسول اللہ تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر یہ اعتقاد رکھ کر کہے کہ آنحضرتؐ ہر جگہ اور ہر مقام سے پکارنے والے کی سن لیتے ہیں تب وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہر جگہ اور ہر مقام سے سن لینا یہ صفت الٰہی ہے یعنے سمع محیط جو اللہ کے سوا اور کسی کیلئے ایسا سمع یا ایسی بصر یا ایسا علم ثابت کرے تو وہ مشرک ہو گیا اگر یہ اعتقاد نہیں ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت خاص زمین والوں کی یا ایک قطعہ کی سن لیتے ہیں یا آنحضرت کو بہ نسبت دوسرے کے سمع کی قوت کچھ زیادہ ہے تو کافر نہیں ہوا مگر اس کا یہ خیال غلط ہے۔ اس لیے کہ کوئی دلیل شرعی اس پر قائم نہیں ہوئی اور نہ ایسے پکارنے میں کوئی ثواب اور اجر ہوگا۔ بلکہ ایک فعل لغو ہوگا اگر کوئی شخص اٹھتے بیٹھتے ہر وقت یا بہ طور وظیفہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک یا رسول اللہ کہا کرے یا اور کسی ولی کا نام لیا کرے جیسے حضرت علیؓ یا غوث پاک کا وہ بھی مشرک ہو گیا اس لیے کہ ذکر ایک عبادت ہے خاص اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے۔

قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ رَضِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَأَتِ الْاٰيَةَ۔

بَابُ ۹ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

۳۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اُصِيْبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّيْ فَاِنْ يَّكُنْ فِي الْجَنَّةِ اَصْبِرْ وَاَحْتَسِبْ وَاِنْ تَكُ الْاُخْرٰى تَرٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ اَوَهَبِلْتِ اَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ وَاِنَّهٗ فِيْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

۳۳۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ وَّالزُّبَيْرَ

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور (مشرکوں کو جو مارے گئے تھے مخاطب کر کے) فرمایا یہ تمہارے پروردگار نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تحقیق تم نے پایا پھر فرمایا یہ لوگ اس وقت میرا کہنا سنتے ہیں ابن عمرؓ کی یہ روایت حضرت عائشہؓ سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا ان لوگوں کو اب معلوم ہو گیا جو میں ان سے کہتا تھا وہ سچ تھا پھر انہوں نے (سورۂ نمل کی) یہ آیت پڑھی اے پیغمبر تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اخیر آیت تک ۔

باب جو صحابہ جنگ بدر میں شریک ہوئے انکی فضیلت

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحٰق (ابراہیم بن محمد فزاری) انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے حارثہ بن سراقہؓ بدر کے دن شہید ہوئے (وہ لڑکے تھے) انکی والدہ (ربیع بنت نضر انسؓ کی پھوپھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہنے لگیں (یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اب اگر وہ بہشت میں (چین سے) ہے[1] تو میں صبر کروں[2] ثواب کی امید رکھوں اگر کسی اور (برے احال میں) ہے تو آپ دیکھیے میں کیا کرتی ہوں (کیسا روتی پیٹتی ہوں) آپ نے فرمایا افسوس کیا تو دیوانی ہے کیا بہشت ایک ہی بہشت ہے (اللہ کی بہت سی بہشتیں ہیں) اور تیرا بیٹا حارثہ تو فردوس میں ہے[3]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن ادریس نے خبر دی کہا میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن حبیب) اسلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابومرثد غنوی اور زبیر تینوں کو بھیجا ۔ تینوں گھوڑے پر سوار تھے

---

[1] حوض پر پانی پی رہے تھے ابن عرقہ نے ایک تیر مارا ۱۲ منہ [2] یعنی مجھ سے جدا مگر اچھا تو ہے ۱۲ منہ [3] جو سب بہشتوں سے بلند ہے ۱۲ منہ

دَ كُنَّا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ
خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا
كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلٰى بَعِيرٍ لَّهَا حَيْثُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا
الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا
فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ
أَهْوَتْ إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ
فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَ
الْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللّٰهِ
مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ
لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ
أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ
إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ
اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا
تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ

فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان)
وہاں ایک مشرک عورت ملے گی (اس کا نام سارہ تھا) اس کے پاس
حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے (مکہ کے) مشرکوں کے نام پر (وہ
اس سے لے آؤ) حضرت علیؓ کہتے ہیں (ہم چلے روضہ خاخ میں) جہاں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں ہم نے اس کو پایا وہ ایک
اونٹ پر جا رہی تھی ہم نے اس سے کہا لا خط نکال اس نے کہا میرے پاس
تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا تلاشی لی تو کوئی خط نہ
ملا آخر ہم نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا جھوٹ نہیں ہو سکتا
خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کر کے دیکھیں گے جب اس نے اتنی
سختی دیکھی تو مجبور ہو کر اپنے نیفے پر ہاتھ ڈالا ایک چادر کی تہ بند باندھے
ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا[1] خیر ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے (خط پڑھا گیا) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
حاطب نے اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت (دغا بازی) کی
آپ اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ نے حاطب کو بلا
کر ان سے پوچھا حاطب تو نے یہ کیا کیا حاطبؓ نے عرض کیا خدا کی قسم بھلا
مجھ کو کیا جنون ہوا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں
(یا خدا کی قسم میں تو دل سے اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہوں) میری غرض
اس خط کے لکھنے سے صرف اتنی ہی تھی کہ قریش کے کافروں پر میرا
کچھ احسان ہو جائے اس کے لحاظ سے میرے بال بچوں جائداد وغیرہ
کو (تباہ نہ کریں) اللہ ان کے ہاتھ سے بچائے رکھے (آپ جانتے ہیں آپ کے
دوسرے اصحاب کے (مکہ میں) عزیز و اقربا ہیں جن کی وجہ سے ان کا گھر بار
مال سب بچا ہوا ہے) اللہ بچاتا ہے (میرا کوئی ایسا عزیز وہاں نہ تھا)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حاطب کا بیان سن کر) فرمایا سچ کہتا ہے
اس کو اچھا ہی کہو (مسلمان سمجھو منافق وغیرہ ایسے لفظ نہ کہو) حضرت عمرؓ

[1] بعض روایتوں میں ہے جوڑے میں سے نکالا ۱۲ منہ۔ [2] کافروں کو ہمارے آنے کی خبر دے دی ۱۲ منہ۔

فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَلَأَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ۔

نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کے ساتھ دغابازی کی مجھ کو حکم دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا حاطب بدر کی لڑائی میں شریک تھا تم کو معلوم نہیں، اللہ نے (آسمان سے) بدر والوں کو دیکھا فرمایا اب تم جیسے چاہو (اچھے برے) کام کرو تمہارے لیے تو بہشت واجب ہو گئی یا میں نے تم کو بخش دیا یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ آبدیدہ ہو گئے اور کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول ہر کام کی مصلحت، خوب جانتا ہے[1]

باب

۳۴ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابو اسید (مالک بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تمہارے نزدیک آ جاویں (انبوہ کر آئیں) تو اس وقت تیر مارو اور اپنے تیروں کو بچائے رکھو[2]

۳۵ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم (صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابی اسید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تم پر

[1] اب دغا کھل گئی تو یہ بہانے کرتا ہے ۱۲ منہ [2] خوشی سے اللہ کی عنایت اور مہربانی دیکھ کر ۱۲ منہ [3] حضرت عمر کی رائے ملکی قانون اور سیاست ظاہری پر مبنی تھی جو شخص اپنی قوم یا بادشاہ سے نمک حرامی کرے اس کا راز کھول دے تو سزائے موت کے قابل ہے لیکن آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے حاطب کے دل کی نیت بتلا دی آپ کو معلوم ہو گیا کہ حاطب نے یہ امر بدنفسی بے ایمانی نفاق سے نہیں کیا بلکہ ناسمجھی سے کیا اس لیے معافی کے قابل ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے اہل بدر سے فرمایا تم جیسے چاہے کام کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم سے کوئی خطا بھی ہو جائے گی تو اللہ اس پر مواخذہ نہیں کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اہل بدر کے لیے گناہ کی باتیں درست ہو گئیں معاذ اللہ ۱۲ منہ [4] یعنی جلد جلدی سب تیر نہ چلا دو نگیں یا نہ لگیں کیونکہ یہ تیروں کا ضائع کرنا ہے بلکہ ضرورت کے لیے ہمیشہ تھوڑے تیر ترکش میں رہنے دو سبحان اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے سب طرح کے کمالات عطا فرمائے تھے فوجی لیاقت بھی آپ میں بے حد تھی اپنی ذات سے فوج کی کمانڈ کرتے تھے جو لائق جنرل ہوتے ہیں وہ اپنی فوج کا گولہ بارود ضائع نہیں ہونے دیتے جب دشمن خوب نزد یک آ جاتا ہے اس وقت فائر کا حکم کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی قاعدہ صحابہؓ کو تعلیم کیا ۱۲ منہ ؛

يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي أَكْثَرُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ۔

ہجوم کر آئیں[1] اس وقت ان کو تیر مارو اور اپنے تیر (ایسے وقت کے لیے) بچا رکھو۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ۔

مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں عبداللہ بن جبیر کو (پچاس) تیر اندازوں پر سردار کیا[2] کافروں نے ستر مسلمانوں کو شہید کیا اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے کافروں کے ایک سو چالیس نفر کا نقصان کیا تھا ستر کو قید کر لیا تھا ستر کو مار ڈالا تھا جنگ احد میں ابوسفیان یوں کہنے لگا بدر کے دن کا بدلہ آج ہو گیا[3] اور لڑائی ڈولوں کی طرح ہے[4]

۳۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

مجھ سے ابوکریب محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہؓ (حماد بن اسامہ) نے انہوں نے (اپنے والد) ابوموسیٰ اشعریؓ سے عامر نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوموسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) جو اللہ خیر کا لفظ دیکھا اس کی تعبیر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ احد کے بعد مسلمانوں کو خیر (بھلائی) یعنی فتح دی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو بدر کی لڑائی کے بعد اللہ نے ہم کو دیا[5]

۳۸۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے کہا بدر کے دن میں صف میں کھڑا

---

[1] اکثبوکم کا معنے اس حدیث میں راوی نے یہ کیا ہے کہ بہت سے آجائیں یعنے ہجوم کر آئیں بعضوں نے کہا یہ تفسیر لغت کے موافق نہیں ہے لغت میں کثب کے معنے نزدیک ہونے کے آئے ہیں ۱۲ منہ [2] ان کو ایک ناکہ پر مقرر کیا فرمایا یہاں سے نہ سرکنا مگر ان کے ساتھی لوٹ کی طمع میں وہاں سے سرک گئے (دشمن ادھر سے گھس آئے ۱۲ منہ [3] ابوسفیان اس وقت تک کافر تھا اس نے ایسا کہا بعضی روایتوں میں ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک یزید پلید کے پاس آیا تو وہ مردود بھی یوں کہنے لگا کہ بدر کا بدلہ میں نے بنی ہاشم سے لیا اگر یہ روایت صحیح ہو تو یزید کے کفر میں کوئی شک نہیں رہا اور امام غزالی شافعی سے تعجب ہے کہ انہوں نے یزید کے مظالم اور اہل بیت رسالت کی جو جو توہین اس نے کی ہے اس کے متواتر ہونے پر بھی وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور یزید کو برا کہنا یا اس پر لعنت کرنا ناجائز سمجھتے ہیں ۱۲ منہ [4] ایک ڈول خالی ہوتا ہے دوسرا بھرا نکلتا ہے۔ اس فقرے کی تفسیر پہلے پارہ شروع کتاب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [5] یہ ٹکڑا ہے اس حدیث کا علامات النبوۃ میں گذر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ہجرت کا مقام دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ آپ نے ایک تلوار دو بار ہلائی ۱۲ منہ

إِذِ الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ

۳۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ

تھا میں نے نگاہ پھیری تو کیا دیکھتا ہوں میرے داہنے بائیں دو نوجوان لڑکے ہیں (انصار کے) مجھے ان لڑکوں کو دیکھ کر ڈر پیدا ہوا[1] ان کے داہنے بائیں رہنے سے اطمینان جاتا رہا اتنے میں کیا ہوا ان میں سے ایک چپکے سے جس کی خبر اس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے پوچھنے لگا چچا ذرا ابوجہل کو تو مجھ کو دکھا دو (وہ کون شخص ہے) میں نے کہا بھتیجے تجھ کو ابوجہل سے کیا مطلب تو کیا کرے گا وہ کہنے لگا میں نے خدا سے یہ عہد کیا ہے اگر میں ابوجہل کو دیکھوں تو اس کو مار ڈالوں گا یا خود مارا جاؤں گا[2] پھر دوسرے نے بھی اسی طرح چپکے سے جس کی خبر اس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے یہی پوچھا جب تو مجھ کو[3] ان کے بدل دوسرے مردوں کے بیچ میں رہنے کی آرزو نہ رہی آخر میں نے ان کو اشارے سے بتلا دیا یہی ابوجہل ہے[4] یہ سنتے ہی وہ دونوں لڑکے شکروں کی طرح اس پر جھپٹے[5] اور مار تلواروں اس کا کام تمام کر دیا یہ دونوں نوجوان عفراء کے بیٹے (معاذ اور معوذ تھے)[6]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب زہری نے خبر دی کہا مجھ کو عمر بن اسید بن جاریہ نے جو بنی زہرہ کا حلیف اور ابوہریرہؓ کے یاروں میں تھا اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کی جاسوسی ٹکڑی بھیجی[7] اور اس کا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو کیا جو عاصم بن خطاب کے نانا تھے (یا ماموں) خیر

---

[1] کہ ان کا کیا بھروسا ہے ابھی بچے ہیں ناتجربہ کار ایسا نہ ہو جنگ کے وقت بھاگ جائیں اور دشمن کو مجھ پر حملہ کرنے کا موقع دے دیں بعضوں نے کہا عبدالرحمٰن نے ان کو نہ پہچانا سمجھے کہیں یہ دشمن ہی کے لوگ نہ ہوں ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں یوں ہے میں نے سنا ہے کہ ابوجہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے خدا کی قسم اگر میں اس کو دیکھوں تو اس سے جدا نہ ہوں گا یہاں تک کہ وہ مارا جائے یا میں مارا جاؤں ۱۲ منہ [3] خوشی ہوئی کہ میں ایسے بہادروں کے بیچ میں ہوں ۱۲ منہ [4] ابوجہل اونٹ پر سوار نکلا ۱۲ منہ [5] جیسے شکرہ چڑیا پر لپکتا ہے ۱۲ منہ [6] بعضی روایتوں میں ہے کہ یہ دونوں معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے عفراء ان معاذ اور معوذ کی والدہ کا نام تھا ان کے باپ کا نام حارث بن رفاعہ تھا ۱۲ منہ [7] اس میں یہ لوگ تھے مرثد غنوی خالد بن بکیر خبیب بن عدی زید بن دثنہ عبداللہ بن طارق معتب بن عبید اس ٹکڑی کے سردار عاصم بن ثابت تھے ۱۲ منہ ۔

عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْھَدَّۃِ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَکَّۃَ ذُکِرُوْا لِحَیٍّ مِّنْ ھُذَیْلٍ یُّقَالُ لَھُمْ بَنُوْ لِحْیَانَ فَنَفَرُوْا لَھُمْ بِقَرِیْبٍ مِّنْ مِّائَۃِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَھُمْ حَتّٰی وَجَدُوْا مَاْکَلَھُمُ التَّمْرَ فِیْ مَنْزِلٍ نَزَلُوْہُ فَقَالُوْا تَمْرُ یَثْرِبَ فَاتَّبَعُوْا اٰثَارَھُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِھِمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُہٗ لَجَؤُا اِلٰی مَوْضِعٍ فَاَحَاطَ بِھِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَھُمُ انْزِلُوْا فَاَعْطُوْا بِاَیْدِیْکُمْ وَلَکُمُ الْعَھْدُ وَالْمِیْثَاقُ اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْکُمْ اَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَیُّھَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِیْ ذِمَّۃِ کَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْھُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا وَّنَزَلَ اِلَیْھِمْ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ عَلَی الْعَھْدِ وَالْمِیْثَاقِ مِنْھُمْ خُبَیْبٌ وَّزَیْدُ بْنُ الدَّثِنَۃِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْکَنُوْا مِنْھُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِیِّھِمْ فَرَبَطُوْھُمْ بِھَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ ھٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰہِ لَا اَصْحَبُکُمْ اِنَّ لِیْ بِھٰؤُلَآءِ اُسْوَۃً یُّرِیْدُ الْقَتْلٰی فَجَرَّرُوْہُ وَعَالَجُوْہُ فَاَبٰی اَنْ یَّصْحَبَھُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَیْبٍ وَّزَیْدِ بْنِ الدَّثِنَۃِ حَتّٰی بَاعُوْھُمَا بَعْدَ وَقْعَۃِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَیْبًا وَّکَانَ خُبَیْبٌ ھُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ یَّوْمَ بَدْرٍ

یہ لوگ جب ہدہ میں پہنچے جو ایک مقام ہے عسفان اور مکہ کے درمیان وہاں ہذیل قبیلے کی ایک شاخ بنی لحیان سے کسی نے ان کے آنے کا ذکر کر دیا انھوں نے سو آدمی تیر انداز ان کے تعاقب میں روانہ کئے یہ لوگ (یعنے بنی لحیان) اس ٹکڑی کا کھوج لگانے لگے ایک مقام پر جہاں اس ٹکڑی کے لوگ اترے تھے انھوں نے کھجور کی گٹھلیاں پائیں کہنے لگے یہ یثرب (یعنے مدینہ کی) کھجور معلوم ہوتی ہے[1] اسی پتہ پر ان کے قدموں کا نشان دیکھتے چلے جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا یہ لوگ آن پہنچے تو ایک (بلند) جگہ پر پناہ لی بنی لحیان کے تیر اندازوں نے ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم اتر آؤ) اپنے تئیں سپرد کر دو ہم تم سے عہد و پیمان کرتے ہیں ہم کسی کو نہیں مارتے کے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے کہا لوگو میں تو کافر کی پناہ میں نہیں اترتے کا اور دعا کی یا اللہ ہمارا حال ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے بنی لحیان نے ان کو تیر مارنا شروع کئے عاصم (سات آدمیوں سمیت) شہید ہوئے رہ گئے تین آدمی خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق) یہ تینوں (لاچار ہو کر) ان کے عہد پر بھروسا کر کے اتر آئے جب انھوں نے ان تینوں پر قابو پائی تو کمانوں کی تانت نکالی اور اس سے ان کی مشکیں کسیں اس پر وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے[2] میں تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ نہیں جانے کا میں اپنے ساتھیوں کے پاس جو مارے گئے رہا نا چاہتا ہوں انھوں نے اس کو کھینچا اور بہت زور لگایا کر مکہ تک لے چلیں) لیکن اس نے کسی طرح نہ مانا[3] اور خبیب اور زید بن دثنہ کو اپنے ہمراہ لے گئے ان دونوں کو مکہ میں جا کر بیچا یہ واقعہ بدر کی لڑائی کے بعد ہوا توخبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا سوا[4] یہ تھا کہ

[1] ادھر ہی سے یہ ٹکڑی گئی ہے ۱۲ منہ [2] یعنے انھوں نے تو عہد کیا تھا کہ ہم تم کو نہیں ستانے کے اب اترتے ہی ہماری مشکیں کسیں معلوم ہوا دغا باز ہیں اب انھوں نے یہ کیا ہے آئندہ اور معلوم نہیں کیا کیا کریں گے ۱۲ منہ [3] مجبور آخر انھوں نے اس کو مار ڈالا ۱۲ منہ [4] اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے ۱۲ منہ

فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ رض وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ رض دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسَبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ ؎

خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا آخر خبیب ایک مدت تک ابی حارث کے پاس قید رہے (ان کو حرام مہینے گذر جانے کا انتظار تھا) جب انہوں نے ان کے قتل کی ٹھان لی تو خبیبؓ نے حارث کی ایک بیٹی سے استرہ مانگا زیر ناف کے بال صاف کرنے کو اس نے دے دیا اتفاق سے اس کا ایک بچہ خبیب کے پاس چلا گیا ماں کو خبر نہ تھی اس نے جو دیکھا تو وہ بچہ خبیبؓ کی ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ میں ہے یہ حال دیکھ کر بچہ کی ماں پریشان ہو گئی[1] ایسی گھبرائی کہ خبیب نے اس کی پریشانی (چہرے سے) پہچان لی انہوں نے کہا (نیک بخت) کیا تو یہ ڈر رہی ہے۔ کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا میں ایسا کبھی نہیں کرنے کا (واہ رے خدا ترسی) اس بچے کی ماں کہتی ہے خدا کی قسم میں نے کوئی قیدی خبیب سے بڑھ کر نیک نہیں پایا خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا وہ انگور کا خوشہ ہاتھ میں لیے انگور کھا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ لوہے (کی زنجیروں) میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں کوئی میوہ نہ تھا وہ کہتی تھی یہ میوہ (خاص) اللہ تعالیٰ نے خبیبؓ کو بھیجا تھا[2] خیر جب حارث کے بیٹے خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم کی سرحد سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا ذرا مجھ کو دو رکعتیں پڑھ لینے دو انہوں نے کہا اچھا خبیب نے دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے قاتلوں سے کہنے لگے خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرو کہ میں قتل ہونے سے گھبراتا ہوں تو اور زیادہ نماز پڑھتا بعد اس کے یوں دعا کی یا اللہ ان کو بالکل تباہ کر دے ایک ایک کر کے مار ڈال ان میں سے کسی کو مت چھوڑ پھر یہ شعر پڑھیں ؎

[1] اور زید بن دثنہ شاید امیہ بن خلف کے قتل میں شریک ہوں گے اس لیے صفوان امیہ کے بیٹے نے ان کو خرید لیا یہ حارث کے بیٹوں نے خبیب کو اس لیے خرید اکہ حارث کے بدل ان کو قتل کریں ارے نامرد خبیب نے حارث کو میدان جنگ میں مارا تھا تم اس طرح اس کا عوض لیتے ہو ۱۲ منہ [2] اس کو یقین ہوا کہ خبیب کو تو معلوم ہو گیا ہے۔ اب میں مارا جاتا ہوں وہ کہیں گے چلو اپنے قاتلوں کا ایک بچہ ہی ہاتھ آیا اس کو مار ڈالیں گے اگر خبیب کے سوا اور کوئی شخص موقع میں ہوتا تو بیشک وہ ایسا کرتا مگر خبیب صحابی رسول اکرمؐ اور متقی اور پرہیزگار خدا ترس تھے بھلا وہ معصوم بچوں کو کیوں مارنے لگے اپنی جان گئی تو گئی ۱۲ منہ [3] گویا حضرت خبیب کو اللہ تعالیٰ نے وہ کرامت عطا فرمائی جو حضرت مریمؑ کو دی گئی کہ بن فصل کا میوہ ان کے کھانے کو آتا قسطلانی

باقی آئندہ۔

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَأَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوْا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا أَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوْا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا

جب مسلماں رہ کے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا ڈر ہے، کس کروٹ پر گروں
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں
وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں

تن جو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خراب ہو جائیگا ؛ اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے گا فر؛ دوں ؛ اس کے بعد حارث کا بیٹا ابو سروعہ عقبہ اٹھا اور اس نے خبیب کو شہید کیا خبیب ہی سے یہ سنت نکلی جو مسلمان اس طرح بے بس ہو کر مارا جائے وہ دو رکعتیں نماز پڑھ لے[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب[2] کو عاصم اور ان کے ساتھیوں کے شہید ہونے کی اسی دن خبر دی جس دن وہ شہید ہوئے[3] قریش کے کافروں نے چند لوگوں کو عاصم نے ان کافروں کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط ملعون) کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے بھڑوں (زنبوروں) کی ایک فوج ابر کی طرح ان کی لاش پر بھیج دی انہوں نے قریش کے آدمیوں سے لاش کو بچالیا (ایک کو پاس نہ پھٹکنے دیا) کچھ لاش میں سے کاٹنے نہ دیا اور کعب بن مالک (صحابی) نے کہا مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی دو نیک بخت شخص تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے (لیکن تبوک کی لڑائی میں پیچھے رہ گئے تھے[4])

۴۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے جمعہ کے دن یہ بیان کی کہ سعید بن زید بن عمرو

بقیہ سابقہ نے کہا اولیاء سے کرامات صادر ہوتی ہیں جیسے پیغمبروں سے معجزے صادر ہوتے ہیں ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] سبحان اللہ کیا خاتمہ ہے ایک تو شہادت دوسرے آخری کام نماز ۱۲ منہ [2] خبیب کا یہ فعل سنت اس لیے ہوا کہ آنحضرتؐ نے اس کو سنا اور سکوت فرمایا ۱۲ منہ [3] اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے آپ کو کہلا بھیجا عاصم اور خبیب کی دعا قبول کی کہ ہمارے حال کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی بیہقی نے روایت کیا کہ خبیب نے مرتے وقت یوں کہا یا اللہ میری طرف سے کون جا کر آنحضرت صلی اللہ کو میرا سلام کہیگا اسوقت حضرت جبرئیل آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ۱۲ منہ [4] اس سے دمیاطی کا رد ہوا جس نے کہا کہ ان دونوں شخصوں کو کسی نے بدریوں میں نہیں شریک کیا کیونکہ اثبات مقدم ہے نفی پر یہ مضمون ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے غزوہ تبوک میں وصل کیا ۱۲ منہ

كَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ فَإِنَّكِ وَاللهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ

بن نفیل جو بدری صحابی تھے (اور عشرہ بشرہ میں) تھے. بیمار ہیں وہ سوار ہو کر ان کو دیکھنے گئے. اس وقت دن چڑھ گیا تھا۔ جمعہ کا وقت قریب تھا۔ انہوں نے جمعہ چھوڑ دیا[1] اور لیث بن سعد[2] نے کہا۔ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ان کے والد عبد اللہ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم کو لکھا۔ کہ تم سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جاؤ۔ اور اس حدیث کو پوچھو۔ اور جو اس کے سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر بن عبد اللہ نے جواب میں یہ لکھا کہ سبیعہ بنت حارث نے مجھ سے یہ بیان کیا۔ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی جو بنی عامر بن لوی کے قبیلے میں (یا ان کا حلیف) تھا اور وہ ان لوگوں میں تھا۔ جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ لیکن حجۃ الوداع میں گزر گیا۔ سبیعہ کو حاملہ چھوڑ گیا اس کے مرتے ہی کچھ مدت نہیں گزری کہ سبیعہ جنی (پچیس دن میں یا اس سے بھی کم) جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو پیغام بھیجنے والوں کے لیئے اس نے بناؤ سنگار کیا۔ اس وقت ابو السنابل بن بعکک عبد الدار قبیلے کا ایک شخص اس کے پاس گیا کہنے لگا۔ سبیعہ کیا کیفیت ہے میں دیکھتا ہوں تو پیغام بھیجنے والوں کے لیئے بن ٹھن کر بیٹھی ہے۔ شاید تو نکاح کرنا چاہتی ہے خدا کی قسم تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک چار مہینے دس دن (عدت) کے نہ گزر جائیں سبیعہ کہتی ہے جب میں نے ابو السنابل کی یہ بات سنی تو اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت

[1] اس حدیث کی یہاں بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سعید بن زید بدر والوں میں تھے گو یہ جنگ میں شریک نہ تھے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور طلحہ کو جاسوسی کے لیے بھیجا ان کے لوٹنے سے پہلے لڑائی شروع ہوگئی جب لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی طرح ان کا بھی حصہ لگایا اس وجہ سے بدری ہوئے یہ حضرت عمر رض کے عمزاد بھائی اور ان کے بہنوئی تھے عبد اللہ بن عمر رض نے ان کی عیادت ضرور سمجھی دونے کے قریب ہو رہے تھے اور جمعہ کی نماز اس عذر سے نہ پڑھ سکے [2] اس کو قاسم بن اصبغ نے اپنی مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ۔

بَابُ شُهُوْدِ الْمَلٰٓئِكَةِ بَدْرًا

۴۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ أَبُوْهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رض وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ رض

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ سے فتویٰ چاہا آپ نے یہ فتویٰ دیا کہ جب تو جن چکی تو تجھ کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو ہوگیا اور آپ نے فرمایا اگر تجھ کو خواہش ہے تو دوسرا نکاح کر لے لیث کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ بن فرج نے بھی عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے روایت کیا[1] اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے یونس نے کہا ہم نے ابن شہاب سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے خبر دی جو بنی عامر بن لوئی کا غلام تھا ان کو محمد بن ایاس بن بکیر نے خبر دی اور ان کے والد ایاس بدر کی جنگ میں شریک تھے[2]

باب فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انہوں نے اپنے والد رفاعہ سے جو بدر والوں میں تھے انہوں نے کہا حضرت جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے آپ بدر والوں کو کیا سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا سب مسلمانوں میں افضل یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا حضرت جبریلؑ نے کہا اسی طرح وہ فرشتے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور فرشتوں سے افضل ہیں[3]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ان سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اور رفاعہ بدر والوں میں اور ان کے والد رافع

---

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اس حدیث کا باب سے یہ تعلق ہے کہ اس میں سعد بن خولہ کا بدری ہونا ثابت کیا گیا ہے [2] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں پورے طور سے بیان کیا ہے یہاں اتنی ہی سند پر اکتفا کی کیوں کہ یہاں یہی مقصود ہے کہ ایاس بدری تھے۔ [3] اگرچہ فرشتے اور جنگوں میں بھی اترے تھے مگر بدر میں فرشتوں نے لڑائی کی بیہقی نے روایت کی کہ فرشتوں کی مار پہچانی جاتی تھی گردن پر چوٹ اور گردن پر آگ کا سا داغ اسحاق کی سند میں ہے جبیر بن مطعم سے کہ بدر کے دن میں نے کافروں کی شکست سے پہلے آسمان سے کالی کالی چیونٹیاں اترتی دیکھیں (یہ) فرشتے تھے ان کے اترتے ہی فوراً کافروں کو شکست ہوئی ایک روایت میں ہے کہ ایک کافر کو مارنے جا رہا تھا اتنے میں آسمان سے ایک کوڑے کی آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے اے حیزوم آگے بڑھ پھر وہ کافر مر کر گر پڑا ۱۲ منہ

مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ لِابْنِهٖ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَاَلَ جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

بیعت عقبہ والوں میں سے تھے رافع اپنے بیٹے رفاعہ سے کہا کرتے تھے عقبہ کے برابر مجھے بدر میں شریک ہونے کی خوشی نہیں ہے[1] کہتے تھے حضرت جبریلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا تھا (یعنے بدر والوں کو جیسے اوپر گذرا)

۴۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَنَّ مَلَكًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيٰى اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ الْهَادِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَهٗ يَوْمَ حَدَّثَهٗ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَزِيْدُ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے سنا ایک فرشتے (حضرت جبریلؑ) نے آنحضرتؐ سے پوچھا اور[2] یحییٰ بن سعید انصاری نے (اسی اسناد سے) یزید بن ہاد سے روایت کی یحییٰ اس دن یزید کے ساتھ تھے جب معاذ نے ان سے یہ حدیث بیان کی یزید نے کہا معاذ نے کہا پوچھنے والے حضرت جبریلؑ علیہ السلام تھے۔

۴۴۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبریلؑ آن پہنچے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے لڑائی کے ہتھیار لگائے ہوئے[3]

باب ۱۲

۴۵۔ حَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ اَبُوْ زَيْدٍ لَمْ يَتْرُكْ

مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ابوزید (قیس بن سکن، صحابی) لاولد مر گئے

[1] بیعت عقبہ میں وہ شریک ہونا بدر میں شریک ہونے سے بھی افضل جانتے تھے کیونکہ بیعت عقبہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اطمینان اور ہجرت کا باعث ہوئی تو اسلام کی بنا وہی ٹھیری ۱۲ منہ [2] پھر وہی حدیث بیان کی ۱۲ منہ [3] سعید بن منصور کی روایت میں ہے کہ حضرت جبریلؑ سرخ گھوڑے پر سوار تھے اس کی پیشانی کے بال گندھے ہوئے تھے ابن اسحاق نے ابو داؤد مازنیؓ سے نکالا میں بدر کے دن ایک کافر کو مارنے چلا اس کا سر خود بخود تن سے جدا ہو کر گر پڑا ابھی میری تلوار اس تک پہنچی بھی نہ تھی بیہقی نے نکالا کر بدر کے دن ایک سخت آندھی چلی پھر سخت آندھی چلی پہلی آندھی جبرائیل تھے دوسری آندھی میکائیل اگرچہ اللہ کا فرشتہ ساری دنیا کے کافروں کو مارنے کے لیے بس کرتا تھا مگر پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتوں کو بطور سپاہیوں کے بھیجے اور ان سے عادت اور قوت بشری کے موافق کام لے ۱۲ منہ [4] جو ہجرت سے پہلے انصار کی تھی ۱۲ منہ

عَقَبَةَ وَكَانَ بَدْرِيًّا۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ رح حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ
الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ
لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضْحَى فَقَالَ مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى
أَسْأَلَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا
قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَثَ
بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضٌ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ
أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ
بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا
عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ
أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ
فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ
أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ
ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ
انْثَنَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ
طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا

وہ بدری تھے [۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے
لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے
قاسم بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے کہ ابوسعید خدری رض
سفر سے واپس آئے ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی
کا گوشت رکھا انہوں نے کہا میں تو یہ نہیں کھانے کا جب تک مسئلہ
نہ پوچھ لوں [۲] آخر وہ اپنے ماں جائے بھائی کے پاس گئے۔ جو بدری تھے
یعنی قتادہ بن نعمان انصاری کے پاس انہوں نے کہا تمہارے سفر کو
جانے کے بعد ایک دوسرا حکم دیا گیا جس سے وہ حکم منسوخ ہو
گیا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع ہوتا تھا۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
کہا میرے والد) زبیر بن عوام رض کہتے تھے بدر کے دن میں نے عبیدہ
بن سعید بن عاص کو دیکھا ہتھیاروں میں غرق صرف دونوں آنکھیں
اس کی کھلی ہوئی تھیں اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی کہنے لگا میں
ابوذات الکرش ہوں میں نے ایک برچھی لے کر اس پر حملہ کیا اس کی
آنکھ پر ماری [۳] وہ مرگیا ہشام کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا زبیر رض کہتے
تھے (جب عبیدہ مرگیا تو) میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور دونوں
ہاتھ لمبے کرکے بڑی مشکل سے میں نے وہ برچھی اس کی آنکھ میں
سے نکالی اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہوگئے تھے (مڑ گئے تھے) عروہ
نے کہا یہ برچھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر رض سے مانگی انہوں نے
دے دی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو زبیر رض نے
لے لی پھر ابوبکر رض نے مانگی ان کو دے دی جب ابوبکر رض کی وفات ہوئی تو عمر رض

---

[۱] یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جو مناقب انصار میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے یا نہیں ۱۲ منہ [۳] وہی کھلی ہے سارا بدن تو ڈھکا
ہوا تھا ۱۲ منہ [۴] کہ برچھی آنکھ پھوڑتی ہوئی دماغ تک پہنچی زبیر نے وہی کام کیا جیسے فردوسی نے شاہنامہ میں نقل کیا ہے کہ رستم نے اسفندیار روئیں تن کی آنکھ میں تیر مارا وہ مارا گیا ۱۲ منہ

إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُونِي۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

نے مانگی ان کو دے دی جب عمرؓ کی وفات ہوئی پھر زبیرؓ نے لے لی تو عثمانؓ نے مانگی ان کو دے دی جب عثمان شہید ہوئے تو یہ برچھی حضرت علیؓ کے پاس ان کے بعد ان کی اولاد کے پاس رہی آخر عبداللہ بن زبیرؓ نے ان سے مانگ لی ان کے پاس رہی جب تک وہ شہید ہوئے[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ خولانی نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت نے کہا جو بدری تھے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو (اخیر حدیث تک جو کتاب الایمان میں گذر چکی ہے۔)

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ ابوحذیفہؓ ان لوگوں میں تھے جو بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے سالم کو جو ایک انصاری عورت (ثبیتہ ابوحذیفہ کی جورو) کا غلام تھا (ایران کا رہنے والا) اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی بھتیجی یعنے ہندہ ولید بن عتبہ کی بیٹی[3] سے اس کا نکاح کر دیا تھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی (جیسے اب ہندوؤں میں ہے) جب کوئی کسی کو اپنا بیٹا بنالیتا، متبنے کرلیتا، تو اسی کے نام سے پکارا جاتا (اسی کا بیٹا کہلاتا) اور اس کے مال

[1] پھر حجاج ظالم نے ان کو شہید کرنے کے بعد ان کا سارا مال اسباب عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا یہ برچھی بھی اس میں چلی گئی ہوگی باب کا مطلب اس سے نکلا کہ زبیرؓ نے یہ واقعہ بدر کے دن کا بیان کیا معلوم ہوا وہ بدری تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] یعنی بدر کی جنگ میں شریک تھے باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ ولید بن عتبہ وہی ہے جو جنگ بدر میں حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مارا گیا ابوحذیفہ صحابی اس کے بھائی تھے ان کا نام ونسب یہ ہے ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ عبد شمس بن عبد مناف مہاجرین اولین میں سے ہیں سبحان اللہ خدا کی کیا قدرت ہے ایک بھائی تو اس درجہ پر پہنچے کہ مہاجرین اولین میں ہوئے اور ایک بھائی کفر کی حالت میں مارا گیا تعز من تشاء وتذل من تشاء ۱۲ منہ

فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

کا وارث ہوتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب کی) یہ آیت اتاری لے پالکوں کو ان کے ..... باپوں کا بیٹا کہو[1] جب یہ آیت اتری تو سہلہ بنت سہیل ابو حذیفہ کی جورو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک[2]

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلِي هٰكَذَا وَقُوْلِي مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں ربیع بنت معوذ بن عفراء سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے جلوے کے روز (جس روز ان کے خاوند نے ان سے صحبت کی) میرے پاس تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو میرے پاس بیٹھا ہے (یہ ربیع نے خالد سے کہا) اور کچھ چھوکریاں اس وقت دف بجا رہی تھیں بدر کے دن جو ان کے بزرگ مارے گئے ان کی تعریفیں کر رہی تھیں[3] ایک چھوکری ان میں گاتے گاتے یہ کہنے لگی مصرعہ ہم میں ہے گا ایک نبی جو جانتا ہے کل کی بات؛ یعنے کل کیا ہوگا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہہ[4] اور پہلے جو کہہ رہی تھی وہی کہہ[5]

۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے

---

[1] جو ان کے اصل باپ ہوں اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے تبنی کو جو جاہلیت کی ایک رسم تھی باطل کیا اور متبنی کی بی بی سے اس کے پالنے والے کا نکاح درست رکھا اور مشرکوں کے اس اعتراض کو دفع کیا جو وہ آنحضرت پر کرتے تھے کہ آپ نے زید بن حارثہ کی بی بی اپنی بہو سے نکاح کر لیا ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے پوری حدیث نقل نہیں کی ابوداؤد نے اس پورا نقل کیا اس میں یہ ہے کہ سہلہ نے کہا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اس سے گوشہ پردہ نہ تھا اب آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا کر تو سالم کو دودھ پلا دے اس نے پانچ بار دودھ پلا دیا پھر سالم اس کا رضاعی بیٹا سمجھا گیا دینے گوشے پردے کی ضرورت نہ رہی) حضرت عائشہؓ کا عمل اسی حدیث پر تھا وہ جب کسی مرد سے گوشہ پردہ نہ کرنا چاہتیں تو اپنی بھتیجیوں یا بھانجیوں سے کہتیں اس کو پانچ بار دودھ پلا دو گو وہ بڑی عمر کا ہوتا پھر وہ شخص حضرت عائشہؓ کے پاس آتا جاتا رہتا کیونکہ دودھ پینے سے محرم ہو گیا آنحضرتؐ کی دوسری بی بیاں یعنے ام سلمہ وغیرہ نے اس کا انکار کیا کہ اس عمر کی رضاعت سے کوئی شخص ان کے پاس آیا جایا کرے جب تک بچپن میں نہ پیے ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں یوں ہے بدر کے دن جو میرے بزرگ مارے گئے تھے ان کی تعریفیں کر رہی تھیں ربیع کے والد معوذ اور ان کے چچا عوف یا معاذ بدر کے دن شہید ہوئے تھے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے مارا تھا ۱۲ منہ [4] کیونکہ آئندہ کی بات سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے شادی اور خوشی وغیرہ میں گانے بجانے کا جواز نکلا بشرطیکہ گانے والیاں فاحشہ یا غیر محرم عورتیں نہ ہوں ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رض صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ

دوسری سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے سلیمان بن بلالؓ سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ ابن عباسؓ نے کہا مجھ کو ابوطلحہ نے خبر دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور بدر کی جنگ میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتّا ہو یا مورتیں ہوں (ابن عباسؓ نے کہا) جانداروں کی مورتیں مراد ہیں [1]۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی۔ کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام زین العابدین علی بن حسین نے خبر دی ان کو ان کے والد امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے اپنے والد حضرت علی مرتضیٰؓ سے انہوں نے کہا بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی میرے حصّے میں آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پانچواں حصہ اس دن اللہ نے عطا کیا تھا اس میں سے ایک اونٹنی آپ نے مجھ کو دی (ایسی دو اونٹنیاں ہاتھ آئیں) جب میں نے حضرت فاطمہؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے صحبت کرنا چاہی تو میں نے ایک سنار (نام نامعلوم) سے وعدہ لیا جو بنی قینقاع کے یہود میں سے تھا میرے ساتھ چلے اور دونوں مل کر (اونٹنیوں پر لاد کر) اذخر گھاس لائیں (وہ سناروں کے کام آتی ہے) میرا مطلب یہ تھا یہ گھاس بیچ کر میں اپنے نکاح کا ولیمہ کروں خیر میں اسی خیال میں اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان رسیاں فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد

[1] معلوم ہوا کہ درخت اور مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا جائز ہے قسطلانی نے کہا گو وہ حرام نہ ہوں مگر جس گھر میں ہوں گی وہاں رحمت کے فرشتوں کو آنے سے

حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ
فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ
خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ
حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوا
فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هٰذَا
الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَ
أَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا ۞ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ
النِّوَاءِ ۞ فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا
وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ
فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى
نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ
ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي
وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ
الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهُ
فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ
فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ
حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ
النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى
وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي

(نام نامعلوم) کے گھر کے بازو بیٹھی تھیں جب سامان اکٹھا کر کے میں
اونٹنیوں کے پاس گیا دیکھتا کیا ہوں کسی نے ان کے کوہان کاٹ لیے
ہیں اور ان کی کوکھیں چیر کر کلیجی نکال لی ہے یہ سماں دیکھ کر میں بے اختیار
رو دیا اور میں نے لوگوں سے پوچھا بھائی یہ کس کا کام ہے انہوں
نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب کا اور کس کا اور وہ اس گھر میں کئی
انصاریوں کے ساتھ (شراب پی رہے) ہیں ایک گانے والی لونڈی
بھی ہے (نام نامعلوم) ان کے یار دوست بھی ہیں ہوا یہ کہ گانے والی
نے یوں گایا ؎ اٹھو حمزہ کالٹو یہ بلند اونٹنیاں (یہ سنتے ہی حمزہ تلوار لے
لے کر لپکے اور دبیڈ ھڑک ان اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں
پھاڑ کر ان کی کلیجیاں نکال لیں؎۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں
وہاں سے چلا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کے پاس زید بن حارثہ
بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھ کر پہچان لیا کہ
میں سخت رنجیدہ ہوں پوچھا کیوں خیریت تو ہے میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ آج کی سی مصیبت میں نے کبھی نہیں دیکھی حمزہ نے میری
اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے کوکھیں پھاڑ ڈالیں۔
اور ایک گھر بیٹھے شرابیوں کے ساتھ شراب پی رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی چادر منگوائی چادر اوڑھ کر آپ پیدل چلے میں اور زید
بن حارثہ دونوں آپ کے پیچھے چلے آپ اس گھر پر پہنچے جس میں حمزہ
تھے اور اندر آنے کی اجازت مانگی اجازت دی گئی آپ نے حمزہ کو
ملامت کرنی شروع کی تم نے یہ کیا کیا دیکھا تو حمزہ نشے میں ہیں ان کی
آنکھیں سرخ حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالی پھر نظر
اونچی کی اور گھٹنوں تک آپ کو دیکھا پھر اور اونچی کی اور آپ کے چہرہ
مبارک کو دیکھا پھر کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ (عبدالمطلب) کے غلام

۱؎ شراب کے ساتھ گزک ضرور ہے اونٹ کی کوہان کا شوربا نہایت لذیذ ہوتا ہے اسی طرح کلیجی نہایت مزے دار ہوتی ہے حضرت امیر حمزہؓ
نے سنہ ۲ھ ثالث میں یہ کام کیا اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ

فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ۔

معلوم ہوتے ہوں[1]۔ اس وقت آپ نے پہچان لیا کہ حمزہ بالکل نشہ میں مست ہیں اور آپ الٹے پاؤں وہاں سے لوٹے اور گھر کے باہر نکلے ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے[2]۔

۵۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ اَنْفَذَهٗ لَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهٗ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ اَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ اِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا۔

مجھ سے محمد بن عباد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عبداللہ اصبہانی نے یہ حدیث مجھ کو لکھ کر بھیج دی انہوں نے عبداللہ بن معقل سے سنا کہ حضرت علیؓ نے سہل بن حنیف انصاری کے جنازے اپر تکبیریں کہیں اور کہا کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے[3]۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَؓ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے کہا جب ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہوگئیں ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گذر گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا میں حضرت عثمانؓ سے ملا ان کے سامنے حفصہؓ کا ذکر کیا کہ وہ بیوہ ہیں اگر تم کہو تو میں ان کا نکاح تم سے کر دوں انہوں نے کہا اچھا میں سوچ کر کہوں گا میں کئی راتوں تک ٹھیرا رہا پھر ان سے ملا تو کہنے لگے ابھی میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دنوں

---

[1] یہ حمزہ نے نشہ میں کہا اس لیے ان پر کوئی گناہ نہیں ہوا اور ایک طرح صحیح بھی ہے کیونکہ حضرت علی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عبدالمطلب کے پوتے تھے اور عبدالمطلب دونوں صاحبوں کے دادا تھے دادا یا باپ کا ہر آدمی غلام یعنے چھوٹا ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں ہے کہ حمزہ کا نشہ جانے کے بعد آپ نے ان سے اونٹنیوں کی قیمت حضرت علیؓ کو دلوائی ۱۲ منہ [3] تکبیریں تو سب کے جنازے پر کی جاتی ہیں مطلب یہ ہے کہ اوروں سے زیادہ اپر تکبیریں کہیں یعنے پانچ یا چھ جیسے دوسری روایتوں میں ہے گویا حضرت علیؓ نے زیادہ تکبیریں کہنے کی یہ وجہ بیان کی کہ سہل کو دوسرے لوگوں پر فضیلت تھی وہ جنگ بدر میں شریک تھے ابن خثیمہ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنازے پر چار تکبیریں کہتے کبھی پانچ کبھی چھ، کبھی سات، کبھی آٹھ، مگر اخیر میں آپ نے نجاشی پر چار تکبیریں کہیں اور اسی پر وفات تک قائم رہے نووی نے کہا صحابہ میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا پھر چار تکبیروں پر اجماع ہو گیا ۱۲ منہ

فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيَ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا۔

دوسرا نکاح نہ کروں[1] پھر میں ابوبکرؓ سے ملا ان سے کہا اگر تم چاہو تو میں حفصہؓ کو تمہارے نکاح میں دے دوں یہ سن کر ابوبکرؓ چپ ہو رہے اہست نیست کچھ جواب نہ دیا۔ مجھ کو ابوبکرؓ کے اس چپ رہنے سے اس سے زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمانؓ سے ہوا تھا[2] اور کئی راتیں ٹھیرا رہا اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا میں نے جھٹ ان کا نکاح آنحضرتؐ سے کر دیا[3] اس کے بعد ابوبکر مجھ سے ملے کہنے لگے شاید تم کو کچھ رنج ہوا ہو گا جب تم نے حفصہؓ کا ذکر مجھ سے کیا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا میں نے کہا بیشک مجھ کو رنج تو ہوا تھا انہوں نے کہا بات یہ ہے میں نے تم کو جواب نہ دیا وہ اس وجہ سے[4] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) حفصہؓ کا ذکر کیا تھا (مجھ سے مشورہ لیا تھا کیا میں اس سے نکاح کر لوں) اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا اگر آنحضرتؐ حفصہؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے تو بیشک میں ان سے نکاح کر لیتا۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ابان سے انہوں نے اپنے نانا عبداللہ بن یزید انصاری سے انہوں نے سنا ابومسعودؓ سے (عقبہ بن عمرو انصاری) سے جو بدری[5] تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی جو کچھ[6] اپنے گھر والوں[7] پر خرچ کرے اس میں بھی

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں اس وجہ سے انہوں نے دوسرا نکاح ان دنوں مناسب نہ سمجھا ہو گا ۱۲ منہ
[2] خیر انہوں نے جواب تو دیا تھا ابوبکرؓ نے تو جواب ہی نہ دیا ۱۲ منہ [3] امید سے بڑھ کر مراد پائی ۱۲ منہ [4] نہ تھا کہ میں نے کچھ حفصہؓ کو برا سمجھا بلکہ وجہ یہ تھی ۱۲ منہ
[5] اس لیے میں نے ہاں کچھ نہ کہا میں منتظر رہا ۱۲ منہ [6] امام بخاری اور مسلم اور طبرانی اور حاکم اور ابواحمد نے ایسا ہی کہا ہے کہ ابومسعودؓ جنگ بدر کی لڑائی میں شریک تھے پر اکثر لوگوں نے یوں کہا ہے یہ بدر میں جا کر رہ گئے تھے اس لیے ان کو بدری کہنے لگے اسمٰعیلی نے کہا ان کا جنگ بدر میں حاضر ہونا صحیح نہیں ہوا بلکہ بدر میں انہوں نے سکونت اختیار کی تھی ۱۲ منہ [7] اللہ کی رضا مندی اور اس کا حکم بجا لانے کی نیت سے ۱۲ منہ [8] جورو بچوں عزیزوں پر ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

صَدَقَةٌ۔

صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخَّرَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُمِرْتُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیرؓ سے سنا وہ عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کے زمانے کا حال بیان کرتے تھے تو کہنے لگے ایک روز مغیرہ بن شعبہؓ نے (جو معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے عصر کی نماز میں دیر کی تو ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری جو زید بن حسن بن علی علیہ السلام کے نانا تھے[۲] اور بدر کی جنگ میں شریک ہو چکے تھے مغیرہ سے کہنے لگے تم تو جانتے ہو کہ حضرت جبرئیل (معراج کی صبح کو) اترے انہوں نے نماز پڑھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں ان کے پیچھے پڑھیں پھر جبرئیل کہنے لگے تم کو (معراج کی رات میں اسی طرح (انہی وقتوں میں) نماز پڑھنے کا حکم ہوا تھا عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود[۳] اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے تھے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے انہوں نے (اپنے چچا) علقمہ بن قیس سے انہوں نے ابومسعود بدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا سورہ بقر کی اخیر کی دو آیتیں (امن الرسول سے اخیر سورت تک) جو کوئی رات کو پڑھے وہ اس کو بس کرتی ہیں[۴] عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا پھر میں خود ابومسعودؓ سے ملا وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے یہ حدیث ان سے پوچھی انہوں نے (اسی طرح) بیان کی[۵]۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو

---

[۱] یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] ابومسعود کی بیٹی ام بشر پہلے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے منسوب تھیں پھر امام حسین علیہ السلام نے ان سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے امام زید بن حسن علیہ السلام پیدا ہوئے ۱۲ منہ [۳] رات بھر میں جن اور انس کے شر سے محفوظ رہے گا یا قیام شب کے بدل کافی ہوں گی ۱۲ منہ [۴] جیسے علقمہ نے ان سے نقل کی تھی ۱۲ منہ

بْنُ الرَّبِيعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمود بن ربیع نے خبر دی کہ عتبان بن مالک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ آپ کے پاس آئے[1]

۵۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَّهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهٗ۔

ہم سے احمد نے بیان کیا جو صالح کے بیٹے تھے کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہ ابن شہاب نے کہا[2] میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے شریف لوگوں میں تھے اس حدیث کو پوچھا جو محمود نے عتبان سے روایت کی انھوں نے کہا محمود سچ کہتے ہیں ۔

۶۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَ مِنْ اَكْبَرِ بَنِيْ عَدِيٍّ وَّكَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ خَالُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی اور وہ بنی عدی[3] کے سب لوگوں میں بڑے تھے (جن سے زہری نے ملاقات کی) اور ان کے والد عامر بن ربیعہ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ شریک تھے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے قدامہ بن مظعون[4] کو بحرین کا حاکم بنایا اور قدامہ بھی بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ یہ قدامہ عبداللہ بن عمرؓ اور ام المومنین حفصہؓ کے ماموں تھے ۔

۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُكْرِيْهَا اَنْتَ قَالَ نَعَمْ

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انھوں نے امام مالکؓ سے انھوں نے زہری سے ان سے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا ان کے دونوں چچاؤں (ظہیر اور مظہر رافع بن عدی بن زید انصاری کے بیٹوں) نے ان سے بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ دینے سے منع کیا زہری نے کہا میں نے سالم سے کہا تم تو کرایہ پر دیا کرتے ہو انھوں

[1] پوری حدیث کتاب الصلوٰۃ ابواب المساجد میں گذر چکی ہے یہاں اس کا ایک ٹکڑا امام بخاری اس لیے لائے کہ عتبان بن مالک کا بدری ہونا ثابت ہو ۱۲ منہ

[2] محمود بن ربیع سے اوپر کی حدیث سن کر ۱۲ منہ [3] عبداللہ بن عامر گو بنی عدی میں سے نہ تھے مگر ان کے حلیف تھے اس لیے ان کو بھی بنی عدی کہہ دیا بعضے نسخوں میں بنی عدی کے بدل بنی عامر ہے یعنی عامر بن ربیعہ جو مشہور ہیں ان کے سب بیٹوں میں عبداللہ بڑے تھے کہتے ہیں یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہی پیدا ہو چکے تھے عجلی نے ان کو ثقہ کہا ۱۲ منہ [4] عثمان بن مظعون کے بھائی ۱۲ منہ ؛

إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي أَخْشَى أَنْ

نے کہا ہاں رافع نے اپنے اوپر زیادتی کی [۱]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد لیثی سے سنا انہوں نے کہا میں نے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے [۲]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک مروزی نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے دونوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے مسعود بن مخرمہ صحابی نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور بدر کے جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ (ٹیکس) لانے کے لیے بھیجا آپ نے بحرین والوں سے صلح کر کے علا ابن حضرمی کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تھا خیر ابوعبیدہ بحرین سے روپیہ لے کر آئے (ایک لاکھ درم) انصار نے جب یہ خبر سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آن موجود ہوئے جب آپ نے سلام پھیرا تو انصار کے لوگ سامنے آئے (حسن طلب کی) آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم ابوعبیدہ کی روپیہ لانے کی خبر سن کر آئے ہو انہوں کہا جی ہاں یارسول اللہ سچی بات تو یہی ہے، آپ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے مجھ کو یہ ڈر ہے کہیں تم کو بھی اگلی امتوں کی طرح دنیا کی فراغت ہو جائے پھر تم ایک دوسرے

[۱] زمین کو مطلق کرایہ پر دینا منع سمجھا حالانکہ آنحضرت ﷺ نے جس سے منع کیا تھا وہ زمین ہی کی پیداوار پر کرایہ کو دینے سے یعنے بٹائی سے لیکن نقدی ٹھیرا اور سے آپ نے منع نہیں فرمایا وہ درست ہے اس کی اوپر کتاب المزارعۃ میں تفصیل سے گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو اسمٰعیلی نے پورا نکالا اس میں یوں ہے کہ رفاعہ نے نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہا دوسرے طریق میں یوں ہے اللہ اکبر کبیرا کہا امام بخاری نے پوری حدیث اس لیے بیان نہیں کی کہ وہ اس باب سے کچھ تعلق نہیں رکھتی تھی دوسرے موقوف ہے ۱۲ منہ

تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔

سے رشک کرنے لگو اور دنیا تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسے اگلی اُمتوں کو اس نے تباہ کیا[1]

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے جو ابن عمرؓ کے غلام تھے۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ ہر سانپ کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابو البابر (بشیر بن عبدالمنذر) صحابی بدری نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے سپید یا پتلے پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا مارنا چھوڑ دیا[2]۔

۶۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہ ابن شہاب نے کہا ہم سے انسؓ بن مالک نے بیان کیا انصار کے کئی لوگوں نے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا ہم کو اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے حضرت عباس کو ان کا فدیہ معاف کر دیں[3] آپ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم ایک روپیہ بھی نہ چھوڑنا[4]

۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے

---

[1] یہ حدیث اوپر باب الجزیہ میں گذر چکی ہے یہاں صرف اتنا مطلب اس سے نکالنا مقصود ہے کہ عمرو بن عوف بدری تھے ۱۲ منہ [2] کیونکہ سپید سانپ میں زہر نہیں ہوتا اور سانپ جو زہریلا نہ ہو اس کے رہنے میں یہ فائدہ ہے کہ وہ زہریلی ہوا جذب کر لیتا ہے اور فرحت بخش ہوا منہ سے چھوڑتا ہے جیسے درختوں کی خاصیت ہے یہ حدیث بدء الخلق میں اوپر گذر چکی ہے حافظ نے کہا ابو لبابہ گو خاص جنگ میں شریک نہ تھے مگر آپ نے ان کا حصہ بدر کی لوٹ میں نکالا تھا اس وجہ سے بدری ہوئے ۱۲ منہ [3] حضرت عباسؓ بدر کی لڑائی میں قید ہو کر آئے تھے وہ انصار کے بھانجے اس رشتے سے ہوئے کہ ان کی دادی یعنی عبدالمطلب کی والدہ ماجدہ بنی نجار کے قبیلے میں سے تھیں ۱۲ منہ [4] پورا فدیہ ان سے لو آپ نے ان سے فرمایا عباس تم اپنا اور اپنے دونوں بھتیجوں عقیل اور نوفل اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو کا فدیہ دو کیونکہ تم مالدار ہو انہوں نے کہا میں تو مسلمان ہوں مگر مکہ کے مشرک زبردستی مجھ کو پکڑ لائے تھے آپ نے فرمایا اللہ جانے اگر ایسا ہوا ہے تو اللہ تم کو اس کی تلافی کر دے گا ظاہر میں تو تم ان کے ساتھ ہو کر ہم سے لڑنے آئے تھے کہتے ہیں حضرت عباسؓ کو کعب بن عمرو انصاری نے پکڑا اور زور سے مشکیں کسیں وہ اس تکلیف سے ہائے ہائے کرتے رہے ان کی آواز سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات بھر نیند نہ آئی آخر صحابہ نے ان کی مشکیں ڈھیلی کر دیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو جائیں اور صبح کو آپ کو خوش کرنے کے لیے یہ عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم ان کا فدیہ بھی معاف کریں لیکن یہ انصاف کے خلاف تھا اس لیے آپ نے منظور نہ کیا اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں کئی انصاری آدمیوں کا بدر کی لڑائی شریک ہونا مذکور ہے۔ گو ان کے نام مذکور نہیں ہیں۔ ۱۲ منہ ؎

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَاَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ۔

زہری سے انہوں نے عطا ابن یزید لیثی سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی سے انہوں نے مقداد بن اسود سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے کہا مجھ کو عطا ابن یزید لیثی نے خبر دی ان کو عبید اللہ ابن عدی بن خیار نے خبر دی ان سے مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے حلیف اور بدر کی لڑائی میں[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلایئے اگر میں (جنگ میں) ایک کافر سے مقابلہ کروں دونوں لڑیں پھر وہ کافر تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اس کے بعد ایک درخت کی پناہ لے کر مجھ سے کہے میں تو خدا کا تابعدار بن گیا (یعنے مسلمان ہوگیا) اب میں اس کو قتل کروں جب وہ ایسا کہتا ہے (اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں اس کو قتل نہ کر مقداد نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور ہاتھ کاٹ کر ایسا کہنے لگا آپ نے فرمایا (کچھ بھی ہو) اس کو قتل نہ کر ورنہ[2] اس کو وہ درجہ حاصل ہوگا جو تجھ کو اس کے قتل سے پہلے حاصل تھا[3] اور تیرا وہ حال ہوجائے گا جو اسلام کا کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کا حال تھا[4]

۶۷۔ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان تیمی نے کہا ہم سے انس رض نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا۔

---

[1] باب کا مطلب اسی جملہ سے نکلتا ہے ۱۲ منہ رح [2] تو اس کے قتل کرنے سے پہلے جیسے مسلمان معصوم الدم تھا ایسے ہی اسلام کا کلمہ پڑھنے سے وہ مسلمان معصوم الدم ہوگیا ۱۲ منہ [3] کہ اس کا مار ڈالنا درست تھا ایسے ہی اب تیرا مار ڈالنا اس کے قصاص میں درست ہوجائے گا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَقَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمٰنُ هٰكَذَا قَالَهَا اَنَسٌ قَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ قَالَ سُلَيْمٰنُ اَوْقَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ فَلَوْغَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ۔

ابوجہل کو کون جاکر دیکھتا ہے اس کا کیا حال ہوا یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے اس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے ابن مسعودؓ نے کہا کیا تو ہی ابوجہل ہے ابن علیہ نے کہا سلیمان نے کہا انس نے یوں ہی نقل کیا تو ہی ابوجہل ہے اس نے دمرتے مرتے اکیا جواب دیا مجھ سے بھی بڑھ کر کوئی ہے جس کو تم لوگوں نے مارا ہو سلیمان نے کہا یا یوں جواب دیا جس کو اس کی قوم نے مارا ہو ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے کہا ابوجہل مرتے وقت ابن مسعودؓ سے کہنے لگا کاش مجھ کو کسی[1] کے سوا اور کسی نے مارا ہوتا[2]۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَقِيْنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ کہا مجھ سے ابن عباسؓ نے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے ابوبکرؓ سے کہا چلو اپنے بھائی انصاریوں کے پاس چلیں (وہ کیا کر رہے ہیں) پھر ہم کو راستے میں) ان میں سے دو انصاری نیک بخت آدمی ملے دونوں بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے عبیداللہ کہتا ہے میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیرؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا وہ دو آدمی عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی تھے۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ۔

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن حازم سے انہوں نے کہا بدری صحابہ کا سالانہ[3] پانچ پانچ ہزار[4] ٹھیرا حضرت عمرؓ نے کہا میں بدری صحابہؓ کو دوسرے صحابہ سے زیادہ دوں گا[5]۔

---

[1] کسان کاشتکار ۱۲ منہ [2] اس مردود کو یہ رنج ہوا کہ میں مدینہ کے کاشتکاروں کے ہاتھ سے کیوں مارا گیا کاش کسی رئیس کے ہاتھ سے مارا جاتا ۱۲ منہ
[3] حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۲ منہ [4] سال میں دو بار یعنے دس ہزار ۱۲ منہ [5] معلوم ہوا بدری صحابہ غیر بدری سے افضل ہیں کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے مہاجرین کے لیے سال میں دس ہزار اور انصار کے لیے سال میں آٹھ ہزار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے سال میں چوبیس ہزار مقرر کیے ۱۲ منہ

٧٠- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيْمَانُ فِي قَلْبِي وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ والطور پڑھتے سنا اور یہ پہلا وقت تھا جب ایمان نے میرے دل میں جگہ لی تھی[1] اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بیٹے یہ فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا۔ اور ان پلید لوگوں کی سفارش کرتا تو بلیں اس کے کہنے سے ان کو چھوڑ دیتا[2] اور لیث نے[3] یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا پہلا فساد اسلام میں جو ہوا یعنے حضرت عثمانؓ شہید کیے گئے[4] اس میں بدر والوں میں سے کوئی باقی نہ رہا[5] پھر دوسرا فساد حرہ کا ہوا۔ (جس میں یزید پلید نے مدینہ والوں کو قتل کیا)۔ اس فساد میں ان صحابیوں میں سے جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے کوئی باقی نہ رہا پھر ایک تیسرا فساد ہوا[6] وہ اس وقت تک نہیں گیا جب تک لوگوں میں کچھ بھی خوبی یا عقل باقی تھی[7]

---

[1] جبیر بن مطعم پہلی بار بدر کے قیدیوں میں قید ہو کر آئے تھے جب انہوں نے مغرب کی نماز میں سورۂ والطور آپ سے سنی اس سے اس کی مناسبت باب سے نکل آئی مطعم بن عدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ احسان کیا تھا کہتے ہیں آپ جب طائف سے پھرے تو اس کی پناہ میں داخل ہو گئے تھے۔ مطعم نے آپ کو بچانے کے لیے اپنے چاروں بیٹوں کو مسلح کر کے کعبے کے چاروں کونوں پر کھڑا کیا قریش ڈر گئے اور کہنے لگے ہم تیری پناہ نہیں توڑ سکتے۔ بعضوں نے کہا مطعم نے وہ قریش کا عہد نامہ تڑوا دیا جو انہوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ستانے کے لیے کیا تھا جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] جمعہ کے دن آٹھویں ذی الحجہ کو ۱۲ منہ [4] اس میں یہ اشکال ہوا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد تو علیؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ یہ سب اصحاب زندہ تھے اور بدری تھے داؤدی نے کہا یہ سعید بن مسیب کی صریح غلطی ہے بعضوں نے کہا پہلے فساد سے ان کی مراد امام حسینؓ کی شہادت ہے اور دوسرے سے حرہ اور تیسرے سے ازارقہ کا فساد عراق میں بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ سعید بن مسیب کا مطلب یہ ہے کہ پہلے فساد یعنے قتل عثمانؓ سے لے کر دوسرے یعنے حرہ تک کوئی بدری باقی نہ رہا یہ صحیح ہے کیونکہ سب بدریوں کے اخیر میں سعد بن ابی وقاص مرے وہ بھی حرہ کے واقعہ سے پہلے گذر گئے تھے ۱۲ منہ [5] عبداللہ زبیر کا قتل مکہ کی خرابی ۱۲ منہ

۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتِ تَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْإِفْكِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا میں نے زہری سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے سنا ان چاروں نے حضرت عائشہ رض پر جو تہمت ہوئی تھی اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا حضرت عائشہ رض کہتی تھیں میں اور مسطح کی ماں (سلمیٰ بنت ابی رہم) دونوں پاخانے کے لیے چلیں[۲] اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں اُلجھا وہ گر پڑی اس نے (اپنے بیٹے) مسطح کو کوسا کہنے لگی ہوا انگوڑا میں نے کہا ہائیں بڑی بات ارے اس کو برا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا[۳] پھر سارا قصہ تہمت کا بیان کیا[۴]۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيْهِمْ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوْسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَمِيْعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِّمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَّثَمَانُوْنَ رَجُلًا وَ

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے (آنحضرتؐ کے جہادوں کا ذکر کیا پھر کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد ہیں پھر بدر والوں کا قصہ بیان کیا کہتے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کافروں کی لاشیں کنوئیں میں ڈال رہے تھے اس وقت آپ نے فرمایا اب کہو جی جو تمہارے پروردگار نے تم سے قطعی وعدہ کیا تھا (عذاب اور سزا کا) وہ تم نے پایا یا نہیں اور اسی سند سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا نافع نے کہا عبداللہ بن عمر رض نے کہا آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے (جن میں حضرت عمر رض بھی تھے) عرض کیا رسول اللہ آپ مردوں کو پکارتے ہیں[۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے بڑھ کر تو میری بات تم بھی نہیں سنتے[۶] بدر میں قریش کے جو لوگ شریک تھے جن کا حصہ (لوٹ کے مال میں) لگایا گیا وہ اکاسی ۸۱

۱؎ یعنے کوئی بھی صحابی زندہ نہ تھا مطلب یہ ہے کہ اس فتنے نے تو صحابہ کا بالکل وجود ہی اڑا دیا تھا کوئی صحابی دنیا میں باقی نہ رہا ۱۲ منہ ۲؎ ان دنوں گھروں میں پاخانے نہ تھے ۱۲ منہ ۳؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۴؎ جو اوپر مفصل گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۵؎ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لاشوں سے یہ خطاب کیا ۱۲ منہ ۶؎ جن میں جان نہیں ۱۲ منہ ۷؎ امام

كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوا مِائَةً وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۳۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ۔

آدمی تھے اور عروہ بن زبیر کہتے تھے زبیر نے کہا میں نے ان لوگوں کے حصے تقسیم کیے وہ سو آدمی تھے اور اللہ خوب جانتا ہے

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے معمر سے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زبیر بن عوام سے انھوں نے کہا بدر کے دن مہاجرین کے لیے سو حصے لگائے گئے[۱]

بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ۔ اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ۔ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ۔ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ۔ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ۔ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ۔ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ۔ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔ اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ۔ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ

باب ان لوگوں کے ناموں کا بیان جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے جس کو امام بخاری نے بنایا کہ وہ بدر کی جنگ میں شریک تھے بہ ترتیب حروف تہجی[۲] (۱) جناب رسالت مآب سرور عالم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح ابوبکر صدیق رضؓ کے غلام۔ (۴) حمزہ بن عبدالمطلب۔ ہاشمی رضؓ۔ (۵) حاطب بن ابی بلتعہ قریش کے حلیف۔ (۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری جن کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں وہ (بچے تھے) صرف تماشہ دیکھنے کے لیے گئے تھے لیکن شہید ہوئے (پانی پینے میں ایک تیر لگا) (۸) خبیب بن عدی انصاری رضؓ (۹) خنیس بن احذافہ سہمی رضؓ (۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رضؓ۔ (۱۱) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری رضؓ (۱۲) زبیر بن عوام قرشی رضؓ۔ (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضؓ

[۱] طبرانی اور بزار نے ابن عباس رضؓ سے نکالا کہ بدر کے دن مہاجرین کا شمار ستر پر سات آدمیوں کا تھا ۱۲ منہ [۲] اس باب کا مطلب یہ ہے کہ اوپر کے باب میں یا اس کتاب میں اور کسی مقام پر جن جن صحابہ کی نسبت یہ صراحت کی گئی ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے ان کے ناموں کی فہرست بہ ترتیب حروف تہجی اس باب میں مذکور ہے یہ غرض نہیں کہ بدری کل صحابہ کے نام اس باب میں مذکور ہیں کیونکہ بہت سے بدری صحابیوں کے نام اس فہرست میں نہیں ہیں یہ غرض ہے کہ اس کتاب میں جن جن بدری صحابہ سے روایت ہے ان کی فہرست اس باب میں بیان کی گئی ہے کیونکہ ابوعبیدہ بن جراح بالاتفاق بدری ہیں اور اس کتاب میں ان سے روایتیں بھی ہیں مگر ان کا نام فہرست میں شریک نہیں ہے اس لیے کہ ابوعبیدہ کی نسبت اس کتاب میں کہیں یہ صراحت نہیں آئی ہے کہ وہ لڑائی میں شریک تھے اب اس فہرست میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک تو سب سے پہلے بلارعایت حروف تہجی لکھ دیا گیا ہے باقی نام بر ترتیب حروف تہجی مذکور ہیں بعضے نسخوں میں آنحضرتؐ کے نام کے ساتھ خلفاء اربعہ کے نام بھی شروع ہی میں مذکور ہیں ۱۲ منہ

أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ - أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ - سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ - سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ - سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ - سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ - ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ - عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ - عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ - عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ - عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ - عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ - عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ - عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ - عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ - عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ - عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ - قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ - مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ - مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ - مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ - مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ - مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ - مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ - مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ

(۱۴) ابوزید انصاری رضؓ (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص رضؓ (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی رضؓ (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رضؓ (۱۹) - (۲۰) ظہیر بن رافع انصاری رضؓ اور ان کے بھائی مظہر رضؓ (۲۱) عبداللہ بن عثمان حضرت ابوبکر صدیق رضؓ قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود رضؓ ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلی رضؓ[۱] (۲۴) عبدالرحمٰن بن عوف زہری (۲۵) عبیدہ بن حارث قرشی رضؓ (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری رضؓ (۲۷) حضرت عمر بن خطاب عدوی رضؓ (۲۸) حضرت عثمان بن عفان قرشی رضؓ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنی صاحبزادی کی خبرگیری کے لیے (جو بیمار تھیں) چھوڑ گئے تھے۔ لیکن ان کا حصہ آپ نے لگایا۔ (۲۹) حضرت علی بن ابی طالب حیدر کرار ہاشمی رضؓ (۳۰) عمرو بن عوف بنی عامر بن لوئے کے حلیف (۳۱) عقبہ بن عامر انصاری رضؓ (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی رضؓ (۳۳) عاصم ابن ثابت انصاری رضؓ (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری رضؓ (۳۵) عتبان بن مالک انصاری رضؓ (۳۶) قدامہ بن مظعون رضؓ (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری رضؓ (۳۸) ابن عمرو ابن الجموع رضؓ (۳۹ - ۴۰) معوذ بن عفراء رضؓ اور ان کے بھائی عوف رضؓ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابواسید انصاری رضؓ (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری رضؓ (۴۳) معن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ رضؓ ابن عباد بن مطلب بن عبد مناف (۴۵) مقداد بن عمرو کندی رضؓ بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) بلال بن امیہ انصاری اللہ ان سب سے راضی ہو اور ہم سے راضی ہو اور

[۱] ان کا ذکر صحیح بخاری میں نہیں ہوا نہ مغازی والوں سفیان کا نام بدریوں میں لکھا ہے اکثر نسخوں میں اس کتاب کے یہ نام مذکور نہیں ہیں لیکن نسخہ مطبوعہ مصر اور متن قسطلانی میں موجود ہے ۱۲ منہ ۴ ۴ ۴

هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

بَابُ ۱۴ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ وَمَخْرَجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أُحُدٍ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحٰقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ۔

۴۷ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ

حشر اور بہشت میں ہم کو ان کے پاس رکھے ؎۱

باب بنی نضیر یہودیوں کا قصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو آدمیوں کی دیت میں مدد لینے کے لیے ان کے پاس جانا اور ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دغا بازی کرنا ؎۲ زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی انہوں کہا یہ بنی نضیر کی لڑائی بدر کی لڑائی سے چھ مہینے کے بعد اور احد کی لڑائی سے پہلے ہوئی ؎۳ اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حشر میں) یہ فرمانا وہی پروردگار ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا یہ ان کا پہلا نکالا تھا ؎۴ اور ابن اسحٰق نے بنی نضیر کی لڑائی بعد بئر معونہ اور جنگ احد کی رکھی ہے (صفر ۴ھ ہجری میں)

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ابن جریج نے موسٰے بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا بنی نضیر اور بنی قریظہ (دونوں یہود کی قوموں) نے آنحضرتؐ سے لڑائی کی آپ نے بنی نضیر کو جلا وطن کیا اور بنی قریظہ پر احسان رکھ کر ان کو رہنے دیا لیکن انہوں نے

؎۱ آنحضرتؐ سمیت یہاں سب ۴۰ آدمی مذکور ہیں اور بعضے نسخوں میں علاوہ آنحضرتؐ کے صرف ۴۴ آدمی مذکور ہیں حافظ ابوالفتح نے قریش کے لوگوں میں سے ۹۴ اور خزرج قبیلے کے ۱۹۵ اور اوس قبیلے کے ۴۷ کل تین سو تریسٹھ آدمیوں کے نام لکھے ہیں ۱۲ منہ ؎۲ بنی نضیر ان کافروں میں سے تھے جن سے آنحضرتؐ سے عہد پیمان تھا کہ نہ خود آپ سے لڑیں گے نہ آپ کے دشمن کو مدد دیں گے ایسا ہوا کہ عامر بن طفیل نے جب قاریوں کو بیر معونہ پر فریب سے مار ڈالا تو عمرو بن امیہ ضمری کو جو مسلمان تھے اپنی ماں کی منت میں آزاد کر دیا رستے میں ان کو بنی عامر کے دو شخص ملے انہوں نے سوتے میں ان کو مار ڈالا اور سمجھے کہ میں نے بنی عامر سے جن میں کا ایک عامر بن طفیل تھا بدلہ لیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں آکر خبر کی ان کو یہ خبر نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان دو مردوں سے عہد پیمان ہے آپ نے عمرو سے فرمایا میں ان دو شخصوں کی دیت دوں گا بنی نضیر بھی بنی عامر کے ساتھ عہد رکھتے تھے آپ بنی نضیر کے پاس اس دیت میں مدد لینے کو تشریف لے گئے ان بدمعاشوں نے آپ کو اور آپ کے اصحابؓ کو بٹھایا اور ظاہر میں امداد و اعانت کا وعدہ کیا لیکن در پردہ یہ صلاح کی کہ آپ دیوار کے تلے بیٹھے تھے۔ دیوار پر سے ایک پتھر آپ پر پھینک دیں اور آپ کو شہید کریں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کے ذریعہ سے اسی وقت ان کے منصوبے سے آپ کو خبر دے دی آپ وہاں سے ایک دم اٹھ کر مدینہ روانہ ہو گئے اصحاب آپ کا انتظار کرتے رہے سمجھے شاید آپ حاجت کو گئے ہیں جب بڑی دیر ہو گئی اور اصحاب کو معلوم ہوا کہ آپ مدینہ تشریف لے گئے ہیں تو وہ بھی لوٹے آپ سے آن کر ملے آپ نے ان کو بدمعاشوں پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا ۱۲ منہ ؎۳ اس کو عبدالرزاق نے مصنف میں وصل کیا معمر سے انہوں نے زہری سے ۱۲ منہ ؎۴ جو عرب سے شام کے ملک میں ہوا پھر حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کا دوسرا نکالا خیبر سے شام کے ملک کو ہوا بعضوں نے کہا دوسرے نکالے سے آخرت کا حشر مراد ہے یہ آیت بنی نضیر یہودیوں کے حق میں اتری ہے ۱۲ منہ

رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ۔

۷۵۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ

(دوبارہ جنگ خندق میں) آپ سے لڑائی کی [1] ان کے مردوں کو قتل کیا ان کی عورتیں بچے مال اسباب مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے مگر بعضے بنی قریظہ بچ گئے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آن کر مل گئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے آپ نے ان کو امن دیا اور مدینہ کے سب یہودیوں بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم والے تھے اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو اور جو اور یہودی مدینہ میں تھے سب کو آپ نے نکال دیا۔

مجھ سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ کے سامنے یوں کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یوں کہہ سورۂ نضیر [2] ابو عوانہ کے ساتھ اس حدیث کو ہشیم نے بھی ابو بشر سے روایت کیا۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے والد سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لوگ کھجور کے درخت (بطور تحفہ کے) گذرانتے [3] تاکہ آپ ان کا میوہ کھا کر گذر کریں یہاں تک آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی [4] پھر تو آپ ان لوگوں کے دیئے ہوئے درخت ان کو پھیرنے لگے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے درخت کھجور کے جلوا دیئے اور کٹوا ڈالے یعنی بویرہ کے [5] اس وقت (سورۂ حشر کی)

[1] آپ نے ان کا محاصرہ کیا وہ عاجز ہو کر قلعہ سے اترے آپ نے ۱۲ منہ [2] کیونکہ یہ سورت انہی کے حق میں اتری ۱۲ منہ [3] جب آپ شروع شروع مدینہ میں تشریف لائے تھے ۱۲ منہ [4] بویرہ بنی نضیر کے باغ کو کہتے تھے جو مدینہ منورہ کے قریب تھا ۱۲ منہ [5] ان کے باغ ہاتھ آئے ۱۲ منہ

مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ۔

۷۸- حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِى النَّضِيْرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؎

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِىْ لُؤَىٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ

قَالَ فَاَجَابَهٗ اَبُوْ سُفْيٰنَ بْنُ الْحٰرِثِ ؎

اَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ
وَحَرَّقَ فِىْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ
سَتَعْلَمُ اَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ اَىَّ اَرْضَيْنَا تَضِيْرُ

۷۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِىُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض دَعَاهُ اِذْ جَآءَهٗ حَاجِبُهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِىْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاْذِنُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيْلًا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِىْ عَبَّاسٍ وَعَلِىٍّ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ

یہ آیت اتری تم نے جو کھجور کے درخت کاٹ ڈالے یا ان کو ہاتھ تک نہ لگایا (اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا۔ تو یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا۔

مجھ سے اسحاق (بن منصور یا ابن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم کو جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور حسان بن ثابت (آنحضرتؐ کے شاعر نے اسی باب میں یہ کہی ہے ؎

بنی لوی کے شریفوں پر ہو گیا آسان
لگی ہو آگ بویرہ میں سب طرف پران [1]

ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب کے جو آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی اور اس وقت ایمان نہیں لائے تھے (حسان کا ان شعروں سے جواب دیا

خدا کرے کہ ہمیشہ رہے وہاں یہ حال
مدینہ کے چاروں طرف ہو آتش سوزاں
یہ جان لوگے تم اب عنقریب کون ہم ہیں
رہے گا بچا کس کا ملک اٹھائے گا نقصان [2]

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو مالک بن اوس بن حدثان نے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا وہ گئے ان کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں یرفا ان کا دربان آیا کہنے لگا آپ چاہتے ہیں کہ عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص آپ سے ملیں یہ لوگ اذن مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا ان کو آنے دے تھوڑی دیر گزری تھی کہ پھر وہی یرفا آیا کہنے لگا آپ چاہتے ہیں کہ عباسؓ اور علیؓ آپ سے ملیں۔ انہوں نے کہا اچھا ان کو آنے دے جب وہ آئے انہوں نے

---

[1] بنی لوی قریش کے لوگوں کو کہتے ہیں ان میں اور بنی نضیر میں عہد و پیمان تھا حسان کا مطلب قریش کی ہجو کرنا ہے کہ ان کے دوستوں کے باغات جلائے گئے اور قریش منہ دیکھتے رہے اپنے دوستوں کی کچھ مدد نہ کر سکے ۱۲ منہ [2] ابو سفیان نے مسلمانوں کو بددعا دی یعنے خدا کرے تمہارے شہر میں ہمیشہ یہی حال رہے چاروں طرف آگ سلگتی رہے شہر دوزخ ہو جائے ۱۲ منہ

فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي
الَّذِي أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ
فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ
بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ
اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ
مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ
قَالُوا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى
عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ
هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ
قَالَ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ
إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ
لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ
ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ
مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَ
لَا رِكَابٍ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ
هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا

سلام کیا عباس نے کہا امیر المومنین میرا اور ان کا (یعنی علیؓ کا) جھگڑا
فیصلہ کر دیجیے، وہ دونوں اس میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ نے
بنی نضیر کا مال اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بن لڑے بھڑے
عنایت فرمایا تھا[1] ان دونوں نے ایک دوسرے کو سخت سست
کہا[2] اور عثمان اور ان کے ساتھی (عبد الرحمن زبیر سعد) بول اٹھے
(اچھا تو ہے) امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجیے (رات دن کے ٹنٹے
سے ہر ایک کو نجات دلوایئے) حضرت عمرؓ نے کہا ذرا دم لو جلدی نہ
کرو میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان
زمین قائم ہیں تم کو یہ معلوم ہے کہ نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کا اپنے تئیں (اور دوسرے پیغمبروں کو)
مراد لیا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو مال واسباب (چھوڑ جائیں)
وہ صدقہ ہے ان لوگوں نے کہا بیشک آنحضرتؐ نے یہ فرمایا ہے
پھر حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہونے لگے اب
میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایسا فرمایا ہے تم جانتے ہو یا نہیں انہوں نے کہا
بیشک (آپ نے ایسا فرمایا ہے) تب حضرت عمرؓ نے کہا اب
میں تم سے اس معاملہ کی حقیقت بیان کرتا ہوں اللہ تعالےٰ
نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اس مال میں جو بن لڑے بھڑے
ہاتھ آئے ایک خاص حق دیا ہے جو اوروں کو دوسرے پیغمبروں کو[3]
نہیں دیا فرمایا (سورہ حشر میں) اور اللہ نے بن لڑے بھڑے جو
اپنے پیغمبرؐ کو عنایت فرمایا اس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں
دوڑائے اخیر آیت قدیر تک اس آیت کے بموجب اس قسم کے مال خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (ان میں مجاہدین کا حق نہ تھا) بلکہ خدا کی قسم

[1] اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں یہ مال علیؓ اور عباسؓ دونوں کے سپرد کر دیا تھا ۱۲ منہ [2] یعنی برا بھلا جیسے مدعی مدعی علیہ ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں حدیث میں فاستب ہے، یعنے گالی گلوچ کی گالی گلوچ سے یہاں یہی مراد ہے کہ برا بھلا کہا یہ نہیں کہ فحش اور حرام گالیاں دیں جو بزرگوں کی شان کے خلاف ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ دوسرے پیغمبروں کے لیے لوٹ کا مال درست ہی نہ تھا ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ فَجِئْتَنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا

آنحضرت نے ان مالوں کو خاص اپنی ذات کے لئے جوڑ نہیں رکھا نہ خاص اپنی ذات پر اٹھایا بلکہ تم لوگوں کو دیا اور بانٹا بانٹنے کے بعد جو بچ گیا وہ یہ مال ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے جو بچ رہتا اس کو انہی کاموں میں صرف کرتے جن کاموں میں اللہ کا مال صرف کیا جاتا ہے۔ (یعنے ہتھیار گھوڑے سامان جنگ کی تیاری میں آپ اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے جب آپ کی وفات ہو گئی تو ابو بکرؓ نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں اور اس مال کو اپنے قبضے میں لے کر ویسا ہی کرتے رہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم دونوں حضرت عمرؓ علی اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے اسوقت یوں کہتے تھے کہ ابو بکر کی یہ کاروائی ٹھیک نہیں ہے[1] اور اللہ خوب جانتا ہے ابو بکر اس کاروائی میں سچے راستباز ٹھیک رستے پر حق کے تابع تھے[2] پھر اللہ تعالےٰ نے ابو بکر کو اٹھالیا اور میں نے یہ سوچا اب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں میں نے شروع شروع اپنی خلافت میں دو برس تک اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے جیسے ابو بکر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے (جن جن کاموں میں اس مال کو خرچتے تھے میں بھی وہی کرتا رہا اور اللہ خوب جانتا ہے میں اس مال کے مقدمہ میں سچا راستباز ٹھیک ستے پر حق کا تابع تھا پھر تم دونوں میرے پاس آئیں اس وقت تم دونوں کی بات ایک تھی تمہارا معاملہ ایک تھا[3] پھر عباسؓ تم (اکیلے بھی) میرے

[1] انکو چاہیے تھا۔ یہ مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وارثوں کے حوالے کر دیتا۔ ۱۲ منہ [2] انہوں نے خود اپنے کان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی تھی کہ پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اس لئے انہوں نے یہ مال وارثوں میں تقسیم نہیں کیا بلکہ اپنے قبضے میں رکھ کر جو عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوتا تھا وہی قائم رکھا ۱۲ منہ [3] ملے جلے تھے آپس میں کوئی اختلاف نہ تھا ۱۲ منہ [4] اسوقت حضرت فاطمہ گذر چکیں تھیں حضرت علی ان کا حصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور حضرت عباسؓ اپنا حصہ طلب کرتے تھے ۱۲ منہ

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ
أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ
إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ
لَتَعْمَلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ
فِيهِ مُذْ وَلِيتُ وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمَا
ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا
أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ
الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ
السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا
إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا
الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ
مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقُولُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ
عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا
تَتَّقِينَ اللّٰهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

پاس آئے میں نے تم سے یہی کہا اے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے تو یوں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو (مال اسباب
چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر مجھ کو (بوجہ کثرت کار) یہ مناسب
معلوم ہوا میں یہ مال تمہارے حوالے کر دوں تو میں نے تم دونوں
سے کہا دیکھو اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ مال تم کو دیئے دیتا ہوں
بشرطیکہ تم پر خدا کا عہد و پیمان ہے کہ تم اس مال میں وہی کرتے
رہو گے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور جیسے ابوبکرؓ
کرتے رہے اور میں کرتا رہا جب سے میں حاکم ہوا اگر تم کو یہ شرط
منظور نہیں ہے تو مجھ کو سے کچھ گفتگو نہ کرو تم نے یہ کہا کہ اسی شرط
پر یہ مال ہمارے حوالے کر دو میں نے حوالے کر دیا اب تم کیا اس
کے سوا اور کوئی فیصلہ چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس
کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں تو قیامت تک
اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں[2] البتہ اگر تم سے اس مال کا
بندوبست نہیں ہو سکتا تو پھر میرے سپرد کر دو میں یہ کام
بھی کر لوں گا زہری نے کہا میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر
سے بیان کی تو انہوں نے کہا مالک بن اوس نے سچ کہا
میں نے حضرت عائشہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی
سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
بیبیوں نے حضرت عثمان کو ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجا ان
مالوں میں سے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کو بن لڑے بھڑے دیئے اپنا آٹھواں حصہ
ترکہ کا مانگنے کے لیے میں نے ان کو منع کیا اور
کہا کیا تم کو خدا کا خوف نہیں تم یہ نہیں جانتیں کہ آنحضرت صلی اللہ

[1] جب حضرت علیؓ اپنی بی بی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ اور حضرت عباسؓ اپنے بھتیجے (یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کا مانگتے تھے ۱۲ منہ [2] یعنے تم چاہو کہ میں یہ مال تم دونوں میں تقسیم کر دوں تو یہ ناممکن ہے ۱۲ منہ ۱۲

لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخْبَرَتْهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا۔

علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آپ نے اپنے تئیں مراد لیا البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال میں سے کھائیگی (گذارے کے موافق اس میں سے اپنا خرچ لے گی) یہ سن کر آپؐ کی بیبیاں ترکہ مانگنے سے باز آگئیں عروہ نے کہا یہ مال حضرت علیؓ کے قبضے میں رہا انہوں نے حضرت عباسؓ کو اس پر قبضہ نہ کرنے دیا پھر حضرت علیؓ کے بعد امام حسنؓ کے قبضے میں رہا پھر امام حسینؓ کے پھر امام زین العابدین علی بن حسینؓ اور امام حسن بن حسنؓ (حسن مثنیٰ) دونوں کے قبضے میں دونوں باری باری اس کا انتظام کرتے رہے پھر زید بن حسن بن علیؓ (ان کے بھائی) کے پاس[1] اور ہر شخص کے پاس اسی طریق سے رہا کہ آنحضرتؐ کا صدقہ ہے (یہ لوگ متولی رہے نہ مالک)

۸۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا اَرْضَهٗ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهٗ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت عباسؓ دونوں ابوبکر صدیقؓ کے پاس آن کر اپنا ترکہ مانگنے لگے کہنے لگے آپ کی زمین جو فدک میں ہے اور آپ کا (یا پانچواں) حصہ جو خیبر کی آمدنی میں ہے وہ ہم کو دے دو ابوبکرؓ نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ محمدؐ کی آل اس مال میں سے کھانے کے موافق لے گی (رہا سلوک کرنا تو) ابوبکرؓ نے کہا، خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے

[1] پھر عبداللہ بن حسن کے پاس پھر خلفائے عباسیہ نے لے لیا ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

قَرَابَتِي۔

سلوک کرنا مجھ کو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے[1]

بَابُ ١٥ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ۔

باب کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ[2]

٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابہ سے فرمایا کعب بن اشرف کی کون خبر لیتا ہے۔ کون اس کا کام تمام کرتا ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ستا رکھا ہے یہ سن کر محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپ کو منظور ہے میں اس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو پھر اجازت دیجئے جو میں مناسب سمجھوں (کعب کو خوش کرنے کے لیے) کہوں آپ نے فرمایا جو مناسب سمجھے کہہ[3] غرض محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور کہنے لگے اجی یہ شخص (یعنے پیغمبر صاحب) ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے (ہمارے پاس خود کھانے کو نہیں) عجب تکلیف میں پھنسے ہیں میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں مجھ کو کچھ قرض ہی دلواؤ۔ کعب نے کہا ابھی کیا ہے قسم خدا کی آگے چل کر تم کو بہت تکلیف ہوگی[4] محمد بن مسلمہ نے کہا (دیکھی) بات یہ ہے کہ

[1] جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث نہیں سنی تھی وہ قرآن کی آیتوں سے یہی سمجھیں کہ مال دولت کے بھی پیغمبر وارث ہوتے ہیں اور ان کے وارث ان کے عزیز ہوتے ہیں جیسے ایک آیت میں ہے فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب ایک آیت میں ہے وورث سلیمان داؤد جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ان کے نزدیک وہ قرآن کی آیت کی طرح قطعی اور واجب التعمیل تھی ۱۲ منہ

[2] یہ بڑا مالدار یہودی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہجو کیا کرتا قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لیے ابھارتا آخر مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ماہ ربیع الاول ۳ھ ہجری میں قتل کرا دیا ۱۲ منہ

[3] گو آپ کی اور مسلمانوں کی اس میں برائی نکلے ۱۲ منہ

[4] محمد بن مسلمہ آنحضرت سے یہ وعدہ کر کے کئی روز تک متفکر رہے پھر ابو نائلہ کے پاس آئے جو کعب کا رضاعی بھائی تھا اور عباد بن بشر اور حارث بن اوس اور ابوعبس بن جبیر کو بھی مشورہ میں شریک کیا وہ بھی محمد بن مسلمہ کے ساتھ ہوئے اور سب مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عرض کیا ہم کو اجازت دیجئے ہم جو مناسب سمجھیں کعب سے ویسی باتیں کریں آپ نے فرمایا شوق سے کرو جاؤ

[5] ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا واقدی کی روایت میں ہے کہ پھر کعب نے ابونائلہ سے پوچھا کہو تمہارا کیا ارادہ ہے انہوں نے کہا یہی ارادہ ہے کہ اب اس شخص سے الگ ہو جائیں وہ جانے اس کا دین جانے کعب اس تقریر سے بہت خوش ہوا ۱۲ منہ

وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمِ ارْهَنُونِي قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ قَالَ وَ

ہم ایک بار اس کی پیروی کر چکے اب یہ بھی تو اچھا نہیں لگتا۔ ایک دم اس کو چھوڑ دیں مگر دیکھ رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے[1] خیر اب یہ کہو دیار، ہماری غرض یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق کھجور یا غلہ، ہم کو قرض دلواؤ[2] سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار نے یہ حدیث ہم سے ایک بار نہیں کئی بار بیان کی تو ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا میں نے جب کہا کہ اس میں ایک وسق یا دو وسق تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر تھا کعب نے کہا اچھا دلائیں گے مگر کچھ گروی رکھوا ان لوگوں نے[3] کہا تم کیا چیز گروی چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی جورویں گرو کر دو ان لوگوں نے کہا واہ اچھی کہی سارے عرب لوگوں میں تو تم خوبصورت ہو بھلا جورویں تمہارے پاس کیوں کر گرو کریں[4] اس نے کہا اچھا اپنے بیٹوں کو گرو کرو ان لوگوں نے کہا بیٹوں کو گرو کریں تو ساری عمر لوگ ان پر طعنہ مارتے رہیں گے کہ وسق یا دو وسق پر یہ گرو ہوئے تھے بڑے شرم کی بات ہے البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کر سکتے ہیں اتنی گفتگو کے بعد محمد بن مسلمہ رات کو پھر آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے رات کو آئے تو ابو نائلہ کو ساتھ لائے جو کعب کا دودھ شریک بھائی تھا کعب نے ان کو قلعہ کے پاس بلالیا اور خود قلعہ سے اتر کر نیچے آن کر ان سے ملا جب وہ قلعہ سے اترنے لگا تو اس کی جورو (نام نامعلوم) کہنے لگی اتنی رات کو کہاں جاتا ہے کعب کہنے لگا یہ محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابو نائلہ بلا رہے ہیں سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اس کی جورو کہنے لگی اس آواز سے تو گویا خون ٹپک رہا ہے[5]

---

[1] اگر برا انفتہ ہوا تو یار لوگ الگ ہو جائیں گے ۱۲ منہ [2] یہ راوی کی شک ہے کہ ایک وسق کہا یا دو وسق حافظ نے کہا یہ شک علی بن مدینی کو ہوئی کرمانی نے کہا سفیان کو ہوئی ۱۲ منہ [3] یعنے محمد بن مسلمہ ان کے ساتھیوں نے ۱۲ منہ [4] عورتیں تم کو دیکھ کر فریفتہ ہو جائیں گی ۱۲ منہ [5] یعنے یہ لوگ برے ارادے سے آئے معلوم ہوتے ہیں یہ جورو بڑی عاقلہ تھی ۱۲ منہ

يدخل محمد بن مسلمة معه رجلين قيل لسفين سماهم عمرو قال سمى بعضهم قال عمرو وجاء معه برجلين وقال غير عمرو ابو عبس بن جبر والحرث بن اوس وعباد بن بشر قال عمرو جاء معه برجلين فقال اذا ما جاء فاني قائل بشعره فاشمه فاذا رايتموني استمكنت من راسه فدونكم فاضربوه وقال مرة ثم اشمكم فنزل اليهم متوشحا وهو ينفح منه ريح الطيب فقال ما رايت كاليوم ريحا اي اطيب وقال غير عمرو قال عندي اعطر نساء العرب واكمل العرب قال عمرو فقال اتاذن لي ان اشم راسك قال نعم فشمه ثم اشم اصحابه ثم قال اتاذن لي قال نعم فلما استمكن منه قال دونكم فقتلوه ثم

کعب نے کہا واہ وہاں ہے کون محمد بن مسلمہ میرا دوست اور ابو نائلہ میرا دودھ بھائی اور شریف آدمی کو اگر رات کو برچھہ مارنے کو بلائیں تو وہ جائے گا ادھر محمد بن مسلمہ اپنے ساتھ دو آدمی اور لے کر آئے تھے سفیان سے پوچھا کیا عمرو نے ان لوگوں کا نام لیا تھا انہوں نے کہا بعضوں کا نام لیا تھا محمد بن مسلمہ اور ابو نائلہ کا، عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ دو آدمی اور اپنے ساتھ لے کر آئے تھے (ان کا نام نہیں لیا) اور دوسرے لوگوں نے ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر کا نام لیا خیر عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ جو اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے ان سے کہنے لگے جب کعب یہاں آئے گا میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا جب تم دیکھنا میں نے اس کا سر مضبوط تھام لیا ہے تو تم اپنا کام کر ڈالنا (تلوار کی ضرب لگانا) ایک مرتبہ عمرو نے یوں کہا غرض کعب سر سے چادر اوڑھے ہوئے اترا اس کے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے تو ساری عمر میں، آج کی طرح خوشبو دار ہوا نہیں سونگھی عمرو کے سوا دوسرے راوی یوں کہتے ہیں کعب نے جواب میں کہا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے، جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال (یا علم و کمال) میں بھی بے نظیر ہے عمرو بن دینار نے بیان کیا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے کہا تم مجھ کو اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتے ہو اس نے کہا اچھا سونگھو انہوں نے خود بھی سونگھا اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر دوبارہ خواست کی میں تمہارا سر سونگھوں اس نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اس کا سر

؎ دوسری روایت میں ہے ۔ کہ وہ عورت اس سے لپٹ گئی اور کہنے لگی میں ہرگز نہ جانے دوں گی مگر کعب کے سر پر قضا کھیل رہی تھی اس نے ایک نہ سنی ۱۲ منہ گویا کل پانچ آدمی تھے محمد بن مسلمہ ابو نائلہ اور یہ تین شخص ابن اسحاق نے کہا رات کے وقت جب یہ لوگ مدینہ سے چلے تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بقیع تک ان کے ساتھ آئے تھے چاندنی تھی آپ نے فرمایا اللہ کے نام پر جاؤ اور یہ دعا فرمائی یا اللہ ان کی مدد کر ۱۲ منہ

عہ یہ عربی کی ایک مثل ہے یعنے کوئی ملاقات کو آئے اور آدمی نہ ملے تو یہ مروت سے بعید ہے ۱۲ منہ عسہ میں سونگھوں گا پھر تم کو سونگھاؤں گا ۱۲ منہ

اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْہُ۔

روز سے تھا اور اپنے ساتھیوں سے کہا ہاں لیو انہوں نے اس کا کام تمام کر دیا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی[1]

بَابٌ ۱۶ قَتْلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحُقَیْقِ

وَیُقَالُ سَلَّامُ بْنُ اَبِی الْحُقَیْقِ کَانَ بِخَیْبَرَ وَیُقَالُ فِیْ حِصْنٍ لَّہٗ بِاَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّھْرِیُّ ھُوَ بَعْدَ کَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ۔

باب ابو رافع یہودی عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا قصہ

کہتے ہیں اس کا نام سلام بن ابی الحقیق تھا یہ خیبر میں رہتا تھا بعضوں نے کہا ایک قلعہ میں جو حجاز کے ملک میں واقع تھا[2] زہری نے کہا[3] ابو رافع کعب بن اشرف کے بعد قتل ہوا۔ (رمضان ۶ ہجری میں)

۸۲۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَتِیْکٍ بَیْتَہٗ لَیْلًا وَّھُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَہٗ۔

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے انہوں نے اپنے والد زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو[4] ابو رافع کے پاس بھیجا (منجملہ ان کے) عبداللہ بن عتیک رات کو اس کے گھر میں گھسے وہ سو رہا تھا اس کو قتل کیا۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ الْیَھُوْدِیِّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَتِیْکٍ

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی کے پاس انصار کے کئی آدمیوں کو بھیجا ان کا سردار عبداللہ بن عتیک کو کیا یہ ابو رافع آنحضرتؐ کو

[1] کہتے ہیں اس کا سر بھی کاٹ لے کر لیتے آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر ڈال دیا آپ نے خدا کا شکر کیا دوسری روایت میں ہے جب صحابہؓ نے پہلی ضرب لگائی تو اس نے چیخ ماری اور یہود دوڑے مگر انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو نہ پایا صبح کو یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے ہمارا سردار مارا گیا آپ نے اس کے کرتوت ان کو سنائے یہودی رعب میں آ گئے کعب سے آپ کا معاہدہ نہ تھا اس وجہ سے اس کا مار ڈالنا جائز تھا سہیلی نے کہا معاہدہ تھا مگر جب ذمی کافر پیغمبر کو برا کہے تو اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا قتل جائز ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ بھی کعب بن اشرف کی طرح مسلمانوں کو سخت ایذا دیتا تھا کعب کو اوس قبیلے والوں نے قتل کیا تھا تو خزرج قبیلے والوں کو رشک پیدا ہوئی انہوں نے ابو رافع کے قتل کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی ۱۲ منہ [3] اس کو یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] چار آدمی تھے ان کے سردار عبداللہ بن عتیک تھے ۱۲ منہ

وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَدٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ فَقُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي

تکلیف دیتا تھا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا[1] حجاز میں اس کا قلعہ تھا اس میں رہا کرتا تھا خیر یہ لوگ جب اس قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج ڈوب گیا تھا لوگ اپنے اپنے جانوروں کو چرا کر لوٹ چکے تھے عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہاں (قلعہ کے باہر) اس جگہ بیٹھے رہو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل ملا کر قلعہ کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں وہ آئے قلعہ کے دروازے پر پہنچ کر کپڑا ڈھانک کر اس طرح بیٹھے جیسے کوئی پاخانہ پھر رہا ہو قلعہ کے لوگ سب اندر جا چکے تھے اتنے میں دربان نے ان کو آواز دی اور بندۂ خدا تو اندر آتا ہے تو آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں[2] عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں یہ سن کر میں قلعہ کے اندر گیا اور[3] چھپ رہا جب قلعہ والے سب اندر آ چکے تو دربان نے دروازہ بند کیا اور کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں (دربان غافل ہو گیا) میں نے اٹھ کر کنجیاں لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا (تاکہ بھاگتے وقت آسان ہو) ادھر ابو رافع کے پاس رات کو داستان ہوا کرتی تھی[4] وہ اپنے بالاخانوں میں بیٹھا تھا جب داستان گو چل دیئے (ابو رافع لیٹ رہا) تو میں بالاخانے پر چڑھا اور جس دروازے میں گھستا تھا اس کو اندر سے بند کر لیتا تھا میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے جب بھی ان کے پہنچنے تک (دروازے توڑنے تک) میں ابو رافع کا کام تمام کر ڈالوں خیر میں ابو رافع تک پہنچا وہ ایک اندھیری کوٹھڑی میں اپنے بال بچوں کے بیچ میں

[1] کہتے ہیں جنگ احزاب میں اسی نے عرب کے کئی قبیلوں کو ترغیب دے کر روپیہ سے ان کی مدد کر کے ان کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا ۱۲ منہ

[2] دوسری روایت میں یوں ہے کہ قلعہ والوں کا ایک گدھا گم ہو گیا تھا وہ اس کے ڈھونڈھنے کے لیے باہر نکلے میں بھی ان لوگوں میں شریک ہو گیا اور کپڑا اس لیے ڈھانپ لیا کہ کوئی مجھ کو پہچانے نہیں جب وہ لوگ قلعہ میں گئے میں بھی ان کے ساتھ اندر پہنچ گیا۔ اور بڑی رات تک گدھوں کے طویلہ میں مخفی رہا ۱۲ منہ

[3] گدھوں کے طویلہ میں ۱۲ منہ

[4] جیسے امیروں کا قاعدہ ہے رات کو کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر بیٹھتے ہیں اور قصہ خوان داستان گو آتے ہیں ادھر ادھر کی حکایتیں اور نقلیں تفریح کیلیے سناتے رہتے ہیں جب تک سونے کا وقت ہو اور نیند لگے ۱۲ منہ

[5] جیسے عبداللہ بن عتیک اد

أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ
قَالَ مَنْ هٰذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ
فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ
فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ
الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ
إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ
فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ
ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً
أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ
السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهٖ
فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ
الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى
دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرٰى
أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي
لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا
بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى
الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ
أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي
عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ
أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي
فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا
رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ
ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي

سو رہا تھا مجھے اس کا ٹھکانا معلوم نہ ہوا گھر میں کہاں ہے آخر
میں نے پکارا ابورافع اس نے کہا کون ہے میں اسی طرف جھکا اور
آواز پر تلوار کی ایک ضرب لگائی میرا دل خود دھک دھک کر
رہا تھا دہشت بھرا تھا اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا اور ابورافع
چلایا میں کوٹھڑی کے باہر آگیا تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر کوٹھری میں
گیا اور میں نے (آواز بدل کر) پوچھا ابورافع تم چلائے کیوں
(وہ مجھ کو اپنا آدمی سمجھ کر) کہنے لگا ارے تیری ماں مرے
ابھی ابھی کسی نے اس کوٹھڑی میں مجھ پر تلوار کا وار کیا یہ
سنتے ہی میں نے اس پر ایک اور ضرب لگائی اگرچہ اب کے
اس کو کاری زخم لگا پر وہ مرا نہیں آخر میں نے تلوار کی دھار
اس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور کیا) وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ
گئی جب مجھے یقین ہوا اب میں نے اس کو مار ڈالا اس وقت
میں لوٹا ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا سیڑھیوں پر پہنچ کر اتر
رہا تھا میں سمجھا کہ اب زمین آگئی چاندنی رات تھی[1] میں گر
پڑا میری پنڈلی ٹوٹ گئی مگر میں نے عمامہ سے اس کو
باندھ لیا اور وہاں سے چلتا ہوا (قلعہ کے باہر آکر) دروازے
پر بیٹھ گیا میں نے اپنے دل میں کہا میں یہاں[2] سے اس
وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک مجھ کو ابورافع کی موت کا
یقین نہ ہو جب مرغ نے بانگ دی (صبح ہو گئی) اس وقت
قلعہ کی دیوار پر موت کی خبر دینے والا کھڑا ہوا پکارنے لگا لوگو!
ابورافع حجاز کے سوداگر گذر گئے یہ سنتے ہی میں اپنے ساتھیوں
کی طرف چلا اور ان سے کہا جلدی بھاگو اللہ نے ابورافع کو قتل
کرا دیا وہاں سے (بھاگتا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا
آپ نے فرمایا ذرا اپنا پاؤں پھیلا میں نے پھیلایا آپؐ نے اس پر ہاتھ

[1] کہتے ہیں عبداللہ بن عتیک کی نگاہ بھی ضعیف تھی ۱۲ منہ [2] غرض رات بھر وہیں بیٹھا رہا ۱۲ [3] آج کی رات ۱۲ منہ

فَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ؓ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ فِي نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ رَأْسِي كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي كَوَّةٍ

پھیر دیا مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے اس پاؤں پر کوئی صدمہ ہی نہیں ہوا[1]

ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کی طرف (اس کے مارنے کو) عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ اور کئی آدمیوں کو ان کے ساتھ بھیجا[2] یہ لوگ گئے جب قلعہ کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن عتیک نے اپنے ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھیرے رہو میں جاکر دیکھوں (کیا تدبیر کرنا چاہیئے) عبداللہ کہتے ہیں میں گیا اور دربان کو ملا ملو کر میں چاہتا تھا کہ قلعہ میں گھس جاؤں اتنے میں کیا ہوا قلعہ والوں کا ایک گدھا گم ہوگیا وہ روشنی لے کر (رات کے وقت) اس کو ڈھونڈھنے نکلے میں ڈرا کہیں مجھ کو پہچان نہ لیں[3] میں نے اپنا سر چھپا لیا (اور اس طرح بیٹھ گیا) جیسے کوئی پاخانے پھر رہا ہے اب دربان نے آواز دی ارے جس کو اندر آنا ہو وہ آجائے میں دروازہ بند کرتا ہوں یہ سن کر میں قلعہ کے اندر گھس گیا اور قلعہ کے دروازے جہاں گدھے بندھا کرتے تھے چھپ رہا قلعہ والوں نے ابورافع کے پاس کھانا کھایا اور کچھ رات گذری تک وہیں (بیٹھے) باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے گھروں کو چل دیے جب خاموشی ہوگئی اور کوئی آواز یا حرکت سنائی نہ دی (سب سو گئے) تو میں (اس طویلہ سے) باہر نکلا میں نے پہلے ہی (دربان کو دیکھ لیا تھا اس نے دروازے کی کنجی ایک

---

[1] آپ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے ٹوٹی ہڈی دم بھر میں جڑ گئی درد بھی جاتا رہا سبحان اللہ یہ آپ کا ایک معجزہ تھا ۱۲ منہ [2] وہ لوگ یہ تھے مسعود بن سنان اسلمی اور عبداللہ بن انیس اور ابوقتادہ انصاری اور خزاعی بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ [3] یہ غیر آدمی کہاں سے آیا ۱۲ منہ

فَاَخَذْتُہٗ فَفَتَحْتُ بِہٖ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ اِنْ نَذِرَ بِیَ الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلٰی مَھْلٍ ثُمَّ عَمَدْتُ اِلٰی اَبْوَابِ بُیُوْتِھِمْ فَغَلَّقْتُھَا عَلَیْھِمْ مِنْ ظَاھِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُ اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فِیْ سُلَّمٍ فَاِذَا الْبَیْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِیَ سِرَاجُہٗ فَلَمْ اَدْرِ اَیْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ یَا اَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُہٗ فَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَیْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ کَاَنِّیْ اُغِیْثُہٗ فَقُلْتُ مَالَکَ یَا اَبَا رَافِعٍ وَغَیَّرْتُ صَوْتِیْ فَقَالَ اَلَا اُعْجِبُکَ لِاُمِّکَ الْوَیْلُ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِیْ بِالسَّیْفِ قَالَ فَعَمَدْتُ لَہٗ اَیْضًا فَاَضْرِبُہٗ اُخْرٰی فَلَمْ تُغْنِ شَیْئًا فَصَاحَ وَقَامَ اَھْلُہٗ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَیَّرْتُ صَوْتِیْ کَھَیْئَۃِ الْمُغِیْثِ فَاِذَا ھُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَاَضَعُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِہٖ ثُمَّ اَنْکَفِیُٔ عَلَیْہِ حَتّٰی سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَھِشًا حَتّٰی اَتَیْتُ السُّلَّمَ اُرِیْدُ اَنْ اَنْزِلَ فَاَسْقُطُ مِنْہُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِیْ فَعَصَبْتُھَا ثُمَّ

روزن میں رکھ دی تھی وہ کنجی لے کر میں نے دروازہ کھول دیا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو خبر ہو جائے تو میں آسانی سے چل دوں بھاگتے وقت قفل کھولنا نہ پڑے، اب میں قلعہ میں جو گھر تھے ان کے دروازوں پر گیا اور سب کی زنجیریں باہر سے چڑھا دیں (تاکہ وہ باہر نہ نکل سکیں) اس کے بعد میں سیڑھی پر چڑھا جہاں ابورافع تھا اوپر جا کر کیا دیکھتا ہوں جس کوٹھڑی میں ابورافع ہے وہاں بالکل اندھیرا ہے چراغ بھی گل ہو گیا ہے اس کا ٹھکانہ مجھ کو معلوم نہ ہوا آخر میں نے پکارا ابورافع اس نے پوچھا کون میں آواز کی طرف گیا اور تلوار کی ایک ضرب لگائی ابورافع نے چیخ ماری مگر اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر میں ابورافع کے پاس گیا جیسے اس کی مدد کو آیا ہوں میں نے آواز بدل کر پوچھا ابورافع کیوں خیر تو ہے اس نے کہا بڑا تعجب ہے، ارے مادر بخطا ابھی ابھی کوئی میرے پاس گھس کر آیا اور مجھ پر تلوار کا وار لگایا یہ سنتے ہی میں نے ایک اور ضرب لگائی پر کچھ کام نہ نکلا اس نے چیخ ماری اس کی جورو جاگ اٹھی[1] عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں پھر تیسری بار میں آیا اور میں نے آواز بدلی جیسے کوئی مدد کو آتا ہے میں نے دیکھا وہ چت لیٹا ہوا ہے میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی پھر اپنے سارے بدن کا بوجھ اس پر ڈالا[2] ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز میں نے سنی اس کے بعد میں ڈرتا ڈرتا زینہ پر آیا چاہتا تھا اتروں لیکن گھبراہٹ اور جلدی میں نیچے گر پڑا میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا[3] میں نے اس کو کپڑے سے باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس اس طرح سے

---

[1] ابن اسحاق کی روایت میں ہے وہ چلانے لگی میں نے اس پر تلوار اٹھائی جی میں آیا اس کو مار ڈالوں لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا خیال کیا آپ نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا تھا اس لیے میں نے اس کو نہیں مارا ۱۲ منہ [2] تلوار پیٹھ کی ہڈیوں تک پہنچ گئی ۱۲ منہ [3] یعنی ہڈی سرک گئی اگلی روایت میں پنڈلی ٹوٹنے کا ذکر ہے اور اسمیں جوڑ کھل جانے کا دونوں میں اختلاف نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور جوڑ بھی کسی جگہ سے کھل گیا ہو ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي مَا بِي قَلَبَةٌ فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ۔

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللهُ لَا

(آہستہ آہستہ چلتا آیا جیسے قیدی بیڑیوں میں چلتا ہے میں نے ان سے کہا تم جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دو میں تو یہاں سے اس وقت تک نہیں سرکوں گا جب تک خبر دینے والے کی آواز نہ سن لوں گا[5] جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا (قلعہ کی دیوار پر) چڑھا اس نے یوں پکارا لوگو! ابورافع گذر گئے اس وقت میں اٹھ کر چلا دیکھا کیا ہوں میرے پاؤں میں کچھ درد نہیں ہے میں نے اپنے ساتھیوں کو (جو مجھ سے آگے نکل چکے تھے) رستہ میں پایا ابھی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچے تھے میں نے خود پہنچ کر آنحضرت کو خوشخبری دی[1]

باب جنگ اُحد کا قصہ[2]

اور اللہ تعالےٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا اے پیغمبر جب تم صبح صبح اپنے گھر سے (احد پہاڑ کی طرف نکل کر چلے گئے مسلمانوں کو مورچوں پر لڑائی کے لیے جمانے کے لیے اور اللہ سنتا جانتا ہے اور (اسی سورت میں) فرمایا ہمت نہ ہارو نہ رنجیدہ ہو اگر تم سچے ایمان دار ہو تو (آئندہ) تم ہی ور غالب رہو گے اگر اس لڑائی میں تم کو کچھ صدمہ پہنچا تو بیدل کیوں ہوتے ہو ان مشرکوں کو بھی (جنگ بدر میں) ایسا ہی صدمہ پہنچ چکا ہے یہ تو زمانہ کے الٹ پھیر ہیں جو ہم باری باری لوگوں پر لاتے ہیں (کبھی فتح کبھی شکست) اور اس شکست میں یہ بھی حکمت تھی اللہ کو سچے ایمان داروں کا کھول دینا اور تم میں سے

[1] یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تو میں بالکل اچھا ہو گیا کیونکہ احتمال ہے کہ عبداللہ بن عتیک کو خوشی میں چلتے وقت تکلیف معلوم نہ ہوئی ہو جب آپ کے پاس پہنچ گئے ہوں اس وقت درد کی بھی شدت ہوئی ہو اور ہڈی کا قاعدہ بھی یہی ہے ٹوٹتے وقت جب تک گرم رہتی ہے زیادہ تکلیف معلوم نہیں ہوتی تھوڑی دیر بعد بہت درد شروع ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ بہت بڑی جنگ تھی جو شوال ۳ہجری میں ہوئی احد ایک پہاڑ ہے مشہور مدینہ منورہ سے تین میل پر اس میں اوّل اوّل مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی لیکن بعد میں لوٹ کی طمع سے انہوں نے وہ ناکہ چھوڑ دیا جس کی حفاظت کی آنحضرت نے تاکید فرمائی تھی کافروں نے عقب سے مسلمانوں پر حملہ کیا ان کے پاؤں اکھڑ گئے ستر مسلمان شہید ہوئے اور آنحضرت صلعم بھی زخمی ہوئے اللہ تعالیٰ کی اس میں بڑی حکمت تھی چند منافقوں کا نفاق کھول دینا اور چند مسلمانوں کو شہادت کا درجہ دینا منظور تھا ۱۲ منہ [5] جو موت کی خبر دیتا ہے۔ ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ۔

بعضوں کو شہیدوں کا درجہ دینا منظور تھا اور اللہ کسی حال میں بھی مشرکوں سے محبت نہیں رکھتا[1] اور یہ بھی غرض تھی کہ ایمان والوں کو صاف ستھرا کر دے اور کافروں کا ستیاناس کرے[2] مسلمانوں کیا تم یہ سمجھتے تھے کہ (مزے سے) بہشت میں چل دو گے نہ ابھی اللہ نے یہ کھولا کہ تم میں کون لڑنے والے ہیں کون صبر کرنے والے اور (تم اتنا گھبراتے کیوں ہو) اس جنگ[3] سے پہلے تو تم شہادت کی آرزو کرتے تھے اب تو شہادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور (اسی سورت میں) فرمایا اور جب تم کافروں کو اللہ کے حکم سے (شروع لڑائی میں) خوب قتل کر رہے تھے تو خدا نے اپنا وعدہ تم کو سچا کر دکھایا (تمہاری فتح ہوئی) پھر جب تم نے بزدلی کی اور پیغمبر کے حکم کو نہ سنا لگے اختلاف کرنے اور جو امر تم چاہتے تھے یعنی فتح اس کو دیکھ کر بھی تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی کوئی تو دنیا کے پیچھے پڑ گیا (لوٹ کی فکر میں) اور کوئی کوئی آخرت کے خیال میں تھا اللہ نے تم کو دشمنوں کی طرف سے پھرا دیا (تم بھاگ کھڑے ہوئے) اس میں تمہارا آزمانا بھی منظور تھا اور اللہ تمہارا یہ قصور (احد کے دن بھاگنا) معاف کر چکا اللہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے اور[4] فرمایا اللہ کی راہ میں جو لوگ مارے گئے (شہید) ان کو مردہ نہ سمجھنا اخیر آیت تک[5]۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب بن عبدالمجید نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا

[1] یہ نہ سمجھنا کہ مشرکوں کو جو جنگ احد میں غلبہ ہوا تو اللہ ان کو پسند کرتا ہے یا ان سے محبت رکھتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے ان کافروں کا جو جنگ احد میں لڑتے تھے ان کا ستیاناس ہو کیونکہ اس فتح سے ان کا حوصلہ بڑھ گیا اب وہ پھر لڑنے آئیں گے اور اب کے ایسی مار کھائیں گے کہ پناہ بخدا ۱۲ منہ [3] ابن اسحاق نے کہا اللہ تعالیٰ نے جنگ احد کے باب میں سورۂ آل عمران کی ساٹھ آیتیں اتاریں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اس سورت کی ایک سو بیس آیتیں اسی باب میں ہیں ۱۲ منہ [4] مشہور یہ ہے آپ نے بدر کے دن یہ فرمایا تھا جیسے اوپر گزر چکا احد کا لفظ اس میں شاید راوی کی غلطی سے ہے ۱۲ منہ [5] اسی سورت میں ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ۔

٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا یہ جبریل علیہ السلام آن پہنچے ہتھیار لگائے ہوئے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم (صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم کو زکریا بن عدی نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے حیوہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آٹھ برس کے بعد (یعنے آٹھویں برس میں) احد کے شہیدوں پر اس طرح سے نماز پڑھی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو رخصت کرتا ہے[1] پھر وہاں سے آن کر منبر پر چڑھے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے پہلے عالم آخرت میں جاتا ہوں) اور تمہارے اعمال کا گواہ ہوں اور میرے تمہارے ملنے کا وعدہ حوض کوثر پر ہے[2] اور میں تو (اس وقت بھی) اسی مقام سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں (بطور کشف کے) اور مجھ کو اب اس کا ڈر نہیں رہا کہ تم (دوبارہ) مشرک ہو جاؤ گے (اسلام سے پھر جاؤ گے) بلکہ مجھ کو جو ڈر ہے وہ یہ ہے کہ تم دنیا کے مزوں میں پڑ کر کہیں ایک دوسرے سے رشک وحسد نہ کرنے لگو عقبہ کہتے ہیں بس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] احد کی لڑائی ۳ھ ہجری شوال کے مہینے میں ہوئی اور ۱۱ھ ہجری ماہ ربیع الاول میں آپ کی وفات ہوئی اس لیے راوی کا یہ کہنا آٹھ برس کے بعد صحیح نہیں ہو سکتا مطلب یہ ہے کہ آٹھویں برس جیسے ہم نے ترجمہ میں واضح کر دیا ہے زندوں کا رخصت کرنا تو ظاہر ہے کیونکہ یہ واقعہ آپ کی حیات کے آخری سال کا ہے اور مردوں کا وداع اس معنے کر ہے کہ اب بدن کے ساتھ ان کی زیارت نہ ہو سکے گی۔ جیسے دنیا میں ہوا کرتی تھی حافظ نے کہا گو آنحضرت وفات کے بعد بھی زندہ ہیں لیکن وہ زندگی اخروی ہے جو دنیاوی زندگی سے مشابہت نہیں رکھتی اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مردوں کی قبر پر جب جائیں پھر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں کیونکہ جنازے کی نماز خود ایک دعا ہے اور اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں نماز سے دعا مراد ہے حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ تین دن کے بعد پھر قبر پر نماز نہ پڑھیں ۱۲ منہ

[2] وہاں ہم سب مسلمان اپنے پیغمبر کے حضور میں ظاہر ہوں گے مسلمانو کوشش کرو کہ قیامت کے دن ہم اپنے پیغمبر کے سامنے شرمندہ نہ ہوں جہاں تک ہو سکے آپ کے دین کی مدد کرو قرآن حدیث پھیلاؤ جو لوگ حدیث شریف اور اہلحدیث سے دشمنی کرتے ہیں معلوم نہیں وہ پیغمبر صاحب کو کیا منہ دکھلائیں گے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رضؓ قَالَ لَقِيْنَا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِّنَ الرُّمَاةِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوْا إِنْ رَأَيْتُمُوْنَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوْا وَإِنْ رَأَيْتُمُوْهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْنَا فَلَا تُعِيْنُوْنَا فَلَمَّا لَقِيْنَا هَرَبُوْا حَتّٰى رَأَيْتُ النِّسَآءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوْقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَأَخَذُوْا يَقُوْلُوْنَ الْغَنِيْمَةَ الْغَنِيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا تَبْرَحُوْا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوْهُهُمْ فَأُصِيْبَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلًا وَأَشْرَفَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ قَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قُتِلُوْا فَلَوْ كَانُوْا

کا یہ میرا آخری دیدار تھا[۱]

ہم سے عبیداللہ بن موسےٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق (عمرو بن عبیداللہ سبیعی) سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا احد کے دن مشرکوں سے ہمارا مقابلہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کی ایک ٹکڑی[۲] بٹھادی ان کا افسر عبداللہ بن جبیر کو کیا ان سے فرمایا تم اس جگہ سے نہ سرکنا خواہ تم دیکھو ہم ان کافروں پر غالب ہوئے جب بھی نہ سرکنا خواہ تم دیکھو ہم مغلوب ہوئے (جب بھی نہ سرکنا) ہماری مدد بھی نہ کرنا خیر جب ہماری اور کافروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو وہ بھاگ نکلے میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھائے ہوئے پہاڑ پر بھاگی جارہی تھیں ان کی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں[۳] مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کیا ارے لوٹ کا مال لو لوٹ کا مال لو عبداللہ بن جبیر نے ان کو سمجھایا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کر گئے ہیں کہ اس جگہ سے نہ سرکنا اس جگہ سے مت ہلو انہوں نے نہ مانا[۴] اب مسلمانوں کے منہ پھر گئے (بھاگ نکلے) اور ستر مسلمان شہید ہوئے[۵] اور ابوسفیان ایک اونچے مقام پر چڑھا پکار کر کہنے لگا کیا مسلمانوں میں محمد زندہ ہیں آپ نے[۶] فرمایا خاموش رہو کچھ جواب نہ دو پھر کہنے لگا اچھا ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکرؓ) زندہ ہیں آپ نے فرمایا چپ رہو کچھ جواب نہ دو پھر کہنے لگا اچھا خطاب کے بیٹے (عمرؓ) زندہ ہیں[۷] تب ابوسفیان[۸] کہنے لگا بس

[۱] اس کے چند ہی روز بعد آپ کی وفات ہوگئی ۱۲ منہ [۲] جس میں پچاس آدمی تھے ایک ناکے پر ۱۲ منہ [۳] ان کافر عورتوں کے نام یہ تھے جو اپنے خاوندوں کے ساتھ آئی تھیں ہندہ بنت عتبہ ام حکیم فاطمہ بنت ولید برزہ بنت مسعود ریطہ بنت جنیش ۔ سلافہ بنت سعد خناس بنت مالک عمرہ بنت علقمہ ۱۲ منہ [۴] اور لوٹ کی طمع میں مورچہ چھوڑ دیا ۔ خالد بن ولید سواروں کا لشکر لیے ہوئے آن پہنچے اور مسلمانوں پر عقب سے حملہ کیا ۱۲ منہ ۔ [۵] شیطان نے پکار دیا کہ محمد مارے گئے ۱۲ منہ [۶] صحابہ سے جو اس وقت آپ کے ساتھ رہ گئے تھے ۱۲ منہ [۷] ادھر سے کوئی جواب نہ ملا ۱۲ منہ [۸] اپنے لوگوں کی طرف منہ کرکے ۱۲ منہ

۱۲　۱۲　۱۲

اَحْيَاءً لَاَجَابُوْا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اَبْقَى اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيْكَ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ وَّتَجِدُوْنَ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ۔

معلوم ہوگیا یہ سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے یہ سن کر حضرت عمرؓ سے رہا نہیں گیا بے اختیار کہا اٹھے ارے خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے اللہ نے ابھی ان کو تجھے ذلیل[51] کرنے کے لیے قائم رکھا ہے ابوسفیان نے کہا اب کیا ہے ہبل تو بلند ہو جا[52] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے یہ فرمایا اس کو جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بلند اور سب سے زیادہ بزرگی والا ہے پھر ابوسفیان کہنے لگا۔ ہمارا مددگار عزّیٰ ہے (جو ایک بت کا نام تھا) تم مسلمانوں کے پاس عزّےٰ نہیں ہے آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ ہمارا مددگار رہے تمہارا مددگار نہیں ابوسفیان نے کہا غیر بدر کا بدلہ ہو گیا[53] اور لڑائی تو ہی ڈولوں کی طرح[54] دیکھو (بعض لاشوں میں) ناک کان کٹے ہوئے پاؤ گے میں نے ایسا حکم نہیں دیا گو میں اس کو برا بھی نہیں سمجھتا[55]

۸۸- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ اُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَاءَ۔

مجھ کو عبداللہ بن مسندی نے خبر دی کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا بعضے لوگوں نے صبح کو شراب پیا[56] پھر جنگ میں شہید ہوئے

۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد ابراہیم سے ان کے والد عبدالرحمٰن بن عوف روزہ دار

---

[51] یا تجھ کو رنج دینے ۱۲ منہ [52] ہبل ایک بت کا نام تھا خانہ کعبہ میں ابوسفیان کا یہ مطلب تھا کہ اب بت پرستی کو پھر فروغ ہو گیا ہبل کی عظمت بڑھ گئی ۱۲ منہ [53] اس دن ستر کافر مارے گئے تھے آج ستر مسلمان مارے گئے ۱۲ منہ [54] کبھی ادھر کبھی ادھر ۱۲ منہ [55] کہتے ہیں اس جنگ میں سب مسلمان بھاگ گئے یا تتر بتر ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ اصحاب رہ گئے تھے اسی جنگ میں ابن قمیہ نے آپ کو پتھر مارے آپ کا دندان مبارک شہید ہوا چہرے پر زخم آیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ [56] اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا۔ [57] عبداللہ جابر کے والد بھی ایسے ہی لوگوں میں تھے شراب ان کے پیٹ میں رہنا شہادت کو مانع نہیں ہوا کیونکہ اس وقت شراب حرام نہ تھا ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

أُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔

تھے (شام کو) ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے مصعب بن عمیرؓ (احد کے دن) مارے گئے وہ مجھ سے اچھے تھے[1] ایک چادر میں ان کو کفن دیا گیا اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا (اتنی چھوٹی چادر تھی) ابراہیم کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں عبدالرحمن نے یہ بھی کہا اور حمزہ بن عبدالمطلب (بھی اسی دن) مارے گئے وہ مجھ سے اچھے تھے پھر تو ہم لوگوں کو دنیا کی فراغت دی گئی کیسی فراغت یا یوں کہا پھر تو ہم کو دنیا دی گئی کیسی دی گئی (یعنے بہت دی گئی) اور ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب جلدی سے دنیا ہی میں نہ مل گیا ہو[2] اس کے بعد رونے لگے اتنا روئے کہ کھانا بھی نہیں کھایا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے جنگ احد کے دن آپ سے عرض کیا فرمایئے اگر میں مارا جاؤں تو (مارے جانے کے بعد) کہاں جاؤں گا آپ نے فرمایا بہشت میں وہ شخص یہ سن کر جو کھجوریں لیے ہوئے کھا رہا تھا۔ ان کو پھینک دیا پھر لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا[3]

---

[1] حالانکہ عبدالرحمن بن عوف عشرہ مبشرہ میں تھے مگر کسر نفسی اور تواضع کی راہ سے انہوں نے مصعب کو اپنے سے اچھا بنایا کوئی عقلمند آدمی اپنی آپ تعریف نہیں کرتا آخرت میں کچھ نہ ملے [2] منہ [3] ابن بشکوال نے کہا اس شخص کا نام عمیر بن حمام تھا مسلم کی روایت میں ہے کہ عمیر بن حمام نے جنگ احد کے دن کچھ کھجوریں نکالیں ان کو کھانے لگا پھر کہنے لگا ان کھجوروں کے تمام کرنے تک اگر میں جیتا رہا یہ تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور لڑائی شروع کی مارا گیا اسد الغابہ میں ہے کہ عمیر بدر کے دن مارا گیا اور یہ سب انصار میں پہلا شخص تھا جو اللہ کی راہ میں جنگ میں مارا گیا ابن اسحاق نے روایت کیا کہ عمیر بن حمام جب کافروں سے جنگ بدر میں بھڑ گیا تو یہ کہنے لگا اللہ کے پاس جاتا ہوں توشہ دوشہ کچھ نہیں البتہ خدا کا ڈر اور آخرت میں کام آنے والا عمل اور جہاد پر صبر ہے بیشک خدا کا ڈر نہایت مضبوط کرنے والا امر ہے انس بن النضر انصاری کو عمر بن خطابؓ ملے جو گھبرائے ہوئے چلے آرہے تھے انہوں نے کہا بڑا غضب ہوگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے انسؓ نے کہا پھر اب ہم تم زندہ رہ کر کیا کریں گے آنحضرت کا خدا تو زندہ ہے اسی دین پر لڑ کر مرو جس پر تمہارے پیغمبر لڑے یہ کہہ کر انس بن نضر کافروں کی صف میں گھس گئے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے کہتے ہیں احد کی جنگ میں کافروں کا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ نے سنبھالا اس کو حضرت علیؓ نے مارا پھر عثمان بن ابی طلحہ نے اس کو امیر حمزہ نے مارا پھر ابو سعید بن ابی طلحہ نے اس کو سعد بن ابی وقاص نے مارا پھر نافع بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اس کو عاصم بن ثابت انصاریؓ نے مارا پھر حارث بن ابی طلحہ بن ابی طلحہ نے اسکو بھی عاصم نے مارا پھر کلاب بن ابی طلحہ نے اس کو زبیرؓ نے مارا پھر جلاس بن طلحہ نے پھر ارطاۃ بن شرحبیل نے ان کو حضرت علیؓ نے مارا پھر شریح بن قارظ نے وہ بھی مارا گیا پھر صواب ایک غلام نے اس کو سعد بن ابی وقاص یا حضرت

۹۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ وَمِنَّا مَنْ مَضٰى اَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلِهِ الْاِذْخِرَ اَوْ قَالَ اَلْقُوْا عَلٰى رِجْلِهٖ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ قَدْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا اَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ اَشْهَدَنِي اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ اُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِيْنَ وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهٖ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ اَيْنَ يَا سَعْدُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن مسلمہ سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا ہم نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی (وطن چھوڑا) تو محض اللہ کی رضامندی کے لیے اب ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا[1] ہم میں بعضے لوگ ایسے ہیں جو چل دیے گذر گئے انہوں نے دنیا میں کچھ بدلہ ہی نہ پایا انہیں لوگوں میں مصعب بن عمیرؓ تھے جو احد کے دن شہید ہوئے انہوں نے صرف ایک دھاری دار کملی چھوڑی جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے پاؤں باہر نکل آتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر باہر نکل آتا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھانس بچھا دو یا ڈال دو اور ہم میں بعضے ایسے ہیں جن کا میوہ خوب پکا وہ اس کو چن رہا ہے[2] ہم کو حسان بن حسان نے خبر دی کہا ہم کو محمد بن طلحہ نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے ان کے چچا (انس بن نضر) بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے[3] کہنے لگے ارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے جنگ میں شریک نہ ہوا خیر اگر اللہ نے اب کے کسی لڑائی میں مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیسی کوشش کرتا ہوں[4] جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگے تو انس بن نضر کہنے لگے یا اللہ میں تیری درگاہ میں اس کا عذر کرتا ہوں جو ان مسلمانوں نے کیا[5] اور مشرکوں نے جو کیا اس سے میں بیزار ہوں یہ کہہ کر تلوار لے کر آگے بڑھے رستے میں سعد بن معاذ ملے (جو بھاگے آ رہے تھے) انس نے کہا کیوں سعد کہاں

[1] وہ اپنے فضل سے ضرور عنایت کردے گا ۱۲ منہ [2] مزے مزے سے کھا رہا ہے یعنے دنیا کا مال اسباب ملا ۱۲ منہ [3] ان کو افسوس ہوا ۱۲ منہ [4] کیسے زور سے لڑتا ہوا ۱۲ منہ [5] کافروں کے مقابلہ سے بھاگ نکلے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲

إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ۔

جاتے ہو میں تو اس پہاڑ (احد) کے پاس سے بہشت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں غرض انس گئے اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہوئے ان پر اتنے زخم تھے کہ ان کی لاش پہچانی نہ گئی ان کی بہن[1] نے ایک تل یا انگلی کی پور دیکھ کر ان کو پہچانا ان کو اسی[2] پر کئی زخم بھالے اور تلوار اور تیر کے لگے تھے۔

۹۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو خارجہ ابن زید بن ثابت نے خبر دی انہوں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تھے ہم جب حضرت عثمانؓ کی خلافت میں مصحف لکھ رہے تھے سورۂ احزاب کی ایک آیت اس میں نہ ملی جس کو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا آخر میں نے وہ آیت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس پائی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر اور میں نے مصحف میں اسی سورت میں شریک کر دی[3]۔

۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ

ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن

[1] ربیع بنت نضر ۱۲ منہ [2] اور مشرک کم بختوں نے ان کے ناک کان جدا کاٹ ڈالے تھے اس وجہ سے لاش کا پہچاننا مشکل ہو گیا مسلمانو تمہارے باپ دادا نے ایسی ایسی بہادریاں کر کے خون بہا کر اسلام کو دنیا میں پھیلا دیا تھا اور اتنا بڑا وسیع ملک حاصل کیا تھا جس کی حد مغرب میں تونس اور اندلس یعنی ہسپانیہ تک اور مشرق میں چین اور برہما تک اور شمال میں روس تک اور جنوب میں روم و ایران و توران و ہندوستان و عرب و شام مصر و افریقہ سب ان کے زیر نگین تھیں تمہاری عیاشی اور بددینی نے اب یہ نوبت پہنچائی کہ خاص عرب کے سواحل اور بلاد بھی کافروں کے قبضے میں آ رہے ہیں اور ملک تو سب جا چکے اب جتنا رہ گیا ہے اسی کو سنبھالو خواب غفلت سے بیدار ہو قرآن اور حدیث کو مضبوط تھامو وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ [3] اس آیت کا ترجمہ یہ ہے مسلمانوں میں بعضے مرد تو ایسے ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو قول قرار کیا تھا وہ سچ کر دکھایا اب ان میں بعضے تو اپنا نام پورا کر چکے ہیں شہید ہو گئے (جیسے حمزہ اور مصعب) اور بعضے انتظار کر رہے ہیں (جیسے عثمان اور طلحہ وغیرہ) اس روایت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ آیت صرف خزیمہ کے کہنے پر قرآن میں شریک کر دی گئی بلکہ یہ روایت صحابہ کو یاد تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار سن چکے تھے مگر بھولے سے مصحف میں نہیں لکھی گئی تھی جب خزیمہ کے پاس لکھی ہوئی ملی تو اس کو شریک کر دیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔

یزید سے سُنا زید بن ثابت سے روایت کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف (جنگ کے لیے) نکلے تو کچھ لوگ جو نکلتے وقت آپ کے ساتھ تھے لوٹ آئے[۱] ان کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے دو گروہ ہو گئے تھے ایک گروہ کہنے لگا ہم تو ان (منافقوں) کو قتل کریں گے ایک گروہ یہ کہتا تھا نہیں ان کو قتل نہیں کر سکتے [۲] اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء کی یہ آیت اتاری مسلمانو تم کو کیا ہو گیا ہے منافقوں کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو حالانکہ اللہ نے ان کی بدکاریوں کی سزا میں ان کو (کفر کی طرف پھرا) الٹ دیا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا۔ مدینہ کا نام طیبہ (پاکیزہ) ہے وہ گنہگاروں کو اس طرح نکال کر پھینک دیتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل نکال دیتی ہے[۳]

بَابٌ إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔

باب یہ[۴] آیت جب تم میں سے دو گروہوں [۵] نے ہمت ہار دینی چاہی [۶] اور اللہ ان کا مددگار تھا [۷] اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیئے۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللّٰهُ يَقُولُ وَاللّٰهُ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی ہم لوگوں کے حق میں اتری اس میں دو گروہوں سے بنی سلمہ مراد ہیں[۸] اور بنی حارثہ اور مجھے (اس آیت کا اترنا ناپسند نہیں[۹] کیونکہ اللہ تعالےٰ

---

[۱] تو یہ آیت عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے باب میں اتری یہی صحیح ہے۔ بعضوں نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا کہ میرا بدلا اس شخص سے کون لیتا ہے جس نے میری بی بی کو بدنام کر کے مجھ کو ایذا دی اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ میں جھگڑا ہوا یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۲] اگرچہ اس میں ہمارا عیب مذکور ہے ۱۲ منہ [۳] یہ عبداللہ بن ابی منافق کے ساتھ والے تھے ۱۲ منہ [۴] کیونکہ وہ ظاہر میں مسلمان تھے ۱۲ منہ [۵] سورہ آل عمران کی ۱۲ منہ [۶] بنوسلمہ خزرج والے اور بنی حارثہ اوس والے ۱۲ منہ [۷] اور منافقوں کے ساتھ لوٹ جانے کا قصد کیا ۱۲ منہ [۸] اس نے سنبھال لیا آنحضرت کے ساتھ رہے ۱۲ منہ [۹] جو خزرج میں تھے ۱۲ [۱۰] جو اوس میں سے تھی ۱۲ منہ

وَ لِيَتْهُمَا۔

۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِيْ تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ۔

۹۶- حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِيْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأٰى

اس میں فرماتا ہے کہ اللہ ان کا مددگار تھا[1]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کنواری سے یا رانڈ سے میں نے کہا رانڈ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی رہتی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ احد کے دن شہید ہوئے اور نو بیٹیاں چھوڑیں تو میری نو بہنیں تھیں میں نے مناسب نہ سمجھا کہ انہی کی طرح ایک نادان لڑکی لا کر ان میں شریک کروں میں نے چاہا ایک سمجھ دار عمر والی عورت لاؤں جوان کی کنگھی چوٹی اور ان کی خدمت کرے آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا۔

ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر بن شعبی سے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ان کے والد احد کے دن شہید ہوئے اور اپنے اوپر قرضہ چھوڑ گئے اور چھ بیٹیاں جب ان کے باغ کی کھجور کٹنے کا وقت آیا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ سے عرض کیا دیا رسول اللہ) آپ جانتے ہیں میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے اور قرضداری بہت چھوڑ گئے۔ میں چاہتا ہوں (آپ تشریف لے چلیں) آپ کو قرض خواہ دیکھیں گے[2] آپ نے فرمایا اچھا تو باغ میں چل اور ہر ایک قسم کی کھجور کا الگ الگ ایک ڈھیر لگا میں نے ایسا ہی

[1] تو اللہ کی ولایت یہ کتنا بڑا شرف ہے جو ہم کو حاصل ہوا جنگ احد میں جب عبداللہ بن ابی تین سو ساتھیوں کو لے کر رستہ میں سے لوٹ آیا تو ان انصاریوں کے دلمیں بھی شیطان نے وسوسہ ڈالا مگر اللہ نے انکو سنبھال لیا انہوں نے آنحضرت کا ساتھ نہ چھوڑا ۱۲ منہ [2] تو شاید آپ کے لحاظ سے کچھ قرض معاف

مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً۔

کیا اور آپ کو بلا بھیجا جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اس وقت اور ضد کرنے لگے[۱] آپ نے جب قرض خواہوں کو بلایا آپ برابر ان کو ماپ ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے والد کا پورا قرضہ ادا کرا دیا۔ اور میں تو اسی پر راضی تھا کہ اللہ میرے والد کا قرضہ پورا ادا کرا دے گو میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ لوٹوں (یعنی مجھ کو ایک کھجور بھی نہ بچے) اللہ تعالیٰ نے[۲] سب ڈھیروں کو (جوں کا توں) بچا دیا اور جس ڈھیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی[۳]

۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍؓ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّمَعَهٗ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا میں نے جنگ احد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرد دیکھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد[۴]

۹۸- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے

---

[۱] زیادہ تقاضا شروع کیا جابرؓ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس خیال سے لائے تھے کہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ کچھ قرضہ چھوڑ دیں گے۔ لیکن نتیجہ بالعکس ہوا قرض خواہ یہ سمجھے کہ آنحضرتؐ کی جابرؓ پر عنایت ہے اگر جابرؓ کے والد کا مال قرضے کو کافی نہ ہوگا تو باقی قرضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے ادا کریں گے اس لیے انہوں نے اور سخت تقاضا شروع کیا ۱۲ منہ [۲] اپنی قدرت کاملہ سے ۱۲ منہ [۳] دوسری روایتوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قرض خواہوں کو کچھ قرضہ چھوڑ دینے کے لیے فہمایش کی مگر انہوں نے نہ مانا پھر آپ نے فرمایا اچھا اپنے قرض کے بدل باغ کا سب میوہ لے لو انہوں نے نہ مانا وہ یہ سمجھے کہ باغ کا میوہ ہمارے قرضہ کو کافی نہ ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پھرنے اور اس ڈھیر پر بیٹھ جانے کی وجہ سے ایسی برکت دی کہ سب ڈھیر جوں کے توں رہے اور یہ ڈھیر بھی کم نہ ہوا اور قرضہ سب ادا ہو گیا اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کھلا معجزہ مذکور ہے باب کا تعلق یہ ہے کہ اس میں جابر کے والد کا جنگ احد میں شہید ہونا مذکور ہے یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں فرشتے تھے حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل اس حدیث سے یہ قول رد ہوا کہ فرشتوں نے جنگ بدر کے سوا اور جنگوں میں جنگ نہیں کی ۱۲ منہ

السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَثَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنی ترکش میں سے تیر نکال کر میرے سامنے رکھے اور فرمایا اری سعد، تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان[۱]۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھ پر ملا دیا[۲]۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍؓ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يُقَاتِلُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے ملا یا سعد کا مطلب یہ تھا کہ میں لڑ رہا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّاؓ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نہیں سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے سوا اور کسی سے یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ

ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد[۳] سے انہوں نے عبداللہ بن شداد

---

[۱] سعد بڑے تیر انداز تھے جنگ احد میں کافر پلے چلے آتے تھے آپ نے اپنے تیر بھی سعد کو دے دیئے کہ تم ہی مارو انہوں نے ایسے تیر مارے کہ ایک کافر کو آپ کے پاس پھٹکنے نہ دیا کہتے ہیں یہ تیر بھی ختم ہو گئے اور ایک کافر بالکل قریب آن پہنچا تو ایک تیر جس میں نری لکڑی تھی پیکان نہ تھی رہ گیا تھا آپ نے سعد سے فرمایا یہی تیر مار۔ سعد نے مارا وہ تیر اس کافر کے بدن میں گھس گیا ۱۲ منہ [۲] یعنی فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ۱۲ منہ

[۳] سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف ۱۲ منہ ۱۲

عَنْ عَلِيٍّ رضؓ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میں نے تو نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو تصدق کیا ہو سوا سعد بن مالک کے احد کے دن میں نے آنحضرت سے سنا آپ فرما رہے تھے سعد تیر مار تجھ پر میرے ماں باپ صدقے

۱۰۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے اپنے والد سے[1] انہوں نے کہا ابو عثمان نہدی کہتے تھے کہ ایک جنگ میں جس میں آنحضرتؐ لڑے (یعنی احد کے دن) آپ کے ساتھ طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص کے سوا کوئی نہ رہا یہ ابو عثمان نے طلحہ اور سعد سے سنا تھا[2]

۱۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رضؓ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا انہوں نے کہا میں عبدالرحمٰن ابن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا میں نے ان میں سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا البتہ طلحہ کو احد کا قصہ بیان کرتے سنا[3]

۱۰۵ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوبکر عبداللہ بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے طلحہ کا ایک ہاتھ بیکار (شل) دیکھا انہوں نے احد کے دن

---

[1] سلیمان بن طرخان ۱۲ منہ [2] یہ اس روایت کے خلاف نہیں جس میں مقداد بن اسود کا بھی ساتھ رہنا مذکور ہے کیونکہ شاید مقداد بعد کو آگئے ہوں ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ کے ساتھ بارہ انصاری اور طلحہ رہے ایک روایت میں چودہ آدمی مذکور ہیں سات انصاری سات مہاجرین ۱۲ منہ [3] اس میں یہ بیان نہیں ہے کہ طلحہ نے کیا قصہ سنایا ابو یعلیٰ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے احد کے دن دو زرہیں تلے اوپر پہنی تھیں ابن اسحاق نے نکالا کہ آنحضرت ﷺ پہاڑ پر چڑھنے لگے تو طلحہ نیچے بیٹھ گئے آپ ان پر پاؤں رکھ کر چڑھ گئے آپ نے فرمایا کہ طلحہ نے اپنے لیے بہشت واجب کر لی کافروں نے آپ پر تلوار چلائی تو طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لی ان کا ہاتھ بیکار ہو گیا تھا کہتے ہیں جس طرف سے کافر تیر مار رہے تھے طلحہ نے اس طرف اپنی پیٹھ کر کے کافروں کے تیر اپنی پشت پر لیے اللہ اللہ طلحہؓ کی جانثاری ۱۲ منہ ۱۲

يَوْمَ أُحُدٍ۔

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ

آنحضرتؐ کو اس ہاتھ سے بچایا تھا۔[۱]

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو عقدی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگے لیکن ابوطلحہ انصاری (انسؓ کی والدہ کے دوسرے خاوند) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال کی آڑ آپ پر کیے رہے (تاکہ آپ کو کافروں کا تیر وغیرہ نہ لگے) اور ابوطلحہ بڑے تیرانداز زور دار کمان والے تھے انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں جو مسلمان اس دن تیروں کا ترکش لیے ہوئے گزرتا تو آنحضرتؐ اس سے فرماتے یہ تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (کھڑے کھڑے) سر اٹھا کر کافروں کو دیکھتے (کمبخت کیا کر رہے ہیں) ابوطلحہ آپ سے عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ سر نہ اٹھایئے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرے گلے پر تیر لگے وہ آپ کے گلے پر سے تصدیق ہے انس کہتے ہیں میں نے اس دن حضرت عائشہ اور (اپنی والدہ) ام سلیم کو دیکھا وہ کپڑا اٹھائے ہوئے پانی کی مشکیں بھر بھر کر اپنی پیٹھ پر لاتیں مردوں کے منہ میں ڈالتیں پھر لوٹ کر جاتیں مشک بھر کر لاتیں لوگوں کے منہ میں چھوڑتیں، ان کی پازیبیں میں نے دیکھیں[۲] اور ایسا ہوا (اللہ نے اس

[۱] طلحہ کی انگلی کٹ گئی کہتے ہیں احد کے دن ان کو ۳۵ زخم لگے تھے مشرکوں نے آنحضرتؐ کو گھیر لیا آپ نے فرمایا کون ایسا ہے جو ان کافروں کو ہم سے ہٹائے یہ سن کر انصاری لوگ جو آپ کے ساتھ تھے گئے اور لڑے اور شہید ہوئے پھر طلحہؓ نے لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ کافروں کو اللہ نے ہٹا دیا ۱۲ منہ [۲] کیونکہ پنڈلیاں کھلی تھیں بے اختیار انسؓ کی نظر حضرت عائشہؓ پر پڑ گئی ہوگی جو کچھ گناہ نہیں ہے ام سلیم تو ان کی والدہ ہی تھیں اور ایک اعتبار سے حضرت عائشہؓ بھی والدہ تھیں کیونکہ آپ ام المومنین ہیں علاوہ اس کے یہ سخت گھبراہٹ کا وقت تھا ایسے وقت میں مجاہدین کو پانی پلانا ان کی جان بچانا نہایت ضروری تھا پردے کا خیال زیادہ اہم نہ تھا اس سب کے سوا انسؓ بہت کم سن تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تو بچوں سے پردے کی ضرورت نہ تھی ۱۲ منہ ۱۲ ؁

اَبِی طَلْحَۃَ اِمَّا مَرَّتَیْنِ وَاِمَّا ثَلٰثًا۔

۱۰۷- حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِکُوْنَ فَصَرَخَ اِبْلِیْسُ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْهِ اَیْ عِبَادَ اللّٰہِ اُخْرٰکُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلٰهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِیَ وَاُخْرٰهُمْ فَبَصُرَ حُذَیْفَۃُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْهِ الْیَمَانِ فَقَالَ اَیْ عِبَادَ اللّٰہِ اَبِیْ اَبِیْ قَالَتْ فَوَاللّٰہِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰی قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ قَالَ عُرْوَۃُ فَوَاللّٰہِ مَا زَالَتْ فِیْ حُذَیْفَۃَ بَقِیَّۃُ خَیْرٍ حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِیْرَۃِ فِی الْاَمْرِ وَاَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَیْنِ وَیُقَالُ بَصُرْتُ وَاَبْصَرْتُ وَاحِدٌ۔

بَاب ۱۹ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی - اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْهُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ۔

جنگ میں لوگوں پر اونگھ بھیجی (ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار تلوار چھوٹ پڑی۔

مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا احد کے دن (پہلے پہل) کافروں کو شکست ہوئی تو شیطان ملعون نے (دھوکا دینے کو) یوں آواز دی ارے خدا کے بندو تمہارے عقب میں جو لوگ آرہے ہیں ان سے بچو[۱] یہ سنتے ہی اگلے لوگ پچھلوں پر پلٹ پڑے[۲] اتنے میں معلوم ہوا حذیفہ کے والد یمان کو مسلمان مارے ڈال رہے ہیں حذیفہ نے پکارا ارے خدا کے بندو یہ تو میرا باپ ہے عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رض نے کہا خدا کی قسم انہوں نے کسی طرح اس کو نہ چھوڑا مار ہی ڈالا[۳] حذیفہ ان سے کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (سبحان اللہ کیا صبر ہے) عروہ کہتے ہیں خدا کی قسم حذیفہ جب تک جیئے ان کے دل میں نیکی ہی رہی[۴] امام بخاری نے کہا حدیث میں جو بصر لفظ ہے بصرت سے ہے جو بصیرۃ سے نکلا ہے یعنے میں نے جانا اور اَبْصَرْتُ کا معنے آنکھ سے دیکھا بعضوں نے کہا بَصُرْتُ اور اَبْصَرْتُ کا ایک ہی معنی ہے (جیسے سرعت اور اسرعت)

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جس دن (یعنے احد کے دن) دونوں گروہ بھڑ گئے تم میں سے جو لوگ بھاگ نکلے (کچھ کافر نہیں ہوئے بلکہ) شیطان نے ان کے بعضے کرتوتوں کے بدلے ان کو بھڑکا دیا اور بیشک اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا کیونکہ اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے[۵]

---

[۱] حالانکہ وہ مسلمان تھے شیطان نے بھکا دیا کہا وہ کافر آرہے ہیں ۱۲ منہ [۲] آپس ہی میں تلوار چل گئی ۱۲ منہ [۳] کہتے ہیں عتبہ بن مسعود عبداللہ بن مسعود رض کے بھائی نے ان کو کافر سمجھ کر مار ڈالا بعضوں نے کہا کئی آدمی ان کے قتل میں شریک تھے حذیفہ رض نے جب کہا تم نے میرے باپ کو مار ڈالا انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم نے ان کو نہیں پہچانا ۱۲ منہ [۴] اپنے باپ کے قاتلوں کے لیے دعا کرتے رہے اللہ ان کو بخشے ۱۲ منہ [۵] یعنی کرتوتوں سے مراد یہی ہے کہ پیغمبر کی نافرمانی کی لوٹ کی طمع میں مورچہ چھوڑ دیا اس کی سزا یہ ہوئی کہ شیطان کے فریب میں آگئے میدان جنگ سے بھاگ نکلے

۱۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقُعُودُ قَالُوا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي قَالَ أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابوحمزہ نے خبر دی انہوں نے عثمان بن موہب سے انہوں نے کہا ایک شخص (یزید بن بشر سکسکی) نے بیت اللہ کا حج کیا اس نے وہاں کئی لوگوں کو بیٹھا دیکھا (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) پوچھا یہ کون لوگ ہیں کسی نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں پوچھا یہ بوڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ عمرؓ ہیں وہ شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں بتلاؤ گے میں تم کو اس گھر کی (یعنے خانہ کعبہ کی) عزت اور حرمت کی قسم دیتا ہوں کیا عثمان بن عفانؓ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بدر کی لڑائی میں غیر حاضر تھے اس میں شریک نہ تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو وہ بیعۃ الرضوان سے بھی محروم رہے تھے اس وقت حاضر نہ تھے انہوں نے کہا ہاں تب اس نے تکبیر کہی[۱] عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ادھر آ میں تجھ سے بیان کروں اور تیرے سوالات کی حقیقت کھولوں احد کے دن جو وہ بھاگ نکلے تھے تو میں گواہی دیتا ہوں یہ قصور تو اللہ معاف کر چکا جیسے اوپر آیت میں گذرا رہا جنگ بدر میں شریک نہ ہونا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ رقیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آپ نے ان سے فرمایا تم مدینہ میں رہ کر ان کی تیمارداری کرو تم کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ایک شخص کو جو اس جنگ میں شریک ہو گا اور اتنا ہی لوٹ کے مال میں سے حصّہ بھی ملے گا رہ گیا بیعۃ الرضوان میں شریک نہ ہونا تو اگر عثمانؓ سے زیادہ مکہ میں کوئی عزت اور شان والا ہوتا تو آنحضرتؐ مشرکوں کے سمجھانے کو اُس کو بھیجتے[۲] آپ نے انہی کو بھیجا اور

[۱] تعجب سے کہ جب عثمانؓ ان بڑے بڑے مقامات میں شریک نہ تھے تو ان کی کوئی فضیلت نہ ہوئی بلکہ طعن و تشنیع کے قابل ہیں ۱۲ منہ [۲] ان سے بڑھ کر کوئی عزت دار نہ تھا اس لیے ۱۲ منہ

إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ۔

بیعۃ الرضوان اس وقت ہوئی جب عثمانؓ مکہ کو جا چکے تھے[۱] تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے (گویا ان سے بیعت لے لی یہ تو اور زیادہ عثمانؓ کا شرف ہوا) جا اب جا یہ باتیں یاد رکھ[۲]

بَابٌ ۲۰ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔ تُصْعِدُونَ تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ۔

باب (سورۂ آل عمران) میں یہ فرمانا جب تم بگٹٹ چلے جا رہے تھے اور باوجودیکہ پیغمبر پچھلے گروہ میں رہ کر تم کو بلا رہا تھا لیکن تم مڑ کر بھی کسی کو نہیں دیکھتے تھے (بھاگنے کی دھن میں لگے تھے) آخر تم نے جو پیغمبر کو رنجیدہ کیا اللہ نے بھی اس کے بدل تم کو شکست دے (کر رنجیدہ کیا اس میں یہ حکمت بھی تھی جب کوئی اچھی چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جائے یا کوئی مصیبت تم پر آ جائے تو صبر کرو) اور تم جو کرتے ہو اللہ کو اس کی پوری خبر ہے امام بخاری نے کہا اس آیت میں تصعدون کا معنے تذھبون یعنے چلے جا رہے تھے[۳] یعنے گھر کے اوپر چڑھ لیا[۴]

۱۰۹۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ۔

مجھ سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پیدل ٹکڑی کا سردار عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا وہ مدینہ کی طرف بھاگتے ہوئے چلے اسی بات میں یہ آیت اتری۔

بَابٌ ۲۱ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جب تم شکست کا غم کر چکے تو تم پر امن کی اونگھ بھیجی جو تم میں سے ایک گروہ کو دبا رہی تھی اور بعضوں کو اس وقت بھی اپنی جان کے لالے پڑے تھے (یعنے منافقوں کو) وہ اللہ کی نسبت جہالت کے

---

۱ بلکہ بیعۃ الرضوان کے باعث حضرت عثمانؓ ہی ہیں لوگوں نے یہ خبر اڑا دی کہ مشرکین جنگ پر مستعد ہیں اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام لے کر گئے تھے مار ڈالا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غصہ آیا اور سب صحابہ سے بیعت لی کہ جب تک جان باقی ہے مشرکین سے لڑیں گے ۱۲ منہ ۲ تاکہ پھر تو شیطان کے فریب میں آئے اور حضرت عثمان کی نسبت بدگمانی نہ کرے ۱۲ منہ ۳ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ صعد میں جو مجرد ہے اور اصعد میں جو مزید ہے فرق ہے صعد کا معنے چڑھا اور اصعد کا معنے گیا ۱۲ منہ ۴ اصعد سے عرب لوگ کہتے ہیں صعد فوق البیت ۱۲ منہ

هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ. وَقَالَ لِیْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رض قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ اُحُدٍ حَتّٰى سَقَطَ سَيْفِیْ مِنْ يَدِیْ مِرَارًا يَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ فَاٰخُذُهٗ۔

وقت کی سی بدگمانی کر رہے تھے کہہ رہے تھے اب وہ بات ہم کو کہاں ملی جس کا پیغمبر صاحب نے وعدہ کیا تھا (یعنے فتح) اے پیغمبر کہہ دے سارا کام اللہ کے اختیار میں ہے یہ لوگ دلوں میں اور بھی باتیں (کفر اور نفاق کی) چھپائے ہوئے ہیں جن کو تجھ پر نہیں کھولتے اپنے دل میں کہتے ہیں اگر ہماری بات چلتی تو ہم لوگ یہاں کیوں مارے جاتے اے پیغمبر کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے جب بھی جن کی قسمت میں مارا جانا لکھا تھا وہ (کسی بہانے سے) قتل گاہ میں آموجود ہوتے اس لڑائی میں یہ بھی حکمت تھی اللہ کو تمہارے دلوں کی بات آزمانا اور تمہارے دلی خیالات کو صاف کرنا منظور تھا اور اللہ دلوں کی بات خوب جانتا ہے اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے کہا میں بھی ان لوگوں میں تھا جن کو احد کے دن اونگھ نے دبالیا تھا مجھ کو ایسی اونگھ آئی کئی بار میرے ہاتھ سے تلوار گر پڑی وہ گرتی جاتی تھی میں اٹھاتا جاتا تھا وہ گرتی جاتی تھی میں اٹھاتا جاتا تھا۔

بَابٌ ۲۲ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ قَالَ حُمَيْدٌ وَّثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رض شُجَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ۔

باب (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اے پیغمبر تیرا کچھ اختیار نہیں اللہ کا اختیار ہے چاہے ان کو معاف کرے چاہے ان کو سزا دے کیونکہ وہ گنہگار ہیں حمید نے اور ثابت بنانی نے[۱] انس رض سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں احد کے دن زخم آیا۔ آپ نے فرمایا بھلا اس قوم کو کیا فلاح ہوگی جنہوں نے اپنے پیغمبر کو زخمی کیا اس وقت (سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتری اے پیغمبر تیرا کچھ اختیار نہیں (اخیر تک)

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن زیاد سلمی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے

[۱] حمید کی روایت کو امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور ثابت کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ جب فجر کی نماز میں اخیر رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا کرتے یا اللہ فلانے (صفوان بن امیہ) اور فلانے (سہیل بن عمرو) اور فلانے (حارث بن ہشام) پر لعنت کر یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد کرتے اس وقت اللہ تعالےٰ نے (سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتاری) لیس لک من الامر شیٔ فانہم ظالمون تک[1] اور عبداللہ بن مبارک نے (اسی اسناد سے) حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب احد کے دن زخمی ہوئے تو آپ صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بددعا کرنے لگے اس وقت یہ آیت اتری، لیس لک من الامر شیٔ فانہم ظالمون تک[2]

بَابٌ ۲۳ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ۔

باب ام سلیط کا بیان[3]

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا حضرت عمرؓ نے کچھ چادریں مدینہ کی عورتوں کو تقسیم کیں ایک عمدہ چادر بچ رہی تو بعضے لوگوں نے جو ان کے پاس بیٹھے تھے (ان کا نام معلوم نہیں ہوا)

---

[1] اس کا ترجمہ ترجمہ باب میں بیان ہو چکا ۱۲ منہ [2] یہ تینوں شخص اس وقت تک کافر تھے بعد اللہ تعالےٰ ان کو اسلام کی توفیق دی اور شاید یہی حکمت تھی جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو ان کے لیے بددعا کرنے سے منع فرمایا کہتے ہیں جنگ احد میں عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کا نیچے کا دانت توڑا اور نیچے کا ہونٹ زخمی کیا اور عبداللہ بن شہاب نے آپ کا چہرہ زخمی کیا اور عبداللہ بن قمیہ نے پتھر مار کر آپ کا رخسارہ زخمی کیا زرہ کے دو چھلے آپ کے مبارک رخسارے میں گھس گئے آپ نے فرمایا یا اللہ تجھ کو ذلیل دخوار کرے گا ایسا ہی ہوا ایک پہاڑی بکری نے سینگ مار مار کر اس کو ہلاک کیا بعضوں نے کہا یہ آیت قاریوں کے قصے میں اتری جب آپ رعل اور ذکوان اور عصیہ وغیرہ ان قبائل پر لعنت کرتے تھے لیکن اکثر کا یہی قول ہے کہ یہ آیت احد کے باب میں اتری ۱۲ منہ [3] یہ ایک انصاری عورت تھیں ان کا نام ام قیس بنت عبید تھا یہ ابو سعید خدریؓ صحابی کی والدہ تھیں ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ -

بَاب ۲۴ قَتْلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -

۱۱۲- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ حَمِيتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ

یوں کہا امیر المومنین یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیجیے جو آپ کی بی بی ہیں یعنے ام کلثوم حضرت علیؓ کی صاحبزادی کو حضرت عمرؓ نے کہا نہیں ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہیں ام سلیط ایک انصاری عورت تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عمرؓ نے کہا یہ ام سلیط اُحد کے دن پانی کی مشکیں ہمارے لیے لادکر لاتیں [1]

باب حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا قصہ [2]

مجھ سے ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حجین بن مثنے نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے سلیمان بن سیار سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر میں نکلا جب ہم لوگ حمص میں پہنچے (جو مشہور شہر ہے شام میں) تو عبیداللہ بن عدی نے کہا چلو وحشی (بن حرب حبشی) سے ملتے ہو اس سے حمزہ کے قتل کا حال پوچھیں گے میں نے کہا اچھا چلو وحشی حمص ہی میں رہا کرتا تھا خیر (ہم گئے) ہم نے اس کا پتہ پوچھا لوگوں نے کہا دیکھو وہ اپنے مکان کے سایہ میں بیٹھا ہے مشک کی طرح پھولا ہوا [3] جعفر نے کہا ہم جب اس کے پاس پہنچے تو تھوڑی دیر کھڑے رہے پھر ہم نے اس کو سلام

---

[1] اللہ اللہ حضرت عمرؓ کا عدل وانصاف انہوں نے ام سلیط کو اپنی بی بی پر مقدم سمجھا کیونکہ وہ قدیم الاسلام تھیں اور انہوں نے مسلمانوں کی بڑی خدمت ایک سخت وقت میں کی تھی۔ حضرت عمر بی بی ام کلثوم کو یہ چادر دے دیتے مگر انہوں نے اس خیال سے کہ ان کو مجھ سے تعلق ہے نہ دی اس حدیث سے رافضیوں کو نصیحت لینا چاہیے اگر حضرت عمر معاذ اللہ جیسا وہ سمجھتے ہیں پیغمبر صاحب کے اور آپ کی آل کے مخالف ہوتے تو حضرت علی اپنی بیٹی کو ان کی زوجیت میں کیوں دیتے یہ سارا رافضیوں کا بہتان اور افترا ہے خذلہم اللہ تعا لے ۱۲ منہ [2] ایک حدیث میں ہے کہ سب شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ ہیں یہ بڑے بہادر اور شجیع تھے جنگ احد میں جدھر رخ کرتے کوئی مقابلہ میں نہ ٹھیرتا بہتوں کو تہ تیغ کیا آخر وحشی نے دھوکے سے حربہ پھینک کر ان کو شہید کیا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [3] وحشی بڑا موٹا کالا بجنگ گویا دیو سیاہ تھا یہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا ایک روایت میں ہے ہم سے لوگوں نے کہا۔ دیکھو وہ شراب بہت پیتا ہے اگر نشہ میں ہو تو اس سے کچھ بات نہ کرنا اگر ہوش میں ہو تو جو جی چاہے۔ وہ پوچھنا ۱۲ منہ

قَالَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهٖ مَا يَرَى
وَحْشِيٌّ اِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ
يَا وَحْشِيُّ اَتَعْرِفُنِيْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ
تَزَوَّجَ امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا اُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ
اَبِي الْعِيْصِ فَوَلَدَتْ لَهٗ غُلَامًا بِمَكَّةَ
فَكُنْتُ اَسْتَرْضِعُ لَهٗ فَحَمَلْتُ ذٰلِكَ الْغُلَامَ
مَعَ اُمِّهٖ فَنَاوَلْتُهَا اِيَّاهُ فَلَكَاَنِّيْ نَظَرْتُ
اِلٰى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ
وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ
قَالَ نَعَمْ اِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ
عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِيْ مَوْلَايَ
جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّيْ
فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ النَّاسُ
عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ
اُحُدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ
النَّاسِ اِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفُّوْا
لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ
مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ اُمِّ
اَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ اَتُحَادُّ اللّٰهَ

کیا اس نے سلام کا جواب دیا اس وقت عبیداللہ اپنا عمامہ سر
پر لپیٹے ہوئے تھے وحشی کو ان کا کوئی عضو نظر نہیں آتا تھا صرف
آنکھیں اور پاؤں دیکھتا تھا تو عبیداللہ نے اس سے پوچھا وحشی تو
مجھ کو پہچانتا ہے وحشی نے ان کو دیکھا اور کہنے لگا نہیں خدا کی قسم
میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت ام قتال
بنت ابی العیص سے نکاح کیا تھا ام قتال مکہ میں ایک لڑکا جنی
تھی میں اس کے لیے انا ڈھونڈھ رہا تھا میں نے اس
کی ماں کے ساتھ اس لڑکے کو اٹھا لیا پھر وہ لڑکا میں نے
اس کی ماں کو دے دیا اس کے دونوں پاؤں میں نے دیکھے
تھے گویا اب میں وہی پاؤں دیکھ رہا ہوں[۱] عبیداللہ نے یہ سن کر
اپنا منہ کھول دیا پھر وحشی سے کہا حمزہ کے قتل کا قصہ تو بیان کر اس
نے کہا قصہ یہ ہے کہ حمزہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو
مار ڈالا تھا (جو عبیداللہ کے باپ کا چچا تھا) جبیر بن مطعم نے جو میرے
مالک تھے مجھ سے یہ کہا اگر تو حمزہ کو میرے چچا (طعیمہ) کے بدل مار
ڈالے تو تو آزاد ہے جب قریش کے لوگ عینین کی جنگ جس سال ہوئی
اس سال نکلے (عینین ایک پہاڑ ہے احد پہاڑ کے بازو دونوں کے
درمیان ایک نالہ ہے میں) بھی قریش کے ساتھ لڑنے گیا جب لوگوں
نے جنگ کے لیے صف باندھی تو (قریش کی طرف سے) ایک شخص
سباع (بن عبدالعزیٰ) میدان میں نکلا اور کہنے لگا مجھ سے کوئی لڑنے
کو آتا ہے یہ سنتے ہی حمزہ بن عبدالمطلب اس کے مقابلہ کے لیے
نکلے اور کہنے لگے ارے سباع ارے ام انمار (حجامنی) کے بیٹے تیری

[۱] وحشی کی شناخت پر تعجب ہوتا ہے کیونکہ پچاس برس کی مدت اس واقعہ پر گزر چکی تھی اور اس وقت عبیداللہ شیرخوار بچہ تھے ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے قسم خدا کی میں نے تجھ کو اس وقت سے نہیں دیکھا جب سے میں نے تجھ کو اٹھا کر تیری ماں سعدیہ کو دیا تھا جس نے تجھ کو ذی طوی میں دودھ پلایا تھا وہ اپنے اونٹ پر سوار تھی میں نے تجھ کو اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دیا تیرے پاؤں چمکے تھے اب یہ پاؤں تیرے میں نے دیکھ کر پہچانا یہی پاؤں تھے وحشی عبیداللہ کے گھرانے کا غلام تھا کیونکہ جبیر بن مطعم جو اس کے مالک تھے عدی بن خیار کے پوتے تھے اور طعیمہ جس کو امیر حمزہ نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا جبیر بن مطعم کا چچا تھا جیسے آگے آتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِيْ فَأَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتّٰى فَشَا فِيْهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا فَقِيْلَ لِيْ إِنَّهُ لَا يَهِيْجُ الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ أَنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّيْ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّيْ أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ

ماں تو عورتوں کے ختنے کراشا کرتی تھی (کمبخت نائن تھی) اور تو اللہ ورسول سے مقابلہ کرتا ہے (رچہ خوش) یہ کہہ کر حمزہ نے اس پر حملہ کیا اور جیسے کل کا دن گزر جاتا ہے اس طرح صفحۂ ہستی سے اس کو نابود کر دیا وحشی نے کہا میں ایک پتھر کی آڑ میں حمزہ کو مارنے کے لیے چھپ کر بیٹھ رہا[1] جب میرے قریب آئے تو میں نے اپنا حربہ (دوھار دار چکر) ان پر پھینک مارا وہ ان کے زیر ناف لگا اور دونوں سرین میں سے پار نکل گیا حمزہ اسی وقت مر گئے خیر جب جنگ کے بعد (اپنے مکانوں کو) لوٹے میں بھی ان کے ساتھ لوٹا اور مکہ ہی میں ٹھیرا رہا یہاں تک کہ اسلام کا دین وہاں پھیل گیا (مکہ فتح ہو گیا) اس وقت میں طائف چلا گیا طائف کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ ایلچی بھیجے (۸ھ ہجری میں) مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایلچیوں کو نہیں ستاتے میں بھی ان کے ساتھ گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ نے مجھ کو دیکھا فرمایا کیا وحشی تو ہی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا حمزہ کو تو نے ہی قتل کیا تھا میں نے کہا آپ کو تو سب کیفیت پہنچ چکی ہے (کہ حمزہ کو میں نے کیوں مارا) آپ نے فرمایا[2] مگر تو ایسا کر سکتا ہے کہ اپنا منہ مجھ کو نہ دکھلائے[3] یہ سن کر میں آپ کے پاس سے چل دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور مسیلمہ کذاب (یمامہ والا) نمود ہوا[4] تو میں نے (اپنے دل میں) کہا میں تو ضرور جا کر مسیلمہ کو ماروں گا اور حمزہ کے قتل کا گناہ اتاروں گا[5] پھر میں مسلمانوں کے ساتھ نکلا اور مسیلمہ کے لوگوں سے جو کیا وہ کیا (بہت سے صحابہ کو مارا) میں کیا دیکھتا ہوں کہ خود مسیلمہ

---

[1] وہ شیر ژیاں کی طرح آرہے تھے جو کافر سامنے آتا اس کو دو نیم کرتے وحشی کی مجال تھی کہ میدان میں مقابلہ کرتا ۱۲ منہ [2] خیر اب میں کیا کہوں تو مسلمان ہو گیا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی کسی اور ملک میں رہے کیونکہ اس کے سامنے آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ یاد آتے آپ کو صدمہ ہوا ۱۲ منہ [4] فوجیں جمع کیں مسلمانوں سے لڑنے پر مستعد ہوا ۱۲ منہ [5] گو اسلام سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر وحشی نے خدا کے ڈر سے یہ نیت کی کہ جیسے میں نے ایک بڑے نیک بندے کو مارا ویسا ہی مسیلمہ خبیث کو مار کر پروردگار کے سامنے اپنا عذر پیدا کر لوں ۱۲

الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ۔

ایک دیوار کی روزن میں کھڑا ہے سر پریشان را کھے اونٹ کا سا رنگ میں نے وہی حربہ (جس سے حمزہ کو مارا تھا) اس کے چھاتیوں کے درمیان مارا وہ اس کے دونوں مونڈھوں کے پار نکل گیا اتنے میں ایک انصاری آدمی (عبداللہ بن زید بن عاصم یا عدی بن سہل یا ابو دجانہ) کود کر گیا اور اس کی کھوپڑی پر ایک تلوار بھی جمائی عبداللہ بن فضل (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں مجھ کو سلیمان بن یسار نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے (جب مسیلمہ مارا گیا) تو ایک چھوکری گھر کی چھت پر چڑھ کر) یوں کہنے لگی ہائے امیرالمومنین (یعنے مسیلمہ) کو ایک کالے غلام نے مار ڈالا[۵]

بَابُ ۲۵ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

باب احد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم لگے ان کا بیان۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا سخت غصہ ہے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبر کے ساتھ یہ کیا آپ نے (مبارک) دانت کی طرف اشارہ کیا اللہ سخت غصہ ہوا اس شخص پر جس کو اللہ کے پیغمبر نے اللہ کی راہ میں مارا (جیسے ابی بن خلف کو آپ نے خود جنگ احد میں مارا)

۱۱۴۔ حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ

مجھ سے مخلد بن مالک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید اموی نے کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اللہ کا سخت غصہ اس پر ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵ مسیلمہ کے ساتھی اپنے تئیں مومن کہتے ہوں گے اس لیے مسیلمہ کو امیرالمومنین کہا حالانکہ وہ مردود تو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا حافظ نے کہا امیرالمومنین کا لقب تو حضرت عمرؓ کو سب سے پہلے دیا گیا یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے اس لیے اس حدیث میں تأمل کرنا چاہیے ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اللہ کی راہ میں ماریں اللہ کا سخت غصہ اس قوم پر ہے جو اپنے پیغمبر کا منہ خون آلود کریں (جیسے قریش کے کافروں نے کیا تھا[۱]

بَابٌ ۲۶ ۔

باب

۵۱۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُوْوِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سنا ان سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا انہوں نے کہا دیکھو خدا کی قسم میں جانتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا اور کون سی دوا لگائی گئی ہوا یہ کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آپ کی صاحبزادی زخم دھورہی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لیے ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا جوں جوں پانی ڈالتے ہیں خون زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا لیا اس کو جلا کر زخم پر جما دیا اس وقت خون بند ہوا اسی دن (یعنے اُحد کے دن) آپ کا دانت توڑا گیا اور آپ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور خود (پتھر مار کر) آپ کے سر پر توڑا گیا۔

۵۱۱۶۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اللہ کا سخت غصہ اس شخص پر ہے جس کو پیغمبر خود قتل کریں اور اللہ کا

[۱] اوپر گذر چکا ہے کہ ابن قمیہ ملعون نے آپ کا چہرہ پتھر مار کر زخمی کیا زرہ کے دو چھلے آپ کے رخسار میں گھس گئے تھے ابوعبیدہ نے دانت سے زور کر کے ان کو نکالا ان کے دانت ٹوٹ گئے مالک بن سنانؓ نے جو ابوسعید خدری کے والد تھے۔ آپ کا خون چوس لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے خون سے میرا خون مل گیا وہ دوزخ میں نہیں جانے کا سیوطی نے کہا احد کے دن کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کے ستر وار کیے مگر اللہ سبحانہ وعز شانہ نے آپ کو بچا یا ۱۲ منہ

وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی مَنْ دَمّٰی وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۷ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِیَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ یَا ابْنَ اُخْتِیْ کَانَ اَبُوْكَ مِنْهُمُ الزُّبَیْرُ وَاَبُوْ بَکْرٍ لَمَّآ اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَصَابَ یَوْمَ اُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِکُوْنَ خَافَ اَنْ یَّرْجِعُوْا قَالَ مَنْ یَّذْهَبُ فِیْ اِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ کَانَ فِیْهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَّالزُّبَیْرُ۔

بَابٌ ۲۸ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْیَمَانُ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَیًّا مِّنْ اَحْیَآءِ الْعَرَبِ اَکْثَرَ

سخت غصہ اس پر ہے جس نے اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ خون آلود کیا۔

باب (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت جن لوگوں نے زخمی ہونے پر اللہ اور رسول کا کہنا مانا۔ ؎۱

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے ان سے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ جو آیت ہے (سورہ آل عمران کی) جن لوگوں نے زخمی ہوئے پیچھے اللہ اور رسول کا کہا مانا ان میں جو نیک اور پرہیز گار ہیں ان کو بڑا ثواب ملے گا میرے بھانجے تیرے والد زبیر رضؓ اور (تیرے نانا) ابوبکر رضؓ انہی لوگوں میں تھے ہوا یہ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو احد میں جو صدمہ پہنچنا تھا وہ پہنچ چکا اور مشرک (مکہ کو) لوٹ گئے تو آپ کو یہ ڈر پیدا ہوا کہیں مشرک پھر نہ لوٹ کر آجائیں ؎۲ تو کافروں کا تعاقب کون کرتا ہے یہ سن کر ستر صحابہ نے آپ کا فرمانا قبول کیا ان میں ابوبکر رضؓ اور زبیر بھی تھے ؎۳۔

باب جو مسلمان احد کے دن شہید ہوئے جیسے حمزہ بن عبدالمطلب اور یمان اور نضر بن انس اور مصعب بن عمیر ان کا بیان۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم تو نہیں سمجھتے کہ عرب کے کسی قبیلے کے لوگ انصار سے زیادہ

؎۱ یعنے پھر کافروں سے لڑنے کے لیے چل کھڑے ہوئے ان میں جو نیک اور پرہیز گار لوگ ہیں ان کو بڑا ثواب ملے گا ۱۲ منہ ؎۲ کہیں اس وقت مسلمان کمزور ہو رہے ہیں ان کا قصہ ہی پاک کرو ۱۲ منہ ؎۳ اور عمر رضؓ اور عثمان رضؓ اور علی رضؓ اور عمار رضؓ بن یاسر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضؓ اور عبدالرحمن بن عوف وغیرہ رضی اللہ عنہم جب یہ لوگ حمراء الاسد میں جو مدینہ سے تین میل ہے پہنچے مشرک ڈر گئے کہ ابھی مسلمانوں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ خود ہمارے تعاقب میں آئے اور ڈر کر بگٹٹ مکہ کی طرف بھاگ گئے لوٹنے کا نام تک نہ لیا۔ ۱۲ منہ ؁

شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُوْنَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُوْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

شہید یا قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزت والے ہوں قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا کہ احد کے دن انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بیر معونہ کے دن بھی اتنے ہی آدمی رجن کو قاری کہا کرتے تھے) اور یمامہ کے دن بھی رجہاں مسیلمہ والوں سے لڑائی ہوئی) اتنے ہی آدمی بیر معونہ کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں جس دن مسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا تھا[۱]

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدٍ قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَقَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَبْكِيْ وَاَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ فَجَعَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹتے اور پوچھتے ان دونوں میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جب کسی کی سے اشارہ کیا جاتا کہ اس کو دقرآن زیادہ یاد تھا تو آپ اس کو آگے کرتے ریعنی قبلے کی طرف) اور آپ فرماتے قیامت کے دن ان لوگوں کا میں گواہ ہوں گا اور آپ نے حکم دیا ان لوگوں کو خون سمیت گاڑ دینے کا نہ ان پر نماز پڑھی نہ ان کو غسل دیا[۱] اور ابوالولید نے شعبہ سے[۲] روایت کی انہوں نے محمد منکدر سے انہوں کہا میں نے جابر رضؓ سے سنا انہوں نے کہا جب میرے باپ رعبداللہ) احد کے دن (شہید ہوئے تو میں ان کی لاش دیکھ کر رو رہا تھا بار بار ان کے منہ پر سے کپڑا کھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مجھ کو رونے سے منع کرتے لیکن

---

[۱] جو پیغمبری کا دعوی کرتا تھا ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے قسطلانی نے کہا شہید کو غسل نہ دینا چاہیے گو وہ جنابت کی حالت میں شہید ہو نہ اس پر نماز پڑھنا چاہیے اور یہ جو بعض روایتوں میں احد کے شہیدوں پر نماز پڑھنا منقول ہے اس سے مراد دعا ہے اس طرح حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے حافظ نے کہا نماز پڑھے جانے کی کل روایتیں ضعیف ہیں اور حنفیہ نے جو کہا ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہے تو یہ عجیب ہے کہ اثبات اور نفی کی روائتیں ہم درجہ ہوں یہاں اثبات کی روائتیں ضعیف ہیں اور نفی کے راوی حافظ اور ثقہ ہیں تو ان کی روایت اثبات پر مقدم ہوگی ۱۲ منہ [۳] اس کو اسمعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ؛

يَبْكُوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيْهِ
أَوْ مَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ
بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ
أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰی
أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَأَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ أَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا
فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيْبَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ أُخْرٰى
فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ
اللهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَأَيْتُ
فِيْهَا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
يَوْمَ أُحُدٍ۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ
أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى أَوْ ذَهَبَ
لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ
بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا
نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهٗ خَرَجَتْ
رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهٗ
فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کرتے (کیونکہ جابر آہستہ سے
روتے ہوں گے) آپ نے فاطمہ بنت عمرو (میری پھوپھی) سے فرمایا
تو عبداللہ پر مت رو یا کیا روتی ہے اس پر تو فرشتے جب تک اس کا
جنازہ اٹھایا گیا سایہ کیے رہے۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے
انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے
دادا ابو بردہ بن عامر سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ
سے (امام بخاری یا محمد بن علاء نے کہا) میں سمجھتا ہوں ابو موسیٰؓ
نے آنحضرت سے نقل کیا آپ نے فرمایا میں نے خواب میں
ایک تلوار ہلائی اس کی نوک ٹوٹ گئی اس کی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان
احد کے دن شہید ہوئے پھر دوسری بار ہلائی تو خاصی اچھی ہو
گئی اس کی تعبیر وہ تھی کہ اللہ نے اخیر میں مسلمانوں کو فتح دی ان
میں ایکا کرا دیا اور (میں نے خواب میں گائیں دیکھیں (جو ذبح ہو
رہی تھیں) اور اللہ کے سب کام بہتر ہیں اُس کی بھی تعبیر یہی تھی
کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ
نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے
خبابؓ بن ارتؓ سے انہوں نے کہا ہم نے خاص خدا کے
لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا
ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا اب کچھ . . . لوگ تو ہم میں دنیا سے
گذر گئے انہوں نے اپنی محنت کا کچھ بدلہ (دنیا میں) نہیں کھایا انہی
لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے وہ احد کی جنگ میں شہید ہوئے
اور ایک دھاری دھار چادر چھوڑ گئے جب ان کا سر ڈھانپتے
تو پاؤں باہر نکل آتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل
جاتا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ اَوْ قَالَ اَلْقُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

ان کا سر ڈھانپ دو۔ اور پاؤں پر اذخر کی گھاس جما دو یا یوں فرمایا پاؤں پر اذخر کی گھاس تھوڑی ڈال دو اور کچھ لوگ ہم میں ایسے ہوئے جن کا میوہ (خوب) پکا وہ اس کو چن چن کر کھاتے ہیں۔[۵۱]

بَابٌ ۲۹ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا قَالَهٗ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں[۵۲] یہ عباس بن سہل نے ابو حمید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[۵۳]۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ احد پہاڑ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں[۵۴]۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک خبر دی انہوں نے عمرو بن عمرو سے جو مطلب کا غلام تھا انہوں نے انس رض بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خیبر سے لوٹتے وقت احد پہاڑ دکھلائی دیا فرمانے لگے وہ یہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے ہم اس کو چاہتے ہیں یا اللہ ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو دونوں پتھریلے کناروں کے بیچ میں حرم کرتا ہوں۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ

مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں

---

[۵۱] دنیا کا مال خوب ملا ۱۲ منہ [۵۲] حافظ نے کہا احد کو احد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سب پہاڑوں سے الگ اکیلا واقع ہے ۱۲ منہ [۵۳] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] قسطلانی نے کہا پہاڑ حقیقۃً محبت رکھتا ہے کیونکہ اللہ اس میں ادراک اور علم پیدا کر سکتا ہے، جب تو حضرت داؤد کے ساتھ پہاڑ تسبیح کہا کرتے اور دوسری جگہ فرمایا وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ جب پتھر میں اللہ کا ڈر ہوا تو محبت بھی ہو سکتی ہے بعضوں نے کہا احد کی محبت رکھنے سے یہ مراد ہے کہ احد کے رہنے والے یعنی مدینہ کے لوگ ہم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ [۵۵] تو مدینہ بھی حرم ہے اور جس نے مکہ کے سوا اور کسی زمین کو حرم کی طرح سمجھنے کو شرک قرار دیا اس نے غلطی کی ۱۲ منہ

عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَھْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَہٗ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا۔

نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور احد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردوں پر نماز پڑھتے ہیں یعنی ان کے لیے دعا کی پھر (مدینہ میں) منبر پر آئے فرمانے لگے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں[۵۱] اور میں تمہارا گواہ بھی ہوں اور میں تو اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یا یوں فرمایا زمین کی کنجیاں (راوی کو شک ہوا) اور بات یہ ہے مجھ کو تم سے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے[۵۲] مجھ کو یہ ڈر ہے کہیں تم دنیا میں نہ پھنس جاؤ[۵۳]

بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِیْعِ وَرِعْلٍ وَّذَکْوَانَ وَبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَحَدِیْثِ عَضَلٍ وَّالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَّخُبَیْبٍ وَّاَصْحَابِہٖ ۔ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ اَنَّھَا بَعْدَ اُحُدٍ۔

باب غزوہ رجیع کا بیان اور رعل اور ذکوان و بیر معونہ کے غزوہ کا بیان اور عضل اور قارہ کا قصہ اور عاصم بن ثابت اور خبیب اور ان کے ساتھیوں کا قصہ

ابن اسحٰق نے کہا ہم سے عاصم بن عمر نے بیان کیا کہ غزوہ رجیع[۵۴] جنگ احد کے بعد ہوا

۱۲۸- حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ الثَّقَفِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رض قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً عَیْنًا وَّاَمَّرَ عَلَیْھِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَّھُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَکَّةَ ذُکِرُوْا لِحَیٍّ مِّنْ ھُذَیْلٍ یُّقَالُ لَھُمْ بَنُوْ لِحْیَانَ فَتَبِعُوْھُمْ بِقَرِیْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَھُمْ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جاسوسی ٹکڑی (دس آدمی کی خبر لانے کے لیے بھیجی) اس کا افسر عاصم بن ثابت انصاری کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے[۵۵] یہ لوگ روانہ ہوئے جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو ہذیل قبیلے کے ایک خاندان بنی لحیان کو کسی نے ان کی خبر دے دی انہوں سو مرد تیر انداز ان کے تعاقب میں بھیجے یہ ان کا نشان ڈھونڈتے رہے ایک جگہ جا کر ٹھہرے

---

۵۱ یعنی تم سے پہلے آخرت کو سدھارتا ہوں ۱۲ منہ ۵۲ اسلام چھوڑ دو گے ۱۲ منہ ۵۳ ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو ۱۲ منہ ۵۴ رجیع ایک مقام کا نام ہے ہذیل کی بستیوں میں سے یہ غزوہ صفر ۴ھ میں جنگ احد کے بعد ہوا بیر معونہ بھی ایک مقام ہے مکہ اور عسفان کے درمیان وہاں قاری لوگوں کو رعل اور ذکوان قبیلے والوں نے دغا سے مار ڈالا تھا جیسا آگے آئے گا عضل اور قارہ بھی عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے ان کا قصہ غزوہ رجیع میں ہوا ۱۲ منہ ۵۵ کہتے ہیں یہ غلط ہے عاصم بن ثابت عاصم بن عامر کے ماموں تھے کیونکہ عاصم بن عمرؓ کی ماں جمیلہ بنت ثابت تھیں جو عاصم بن ثابت کی بہن تھیں ۱۲ منہ

حَتّٰى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوٰى
تَمْرٍ تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ
يَثْرِبَ فَتَبِعُوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوْهُمْ فَلَمَّا
انْتَهٰى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوْا إِلٰى فَدْفَدٍ وَجَاءَ
الْقَوْمُ فَأَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا لَكُمُ الْعَهْدُ وَ
الْمِيْثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ
رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ
كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوْهُمْ حَتّٰى
قَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ
وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ
فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ نَزَلُوْا إِلَيْهِمْ
فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ حَلُّوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ
بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِيْ مَعَهُمَا
هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبٰى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوْهُ
وَعَالَجُوْهُ عَلٰى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ
فَقَتَلُوْهُ وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا
بِمَكَّةَ فَاشْتَرٰى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ
عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ
الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا
حَتّٰى إِذَا أَجْمَعُوْا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوْسٰى
مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا
فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِيْ فَدَرَجَ
إِلَيْهِ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ فَلَمَّا
رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّيْ وَفِيْ

تو وہاں کھجور کی گٹھلیاں پڑی پائیں جس کو عاصم بن ثابت اور ان کے
ہمراہی بطور توشہ کے لیئے لے گئے تھے ان کو دیکھ کر کہنے لگے یہ کھجور
مدینہ کی معلوم ہوتی ہے[۱] اور ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ ان کو
پکڑ پایا جب عاصم اور ان کے ہمراہی گٹھ گئے (بھاگ نہ سکے تو لاچار
ہو کر ایک ٹیلہ پر پناہ لی اور بنی لحیان کے تیر اندازوں نے ان کو
گھیر لیا کہنے لگے اگر تم ٹیلے سے اتر آؤ تو ہم مضبوط عہد و پیمان
کرتے ہیں تم میں سے کسی کو قتل نہیں کرنے کے عاصم نے کہا
میں تو کافر کی پناہ لے کر نہیں اتروں گا (جو ہو وہ ہو) یا اللہ ہماری
خبر ہمارے پیغمبر کو پہنچا دے آخر بنی لحیان نے ان کو تیر مارنا شروع
کیئے عاصم سمیت سات آدمی شہید ہوئے (تین آدمی (خبیب اور
زید بن دثنہ اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق) بچ رہے کافروں
نے ان سے عہد کیا کہ تم اتر آؤ ہم نہیں ماریں گے۔ وہ اقرار اور عہد سے کر اترے
اترتے ہی جب کافروں کے قابو میں آ گئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کے تانت
کھولے اور ان کی مشکیں باندھیں یہ حال دیکھ کر وہ تیسرا آدمی (عبداللہ
بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے (آئندہ معلوم نہیں کیا کرو گے) میں تو
تمہارے ساتھ نہیں چلنے کا۔ انہوں نے اس کو گھسیٹا اور بہت کوشش
کی کہ کھینچ کر ساتھ لے جائیں مگر اس نے نہ ماننا تھا نہ مانا آخر کافروں نے
اس کو مار ڈالا رہ گئے دو آدمی خبیب اور زید ان کو پکڑ لے گئے
اور مکہ پہنچ کر بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل نے خریدا
کیونکہ انہوں نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا خیر
خبیب ان کے پاس (ایک مدت تک) قید رہے جب ان کے قتل
کے لیئے تیار ہوئے تو انہوں نے حارث کی ایک بیٹی (زینب) سے صفائی
کرنے کو استرہ مانگا اس نے دیا زینب نے کہا میرا خیال اور طرف تھا اتنے
میں خیر ایک اور بچہ (ابو حسین) خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اسکو اپنی ران پر بٹھا لیا جب میں نے

[۱] ادھر ہی سے وہ لوگ گئے ہوں گے ۱۲ منہ

يَدِهِ الْمُوسٰى فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَكَانَتْ تَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمُوْثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ فَخَرَجُوْا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فَقَالَ دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ۵

مَا أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ

وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحٰرِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُوْنَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا

یہ دیکھا تو گھبرا گئی اور ایسا گھبرائی کہ خبیب نے میری گھبراہٹ پہچان لی۔ استرا انہی کے ہاتھ میں تھا وہ کہنے لگے نیک بخت کیا ڈرتی ہے۔ کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا خدا چاہے تو ایسا کام مجھ سے کبھی نہیں ہونے کا زینب کہا کرتی تھی میں نے کوئی قیدی خبیب سے زیادہ نیک نہیں دیکھا میں نے خود دیکھا خبیب انگور کا خوشہ کھا رہے تھے اور ان دنوں مکہ میں میوے کا نام نہ تھا وہ لوہے میں جکڑے ہوئے تھے انھیں باہر سے لا بھی نہیں سکتے تھے، یہ اللہ کا رزق تھا جو اس نے خبیب کو عنایت کیا تھا خیر یہ کافر لوگ (حارث کے بیٹے) خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم کی حد کے باہر لے گئے انھوں نے کہا مجھ کو اتنی مہلت دو میں ایک دوگانہ نماز کا ادا کر لوں (کافروں نے منظور کیا) نماز پڑھ کر خبیب ان سے کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مرنے سے میں گھبراتا ہوں تو میں اور نماز پڑھتا غرض خبیب ہی سے یہ طریقہ جاری ہوا کہ قتل ہوتے وقت دو رکعت نماز پڑھنا نماز کے بعد خبیب نے یوں دعا کی یا اللہ ان سب کو گن گن کر مار کوئی باقی نہ رہے پھر یہ شعر پڑھیں ۵

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ مروں

میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں
جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا اس کے جوڑوں پر وہ برکت دیوے فزوں

آخر ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) کھڑا ہوا اس نے خبیب کو قتل کیا ادھر قریش نے کیا کیا عاصم بن ثابت کی لاش پر لوگوں کو بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائیں جس کو وہ پہچانیں عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا۔ اللہ تعالے نے ان کی لاش پر بھڑوں کی ایک فوج ابر کی طرح بھیج دی انھوں نے عاصم کی لاش کو بچا لیا قریش کے بھیجے ہوئے لوگ

سلہ زینب کو یہ یقین ہو گیا کہ خبیب اس بچہ کو مار ڈالیں گے ۱۲ منہ

مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ ۔

(ان کے پاس نہ پھٹک سکے) کچھ نہ کر سکے[51]۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُو سِرْوَعَةَ ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے سنا کہ خبیب کو ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُونَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیوں کو کسی کام کے لیے بھیجا[52] جن کو قاری کہتے تھے رستے میں بنی سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان کے لوگ بیر معونہ کے پاس ان کے آڑے آئے، ان لوگوں نے کہا بھی ہم کو تم سے کچھ کام نہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کام کے لیے جا رہے ہیں جانے دو مگر انہوں نے نہ مانا ان کو مار ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک صبح کی نماز میں ان کافروں کے لیے بددعا کرتے رہے اسی وقت سے دعا قنوت شروع ہوئی اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے عبدالعزیز بن صہیب سے (اسی سند سے) روایت ہے ایک شخص (عاصم احول) نے انس سے پوچھا قنوت رکوع کے بعد پڑھیں یا جب قرأت سے فارغ ہوں (رکوع سے پہلے) انہوں نے کہا جب قرأت سے فارغ ہو (یعنی رکوع سے پہلے)

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ

[51] یہ حدیث کئی بار اوپر گذر چکی ہے ابن اسحاق نے روایت کیا کہ عاصم نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ مشرک کو ہاتھ نہ لگائیں گے نہ مشرک اُن کو ہاتھ لگائے حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے اللہ مومن کا نگہبان ہے جیسے زندگی میں اس کو محفوظ رکھتا ہے مرنے کے بعد بھی حفاظت کرتا ہے ۱۲ منہ [52] وہ کام یہ تھا کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان قبیلوں کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے ہم مسلمان ہوگئے ہیں ہماری مدد کے لیے کچھ مسلمان بھیجئے بعضوں نے کہا ابو براء عامر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مسلمانوں کو نجد کی طرف بھیجئے تو مجھے امید ہے نجد والے اسلام قبول کریں گے آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں نجد والے ان کو ہلاک کریں کہنے لگا میں ان لوگوں کو اپنی پناہ دیں۔ رکھوں گا اُس وقت آپ نے یہ ستر آدمی روانہ کیے ۱۲ منہ

يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رِعْلًا وَّ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ وَبَنِىْ لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ فِىْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِى الصُّبْحِ عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِىْ لِحْيَانَ قَالَ اَنَسٌ فَقَرَاْنَا فِيْهِمْ قُرْاٰنًا ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِىَ عَنَّا وَاَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِىْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِىْ لِحْيَانَ زَادَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اُولٰٓئِكَ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قُتِلُوْا

عرب کے چند قبیلوں (رعل ذکوان وغیرہ) پر بددعا کرتے تھے۔

مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان ان قبیلے کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی دشمنوں کے مقابل مدد چاہی آپ نے ستر انصاریوں کو ان کی کمک کے لیئے روانہ کیا جن کو ہم لوگ قاری کہا کرتے تھے یہ لوگ دن کو لکڑیاں لاتے¹ اور رات کو نماز پڑھا کرتے جب بیر معونہ پر پہنچے تو ان قبیلے والوں نے دغا دی ان کو مار ڈالا۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ ایک مہینے تک فجر کی نماز میں عرب کے ان قبیلوں پر بددعا کرتے رہے یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان پر انسؓ کہتے ہیں ہم نے تو ان کے مقدمہ میں قرآن کی کئی آیتیں پڑھیں پھر اُن آیتوں کی تلاوت موقوف ہوگئی وہ آیتیں یہ تھیں ہماری طرف سے ہماری قوم والوں کو یہ پیغام پہنچا دو ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے خوش ہم اُس سے خوش اور اسی سند سے، قتادہ سے مروی ہے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک مہینے تک قنوت پڑھی آپ عرب کے چند قبیلوں پر بددعا کرتے تھے یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان پر خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے اتنا اور بڑھایا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا کہ یہ انصار کے ستر قاری بیر معونہ پر مارے گئے، اس حدیث میں

¹ یعنی جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کرکے لاتے ان کو بیچ کر اپنا گزارہ کرتے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے سبحان اللہ ان میں سے ایک ایک صحابی کا درجہ بڑے بڑے قطب اور غوث سے کہیں زیادہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ایسی فضیلت ہے جس کے مقابل ساری عمر کی عبادت نہیں ہوسکتی جب صحبت کے ساتھ کسب معیشت حلال طریقہ سے ہو اور شب بیداری اور عبادت اس کے علاوہ تو ایسے لوگوں کا ہم مرتبہ کون ہوسکتا ہے رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ۔

بِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا كِتَابًا نَحْوَهُ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهُ اَخٌ لِاُمِّ سُلَيْمٍ فِيْ سَبْعِيْنَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيْسُ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِيْ اَهْلُ الْمَدَرِ اَوْ اَكُوْنُ خَلِيْفَتَكَ اَوْ اَغْزُوْكَ بِاَهْلِ غَطَفَانَ بِاَلْفٍ وَاَلْفٍ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِيْ بَيْتِ اُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِيْ بَيْتِ امْرَاَةٍ مِّنْ اٰلِ فُلَانٍ ائْتُوْنِيْ بِفَرَسِيْ فَمَاتَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ اَخُوْ اُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ اَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ كُوْنَا قَرِيْبًا حَتّٰى اٰتِيَهُمْ فَاِنْ اٰمَنُوْنِيْ كُنْتُمْ وَاِنْ قَتَلُوْنِيْ اَتَيْتُمْ اَصْحَابَكُمْ فَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِيْ اُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ

قرآنا سے مراد کتابا ہے۔ یعنی اللہ کی کتاب

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے کہا، مجھ سے انس نے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ کے ماموں (حرام بن ملحان) کو جو ام سلیم کے بھائی تھے ستر سواروں میں (بنی عامر کے پاس بھیجا اور بھیجنے کی وجہ یہ تھی) مشرکوں کا سردار عامر بن طفیل تھا اس نے (شرارت اور تکبر کی راہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا تھا۔ کہتا تھا یا تو یوں کیجیے کہ گنوار اور دیہاتیوں پر آپ حکومت کریں۔ اور شہر والوں پر میں یا میں آپ کا خلیفہ (جانشین) بنوں[۵۱] یا تو میں غطفان کے دو ہزار آدمی لے کر آپ سے لڑوں[۵۲] پھر عامر[۵۳] ایک عورت ام فلاں کے گھر میں طاعون میں مبتلا ہوا۔ اور (ڈھیٹ پنے سے کیا) کہنے لگا۔ فلاں خاندان کی عورت کے گھر میں اونٹ[۵۴] کے غدود کی طرح میری بھی غدود نکلی[۵۵]، میرا گھوڑا لاؤ (اس پر سوار ہوا) گھوڑے کی پیٹھ پر اس کا دم نکل گیا۔ خیر حرام بن ملحان جو ام سلیم کے بھائی تھے ایک لنگڑے آدمی[۵۶] اور ایک دوسرے آدمی کو ساتھ لے کر بنی عامر کے پاس پہنچے۔ حرام نے ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے قریب قریب رہو پہلے میں ان لوگوں کے پاس جاتا ہوں[۵۷] اگر ان لوگوں نے مجھ کو امن دیا[۵۸] تو تم بھی چلے آنا۔ اگر انہوں نے مجھکو مار ڈالا تو تم (بھاگ کر) اپنے ساتھیوں میں چلے جانا یہ کہہ کر حرام ان لوگوں کے پاس گئے ان سے

۵۱ آپ کی وفات کے بعد ۱۲ منہ ۵۲ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہو سکیں ۱۲ منہ ۵۳ طبرانی کی روایت میں یوں ہے بالف اشقر والف شقراء یعنی ہزار گورے سفید رنگ اور ہزار سرخ رنگ آدمی لے کر آپ سے لڑوں گا آپ نے یہ سن کر فرمایا یا اللہ عامر سے سمجھ لے ۱۲ منہ ۵۴ اس گستاخی کی سزا ہیں ۱۲ منہ ۵۵ ام فلان اور فلاں خاندان کی عورت سے سلول بنت شیبان مراد ہے، عامر کا یہ کہنا ڈھیٹ اپنے سے براہ تمرد تھا طاعون کی بیماری کو اس نے بے حقیقت سمجھا کہنے لگا یہ ایک غدود ہے جو اونٹ کو نکل آتا ہے مجھ کو بھی نکلا اور اپنا گھوڑا سواری کے لیے منگوایا لوگوں کو جتلایا کہ میں اس بیماری سے کچھ نہیں ڈرتا یہ نہ سمجھا کہ یہ غدود پیام اجل ہے ۱۲ منہ ۵۶ ظاہری ترجمہ تو یوں ہے کہ حرام بن ملحان لنگڑے آدمی تھے ایک اور آدمی کو ساتھ لے کر مگر یہ عبارت کی غلطی ہے کیونکہ حرام لنگڑے نہ تھے صحیح عبارت یوں ہے فانطلق حرام اخو ام سلیم و ہو رجل اعرج و رجل من بنی فلان بیہقی کی روایت میں اس کی تصریح ہے اس لنگڑے شخص کا نام کعب بن زید اور دوسرے شخص کا نام منذر بن محمد تھا ۱۲ منہ ۵۷ ان کو دین کی باتیں سمجھاتا ہوں ۱۲ منہ ۵۸ مارا ستایا نہیں ۱۲ منہ؛

وَاَوْمَئُوْا اِلٰی رَجُلٍ فَاَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهٗ حَتّٰی اَنْفَذَهٗ بِالرُّمْحِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْاَعْرَجِ كَانَ فِيْ رَاْسِ جَبَلٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ اِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی يَقُوْلُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهٗ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ وَرَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخُرُوْجِ حِيْنَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْاَذٰى فَقَالَ لَهٗ اَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَطْمَعُ

پوچھا کیوں تم مجھ کو امن دیتے ہو میں تم کو آنحضرتؐ کا پیغام پہنچا دوں اور ان سے باتیں کرنے لگے اتنے میں انہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اُس نے پیچھے سے آ کر حرام کو برچھا مارا ہمام راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں (اسحاق نے یوں کہا) وہ برچھا آپ کے آر پار نکل گیا حرام نے کہا اللہ اکبر کعبے کے مالک کی قسم میں نے تو اپنی مراد پالی (شہید ہوا) پھر وہ لوگ حرام کے ساتھی کے پیچھے لگے[۱] سب مارے گئے صرف وہ لنگڑا[۲] شخص بچ رہا جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا اس وقت اللہ تعالے نے قرآن کی آیت اتاری جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی[۳] ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہوا ہم اس سے خوش تو آپ نے تیس دن تک رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور عصیہ والوں کے لیے بددعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (دھوکے سے مسلمانوں کو مار ڈالا)

مجھ سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا انہوں نے انسؓ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے، جب حرام بن ملحان کو (جو انس کے ماموں تھے) بیر معونہ کے دن برچھا لگا تو انہوں نے خون کو ہاتھ سے لے کر منہ اور سر پر چھڑکا کہنے لگے، میں تو کعبے کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہنچ گیا

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب (مکہ میں) مشرک لوگ ابوبکر صدیق کو سخت تکلیف دینے لگے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت مانگی (دوسرے ملک میں چلے جانے کی) آپ نے

---

۱ اس کے بعد اور مسلمانوں کے غرض ۱۲ منہ ۲ خدا کی قدرت دیکھیے سالم ہاتھ پاؤں والے تو مارے گئے لنگڑے نے جان بچالی یہ وہی مثل ہوئی ہزار پایہ بر در دے دست پا گئے جاں بسلامت بیرد ۱۲ منہ ۳ جب یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ۱۲ منہ

أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَرْجُو ذٰلِكَ
قَالَتْ فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ
فَقَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي
الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصُّحْبَةَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي
نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ
فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا
حَتّٰى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا
فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا
وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا
وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا
ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ
فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتّٰى
قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ
قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ

فرمایا ابھی ٹھہر جا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کو امید ہے کہ آپ
کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ کو تو امید ہے خیر
حضرت ابوبکرؓ انتظار کرتے رہے۔ ایک دن ظہر کے وقت (خلاف معمول)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے پاس آئے۔ ان کو آواز دی۔ فرمایا۔
جو لوگ آپ کے پاس ہیں ان کو باہر کر دو[1] انہوں نے عرض کیا (یا رسول
اللہ یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے) بس میری دو بیٹیاں ہیں (عائشہؓ
اور اسماءؓ) آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہوا مجھ کو ہجرت کی اجازت
مل گئی[5] ابوبکرؓ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ آپ نے فرمایا
اچھا چلو۔ ابوبکرؓ نے کہا میرے پاس دو (تیز رو) اونٹنیاں ہیں
میں نے ان کو (چارہ وغیرہ کھلا کر) بھاگ جانے کے لیے تیار رکھا تھا۔
غرض انہوں نے ان میں سے ایک اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو گزرانی۔ اس کا نام جدعاء[2] تھا۔ دونوں سوار ہو کر غار ثور پر
آئے۔ وہاں چھپ رہے۔ عامر بن فہیرہ جو عبداللہ بن طفیل
بن سخبرہ کا غلام تھا۔ یہ عبداللہ حضرت عائشہؓ کا ماں جائی بھائی تھا
ابوبکر کے پاس جو ایک دودھیل اونٹنی تھی اس کو دن ڈھلے
اور صبح سویرے ان کے پاس لے جاتا (تازہ دودھ دھو کر ان کو
دے آتا) صبح کیا کرتا تاکہ تھوڑی رات رہے سے ان کے پاس
جاتا اور صبح ہونے سے پہلے (دودھ دے کر) چراگاہ چل دیتا۔
کسی چرواہے کو اس کے آنے جانے کی خبر نہ ہوتی جب آنحضرتؐ اور
ابوبکرؓ غار سے نکل کر (مدینہ کو) روانہ ہوئے۔ تو عامر بن فہیرہ بھی ساتھ
گیا۔ دونوں باری باری عامر کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے۔ یہ عامر بن فہیرہ
بئر معونہ پر (اور قاریوں کے ساتھ) شہید ہوا۔ اور (اسی سند سے)
ابو اسامہ سے روایت ہے مجھ سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے

[1] تاکہ ہجرت کا ارادہ کافروں کو معلوم نہ ہو جائے مثل مشہور ہے دیوار ہم گوش دارد ۱۲ منہ [2] جدعاء کہتے ہیں کن کٹی کو وہ کن کٹی نہ تھی اس کا نام جدعاء تھا ۱۲ منہ [5] یعنی بارگاہ الٰہی سے ۱۲ منہ

لَمَّا قُتِلَ الَّذِيْنَ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَاُسِرَ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هٰذَا فَاَشَارَ اِلٰى قَتِيْلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ هٰذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَكُمْ قَدْ اُصِيْبُوْا وَاِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا رَبَّهُمْ فَقَالُوْا رَبَّنَا اَخْبِرْ عَنَّا اِخْوَانَنَا بِمَا رَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا فَاَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَاُصِيْبَ يَوْمَئِذٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنُ اَسْمَآءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهٖ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ بِهٖ مُنْذِرًا۔

کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے کہا جب بیر معونہ کے قاری لوگ شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید کر لیئے گئے تو عامر بن طفیل نے اُن سے ایک لاش کو پوچھا یہ کس کی لاش ہے[1]۔ انہوں نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہیں عامر بن طفیل نے کہا جب یہ شخص قتل ہوا۔ تو اُس کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی میں نے دیکھا آسمان زمین کے بیچ میں معلق میں رہی پھر زمین پر رکھ دی گئی خیر ان لوگوں کے شہید ہونے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی (حضرت جبرئیل نے خبر دی) آپ نے (صحابہ سے) بیان کیا تمہارے ساتھی شہید کیے گئے اور (شہید ہوتے وقت) انہوں نے یوں دعا کی یا اللہ ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو کر دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے خوش اللہ نے ان کی خبر مسلمانوں کو پہنچا دی ان شہیدوں میں اس دن عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے تو عروہ بن زبیر جب پیدا ہوئے تو ان کا نام[2] عروہ رکھا گیا[3] اور انہی شہیدوں میں ایک منذر بن عمرو تھے تو انہی کے نام پر منذر رکھا گیا[4]۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز (لاحق بن حمید) سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی رعل اور ذکوان (قبیلوں) پر بد دعا کرتے تھے اور کہتے تھے عصیہ (قبیلے) نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے (چچا) انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس

[1] معلوم ہوا کہ عامر بن طفیل اس واقعہ کے بعد طاعون سے مرا ۱۲ منہ [2] حالانکہ ان عروہ کی پیدائش اور ان عروہ کی شہادت میں کچھ اوپر دس برس کا فاصلہ تھا ۱۲ منہ [3] انہی کے نام پر برکت کے لیے ۱۲ منہ [4] زبیر کے ایک بیٹے کا نام ۱۲ منہ

عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا حِيْنَ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا اَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ۔

دن تک ان لوگوں کے لیے جنہوں نے بیر معونہ پر آپ کے اصحاب کو مار ڈالا یعنی رعل اور ذکوان اور لحیان قبیلوں کے لیے بددعا کی اور فرمایا عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی انسؓ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر ان لوگوں کے باب میں جو بیر معونہ پر مارے گئے قرآن کی آیتیں اتاریں، لیکن بعد میں ان کا پڑھنا موقوف ہو گیا وہ آیتیں یہ ہیں ہماری قوم کو یہ پیغام دو ہم اپنے مالک سے مل چکے وہ ہم سے راضی ہوا ہم اس سے خوش۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قُلْتُ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهٗ قَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اَنَّهٗ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُّقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا نماز میں قنوت پڑھنا کیسا ہے انہوں نے کہا درست ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلاں صاحب (محمد بن سیرین یا اور کوئی) تو تمہارا نام لے کر یہ کہتے ہیں کہ تم نے رکوع کے بعد کہا انہوں نے کہا غلط کہتے ہیں رکوع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو مشرک لوگوں (بنی عامر) کی طرف بھیجا تھا (ان کو تعلیم دینے کو ان کی مدد کرنے کو) اُس طرف جو دوسرے مشرک رہتے تھے (رعل اور ذکوان وغیرہ) ان اور آپ سے عہد تھا[۱] مگر ان لوگوں نے جن سے عہد تھا (رعل کوان، وغیرہ) دغابازی کی عہد کے خلاف ان قاریوں کو مار ڈالا[۲] اس پر

[۱] اس لیے آپ کو کوئی ڈر نہ تھا کہ رستے میں یہ لوگ مزاحمت کریں گے ۱۲ منہ [۲] ان کو عامر بن طفیل نے بہکایا پہلے اس نے بنی عامر کو بلایا۔ حق کی طرف یہ مسلمان بھیجے گئے تھے انہوں نے ان مسلمانوں سے لڑنا منظور نہ کیا پھر اس مردود نے رعل اور عصیہ اور ذکوان قبیلے کو جو بنی سلیم کے قبیلے میں سے تھے بہکایا حالانکہ بنی سلیم سے اور آنحضرتؐ سے عہد تھا مگر عامر کے کہنے سے ان لوگوں نے عہد شکنی کی اور قاریوں کو ناحق مار ڈالا بعضوں نے کہا آنحضرتؐ اور بنی عامر سے عہد تھا جب عامر بن طفیل نے بنی عامر کو ان مسلمانوں سے لڑنے کے لیے بہکایا تو انہوں نے عہد شکنی منظور نہ کی آخر اس نے رعل اور عصیہ اور ذکوان کے قبیلوں کو بہکایا جن سے عہد نہ تھا انہوں نے عامر کے بہکانے سے ان کو قتل کیا ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلَیْھِمْ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک (صبح کی نماز میں) رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے۔ ان دغابازوں پر بددعا کرتے تھے۔

بَابٌ غَزْوَۃِ الْخَنْدَقِ وَھِیَ الْاَحْزَابُ

قَالَ مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ کَانَتْ فِیْ شَوَّالٍ سَنَۃَ اَرْبَعٍ۔

باب جنگ خندق کا قصہ جس کو جنگ احزاب بھی کہتے ہیں[۱]

موسی بن عقبہ نے کہا جنگ خندق شوال ۴ھ میں ہوئی (ابن اسحاق نے کہا ۵ھ میں ہوئی)

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ فَلَمْ یُجِزْہُ وَعَرَضَہٗ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَھُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ فَاَجَازَہٗ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا۔ میں جنگ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا (تاکہ مجاہدین میں شریک ہوں) میری عمر چودہ برس کی تھی۔ آپ نے منظور نہ کیا۔ جنگ خندق میں پیش گیا۔ اس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی۔ منظور کر لیا گیا[۲]۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنِیْ قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍؓ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَنْدَقِ وَھُمْ یَحْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰی اَکْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ۔

مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے۔ انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار سے) انہوں نے سہیل بن سعد ساعدیؓ سے۔ انہوں نے کہا ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگ مٹی اپنے مونڈھوں پر ڈھو رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا!"

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَیْدٍ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا۔ ہم سے ابو اسحٰق فزاری نے انہوں نے حمید

---

[۱] احزاب حزب کی جمع ہے حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ میں ابوسفیان حرب کے بہت سے گروہوں کو بہکا کر مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا اس لیے اس کا نام جنگ احزاب ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کی رائے سے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی اس کے کھودنے میں آپ بذات خاص بھی شریک تھے کافروں کا لشکر دس ہزار کا تھا اور مسلمان کل تین ہزار تھے بیس دن تک کافروں نے مسلمانوں کو گھیرے رکھا آخر اللہ نے ان پر آندھی بھیجی وہ بھاگ کھڑے ہوئے ابوسفیان کو ندامت ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا اب کافر ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے ہم ان پر چڑھائی کریں گے ۱۲ منہ

[۲] اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ موسی بن عقبہ کا قول صحیح ہے کہ جنگ خندق ۴ھ میں ہوئی کیونکہ جنگ احد بالاتفاق ۳ ہجری میں ہوئی تھی ۱۲ منہ

سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ ٭ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ٭ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق کے لیئے نکلے تو مہاجرین اور انصار سردی کے دن صبح کے وقت خندق کھود رہے تھے ان کے پاس غلام (خدمت گار) نہ تھے جو یہ کام کر لیتے (اس لیئے اپنے ہاتھوں سے کھود رہے تھے) جب آپ نے ان کی تکلیف اور بھوک کی حالت دیکھی تو یوں فرمانے لگے زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی ٭ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو خدایا ٭ انہوں نے یہ جواب دیا۔

ہم تو پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

قَالَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ ٭ فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ٭ قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّيْ مِنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُنْتِنٌ۔

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمر مقعدی) نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا مہاجرین اور انصار نے مدینہ کے گرد خندق کھودنا شروع کی مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎

ہم تو پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ فرما رہے تھے فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ٭ کر دے انصار اور باہر والوں میں برکت خدا ٭ انسؓ نے کہا اس وقت (خوراک کا یہ حال تھا) ایک مٹھی زیادہ و مٹی جو بدبودار چربی ملا کر پکاتے ان کے سامنے رکھتے وہ بھوکے ہوتے (اسی کو کھا لیتے) حالانکہ وہ چربی بدمزہ حلق پکڑ لیتی اس میں سے خراب بو آتی۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے انہوں نے اپنے والد ایمن حبشی سے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا انہوں نے بیان کیا ہم خندق،

شَدِيدَةٌ فَجَاؤُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ
فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ
وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ
أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ
فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ
لِامْرَأَتِي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ صَبْرٌ
فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ
وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ
الشَّعِيرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ
ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
الْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ
الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ
طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ
فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ
قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ
مِنَ التَّنُّورِ حَتّٰى آتِيَ فَقَالَ قُومُوا
فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا
دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ

کے دن زمین کھود رہے تھے اتنے میں ایک قطعہ سخت نکلا (جو کدال سے
کھد نہ سکا) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے
عرض کیا یہ ایک سخت قطعہ ہے جو خندق میں نکل آیا (اب کیا کرنا)
آپ نے فرمایا (ٹھہرو) میں خود اترتا ہوں (اس کو کھود دیتا ہوں) پھر
آپ کھڑے ہوئے بھوک کی وجہ سے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا
تھا[1] اور ہم لوگوں نے بھی تین دن سے کوئی کھانے کی چیز چکھی تک نہ تھی آپ
نے کدال (لکاس) ہاتھ میں لی اور اس قطعہ پر ماری وہ بہتی ریتی ہو گیا
(یا تو اتنا سخت تھا یا اتنا نرم ہو گیا) راوی کو شک ہے اہیل کا
لفظ کہا یا اہیم کا معنی ایک ہی ہیں یعنی بہتی پھسلتی ریتی آخر میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ مجھ کو گھر تک کی پروانگی دیجئے (آپ نے اجازت
دی) میں نے گھر آن کر اپنی جورو (سہیلہ بنت مسعود) سے کہا آنحضرت
صلی اللہ وسلم میں میں نے وہ بات دیکھی جس پر صبر نہیں ہو سکتا (یعنی
آپ بہت بھوکے ہیں) تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا
ہاں تھوڑے جو ہیں (ایک صاع) اور ایک بکری کا بچہ ہے میں نے
بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری جورو نے جو پیسے جب ہم گوشت ہانڈی
میں ڈال چکے (اس کو پکنے چڑھا دیا) اور آٹا خمیر ہو گیا ہانڈی چولہے کے
پتھروں پر تھی گوشت پک جانے کے قریب تھا اس وقت میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور چپکے سے آپ سے عرض کیا
یا رسول اللہ تھوڑا سا کھانا میرے پاس تیار ہے آپ تشریف لے چلئے
اور ایک یا دو آدمی اپنے ساتھ لیجئے آپ نے پوچھا کتنا کھانا ہے
میں نے بیان کیا (ایک صاع جو ایک بکری کا بچہ) آپ نے فرمایا
بہت ہے اور عمدہ ہے تو جا اپنی جورو سے کہہ دے جب تک میں آؤں
ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارے اور روٹی تنور میں سے نہ نکالے میں آتا ہوں

[1] جب بہت سخت بھوک ہو اور کھانا نہ ملے تو پیٹ پر ایک پتھر رکھ کر کپڑے سے باندھ لیں تو ذرا تسکین ہوتی ہے مومنو رونے کا مقام ہے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سید الاولین والآخرین تھے دنیا میں اس تکلیف سے بسر کی حالانکہ آپ چاہتے تو ساری دنیا کی دولت آپ کے حوالے کر دی جاتی ۱۲ منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَاَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ اِذَا اَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَ يَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِيْ هٰذَا وَاَهْدِيْ فَاِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ۔

پھر آپ نے[٥١] فرمایا اٹھو جابرؓ کی دعوت میں چلو یہ سن کر مہاجرین اور انصار کھڑے ہوئے جابرؓ اپنی جورو کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ہائے، اب کیا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مہاجرین اور انصار اور اُن کے ساتھ والے سب کو لے کر آرہے ہیں ان کی جورو نے کہا آنحضرت نے تم سے کچھ پوچھا تھا انہوں نے کہا ہاں پوچھا تھا آپ نے فرمایا اندر چلو پر دھکم دھکا نہ کرو آپ نے روٹیاں توڑ توڑ ان پر گوشت رکھ رکھ کے لوگوں کو دینا شروع کیا جب ہانڈی اور تنور میں سے کچھ لے چکتے تو ان کو ڈھانپ دیتے۔ آپ اسی طرح برابر روٹیاں توڑ توڑ کر دیتے رہے اور ہانڈی میں سے گوشت لیتے رہے یہاں تک کہ سب سیر ہوگئے اور تھوڑا کھانا بچ رہا، آپ نے جابرؓ کی جورو سے فرمایا تو بھی کھا اور دوسرے لوگوں کو حصہ بھیج کیونکہ آج کل لوگ بھوکے ہو رہے ہیں[٥٢]۔

٤١٠١ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَاْتُ اِلَى امْرَاَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن میناء نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا، وہ کہتے تھے جب خندق کھودی گئی تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ بھوک سے بہت لگ گیا ہے میں وہاں سے لوٹ کر اپنی جورو (سہیلہ) کے پاس آیا اس سے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا دیکھا ہے اس نے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک پلا ہوا بچہ تھا[٥٣] میں نے اس کو ذبح کیا اور میری جورو نے جو پیسے وہ پیسنے سے اس وقت

٥١ اپنے سب اصحاب سے جو حاضر تھے ۱۲ منہ ٥٢ ایک روایت میں ہے جابرؓ نے کہا اس دن بھر اس میں سے کھاتے رہے اور لوگوں کو حصے بھیجتے رہے سبحان اللہ یہ آپ کا کتنا بڑا معجزہ تھا ۱۲ منہ ٥٣ پلا ہوا داجن کا ترجمہ ہے یعنی گھر میں پلا ہوا۔ جو گھر میں ہی رہا کرتا جنگل میں چرنے کو نہ جاتا ۱۲ منہ،،
٥٤ کتنا کھانا ہے میں نے کہہ دیا تھا ان کی جورو نے کہا پھر کیا فکر اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سمیت جابرؓ کے گھر پر آپہنچے ۱۲ منہ

إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ
وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ
فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا
بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ
كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ
فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ
صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ
بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى
أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ
امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ
فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ
عَجِينَنَا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ
إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ
ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي
مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ
أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى
تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا
لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ

فارغ ہوئی جب میں بکری کا بچہ ذبح کر کے اس کا گوشت کاٹ کر
ہانڈی میں ڈال کے فارغ ہوا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جانے لگا میری جورو نے کہا دیکھو کہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے سامنے مجھ کو شرمندہ نہ کیجیو (کہ بہت
سے آدمی بلا لائے اور کھانا بس نہ ہو) میں آپ کے پاس آیا اور چپکے
سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ کاٹا ہے اور ایک
صاع جو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس موجود تھا۔ تو آپ تشریف
لے چلیے اور چند آدمیوں کو (دس سے کم) اپنے ساتھ لے لیجیے
یہ سنتے ہی آپ نے پکار کر (لوگوں سے) کہہ دیا خندق والو جابرؓ
کے پاس تمہاری دعوت[51] ہے چلو جلدی چلو اور جابرؓ سے فرمایا جب
تک میں نہ آؤں تم ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی
روٹیاں بنانا یہ سن کر میں (گھر میں) آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
لوگوں کو اپنے پیچھے لیے ہوئے آپ آگے تشریف لائے میری جورو[52]
تو کہنے لگی اللہ تم سے سمجھے اللہ تم سے سمجھے (تم نے میرا منہ کالا کیا)
میں نے کہا جیسا تو نے کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا[53] پھر اس نے آٹا نکالا تو آنحضرت
نے اپنا لب اس میں ڈال دیا اور برکت کی دعا کی اس کے بعد آنحضرت
ہانڈی کی طرف گئے اس میں بھی لب ڈالا میری جورو سے فرمایا روٹی
پکانے والی ایک اور بلا لے (اس سے کہہ) میرے ساتھ مل کر روٹی پکا اور
کفگیر سے ہانڈی میں سے گوشت نکالتی جا اس کو چولہے پر سے نہ اتارنا
جابرؓ نے کہا یہ کھانے والے لوگ ایک ہزار آدمی تھے میں خدا کی قسم
کھاتا ہوں سب نے کھایا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا (سیر ہو گئے) اور لوٹ گئے
ہانڈی کا وہی حال تھا وہ گوشت سے بھری ہوئی جوش مار رہی تھی،
آٹے کی بھی وہی کیفیت اس میں سے روٹیاں بن

۵۱ حدیث میں سور کا لفظ ہے قسطلانی نے کہا سور فارسی کا لفظ ہے اس کا معنی ضیافت اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ نے فارسی الفاظ بولے ہیں ۱۲ منہ ۵۲ تم نے
بہت سے آدمی دیکھے ۱۲ منہ ۵۳ میرا کچھ قصور نہیں ۱۲ منہ ۵۴ چپکے سے آپ کو دعوت دی اور کہہ دیا کھانا تھوڑا ہے ۱۲ منہ

كَمَا هُوَ۔

۱۴۲- حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔

۱۴۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اَغْمَرَ بَطْنَهُ اَوْ اَغْبَرَ بَطْنُهُ يَقُوْلُ ؎

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا
اِلَّا الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

رہی تھیں[۵۱]۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سورۂ احزاب کی یہ آیت جب دشمن تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے چل پڑے مارے ڈر کے آنکھیں پتھرا گئیں الآیہ جنگ خندق کے بیان میں ہے[۵۲]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابو اسحٰق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق کے دن بنفس نفیس مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ گرد سے چھپ گیا۔ یا گرد آلود ہو گیا[۵۳] آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات۔
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات۔
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

[۵۱] ایک روایت میں ہے کہ یہ کھانے والے آٹھ سو تھے ایک روایت میں ہے نو سو ایک روایت میں تین سو بہر حال یہ کھلا ہوا معجزہ ہے کیونکہ تین سو آدمیوں کے لیے بھی تین من آٹا اور تین من گوشت درکار ہے بھلا ایک صاع آٹے اور ایک بکری کے بچے میں کیا ہوتا ہے آٹھ دس آدمی کھائیں گے ۱۲ منہ [۵۲] اوپر کی طرف سے غطفان کے کافر مراد ہیں جن کا سردار عیینہ تھا اور نیچے کی طرف سے قریش کے لوگ جن کا سردار ابوسفیان تھا اس کے سوا تہامہ اور نجد وغیرہ کے دوسرے کافر بھی تھے کل کافروں کا شمار دس ہزار تک پہنچا تھا مسلمان سب تین ہزار تھے اوپر سے بنی قریظہ نے دغا دی جو خاص مدینہ میں رہتے تھے اور ان سے عہد تھا یہ بغلی گھونسہ بن گئے مسلمان یہ حال دیکھ کر بہت گھبرا گئے ۱۲ منہ [۵۳] سبحان اللہ اب کہاں ہیں وہ لوگ جو مسلمان سلطنت کو شخصی قرار دیتے ہیں اسلام کی حکومت پیغمبر صاحب ہی کے زمانہ سے بطور جمہوری شروع تھی اللہ نے فرمایا (امرھم شوریٰ بینھم) اور خلفاء راشدین کے عہد میں بھی جمہوری رہی پیغمبر صاحب ادنیٰ سپاہیوں کی طرح جنگ اور ہر کام کاج میں شریک ہوتے اسی طرح خلفاء راشدین بھی ایک ادنیٰ مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتے بیت المال میں سے ایک ہی مسلمان کا حصہ لیتے ہر مقدمہ میں مشورے پر کاروائی کرتے مسلمانوں کے خلیفہ بالکل مجلس شوریٰ کے میر مجلس ہوتے ان کو یہ اختیار نہ تھا کہ بیت المال میں سے ایک دمڑی بھی اپنی ذاتی عیش و عشرت میں اڑا ڈالیں یا ملک کو اپنی ملکیت سمجھیں۔ خلافت راشدہ کے بعد جب سے مسلمانوں میں شخصی بادشاہت کا رواج ہوا سارا انتظام بگڑ گیا اور آج تک بگڑا ہوا ہے ۱۲ منہ

وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا۔

۱۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ۔

۱۴۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ ؎

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا۔

۱۴۶ - حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

آپ اخیر میں سنتے نہیں ہم اُن کی بات اس کو پکار کر دو بار کہتے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہ نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو پوروا ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھاؤ سے ہلاک ہوئی۔

مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے کہا مجھ سے میرے والد یوسف بن اسحاق نے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحٰق سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے جنگ احزاب یعنی خندق کی لڑائی کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خندق کی مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے پیٹ کی کھال گرد میں چھپ گئی تھی اور آپ کے مبارک سینے پر بال بہت تھے[1] آپ عبداللہ بن رواحہ کی شعر پڑھ رہے تھے، اور مٹی ڈھوتے جاتے تھے ؎

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰت
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں،
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم اُن کی بات

اور اخیر کی شعر پکار کر پڑھتے۔

مجھ سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے،

[1] قسطلانی نے کہا یہ اس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسربہ باریک تھی مسربہ بالوں کی لکیر جو سینہ سے پیٹ تک ہوتی ہے کیونکہ باریکی سے یہ مطلب ہے کہ بال پھیلے ہوئے نہ تھے بلکہ ایک جائے پر جمع تھے ۱۲ منہ۔

عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ اَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِّيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعٰوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ

عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے پہلے جس جنگ میں میں شریک ہوا وہ خندق کی جنگ تھی۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے معمر نے کہا اور مجھ کو عبداللہ بن طاؤس نے خبر دی انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں ام المومنین (بہن) حفصہؓ کے پاس گیا ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا[۵۱] میں نے کہا تم دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیا[۵۲] اور مجھے تو کچھ بھی حکومت نہیں ملی[۵۳]۔ انہوں نے کہا تم جاؤ لوگوں سے ملو تو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں ایسا نہ ہو تم نہ جاؤ اور لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے[۵۴] غرض ام المومنین حفصہؓ نے ان کو نہ چھوڑا آخر وہ گئے[۵۵] جب لوگ چل دیے (جلسہ برخاست ہوا) تو معاویہ نے خطبہ سنایا[۵۶] کیا کہنے لگے اگر کسی کو خلافت کے

[۵۱] یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت علیؓ اور معاویہ میں جنگ صفین ہو چکی تھی اور مسلمان بڑی پریشانی میں تھے کہ اب کس کو حاکم بنائیں تا کہ یہ جھگڑا دور ہو، جو صحابہ باقی رہ گئے تھے ان سے بھی مشورہ لیا آخر معاویہ کی خلافت قرار پائی ۱۲ منہ [۵۲] حالانکہ میرے والد اس قدر عمدگی کے ساتھ خلافت کر چکے ہیں ۱۲ منہ [۵۳] کوئی فساد کھڑا ہو جائے تمہارے جانے سے کچھ تو فائدہ ہوگا۔ فساد دبے گا شاید لوگ تم کو ہی حکومت دے دیں ۱۲ منہ [۵۴] جانے پر مجبور کیا ۱۲ منہ [۵۵] جہاں تحکیم ہو رہی تھی وہاں پہنچے ۱۲ منہ [۵۶] ہوا یہ کہ لوگوں نے رائے دی ہر فریق کی طرف سے ایک شخص حکم مقرر ہو اور دونوں حکم جو فیصلہ کر دیں وہ فریقین قبول کریں حضرت علیؓ کے فریق کی طرف سے ابو موسیٰ اشعریؓ اور معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم یعنی پنچ مقرر ہوئے عمرو نے ابو موسیٰؓ سے کہا اٹھو ہمارے باہمی مشورے میں جو بات ٹھہری ہے وہ بیان کرو ابو موسیٰ اٹھے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو خطبہ سنایا مسلمانو! ہم نے خلافت کے باب میں غور کیا اس وقت سارا جھگڑا مٹانے کے لیے اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ ہم دونوں حکم علی اور معاویہ دونوں کو معزول کر دیں اور جب تک کوئی اور خلیفہ قرار پائے جس کو لوگ پسند کریں اس وقت تک خلافت کے کام ایک مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سپرد رہیں۔ اس لیے میں نے علی اور معاویہ دونوں کو معزول کر دیا یہ کہہ کر ابو موسیٰ اتر آئے اب عمرو بن عاص چڑھے انہوں نے کہا لوگو تم نے سنا ابو موسیٰؓ نے اپنے صاحب یعنی علی کو معزول کر دیا میں نے بھی ان کو معزول کیا اور میں اپنے صاحب یعنی معاویہ کو خلافت پر قائم رکھتا ہوں وہ حضرت عثمان کے ولی اور ان کے خون کے دعوے دار ہیں جب عمرو یہ کہہ چکے تو لوگوں میں شور ہوا بہت لوگ عمرو کی مکاری سے ناراض ہو کر چل دیئے اس وقت معاویہؓ نے خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہے ابو موسیٰ اشعری ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ عمرو بن عاص نے مجھ سے دغا بازی کی ٹھہرا کچھ تھا انہوں نے کہا کچھ مترجم کہتا ہے اس قسم کی پولیٹیکل چالبازیاں جن کو دغا بازی کہنا چاہیے صحابہ کی شان سے بعید ہیں مگر صحابہ معصوم نہ تھے خصوصاً عمرو بن عاص جو چالبازی اور سازش باقی آئندہ [۵۷] شاید تنہائی ہوں گی ۱۲ منہ

يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِيْ وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّيْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا۔

مقدمہ میں کچھ کہنا ہو تو ذرا اپنا سر تو اٹھائے ہم اُس سے اور اس کے باپ سے زیادہ خلافت کا حق رکھتے ہیں[۱] حبیب بن ابی مسلمہ اصحابی[۲] نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تم نے معاویہ کی تقریر کا جواب کیوں نہ دیا انہوں نے کہا میں نے اپنی لنگی کھولی (جواب دینے کو تیار ہوا) جی میں آیا یوں کہوں تم سے زیادہ حق دار خلافت کا وہ ہے جو تم سے اور تمہارے باپ سے دین کے لیئے لڑتا رہا[۳] پھر میں ڈرا کہیں ایسا کہنے سے جماعت میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور خون ریزی نہ ہو لوگ میرا مطلب کچھ اور سمجھ لیں (کہیں یہ نفسانیت کرتا ہے) میں نے بہشت میں جو نعمتیں اللہ تعالٰی نے (صبر کرنے والوں کے لیئے) تیار رکھی ہیں ان کا خیال کیا حبیب بن مسلمہ نے کہا (اچھا ہوا) تم اچھے رہے آفت میں نہیں پڑے اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے) روایت کیا اس میں بجائے نسوتھا کے نوساتھا ہے ع۵

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے وہ کہتے تھے جب جنگ احزاب میں کافر بھاگ گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اب آج سے ہم ان پر (چڑھ کر) جائیں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے[۴]

۱۴۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن آدم نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابو اسحاق سے وہ

بقیہ حاشیہ سابقہ میں یکتائے روزگار تھے اللہ ان کو معاف کرے ہم سوا اس کے اور کیا کہیں۔ ان کے صحابی ہونے کی وجہ سے سکوت کرتے ہیں ورنہ ان کی اس کاروائی کے بُرے ہونے میں کوئی شک نہیں دنیا ایسی ہی چیز ہے اللھم حفظنا ۱۲ منہ **حواشی صفحہ ہذا** ۱؎ یہ معاویہؓ نے عبداللہ بن عمرؓ پر طنز کی کہ اگر ان کو خلافت کی ہوس ہے تو ہمارا حق ان سے بلکہ ان کے والد سے بھی زیادہ ہے یا حضرت علیؓ کی بہ نسبت ہم خلافت کے زیادہ مستحق ہیں صریح جھوٹ ہے معاویہ کا خلافت میں ذرا بھی حق نہ تھا عبداللہ بن عمرؓ کا تو کچھ حق ہو بھی سکتا تھا کہ ان کے والد حضرت عمرؓ نے ایک مدت تک کس عمدگی سے خلافت کی تھی اور صدہا شہر فتح کیئے تھے اور وہاں اسلامی حکومت قائم کی تھی اور حضرت علیؓ تو سب سے زیادہ خلافت کے اس وقت مستحق تھے بلکہ خلیفہ برحق تھے ۱۲ منہ ۲؎ مراد حضرت علی شیر خدا ہیں جو ابو سفیان معاویہ کے باپ اور معاویہ اس وقت لڑتے رہے جب یہ دونوں کافر تھے ۱۲ منہ ۳؎ گویا حبیب نے عبداللہ بن عمرؓ کی رائے سے اتفاق کیا کہ تم نے جو اس وقت سکوت کیا تھا وہی ٹھیک تھا ۱۲ منہ ۴؎ یہ آپ کا ایک معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا جنگ خندق کے بعد کافروں کا حوصلہ ٹوٹ گیا انہوں نے پھر مسلمانوں پر چڑھائی نہیں کی ۱۲ منہ ۵؎ وہ اپنا کوئی حق سمجھتا ہو ۱۲ منہ ۶؎ معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی زلفیں

يقول سمعت سليمن بن صرد يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول حين اجلي الاحزاب عنه الان نغزوهم ولا يغزوننا نحن نسير اليهم۔

۱۵۰- حدثنا اسحق حدثنا روح حدثنا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي رضه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يوم الخندق ملا الله عليهم بيوتهم وقبورهم نارا كما شغلونا عن صلوة الوسطى حتى غابت الشمس۔

۱۵۱- حدثنا المكي بن ابراهيم حدثنا هشام عن يحيى عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ما كدت ان اصلي حتى كادت الشمس ان تغرب قال النبي صلى الله عليه وسلم والله ما صليتها فنزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بطحان فتوضا للصلوة وتوضانا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب۔

۱۵۲- حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہتے تھے میں نے سلیمان بن صرد سے سنا وہ کہتے تھے جب جنگ خندق میں کافروں کے گروہ (اپنے اپنے ملک کو) لوٹ گئے مطلع صاف ہو گیا میں نے آنحضرت سے سنا آپ نے فرمایا اب ہم ان سے لڑیں گے ان پر چڑھ کر جائیں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سلمانی نے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا خندق کے دن اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہم کو سورج ڈوبنے تک بیچ والی نماز (عصر) نہ پڑھنے دی (لڑائی میں مشغول رکھا)

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے حضرت عمر خندق کے دن (آنحضرت کے پاس) اس وقت آئے جب سورج ڈوب گیا تھا لگے قریش کے کافروں کو گالیاں دینے کہنے لگے یارسول اللہ ان مردود کافروں نے مجھ کو (عصر کی) نماز نہ پڑھنے دی، سورج ڈوبنے ہی کو تھا اس وقت میں نے پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ میں نے تو اب تک نہیں پڑھی پھر ہم لوگ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ساتھ بطحان میں گئے سلہ وہاں آپ نے نماز کے لیے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھائی اس وقت سورج ڈوب گیا تھا اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں فرمایا۔

سلہ۔ بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینہ میں ۱۲ منہ

يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَّأْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّأْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّأْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

لوگو، بنی قریظہ کے یہودیوں کی کون جاکر خبر لاتا ہے[۵۱] زبیر بن عوام نے عرض کیا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں اس وقت آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (خاص رفیق یا وزیر) ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ أَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنے اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس نے اپنی فوج (مسلمانوں) کو عزت دی اور اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں پر وہ اکیلا خداوند غالب آیا (سب کو بھگا دیا) اس کی سی ہستی کسی کی نہیں (سب نیست ہیں[۵۲])۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى رض يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کے دن) کافروں کی فوجوں پر بد دعا کی فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) اتارنے والے جلد حساب لینے والے ان فوجوں کو بھگا دے یا اللہ ان کو شکست دے ان کے قدم اکھیڑ دے۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر اور نافع سے دونوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی انہوں نے

---

[۵۱] زبیر کی مستعدی اور بہادری دیکھ کر ۱۲ منہ [۵۲] یعنی اللہ کی ہستی کے سامنے کسی کی ہستی نہیں ہے کیونکہ اللہ کی ہستی قائم اور مستقل اور باقی ہے دوسری سب چیزوں کی ہستی نیستی ہے وہ اللہ کی ذات سے قائم ہیں اسی کے وجود کا ایک پرتو ان پر پڑا ہے تو وہ موجود معلوم ہوتی ہیں حقیقت میں معدوم ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ کے بعد کوئی دوسری چیز نہیں یعنی سب فنا ہونے والی ہے سب کے بعد وہی خدا قائم رہے گا۔ جیسے فرمایا ھو الاول والاخر والظاھر والباطن ۱۲ منہ [۵۳] کیونکہ وہ بھی عہد توڑ کر قریش کے کافروں سے مل سکتے ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

بَابُ ۳۲ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ

۱۵۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلٰى أَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرِيْلَ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹ کر آتے تو پہلے تین اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اسی کو تعریف سجتی ہے وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم لوٹ کر آرہے ہیں توبہ کرتے ہیں بندگی کرتے ہیں سجدہ کرتے ہیں اپنے مالک کے شکرگزار ہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کیا[51] اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی کافروں کی فوجوں کو اکیلے اسی نے شکست دی[52]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے لوٹنا اور بنی قریظہ پر چڑھائی کرنا ان کو گھیر لینا۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق سے (مدینہ کو) لوٹے اور ہتھیار اتارے غسل کیا (گرد و غبار صاف کیا) تو حضرت جبرئیلؑ آپ کے پاس آئے کہنے لگے تم نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم فرشتوں نے تو واللہ ابھی تک ہتھیار نہیں کھولے چلو ان پر حملہ کرو آپ نے پوچھا کدھر انہوں نے کہا ادھر بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپ ان سے لڑنے کے لیے نکلے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جیسے میں (اس وقت) گرد دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم (خزرج کا ایک خاندان) کی گلیوں میں اٹھی تھی وہ حضرت جبرائیلؑ کی سواری کی تھی یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ بنی قریظہ سے لڑنے کے لیے چلے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے

[51] مسلمانوں کو فتح دی حج یا عمرہ نصیب کیا ۱۲ منہ [52] یعنی جنگ خندق میں

عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں (جب جنگ ہو چکی) یوں فرمایا تم میں سے ہر شخص عصر کی نماز[1] بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر پڑھے۔ اب نماز کا وقت رستے میں آن پہنچا تو بعضوں نے کہا ہم تو جب تک بنی قریظہ کے پاس پہنچ نہ لیں گے عصر کی نماز نہیں پڑھیں گے۔ اور بعضوں نے کہا ہم نماز پڑھ لیتے ہیں کیونکہ آنحضرت کا یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نماز قضا کر دیں[4] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا گیا آپ نے کسی پر خفگی[2] نہیں کی

۱۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا انصار میں کوئی کوئی ایسا کرتا کہ اپنے درختوں میں سے چند کھجور کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتا[5] یہاں تک کہ اللہ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح دی۔ انس کہتے ہیں میرے گھر والوں نے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لیے بھیجا کہ میں آپ سے وہ سب درخت یا ان میں

---

[1] مسلم کی روایت میں ظہر کی نماز ہے حالانکہ دونوں کی سند ایک ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایک روایت غلط ہو اور بعضوں نے بے تکلف تطبیق کی ہے ۱۲ منہ

[2] حالانکہ ایک کا فعل ضرور ہو گا مگر چونکہ دونوں کی نیت بخیر تھی اس لیے کسی پر ملامت نہ ہوئی معلوم ہوا کہ مجتہد اگر اس مسئلہ میں جس میں نص نہ ہو قیاس کرے اور اسکی رائے غلط نکلے تب بھی اس پر مؤاخذہ نہ ہو گا بلکہ اس کو ایک اجر ملے گا جیسا دوسری حدیث میں ہے۔ اسی لیے اہل حدیث تمام مجتہدان امت کے مداح اور ثناخواں ہیں اور ہر ایک مجتہد سے محبت رکھتے ہیں اور اسکی تعظیم اور تکریم کرتے ہیں کیونکہ ان بزرگوں نے بڑی محنت اور جانفشانی کی اللہ شرع کے احکام قرآن اور حدیث سے نکالے اللہ ان کو جزائے خیر دے اور درجات عالیہ مرحمت فرمائے ان مجتہدوں میں امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور امام سفیان ثوری اور امام اوزاعی اور امام اسحٰق اور امام داؤد ظاہری اور امام بخاری اور امام ابن جریر طبری اور امام ابوثور وغیرہ ہیں اور متاخرین میں کئی مجتہد گزرے ہیں جیسے امام ابن حزم امام ابن تیمیہ امام ابن قیم امام شوکانی وغیرہم رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔ ان بزرگوں پر کوئی ملامت نہیں اگر ان کا قول یا قیاس حدیث کے خلاف نکلے تو وہ اس پر محمول کیا جاتا ہے کہ ان کو حدیث نہ پہنچی ہو گی ملامت ان لوگوں پر ہے جن کو حدیث صحیح مل جائے پھر بھی وہ حدیث کو چھوڑ کر ان بزرگوں کی رائے اور قیاس پر عمل کریں جیسے متعصب مقلدوں کا ردیہ ہے اس قسم کے مقلد نہ مقلد ہیں نہ اہلحدیث اہل حدیث نہ ہونا تو ظاہر ہے مقلد اس وجہ سے نہیں ہیں کہ جن اماموں کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی حدیث اور قول کے خلاف چلتے ہیں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ جب ہمارا قول حدیث کے خلاف پاؤ تو فوراً چھوڑ دو حدیث پر عمل کرو ۱۲ منہ

[3] بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جلد جاؤ دیر نہ کرو ۱۲ منہ

[4] بعضوں نے بنی قریظہ پہنچنے تک نماز نہیں پڑھی بعضوں نے پڑھ لی ۱۲ منہ

[5] تاکہ آپ اس کا میوہ اپنے خرچ میں لائیں ۱۲ منہ

[6] ان کے باغات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آئے اس وقت آپ نے انصار کے دیئے ہوئے درخت واپس کر دیئے ۱۲ منہ

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللّٰهِ حَتّٰى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

یہ کچھ واپس مانگوں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گزارنے تھے آپ نے درخت ام ایمن (اپنی کھلائی) کو دے دیئے تھے اتنے میں ام ایمن آگئی اور میری گردن میں کپڑا ڈال کر جھڑکنے لگیں کہنے لگیں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہ درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دے چکے ہیں اب تم کو واپس نہیں دینے کے یا ایسا ہی کچھ کہا (راوی کو شک ہے) اور آنحضرت[۱] فرما رہے تھے ام ایمن تم اتنے درخت ان درختوں کے بدلے لے لو مگر وہ یہی کہے جاتی تھیں خدا کی قسم میں نہیں دول گی یہاں تک کہ میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اچھا ان کے دس گنے درخت لے لو یا انس[۲] نے کچھ ایسا ہی کہا۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابوامامہ سے سنا کہتے تھے میں نے ابوسعید خدریؓ سے وہ کہتے تھے بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے[۳] آنحضرت نے سعد کو بلا بھیجا[۴] وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے تو آپ نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کو لو (اتارو) یا یوں فرمایا اٹھو اس کو لو جو سب میں بہتر ہے پھر سعد سے فرمایا کہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اترے ہیں[۵] انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں (مرد) وہ تو قتل کیے جائیں اور عورتیں بچے قیدی بنیں آپ نے فرمایا تو نے وہی فیصلہ کیا جیسے اللہ کا حکم تھا یا جیسے بادشاہ (یعنی خدا) کا حکم تھا[۶]

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے

---

[۱] جب ان درختوں کے دس گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دینا قبول کیے اس وقت ام ایمن راضی ہوگئیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور محبت تھی ام ایمن سے کیوں کہ وہ آپ کی کھلائی تھیں رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ [۳] پندرہ روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو گھیرے رہے تیروں کی بارش ان پر ہوتی رہی۔ آخر مجبور ہو کر قلعہ سے اترنا قبول کیا سعد بن معاذ جو جنگ خندق میں زخمی ہو چکے تھے۔ بہت ناتواں اور ضعیف ہو گئے تھے انہوں نے دعا کی تھی یا اللہ میں اس وقت نہ مروں جب تک بنی قریظہ کی سزا نہ دیکھ لوں ۱۲ منہ [۶] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے جیسے بادشاہ کا حکم تھا سات آسمانوں کے اوپر سے یعنی عرش پر سے ۱۲ منہ [۲] ان کو خوش کرنے کے لیے ۱۲ منہ [۴] یعنی اس مسجد کو جو آپ نے بنی قریظہ کے قریب نماز کے لیے بنالی تھی ۱۲ منہ [۵] اب تم کیا حکم دیتے ہو ۱۲ منہ

عَائِشَةَ رض قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ
رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ
فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً
فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ
السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
هُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ
السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ
فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا
عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ
أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ
وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ
أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ
مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ
الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ
قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ
وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ
مَوْتَتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سعد کو جنگ خندق میں حبان بن عرقہ قریش
کے ایک کافر نے تیر مارا وہ ہفت اندام کی رگ میں لگا (جس کا خون مشکل
سے بند ہوتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد نبوی
میں ایک ڈیرہ لگا دیا تاکہ نزدیک سے ان کو پوچھ لیا کریں[5] جب آپ جنگ
خندق سے لوٹ کر آئے اور ہتھیار اتار رہے اور غسل کیا تو حضرت جبرئیل[6]
آن پہنچے (ایک گھوڑے پر سوار) وہ اپنے سر سے گرد جھاڑ رہے تھے انہوں
نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے خدا کی قسم میں نے تو
اب تک ہتھیار نہیں کھولے چلو بنی قریظہ کی طرف چلو آپ ان کے پاس
پہنچے (ان کو گھیر لیا) آخر آپ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اترے
آپ نے فرمایا سعد جو فیصلہ کرے وہ کرو پھر سعد آئے انہوں نے کہا میں
تو یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو لوگ ان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ قتل کیے جائیں
عورت بچے قید کر لیے جائیں (لونڈی غلام بنیں) اور ان کے مال و اسباب
(مسلمانوں میں) تقسیم ہو جائیں[5]۔ ہشام نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر
دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی سعد بن معاذ جب
زخمی ہوئے، تو انہوں نے یہ دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھ کو اس سے
زیادہ کوئی عمل پسند نہیں ہے کہ میں تیری راہ میں ان لوگوں سے
لڑوں جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا یا وطن سے نکال
دیا (یعنی قریش کے کافروں سے) یا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں تو نے ہماری ان
کی لڑائی ختم کر دی پھر اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھ کو ان سے لڑنے
کے لیے زندہ رکھ تاکہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں اگر تو نے لڑائی ختم
کر دی ہو تو پھر میرا زخم بہا دے (اس کا خون جاری کر دے) میں اسی میں

ف کہتے ہیں آپ نے پندرہ دن تک ان کا محاصرہ رکھا کہیں سے رسد نہیں پہنچتی تھی آخر تنگ آ گئے ان کے سردار نے یہ صلاح دی کہ اپنی عورتوں بچوں کو قتل کر کے ایک بارگی نکل پڑو اور لڑ کر مرو نہیں تو مسلمان ہو جاؤ انہوں نے منظور نہ کیا جب سعد کے فیصلے پر راضی ہو کر اترے تو مسلمانوں نے ان کے قتل کے لیے نالیاں کھود دیں ان میں کھڑا کر کے گردنیں اڑائی گئیں نالیاں خون سے بھر گئیں یہ سب چھ سو یا چار سو آدمی تھے عورتیں بچے الگ وہ لونڈی غلام بنے دغا بازی اور عہد شکنی کی یہی سزا ہے ۱۲ منہ

ف بیمار پرسی کے لیے دور نہ جانا پڑے ۱۲ منہ

وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

مرجاؤں (شہادت پاؤں) اس دعا کے بعد ان کا خون سینہ سے نکلا[۵۱] مسجد کے لوگ تو اس وقت ڈرے کہ بنی غفار کا ڈیرہ جو مسجد میں لگا تھا خون بہہ کر اُس طرف سے آنے لگا مسجد والوں نے پوچھا اجی ڈیرے والو یہ تمہاری طرف سے بہہ بہہ کر کیا آ رہا ہے دیکھا تو سعد کے زخم سے خون پھوٹ کر بہہ رہا ہے آخر وہ مر گئے اللہ ان سے راضی ہو۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے انہوں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبرئیل تیری مدد پر ہیں ابراہیم بن طہمان نے شیبانی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے یوں فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبرئیل تیری مدد پر ہیں[۵۲]

بَابُ ۳۳ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

باب ذات الرقاع کی جنگ کا بیان[۵۴]

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ فَنَزَلَ نَخْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ[۵۵] کی اولاد تھے اور یہ خصفہ بنی ثعلبہ کی اولاد میں سے تھا جو غطفان قبیلے کی ایک شاخ ہیں[۵۶] اس لڑائی میں آنحضرت ص نخل میں جا کر اترے تھے[۵۷] یہ لڑائی جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ

[۵۱] زخم کھل گیا بعضوں نے کہا سعد کی یہ دعا کہ اگر ابھی قریش کی لڑائی باقی ہو قبول نہیں ہوئی کیونکہ سعد کی وفات کے بعد بھی بہت سی لڑائیاں ہوئیں حافظ نے کہا سعد کی دعا قبول ہوئی اور لڑائی باقی رہنے سے مراد ہے کہ قریش کے کافر جنگ کا قصد کر کے لڑیں جنگ خندق کے بعد پھر قریش نے ایسی کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ حدیبیہ میں جنگ ہونے کو تھی مگر صلح ہو گئی مکہ کی فتح میں خود مسلمان چڑھ کر گئے تھے گو سعد کو ہفت اندام کی رگ میں زخم لگا تھا مگر ورم چڑھتے چڑھتے سینہ تک ورم ہو گیا تھا وہاں سے خون جاری ہو گیا اور انہوں نے وفات پائی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۵۲] یہ وہی ڈیرہ تھا جس میں سعد رکھے گئے تھے اس میں ایک عورت تھی رفیدہ جو زخمیوں کی دوا دارو کیا کرتی تھی ۱۲ منہ [۵۳] ابراہیم بن طہمان کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] اکثر کا یہ قول ہے کہ یہ جنگ سنہ ہجری میں خیبر کی جنگ کے بعد ہوئی بعضوں نے کہا خیبر سے پہلے بعضوں نے کہا جنگ خندق سے بھی پہلے چوتھے سال میں اور امام بخاری نے پہلے قول کو ثابت کیا کیونکہ ابو موسیٰ اشعریؓ اس جنگ میں شریک تھے اور وہ خیبر فتح ہونے کے بعد حبش کے ملک سے آئے تھے ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ آگے مذکور ہوگی ۱۲ منہ [۵۵] ظاہر مطلب یہ نکلتا ہے کہ محارب ثعلبہ کی اولاد تھے حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے محارب اور ثعلبہ چچا زاد بھائی تھے قسطلانی نے کہا عبارت میں غلطی ہو گئی ہے صحیح یوں ہے و بنی ثعلبۃ من غطفان ۱۲ منہ [۵۶] بن قیس بن غیلان بن الیاس بن مضر ۱۲ منہ [۵۷] نخل ایک مقام ہے مدینہ سے دو منزل ۱۲ منہ

أَبَا مُوسَىٰ جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي قَرَدٍ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا

ابوموسیٰ اشعریؓ جنگ خیبر کے بعد (حبش سے) آئے تھے[۱] اور عبداللہ بن رجاء نے کہا[۲] ہم کو عمران عطار نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خوف کی نماز ساتویں غزوہ ذات الرقاع میں[۲] پڑھائی اور ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوف کی نماز ذی قرد میں پڑھی[۳] اور بکر بن سوادہ نے کہا مجھ سے زیاد بن نافع نے بیان کیا انہوں نے ابوموسیٰ (علی بن رباح) سے ان سے جابرؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب اور ثعلبہ کی لڑائی میں صحابہ کو خوف کی نماز پڑھائی اور ابن اسحاق نے کہا میں نے وہب بن کیسان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخل میں سے ذات الرقاع کی لڑائی میں گئے وہاں غطفان کے لوگ ملے مگر لڑائی نہیں ہوئی ہر ایک نے دوسرے کو ڈرایا (مسلمانوں نے کافروں کو اور کافروں نے مسلمانوں کو) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی اور یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرد کے دن جہاد کیا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں نکلے ہم چھہوں آدمیوں کے لیے ایک ہی اونٹ تھا باری باری اس پر سوار ہوا کرتے آخر (چلتے چلتے) ہمارے

سلہ[۱] اس کو سراج نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ سلہ[۲] ذات الرقاع کو ساتواں غزوہ کہا تو مزور دہ خیبر کے بعد ہوگا کیونکہ پہلا غزوہ بدر ہے دوسرا احد تیسرا خندق چوتھا قریظہ پانچواں مریسیع چھٹا خیبر ۱۲ منہ سلہ[۳] ذی قرد ایک مقام ہے مدینہ سے ایک منزل پر غطفان کے قریب اس کو نسائی اور طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ سلہ[۴] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ سلہ[۵] حافظ نے کہا ابن اسحاق کی یہ روایت مجھ کو نہیں ملی البتہ امام احمد نے ابن اسحاق سے یہ مضمون نکالا مگر وہ وہب کی روایت سے نہیں ہے ۱۲ منہ سلہ[۶] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو چکی مگر غزوہ ذی قرد دوسرا ہے اور غزوہ ذات الرقاع دوسرا اس وجہ سے یہ روایت مفید نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ سلہ[۷] اور وہ اس میں شریک تھے ۱۲ منہ

وَنَقِبَتْ قَدَمَایَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ۔

پاؤں پھٹ گئے اور میرے تو پاؤں پھٹ کر ناخن بھی گر پڑے تو ہم کیا کرتے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (چندیاں) لپیٹ لیتے اسی سے اس لڑائی کا نام ذات الرقاع ہوا (یعنی چیتھڑے والی لڑائی) کیونکہ پاؤں پر پھٹ جانے کی وجہ سے چیتھڑے باندھنے اور ابوموسیٰ اشعری نے (پہلے) یہ حدیث بیان کی پھر انہوں نے اس کا بیان کرنا برا سمجھا انہوں نے کہا ہم نے یہ جو محنت (اللہ کی راہ میں) اٹھائی تھی تو اس لیے نہیں اٹھائی تھی کہ اس کو بیان کریں ان کو اپنے نیک عمل ظاہر کرنا برا معلوم ہوا۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَوٰةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَوٰتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَوٰةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے اس شخص سے جو غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا خوف کی نماز پڑھی تھی اس نے کہا ایک گروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز میں) صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے مقابل رہا آپ نے اس گروہ کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھا ایک رکعت پڑھی پھر آپ (چپ چاپ) کھڑے رہے اور مقتدی ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کر کے لوٹ گئے دشمن کے مقابل صف باندھی اب دوسرا گروہ آیا (جو دشمن کے مقابل تھا) آپ نے ان کو رکعت ایک پڑھائی جو آپ کی نماز میں باقی رہی تھی پھر آپ (چپ چاپ) بیٹھے رہے اور مقتدیوں نے ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ آپ نے سلام پھیرا اور معاذ بن ہشام نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم نخل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر خوف کی نماز کا ذکر کیا (جیسے اوپر گزرا) امام مالک نے کہا خوف کی نماز میں سب سے عمدہ یہی روایت میں نے سنی معاذ بن ہشام کے ساتھ اس

۱ے بعضوں نے کہا اس لڑائی کو اس لیے ذات الرقاع کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اپنے جھنڈوں میں چندیاں باندھ رکھی تھیں بعضوں نے کہا رقاع نامی وہاں ایک درخت تھا بعضوں نے کہا ایک پہاڑ تھا ۱۲ منہ ۲ے کہتے ہیں اس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا بعضوں نے کہا خوات بن جبیر ۱۲ منہ ۳ے اس کو طبرانی اور ابوداؤد طیالسی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴ے امام بخاری کی غرض اس روایت کے بیان کرنے سے یہی ہے کہ جس غزوہ میں آپ نے خوف کی نماز پڑھی وہ ذات الرقاع کا غزوہ تھا جابرؓ سے بالاتفاق یہی روایتیں منقول ہیں ۱۲ منہ۔

اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ

حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ہشام بن سعد مدنی سے انہوں نے زید بن اسلم سے روایت کیا ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز غزوہ بنی انمار میں پڑھی۔[۱]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا خوف کی نماز میں) امام قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ (مسلمانوں کا) امام کے پیچھے ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کئے کھڑا ہو جو لوگ امام کے پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے (اب امام چپکا کھڑا رہے) مقتدی کھڑے ہو کر اپنے اپنے لیے ایک رکعت اور پڑھ لیں اسی جگہ دو سجدے کر کے ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جو دشمن کے روبرو کھڑے ہیں اب وہ لوگ آئیں ایک رکعت ان کے ساتھ امام پڑھے تو امام کی دو رکعتیں ہو گئیں یہ لوگ ایک رکعت اور اپنے اپنے لیے پڑھیں اور دو دو سجدے کریں (پھر امام اور یہ لوگ سب سلام پھیریں)۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث۔

مجھ سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا کہتے تھے مجھ کو صالح بن خوات نے خبر دی انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے ان کا قول بیان کیا۔[۲]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے کہا

[۱] اس کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں وصل کیا متابعت کے معنی یہاں سمجھ میں نہیں آتے کیونکہ لیث کی یہ روایت مسنداً اور متناً معاذ بن ہشام کی روایت سے مختلف ہے بعضوں نے کہا بنی انمار کے مقامات بنی ثعلبہ کے مقامات سے ملے ہوئے تھے حافظ نے کہا واقدی کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ بنی انمار ایک ہی ہے مگر غزوہ بنی انمار کو امام بخاری نے آگے چل کر الگ بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ عبارت تابعہ اللیث اگلے کی حدیث کے بعد ہونا تھی صحیح بخاری کے ناقلین نے شاید سہو سے یہاں رکھ دی ۱۲ منہ [۲] یعنی موقوفاً نقل کیا ۱۲ منہ۔

قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ۔

۱۶۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ فَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰٓؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰٓؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

۱۶۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِنَانٌ وَّاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ۔

۱۷۰- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ اَبِيْ سِنَانِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ اِذَا

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف (غطفان پر) جہاد کیا ہم لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوئے اور صف باندھی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پہلے ایک گروہ کے ساتھ شروع کی دوسرا گروہ دشمن کی طرف منہ کیے ہوئے کھڑا رہا پھر (ایک رکعت پڑھ کر) یہ گروہ لوٹ گیا اور دوسرے گروہ کی جگہ پر (جو دشمن کے مقابل تھا) کھڑا ہو گیا اب وہ آئے ان کے ساتھ بھی آنحضرتؐ نے ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور ایک گروہ کھڑا ہوا اس نے ایک رکعت (جو باقی رہی تھی) ادا کی اور دوسرا گروہ کھڑا ہوا اس نے بھی ایک رکعت جو باقی تھی ادا کی۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ان کو جابرؓ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا جب آپ وہاں سے لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا اتفاق سے دوپہر دن کو ایسے مقام میں پہنچے جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اتر پڑے اور آپ کے ساتھ لوگ جدا جدا درختوں کے سایہ میں ٹھہرے آپ ایک کیکر کے درخت کے تلے ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی (آپ سو گئے) جابرؓ کہتے ہیں ہم لوگ بھی ذرا سو رہے ایک ہی ایکا ایکی دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا فَجِئْنَا فَاِذَا عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا اخْتَرَطَ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا فَقَالَ لِیْ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ قُلْتُ اللّٰہُ فَھَا ھُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ یُعَاقِبْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاِذَا اَتَیْنَا عَلٰی شَجَرَۃٍ ظَلِیْلَۃٍ تَرَکْنَاھَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَسَیْفُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَۃِ فَاخْتَرَطَہٗ فَقَالَ تَخَافُنِیْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰہُ فَتَھَدَّدَہٗ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی بِطَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰی بِالطَّائِفَۃِ الْاُخْرٰی رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ رَکْعَتَیْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ اِسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِیْھَا مُحَارِبَ خَصَفَۃَ

ہیں ہم آئے دیکھا تو آپ کے ساتھ ایک گنوار بیٹھا ہے (بدو) آپ نے فرمایا ابھی اس گنوار نے کیا کیا میں سو رہا تھا میری تلوار سونت لی میں جاگا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں دیکھی کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تم کو کون بچائے گا میں نے کہا اللہ بچائے گا دیکھو وہ گنوار یہ بیٹھا ہے[۱] پھر آپ نے اس کو کوئی سزا نہ دی[۲] اور ابان بن یزید نے کہا[۳] ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک درخت بہت سایہ دار نظر آیا ہم نے وہ درخت آپ کے اترنے (آرام لینے) کے لیے چھوڑ دیا[۴] اتنے میں ایک مشرک مرد آیا اور آپ کی تلوار جو درخت سے لٹکی تھی اس نے لے کر سونت لی کہنے لگا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں یا نہیں آپ نے فرمایا میں نہیں ڈرتا کہنے لگا۔ آپ کو کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ بچانے والا ہے آخر آپ کے اصحاب نے اس کو دھمکایا اور نماز کی تکبیر ہوئی آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں[۵] پھر وہ ہٹ گئے (دشمن کے سامنے چلے گئے) اب آپ نے دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں[۶] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں (دو فرض دو نفل) اور لوگوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں[۷] اور مسدد نے ابوعوانہ سے روایت کی[۸] انہوں نے ابوالبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے کہ اس شخص کا نام[۹] غورث بن حارث تھا اور آنحضرت نے اس جنگ میں محارب خصفہ کے لوگوں سے لڑائی کی تھی اور ابوالزبیر نے جابرؓ سے یوں روایت کی،

۱؎ ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بچائے گا اسی وقت حضرت جبریلؑ نے اس کے سینے پر ایک گھونسہ لگایا تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھالی اور فرمایا اب میرے ہاتھ سے تجھے کون بچائے گا کہنے لگا کوئی نہیں بچائے گا ۱۲ منہ ۲؎ یہ آپ کی بے انتہا بہادری کی دلیل تھی جو لوگ شجاع اور بہادر ہوتے ہیں ان میں رحم و کرم بھی زیادہ ہوتا ہے کہتے ہیں یہ گنوار بعد کو مسلمان ہوگیا اور اس کی وجہ سے بہت لوگوں نے ہدایت پائی اس گنوار کا نام آگے مذکور ہوگا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ آپ اس کے تلے اتریں ۱۲ منہ ۵؎ کم بخت پیغمبر صاحب سے ایسی بے ادبی کرتا ہے ۱۲ منہ ۶؎ اور سلام پھیر دیا انہوں نے بھی سلام پھیر دیا ۱۲ منہ ۷؎ اور سلام پھیرا انہوں نے بھی سلام پھیرا ۱۲ منہ ۸؎ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے جیسے اہل حدیث کا قول ہے اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۹؎ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۰؎ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سونت لی تھی ۱۲ منہ ۱۱؎ یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَاِنَّمَا جَاءَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِلَى النَّبِيِّ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نخل میں (جو ایک مقام کا نام ہے) آپ نے خوف کی نماز پڑھی اور ابوہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے جہاد میں خوف کی نماز پڑھی حالانکہ ابوہریرہؓ خیبر کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے[۱]

بَابُ ۳۴ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ

وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيْثُ الْاِفْكِ فِيْ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ۔

باب بنی مصطلق جو بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہیں ان کی لڑائی

کا قصہ اس کو غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں[۲] ابن اسحاق نے کہا یہ جنگ ۶ھ میں ہوئی اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ۴ھ ہجری میں[۳] اور نعمان بن راشد نے زہری سے روایت کی کہ تہمت کا واقعہ (جو حضرت عائشہ پر لگائی گئی) اسی جنگ میں ہوا[۴]

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ابن محیریز سے انہوں نے کہا میں مسجد نبوی میں گیا میں نے ابوسعید خدریؓ کو وہاں دیکھا میں نے اس سے عزل کا مسئلہ پوچھا[۵] انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے وہاں ہم نے عرب لوگوں کو قید کیا۔ عورتوں کی ہم کو بہت خواہش ہوئی ہے۔ بے عورت رہنا مشکل ہو گیا ہم نے چاہا عزل کریں پھر ہم نے کہا کہ عزل کیسے کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں آپ سے پوچھ لیں تو عزل کریں آخر ہم نے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کرنے میں کیا برائی ہے کیوں نہیں کرتے اللہ کے علم میں قیامت تک جو جان (دنیا میں) آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی[۶]

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق

---

[۱] اس کو ابوداؤد اور طحاوی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] تو معلوم ہوا کہ ذات الرقاع کی جنگ خیبر کے بعد ہوئی ۱۲ منہ [۳] مریسیع ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے جو ان کے ملک میں تھا اسی لڑائی میں حضرت عائشہ کا ہار گم ہو گیا تھا اور تیمم کا حکم اترا تھا ۱۲ منہ [۴] ابن اسحاق کا قول ان کے مغازی میں اور موسیٰ کا ان کے مغازی میں مروی ہے بیہقی نے قتادہ اور عقبہ سے نکالا ۵ھ ہجری میں ہوئی ۱۲ منہ [۵] اس کو جوزقی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] کہ عزل درست ہے یا نہیں یعنی جماع کے وقت جب انزال قریب ہو تو ذکر باہر نکال لینا تاکہ اولاد نہ ہو ۱۲ منہ [۷] تمہارے عزل سے اس کا آنا بند نہ ہوگا ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هَذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم نے نجد کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اتفاق سے دوپہر کا وقت ایسے جنگل میں آیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آپ ایک درخت کے سایہ میں اترے اور تلوار درخت سے لٹکا دی (تو آپ کے ہمراہی جدا جدا درختوں کے سایہ میں اُترے اسی اثناء میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں خیر ہم گئے دیکھا تو ایک گنوار آپ کے سامنے بیٹھا ہے آپ نے فرمایا ابھی یہ گنوار میرے پاس آیا۔ میں سو رہا تھا اس نے کیا کیا میری تلوار سونت لی میں جاگا تو کیا دیکھتا ہوں ننگی تلوار لیئے میرے سر پر کھڑا ہے کہنے لگا اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ میں نے کہا اللہ بچانے والا ہے یہ سنتے ہی اس نے تلوار نیام میں کر لی اور بیٹھ گیا دیکھو یہ بیٹھا ہے جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہ دی[1]

بَابُ ۳۵ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ۔

باب بنی انمار کی لڑائی کا قصہ (جو ایک قبیلہ ہے)

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے عثمان بن عبداللہ بن سراقہ نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا میں نے غزوہ انمار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے دیکھا آپ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے

بَابُ ۳۶ حَدِيثِ الْإِفْكِ وَالْأَفَكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِفْكُهُمْ۔

باب حضرت عائشہؓ پر جو افک (یعنی طوفان) لگایا گیا اس کا قصہ، افک کا لفظ نِجس نَجس کی طرح کہا جاتا ہے اِفکہم[2]

---

[1] اسی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہ تھے بلکہ پیغمبر تھے دنیا کے بادشاہوں میں یہ قاعدہ ہے کہ بادشاہ پر جو کوئی حملہ کرے وہ سزا موت کے قابل ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] (سورہ احقاف میں جو آیا ہے) وذالک افکہم وہ بکسر ہمزہ ہے اور بفتح ہمزہ بسکون فا اور اَفَکَهُمْ یہ فتح ہمزہ وفا بھی آیا ہے جس نے افکہم بہ فتح ہمزہ وفا وکاف پڑھا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا اس نے ان کو ایمان سے پھیر دیا اور جھوٹا بنایا جیسے (سورہ الذاریات یوفک عنہ من افک ہے یعنی قرآن سے وہی منحرف ہوتا ہے (پھیرا جاتا ہے) جو اللہ کے علم میں منحرف قرار پا چکا ہے (پھیرا جا چکا ہے ۱۲ منہ

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود (چاروں) نے حضرت عائشہؓ سے طوفان کا قصہ روایت کیا۔ اور ان میں ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا۔ ان میں سے کوئی، دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا اور عمدگی سے یہ قصہ بیان کرتا تھا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد رکھی جو اس نے حضرت عائشہؓ سے نقل کی اور ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ ایک دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا[۱] ان لوگوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا آپ جب سفر میں جاتے تو اپنی بیبیوں پر قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے ایک بار ایسا ہوا ایک لڑائی میں (غزوہ مریسیع میں) آپ نے ہم پر قرعہ ڈالا میرا نام نکلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اس وقت پردے کا حکم اتر چکا تھا[۲] میں ایک ہودے میں بیٹھ کر (اونٹ پر) چڑھائی جاتی اور اسی میں رہ کر اتاری جاتی خیر ہم اسی طرح سفر کرتے رہے جب آپ اس جہاد سے لوٹے اور ہم مدینہ کے نزدیک پہنچے تو ایک رات آپ نے کوچ پکارا جب کوچ پکارا گیا تو میں اٹھی اور (حاجت کے لیے اکیلی) چلی لشکر کے پرے نکل گئی جب حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنی جگہ پر آئی میں نے اپنا سینہ جو چھوا تو معلوم ہوا میرا ہار جو ظفار[۳] کے نگینوں کا تھا ٹوٹ کر گر گیا ہے میں پھر لوٹی اور ہار ڈھونڈھنے لگی اس کو ڈھونڈھنے

[۱] اس سارے کلام سے ابن شہاب کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جو حدیث یہاں بیان کی ہے یہ بحیثیت مجموعی ان چاروں شخصوں سے منقول ہے مگر یہ نہیں ہے کہ اس کا ہر کلمہ چاروں شخصوں نے بیان کیا ہو ۱۲ منہ [۲] معلوم ہوا کہ پردے کا مطلب یہ نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں گھروں سے باہر نہ نکلیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے ہمراہ سفر میں کیوں لے جاتے حضرت عائشہؓ کا یہی مذہب تھا اسی لیے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حج کے لیے تشریف لے گئیں جنگ جمل میں گئیں لیکن بی بی ام سلمہؓ کا یہ خیال تھا کہ گھر کے باہر نہ جائیں اور ذرا حکم آنحضرت گھر ہی میں رہیں ۱۲ منہ [۳] ظفار ایک شہر کا نام ہے یمن میں ۱۲ منہ

رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ
ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي
فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ
كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى
بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي
فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَ
لَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ
فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ
وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا
الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ
الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَ
لَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَ
ظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ
صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ
وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ
نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ
فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ
وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَوَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ
مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ
رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا
فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوغِرِينَ
فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ قَالَتْ فَهَلَكَ
مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ

میں مجھ کو دیر ہوگئی ادھر وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ اٹھایا کرتے تھے
وہ سمجھے میں ہودے میں بیٹھی ہوں انہوں نے ہودہ اٹھاکر میرے اونٹ
پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی تھیں ایسی
موٹی پر گوشت نہ تھیں ذرا سا تو کھانا کھاتیں اس لیئے ہودہ اٹھانے والوں نے
جب ہودہ اٹھایا۔ انہوں نے اس کے ہلکے پنے پر خیال نہیں کیا اور یہ
بھی تھا کہ میں اس وقت کم سن چھوکری تھی (میرا بوجھ ہی کیا تھا) غرض انہوں
نے اونٹ اٹھایا اور چلتے ہوئے جب سارا لشکر چمپت ہوگیا اس وقت
میرا ہار ملا میں جوان کے ٹھکانوں میں آئی دیکھتی کیا ہوں آدمی کا نام
نہیں نہ کوئی بات کرنے والا نہ کوئی جواب دینے والا آخر (مجبور ہو
کر) میں اس مقام پر چلی گئی جہاں میں ٹھہری تھی میں نے یہ خیال کیا کہ
جب قافلہ والے مجھ کو (ہودہ میں) نہ پائیں گے۔ تو یہیں ڈھونڈھنے
آئیں گے خیر میں اسی جگہ بیٹھی تھی اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں
سوگئی ایک شخص تھا صفوان بن معطل سلمی ذکوانی وہ لشکر کے پیچھے
رہا کرتا (گرا پڑا اٹھالیتا) وہ جو میرے ٹھکانے میں آیا اس نے دیکھا کوئی
شخص سو رہا ہے اس نے دیکھتے ہی مجھ کو پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم
اترنے سے پہلے اس نے مجھ کو دیکھا تھا اس نے مجھ کو پہچان کر انا للہ
وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی میں نے اوڑھنی سے منہ
ڈھانپ لیا خدا کی قسم نہ ہم دونوں نے کوئی بات کی نہ میں نے اس کی کوئی
بات سنی ایک انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا تو سنا خیر وہ اونٹ پر سے اترا،
اس نے اونٹ بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پاؤں رکھا میں کھڑی ہوئی
اونٹ پر چڑھ گئی اور وہ بے چارہ پیدل چلتا رہا یہاں تک کہ ہم دونوں سخت
گرمی کے وقت ٹھیک دوپہر کو لشکر میں پہنچے اس وقت لشکر کے لوگ (آرام
کے لیئے اتر پڑے تھے حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر جو لوگ تباہ ہونے والے
تھے وہ (اس مقدمہ میں طوفان لگاکر) تباہ ہوئے اور اس طوفان والوں کا
سرغنہ (بانی مبانی) عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق مشہور) تھا۔ عروہ نے کہا مجھ کو

كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْمَعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ بْنُ سَلُولَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي !!!
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ !!!

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ

یہ خبر پہنچی ہے کہ اس طوفان کا اس کے پاس چرچا ہوتا لوگ بیان کرتے تو وہ اس کو تسلیم کرتا کان لگا کر سنتا کھود کرید کر خواہ مخواہ اس کو پوچھتا اور (اسی سند سے) عروہ سے منقول ہے کہ ان طوفان جوڑنے والوں میں انہی لوگوں کا نام لیا گیا حسان بن ثابت مسطح بن اثاثہ حمنہ بنت جحش باقی لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے مگر ان کی ایک جماعت تھی جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا[۱] ان سب میں بڑا (یعنی بڑا) عبداللہ بن ابی سلول تھا (اسی سند سے) عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ باوجود اس کے کہ حسان نے ان کو تہمت لگائی تھی مگر وہ حسان کو برا کہنا پسند نہیں کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ حسان نے ہی یہ شعر کہی ہے۔ ؎

میرا باپ دادا میری ابرو
محمدؐ کی عزت کا کریں گے بچاؤ[۲]

حضرت عائشہؓ نے کہا (یہ بات تو بیچ میں آ گئی) خیر میں سفر سے مدینہ آئی بیمار پڑ گئی ایک مہینے تک بیمار رہی ادھر لوگ طوفان والوں کی باتوں میں گھس پیٹھ کرتے رہے مجھ کو کچھ ہی نہیں ہوئی ایک ذرا وہم میرے دل میں اس وجہ سے آتا کہ جیسی مہربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر پہلے رکھتے تھے ویسی میں نے اس بیماری میں نہ پائی آپ اندر آ کر سلام کرتے اور صرف یہ پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہے اس سے مجھ کو شک ہوتی (کہ آپ کچھ ناراض ہیں) مگر اس طوفان کی مجھ کو خبر نہ تھی خیر جب میں بیماری سے ذرا اچھی ہوئی تو مسطح کی ماں کی کے ساتھ مناصع کی طرف گئی[۳] وہاں ہم لوگ راتوں کو پاخانہ کو جایا کرتے تھے ایک رات کو جاتے پھر دوسری رات کو اس زمانہ میں ہمارے

[۱] جن لوگوں نے طوفان کھڑا کیا تم میں سے ایک گروہ ہیں ۱۲منہ [۲] حسان نے یہ قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور مشرکین کی ہجو میں لکھا ہے مطلب یہ ہے کہ میں میرا باپ میرا دادا میری آبرو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ابرو پر تصدق ہیں جہاں تک ہو سکے گا آپ کی عزت کا بچاؤ کریں گا حضرت عائشہؓ نے باوجودیکہ حسان نے ان کی نسبت ایسا سخت بہتان کیا تھا مگر اس وجہ سے کہ وہ آنحضرت ؐ کا مداح اور ثنا خواں تھا اس کا برا کہنا گوارا نہیں کیا سبحان اللہ پاک نفسی اور ایمانداری اس کو کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کا عجیب حال ہو گیا ہے اللہ رحم کرے جہاں کسی مولوی یا مشائخ سے ایک بات میں اختلاف ان پڑا تو بس پھر سارے فضائل اور مناقب اختلاف کرنے والے کے کالعدم ہو جاتے ہیں اور ایمان والوں کو کافر بنایا جاتا ہے اللہ ایسے تعصب اور نفسانیت سے بچائے رکھے ۱۲منہ [۳] مناصع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے باہر ۱۲منہ

نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ

گھروں کے پاس پاخانے نہیں بنے تھے اور ہم اگلے زمانے کے عربوں کی طرح جنگل میں پاخانہ پھرنے کو جایا کرتے گھروں میں پاخانے بنانے سے ہم کو تکلیف ہوتی ہیں اور مسطح کی ماں (سلمیٰ) جو ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی ابوبکرؓ (میرے والد) کی خالہ تھی مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب اس کا بیٹا تھا[۵۱] ساتھ ساتھ گئے جب میں اور وہ دونوں پاخانے سے فراغت پا کر گھر کو لوٹے آرہے تھے اس وقت اس کا پاؤں چادر میں اُلجھا وہ گر پڑی کہنے لگی موا انگوڑا مسطح میں نے کہا ہائیں بری بات مسطح بدر کی جنگ میں شریک تھا تو اس کو برا کہتی ہے اس نے کہا اری بندی تو نے مسطح کی بات نہیں سنی میں نے کہا کیا بات ہے اس نے بیان کی جب تو مارے رنج کے میری بیماری دونی ہو گئی[۵۲] جب میں گھر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے آپ نے (دور ہی سے) سلام کیا پوچھا اب کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھے آپؐ اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی پروانگی دیجیے میری نیت یہ تھی کہ میں ان کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں (شاید مسطح کی ماں نے غلط کہا ہو) آپ نے اجازت دی (میں گئی) میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں انھوں نے کہا بیٹا تو اتنا رنج نہ کر خدا کی قسم یہ تو اکثر ہوتا آیا ہے جب کسی خوب صورت کی سوکنیں ہوں اور خاوند اس کو چاہتا ہو تو وہ ایسے بہت چلنز کرتی ہیں[۵۳]۔ میں نے کہا سبحان اللہ کیا لوگ ایسی (جھوٹی) بات منہ سے نکالنے لگے (اس کا چرچا کرنے لگے) میری ساری رات روتے دھوتے گزری صبح تک نہ آنسو تھمے نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم،

[۵۱] تو مسطح ابوبکرؓ کا بھانجا ہوا ۱۲ منہ [۵۲] ہائے کیسے قاسی القلب یہ طوفان لگانے والے تھے ایک بھولی بھالی شریف زادی دو دو کر بیمار پر ایسی تہمتیں جوڑنا ۱۲ منہ [۵۳] تاکہ یہ خوبصورت عورت خاوند کی نظر سے گر جائے ہر چند اس طوفان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بی بی نہ تھی مگر حمنہ بنت جحش جو ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں وہ بھی اس طوفان میں شریک تھی تو حضرت عائشہؓ کی والدہ نے یہ خیال کیا کہ شاید ان کی سوکنوں کی بھی اس میں کچھ سازش ہو ۱۲ منہ [۵۴] ایک کم سن بھولی بھالی شریف لڑکی دوسرے بیمار پھر ایسی تہمت سے اس کا کیا حال ہوگا ۱۲ منہ

اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِيْ قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْاَلُهُمَا وَيَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَآءَةِ اَهْلِهٖ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ لَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اُسَامَةُ اَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَّسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اَيْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَّرِيْبُكِ قَالَتْ بَرِيْرَةُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهٗ غَيْرَ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَّهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْهُ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَا يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ اَخُوْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ

نے جب وحی اترنے میں دیر ہوئی تو حضرت علیؓ اور اسامہ بن زید کو بلوایا ان سے پوچھا مشورہ لیا. کہا میں اس عورت کو (یعنے حضرت عائشہؓ کو) چھوڑ دوں اسامہ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے وہ جانتے تھے کہ وہ عورت ایسی باتوں سے پاک ہے اور جیسے وہ ہمارے لوگوں سے دلی محبت رکھتے تھے یہی مشورہ دیا انہوں نے کہا یارسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو اس کو نیک (پاک دامن) ہی سمجھتے ہیں[۵۱] اور علیؓ نے کہا یارسول اللہ اللہ نے آپ پر عورتوں کی تنگی نہیں رکھی کیا یہی عورت ہے اور بہت سی عورتیں ہیں[۵۲] آپ ذرا بریرہ اس کی چھوکری سے تو پوچھیے وہ سچ سچ اس کا حال بتلا دے گی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کو بلایا اور پوچھا بریرہ (سچ کہیو) کیا تو نے عائشہؓ سے کبھی کوئی بات دیکھی ہے جس سے اس کی پاکدامنی میں شک پیدا ہو بریرہؓ نے کہا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں نے تو کبھی کوئی بات اس میں عیب کی نہیں دیکھی اتنی بات ہے (اللہ رکھے) ابھی کم عمر لڑکی ہے (ایسی بھولی بھالی ہے) گھر میں آٹا گندھا رکھا ہوتا ہے وہ سو جاتی ہے بکری آن کر آٹا کھا لیتی ہے[۵۳] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرتؐ یہ سن کر اسی دن کھڑے اور منبر پر آن کر عبداللہ بن ابی (مردود) کی شکایت کرنے لگے آپ نے فرمایا مسلمانو اس شخص سے کون میرا بدلہ لیتا ہے جس نے میری بی بی کی بدنامی مجھ تک پہنچائی خدا کی قسم میں تو اپنی بی بی کو نیک (پاک دامن) ہی سمجھتا ہوں اور جن بیچارے) سے تہمت لگاتے ہیں اس کو بھی بھلا آدمی جانتا ہوں وہ کبھی میری بی بی کے پاس نہیں گیا جب تک میں اس کے ساتھ نہیں ہوا یہ سنتے ہی سعد بن معاذ بنی عبدالاشہل (اوس قبیلے) میں سے کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر یہ تہمت لگانے والا میر

[۵۱] بہتان لگانے والے بدبخت جھوٹے ہیں ۱۲ منہ [۵۲] یعنی شبہ ہے تو چھوڑ دیجیے۔ دوسری عورت کر لیجیے اسی وقت سے حضرت عائشہؓ کو حضرت علیؓ سے بمقتضائے بشریت رنجش پیدا ہوئی اور یہ رنجش مدت تک قائم رہی یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ حضرت علی کا نام تک نہ لیتیں ۱۲ منہ [۵۳] بریرہؓ کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کو معاذ اللہ ایسے برے اور فحش کاموں سے کیا نسبت وہ تو بالکل کم سن بھولی بھالی لڑکی ہیں یہ کام تو چلتی عورتوں کے ہیں وہ تو آٹے کی حفاظت نہیں کر سکتیں ۱۲ منہ

فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْذِرُكَ فَاِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهٖ مِنْ فَخِذِهٖ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَّهْطِكَ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ يُّقْتَلَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ قَالَتْ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ كُلَّهٗ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَآ اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَّا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَآ اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَظُنُّ اَنَّ الْبُكَآءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ فَبَيْنَا اَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيَّ

قبیلے اوس میں سے ہے تو ابھی اس کی گردن مارتا ہوں اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو آپ حکم دیجیئے جو آپ حکم دیں گے وہ ہم بجا لائیں گے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ سن کر خزرج کا ایک مرد کھڑا ہوا حسان (تہمت کرنے والے) کی ماں اس کی چچازاد بہن ہوتی تھی اس کے قبیلے کی تھی اس کا نام سعد بن عبادہ تھا وہ خزرج کا سردار تھا پہلے تو وہ اچھا نیک آدمی تھی مگر اس کو (سعد بن معاذ کے کلام پر) اپنی قوم کی پَچ آئی وہ سعد بن معاذؓ سے کہنے لگا پروردگار کے بقاء کی قسم تو جھوٹا ہے تو اس کو نہیں مار سکتا تیری کیا مجال جو مارے اگر (وہ تہمت لگانے والا) تیری قوم کا ہوتا تو کبھی اس کا قتل گوارا نہ کرتا[1] یہ سن کر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے انہوں نے سعد بن عبادہ سے کہا تو جھوٹا ہے قسم اللہ کے بقاء کی ہم تو ضرور اس کو قتل کریں گے تو منافق ہے جب تو منافقوں کی پَچ کرتا ہے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں (اس گفتگو پر) دونوں قبیلوں اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور لڑنے پر مستعد ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپ ان کو چپ کراتے (سمجھاتے) رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں برابر سارے دن روتی رہی نہ تو میرے آنسو تھمتے تھے نہ مجھ کو نیند آتی تھی میرے ماں باپ بھی میرے پاس رہے میں دو رات اور ایک دن سے برابر رو رہی تھی نہ تو میرا آنسو تھمتا تھا نہ مجھ کو نیند آتی تھی یہاں تک کہ میں سمجھی میرا کلیجہ (روتے روتے) پھٹ جائے گا اس حال میں میرے ماں باپ بھی میرے پاس تھے میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے

---

[1] سعد بن عبادہ اس وقت شیطان کے اغوا میں آ گئے ان کو قومی جوش نے ناحق کوشش کر دیا ورنہ وہ صحابی تھے پکے مسلمان تھے حالانکہ سعد بن معاذ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم خزرج کے آدمی کو مار ڈالیں گے صرف یہ کہا تھا کہ آنحضرت کا حکم بجا لائیں گے اس میں سعد بن عبادہ کا غصہ محض بے جا تھا انہی سعد بن عبادہ نے حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت خلافت کے وقت بھی خلاف کیا اور خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں مرے حضرت عمر رضؓ کہا کرتے تھے اللہ ان کو تباہ کرے یعنی انہوں نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوانے اور سارا انتظام بگاڑ دینے کا قصد کیا تھا اگر وہ خلیفہ ہونے جیسے سعد بن عبادہ کہتے تھے تو ایک دن بھی کام نہ چلتا ما منہ؟

امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي فِيمَا قَالَ فَقَالَ أَبِي وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَتْ أُمِّي وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ

(اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت دی وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی خیر ہم اس حال میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے سلام کیا پھر بیٹھ گئے اور جس دن سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے تہمت کے بعد ایک مہینہ تک ٹھہرے رہے میرے باب میں کوئی وحی آپ پر نہیں آئی[۱] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ نے بیٹھ کر کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمانے لگے امابعد عائشہ مجھ کو تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے اگر تو بے گناہ ہے تو اللہ عنقریب تیری پاک دامنی بیان کردے گا اور اگر (بالفرض) تو کسی گناہ میں آلودہ ہو گئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر کیونکہ بندہ اگر اپنے گناہ کا اقرار کرے پھر توبہ کرے تو اللہ معاف کر دیتا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم تقریر ختم کر چکے۔ ایک ہی ابکا میرے آنسو بند ہو گئے ایسے بند ہوئے کہ ایک قطرہ بھی میں نے نہیں پایا[۲] میں نے اپنے والد سے کہا ابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دو آپ کیا کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آپ کی بات کا کیا جواب دوں[۳] پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا تم ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کچھ جواب دو انہوں نے بھی یہی کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آپ کو کیا جواب دوں (جب میں نے دیکھا میرے ماں باپ بھی عاجز ہو گئے کچھ نہیں کہہ سکتے) تو میں نے خود ہی کہنا شروع کیا۔ اس وقت میں ایک کم سن لڑکی تھی قرآن بھی میں نے بہت نہیں پڑھا تھا میں نے کہا قسم خدا کی

[۱] اور آپ ایک مہینے تک رنج اور تردد میں رہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو اپنے گھر کے متعلق بھی کوئی غیب کی بات بغیر اللہ کے بتلائے معلوم نہیں ہو سکتی پھر دوسرے اولیاء اللہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار ہوتے ہیں ان کو ایسا علم کہاں سے آیا کہ جو بات غیب کی چاہیں وہ معلوم کریں البتہ اللہ تعالیٰ جب کوئی بات بتانا چاہے تو یہ اور بات ہے ۱۲ منہ [۲] جب رنج حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو آنسو تھم جاتے ہیں آدمی ہکا بکا ہو کر رہ جاتا ہے ۱۲ منہ [۳] ابوبکر صدیقؓ اول تو عاشق رسول تھے معشوق پر سے مال اور دولت سب تصدق ہے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ایسا معقول تھا کہ اس کا کچھ جواب نہیں ہو سکتا تھا ۱۲ منہ

لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ مِنْهُ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ فَوَاللّٰهِ لَا أَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ حِيْنَئِذٍ بَرِيْئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَاءَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِيْ شَأْنِيْ وَحْيًا يُتْلٰى لَشَأْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهٗ مَا كَانَ يَأْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ قُوْمِيْ إِلَيْهِ فَقُلْتُ

تم نے تو یہ بات سُن لی اور وہ تمہارے دلوں میں جم گئی تم نے اس کو سچ سمجھا (جب تو میری طرف سے شبہ آگیا) اب اگر میں یہ کہوں میں بے گناہ ہوں جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھو گے ہاں اگر میں (جھوٹ) ایک گناہ کا اقرار کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے خدا کی قسم اب میری اور تمہاری وہی کیفیت ہے جو یوسف کے والد کی تھی[۵۱] انہوں نے کہا تھا اب اچھی طرح صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تم جو کہہ رہے ہو اس پر اللہ میری مدد کرنے والا ہے یہ کہہ کر میں نے اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ رہی مجھے معلوم تھا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں بے گناہ ہوں اور وہ ضرور میری پاکدامنی بیان کرے گا مگر مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ میرے باب میں قرآن اترے گا جو (قیامت تک) پڑھا جائے گا کیونکہ میں اپنی حیثیت اتنی نہ سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ (اتنا بڑا شہنشاہ) میرے باب میں کچھ کلام کرے[۵۲] مجھ کو یہ امید تھی کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے مقدمہ میں کوئی خواب . جائے گا جس کے ذریعہ اللہ میری پاکی کھول دے گا پھر خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے جہاں بیٹھے تھے سرکے بھی نہیں نہ کوئی گھر کا آدمی باہر گیا اتنے میں آپ پر وحی کی حالت طاری ہوئی جیسے سختی وحی کے وقت آپ پر ہوا کرتی تھی وہ ہونے لگی یہ سختی اس کلام کے بوجھ سے جو آپ پر اترتا تھا ایسی ہوتی تھی کہ سردی کے موسم میں آپ کے جسم سے موتی کی طرح پسینہ ٹپکنے لگتا خیر جب وحی کی حالت گزر چکی تو آپ (خوشی سے) ہنسنے لگے پہلی بات جو آپ نے منہ سے نکالی وہ یہ تھی عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ نے تیری پاک دامنی بیان فرما دی اس وقت میری والدہ کہنے لگیں اٹھ، آنحضرت کا شکریہ کر میں نے کہا خدا قسم میں تو کبھی اٹھ کر آپ کا

[۵۱] حضرت عائشہؓ رنج میں یعقوبؑ کا نام بھول گئیں ۱۲منہ [۵۲] کہاں میں ایک ناچیز بندی اور کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ سبحان اللہ حضرت عائشہؓ جب ہر طرف سے مایوس ہوگئیں ماں باپ کا آدمی کو بڑا آسرا ہوتا ہے وہ بھی خاموش ہوگئے خاوند عورت کو سب سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اس کے دل میں بھی وہم آگیا اب کوئی نہ رہا بجز خداوند کریم کے تب اس کا دریائے رحم وکرم جوش میں آیا اور اسی وقت اس نے تکلم فرمایا حضرت جبرائیل کو بھیجا اور پیغمبر صاحب پر اپنا کلام اتارا ۱۲منہ

وَاللّٰهِ لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِيْنَ
جَاءُوْا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ
هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ
يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ
وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا
بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي
لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ
الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا
مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ
أَمْرِي فَقَالَ لِزَيْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي
وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ
الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَطَفِقَتْ
أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ

شکریہ نہیں کرنے کی میں تو بس اپنے مالک پروردگار کا شکریہ کروں گی[1] اللہ
تعالیٰ نے یہ دس آیتیں اتاریں جن لوگوں نے تم میں یہ بہتان اٹھایا اخیر تک
اور اللہ تعالیٰ نے میری بے گناہی صاف فرمادی[2] اور ابوبکر صدیق
جو رشتہ داری اور محتاجی کی وجہ سے مسطح سے کچھ سلوک کرتے تھے
انہوں نے کہا اب میں مسطح سے کبھی کوئی سلوک نہیں کرنے کا اس
نے ایسی نزلت کی) عائشہؓ پر ایسی تہمت لگائی تب اللہ تعالیٰ نے (اسی
سورہ نور) میں یہ آیت اتاری جو لوگ تم میں بزرگی اور مقدور والے ہیں
وہ یوں قسم نہ کھائیں اخیر آیت غفور رحیم تک اس وقت ابوبکر کہنے لگے
کیوں نہیں میں تو یہ چاہتا ہوں اللہ مجھ کو بخشے اور انہوں نے مسطح کو
جو دیا کرتے تھے پھر دینا شروع کر دیا کہنے لگے خدا کی قسم میں یہ معمول
کبھی بند نہیں کرنے کا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے (تہمت کے دنوں میں) ام المومنین (جو میری سوکن تھیں)
زینب سے میرا حال پوچھا آپ نے فرمایا تم عائشہؓ کو کیسا سمجھتی ہو تم نے
اس کو کیسا دیکھا۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کو بچائے
رکھتی ہوں[3] خدا کی قسم میں تو عائشہ کو اچھا ہی سمجھتی ہوں حضرت عائشہ کہتی
ہیں آنحضرت کی بی بیوں میں زینب ہی میرے برابر کی تھیں[4] اللہ نے
ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے ان کو بچائے رکھا[5] لیکن ان
کی بہن حمنہ نے اپنی بہن کے خیال سے لڑنا شروع
کیا وہ بھی دوسرے تہمت لگانے والوں کے ساتھ

---

[1] اس وقت حضرت عائشہؓ توحید میں مستغرق تھیں یہ کیفیت اکثر اولیاء اللہ کو بھی ہوتی ہے پروردگار کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اس کو توحید شہودی یا وجودی کہتے ہیں بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے یہ ناز محبوبیت کے طور پر فرمایا۔ اور ان کا ناز بجا تھا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو یہ توقع تھی کہ آپ اس خبر کو سنتے ہی اس کو جھوٹ اور لغو سمجھیں گے برخلاف توقع آپ کے دل میں بھی وہم آگیا اور آپ ایک مدت تک رنج اور تشویش میں رہے اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا پیغمبر صاحبؐ اور حضرت عائشہؓ کے درجے بلند کرنا۔ منافقوں کو ذلیل اور خوار کرنا خیرخواہ اور مخلص مسلمانوں کی تمیز کرا دینا الی غیر ذلک من الفوائد ۱۲ منہ [2] اب اگر کوئی حضرت عائشہ کی پاکدامنی کا انکار کرے تو کافر و ملعون ہے شیعہ بھی جو حضرت عائشہؓ سے دشمنی رکھتے ہیں انکی پاکدامنی کے معترف ہیں ۱۲ منہ
[3] جو بات نہیں سنی اس کو سنا اور جو نہیں دیکھی اس کو دیکھا نہیں کہتے ۱۲ منہ [4] یعنی میرے مقابلہ کی حسن اور جمال اور شرافت میں سبحان اللہ سوکن ہو کر سچی بات کہنا کتنی مشکل ہے ۱۲ منہ
[5] ارشاد ہوا سبحانک ھذا بہتان عظیم ۱۲ منہ [6] وہ اس تہمت میں نہ پھنسیں ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهٖ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا فَرَاجَعُوهُ فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَا شَكٍّ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَانَ فِي أَصْلِ الْعَتِيقِ كَذٰلِكَ۔

تباہ ہوئیں[۱] ابن شہاب نے کہا یہ وہ حدیث ہے جو ان چاروں شخصوں عروہ سعید، علقمہ، عبید اللہ سے مجھ کو پہنچی عروہ نے یہ بھی کہا حضرت عائشہؓ کہتی تھیں خدا کی قسم جس مرد سے مجھ کو تہمت لگائی تھی (صفوان بن معطل) وہ (بے چارہ یہ تہمتیں سن کر تعجب سے) کہتا سبحان اللہ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے تو کسی عورت کا ستر تک کبھی نہیں کھولا (جماع کیسا) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس کے بعد وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا[۲]

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہشام بن یوسف نے اپنی یاد سے مجھ کو لکھوایا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ولید بن عبد الملک بن مروان (خلیفہ) نے پوچھا کیا تم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علیؓ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ کو تہمت لگائی تھی میں نے کہا نہیں[۳] مگر تمہاری قوم (قریش) کے دو آدمیوں ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں حضرت علیؓ ان کے باب میں خاموش تھے (یا خطا پر تھے)[۴] پھر لوگوں نے ہشام بن یوسف یا زہری سے دوبارہ پوچھا انہوں نے یہی کہا مُسَلِّمًا اس میں کوئی شک نہ کی مُسِیْئًا کا لفظ نہیں کہا اور علیہ کا لفظ زیادہ کیا (یعنی زہری نے ولید کو اور جواب نہیں دیا) اور پرانے نسخہ میں مسلمًا کا لفظ تھا[۵]

ف۱ ذلیل وخوار ہوئیں حد پڑی یہ تو وہی مثل ہوئی مدعی سست اور گواہ چست حمنہ کا یہ مطلب یہ تھا کہ اگر حضرت عائشہؓ الگ ہوگئیں تو پیغمبر صاحبؐ کی پوری توجہ میری بہن پر ہو جائے گی ۱۲ منہ ف۲ پاکوں کا ایسا ہی نیک انجام ہوتا ہے جھوٹے ایک نہ ایک دن ذلیل اور خوار ہوتے ہیں ۱۲ منہ ف۳ مجھ کو تو ایسی خبر نہیں پہنچی ۱۲ منہ ف۴ اکثر روایتوں میں مسلّم کا لفظ ہے یعنی نہ تہمت لگانے والے والوں میں شریک تھے نہ تہمت لگانے والوں کا رد کرتے تھے اسامہ کی طرح حضرت عائشہؓ کی تعریف اور توصیف کرتے تھے بعضی روایتوں میں مسیئًا ہے یعنی برا کرنے والا خطا کرنے والا مطلب یہی ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ کی ہمدردی نہ کی ان کی تہمت پر رنج نہ کیا یہ نہیں کہ معاذ اللہ حضرت علیؓ ان کو تہمت لگانے میں شریک تھے ایسا امر قبیح حضرت علیؓ کی شان سے بہت بعید ہے ابن مردویہ کی روایت میں یوں ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ حضرت علیؓ نے میرے ساتھ برائی کی اللہ ان کو بخشے ۱۲ منہ ف۵ نہ مسیئًا کا لیکن عبد الرزاق نے مسیئًا کا لفظ روایت کیا اور ابن مردویہ کی روایت میں سلاتی فی شانی ہے اس سے بھی مسیئًا کی تائید ہو جاتی ہے ہوا یہ تھا کہ بنی امیہ کم بخت حضرت علیؓ کے دشمن تھے ان کو خوش کرنے کے لیے لوگوں نے یہ لگا دیا کہ حضرت عائشہؓ پر تہمت ہوئی اس کے بانی مبانی معاذ اللہ حضرت علیؓ تھے بنی امیہ کو یہ عمدہ شگوفہ ہاتھ لگا ولید بن عبد الملک نے زہری سے اسی لیے پوچھا ہشام بن عبد الملک کا بھی یہی اعتقاد تھا یہ سب مروان کے جنے تھے شافعی نے روایت کی کہ سلیمان بن یسار ہشام بن عبد الملک کے پاس گئے ہشام نے پوچھا سلیمان اس تہمت کا بانی مبانی کون تھا؟ باقی برصفحہ آئندہ

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ وَمَا ذَاكِ قَالَتِ ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيثَ قَالَتْ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے کہا مجھ سے مسروق بن اجدع نے بیان کیا کہا مجھ سے ام رومان نے جو حضرت عائشہؓ کی والدہ تھیں انہوں نے کہا میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے کو تباہ کرے فلانے کو تباہ کرے میں نے پوچھا سبب کیا کہنے لگی میرا بیٹا بھی اس بات کے بیان کرنے میں شریک ہے ام رومان نے کہا کون سی بات اس وقت اس نے بہتان کا حال بیان کیا عائشہؓ نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس بات کی خبر ہو گئی اس نے کہا ہاں پھر پوچھا ابوبکر کو اس نے کہا ہاں یہ سنتے ہی عائشہؓ بیہوش ہو کر گر پڑی ہوش آیا تو لرزہ بخار چڑھا ہوا تھا میں نے اس کے کپڑے اس پر ڈال دیئے اور چھپا دیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پوچھا اس کو کیا ہوا میں نے عرض کیا لرزے سے بخار چڑھا ہے آپ نے فرمایا شاید اس نے وہ (طوفان) کی بات سن پائی میں نے کہا جی ہاں پھر عائشہ اٹھ کر بیٹھی کہنے لگی خدا کی قسم اگر میں قسم کھا کر بھی کہوں میں بے گناہ ہوں جب بھی تم لوگ مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور میں بیان کروں[۱] تب بھی میرا عذر نہیں ماننے کے میری اور تمہاری کہاوت وہی ہے جو یعقوب کی ان کے بیٹوں کے ساتھ گزری یعقوب نے صبر کیا) کہا اللہ ان باتوں پر جو تم بناتے ہو مدد کرنے والا ہے ام رومان کہتی ہیں آنحضرت عائشہ کی یہ تقریر سن کر لوٹ گئے کچھ جواب نہیں دیا آخر اللہ نے خود عائشہؓ کی پاکدامنی اتاری وہ آنحضرتؐ سے کہنے لگی بس میں اللہ ہی کا شکر

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ انہوں نے کہا عبداللہ بن ابی اس نے کہا تو جھوٹا ہے علیؓ اس کے بانی مبانی تھے پھر زہری ان کے پاس آئے ہشام نے ان سے بھی یہی سوال کیا زہری نے وہی جواب دیا کہ عبداللہ بن ابی اس کا بانی مبانی تھا ہشام نے کہا تو جھوٹا ہے زہری نے کہا بھلا میں جھوٹ بولوں گا تیرا باپ نہیں خدا کی قسم اگر آسمان سے آواز آئے اللہ نے جھوٹ بولنا درست کر دیا جب بھی میں جھوٹ نہ بولوں انہی معلوم ہوا ہشام اور ولید خود دونوں جھوٹے تھے حضرت علی پر بہتان رکھتے تھے یہ بھی ان بہتان والوں کے بھائی تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ پر بہتان کیا تھا ۱۲ منہ **حواشی صفحہ ہذا** ۱ے کہ معاذ اللہ حضرت عائشہؓ کو فلاں شخص سے بدنام کرتے ہیں ۱۲ منہ ۲ے لشکر سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے ۱۲ منہ ۳ے کہ ہار ڈھونڈھنے میں دیر لگ گئی ۱۲ منہ ؛

لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ وَّلَا بِحَمْدِكَ -

۱۷۷ - حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَانَتْ تَقْرَأُ اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُوْلُ الْوَلْقُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ وَكَانَتْ اَعْلَمَ مِنْ غَیْرِهَا بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ نَزَلَ فِیْهَا -

۱۷۸ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبُّهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِیْنَ قَالَ كَیْفَ بِنَسَبِیْ قَالَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَیْهَا -

---

۱۷۹ - حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَ عِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ یُنْشِدُهَا شِعْرًا یُشَبِّبُ بِاَبْیَاتٍ لَّهٗ وَقَالَ ؎

کرتی ہوں نہ تمہارا نہ اور کسی کا۔

مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے نافع بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ (سورہ نور) اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بکسر لام اور کہتی تھیں یہ ولق سے نکلا ہے ولق کے معنی جھوٹ[1] اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عائشہؓ ان آیتوں کو اوروں سے زیادہ جانتیں کیونکہ وہ خالص انہی کے باب میں اتری تھیں۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا میں حسان بن ثابت کو حضرت عائشہؓ کے سامنے برا کہنے لگا انہوں نے کہا حسان کو برا مت کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا حسان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی میں قریش کے کافروں کی ہجو کرتا ہوں آپ نے فرمایا میرا بھی تو خاندان قریش ہی میں ہے حسان نے کہا میں آپ کو ان میں سے ایسا نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے (صاف) نکال لیا جاتا ہے اور محمد بن عقبہ (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے عثمان بن فرقد نے بیان کیا کہا میں نے ہشام سے سنا انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا میں نے حسان کو برا کہا انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا تھا۔

مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم حضرت عائشہؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہاں حسان بن ثابت شعر سنا رہے ہیں (جن میں حضرت عائشہؓ کی تعریف تھی) اور تشبیب[2] کے طور پر بیتیں پڑھ رہے ہیں جب انہوں نے یہ بیت پڑھی ؎

---

[1] یعنی جب تم اپنی زبانوں سے جھوٹ نکالنے لگے اور مشہور قراءت تَلَقَّوْنَهٗ بہ فتحہ لام یعنی جب تم اس کو اپنی زبانوں پر لینے لگے ۱۲ منہ [2] تشبیب عرب کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ شاعر قصیدے کے شروع میں کچھ جوانی کے مزوں شراب کباب اور عورتوں کا ذکر کرتا ہے اس کے بعد مطلب شروع کرتا ہے ۱۲ منہ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ۔
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ سنجیدہ اور پاک دامن کبھی اس پہ تہمت نہ ہوئی
وہ ہر صبح بھوکی نہیں کھاتی نادان بہنوں کا گوشت [۱]
تو حضرت عائشہؓ نے کہا مگر تو تو ایسا نہیں ہے [۲] مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا آپ اس کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں اور اللہ نے تو (سورۂ نور میں اس کے حق میں) فرمایا اور جس نے ان میں سے طوفان کا بڑا حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا [۳] حضرت عائشہؓ نے کہا بھلا اندھے پنے سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوگا۔ (اخیر عمر حسان اندھے ہو گئے تھے) یہ بھی کہا کہ حسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا یا یوں کہا کہ آپ کی طرف سے مشرکوں کی ہجو کیا کرتا۔

بَابٌ ۳ غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَةِ

باب جنگ حدیبیہ کا قصہ [۵]

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

اور اللہ تعالیٰ کا سورہ فتح میں فرمانا اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ درخت کے تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے

۱۸۰- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍؓ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال (سنہ ۶ھ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ایک رات ایسا ہوا، برسات آئی اس کی صبح کو آپ نے،

---

[۱] یعنی نادان عورتوں کی جن کو کچھ خبر نہیں غیبت نہیں کرتی چاہیے غیبت کرنا گویا ان کا گوشت کھانا ہے اس بیت میں حسان نے حضرت عائشہؓ کی صفات بیان کیں ۱۲ منہ [۲] لوگوں کی غیبت کرتا ہے ان پر طوفان لگاتا ہے ۱۲ منہ [۳] مسروق نے والذی من تولی کبرہ سے مراد حسان کو سمجھا حالانکہ اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ مراد اس سے عبداللہ بن ابی منافق ہے کیونکہ وہی طوفان کا بانی مبانی تھا حسان ان طوفان والوں میں شریک تھے لیکن بانی مبانی نہ تھے مگر جب حضرت عائشہؓ نے مسروق کے قول کو تسلیم کیا اس کا رد نہ کیا تو مسروق کا خیال غلط نہیں کہہ سکتے ۱۲ منہ [۴] ان الحسنات یذہبن السیئات حسان کی یہ ایسی نیکی ہے جس نے برائی پر پردہ ڈال دیا سبحان اللہ حضرت عائشہؓ کی پاک نفسی سے مومنوں کو سبق لینا چاہیے باوجودیکہ حسان نے ان کو ایسی سخت تہمت لگائی تھی کہ اگر کوئی اور عورت ہوتی تو تمام عمر ان کو اپنے گھر نہ پھٹکنے دیتی احسان کبھی لیکن حضرت عائشہؓ نے اپنی ذاتی رنج کا کچھ خیال نہ کیا اور حسان سے یہ خیال کر کے احسان کرتی رہیں کہ وہ پیغمبر صاحبؐ کا ثناخواں تھا ابوبکر صدیق نے بھی مسطح کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا ایمان داری اور نیک نہادی اس کو کہتے ہیں ایک ہمارا زمانہ کے مسلمان ہیں یہ ایک فروعی مسئلہ میں کسی نے کلام کیا تو بس اس کی جان کے دشمن بن گئے اللہ اور رسول سے وہ کتنی ہی محبت رکھتا ہو مگر ان کے پیر یا مرشد یا کسی مجتہد کا جہاں خلاف کیا قابل گردن زدنی ہو گیا اس کے محاسن اور فضائل سب کالعدم ہو گئے معاذ اللہ اس نادانی اور بے ایمانی کو کیا کہا جائے ۱۲ منہ [۵] حدیبیہ ایک کنواں تھا مکہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنہ ۶ھ میں ذوالحجہ میں وہاں جا کر اترے تھے وہاں ایک کیکر کے درخت کے تلے بیعت الرضوان ہوئی تھی ۱۲ منہ

فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَبِرِزْقِ اللهِ وَبِفَضْلِ اللهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِي۔

نماز پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کیا فرمایا تم جانتے ہو تمہارے پروردگار جل جلالہ نے کیا ارشاد کیا انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے کہا اللہ فرماتا ہے (آج) میرے دو طرح کے بندوں نے صبح کی کچھ تو مومن ہیں کچھ کافر جس نے یوں کہا اللہ کے رحم و کرم اس کی روزی اس کے فضل سے پانی پڑا اس نے تو مجھ پر ایمان رکھا ستاروں کا منکر ہوا اور جس نے یوں کہا فلانے ستارے کی وجہ سے پانی پڑا اس نے ستاروں پر ایمان رکھا میرا انکار کیا۔[۵۱]

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے اُن سے انسؓ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل چار عمرے کیے سب ذیقعدہ میں مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا وہ ذوالحجہ میں کیا تھا حدیبیہ کا عمرہ ذیقعدہ میں تھا اس طرح دوسرے سال کا وہ بھی ذی قعدہ میں (جس کو عمرہ قضاء کہتے ہیں) اور جعرانہ کا عمرہ جہاں آپ نے حنین کی لوٹ بانٹی تھی وہ بھی ذیقعدہ میں تھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا جو ذی الحجہ میں تھا)

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ۔

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان سے اُن کے والد (ابوقتادہ حارث بن ربعی صحابی) نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپ کے سب اصحاب احرام باندھے ہوئے تھے میں نے احرام نہیں باندھا تھا[۵۲]

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا (لوگو) تم (سورہ انا فتحنا) فتح سے مراد مکہ کی فتح رکھتے ہو بیشک مکہ کی بھی ایک فتح تھی اور تو بیعت الرضوان کو جو حدیبیہ میں ہوئی۔

[۵۱] وہ کافر ہو گیا کیونکہ ستاروں کو مؤثر یا فاعل سمجھا یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۲] امام بخاری نے اس حدیث کو بیان مختصر کر کیا ہے پوری حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ؛

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً وَّالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اِنَّهَا اَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ اَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍؓ اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ اَوْ اَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلٰى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا فَاَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلٰى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِّنْ مَّائِهَا فَاُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوا۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ

فتح سمجھتے ہیں[1] ہوا یہ کہ ہم چودہ سو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حدیبیہ ایک کنواں تھا ہم نے اس میں سے پانی لینا شروع کیا ایک قطرہ نہ چھوڑا (لوگ پیاسے ہوئے) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے پانی کا برتن منگوایا وضو کیا کلی کی اور اللہ سے دعا کی پھر یہ پانی (جس سے آپ نے وضو کیا تھا) کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر ہم خاموش رہے اس کے بعد اس کنوئیں نے ہم کو اور ہمارے جانوروں کو جتنا چاہا ہم نے پانی پلا کر لوٹایا۔

مجھ سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے حسن بن محمد بن اعین ابوعلی حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق سبیعی نے کہا ہم کو براء بن عازب نے خبر دی انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو یا زیادہ آدمی تھے[2] ایک کنوئیں پر اترے اس کا سارا پانی کھینچ ڈالا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (آپ سے عرض کیا پانی نہیں رہا اب کیا کریں) آپ کنوئیں پر تشریف لا کر اس کی مینڈیر پر بیٹھے فرمایا اس کے پانی کا ایک ڈول لاؤ لوگ لائے آپ نے اپنا لب اس میں ڈال دیا اور اللہ سے دعا کی پھر فرمایا ایک گھڑی خاموش رہو اس کے بعد اس کنوئیں کے پانی سے آدمیوں نے اپنے تئیں اور جانوروں سب کو سیراب کر لیا پھر وہاں سے چل کھڑے ہوئے

ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھاگل تھی آپ نے اس

---

[1] حدیبیہ کی صلح گویا باعث تھی ترقی اسلام کی اس صلح کی وجہ سے بہت سے لوگ مسلمانوں میں آکر شامل ہو گئے اور اسلام کو بہت قوت حاصل ہوئی اس لیے اس کو فتح کہا ۱۲ منہ [2] کسی روایت میں پندرہ سو کسی میں تیرہ سو ہیں ۱۲ منہ

فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

۱۸۶- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

میں سے وضو کیا۔ پھر لوگ آپ کے پاس آئے۔ آپ نے پوچھا کیوں خیر تو ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے ہے۔ بس اتنا ہی پانی ہے۔ جو آپ کی چھاگل میں ہے۔ آپ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اس چھاگل میں رکھ دیا۔ آپ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح بہنے لگا جابرؓ کہتے ہیں۔ ہم سب لوگوں نے پیا وضو کیا۔ سالم نے کہا میں نے جابر سے پوچھا۔ اس دن تم کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا اگر لاکھ ہوتے تو بھی وہ پانی ہم کو کفایت کرتا۔ ہم تو پندرہ (۱۵) سو آدمی تھے۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جابر بن عبداللہ ان لوگوں کا شمار (جو حدیبیہ میں آپ کے ساتھ تھے) چودہ (۱۴) سو بیان کرتے ہیں۔ سعید نے کہا مجھ سے تو جابرؓ نے یہ بیان کیا جن لوگوں نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ وہ پندرہ سو آدمی تھے۔ ابوداؤد طیالسی نے کہا[1] ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا۔ انہوں نے قتادہ سے اور محمد بن بشار نے بھی ابوداؤد طیالسی کے ساتھ اس کو روایت کیا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا۔ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن (صحابہ سے) فرمایا (آج) تم ساری زمین والوں سے افضل ہو۔ جابرؓ کہتے ہیں اس دن ہم چودہ سو آدمی تھے۔ اور اگر آج مجھ میں بینائی ہوتی[2] تو میں تم کو وہ (دیکھ کے) درخت[3] کی جگہ بتلا دیتا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو اعمش نے بھی روایت کیا۔ انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا انہوں نے جابرؓ سے اس میں چودہ سو آدمی مذکور ہیں[4]۔ عبیداللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن معاذ) نے

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] جابرؓ آخر عمر میں اندھے ہوگئے تھے ۱۲ منہ [3] جس جگہ بیعت رضوان ہوئی تھی ۱۲ منہ [4] اس کو امام بخاری نے کتاب الاشربہ میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى رض كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَّثَلٰثَ مِائَةٍ وَّكَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ۔

نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہا جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے بیعت کی ان کی تعداد تیرہ سو آدمی کی تھی[51] اور اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے[52] عبیداللہ بن معاذ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے[53]

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْاَسْلَمِيَّ يَقُوْلُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئًا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس بن مالک اسلمی سے سنا وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتے تھے (قیامت کے قریب) نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھ جائیں گے اور ان کے بعد ایسے لوگ رہ جائیں گے جیسے ردی (خراب) کھجور یا جو اللہ کو ان کی کچھ پرواہ نہ ہوگی[54]

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَّرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا لَا اُحْصِيْ كَمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ سُفْيٰنَ حَتّٰى سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا اَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْاِشْعَارَ وَالتَّقْلِيْدَ فَلَا اَدْرِيْ يَعْنِيْ مَوْضِعَ الْاِشْعَارِ وَالتَّقْلِيْدِ اَوِ الْحَدِيْثَ كُلَّهٗ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال اپنے اصحاب میں کئی سو آدمی ہمراہ لے کر نکلے جب ذی الحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا اس کا کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا علی بن مدینی کہتے ہیں میں گن نہیں سکتا میں نے کتنی بار یہ حدیث سفیان سے سنی (یعنے بہت بار سنی) یہاں تک کہ میں نے سفیان سے سنا وہ کہنے لگے مجھ کو زہری سے کوہان چیرنا ہار ڈالنا یاد نہیں رہا اب میں نہیں جانتا ان کا مطلب کیا تھا یعنے اشعار اور تقلید کا مقام یاد نہیں رہا یا ساری حدیث یاد نہیں رہی۔

[51] حافظ نے کہا ممکن ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو باقی آدمیوں کی خبر نہ ملی ہو اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے ۱۲ منہ [52] کہتے ہیں مہاجرین اس وقت آٹھ سو تھے تو اسلم کے لوگ سو ہوں گے ۱۲ منہ [53] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [54] اس حدیث کا مضمون باب سے تعلق نہیں رکھتا امام بخاری اس کو اس وجہ سے یہاں لائے ہیں کہ اس میں مرداس کا اصحاب میں سے ہونا مذکور ہے یہ حدیث یہاں پر موقوفاً بیان ہوئی ہے اور کتاب الرقاق میں مرفوعاً بھی نکالا ہے ۱۲ منہ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ وَّرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهٗ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ اَیُؤْذِیْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَیْبِیَةِ لَمْ یُبَیِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ یَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰی طَمَعٍ اَنْ یَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْیَةَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّطْعِمَ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّةِ مَسَاكِیْنَ اَوْ یُهْدِیَ شَاةً اَوْ یَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ۔

ہم سے حسن بن خلف ابو علی واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے انھوں نے ابوالبشر ورقا بن عمر سے۔ انھوں نے ابن ابی نجیح سے انھوں نے مجاہد سے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا انھوں نے کعب بن عجرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا ان کے سر کی جوئیں (اتنی بہت ہو گئی تھیں) منہ پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا ان کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ان کو حکم دیا سر منڈا ڈالو اس وقت وہ حدیبیہ میں تھے ان کو معلوم نہیں ہوا تھا کہ وہ (عمرے سے رو کے جائیں گے حدیبیہ ہی میں ان کو احرام کھول ڈالنا ہو گا بلکہ ان کو مکہ میں داخل ہونے کی (اور عمرہ پورا کرنے کی) امید تھی پھر اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ کی) فدیہ کی آیت اتری (فمن کان منکم مریضاً او بہ اذیٰ) اس وقت کعب کو آپ نے یہ حکم دیا ایک فرق کھانا (سو لہ رطل) چھ مسکینوں کو دے یا ایک بکری قربانی کرے یا تین روزے رکھے

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اِلَی السُّوْقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَاَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هَلَكَ زَوْجِیْ وَتَرَكَ صِبْیَةً صِغَارًا وَّاللّٰهِ مَا یُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ وَّخَشِیْتُ اَنْ تَاْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَاَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءَ الْغِفَارِیِّ وَقَدْ شَهِدَ اَبِی الْحُدَیْبِیَةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ یَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِیْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی بَعِیْرٍ ظَهِیْرٍ كَانَ مَرْبُوْطًا فِی الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَیْهِ غِرَارَتَیْنِ مَلَاَهُمَا طَعَامًا وَّحَمَلَ بَیْنَهُمَا نَفَقَةً وَّثِیَابًا ثُمَّ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ بازار میں گیا وہاں ان کو ایک جوان عورت ملی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی امیرالمومنین میرا خاوند مر گیا اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے خدا کی قسم ان کو بکری کے پائے تک بھی نہیں ملتے جن کو پکا کر کھائیں نہ ان کے پاس کھیتی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں میں ڈر رہی ہوں کہیں قحط سالی میں وہ (بھوک کے مارے) مر نہ جائیں اور میں خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں[1] میرا باپ حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا حضرت عمرؓ یہ سن کر کھڑے ہو گئے آگے نہیں بڑھے کہنے لگے، مرحبا تیرا خاندان تو ہمارے خاندان (قریش) سے قریب ہے[2] پھر ایک مضبوط زور آور اونٹ کی طرف جو گھر میں بندھا ہوا تھا اس پر اناج کی دو گونیں بھر کر لادیں اور بیچ میں روپیہ اور کپڑے رکھے اور اونٹ کی نکیل اس عورت کے

[1] اس کا باپ خفاف اور دادا ایماء دونوں صحابی تھے ۱۲ منہ [2] کیونکہ غفار اور قریش دونوں کنانہ میں جا کر ملتے ہیں ۱۲ منہ

نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ۔

ہاتھ میں دے دی کہا اس کو لے جا یہ ختم نہ ہوگا اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ تجھ کو اس سے بہتر دے گا[۹۱] اس وقت ایک شخص[۹۵] کہنے لگا امیر المومنین آپ نے اس عورت کو بہت دے دیا انہوں نے کہا ارے (کمبخت) تیری ماں تجھ پر روئے خدا کی قسم میں نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو دیکھا[۹۲] دونوں (کافروں کے) ایک قلعہ کو گھیرے رہے یہاں تک کہ اس کو فتح کر لیا[۹۳] پھر ہم صبح کو ان دونوں کا حصہ لوٹ کے مال میں سے وصول کر رہے تھے[۹۴]۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُودٌ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا بَعْدُ۔

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار ابو عمرو فزاری نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے اس درخت کو دیکھا جس کے تلے بیعت الرضوان ہوئی تھی پھر دوسری بار جو میں وہاں گیا تو میں نے اس درخت کو نہیں پہچانا محمود بن غیلان نے اپنی روایت میں یوں نقل کیا پھر وہ درخت میں بھول گیا۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے طارق بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے کہا میں حج کی نیت سے چلا رستے میں کچھ لوگوں کو دیکھا نماز پڑھ رہے

سہ ۹۱ یعنی اس سے زیادہ اور غلہ روپیہ کپڑا وغیرہ تجھ کو دیں گے حضرت عمرؓ کی رعایا پروری اور رحم و کرم کا کیا کہنا بے اختیار جی چاہتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے ایک ایک کام پر تصدق ہو جائیے، ہائے مسلمانوں کی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کرنے والا اور اپنی رعیت کی خبر رکھنے والا ہمارے زمانے میں کوئی بادشاہ نہیں ہے ہمارے زمانے کے مسلمان بادشاہوں کو اپنی ذاتی عیش و عشرت کے سوا کچھ نہیں سوجھتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں پر سے اللہ تعالیٰ نے اپنی نظر عنایت اٹھالی ہے اور وہ روز بروز تباہ و برباد ہوتے جاتے ہیں حضرت عمرؓ کے سے حاکم کو نہ فوج کی ضرورت ہے نہ لشکر کی ساری رعیت ایسے حاکم پر سے جان فدا کرنے کو مستعد رہتی ہے اور ہر مسلمان کے دل میں یہ خیال جما رہتا ہے کہ ملک ہمارا، خزانہ ہمارا، ہم مارے جائیں تو بھی کچھ فکر نہیں ہمارے بال بچوں کے لیے بیت المال پرورش کا کافی ذریعہ موجود ہے ہر شخص اپنے ملک اور اپنے خزانہ بچانے کے لیے مال اور جان سے دریغ نہیں کرتا کیونکہ آپ اور اپنے بال بچوں اپنے عزیزوں دوستوں سب کو ملک اور سلطنت کا حصہ دار سمجھتا ہے اور اپنی ذاتی جائداد کی طرح اس کی حفاظت میں کوشش کرتا ہے اس سے بڑھ کر جمہوری سلطنت کونسی ہوگی۔ ۱۲ منہ سہ ۹۲ باپ تو خفاف تھا لیکن بھائی کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ سہ ۹۳ شاید یہ کوئی خیبر کا قلعہ ہوگا کیونکہ خیبر حدیبیہ کے بعد فتح ہوا۔ ۱۲ منہ سہ ۹۴ حضرت عمر کا مطلب یہ تھا کہ اس عورت کے باپ اور بھائی نے مسلمانوں کی وہ خدمتیں کی ہیں کہ میں نے جو کچھ اس کو دیا وہ کم ہے الٹا تو یہ کہتا ہے کہ آپ نے بہت کچھ دیا مجھے کیا معلوم حافظ نے خفاف کے باپ دادا ایماء اور رحضہ بھی صحابی تھے اور خفاف کے بیٹے بھی صحابی تھے اور چار پشت صحابی ہوئے بعضوں نے اس کو ابوبکر صدیقؓ سے خاص کیا ہے اور میں نے اس کو ڈھونڈا تو دس شخص ایسے پائے ایک ان میں زید بن حارثہ بھی ہیں واقدی نے کہا کہ خفاف کے والد ایماء نے نبی صلعم کو ابواء میں سو بکریاں دو دودھیل اونٹنیاں تحفہ بھیجیں آپ نے قبول کیں ان کے لیے بھی برکت کی دعا کی ۱۲ منہ۔

ع ۹۵ جس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ۔

قُلْتُ مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِيْنَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوْهَا وَعَلِمْتُمُوْهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَكَانَ شَهِدَهَا۔

ہیں میں نے پوچھا یہ مسجد کیسی ہے (یہاں جنگل میں کس نے بنائی) لوگوں نے کہا یہی وہ درخت ہے جس کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان لی تھی (اسی کے نیچے لوگوں نے نماز کے لیے مسجد بنالی تھی) یہ سن کر میں سعید بن مسیب کے پاس آیا میں نے اس سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (مسیب بن حزن) نے بیان کیا وہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے جب میں دوسرے سال وہاں گیا تو اس درخت کو بھول گیا سعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو پہچان نہ سکے تم لوگوں نے کیسے پہچان لیا (اس کے تلے مسجد بنالی) تم ان سے زیادہ علم والے ٹھہرے [1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے طارق بن عبدالرحمن نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے جب ہم دوسرے سال ادھر گئے تو پہچان نہ سکے وہ کون سا درخت تھا [2]

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے طارق بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر ہوا وہ ہنس دیے [3] کہنے لگے میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا (وہی مضمون جو اوپر گزرا) میرے باپ اس بیعت میں شریک تھے [4]

---

[1] یہ سعید نے بطور انکار کے کہا یعنی تم صحابہ سے زیادہ علم والے نہیں ہو سکتے ان کو تو شجرہ رضوان کا پتہ نہ چلا تم کو پتہ لگ گیا۔ ابن سعید نے نافع سے باسناد صحیح نکالا حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ اس درخت کے پاس آتے جاتے ہیں وہاں نماز پڑھتے ہیں آپ نے ان کو دھمکایا پھر حکم دیا وہ درخت کاٹ ڈالا گیا۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جس چیز کی نسبت ڈر ہو کہ لوگ اس کو پوجنے لگیں گے وہاں شرک کے مرتکب ہوں گے اس کو تلف کر ڈالنا درست ہے جب شجرہ رضوان جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے صرف شرک کے ڈر سے کاٹ ڈالا جائے تو اور قبور اور مشاہد شرکیہ جہاں پر ڈر کیا۔ روز شرک ہوتا ہے رہتا ہے ان کا گرانا یا جلانا یا تلف کرنا کیونکر درست نہ ہوگا یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کی قبر کا احترام حدیث شریف سے نکلتا ہے مگر جب پروردگار عالم کی بے حرمتی ہو رہی ہو تو اس کو روکنے کے لیے ان کا احترام بالائے طاق رکھنا چاہیے ۱۲ منہ

[2] قسطلانی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے اور مشتبہ ہو جانے میں یہ حکمت تھی کہ جاہل خراب نہ ہوں اس کی تعظیم یا عبادت نہ کرنے لگیں ۱۲ منہ

[3] جس کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی ۱۲ منہ

[4] حافظ نے کہا سعید کے ایسا کہنے سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ شجرہ رضوان کا مقام کوئی نہیں پہچان سکتا کیونکہ خود جابرؓ کی روایت میں ہے کہ اگر مجھ کو بینائی ہوتی تو اس درخت کا مقام تجھ کو بتادیتا قسطلانی نے شفاء الغرام سے نقل کیا کہ حدیبیہ وہی مقام ہے جہاں اب بیر شمس واقع ہے یہ مقام جدہ کے رستے میں ہے لیکن درخت یا حدیبیہ کا اب پتہ نہیں ایک موضع ہے حدّہ یہ وہ حدیبیہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ جدّہ سے قریب ہے اور حدیبیہ مکہ کے قریب تھا، حرم کی حد میں یا حل میں یا کچھ حرم میں کچھ حل میں ۱۲ منہ

۱۹۶- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتے تھے آنحضرت ص کے پاس جب کسی قوم کی زکوٰۃ آتی تو آپ یوں دعا کرتے یا اللہ ان پر تو رحمت کر۔ تو میرے والد[2] اپنی زکوٰۃ لے کر آئے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ یا اللہ ابو اوفیٰ کی اولاد پر رحمت کر۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَخِیْهِ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ یُبَایِعُوْنَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَیْدٍ عَلٰی مَا یُبَایِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِیْلَ لَهٗ عَلَی الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَایِعُ عَلٰی ذٰلِكَ اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَیْبِیَةَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید سے۔ انہوں نے سلیمان بن بلال سے۔ انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی انہوں نے عباد بن تمیم سے۔ انہوں نے کہا جب حرہ[3] کا دن ہوا۔ اور لوگ (مدینہ والے یزید پلید کی بیعت توڑ کر) عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کرنے لگے۔ تو عبداللہ بن زید (صحابی انصاری مازنی) نے پوچھا عبداللہ بن حنظلہ کس اقرار پر لوگوں سے بیعت لیتے ہیں لوگوں نے کہا موت پر (یعنی ان کے ساتھ ہو کر لڑیں گے مریں گے) عبداللہ بن زید نے کہا۔ اس شرط پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کسی سے بیعت نہیں کرنے کا۔ عبداللہ بن زید حدیبیہ میں آنحضرت ص کے ساتھ موجود تھے۔ ع۵

۱۹۸- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی الْمُحَارِبِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا اِیَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ

ہم سے یحییٰ بن یعلیٰ محاربی نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد یعلیٰ نے کہا ہم سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت سے بیعت

ف۱ باب کا تعلق اس فقرے سے ہے یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ ف۲ ابو اوفیٰ علقمہ بن خالد اسلمی ۱۲ منہ ف۳ یہ ۶۳ھ کا واقعہ ہے مدینہ والوں نے یزید کے برے حالات دیکھ کر اس کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن حنظلہ کو اپنے اوپر حاکم بنایا ان کے والد حنظلہ وہی تھے جن کو غسیل الملائکہ کہتے ہیں یزید نے یہ حال سن کر مدینہ والوں پر ایک فوج بھیجی جن کا سردار مسلم بن عقبہ تھا۔ اس مردود نے مدینہ والوں کا قتل عام کیا شہر لوٹ لیا سات سو صرف عالموں کو شہید کیا جن میں تین سو صحابہؓ تھے مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے جو روضہ شریف کی طرف لید پیشاب کرتے تھے۔ معاذ اللہ کوئی دقیقہ پیغمبر صاحبؐ کی بے حرمتی کا نہ چھوڑا اور پر سے طرہ سنیئے جب یہ مسلم بن عقبہ مرنے لگا تو مرتے وقت یوں دعا کی یا اللہ میں نے توحید کی شہادت کے بعد کوئی نیکی اس سے بڑھ کر نہیں کی کہ مدینہ والوں کو قتل کیا یہی نیکی ایسی ہے جس کے ثواب کی مجھ کو امید ہے ہمارے خبیث بندگان خدا پر ظلم کرتا ہے اللہ کے پیغمبر کی توہین کرتا ہے پھر ثواب کی امید رکھتا ہے اس کو یہ غرہ تھا کہ میں نے یزید خلیفہ وقت کی اطاعت کی اور مردود نہ سمجھا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت سب کی اطاعت پر مقدم ہے اگر گرو، یا مرشد، یا مجتہد، یا پیر کی اطاعت پر کوئی غرہ ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی خلاف کرے وہ بھی یزیدی ہے لعنہ اللہ وغضب علیہ ۱۲ منہ۔ ع۵ موت پر آپ سے بیعت کی تھی ۱۲ منہ

قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ۔

کی تھی کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے پھر (نماز سے فارغ ہوکر) جب لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا جس میں ہم سایہ لیتے[1]

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے کہا تم نے حدیبیہ کے دن کس اقرار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے کہا موت پر۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ۔

مجھ سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے علاء بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں براء بن عازب سے ملا میں نے کہا اللہ مبارک کرے تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور درخت کے تلے آپ سے بیعت کی انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یہ تو سب صحیح ہے) مگر تو کیا جانے ہم لوگوں نے آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئے گُن کئے[2]۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ (عبداللہ بن زید جرمی) سے ان سے ثابت بن ضحاک نے بیان کیا انہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا انا فتحنا لک فتحا مبینا اس سے مراد حدیبیہ کی صلح ہے[3] صحابہ نے کہا مبارک مبارک یارسول اللہ مگر ہمارے لیئے کیا ہے اس وقت یہ آیت اتری تاکہ اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسے باغوں

---

[1] قسطلانی نے کہا یہ اسکی دلیل ہے جو جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھنا درست جانتا ہو ۱۲ منہ [2] یہ براء نے عاجزی اور تواضع کی راہ سے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم تو سب سے زیادہ بدعت سے بھاگنے والے اور پرہیز کرنے والے تھے اس پر بھی اپنے نیک اعمال پر ان کو غرہ نہ تھا ہمیشہ اپنے تئیں گنہگار سمجھتے ۱۲ منہ [3] جب اس آیت میں یہ اترا کہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے تو ۱۲ منہ

قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ اَمَّا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ اَنَسٍ وَّاَمَّا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ۔

میں لے جائے جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی ۔ شعبہ نے کہا میں کوفہ میں آیا تو میں نے یہ ساری حدیث قتادہ سے نقل کی پھر لوٹ کر قتادہ کے پاس آیا ۔ ان سے بیان کیا تو وہ کہنے لگے ۔ انا فتحنا کی تفسیر تو انس سے منقول ہے اور "مبارک مبارک" یہ عکرمہ سے منقول ہے[1] ۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَجْزَاةَ بْنِ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ اِنِّيْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَعَنْ مَجْزَاةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اِسْمُهٗ اُهْبَانُ بْنُ اَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكٰى رُكْبَتَهٗ وَكَانَ اِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهٖ وِسَادَةً۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے ۔ انہوں نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد زاہر بن اسود سے وہ درخت کی بیعت میں شریک تھا ۔ کہتے تھے میں (خیبر کی جنگ میں ، ہانڈیوں میں گدھوں کا گوشت پکا رہا تھا ۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں ۔ اور (اسی سند سے) مجزاۃ سے روایت ہے اس نے ایک شخص سے جو درخت والی بیعت میں شریک تھا ۔ اس کا نام اہبان بن اوس تھا اس کے گھٹنے میں بیماری تھی ۔ جب وہ سجدہ کرتا تو گھٹنے کے تلے ایک نرم تکیہ رکھ لیتا ۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ اُتُوْا بِسَوِيْقٍ فَلَاكُوْهُ تَابَعَهٗ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے ۔ انہوں نے سوید بن نعمان سے ۔ وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی تھی ۔ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کے پاس (جنگ خیبر میں) صرف ستو کھانے کو لائے انہیں نے اسی کو چبالیا ۔ ابن عدی کے ساتھ اس حدیث کو معاذ نے بھی شعبہ سے روایت کیا[2] ۔

۲۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رض وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ

ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان (اسود بن عامر) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عائذ بن عمرو سے پوچھا وہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے درخت کے تلے

[1] مطلب یہ ہے کہ قتادہ نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا تو انس سے روایت کیا ہے اور دوسرا ٹکڑا عکرمہ سے ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوْتِرْ مِنْ آخِرِهِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ کیا وتر کا توڑ ڈالنا (ایک رکعت اور پڑھ کر) درست ہے۔ انہوں نے کہا جب تو شروع رات میں وتر پڑھ لے تو اخیر رات میں مت پڑھ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔

مجھ سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے۔ انہوں نے اپنے والد اسلم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے (حدیبیہ کو) حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ رات کا وقت تھا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا (اس وقت آپ وحی میں مشغول تھے۔ حضرت عمرؓ کو خبر نہ تھی) آخر حضرت عمرؓ (اپنے دل میں) کہنے لگے خدا کرے (تو مر جائے) تیری ماں تجھ پر روئے۔ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار اس قدر عاجزی سے عرض کیا۔ اور آپ نے جواب نہیں دیا (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی۔ اور مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا۔ اور میں ڈرا کہیں میرے باب قرآن نہ اترے (اللہ تعالیٰ کا مجھ پر عتاب ہو) تھوڑی ہی دیر میں ٹھہرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والی کی آواز سنی جو مجھ کو پکار رہا تھا۔ مجھ کو اور ڈر ہوا۔ شاید میرے باب میں کچھ قرآن اترا۔ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا مجھ پر رات کو ایک آیت اتری جو مجھے ان تمام چیزوں سے پسند ہے جن پر سورج نکلا پھر آپ نے یہ سورت پڑھی۔ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا جب زہری نے یہ حدیث بیان کی (جو آگے مذکور ہوتی ہے) تو اس میں سے کچھ میں نے یاد رکھی اور معمر نے اس کو

سلہ یعنی وتر کو توڑ نہیں اوپر اس کا بیان گزر چکا ہے اور مالکیہ، حنفیہ، شافعیہ کا یہی قول ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک ایک رکعت پڑھ کر اگلا وتر توڑ ڈالنا درست ہے ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهٗ وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَّهٗ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيْرِ الْاَشْطَاطِ اَتَاهُ عَيْنُهٗ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوْا لَكَ جُمُوْعًا وَقَدْ جَمَعُوْا لَكَ الْاَحَابِيْشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوْكَ فَقَالَ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِّهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيْدُ قَتْلَ اَحَدٍ وَّلَا حَرْبَ اَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهٗ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ

اچھی طرح یاد دلا دیا۔ انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا۔ انہوں نے مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم سے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کچھ بڑھاتا ہے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کئی سو اصحاب اپنے ساتھ لے کر (مکہ کو چلے) جب ذو الحلیفہ میں آئے تو قربانی کے گلے میں ہار ڈالا۔ اس کا کوہان چیرا (خون بہایا) وہیں سے عمرے کا احرام باندھا اور خزاعہ قوم کے ایک جاسوس (بسر بن سفیان) کو روانہ کیا (کہ قریش کی خبر لائے) اور آپ چلے جب غدیر الاشطاط میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں آپ کا جاسوس آیا کہنے لگا قریش کے لوگوں نے تو فوجیں اکٹھی کی ہیں۔ اور یہ فوجیں متفرق قبیلوں سے لی گئی ہیں وہ آپ سے لڑیں گے۔ اور بیت اللہ میں نہیں آنے دیں گے۔ روکیں گے اس وقت آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا۔ لوگو مجھ کو صلاح دو اب کیا میں ان کافروں کے بال بچوں[1] پر جھک پڑوں (قید کر لوں) جو ہم کو خانہ خدا سے روکنے آئے ہیں۔ اگر وہ ہم سے لڑنے آئے (اپنے بال بچوں کو بچانے) تو اللہ نے مشرکوں[2] کے ہاتھ سے ہمارے جاسوس کو بچا دیا۔ ان کی جماعت کم کر دی[3] اگر نہ آئے تو ہم ان کو مفلس بنا کر چھوڑ دیں گے[4]۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو (گھر سے) بیت اللہ کا عزم (قصد) کر کے نکلے تھے۔ نہ آپ کسی کو مارنے نکلے تھے نہ کسی سے لڑنے کے لئے تو وہیں (یعنی بیت اللہ کی طرف) چلئے جو کوئی ہمیں بیت اللہ

---

[1] یعنی ان کافروں کے جو قریش کی مدد کے لیے اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر مکہ میں آئے ہوئے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی جب یہ باہر والے لوگ اپنے بال بچوں کو بچانے آئیں گے تو قریش کے لوگ تو مکہ میں رہ جائیں گے۔ ان کے ساتھ آنے والے نہیں اس صورت میں کافروں کی جماعت کم ہو جائے گی بہ نسبت اس کے کہ ہم مکہ میں جا کر مقابلہ کریں کیونکہ وہاں تو یہ باہر والے اور قریش کے کافر سب ایک جگہ ل کر ہمارا مقابلہ کریں گے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ باہر والے لوگ اپنے بال بچے کو بچانے آئے تو مارے جائیں گے اور ان کے مارے جانے سے قریش کے جاسوسوں میں کمی ہو گی کیونکہ یہی باہر والے ہماری خبریں قریش کو پہنچایا کرتے ہیں گویا ان کے جاسوس ہیں قسطلانی نے اس حدیث کی جو شرح کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ کافر ہمارے مقابلہ میں آئے تو اللہ نے مشرکوں کا ایک جاسوس دور کر دیا یعنی جس کو آنحضرتؐ نے بھیجا تھا یعنی ہم ان لوگوں کی طرح ہو گئے جنہوں نے جاسوس نہیں بھیجا اور رنجور نہیں کیا اور لڑائی کے لیے مقابل ہو گئے مگر یہ مطلب ذہن نشین نہیں ہوتا اور صاحب تیسیر القاری نے قسطلانی کی عبارت کا ترجمہ صرف فارسی میں کر دیا اور اس کے مطلب پر خیال نہیں فرمایا، اور ترجمہ میں بھی یہ غلطی کی کہ والجہم با لقتال کو جو اثبات تھا، بطور نفی بیان کیا ابن اثیر نے نہایہ میں اس عبارت کا یہ مطلب لکھا ہے کہ اللہ تعالے نے ان مشرکوں کے ہاتھ سے ہمارے جاسوس کو بچا لیا ان کی خبر ہم کو معلوم کرا دی [3] یعنے قریش کے لوگ کے ۱۲ منہ [4] مال اسباب بال بچے سب غائب ۱۲ منہ

قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ ۔

۲۰۸ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روکے گا ہم اس سے لڑیں گے۔ آپ نے فرمایا چلو بسم اللہ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے مجھ کو خبر دی مجھ سے ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے اپنے چچا محمد مسلم بن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی۔ انہوں نے مروان بن حکیم اور مسور بن مخرمہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حدیبیہ کا قصہ بیان کرتے تھے محمد بن مسلم نے کہا عروہ نے جو ان دونوں سے سن کر مجھ سے بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے (جو قریش کا وکیل تھا) صلح کی اور صلح نامہ لکھوایا گیا اس میں سہیل نے یہ شرط بھی لکھوائی کہ اگر ہمارے میں کا کوئی آدمی آپ کے پاس آجائے گو وہ مسلمان ہو گیا تو آپ اس کو ہماری طرف پھیر دیجئے۔ ہم جو چاہیں اس کے ساتھ کریں۔ سہیل نے کہا میں تو اسی شرط پر صلح کروں گا۔ اور مسلمانوں نے اس شرط کو برا مانا ناراض ہوئے۔ انہوں نے گفتگو کی (کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو کافروں کے سپرد کر دیں) سہیل نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ تو صلح بھی نہیں ہو سکتی۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور کر لی۔ اور صلح نامہ لکھوایا۔ اسی شرط کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جندل بن سہیل کو (جو مسلمان ہو گیا تھا) اس کے باپ سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا گیا[1]۔ اور مدت صلح کے اندر جو کوئی مرد گو مسلمان بن کر آیا آپ نے اس کو قریش والوں کے حوالے کر دیا عورتیں بھی مسلمان ہو کر اس صلح کے زمانہ میں آئیں انہوں نے ہجرت کی ان میں ام کلثوم بن ابی معیط کی بیٹی بھی تھی جو جوان (یا جوانی کے قریب) ہو گئی تھی وہ بھی (مدینہ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئیں۔ اس کے عزیز آپ کے پاس آئے۔ اس لئے کہ آپ اس کو لوٹا دیں۔

---

[1] ابوجندل مسلمان ہو گیا تھا۔ مکہ کے کافروں نے اس کو پابزنجیر قید کر رکھا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے تو یہ قید سے بھاگ کر آیا اور مسلمانوں کے جتھے میں اپنے تئیں ڈال دیا اس کا باپ سہیل بن عمرو نے کہا یہ پہلا امر ہے جو شرط کے موافق آپ کو پورا کرنا چاہیے، آپ نے اس کو باپ کے حوالے کر دیا۔ منہ

اَنْ يَّرْجِعَهَا اِلَيْهِمْ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا اَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ بَلَغَنَا حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرُدَّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا اَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَهٗ۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَهَلَّ وَقَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ

(کافروں کو دے دیں)، اس وقت (سورۂ ممتحنہ کی) وہ آیت اتری جو مسلمان عورتوں کے باب میں ہے[1]۔ اسی سند سے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں۔ کہا کہ آنحضرتؐ ان عورتوں کو جو کہ مسلمان ہو کر ہجرت کر آئیں جانچتے۔ ان کا امتحان لیتے اس آیت کی رو سے اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آئیں اخیر آیت تک اور ابن شہاب کے بھتیجے نے (اسی سند سے) اپنے چچا سے روایت کی ہم کو پہنچا کہ اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کو یہ حکم دیا کہ مشرکوں نے اپنی بیویوں پر خرچ کیا وہ بی بیاں ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس چلی آئیں تو ان کا خرچہ پھیر دیا جائے۔ اور ابوبصیر کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا[2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے۔ انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ فتنے اور فساد کے زمانہ میں عمرے کی نیت سے نکلے[3]۔ کہنے لگے اگر میں خانہ کعبہ جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا یعنی حدیبیہ کے زمانہ میں، خیر انہوں نے عمرے کا احرام باندھا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے زمانے میں عمرے کا احرام باندھا تھا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے انہوں نے احرام باندھا اور کہنے لگے اگر لوگ مجھے کعبے جانے سے روکیں گے۔ تو میں وہی کروں گا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا تھا۔ جب قریش کے کافروں نے آپ کو روک دیا تھا اور یہ آیت پڑھی۔ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ دونوں

---

[1] یاایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات فامتحنوہن اخیر تک ۱۲ منہ [2] جو کتاب الصلح میں اوپر تفصیل سے گزر چکا ہے خود مشرکوں نے صلح نامہ میں جو شرط لکھوائی تھی وہ بجائے مفید ہونے کے ان کے حق میں مضر ہوئی آخر کہنے لگے اس شرط سے باز آئے ۱۲ منہ [3] وہ زمانہ مراد ہے جب حجاج ظالم عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے مکہ میں آیا تھا ۱۲ منہ

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ

نے خبر دی ان دونوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی۔

دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے بعضے بیٹوں نے ان سے کہا اس سال تم رہ جاؤ (عمرے کو نہ جاؤ) تو اچھا ہے کیونکہ ہم کو ڈر ہے شاید تم بیت اللہ تک نہ پہنچ سکو۔ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرے کی نیت سے) نکلے۔ قریش کے کافروں نے آپ کو بیت اللہ تک نہ جانے دیا۔ حائل ہوئے آخر آپ نے (حدیبیہ میں) اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں اور سر منڈایا آپ کے اصحاب نے بھی بال کترائے (احرام کھول ڈالا) پھر عبداللہ بن عمر کہنے لگے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کر لیا۔ اب اگر لوگوں نے بیت اللہ تک مجھ کو جانے دیا تو میں طواف کروں گا (عمرہ بجا لاؤں گا) اور اگر میں روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ تھوڑی دور تک یہی کہہ کر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں (دونوں میں احصار یعنی روکے جانے کا ایک ہی حکم ہے۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی اپنے اوپر واجب کر لیا۔ پھر انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔ اور ایک ہی سعی کی اور دونوں کا احرام ایک ساتھ ہی (دسویں تاریخ) کھولا

مجھ سے شجاع بن ولید نے بیان کیا انہوں نے نضر بن محمد سے سنا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہوئے یہ صحیح نہیں ہے ہوا یہ کہ حدیبیہ کے دن حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک انصاری کے پاس اپنا گھوڑا لانے کے لیے بھیجا۔ تاکہ اس پر سوار ہو کر جہاد کریں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے پاس[1] (صحابہؓ) سے بیعت لے رہے تھے حضرت عمر کو اس کی خبر نہ تھی۔ تو عبداللہ نے آنحضرت م سے بیعت کر لی۔ پھر گھوڑا لینے گئے۔ اور اس کو

[1] حافظ نے کہا اس انصاری کا نام معلوم نہیں ہوا ممکن ہے کہ یہ وہی انصاری ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا بھائی بنا دیا تھا ۔ منہ

إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ
مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ
قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنِي[1]
نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا
فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا
شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ
رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا
مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا
نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ
أَحَدٌ بِشَيْءٍ۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ

لیئے ہوئے آنحضرت عمرؓ پاس پہنچے حضرت عمرؓ لڑائی کے لیئے اس وقت زرہ
پہنے ہوئے تھے۔ ان کو یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت
کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی حضرت عمرؓ روانہ ہوئے۔
عبداللہ بھی ساتھ گئے اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت
کی۔ بس بات اتنی ہے جس کی وجہ سے لوگ یوں کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ
حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور ہشام بن عمار نے کہا ہم سے ولید
بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن محمد عمری نے کہا مجھ کو نافع نے خبر
دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ جو لوگ تھے وہ جدا جدا درختوں کے سایہ میں ٹھہرے
تھے ایک ہی ایکا کیا دیکھا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرداگرد
جمع ہیں حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ سے کہا دیکھ تو سہی یہ لوگ
کیوں جمع ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں گھیرے ہیں انہوں نے
جاکر دیکھا تو معلوم ہوا وہ آپ سے بیعت کر رہے ہیں عبداللہ نے بھی
بیعت کی پھر لوٹ کر حضرت عمرؓ کے پاس آئے وہ بھی نکلے۔ انہوں نے بھی بیعت کی۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یعلی بن عبید
نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ (قضا) کیا تو ہم بھی
آپ کے ساتھ تھے آپ نے طواف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف،
آپ نے بھی نماز پڑھی ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ صفا و
مروہ کے بیچ میں چلے۔ ہم آپ پر آڑ کیئے ہوئے تھے۔ ایسا نہ ہو
مکہ کا کوئی مشرک آپ پر حملہ کرے۔

ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے
کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے ابوحصین سے سنا انہوں نے
کہا ابووائل شقیق بن سلمہ نے کہا جب سہل بن حنیف انصاری

[1] اس کو اسمعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّيْنَ اَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْاَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدْرِيْ كَيْفَ نَاْتِيْ لَهٗ۔

صفین سے لوٹ کر آئے[۵۱] ہم ان کے پاس خبر پوچھنے کو گئے انہوں نے کہا (بھلے آدمیو) اپنی رائے پر مت نازاں ہو[۵۲]۔ ایک وہ دن تھا ابوجندل کا۔ اس دن میں نے اپنے تئیں دیکھا۔ اگر مجھ سے ہو سکتا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ سنتا۔ (ابوجندل کو واپس نہ ہونے دیتا خوب لڑتا) لیکن اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے[۵۳]۔ اور ہم نے تو اس جنگ سے پہلے جب کسی ڈر کے وقت تلواریں اپنے کندھوں پر سنبھالیں (لڑائی شروع کی) تو اس کا نتیجہ ایسا ہوا جس کو ہم اچھا سمجھتے تھے[۵۴]۔ مگر اس جنگ کا عجب حال ہے[۵۵] ہم فساد کا ایک کونا بند کرتے ہیں۔ تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے ہم نہیں جانتے کہ کیا تدبیر ہم کو کرنی چاہیے[۵۶]۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض قَالَ اَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ هٰذَا بَدَاَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے۔ انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے منہ پر جوئیں گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو ایسا سر منڈا ڈال اور تین روزے رکھ لے۔ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ یا ایک بکری قربانی کر۔ ایوب سختیانی نے کہا مجھ کو یاد نہیں آنحضرت نے ان تینوں باتوں میں سے پہلے کونسی فرمائی۔

---

۵۱ صفین ایک مقام کا نام ہے جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔ سہل اس جنگ سے الگ رہنا چاہتے تھے ۱۲ منہ ۵۲ یہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے خوب سوچ لو ۱۲ منہ ۵۳ جب وہ مسلمان ہو کر بیڑیاں پہنے ہوئے بھاگ کر مسلمانوں کے پاس آگیا تھا۔ ۱۲ منہ ۵۴ کس کام میں مسلمانوں کا فائدہ ہے سہل کا مطلب یہ ہے کہ بعضی باتیں ظاہر میں تو بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت بری ہوتی ہیں۔ تو ہر کام میں شرع کی پیروی کرنی چاہیے۔ اپنی عقل پر نازاں نہ ہونا چاہیے۔ ابوجندل کا قصہ اوپر گزر چکا ہے۔ یہ حدیبیہ کے دن مسلمان ہو کر بھاگ کر مسلمانوں کے پاس آگیا۔ لیکن اس کے باپ نے از روئے شرائط صلح آنحضرت سے واپس مانگا۔ مسلمانوں کو اس کا واپس دینا نہایت ناگوار گزرا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت کی اور ابوجندل کو کافروں کے سپرد کر دیا سہل کا مطلب یہ تھا۔ کہ ایسا ہی جنگ صفین گو بھلی معلوم ہوتی ہے اور تم عقل کی رو سے اس میں لڑنا اچھا سمجھو۔ مگر اپنی عقل پر بھروسہ نہ کرو۔ غور کرو کہ شریعت کی رو سے یہ جنگ جائز ہے یا نہیں ۱۲ منہ ۵۵ اسلام کی ترقی کافروں کی خرابی ۵۶ بجائے فائدے کے اس سے اور خرابی پیدا ہوئی ۱۲ منہ ۵۷ جس سے یہ فساد موقوف ہو ۱۲ منہ۔

۲۱۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَّاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ـ

بَابُ ۳۱ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

۲۱۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ

مجھ سے محمد بن ہشام ابو عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (عمرہ کا احرام باندھے تھے اور مشرکوں نے ہم کو کعبہ جانے سے) روک دیا تھا کعب کہتے ہیں میرے سر پر بال تھے جوئیں میرے منہ پر گرنے لگیں (اس کثرت سے ہو گئیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے آپ نے پوچھا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اس وقت (سورہ بقرہ کی) آیت اتری جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں (جوؤں وغیرہ کی) تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے یا روزے رکھے یا صدقہ نکالے یا قربانی کرے۔

باب عکل اور عرینہ والوں کا قصہ[۵۱]

مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینہ میں آئے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دودھیل جانور والے[۵۲] تھے کھیت والے نہیں تھے ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی آخر آپ نے چند اونٹ دے کر ایک چرواہا ساتھ کر کے حکم دیا تم ان کو لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ ان کا دودھ اور پیتے رہو وہ گئے جب حرہ کی ایک طرف گئے تو اسلام سے پھر کر کافر ہو گئے اور آپ کے چرواہے کو (جس کا نام یسار تھا) مار ڈالا اور اونٹ بھگا لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے پکڑنے کو لوگ روانہ کئے (جب وہ پکڑ کر لے آئے) آپ نے حکم دیا ان کی آنکھوں

---

۵۱ عکل اور عرینہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں ابن اسحاق نے کہا یہ واقعہ ذی قرد کے غزوہ کے بعد ہوا ۱۲ منہ ۵ اپنے ملک میں دودھ پہ بسر کرتے تھے ۱۲ منہ

۵۲ حرہ وہ پتھریلا میدان ہے جو مدینہ کے باہر ہے ۱۲ منہ

وَقَطَعُوا اَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا عَلٰى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَاَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ وَاَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ

۲۱۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ رَجَاءٍ[3] مَوْلٰى اَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوْا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ وَاَبُوْ قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهٖ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاَيْنَ حَدِيْثُ اَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ اِيَّايَ حَدَّثَهٗ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ :

میں گرم سلائیاں پھیری گئیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور حرہ کے ایک کونے میں ڈال دیئے گئے اسی حال میں مر گئے[1] قتادہ نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خیرات کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ (ناک کان کاٹنا آنکھ پھوڑنا) اس سے منع فرماتے تھے اور شعبہ اور ابان اور حماد نے قتادہ سے صرف عرینہ کا لفظ نقل کیا ہے (عکل کا لفظ نہیں کہا) اور یحیی بن ابی کثیر اور ایوب اور قلابہ نے انس سے یوں روایت کیا ہے کہ عکل کے کچھ لوگ آئے[2]

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن عمر ابو عمر حوضی نے کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب اور حجاج صواف نے کہا مجھ سے ابو رجاء نے جو ابو قلابہ کے غلام تھے اور شام کے ملک میں ابو قلابہ کے ساتھ تھے کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا قسامت کے باب میں تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا قسامت حق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلیفوں نے اس کا حکم دیا ہے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اس وقت ابو قلابہ عمر بن عبدالعزیز کے تخت کے پیچھے کھڑے تھے اتنے میں عنبسہ بن سعید نے کہا انسؓ نے جو عرینہ والوں کی حدیث روایت کی وہ کہاں گئی[4] ابو قلابہ نے کہا یہ حدیث تو انس نے مجھ سے بھی روایت کی ہے عبدالعزیز بن صہیب نے اس حدیث کو انسؓ سے روایت کیا اس میں صرف عرینہ کا لفظ مذکور ہے اور ابو قلابہ کی روایت میں انس سے عکل کا لفظ مذکور ہے اور یہی قصہ فقط۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسَ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّابِعَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

[1] بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر ۱۲ منہ [2] اس میں عرینہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ [3] جب قتل کے گواہ نہ ہوں اور لاش کسی محلہ یا گاؤں میں ملے ان لوگوں پر قتل کا اشتباہ ہو تو ان میں سے پچاس آدمی چن کر ان سے حلف لیا جاتا ہے اس کو قسامت کہتے ہیں منہ [4] یعنی آپ نے ان لوگوں کے لیے قسامت کا حکم نہیں دیا بلکہ ان سے قصاص لیا عنبسہ کا یہ اعتراض صحیح نہ تھا کیونکہ عرینہ والوں پر تو خون ثابت ہو چکا تھا اور قسامت وہاں ہوتی ہے جہاں ثبوت نہ ہو صرف اشتباہ ہو ۱۲ منہ

سترھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب ۳۹ - غَزْوَةُ ذَاتِ الْقَرَدِ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ۔

۲۱۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ

باب ذات القرد کی لڑائی کا قصہ۔ یہ وہ ہے غزوہ جس میں (غطفان قبیلے کے) لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دودھیل بیس[۱] اونٹنیاں بھگالے گئے تھے یہ خیبر کی لڑائی سے تین رات پہلے کا واقعہ ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں صبح کی اذان سے پہلے (مدینہ سے) نکل کر غابہ کی طرف گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں[۱] رستے میں مجھ کو عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا غلام ملا (نام نامعلوم) وہ کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئیں۔ میں نے پوچھا کون پکڑ لے گیا اس نے غطفان کے لوگ پکڑ لے گئے[۲] یہ سنتے ہی میں نے تین آوازیں کیں یا صباحاہ اور مدینہ کے دونوں کناروں میں آواز پہنچا دی[۳] پھر میں سیدھا ان لٹیروں کے پیچھے چلا یہی ان کو پکڑ پایا وہ (جانوروں کو) پانی پلانا چاہتے تھے میں نے تیر مارنا شروع کیا اور میں تیر انداز آدمی تھا یہ شعر پڑھتا جاتا تھا ؎

میں ہوں سلمہ بن اکوع جان لو ؛ آج مرتے ہیں کمینے مان لو

آخر میں نے سب دودھیل اونٹنیاں (جن کو وہ لوٹ لے چلے تھے) ان سے

---

[۱] ذات القرد یا ذی قرد ایک چشمے کا نام ہے جو غطفان قبیلے کے قریب ہے ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں یوں ہے فزارہ کے لوگ پکڑ لے گئے فزارہ بھی غطفان قبیلے کی ایک شاخ ہے ۱۲ منہ [۳] عرب لوگ یہ کلمہ اس وقت پکارتے ہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے صبح صبح کوئی ان کا مال لوٹ لیتا ہے فریاد کے طور پر یہ کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

[۴] ایک روایت میں یوں ہے کہ میں سلع پہاڑ پر چڑھ گیا اور تین بار یا صباحاہ کہا میری آواز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنائی دی۔ لوگوں میں منادی ہوگئی ۱۲ منہ

مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلٰثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

۲۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ

چھڑالیں اور تیس چادریں الگ چھین لیں سلمہ کہتے ہیں (میں اسی حال میں تھا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت آن پہنچے ہیں،[۵۱] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان لیٹروں کو تیر مار مار کر پانی نہیں پینے دیا ہے وہ پیاسے ہیں آپ اسی وقت ان کے تعاقب میں فوج روانہ کیجیے[۵۲] آپ نے فرمایا اکوع کے بیٹے جب وہ تیرے قابو میں آگئے تو اب نرمی کر[۵۳] اور آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھالیا مدینہ تک ہم اسی پر آئے[۵۴]

باب خیبر کی جنگ کا قصہ[۵۵]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے ان سے سوید بن نعمان نے بیان کیا وہ جس سال خیبر کی جنگ ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا[۵۶] میں جو خیبر کے نزدیک ہے پہنچے آپ نے وہاں عصر کی نماز پڑھی پھر توشے منگوائے فقط ستو آیا (اور کچھ نہ کھانا تھا) آپ نے حکم دیا وہ بھگویا گیا آپ نے کھایا ہم نے بھی کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں رات کو آنحضرت ؐ کے ساتھ نکلے ایک شخص (اسید بن حضیر) عامر سے کہنے لگا (جو سلمہ کے چچا تھے) عامر تم ہم کو اپنی شعر بن نہیں سناتے عامر شاعر تھے یہ سن کر عامر سواری سے اترے یہ شعر بن پڑھنے لگے [۵]

---

[۵۱] کہتے ہیں یہ چہار شنبہ کا دن تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانسو یا سات سو آدمی گئے تھے ۱۲ منہ [۵۲] تو وہ گرفتار ہو جائیں گے ابن سعد کی روایت میں یوں ہے اگر سو آدمی مجھ کو دیجیے تو میں جس قدر ان کے پاس جانور ہیں چھین لیتا ہوں اور خود ان کو بھی گرفتار کر لیتا ہوں ۱۲ منہ [۵۳] جانے دے اپنا مال تو لے لیا ۱۲ منہ [۵۴] آپ نے فرمایا آج ہمارے سب پیدل لوگوں میں سلمہ بہتر ہے اور ہمارے سب سواروں میں بہتر ابوقتادہ ہے انہوں نے ایک لٹیرے کو جو بڑا بہادر مشہور تھا اس دن مار لیا ۱۲ منہ

[۵۵] خیبر ایک بستی کا نام ہے مدینہ سے آٹھ برید شام کی طرف یہ لڑائی سنہ ہجری میں ہوئی وہاں پر یہود آباد تھے ان کے قلعے بنے ہوئے تھے آنحضرت ؐ نے ان کا محاصرہ کیا ۱۲ منہ

[۵۶] صہبا ایک مقام کا نام ہے ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا
وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا لَحْمِ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِّيَضْرِبَهٗ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات
تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ
تجھ پہ صدقے جب تلک ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو، لڑائی میں عطا کر ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات
جب وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات[۱]
چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون گا رہا ہے لوگوں نے کہا عامر بن اکوع آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے[۲] ایک شخص (حضرت عمرؓ) یہ سن کر کہنے لگے اب تو عامر کے لیئے شہادت لازم ہو گئی یا رسول اللہ آپ نے ہم کو عامر سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا خیر ہم خیبر میں پہنچے اور خیبر والوں کو گھیر لیا ہم کو بہت شدت سے بھوک لگی پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا۔ جب اس دن کی شام ہوئی جس دن خیبر فتح ہوا تھا تو لوگوں نے بہت آگ سلگائی (ہر ایک کھانے پکانے لگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگیں کیسی روشن ہیں کیا پکا رہے ہیں انہوں نے کہا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت انہوں نے کہا پلیرو گدھوں کا گوشت آپ نے فرمایا یہ گوشت بہا دو ہانڈیاں توڑ کر پھینک دو ایک شخص (نام نامعلوم یا حضرت عمرؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں (توڑنے کے بدل) دھو ڈالیں آپ نے فرمایا ایسا ہی کر دو یہ بھی ہو سکتا ہے جب دشمنوں کے مقابل صف بندی ہوئی تو عامر کی تلوار[۳] چھوٹی تھی وہ یہودی کے پاؤں پر مارنے لگے اس کی انی (نوک یا دہار)

۱؎ اس مصرعہ میں بعضوں نے بجائے "ابینا" کے "اتینا" پڑھا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جب کوئی لڑنے بلائے دوڑ کر ہم آتے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ امام احمد کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اللہ اس کو بخشے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کے لیئے یوں فرماتے اللہ اس کو بخشے تو وہ شہید ہوتا تھا عامر بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ ان کی تلوار پلٹ کر خود ان ہی کو لگ گئی ۱۲ منہ ۳؎ مرحب یہودی کے مقابل ہوئے ۱۲ منہ

فَاَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ رَاٰنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ اَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَاَ بِهَا

خود ان کے لگ گئی گھٹنے کے اوپر زخم آیا عامر اسی زخم سے مر گئے جب لوگ خیبر سے لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پوچھا کیوں سلمہ کیا حال ہے[۵۱] میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان لوگ یوں کہتے ہیں کہ عامر کی نیکیاں بیکار گئیں[۵۲] آپ نے فرمایا کون کہتا ہے۔ جھوٹا ہے عامر کو تو دوہرا ثواب ملے گا آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا فرمایا وہ تو جاہد مجاہد ہے[۵۳] کوئی عرب زمین پر (یا مدینہ میں) عامر کی طرح نہیں چلا قتیبہ کی روایت حاتم سے یوں ہے کوئی عرب مدینہ میں عامر کی طرح پیدا نہیں ہوا

۲۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ اِذَا اَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ. اَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ اَهْلُهَا بِالْمَسَاحِيْ فَلَمَّا بَصُرُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں رات کو پہنچے اور آپ کا یہ قاعدہ تھا جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہوتی ان کو نہ لوٹتے خیر جب صبح ہوئی تو یہودی لوگ پھاوڑے (ٹوکری) کھیتی کے سامان لے کر نکلے (ان کو کچھ خبر ہی نہ تھی) جب آپ کو دیکھا تو کہنے لگا محمد ہیں خدا کی قسم محمد لشکر سمیت آن پہنچے آپ نے فرمایا خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے جو لوگ ڈرائے گئے تھے، ان کی صبح منحوس ہوتی ہے[۵۴] ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم صبح سویرے خیبر میں پہنچے دیکھا تو وہاں کے لوگ پھاوڑے (کدالیں) لے کر نکلے ہیں جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے محمد ہیں خدا کی قسم محمد فوج سمیت آن پہنچے۔ آپ نے فرمایا --- اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر

---

۵۱ دوسری روایت میں ہے آپ نے مجھے پریشان پایا تو پوچھا ۱۲ منہ ۵۲ کیونکہ وہ اپنی مار سے آپ مرے ۱۲ منہ ۵۳ یعنی جہاد کرنیوالا عجاہد جاہد کی تاکید ہے ۱۲ منہ ۵۴ یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ

۲۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ[۱] فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ۔

۲۲۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيبًا مِنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

اترے پھر کیا ہے جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہوگی خیبر میں ہم کو گدھوں کا گوشت ملا۔ (ہم اس کو پکانے لگے) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں منادی دی اللہ اور اس کا رسول تم کو گدھوں کے گوشت کو منع کرتے ہیں وہ پلید ہے۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جنگ خیبر میں) ایک آنے والا آیا کہنے لگا گدھوں کو تو لوگ چٹ کر گئے آپ یہ سن کر خاموش ہو رہے پھر دوسری بار آیا کہنے لگا گدھے چٹ ہو گئے پھر تیسری بار آیا کہنے لگا گدھے فنا ہو گئے آخر آپ نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے لوگوں میں یہ منادی کی دیکھو اللہ اور اس کا رسول بلیرو گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں اسی وقت ہانڈیاں الٹ دی گئیں ان میں (گدھوں) کا گوشت ابل رہا تھا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضـ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے پاس پہنچ کر صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے پھر کیا ہی ہے جن کو ڈرایا تھا۔ ان کی صبح منحوس[۲] ہوگئی خیبر والے (پریشان ہو کر) گلیوں میں دوڑنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جو لڑنے (جوان مضبوط) والے تھے ان کو قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا ان قیدیوں میں ایک عورت تھیں صفیہ (بنت حیی) وہ (پہلے) دحیہ کلبی کے حصہ میں آئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لے لیا اور ان کی آزادی مہر قرار پائی آپ نے ان سے نکاح کر لیا

۱ے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۲ے یہ جملہ اقتباس ہے اس آیت سے فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین صبح منحوس ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسی دن ان پر آفت آئی وہ تباہ اور برباد ہوگئے ۱۲ منہ

فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيْقًا لَهُ،

عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا ابو محمد (یہ ثابت کی کنیت ہے) کیا تم نے انس سے پوچھا تھا کہ صفیہ رض کا مہر آنحضرت ؐ نے کیا دیا انہوں نے اپنا سر ہلایا یعنی ہاں میں نے پوچھا تھا۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہ کو قید کیا پھران کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا ثابت نے انس رض سے پوچھا ان کا مہر کیا قرار دیا انہوں نے کہا خود ان کی ذات مہر قرار پائی۔ آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُوْنَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيْلَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا (خیبر کے دن) مقابلہ ہوا۔ دونوں طرف کے لوگ لڑے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فوج کی طرف لوٹے اور کافر اپنی فوج کی طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک شخص دکھائی دیا (قزمان ابوالغیداق) وہ کیا کرتا جہاں کسی کافر کو اکّا دکّا اکیلا پاتا اس کو پیچھے سے جا کر تلوار سے لیتا لوگوں نے کہا اس نے تو آج وہ کام کیا ہے جو ہم میں سے کوئی نہ کر سکا (بہت سے کافروں کو مار ڈالا) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہے تو ایسا ہی) مگر یہ دوزخی ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن عبدالجون) نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا[1] غرض وہ شخص اس کے ساتھ ہوا۔ جہاں وہ ٹھہر جاتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جہاں وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ دوڑ کر جاتا راوی نے کہا پھر ایسا ہوا کہ وہ شخص (قزمان) بہت زخمی ہوگیا۔ اور جلد مرجانے کے لیے اس نے

[1] دیکھوں گا یہ دوزخیوں کا کونسا کام کرتا ہے ظاہر میں تو بہشتی معلوم ہوتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلط نہیں ہوسکتا یہ کوئی نہ کوئی ایسا کام کرے گا جس کی وجہ سے دوزخی بنے گا تو میں دیکھتا رہوں گا یہ کام کب کرتا ہے اور کیسے ہوتا ہے ۱۲ ؛

سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

اپنی تلوار زمین پر ٹیکی اور اس کی نوک اپنے سینے پر رکھ کر سارا بوجھ اس پر ڈالا اپنے تئیں آپ مار لیا اس وقت وہ دوسرا شخص (اکثم) جو اس کا نگران بنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے پوچھا تو کہہ کیا کیفیت ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی آپ نے جس شخص کو دوزخی فرمایا تھا اور لوگوں پر آپ کا کہنا شاق گزرا تھا[1] میں نے کہا چل کر اس کا حال دیکھوں اور اس کی کیفیت لوگوں سے بیان کروں میں اس کے پیچھے نکلا آخیر اس کا یہ حال گزرا جب وہ بہت زخمی ہو گیا تو جلد مرنے کے لیے اس نے کیا کیا اپنی تلوار کا منہ زمین پر رکھا اور نوک اپنی چھاتی سے لگائی اس طرح بوجھ ڈالا اپنے تئیں مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا یہی تو ہے ایک آدمی لوگوں کی نظر میں بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک) دوزخی ہوتا ہے اور ایک آدمیوں کی نظر میں دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک) بہشتی ہوتا ہے[2]

---

[1] طبرانی کی ایک روایت ہے کہ جب آپ نے اس کو دوزخی فرمایا تو لوگوں کو بہت گراں گزرا۔ انہوں نے کہا جب یا رسول اللہ ایسی محنت اور کوشش کرنیوالا شخص دوزخی ہے تو پھر ہمارا حال کیا ہوگا آپ نے فرمایا یہ شخص منافق ہے اپنا نفاق چھپاتا ہے معلوم ہوا کہ بظاہر کسی کے اعمال عمدہ ہونے پر یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بہشتی ہے کیونکہ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی نیت اعمال میں خیر خالص نہیں ہوتی ریاء اور دکھلاوے کے لیے یا لوگوں میں اپنا شہرہ اور تعریف ہونے کے لیے اچھے کام کرتے ہیں کبھی دنیا کا فائدہ کمانے کے لیے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل میں ایمان نہیں ہوتا نفاق کے ساتھ اپنے تئیں مومن ظاہر کرتے ہیں ایسی حالت میں نیک اعمال کیا فائدہ دے سکتے ہیں یا اللہ ہم کو نفاق سے بچائے رکھ اور ہمارے سب اعمال میں خاص نیت تیری رضامندی کی عنایت فرما ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۱۲ منہ

[2] اس کا خاتمہ اچھا ہو جاتا ہے وہ توبہ کر کے مر جاتا ہے اپنے گناہوں پر نادم رہنے کی وجہ سے اللہ اس کو بخش دیتا ہے حضرت امام عبداللہ انصاری فرماتے ہیں مبارک وہ گناہ جو آدمی کو عاجزی کی طرف لے جائے اور منحوس وہ نیکی جو آدمی کو غرور کی طرف لے جائے میں نے بہت سے رند مشرب گنہگار لوگوں کو دیکھا ہے ان کو اللہ کا ڈر رلا رلا کر تو رد دیتے ہیں اپنے تئیں بدترین خلائق سمجھتے ہیں اور اپنی نجات محض پروردگار کے فضل و کرم پر منحصر جانتے ہیں کیونکہ نیک اعمال ان کے پاس نہیں ہیں اور کئی ایک عابد زاہد لوگوں کو ایسے حال میں پایا کہ وہ اپنے زہد و تقویٰ پر نازاں ہیں دوسرے بندگان خدا کو حقیر اور گنہگار اور اپنے تئیں ان سے بہتر سمجھتے ہیں معاذ اللہ یہ شیطان کا اغوا ہے سارا زہد اور تقویٰ بیکار بلکہ مہلک، اگر ذرا سا بھی خیال دل میں آجائے کہ ہم دوسروں سے اچھے ہیں ہزاروں گناہ کرو مگر اپنے مالک کے سامنے تضرع و زاری سے پیش آؤ تو سب بخش دیے جائیں گے اور ساری عمر عبادت اور تقویٰ اور پرہیزگاری میں گزارو لیکن (باقی بر صفحہ آئندہ) تو تلوار پیٹھ کے پار نکل آئی ہے ۱۲ منہ

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رض قَالَ شَهِدْنَا خَیْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ اَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰی كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ یَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَاَهْوٰی بِیَدِهٖ اِلٰی كِنَانَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا اَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهٗ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِیْثَكَ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ قُمْ یَا فُلَانُ فَاَذِّنْ اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ شَبِیْبٌ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض نے کہا ہم خیبر کی جنگ میں موجود تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی کے حق فرمایا جو (بظاہر) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا (لیکن دل میں منافق تھا) یہ دوزخی ہے جب لڑائی ہوئی تو یہ شخص خوب لڑا۔ بہت زخمی ہوگیا۔ اب بعضے لوگوں کو آنحضرت کے ارشاد میں شک پیدا ہونے کو تھی[۱] پھر ایسا ہوا زخموں کی تکلیف اس کو معلوم ہوئی تو اس نے ترکش میں ہاتھ ڈال کر ایک تیر نکالا دیا کئی تیر نکالے) وہ اپنی دہلگی میں چبھو لیے (اپنے تئیں مار ڈالا) یہ حال دیکھتے ہی کئی مسلمان دوڑتے چلے آنحضرت پاس آئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ اللہ نے آپ کی بات سچی کی اس شخص نے خودکشی کی (اپنے تئیں مار ڈالا) آپ نے ایک شخص[۱] سے فرمایا اٹھ اور لوگوں میں منادی کر دے بہشت میں وہی جائے گا جو مومن[۲] ہوگا اور اللہ کی یہ قدرت ہے وہ) بدکار آدمی سے اس دین کی مدد کرتا ہے[۳] شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا اور شبیب نے یونس[۴] سے۔ انہوں نے ابن شہاب سے یوں نقل کیا مجھ کو سعید بن مسیب اور عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا ہم جنگ حنین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ (پھر ذکر کیا حدیث کا)

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ذرا سا بھی خیال کہ ہم دوسروں سے تو اچھے ہیں یا ذرا سا بھی ناز اپنے تقوی اور عبادت پر قاتل اور مہلک اور تباہ کرنیوالا ہے حضرت صوفیہ فرماتے ہیں کہ درویشی کی راہ اس شخص پر حرام ہے جو اپنے تئیں کافر فرنگ سے بدتر نہ سمجھے یا اللہ کافر فرنگ ہم سے تو بدرجہا بہتر ہے ممکن ہے کہ مرنے وقت ایماندار ہو کے مرے ہم کو تو یہ بھی بھروسا نہیں کافر فرنگ تو آدمی اشرف المخلوقات ہے ہم تو گدھے اور کتے سے بھی بدتر ہیں نہ ہمارے پاس کوئی عبادت ہے نہ تقوی نہ پرہیزگاری نہ نیکی بس تیرا فضل و کرم ہی ہمارا سرمایہ ہے ربنا اغفرلنا ذنوبنا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [۱] بلال یا عبدالرحمن بن عوف ۱۲ منہ [۲] اس کے دل میں نفاق نہ ہو ۱۲ منہ [۳] جیسے اس شخص سے مدد کرائی یہ شخص دوسرا تھا یا وہی قزمان نفاجس کا ذکر اگلی حدیث میں ہے اور شاید اس نے پہلے تیر اپنے بدن میں چبھوئے ہوں پھر اس نے تلوار ٹیک کر اپنے تئیں مار لیا ہو تو دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہ رہے گا ۱۲ منہ [۴] اصل یہ ہے کہ ابوہریرہ آنحضرت کے پاس اس وقت آئے جب جنگ خیبر ہو چکی تھی اس لیے شعیب اور معمر کی روایت میں جو خیبر کا لفظ آیا ہے اس میں شبہ رہتا ہے تو امام بخاری نے شبیب اور ابن مبارک کی روایتوں سے یہ ثابت کیا کہ ان میں بجائے خیبر کے حنین کا لفظ مذکور ہے صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں یہاں خیبر کا لفظ مذکور ہے بعضوں نے کہا وہی صحیح ہے ۱۲ منہ [۵] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] کہ ایسا اللہ کی راہ میں لڑنے والا دوزخی کیونکر ہوگا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اخیر تک) اور عبداللہ مبارک نے یونس[۵۱] سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے آنحضرت سے اس حدیث کو (مرسلاً) روایت کیا اور عبداللہ بن مبارک کے ساتھ اس کو صالح بن کیسان نے بھی زہری سے روایت کیا[۵۲] اور محمد بن ولید زبیدی نے کہا مجھ کو زہری نے خبر دی ان کو عبدالرحمٰن بن کعب نے انہوں نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن کعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جو جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود[۵۳] زہری نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا ان دونوں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً)[۵۴]

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت نے خیبر پر جہاد کیا یا خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تو (رستے میں) لوگ ایک بلند جگہ پر چڑھے انہوں نے پکار کر (چلا کر) تکبیر کہی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا اپنے اوپر آسانی کرو (زور سے چلانے کی تکلیف نہ اٹھاؤ) تم کیا اس کو پکارتے ہو جو بہرا ہے یا تم کو نہیں دیکھتا تم تو ایسے (خدا) کو پکارتے ہو جو (سب کی) سنتا ہے اور نزدیک ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے[۵۵] اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے ہی تھا آپ نے میری آواز سن لی میں کہہ رہا تھا لاحول و لاقوۃ الا باللہ آپ نے پکارا عبداللہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں تجھ کو ایک کلمہ نہ بتلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلاتے یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ

[۵۱] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۵] یعنی علم و قدرت سے عموماً اور فضل و رحمت سے خصوصاً ۱۲ منہ

۲۲۹ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوعؓ کی پنڈلی میں ایک مار کا نشان دیکھا میں نے پوچھا ابومسلم (سلمہ کی کنیت ہے) یہ نشان کیسا۔ انہوں نے کہا یہ مار مجھے خیبر کے دن لگی تھی لوگ کہنے لگے سلمہ مارے گئے (ایسی سخت مار لگی) پھر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے تین بار اس پر پھونک مار دی۔ مجھے آج تک کوئی تکلیف اس مار کی نہیں ہوئی۔

۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجْزَأَ أَحَدُهُمْ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا ایک لڑائی میں مقابلہ ہوا۔ لڑائی شروع ہوئی دونوں طرف کے لوگ اپنی اپنی فوج میں چلے مسلمانوں میں ایک شخص تھا قزمان نامی اوہ جب کسی کافر کو اکہ دکہ (اکیلا) پاتا پیچھے جاکر ایک تلوار اس کو مار دیتا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے تو (آج) ایسا کام کیا ہے کہ ولیسا کسی نے نہیں کیا آپ نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ دوزخی ہے تو پھر ہم لوگوں میں بہشتی کون ہوگا اتنے میں مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) کہنے لگا۔ میں تو اس شخص کے ساتھ رہتا ہوں[1] یہ شخص (اکثم)، اس کے ساتھ رہا وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا وہ ٹھہر جاتا تو یہ بھی ٹھہر جاتا۔ آخر وہ شخص زخمی ہوا اور جھٹ مر جانے کے لیے اس نے یہ کیا اپنی تلوار کا مٹھ زمین پر رکھا اس کی انی (نوک) اپنے سینے سے لگائی پھر اس پر اپنے تئیں زور دے کر ہلاک کیا (تلوار اس کے سینے کے پار ہو گئی) اس وقت اکثم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پوچھا کہو تو کیا کیفیت ہے اس نے بیان کیا آپ نے فرمایا

[1] دیکھوں اس کا انجام کیا ہوتا ہے ۱۲ منہ

الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

وہی حال ہے) ایک شخص ظاہر میں لوگوں کی نگاہ میں بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور ایک شخص لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی

۲۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ اَنَسٌ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَاَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَاَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ ۔

ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے زیاد بن ربیع نے انہوں نے ابوعمران (عبدالملک بن حبیب) سے انہوں نے کہا انسؓ نے جمعہ کے دن لوگوں کو چادریں اوڑھے دیکھا تو کہنے لگے یہ تو اس وقت خیبر کے یہودی معلوم ہوتے ہیں[1]

۲۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا اَوْ لَيَاْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جنگ خیبر میں ایسا ہوا حضرت علیؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں پھر کہنے لگے بھلا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاؤں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل گئے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو آپ نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا کل ایسا شخص جھنڈا سنبھالے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں[2] اس کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا ہم یہ سن کر سب امیدوار رہے (شاید ہم کو جھنڈا ملے) لوگوں نے آپ سے عرض کیا یہ علی آن پہنچے آپ نے انہی کو جھنڈا دیا۔ اور ان کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا۔

---

۲۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوحازم سے کہا مجھ کو سہل بن سعد نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن یوں فرمایا

---

[1] حافظ نے کہا شاید یہ لوگ اکثر چادریں اوڑھتے ہوں گے اور دوسرے لوگ جن کو انس نے دیکھا تھا وہ اس قدر کثرت سے چادریں نہ اوڑھتے ہوں گے اس لیئے ان کو یہودیوں سے مشابہت دی۔ اس سے چادر اوڑھنے کی کراہت نہیں ملتی بعضوں نے کہا انس نے زرد رنگ کی چادریں اوڑھنے پر انکار کیا۔ مگر طبرانی نے ام سلمہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنی چادر اور ازار کو زعفران یا ورس سے رنگتے۔ بعضوں نے کہا یہ لوگ چادریں اس طرح اوڑھتے تھے جیسے یہودی اوڑھتے تھے کہ پیٹھ اور مونڈھوں پر ڈال کر دونوں کنارے لٹکے رہنے دیتے ہیں الٹتے نہیں انس نے اس پر انکار کیا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہود کی مخالفت کرو ۱۲ منہ

[2] دوسری روایت میں یوں ہے وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے بہادر بھاگنے والا نہیں ہے ۱۲ منہ

قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ اَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ،

میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر فتح کرا دے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں آپ کا یہ فرمانا سن کر لوگ رات بھر کھسر پھسر کرتے رہے دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے صبح ہوتے ہی سب لوگ آنحضرت کے پاس آئے ہر ایک کو یہ امید تھی شاید جھنڈا مجھ کو ملے آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا ان کو بلا بھیجو خیر ان کو لے کر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا اور ان کے لیئے دعا کی پھر تو وہ ایسے تندرست ہو گئے جیسے کوئی شکوہ ہی نہ تھا۔ آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں یہودیوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا تو پیسا کر چپکا چلا جا جب ان کی زمین پر پہنچے تو ان کو سلام کی دعوت دے اللہ کے جو حق ان پر واجب ہیں (نماز روزہ وغیرہ) وہ انکو بتلا خدا کی قسم اگر تیری وجہ سے اللہ ایک شخص کو راہ پر لے آئے تو وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بہتر ہے[۵]

۲۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ رض بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا

ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے دوسری سند اور مجھ سے احمد بن عیسٰی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یعقوب بن عبد الرحمٰن زہری نے خبر دی انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبد اللہ کے غلام تھے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا ہم خیبر پہنچے جب اللہ تعالی نے قلعہ فتح کرا دیا تو کسی نے حضرت صفیہؓ کے حسن و جمال کا حال بیان کیا جو حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں ان کا خاوند مارا گیا

[۵] لال اونٹ عرب کے ملک میں بہت قیمتی ہوتے ہیں ابن اسحٰق نے ابو رافع سے نکالا انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو سردار بنایا تو ہم ان کے ساتھ نکلے ایک یہودی نے حضرت علی پر حملہ کر دیا ان کے ڈھال گرا دی وہاں ایک دروازہ قلعہ کے پاس کھڑا تھا حضرت علی نے اسی کو اٹھا لیا اور ڈھال کی طرح اس کو لیے رہے یہاں تک کہ اللہ نے خیبر فتح کرا دیا ابو رافع کہتے ہیں میں اور سات آدمی اور آٹھ آدمیوں نے زور لگایا تو یہ دروازہ الٹ نہ سکے سبحان اللہ یہ زور خداداد تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی ۱۲ منہ

وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رض رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ،

۲۲۵ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ،

۲۲۶ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ

تھا وہ ابھی دلہن تھیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خاص اپنے لیئے چن لیا[1] اور ان کو ساتھ لے کر خیبر سے نکلے جب ہم لوگ سد الصہبا میں پہنچے (جو خیبر سے ایک منزل ہے مدینہ کی طرف) تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کی۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس تیار کیا[2] اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے گرد و پیش ہیں ان کو بلالے پس صفیہؓ کا یہی ولیمہ تھا جو آپ نے کیا پھر ہم مدینہ کی طرف روانہ ہوئے میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لیئے اپنے پیچھے (اونٹ پر) کمبل کا گول گردہ بناتے پھر اونٹ کے پاس آپ بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا کھول دیتے صفیہ اس پر پاؤں رکھے اونٹ پر چڑھ جاتیں[3]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بلال سے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو لے کر خیبر کے رستے میں تین دن ٹھہرے رہے ان سے صحبت کی اور وہ عورتوں میں شریک ہوگئیں جن کو پردے کا حکم تھا[4]۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید نے انہوں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے بیچ میں تین رات ٹھہرے رہے (رستے میں)، آپ نے ام المومنین حضرت صفیہ سے صحبت کی اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا اس میں نہ

ف[1] آپ کو اختیار تھا کہ مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے جو چیز پسند فرمائیں وہ لے لیں کہتے ہیں حضرت صفیہؓ کا اصلی نام زینب تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چن لیا تو ان کا صفیہ پڑ گیا یعنی چنی ہوئی ۱۲ منہ ف[2] حیس وہ کھانا ہے جو کھجور گھی پنیر ملا کر بناتے ہیں ۱۲ منہ ف[3] کیونکہ وہاں سیڑھی نہ تھی اور آنحضرتؐ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ حضرت صفیہ کو کوئی دوسرا سوار کرائے ۱۲ منہ ف[4] یعنی امہات المومنین میں کیونکہ پردہ آزاد بی بیوں پر واجب تھا نہ کہ لونڈیوں پر ۱۲ منہ

خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَّمَا كَانَ فِيْهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقٰى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ قَالُوْا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ،

۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِيْ خَيْبَرَ فَرَمٰى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهٗ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ،

۲۳۸- حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نَهٰى عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهٗ وَلُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ،

۲۳۹- حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ،

روٹی تھی نہ گوشت تھا صرف یہ تھا کہ آپ نے بلال کو فرمایا دسترخوان بچھاؤ پھر آپ نے کھجور پنیر گھی اس پر ڈالا۔ اب مسلمان کہنے لگے صفیہؓ مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا لونڈی (حرم) ہیں پھر خود ہی کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپایا ان کو تب وہ مسلمانوں کی ماں ہیں ورنہ لونڈی ہیں جب آپ نے کوچ کیا تو صفیہ کے لیے (اونٹ پر) اپنے پیچھے جگہ درست کی اور پردہ لگایا۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا ہم لوگ خیبر کو گھیرے ہوئے تھے اتنے میں ایک آدمی نام نامعلوم نے ایک تھیلی چربی بھری پھینکی میں اس کے اٹھانے کو دوڑا۔ کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں مجھ کو شرم آگئی[۱]۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع اور سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن لہسن اور پلیر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا لہسن کھانے کی ممانعت صرف نافع نے نقل کی (سالم نے نہیں نقل کی) اور گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت سالم نے نقل کی (نافع نے نہیں نقل کی)۔

مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ اور حسن سے جو محمد بن حنیف کے صاحبزادے تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا[۲]۔

[۱] آپ فرمائیں گے بڑا اندیدہ مر بھوکا ہے ۱۲منہ [۲] پھر فتح مکہ میں متعہ مباح ہوا پھر حجۃ الوداع میں حرام ہوا۔ اور قیامت تک اس کی حرمت قائم رہی مگر بعضے صحابہؓ جیسے جابرؓ اور ابن عباسؓ وغیرہ کو اس کی حرمت کی خبر نہ ہوئی۔ ان کو شبہ رہ گیا حضرت عمرؓ نے برسر منبر اس کی حرمت بیان کی اور دوسرے صحابہؓ نے سکوت کیا گویا اجماع ہوگیا ۱۲منہ

۲۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ،

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پلیر و گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا[۵۱]۔

۲۴۱ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ،

ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے نافع اور سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پلیر و گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۲۴۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام محمد باقرؒ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کھانے کی اجازت دی[۵۲]۔

۲۴۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ

ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے انہوں نے ابو اسحٰق شیبانی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا انہوں نے کہا خیبر کے دن ہم کو (سخت) بھوک لگی ہوئی تھی اور ہانڈیاں (گدھے کے گوشت کی) ابل رہی تھیں۔ بعضی ہانڈیوں کا گوشت پک بھی گیا تھا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آن پہنچا۔ کہنے لگا گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ اور ہانڈیاں انڈیل دو۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا پھر ہم لوگ (صحابہ آپس میں) یوں کہنے لگے کہ آنحضرت نے اس گوشت سے اس لئے منع فرمایا کہ ابھی لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا گیا تھا[۵۳] اور

[۵۱] پلیر گرگھی بستی کے گدھے۔ لیکن جنگل کا گدھا گورخر بالاتفاق حلال ہے ۱۲ منہ [۵۲] معلوم ہوا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے امام شافعی صاحبین اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور اس کی تفصیل انشاء اللہ کتاب الذبائح میں آئے گی۔ ۱۲ منہ [۵۳] یعنی تقسیم سے پہلے ہی صحابہؓ نے بھوک کے مارے گدھے کاٹ کر گوشت چڑھا دیا تھا۔ نہ اس لیے کہ گدھوں کا گوشت حرام ہے ۱۲ منہ

تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ۔

بعضوں نے کہا اس لیئے منع فرمایا ہے کہ گدھا نجاست کھاتا ہے[۵]

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰی رض اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابُوْا حُمُرًا فَطَبَخُوْهَا فَنَادٰی مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی انہوں نے براء اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے وہ جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے گدھے لوٹے ان کا گوشت پکایا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی ابوطلحہ نے یہ منادی کی ہانڈیاں الٹ دو (پھینک دو گوشت)

۴۴۵۔ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ اَبِي اَوْفٰی رض يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُوْرَ اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے میں نے براء بن عازب اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جب ڈ (گدھوں کے گوشت کی) ہانڈیاں چڑھا چکے تھے یہ فرمایا ہانڈیاں الٹ دو۔ (جو کچھ ان میں ہے وہ بہہ جائے)

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے

۴۴۷۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ اَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْاَهْلِيَّةَ نِيْئَةً وَّنَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهِ بَعْدُ۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے عامر شعبی انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ میں ہم کو یہ حکم دیا کہ ہم گدھوں کا گوشت پھینک دیں پکا ہو یا کچا پھر آپ نے ہم کو اس کے کھانے کی اجازت نہیں دی (تو منع ہی رہا)

۴۴۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ

مجھ محمد بن ابی الحسین نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن حفص نے کہا ہم سے والد (حفص بن غیاث) نے انہوں نے عاصم بن

---

[۵] جانوروں کی لید وغیرہ متالی کی گھانس بھی کھالیتا ہے مگر نجاست کھانا کراہت کی بھی علت ہو سکتی ہے نہ تحریم کی اور شاید ممانعت سے یہی کراہت مقصود ہو بعضوں نے کہا ممانعت کی علت یہ تھی کہ گدھے کی نسل کم نہ ہو جائے جو فوجی بار برداری سواری وغیرہ کے لیئے نہایت مفید ہے ۱۲ منہ۔

عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَا أَدْرِي أَنَهَى
عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ
حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ
الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۲۴۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ
عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ
سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ
إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ.

۲۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ
مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ
مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ
مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ
وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي
نَوْفَلٍ شَيْئًا.

۲۵۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

سلیمان سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ
سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو بلیر وگدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تو اس وجہ
سے منع کیا کہ گدھا مال برداری کے کام آتا ہے آپ نے باربرداری
کے جانوروں کا تلف کرنا برا سمجھا یا یہ کہ اس کو حرام کر دیا۔

ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق
نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں
نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھوڑے کے دو حصے رکھے اور پیدل آدمی
کا ایک حصہ عبیداللہ نے کہا نافع نے اس کا یہ مطلب بیان کیا کہ جس
شخص کے پاس گھوڑا ہو اس کو تین حصے دیے جائیں (ایک اس کا دو
گھوڑے کے) جس کے پاس گھوڑا نہ ہو اس کو ایک ہی حصہ دیا جائے۔

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد
نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں
نے سعید بن مسیب سے ان کو جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے
کہا میں اور حضرت عثمان دونوں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس گئے ہم دونوں نے عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے پانچویں حصے
میں سے مطلب بن عبدمناف کی اولاد کو دیا اور ہم کو نہیں دیا حالانکہ
ہمارا اور ان کا رشتہ آپ کے ساتھ برابر ہے[1] آپ نے فرمایا (یہ صحیح
ہے) مگر یہ بات ہے کہ ہاشم اور مطلب کی اولاد (ہمیشہ) ایک رہے
(ملے جلے) غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربی کے حصے
میں سے) عبدشمس اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا[2]

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے

[1] کیونکہ عبدمناف کے چار بیٹے تھے ہاشم اور مطلب اور عبدشمس اور نوفل ہاشم کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ وسلم تھے اور نوفل کی اولاد میں جبیر عبدشمس کی اولاد حضرت عثمان غنی رض ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث اوپر کتاب الخمس میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ
إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا
أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ
وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَ
خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً
فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ
فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ
حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَ
كَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا
يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ
وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ
قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ
هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ
فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا
فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ
قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ
الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ
أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ
أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللهِ كُنْتُمْ

کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے
ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم (اپنے ملک) یمن ہی میں تھے جب ہم
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے نکل کر مدینہ کو) روانہ ہوتے
کی خبر پہنچی ہم بھی ہجرت کی نیت سے آپ کے پاس روانہ ہوئے میں
نکلا میرے ساتھ میرے دو بھائی بھی تھے ابوبردہ اور ابورہم میں
تینوں بھائیوں میں چھوٹا تھا۔ راوی کہتا ہے مجھ کو یاد نہیں رہا ابو
موسیٰ نے پچاس پر کئی آدمی یا ترپن یا باون آدمی اپنی قوم کے بیان کیے
جو ان کے ساتھ نکلے تھے۔ خیر ابوموسیٰ کہتے ہیں ہم ان سب لوگوں
کے ساتھ ایک جہاز میں سوار ہوئے اتفاق سے یہ جہاز حبش کے
ملک میں نجاشی بادشاہ کے پاس پہنچا (ہوا اڑا کر لے گئی) وہاں جعفر
بن ابی طالب ہم کو ملے ہم انہی کے پاس رہ گئے (پھر ایک مدت بعد)
جعفر کے ساتھ ہم لوگ چلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے بعضے لوگ
مسلمانوں میں سے یوں کہنے لگے ان جہاز والوں سے ہماری ہجرت
پہلے ہوئی اور ہمارے ساتھ والوں میں سے (جو جہاز میں آئے تھے) اسماء
بنت عمیس (جعفر کی بی بی) ام المومنین حفصہؓ کے پاس ملنے گئیں انہوں
نے بھی صحابہ کے ساتھ نجاشی کے ملک میں ہجرت کی تھی وہاں حضرت عمرؓ
بھی آن پہنچے اسماءؓ ان کے پاس بیٹھی تھیں تو حضرت عمر نے اسماءؓ
کو دیکھ کر پوچھا یہ کون عورت ہے حفصہؓ نے کہا یہ اسماءؓ
ہے عمیس کی بیٹی حضرت عمرؓ نے کہا اخاہ وہ اسماء جو حبش کے
ملک کو گئیں تھیں اب سمندر کا سفر کر کے آئی ہیں اسماءؓ نے کہا
ہاں میں وہی اسماء ہوں حضرت عمر کہنے لگے ہم نے تو تم سے پہلے
ہجرت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تم سے زیادہ ہمارا حق[1]
ہے یہ سن کر اسماء کو غصہ آگیا کہنے لگیں واہ واہ خدا کی قسم تم ہم سے

[1] یعنی ہم کو تم سے زیادہ قرب اور فضیلت ہے کیونکہ ہماری ہجرت مقدم ہے تم نے تو اخیر میں ہجرت کی ۱۲ منہ۔

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي قَالَ أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ اللَّيْلَ

بڑھ کر نہیں تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جو تم میں بھوکا ہوتا آپ اس کو کھانا کھلاتے اور جو جاہل ہوتا اس کو دین کی بات سمجھاتے[51] اور ہم تو کہیں جاکر پڑے دور دراز دشمنوں کے ملک یعنی حبش میں آخر وہاں جو گئے تھے تو محض اللہ اور رسول کی رضامندی کے لیے (کچھ اپنا ذاتی فائدہ تھا) خدا کی قسم دانہ پانی مجھ پر حرام ہے جب تک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کروں آپ سے نہ پوچھوں ہم لوگوں کو تو بڑی تکلیف اور ڈر کا سامنا رہا[52] اور تم کہتے ہو کہ ہم نے اخیر میں ہجرت کی خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بولنے کی نہ غلط کہنے کی نہ اپنی طرف سے کوئی بات بڑھانے کی خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا یا رسول اللہ عمر ایسا ایسا کہتے ہیں آپ نے پوچھا تو نے کیا جواب دیا اسماء نے کہا میں نے ایسا ایسا جواب دیا آپ نے فرمایا تم سے زیادہ کسی کا حق نہیں ہے عمر اور ان کے ساتھیوں کی تو ایک ہی ہجرت ہوئی اور تم جہاز والوں کی تو دو ہجرتیں ہوئیں۔ اسماء کہتی ہیں میں نے دیکھا ابوموسی اور دوسرے جہاز والے لوگ گروہ گروہ میرے پاس آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کو پوچھنے لگے ساری دنیا میں ان کو کسی چیز سے ایسی خوشی نہیں ہوئی نہ اتنی عظمت والی معلوم ہوئی جتنی یہ حدیث معلوم ہوئی ابوبردہ نے کہا اسماء نے کہا میں نے ابوموسی کو دیکھا وہ بار بار یہ حدیث مجھ سے سنتے ابوبردہ نے کہا ابوموسی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز پہچانتا ہوں جب وہ رات کو مدینہ میں آکر اپنے گھروں میں قرآن پڑھا کر سوتے ہیں اور میں ان کے

---

[51] غرض یہ ہے کہ تم آرام میں رہے ۱۲ منہ [52] یعنی حبش کے ملک میں جو ہم جاکر پڑے تو کیا کچھ بے ڈر آرام سے رہے طرح طرح کی تکلیفیں اور صدمے اٹھاتے رہے تو ہماری ہجرت اسی روز سے رہی جب ہم مکہ سے نکلے ۱۲ منہ [53] ایک حبش ایک مدینہ کو ۱۲ منہ

وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ ،

۲۵۲ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِاَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا ،

۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيْعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً اِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْاِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى وَادِي الْقُرٰى وَمَعَهٗ عَبْدٌ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ اَهْدَاهُ لَهٗ اَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن کی آواز سے ان کے ٹھکانے پہچان لیتا ہوں۔ گو دن کو جب وہ اترے تھے میں نے ان کے ٹھکانے نہ دیکھے ہوں اور ان اشعریوں میں ایک شخص حکیم ہے (یعنی حکیم اس کا نام ہے یا وہ حکمت والا ہے) جب وہ کافروں کے سواروں یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے ہمارے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ تم ذرا ٹھہر جاؤ یا ذرا سی مہلت دو[۱]

مجھ سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے حفص بن غیاث سے سنا کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (حبش کے ملک سے) اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے[۲] ہم کو بھی حصہ دلایا اور ہمارے[۳] سوا اور کسی کو نہیں دلایا جو خیبر کی فتح میں شریک نہ تھا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد فزاری نے انہوں نے امام مالک سے کہا مجھ سے ثور بن زید نے بیان کیا کہا مجھ سے سالم ابوالغیث جو عبداللہ بن مطیع کا غلام تھا اس نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے خیبر فتح کیا اور لوٹ میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ گائے بیل اونٹ اسباب باغات ہاتھ آئے۔ پھر وہاں سے لوٹ کر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القری میں آئے (ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب) آپ کے ساتھ ایک غلام تھا جس کو مدعم کہتے تھے یہ غلام آپ کو ضباب کے ایک شخص (رفاعہ بن زید وہب) نے تحفہ بھیجا تھا یہ غلام آپ کا کجاوہ اتار رہا تھا

[۱] کیونکہ ہمارے ساتھی تم سے لڑنے کو تیار ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ حکیم بڑا بہادر ہے دشمنوں کے مقابلے سے بھاگتا نہیں ہے بلکہ یہ کہتا ہے ذرا صبر کرو ہم تم سے لڑنے کیلئے حاضر ہیں یا یہ مطلب ہے کہ وہ بڑی حکمت اور دانائی والا ہے دشمنوں کو اس طرح ڈرا کر اپنے تئیں بچا لیتا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھی اور آ رہے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ مسلمان سواروں سے ملتا ہے تو کہتا ہے ذرا ٹھہرو۔ یعنی ہمارے ساتھیوں کو جو پیدل ہیں آ جانے دو تو ہم سب مل کر کافروں سے لڑیں گے ۱۲ منہ [۲] لوٹ کے مال میں سے [۳] حالانکہ ہم جنگ میں شریک نہ تھے ۱۲ منہ۔

إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتّٰى أَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَّهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَيْنِ مِنْ نَّارٍ

۲۵۴ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَقُوْلُ أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلٰكِنِّيْ أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَّهُمْ يَقْتَسِمُوْنَهَا،

۲۵۵ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اتنے میں ایک ناگہانی تیر اس کو آلگا۔ معلوم نہیں کس نے مارا (وہ شہید ہوگیا)، لوگ کہنے لگے اس کو مبارک ہو شہید ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں اس نے ایک چادر جو خیبر کے دن تقسیم سے پہلے لوٹ کے مال میں سے چرا لی تھی وہ آگ ہو کر اس کو جلا رہی ہے، یہ حدیث سن کر ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا میں نے یہ لوٹ کے مال میں سے لیئے تھے آپ نے فرمایا (اگر تو داخل نہ کرتا) تو یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ بن جاتے (قیامت میں تجھ کو جلاتے)

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے سن لو قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ آئندہ جو لوگ مسلمان ہوں گے وہ مفلس اور محتاج رہیں گے ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بستی فتح ہوتی اس کو مسلمانوں میں بیں اس طرح تقسیم کر دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر تقسیم کر دیا تھا لیکن میں یہ چاہتا ہوں ان مسلمانوں کے لیئے کچھ خزانہ رہنے دوں جس کو وہ (ضرورت کے وقت) بانٹتے رہیں

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا اگر پچھلے مسلمان جو آئندہ اسلام لائیں گے نہ ہوتے تو میں جو بستی فتح ہوتی اس کو اس طرح (موجودہ مسلمانوں میں) بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ

حدیث میں ببان کا لفظ ہے۔ دو بائے موحدہ سے دوسری بائے مشدد ہے ابوعبیدہ کہتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں یہ لفظ عربی زبان کا نہیں ہے زہری کہتے ہیں یہ یمن کی زبان کا ایک لفظ ہے جو عربوں میں مشہور نہیں ہوا۔ ببان کے معنے یکساں۔ ایک طریق۔ اور ایک روش پر۔ اور بعضوں نے کہا اس کے معنے نادار محتاج کے ہیں ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ خَيْبَرَ،

۲۵۶ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رض هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قُدُوْمِ الضَّانِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يُخْبِرُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رض فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ

نے خیبر کو بانٹ دیا تھا[۱]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سُنا ان سے اسمٰعیل بن امیہ نے پوچھا تھا تو زہری نے کہا مجھ کو عنبسہ ابن سعید نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ (مسلمان ہو کر) آنحضرت صلی اللہ کے پاس (خیبر میں) آئے[۲] سعید بن عاص اموی کے ایک بیٹے (ابان) نے کہا یارسول اللہ ابوہریرہ کو کچھ نہ دیجئے (اس کا کوئی حق نہیں ہے) ابوہریرہ نے کہا اسی ابان نے تو (جنگ احد میں) نعمان بن قوقل (صحابی) کو قتل کیا تھا[۳] ابان یہ سن کر (غصہ ہوئے) کہنے لگے واہ واہ کیا خوب ایک بلاؔ ضانؔ کے جنگل سے بھی اتر آیا ہے[۴] اور محمد بن ولید زبیدی سے روایت کیا گیا ہے انہوں نے زہری سے[۵] کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ سے سنا وہ سعید بن عاص سے بیان کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو فوج کا سردار بنا کر مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا ابوہریرہ نے کہا پھر ابان اور ان کے ساتھی (اس سفر سے) اس وقت لوٹ کر آئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح کر چکے تھے وہیں تشریف رکھتے تھے اس زمانہ میں مسلمان (ایسے مفلس تھے ان کے) گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے (چمڑہ بھی میسر نہ تھا) خیر ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

[۱] حضرت عمرؓ کا یہ مطلب ہے کہ اگر مجھ کو ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو آئندہ مسلمان ہوں گے اور وہ محض نادار اور مفلس ہوں گے تو میں جس قدر ملک فتح ہوتا جاتا وہ سب کا سب مسلمانوں کو جاگیروں کے طور پر بانٹ دیتا اور خالصہ کچھ نہ رکھتا جس کا روپیہ بیت المال میں جمع ہوتا ہے مگر مجھ کو ان لوگوں کا خیال ہے جو آئندہ مسلمان ہوں گے وہ اگر بے معاش اور نادار ہوئے تو ان کی گذر اوقات کے لیے کچھ نہ رہے گا اس لیے خزانہ میں ملک کی تحصیل جمع رکھتا ہوں کہ آئندہ ایسے مسلمانوں کے بیے کام آئے ۱۲ منہ [۲] جب جنگ ہو چکی تھی حضرت ابوہریرہ رضؓ نے لوٹ کے مال میں سے حصہ مانگا ۱۲ منہ [۳] اس وقت تک ابان مسلمان نہیں ہوئے تھے ابوہریرہ رضؓ نے ابان کی برائی بیان کی کہ اس نے تو ایک مسلمان کا خون کیا ہے ۱۲ منہ [۴] اور لگا دخل در معقولات کرنے اور ایسے امور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیتا ہے۔ ابان نے ابوہریرہ رضؓ کی تحقیر کی کہ ابھی ابھی تو پہاڑ سے اتر کر آیا ہے اور دخل در معقولات کرنے لگا ۱۲ منہ [۵] بلا ایک جانور ہے بلی برابر۔ اس کا نام ہم کو ہندی میں نہ ملا اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ بلا کر دیا اور ضان اس پہاڑ کا نام ہے جو ابوہریرہ کے ملک یعنی دوس میں تھا ۱۲ منہ [۶] اس کو ابوداؤد وغیرہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ أَبَانُ وَأَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يُقْسِمْ لَهُمْ،

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ،

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ

یارسول اللہ ابان اور ان کے ساتھیوں کا خیبر کی لوٹ میں حصہ نہ لگایئے ابان نے کہا واہ واہ تو بھی اس درجہ کو پہنچ گیا[1] ارے بلے ابھی تو ضان پہاڑ سے (یا جنگل بیری سے) اتر کر آیا ہے (ابھی سے یہ باتیں ایاز قدر خود بہ شناس) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابان سے فرمایا اجی بیٹھو اور ان کو حصہ نہیں دلایا[2]

ہم سے موسے بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا سے عمرو بن یحیےٰ بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا سعید بن عمرو نے خبر دی کہ ابان بن سعید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (خیبر میں) آئے (جب خیبر فتح ہو چکا تھا) آپ کو سلام کیا ابو ہریرہؓ کہنے لگے یا رسول اللہ نعمان بن قوقل (صحابی) کو (احد کے دن) اسی نے قتل کیا تھا ابان کہا واہ رے بلے ابھی توضان کے جنگل سے لڑھکتا ہوا آیا ہے۔ ابھی سے یہ باتیں! میرے اوپر ایسے شخص کا عیب دھرتا ہے جس کو میری وجہ سے اللہ نے (شہادت کا) دیا اور مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذلیل نہ ہونے دیا[3]

ہم سے یحیےٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ حضرت فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے کسی کو ابوبکر صدیقؓ پاس بھیجا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگتی تھیں ان مالوں میں سے جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں عنایت فرمائے تھے اور خیبر کے پانچویں حصے میں سے جو بچ رہا تھا ابوبکرؓ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم مال و اسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے البتہ اس میں

[1] آنحضرت صلعم کو صلاح اور مشورہ دینے لگا ۱۲ منہ [2] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں یہ تفسیر اس نسخہ پر ہے جس میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے ۱۲ منہ [3] اگر میں اس کے ہاتھ سے مارا جاتا تو دوزخی ہوتا ۱۲

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي
وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ
عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى
فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ
فِي ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَ
عَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ
لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَ
كَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا
تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ
مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ
يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رض
أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً
لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ رض لَا وَاللهِ لَا
تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ

شک نہیں کہ حضرت محمدؐ کی اولاد اسی مال میں سے کھائیں گے اور میں
تو آنحضرت صلعم کی خیرات اسی حال پر رکھوں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ
وسلم کی زندگی میں تھی اور جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کیا کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کرتا رہوں گا ۔ جس جس کو آپ
دیتے تھے میں بھی انہی کو دیتا رہوں گا) غرض ابوبکر صدیقؓ نے حضرت
فاطمہؓ کو اس ترکہ میں سے کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہؓ کو
ابوبکر پر غصہ آیا انہوں نے ان کی ملاقات ترک کردی اور مرتے تک ان
سے بات نہ کی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینے
تو زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی ان کے خاوند حضرت علیؓ نے رات
ہی کو ان کو دفن کر دیا[۱] اور ابوبکر صدیقؓ کو ان کی وفات کی خبر نہ دی اور
حضرت علیؓ نے ان پر نماز پڑھی[۲] اور جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں
تو لوگ حضرت علیؓ پر بہت توجہ رکھتے تھے (حضرت فاطمہ کے خیال
سے) جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت علیؓ نے دیکھا لوگوں کے منہ
ان کی طرف سے پھرے معلوم ہوتے ہیں اس وقت انہوں نے ابوبکرؓ سے
صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا اس لئے پہلے چھ مہینے تک انہوں نے ابوبکر
سے بیعت نہیں کی تھی[۳] پھر انہوں نے ابوبکر کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اکیلے آؤ اور کسی
کو اپنے ساتھ نہ لاؤ! ان کو یہ منظور نہ تھا کہ حضرت عمرؓ ان کے ساتھ
آئیں[۴] حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا خدا کی قسم تم اکیلے ان کے پاس نہ جانا[۵]

[۱] کیونکہ حضرت فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ ان کو رات ہی کو دفن کر دیا جائے ان کا مطلب یہ تھا کہ رات کو دفن کرنے میں اور زیادہ پردہ پوشی ہے ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے کہا حضرت عباسؓ نے ان پر نماز پڑھائی ۱۲ منہ [۳] نہ دوسرے بنی ہاشم لوگوں نے اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ حضرت علیؓ یا بنی ہاشم ابوبکرؓ صدیقؓ کی خلافت کو ناجائز سمجھتے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صدمہ میں مبتلا تھے اور ان کو یہ خیال رہا کہ ابکرؓ صدیقؓ نے خلافت کے مشورہ میں ہم کو کیوں نہیں شریک کیا ۔ خاص حضرت علیؓ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ یہ بھی ہوگی کہ حضرت فاطمہ کی دلجوئی اور تسلی اور بیمار داری سے ان کی فرصت نہ ملی ۱۲ منہ [۴] کیونکہ حضرت عمرؓ کے مزاج میں ذرا سختی تھی ۔ حضرت علیؓ نے یہ خیال کیا کہ اگر حضرت عمر آئیں گے تو ایسا نہ ہو کہ گفتگو بڑھ جائے اور ملاقات کا نتیجہ برعکس نکلے مخالفت پیدا ہو ۱۲ منہ [۵] حضرت عمرؓ یہ ڈرے ایسا نہ ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں اکیلے جائیں اور بنی ہاشم ان کی تعظیم اور تکریم جیسی چاہیئے ویسی نہ کریں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رنج پیدا ہو ۱۲ منہ

أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي وَاللّٰهِ
لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ
عَلِيٌّ رض فَقَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ
وَمَا أَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا
سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا
بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتّٰى
فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ رض
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ
أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا
عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا
إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ
الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رض
الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ
شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ
بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَ
تَشَهَّدَ عَلِيٌّ رض فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ رض وَ
حَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي
صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ رض وَ

ابوبکرؓ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے میں تو خدا کی قسم ضرور ان
کے پاس جاؤں گا آخر ابوبکرؓ ان کے پاس گئے تو حضرت علیؓ نے
خدا کو گواہ کیا اور کہنے لگے ابوبکرؓ ہم کو تمہاری فضیلت اور بزرگی
معلوم ہے جو اللہ نے تم کو عنایت فرمائی اور اللہ نے جو عزت تم
کو دی (مسلمانوں کا حاکم بنایا) اس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے مگر ہم کو
یہ برا معلوم ہوا کہ تم نے اکیلے ہی اکیلے خلافت اڑا لی (ہم سے صلاح
نہ لی) ہم یہ خیال کرتے تھے کہ اس مشورے میں ہم لوگ ضرور شریک
کیے جائیں گے کیونکہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری
اور قرابت تھی (حضرت علی برابر ایسی ہی باتیں کرتے رہے) یہاں تک کہ
ابوبکرؓ کی آنکھیں بھر آئیں (آنسو بہنے لگے) پھر ابوبکرؓ گفتگو شروع کی انہوں
نے کہا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا خیال تو مجھ کو اپنی قرابت سے بھی
زیادہ ہے[1] اب ان چند مالوں (فدک بنی نضیر خیبر وغیرہ) کی وجہ سے جو
مجھ میں اور تم لوگوں میں جھگڑا ہو گیا تو میں نے اس مقدمہ میں بھی وہی
کیا جو بہتر تھا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو جو کیا کرتے
تھے وہی کیا کسی کام میں فرق نہیں کیا اس وقت حضرت علیؓ نے کہا
اچھا آج شام کو ہم تم سے بیعت کر لیں گے جب ابوبکرؓ نے ظہر
کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑھے تشہد پڑھا پھر حضرت علیؓ کا حال
بیان کیا کہ ان کو اب تک بیعت نہ کرنے سے یہ عذر پیش آیا رہا
ان کا عذر قبول کیا اور ان کے لیے بخشش کی دعا کی اس کے بعد
حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکرؓ کے (فضائل بیان
کیے ان کے حقوق جتلائے[2] کہنے لگے میں نے جو اب تک ابوبکرؓ سے

[1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے سلوک کرنا میں اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرنے پر مقدم سمجھتا ہوں ۱۲ منہ

[2] مسلم کی روایت میں ہے پھر اٹھے اور ان سے بیعت کر لی حضرت علیؓ کے بیعت کرتے ہی سب بنی ہاشم نے بیعت کر لی ابوبکرؓ کی خلافت
پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا اب بتلایئے ان کی خلافت کو جو کوئی صحیح نہ سمجھے وہ تمام صحابہ کا مخالف ہے یا نہیں اور اس آیت میں داخل ہے یا
نہیں ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا اللہ تعالیٰ سمجھ عنایت فرمائے ۱۲ منہ

لَا اِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَ
لٰكِنَّا نَرٰى لَنَا فِي هٰذَا الْاَمْرِ نَصِيْبًا
فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي
اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ
وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ
اِلٰى عَلِيٍّ رض قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ
الْمَعْرُوْفَ۔

۲۵۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَارَةُ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ
خَيْبَرُ قُلْنَا الْاٰنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ
حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا
شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ

۲۶۱ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ
رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ
لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا

بیعت نہیں کی تھی تو اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ مجھ کو ابوبکر رض کی خلافت پر کوئی حسد یا ان کی فضیلت اور بزرگی سے کچھ انکار تھا صرف بات یہ تھی ہم لوگوں کو یہ خیال تھا کہ خلافت کے مقدمہ میں ہماری رائے بھی ان کو لینا ضرور تھا انہوں نے نہ لی آپ ہی آپ اس مقدمہ کو کر لیا اس کا ہم کو رنج ہوا مسلمانوں نے جب حضرت علی رض کی یہ گفتگو سنی[1] تو خوش ہوئے اور حضرت علی رض سے اور زیادہ محبت کرنے لگے جب دیکھا انہوں نے اچھی بات اختیار کی[1]۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عمارہ بن ابی حفصہ نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوا[2]۔ تو ہم نے کہا اب تو ہم لوگ کھجور سے سیر ہو جائیں گے

ہم سے حسن بن محمد صباح نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن حبیب نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ہم تو (کھجور سے) اس وقت سیر ہوئے جب خیبر کو فتح کیا۔

باب خیبر کا حاکم ایک شخص کو مقرر کرنا۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالمجید بن سہیل سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو سعید خدری رض اور ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سواد بن غزیہ کو خیبر کا تحصیلدار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی ساری کھجور ایسی ہی ہوتی ہے اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم بری قسم کی کھجور دو یا تین صاع دے کر اس کا ایک صاع لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کر بلکہ بری قسم کی کھجور نقد پیسے کے بدل بیچ ڈال پھر اس پیسے سے یہ

[1] اور دیکھا کہ انہوں نے ابوبکر رض سے بیعت کر لی ۱۲ منہ [2] کہ مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہو گئے اختلاف نہیں کیا ابن حبان نے ابو سعید سے روایت کیا کہ حضرت علی رض نے شروع ہی میں ابوبکر رض سے بیعت کر لی تھی بیہقی نے کہا یہی روایت صحیح ہے تو اب دوسری بیعت بطور تاکید کے ہوگی ۱۲ منہ [3] بہت سے باغات ہاتھ آئے ۱۲ منہ

بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَمَّرَهٗ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ مِّثْلَهٗ،

کھجور خریدے اور عبدالعزیز بن محمد نے عبدالمجید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے سعید سے یوں روایت کی[1] کہ ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے جو انصار میں سے تھے ایک شخص (سواد بن غزیہ) کو خیبر کی طرف بھیجا ان کو وہاں کا حاکم مقرر کیا اور اسی سند سے عبدالمجید سے منقول ہے انہوں نے ابوصالح سمان سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہؓ اور ابوسعید سے ایسی ہی حدیث۔

بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ خَيْبَرَ

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا،

باب خیبر والوں سے بٹائی کرنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین خیبر کے یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں زراعت محنت مشقت کریں اور آدھی پیداوار وہ لیں (آدھی آنحضرتؐ کو دیں)۔

بَابُ الشَّاةِ الَّتِيْ سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود بکری رکھنا اس باب میں عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعید نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلودہ بکری تحفہ بھیجی گئی[2]۔

[1] اس کو ابوعوانہ اور دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے باب وفات النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی تھی جو سلام بن مشکم کی جورو تھی اس نے یہ دریافت کر لیا تھا کہ آنحضرتؐ کو دست کا گوشت بہت پسند ہے اس نے اسی میں خوب زہر ملایا تھا آپ نے ایک نوالہ چکھ کر تھوک دیا بشر بن براء کھا گئے وہ مر گئے دوسرے صحابہ کو آپ نے منع کر دیا کہ مت کھاؤ اس میں زہر ہے بیہقی کی روایت میں ہے آپ نے اس عورت کو بلا بھیجا اس سے پوچھا تو نے یہ کیا کیا وہ کہنے لگی میں نے یہ اس لیے کیا کہ اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو اللہ آپ کو خبر دے گا اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ کا مرنا ہی بہتر ہے۔ لوگ اس جھگڑے سے نجات پائیں آپ نے اس کو کوئی سزا نہ دی اور موندھے پر پچھنے لگائی زہری نے کہا یہ عورت مسلمان ہو گئی آپ نے اس کو چھوڑ دیا ابن سعد کی روایت میں یوں ہے جب بشر بن براء زہر کے اثر سے مر گئے تو آپ نے اس کو بشر کے وارثوں کے حوالہ کر دیا انہوں نے اس کو قتل کیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ زہر دے کر مار ڈالنا بھی قتل عمد ہے اور اس میں قصاص لازم آتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا جو اس کو قتل بالسبب کہتے ہیں اور قصاص اس میں ساقط کرتے ہیں ۱۲ منہ

بَابُ غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ

باب زید بن حارثہ کا غزوہ[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو ایک فوج کا سردار مقرر کیا[2] بعضوں نے اسامہ کی سرداری پر طعنہ کیا[3] آپ نے فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں، اس سے پہلے تم اس کے باپ زید بن حارثہ کی سرداری میں طعنہ مار چکے ہو حالانکہ قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا اور ان لوگوں میں تھا جن کو میں بہت چاہتا ہوں اب اس کا بیٹا یہ اسامہ ان لوگوں میں ہے جن کو اس کے بعد میں بہت چاہتا ہوں[4]

بَابُ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب عمرۂ قضا کا بیان[5]

اس کو انسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[6]

---

[1] زید بن حارثہ کو آپ نے کئی لڑائیوں میں سردار بنا کر بھیجا سلمہ نے کہا ہم نے سات لڑائیاں ان کے ساتھ ہو کر کیں پہلے نجد کی طرف پھر بنی سلیم کی طرف پھر قریش کے قافلہ کی طرف جس میں ابوالعاص بن ربیع آنحضرتؐ کے داماد قید ہو کر آئے پھر بنی ثعلبہ کی طرف پھر حسمی کی طرف پھر وادی القری کی طرف پھر بنی فزارہ کی طرف حافظ نے کہا امام بخاری کی مراد اس غزوہ سے یہی اخیر کا غزوہ ہے۔ [2] اس فوج میں بڑے بڑے مہاجرین اور انصار شریک تھے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہؓ اور سعدؓ اور سعید اور قتادہ وغیرہ ۱۲ منہ [3] ان طعنہ کرنے والوں کا سردار عیاش بن ابی ربیعہ تھا وہ کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوکرے کو مہاجرین کا افسر بنایا اس پر دوسرے لوگ بھی گفتگو کرنے لگے یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچی انہوں نے ان لوگوں کا رد کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ بہت غصے ہوئے اور یہ خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہوتا ہے ۱۲ منہ [4] اسی کو جیش اسامہ کہتے ہیں جو آپ نے مرض موت میں روانہ کرنا چاہا تھا اور وفات کے وقت بھی وصیت فرمائی کہ اسامہ کا لشکر روانہ کر دینا اسامہ کے سردار کرنے میں یہ مصلحت تھی کہ ان کے والد ان کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے اسامہ کی دلجوئی منظور تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ وہ اپنے والد کی شہادت یاد کر کے اس لڑائی میں بہت کوشش کریں گے دشمنوں کو خوب ماریں گے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی سرداری اور امامت درست ہے کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ یقیناً اسامہ سے افضل تھے رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [5] اس کو عمرہ قضا اس لیے کہتے ہیں کہ یہ عمرہ اس قضا یعنے فیصلے کے مطابق کیا گیا تھا جو آپ نے قریش کے کافروں کے ساتھ کیا تھا اس کا یہ معنے نہیں ہے کہ یہ اگلے عمرے کی قضا کا عمرہ تھا کیونکہ اگلا عمرہ بھی آپ کا پورا ہو گیا تھا۔ کافروں کی مزاحمت کی وجہ سے آپ اس کے ارکان بجا نہیں لا سکے تھے بعضوں نے کہا یہ عمرہ اس عمرے کی قضا کا تھا ۱۲ منہ [6] اس کو عبدالرزاق اور ابن حبان نے وصل کیا اس عمرے میں عبداللہ بن رواحہ آنحضرت کے سامنے شعریں پڑھتے جاتے تھے حضرت عمر نے کہا عبداللہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعریں پڑھتے ہو آپ نے فرمایا عمر اس کو شعریں پڑھنے دے یہ کافروں پر تیروں سے زیادہ سخت ہیں دو شعریں یہ تھیں ؎ خلوا بنی الکفار عن سبیلہ قد انزل الرحمن فی تنزیلہ ٭ بان خیر القتل فی سبیلہ نحن قتلناکم علی تاویلہ ـ کما قتلناکم علی تنزیلہ ٭ ومذہل خلیل عن خلیلہ ٭ یارب انی مومن بقیلہ ٭ یعنی اے کافروں کی اولاد آنحضرتؐ کا رستہ چھوڑ دو اللہ نے ان پر اپنا پاک کلام اتارا اور ہم تم کو اس پاک کلام کے موافق قتل کرتے ہیں یہ قتل اللہ کی راہ میں بہت عمدہ قتل ہے اب اس قتل کی وجہ سے ایک دوست اپنے دوست سے جدا ہو جائے گا پروردگار میں تو پیغمبر صاحب کے فرمودے پر ایمان لایا فقط ۱۲ منہ

۲۶۵۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ فَاَبٰۤی اَھْلُ مَکَّۃَ اَنْ یَّدَعُوْہُ یَدْخُلُ مَکَّۃَ حَتّٰی قَاضَاھُمْ عَلٰۤی اَنْ یُّقِیْمَ بِھَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا کَتَبُوا الْکِتٰبَ کَتَبُوْا عَلٰی مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالُوْا لَا نُقِرُّ بِھٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا مَنَعْنٰکَ شَیْئًا وَّلٰکِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَلِیٌّ لَا وَاللّٰہِ لَاۤ اَمْحُوْکَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکِتَابَ وَلَیْسَ یُحْسِنُ یَکْتُبُ فَکَتَبَ ھٰذَا مَا قَاضٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ مَکَّۃَ السِّلَاحَ اِلَّا السَّیْفَ فِی الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا یَخْرُجَ مِنْ اَھْلِھَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ یَّتْبَعَہٗ وَاَنْ لَّا یَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِہٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ بِھَا فَلَمَّا دَخَلَھَا وَمَضَی الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِیًّا

مجھ سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا (سنہ ہجری میں) تو مکہ کے کافروں نے آپ کو روکا مکہ میں جانے نہ دیا۔ آخر آپ نے ان سے اس شرط پر فیصلہ کیا کہ (سال آئندہ عمرے کو آئیں اور) مکہ میں تین دن سے زیادہ نہیں جب صلح نامہ لکھا جانا شروع ہوا (حضرت علیؓ لکھ رہے تھے) انہوں نے یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمدؐ نے یہ فیصلہ کیا مکہ کے کافروں نے کہا ہم اس کو نہیں مانتے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوتے تو آپ کو روکتے ہی کاہیکو یوں لکھو جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا آپ نے یہ سن کر فرمایا میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد عبداللہ کا بیٹا بھی ہوں آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس کو نہیں میٹوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا آپ اچھی طرح لکھنا بھی نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے (معجزے کے طور پر) یوں لکھ دیا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا[1] کہ آپ مکہ میں ہتھیار نہیں لائیں گے صرف تلواریں غلاف میں لے کر آئیں گے اور مکہ والوں میں سے کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے تب بھی اس کو اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے اور اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہ جانا چاہے تو اس کو منع نہیں کریں گے خیر اس صلح نامہ کے بموجب جب (آپ (سال آئندہ) مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر گئے تو قریش کے کافر حضرت علیؓ کے پاس گئے

---

[1] امام ابوالولید باجی نے اس حدیث کا مطلب یہی بیان کیا کہ گو آپ لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپ نے معجزے کے طور پر اس وقت لکھ دیا اور اندلس کے علماء نے باجی کو اس تقریر پر بیدین ٹھہرایا چونکہ قرآن سے ثابت ہے ولا تخطہ بیمینک باجی نے اس کا جواب یہ دیا کہ قرآن میں کتابت کی نفی ہے جو قرآن اترنے سے پہلے ہو اور یہ اس کے مانع نہیں ہے کہ بعد قرآن اترنے کے آپ معجزے کے طور پر کچھ لکھ دیں قسطلانیؒ نے کہا حدیث کا مطلب یوں ہے کہ آنحضرت نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا اور آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ کہاں ہے انہوں نے بتلایا آپ نے اپنے ہاتھ سے اسکو میٹ دیا پھر وہ کاغذ حضرت علیؓ کو دے دیا انہوں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا اس تقریر پر کوئی اشکال باقی نہ رہے گا صلح نامہ کا یہ مضمون تھا ...

فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ،

اور کہنے لگے اپنے صاحب (یعنے آنحضرتؐ) سے کہو اب یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت گذر چکی (حضرت علیؓ نے عرض کیا) آپ وہاں سے روانہ ہوئے حمزہ کی بیٹی (عمارہ یا فاطمہ یا امامہ یا سلمی) آپ کے پیچھے چلی چچا چچا پکارتی تھی[1] حضرت علیؓ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ زہراؓ سے کہا لیو اپنے چچا کی بیٹی لیو انہوں نے اپنے کجاوے میں اس کو بٹھا لیا اب حضرت علیؓ اور زید بن حارثہؓ اور جعفر بن ابی طالب تینوں اس مقدمہ میں جھگڑنے لگے[2] حضرت علیؓ نے کہا میں نے اس کو اٹھایا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر نے کہا میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ (اسما بنت عمیس) میرے نکاح میں ہے زید نے کہا میری بھتیجی ہے[3] آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی اس کی خالہ کو دلا دی (جعفر کے پاس رہی) آپ نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے اور حضرت علیؓ سے (ان کو تسلی دینے کو) فرمایا تو میرا ہے میں تیرا ہوں اور جعفر سے فرمایا تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے[4] اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولیٰ (آزاد کیا ہوا) ہے حضرت علیؓ نے (آنحضرتؐ سے) عرض کیا آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا (واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے) وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے (میں اس کا چچا ہوں)[5]

۲۶۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے

---

[1] کیونکہ حمزہ آنحضرت کے رضاعی بھائی تھے، اس رشتہ سے چچا ہوئے ۱۲ منہ [2] ہر ایک چاہتا تھا میں اس کی پرورش کروں ۱۲ منہ [3] کیونکہ آنحضرتؐ نے زید اور حمزہ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا [4] حافظ نے کہا اس حدیث سے جعفر کی بڑی فضیلت نکلی صورت میں تو اور لوگ بھی آنحضرتؐ کے مشابہ تھے جیسے حسنین اور حضرت فاطمہؓ اور ایسے لوگ دس سے زیادہ تھے قسطلانی نے کہا ستائیس تک شمار کئے گئے ہیں لیکن خصلت اور سیرۃ کی مشابہت جعفرؓ کا خاصہ ہے ۱۲ منہ [5] یہ لڑکی جعفر کی زندگی تک ان کے پاس رہی جب جعفر شہید ہوئے تو ان کی وصیت کے موافق حضرت علیؓ کے پاس رہی بھی کے پاس جوان ہوئی اس وقت حضرت علیؓ نے آنحضرت سے عرض کیا آپ اس سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے ۱۲ منہ

خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ ؏

۲۶۷ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رض قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ ؏

۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

۲۶۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

مکہ کو روانہ ہوئے قریش کے کافر آڑے آئے آپ کو خانہ کعبہ نہ جانے دیا آخر آپ نے حدیبیہ ہی میں اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا اور کافروں سے یہ ٹھیرا کہ سال آئندہ آپ عمرے کے لیے آئیں اور کسی قسم کے ہتھیار تلواروں کے سوا اپنے ساتھ نہ لائیں اور مکہ میں اتنے ہی دن ٹھیریں جتنے دن یہ کافر لوگ پسند کریں آپ نے اسی شرط کے موافق آئندہ سال عمرہ کیا اور صلح کے طور پر مکہ میں داخل ہوئے جب وہاں تین روز ٹھیرے رہے تو کافروں نے کہا اب جائیے آپ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے ۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور ابن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے دیکھا تو عبداللہ بن عمر رض حضرت عائشہ رض کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں عروہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کتنے عمرے کیے انہوں نے کہا چار عمرے (ایک عمرہ رجب میں تھا) پھر ہم نے آواز سنی حضرت عائشہ رض مسواک کر رہی ہیں عروہ نے ان سے کہا ام المومنین تم نے سنا ابوعبدالرحمٰن (یعنے ابن عمر رض) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عمرہ کیا اس میں ابن عمر رض شریک تھے مگر آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپ پر آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو کہ مشرک یا ان کے لونڈے آپ کو ستائیں ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر رض سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ ؎

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (عمرے کے لیے مکہ میں آئے) مشرک آپس میں کہنے لگے کچھ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں جن کو مدینہ کے بخار نے ناتواں کر دیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ (طواف کے) پہلے تین چکروں میں رمل کریں۱ اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں معمول چال سے چلیں (کیونکہ ادھر مشرکوں کی نظر نہیں پڑتی تھی) اور سارے پھیروں میں آپ نے رمل کا حکم نہیں دیا اس لیے کہ ان کو تکلیف نہ ہو حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا۲ انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اس میں اتنا زیادہ ہے جب آپ اس سال مکہ میں تشریف لائے جس سال کافروں سے امان لی تھی تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا رمل کرو اس سے یہ غرض تھی کہ مشرک لوگ مسلمانوں کی قوت دیکھ لیں اس وقت مشرک قعیقعان۳ کے پہاڑ کی طرف کھڑے تھے

٢٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ ؎

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار انہوں نے عطا ابن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف میں اور صفا اور مروہ کے درمیان اس لیے دوڑے کہ مشرک لوگ آپ کی قوت دیکھ لیں۴

٢٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا اور جب ان سے صحبت کی اس وقت آپ

---

۱ مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑ کر چلیں رمل کا بیان کتاب الحج میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۲ اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ قیقعان ایک پہاڑ ہے وہاں سے شامی دونوں رکن کعبہ کے نظر پڑتے ہیں یمانی رکن نظر نہیں آتے ۱۲ منہ ۴ ان کا یہ خیال دور ہو کر مدینہ کے بخار سے مسلمان ضعیف ہو گئے ہیں ۱۲ منہ

وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَزَادَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ رض فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ،

احرام کھول چکے تھے اور میمونہ سرف میں مریں[۱] امام بخاری نے کہا اور محمد بن اسحٰق نے اتنا زیادہ کیا مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا اور ابان بن صالح نے انہوں نے عطا اور مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے عمرہ قضا میں نکاح کیا[۲]

بَابُ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ،

باب غزوہ موتہ کا بیان جو شام کے ملک میں بلقا کے قریب (۸ھ) میں ہوا۔

۴۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے عمرو بن حارث انصاری سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے[۳] اور کہا مجھ کو نافع نے خبر دی ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا جس دن جعفرؓ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تو میں ان کی لاش پر کھڑا ہوا میں نے پچاس زخم بھالے اور تلوار کے ان پر دیکھے اور کوئی زخم ان کی پشت پر نہ تھا[۴] ہم کو احمد بن ابی بکر نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار بنایا اور فرمایا اگر زید شہید ہوں تو جعفر سردار ہوں اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں، اتفاق سے تینوں شہید ہوئے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں اس لڑائی میں موجود تھا ہم نے لڑائی کے بعد، جعفر کی لاش ڈھونڈی دیکھا تو لاشوں میں پڑی ہوئی ہے اور ان

---

[۱] یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کی تھی یہ ایک موضع ہے مکہ سے دس میل پر ان کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا ۱۲ منہ۔
[۲] ام المومنین میمونہ ابن عباس کی خالہ تھیں ان کی بہن ام الفضل حضرت عباسؓ کی بی بی تھیں انہوں ہی نے میمونہ کا نکاح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا اس روایت کو ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی شعریں اور زید اور جعفر اور عبداللہ کی شہادت کا ذکر کیا ۱۲ منہ [۴] سبحان اللہ شجاعت اور بہادری اس کا نام ہے اتنے زخم کھائے پر منہ نہ پھیرا [۵] ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند مسلمانوں کو ان اپنے بزرگوں کی بہادریاں صفحہ دل پر منقوش رکھنا چاہیے ۱۲ منہ۔

مِنْ طَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ

۲۷۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ

۲۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے بدن پر نوے (۹۰) پر کئی زخم بھالے اور تیر کے تھے[1]

ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو سنا دی اور ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی آپ نے فرمایا پہلے زید نے (سرداری کا) جھنڈا سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا اس کے بعد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھالا اللہ نے اس کے ہاتھ پر فتح دی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا کہا مجھ کو عمرہ بنت عبدالرحمن نے خبر دی کہا حضرت عائشہ رض سے سنا وہ کہتی تھیں جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر آئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ رہے آپ کے چہرے پر رنج معلوم ہوتا تھا حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں دروازے کی دراڑ سے جھانک رہی تھی اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا یارسول اللہ جعفر کی عورتیں (چلا کر) رو رہی ہیں آپ نے فرمایا ان کو منع کر دہ گیا پھر آیا اور کہنے لگا میں نے ان کو منع کیا لیکن وہ نہیں مانتیں آپ نے فرمایا پھر جا منع کر وہ گیا پھر آیا کہنے لگا خدا کی قسم ان عورتوں نے ہم کو عاجز کر دیا ہمارا کہنا نہیں سنتیں (حضرت عائشہ رض

[1] جعفر نے اتنے زخم کھائے اور زبان حال سے یوں کہہ رہے تھے[2] آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من * آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے پر شجاعت خاندانی اور موروثی تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [3] یعنی خالد بن ولید نے جو بڑے عمدہ جنرل اور تدابیر جنگ سے واقف تھے ۱۲ منہ

قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ فَوَاللهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

کہتی ہیں آخر آپ نے فرمایا جا ان کے منہ پر مٹی ڈال میں نے اس شخص سے کہا ارے مالٹ ملے تجھ پر خدا کی سنوار نہ تو عورتوں کو روک سکا نہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چھوڑا

۲۷۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ،

مجھ سے محمد بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سے جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کہتے دو پنکھ والوں کے بیٹے تم پر سلام [1]۔

۲۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے۔ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ پر نو تلواریں لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں ایک یمنی تیغہ رہ گیا۔

۲۷۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ،

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا میں نے خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ پر نو تلواریں ٹوٹیں ایک یمنی تیغہ میرے ہاتھ میں رہ گیا (وہ نہیں ٹوٹا) [2]

۲۷۸- حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ

مجھ سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے حصین عبدالرحمٰن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ (ایک بار بیماری سے) بیہوش ہو گئے ان کی بہن عمرہ (جو نعمان بن بشیر

[1] ہوا یہ تھا کہ جعفرؓ اس جنگ میں داہنے ہاتھ میں جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے دشمنوں نے وہ ہاتھ کاٹ ڈالا تو انہوں نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا لے لیا دشمنوں نے اس کو بھی کاٹ ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو بہشت میں پرندے کی طرح دو پنکھ دیئے ہیں وہ ان سے اڑتے پھرتے ہیں ۱۲ منہ [2] اللہ رے خالد کی شمشیر زنی اور بہادری افسوس ہے ان لوگوں پر جو رستم اور اسفندیار کی جھوٹی کہانیاں شاہنامہ کی پڑھتے ہیں اور صحابہ کی سچی بہادریاں اور شمشیر زنیاں نہیں دیکھتے نو تلواریں ایک ہی دن ٹوٹنا اللہ اکبر خالد نے اس دن کتنے کافروں کو واصل جہنم کیا ہوگا ۱۲ منہ منہ

تَبْكِي وَا جَبَلَاهُ وَا كَذَا وَا كَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ،

کی والدہ تھیں) پکار کر رونے لگیں ہائے میرا پہاڑ سا بھائی ہائے ایسا ہائے ویسا ان کی تعریفیں بیان کرنے لگیں جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے (اپنی بہن) سے کہا جب تو میری کوئی صفت بیان کرتی تھی تو فرشتے مجھ کو دھمکاتے کیا تو ایسا تھا؟[1]

۲۷۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ،

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبثر بن قاسم کوفی نے انہوں حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ ابن رواحہ بیہوش ہو گئے پھر یہی حدیث بیان کی جب (غزوہ) موتہ میں، عبداللہ شہید ہوئے تو ان کی بہن نے ان پر ماتم نہیں کیا۔

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حرقات قبیلے کی طرف جو جہینہ کی ایک شاخ تھا اسامہ بن زید کو بھجوانا

۲۸۰- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي

مجھ سے عمرو بن محمد بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو حصین نے خبر دی کہا ہم کو ابوظبیان (حصین بن جندب) نے کہا میں نے اسامہ بن زید سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حرقہ قبیلے والوں پر بھجوایا ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا ان کو شکست دی اور ایسا ہوا کہ میں اور ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) حرقہ کے ایک شخص (مرداس بن عمرو) سے بھڑ گئے جب ہم نے اس کو گھیر لیا تو (مجبور ہو کر) وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا یہ سنتے ہی انصاری نے تو ہاتھ روک لیا اور میں نے برچھا چلا کر اس کو مار ڈالا جب ہم اس جنگ سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا اسامہ تو نے یہ کیا کیا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اس کو مار ڈالا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (وہ دل سے نہیں کہتا تھا) اپنے بچانے کے لیے کہتا تھا آپ

[1] ایک روایت میں ہے کہ لوہے کا گرز اٹھاتے اور عبداللہ سے پوچھتے کیا تو ایسا تھا معلوم ہوا کہ بعض بیماری میں مرنے سے پہلے ہی فرشتے نمودار ہو جاتے ہیں گو آدمی نہ مرے چنانچہ عبداللہ اس بیماری سے اچھے ہو گئے ۱۲ منہ۔

لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

وہی فرماتے رہے بار بار[۱] میں نے آرزو کی کاش میں اسی دن مسلمان ہوتا[۲]

۲۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَّرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَّرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جن فوجوں کو آپ نے روانہ کیا لیکن آپ خود ان کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے ایسی نو فوجوں میں میں گیا کبھی ابوبکر صدیق رضؓ ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ بن زید اور کبھی عمر ابن حفص بن غیاث نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں)[۳] ہم سے والد نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور نو فوجوں میں[۴] شریک رہا جن کو آپ نے بھیجا لیکن آپ خود ان میں تشریف نہیں لے گئے کبھی ابوبکر رضؓ ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ۔

۲۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا،

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور اسامہ بن زید بن حارثہ کے ساتھ بھی جہاد کیا جن کو آنحضرت[۵] نے ہمارا افسر بنایا تھا[۶]۔

۲۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَةَ وَ

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن مسعدہ نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات[۷] جہاد کیے پھر انہوں نے بیان کیا خیبر اور حدیبیہ اور حنین۔

---

[۱] یعنے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد تو نے اس کو مار ڈالا ۱۲ منہ [۲] اتنا شرمندہ ہوا کہ میں ۱۲ منہ [۳] تو میرا یہ گناہ معاف ہو جاتا ۱۲ منہ [۴] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہ اس روایت کے خلاف نہیں جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد مذکور ہیں شاید سلمہ نے وادی القریٰ اور عمرہ قضا کا سفر بھی جہاد سمجھ لیا اس طرح نو جہاد ہو گئے قسطلانی نے کہا یہ حدیث امام بخاری کی پندرھویں ثلاثی حدیث ہے ۱۲ منہ [۶] شاید قسطلانی کے نسخہ میں تسع کا لفظ ہو جب یہ حاشیہ ٹھیک ہوگا ورنہ نسخہ مولانا احمد علی صاحبؒ و نسخہ صحیحہ استنبولی میں سبع کا لفظ ہے

يَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ قَالَ يَزِيدُ نَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ

اور یوم القرد یزید نے کہا باقی جہادوں کے نام میں بھول گیا

بَابُ ۴۸ غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب فتح مکہ کا بیان اور حاطب بن ابی بلتعہ نے جو مکہ کے کافروں کو خط بھیج دیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے لڑنے آتے ہیں اس کا ذکر۔

۲۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ قُلْنَا لَهَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو حسن بن محمد بن علیؓ نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیجا آپ نے فرمایا تم تینوں روضہ خاخ تک جاؤ (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں تم کو ایک عورت ہودے پر سوار ملے گی (اس کا نام سارا یا کنود تھا) اس کے پاس خط ہے وہ اس سے چھین لاؤ خیر ہم (تینوں) گھوڑے دوڑاتے چلے جب روضہ خاخ پہنچے تو واقعی وہاں ایک عورت دیکھی جو ہودے پر سوار تھی ہم نے اس سے کہا لا خط نکال وہ کہنے لگی میری پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا اب خط دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتاریں (تجھ کو ننگا کریں) آخر مجبور ہو کر اس نے اپنے جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے چند مشرکوں (صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ ابن ابی جہل) کو معلوم ہو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ خبریں لکھیں تھیں[1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلا کر ان سے پوچھا ارے حاطب تو نے یہ کیا کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمایئے (میں اس کی وجہ عرض کرتا ہوں) بات یہ ہے کہ میں (اور دوسرے

[1] کہ آپ فوج لے کر مکہ پر آیا چاہتے ہیں تم لوگ اپنا بچاؤ کر لو ۱۲ منہ۔

يَقُوْلُ كُنْتُ حَلِيْفًا وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَنْ لَّهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذَالِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ قَرَابَتِيْ وَلَمْ اَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ السُّوْرَةَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔

مہاجرین کی طرح قریش کے خاندان سے تو ہوں نہیں صرف ان کا حلیف بن کر ان سے جڑ گیا ہوں۔ اور دوسرے مہاجرین کے وہاں عزیز و اقرباء ہیں۔ جو ان کے گھر بار مال اسباب کی نگہبانی کرتے ہیں۔ میں نے یہ چاہا تھا کہ خیر جب میں خاندان کی رو سے انکا شریک نہ ہوں۔ تو کچھ احسان ہی ان پر ایسا کر دوں۔ جس کے خیال سے وہ میرے کنبے والوں کو نہ ستائیں۔ باقی خدانخواستہ میں کچھ اپنے دین سے نہیں پھرا۔ نہ میں مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونا پسند کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان سن کر فرمایا۔ حاطب سچ کہتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اس منافق کی گردن اڑانے دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ واہ وہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ اور تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے (عرش پر سے) بدر والوں کو دیکھا۔ اور فرمایا اب تم جو چاہو کرو میں تو تم کو بخش چکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری مسلمانو تم میرے اور اپنے دشمن (یعنی کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ ان سے دوستی کی خط و کتابت نہ کرو حالانکہ وہ اس سچے دین کا انکار کر چکے جو تمہارے پاس آیا۔ اخیر آیت۔ فقد ضل سواء السبیل تک [1]

بَابُ ۴۹ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ

باب غزوۂ فتح کا رمضان ۸ھ میں ہونا

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو ابن عباس رضؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا جہاد رمضان میں کیا۔ زہری نے اسی سند ...

[1] حضرت عمرؓ کی رائے ظاہری قانون سیاست کے مطابق درست تھی اور حاطب قتل کے لائق تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی سچائی وحی سے معلوم ہو گئی۔ یہ اور بات ہے۔ اس حدیث کی شرح کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

قال وسمعت ابن المسيب يقول مثل ذلك
وعن عبيد الله أن ابن عباسؓ قال صام رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا بلغ الكديد
الماء الذي بين قديد وعسفان أفطر فلم
يزل مفطرا حتى انسلخ الشهر۔

۲۸۶۔ حدثني محمود أخبرنا عبد الرزاق
أخبرنا معمر قال أخبرني الزهري عن
عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباسؓ أن النبي
صلى الله عليه وسلم خرج في رمضان من
المدينة ومعه عشرة الآلاف وذلك على رأس
ثمان سنين ونصف من مقدمه المدينة
فسار هو ومن معه من المسلمين إلى
مكة يصوم ويصومون حتى بلغ الكديد و
هو ماء بين عسفان وقديد أفطر وأفطروا
قال الزهري وإنما يؤخذ من أمر رسول الله
صلى الله عليه وسلم الآخر فالآخر۔

۲۸۷۔ حدثني عياش بن الوليد حدثنا
عبد الأعلى حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن
عباس قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في
رمضان إلى حنين والناس مختلفون فصائم
ومفطر فلما استوى على راحلته دعا
بإناء من لبن أو ماء فوضعه على راحته
أو على راحلته ثم نظر إلى الناس

کہا میں نے سعید بن مسیب سے بھی یہی سنا۔ زہری نے عبیداللہ
سے روایت کی کہ ابن عباسؓ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب مکہ روانہ ہوئے، تو کدید تک روزے رکھتے رہے کدید
وہ چشمہ جو کدید اور عسفان کے بیچ میں ہے۔ جب کدید پہنچے تو آپ نے
روزہ افطار کر ڈالا۔ پھر مہینہ ختم ہونے تک روزہ نہیں رکھا۔[1]

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق
نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی۔ کہا مجھ کو زہری نے انہوں نے
عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ میں) رمضان کے مہینے میں مدینہ
سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس (یا بارہ) ہزار آدمی تھے
اس وقت آپ کو مدینہ میں تشریف لائے ساڑھے آٹھ برس پورے
ہونے والے تھے[2]۔ خیر آپ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان تھے مکہ
کو چلے۔ اور راستے میں کدید تک روزے رکھتے رہے۔ جب کدید پر
پہنچے (جو ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان) وہاں آپؐ نے
افطار کیا۔ صحابہ نے بھی افطار کیا۔ زہری نے کہا چاہیے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آخری فعل ہو وہ لیا جائے[3]

مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلےٰ
نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن
عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے
مہینے میں حنین کی طرف روانہ ہوئے۔ اور آپ کے ہمراہی لوگوں کا
ایک حال نہ تھا۔ کوئی تو روزہ دار تھا۔ کوئی بے روزہ جب آپ اپنی
اونٹنی پر سوار ہوئے۔ تو دودھ یا پانی کا ایک برتن منگوا کر اونٹنی پر
یا اپنی ہتھیلی پر رکھا۔ (اس کو پیا) لوگوں نے آپ کو دیکھا

[1] کیونکہ سفر میں مسافر کو افطار کرنا جائز ہے۔ ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا صحیح ساڑھے سات برس ہیں۔ ۱۲ منہ [3] اور پہلے فعل کو منسوخ سمجھا جائے تو یہاں آخری فعل آپ کا یہ ہوا کہ آپ نے سفر میں افطار کیا۔ گو رمضان شروع ہوتے وقت آپ مسافر نہ تھے بعضوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ لِلصُّوَّامِ اَفْطِرُوْا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(یا آپؐ نے لوگوں کو دیکھا) تو جو لوگ بے روزہ تھے۔ انہوں نے روزہ داروں سے کہا۔ اب روزہ کھول ڈالو۔ اور عبدالرزاق نے کہا[۹۱] ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپ (مدینہ سے) نکلے پھر یہی حدیث بیان کی اور حماد بن زید نے اس کو ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا[۹۲]۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ فتح میں) رمضان میں سفر کیا۔ اور روزے رکھتے رہے جب عسفان میں پہنچے۔ تو پانی کا برتن منگوایا۔ اور علانیہ دن دہاڑے پی لیا۔ تاکہ لوگ دیکھیں۔ پھر مکہ پہنچنے تک آپ نے روزہ نہیں رکھا۔ ابن عباس رضؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے۔ افطار بھی کیا ہے۔ جس کا جی چاہے روزہ رکھے۔ جس کا جی چاہے افطار کرے۔

بَابٌ اَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

باب فتح مکہ کے دن آپؐ نے جھنڈا کہاں گاڑا۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے تو یہ خبر قریش کو پہنچی۔ ان میں سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء آپ کی خبر لینے کو نکلے۔ چلتے چلتے جب مرالظہران[۹۳] میں پہنچے تو انہوں نے عرفات کی

---

۹۱ اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۹۲ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۹۳ مرالظہران ایک مقام کا نام ہے مکہ سے ایک منزل پر۔ اب اس کو وادی فاطمہ کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ مَا هٰذِهٖ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيٰنَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيٰنَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيٰنَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰذِهٖ غِفَارٌ قَالَ مَالِيْ وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا اَبَا سُفْيٰنَ

طرح بہت سی آگیں روشن دیکھیں[51] ابوسفیان نے کہا یہ آگیں کیسی! بالکل عرفات کی آگیں معلوم ہوتی ہیں بدیل بن ورقاء نے کہا بنی عمرو (یعنی خزاعہ قبیلے) کی آگیں معلوم ہوتی ہیں۔ ابوسفیان نے کہا خزاعہ قبیلے والے اتنے بہت کہاں سے آئے۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوکیداروں نے (جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے)، ان تینوں کو گرفتار کر لیا۔ اور پکڑ کر آنحضرتؐ کے پاس لائے ابوسفیان (ڈر کے مارے) مسلمان ہو گیا[52] جب سواری مبارک آنحضرتؐ کی چلی تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا ابوسفیان کو وہاں کھڑا کرو جہاں گھوڑوں کا ہجوم ہے (یا پہاڑ کی گھاٹی پر) تاکہ وہ مسلمان کی فوج دیکھ لے[53]۔ حضرت عباس نے اس کو کھڑا کر لیا۔ اب عرب کے ایک ایک قبیلے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے گزرنے لگے۔ ایک لشکر ابوسفیان کے سامنے سے نکلتا پھر دوسرا ایک لشکر گذرا تو ابوسفیان نے کہا عباس یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ غفار کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا مجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں[54]۔ پھر جہینہ کا لشکر گذرا تو ابوسفیان نے ایسا ہی کہا۔ پھر سعد بن ہذیم کا تب بھی اس نے یہی کہا۔ پھر سلیم کا تب بھی اس نے یہی کہا۔ اخیر میں ایک لشکر ایسا آیا کہ ابوسفیان نے ویسا (انبوہ) لشکر کبھی نہیں دیکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں۔ ان کا سردار سعد بن عبادہ ہے جو جھنڈا لیے ہوئے ہے سعد بن عبادہ نے ابوسفیان کو پکارا کہا ابوسفیان آج تو قتل کا دن ہے۔ آج کعبے میں لڑنا

---

[51] عرفات میں حاجیوں کی عادت تھی کہ ہر ایک آگ سلگاتا۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا۔ کہ الگ الگ آگ روشن کرو انہوں نے دس ہزار آگیں روشن کیں۔ ۱۲ منہ [52] کہتے ہیں ابوسفیان نے پہلے مسلمان ہونے میں تامل کیا تو حضرت عباسؓ نے اس کو سمجھایا کہ اب مسلمان ہوتا ہے یا حضرت عمرؓ تیری گردن اڑا دیتے ہیں۔ اس وقت وہ مسلمان ہو گیا [53] اس کو مسلمانوں کی قوت معلوم ہو جائے۔ ۱۲ منہ [54] ان سے کوئی دشمنی نہیں ۱۲ منہ

الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ قَالَ عُرْوَةُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَ

درست ہوگا۔ ابوسفیان حضرت عباس سے کہنے لگا۔ عباس تباہی کا دن اچھا آ لگا[۱]۔ پھر ایک اور لشکر آیا جو سب لشکروں سے چھوٹا تھا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (مہاجرین) تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زبیر بن عوام کے ہاتھ میں تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے سامنے سے گزرے۔ تو اس نے عرض کیا آپ نے سعد بن عبادہ کا کہنا سنا۔ انہوں نے ایسا ایسا کہا کہ آپ قریش کا کام تمام کر دیں گے (سب کو قتل کر ڈالیں گے)۔ آپ نے فرمایا نہیں سعد نے غلط کہا۔ یہ تو وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ کعبہ کو بڑا کرے گا اس کو کپڑا اوڑھایا جائے گا۔ عروہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ آپ کا جھنڈا حجون میں گاڑا جاوے (جو جنۃ المعلے کے پاس ہے) اور (اسی سند سے) عروہ نے کہا مجھ کو نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہا میں نے عباسؓ سے سنا وہ زبیر سے کہہ رہے تھے ابو عبداللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو اس جگہ جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے اس دن خالد بن ولید کو یہ حکم دیا کہ کداء کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کدا[۲] کے نشیبی علاقے سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد کے سواروں میں سے دو شخص مارے گئے۔ حبیش بن اشعر

---

[۱] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ دن اچھا ہے جب تم کو مجھے بچانا چاہیئے۔ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے گزرے۔ تو ابوسفیان نے آپ کو قسم دے کر پوچھا کیا آپ نے اپنی قوم کے قتل کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں ابوسفیان نے سعد بن عبادہ کا کہنا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا نہیں آج تو رحمت اور کرم کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا اور سعد سے جھنڈا لے کر ان کے بیٹے قیس کو دیا[۲]۔ کداء بالمد اور کدی بالقصر دونوں مقام کے نام ہیں پہلا مقام مکہ کے بالائی جانب میں سے اور دوسرا نشیبی جانب میں اور یہ روایت اُن صحیح روایتوں کے برخلاف ہے جن میں یہ مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کداء یعنی بالائی جانب سے داخل ہوئے۔ اور خالد کو کدی یعنے نشیبی جانب سے داخل ہونے کا حکم دیا ۱۲ منہ ع[۵] بتوں کی پلیدی وہاں سے دور کرے گا ۱۲ منہ۔

كُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ ۔

اور کرز بن جابر فہری۔[۵۱]

۲۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا۔ آپ سورۂ إِنَّا فَتَحْنَا خوش آوازی کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ معاویہ بن قرہ نے کہا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا۔ کہ لوگ میرے گرد اکٹھا ہو جائیں گے۔ تو میں اس طرح پڑھ کر سناتا جیسے عبداللہ بن مغفل نے پڑھ کر سنایا۔[۵۲]

---

۲۹۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّتِهِ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ ۔

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے سعدان بن یحییٰ نے کہا ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام سے پوچھا آپ کل (مکہ پہنچ کر) کہاں ٹھہریے گا آپ نے فرمایا عقیل نے کوئی مکان ہمارے لیے باقی بھی چھوڑا ہے (سب بیچ باچ کر برابر کیے) بعد اس کے آپ نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا زہری سے کسی نے پوچھا ابوطالب کا (جو مشرک رہ کر مرے تھے) کون وارث ہوا انہوں نے کہا عقیل اور طالب[۵۳] معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ حج کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کل کہاں اتریے گا۔ اور یونس نے اپنی روایت میں نہ حج کا ذکر کیا نہ فتح مکہ کا۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے

---

[۵۱] جب خالد بن ولید سپاہ گراں لیے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو مشرکوں نے ایک ذرا سا مقابلہ کیا۔ جن کو صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے اکٹھا کیا تھا۔ مسلمانوں میں سے دو شخص شہید ہوئے اور کافر بارہ تیرہ مارے گئے باقی سب بھاگ نکلے ۱۲ منہ۔ [۵۲] جیسے گاتے ہیں ایک لفظ کو آہستہ سے پھر بلند آواز سے [۵۳] جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور علی اور جعفر کو ابوطالب کا کچھ ترکہ نہیں ملا کیونکہ یہ دونوں صاحب مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ منہ [۵۴] اس کو خود امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَیْفُ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ۔

انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے سفر میں) فرمایا خدا چاہے تو ہم کل اگر اللہ نے فتح دی خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم[۵۱] کھائی تھی[۵۲]

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ حُنَیْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ كِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے سفر میں فرمایا کل ان شاءاللہ ہم خیف کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر پر قسم کھائی تھی۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ یَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا نُرٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ یَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سر پر خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا یارسول اللہ عبداللہ بن خطل کعبے کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے[۵۳] آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو[۵۴]۔ امام مالک نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے کہ آنحضرت اس دن احرام نہیں باندھے تھے

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَیْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُ مِائَةِ نُصُبٍ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا اس دن آپ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت رکھے ہوئے تھے۔

[۵۱] اور بنی ہاشم کو الگ کر دینے کی ۱۲ منہ [۵۲] خیف کہتے ہیں اس مقام کو جو معمولی زمین سے ذرا اونچا ہو۔ لیکن پہاڑ سے نیچا ہو۔ اسی مقام میں مسجد خیف ہے۔ یہاں آپ اس لیے اترے کہ اللہ کا احسان ظاہر ہو ایک دن وہ تھا کہ بنی ہاشم قریش کے کفاروں سے ایسے مغلوب اور مرعوب تھے۔ یا ایک دن اللہ نے وہ دکھلایا کہ سارے قریش کے کافر مغلوب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ۱۲ منہ [۵۳] جو اسلام سے پھر گیا تھا۔ خون کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتا تھا ۱۲ منہ [۵۴] ابن اسحٰق کی روایت میں ہے کہ وہ کعبے کے پردوں سے نکالا گیا۔ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی گردن ماری گئی۔ آپ نے فرمایا اب کوئی قریشی اس طرح بے بس نہ مارا جائے ۱۲ منہ۔

نَجْعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِي يَدِهِ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ۔

آپ ہاتھ کی چھڑی سے ایک ایک کو ٹھونسا دیتے اور فرماتے حق آیا باطل مٹ گیا۔ حق آیا حق آیا۔ اور باطل سے نہ شروع میں کچھ ہو سکتا ہے۔ نہ آئندہ کچھ ہو سکتا ہے[۵۱]۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبٰى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُوْرَةُ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ فِي أَيْدِيْهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ لَقَدْ عَلِمُوْا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا مجھ سے والد (عبدالوارث) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو کعبے میں بت ہونے کی وجہ سے آپ نے اس کے اندر جانے سے انکار کیا پھر آپ نے حکم دیا وہ بت نکالے گئے ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتیں بھی نکلیں۔ ان کے ہاتھ میں فال کھولنے کے پانسے تھے آپ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے (کمبخت) یہ خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے کبھی فال نہیں کھولی اس کے بعد آپ کعبے کے اندر تشریف لے گئے (داخل ہوئے) اور چاروں کونوں میں تکبیر کہی پھر باہر نکلے وہاں نماز نہیں پڑھی۔ عبدالصمد کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی ایوب سے[۵۲] روایت کیا اور وہیب بن خالد نے یوں کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا۔ انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۵۳]۔

بَابُ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی بلند جانب سے داخل ہونا اور لیث بن سعد نے کہا[۵۴]۔ مجھ سے یونس نے بیان کیا کہا مجھ کو نافع نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کی بلندی کی جانب سے اونٹنی پر سوار تشریف لائے

---

۵۱ پہلی آیت ہے سورۂ بنی اسرائیل میں دوسری آیت سورۂ سبا میں ہے حق سے مراد اسلام کا دین ہے اور باطل سے بت یا شیطان مراد ہیں ۱۲ منہ۔

۵۲ اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۳ یعنی مرسلاً روایت کیا ۱۲ منہ ۵۴ اس کو امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ

رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَمَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰٓى اَنَاخَ فِى الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِىَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗٓ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيْهِ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَآءَ الْبَابِ قَآئِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗٓ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ۔

اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھلائے ہوئے۔ اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی (کلید بردار بھی) تھے آپ نے مسجد حرام میں اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان سے فرمایا کنجی لاؤ (کعبہ کھولو انہوں نے کھولا) آپ بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ کو لیے ہوئے تشریف لے گئے۔ وہاں بڑی دیر تک ٹھہرے رہے پھر باہر نکلے۔ تو دوسرے لوگ (اندر جانے کے لیے) لپکے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں سب سے پہلے اندر پہنچا۔ میں نے بلال رضؓ کو دیکھا دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی۔ انہوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ نے نماز پڑھی۔ عبداللہ نے کہا میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا۔ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں[1]۔

۲۹۷- حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ الَّتِىْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وَوُهَيْبٌ فِىْ كَدَآءٍ۔

ہم سے ہیثم بن خارجہ نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن میسرہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے۔ انہوں نے اپنے والد سے ان کو حضرت عائشہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا۔ کداء کی جانب سے جو بلند جانب ہے مکہ میں داخل ہوئے حفص بن میسرہ کے ساتھ وہیب اور ابواسامہ نے بھی بلند جانب یعنی کداء سے داخل ہونا نقل کیا ہے۔

۲۹۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَآ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَآءٍ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے۔

بَابُ ۵۲ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ

باب فتح مکہ میں آپ کہاں ٹھہرے تھے۔

[1] ابن عباسؓ کی روایت میں ہے۔ کہ آپ نے کعبہ کے اندر نماز نہیں پڑھی۔ لیکن بلالؓ کی روایت میں نماز پڑھنے کا اثبات ہے۔ اور اثبات نفی پر مقدم ہے ممکن ہے کہ ابن عباس باہر ہوں۔ ان کو آپ کی نماز پڑھنے کی خبر نہ ہوئی ہو۔ کہتے ہیں آپ نے فراغت پاکر کعبے کی کنجی پھر عثمان کے حوالہ کردی اور فرمایا یہ ہمیشہ تیرے خاندان میں رہے گی۔ یہ میں نے تجھ کو نہیں دی۔ بلکہ اللہ نے دی ہے۔ اور جو کوئی ظالم ہوگا۔ وہ یہ کنجی تجھ سے چھینے گا۔ ۱۲ منہ

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی غَیْرُ اُمِّ ھَانِیٍٔ فَاِنَّھَا ذَکَرَتْ اَنَّہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اغْتَسَلَ فِیْ بَیْتِھَا ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ اَرَہٗ صَلّٰی صَلٰوۃً اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا ہم سے تو یہ کسی نے بیان نہیں کیا کہ اس نے آنحضرت صلعم کو اشراق کی نماز پڑھتے دیکھا۔ بس ایک امّ ہانی نے بیان کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر غسل کیا۔ اور اشراق کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ امّ ہانی کہتی ہیں میں نے آپ کو اتنی ہلکی نماز کبھی پڑھتے نہیں دیکھا۔ یہ تو تھا کہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح ادا کرتے (باقی قرأت بہت مختصر کی)

بَابٌ ۵۳

باب

۳۰۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں یہ فرماتے۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی [۵۱]

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ عُمَرُ یُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْیَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِمَ تُدْخِلُ ھٰذَا الْفَتٰی

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض ان بوڑھے صحابہ کے ساتھ جو بدر کی جنگ میں شریک تھے مجھ کو بھی اپنے پاس بلایا کرتے [۵۲]

---

[۵۱] یعنے تو پاک ہے اے خدا ہمارے مالک تیری تعریف کرتے ہیں۔ یا اللہ مجھ کو بخش دے حدیث سے یہ نکلا کہ رکوع یا سجدے میں دعا کرنا منع نہیں ہے۔ اس حدیث کا تعلق باب سے یوں ہے کہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں یوں مذکور ہے کہ جب آپ پر سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اتری یعنی فتح مکہ کے بعد تو آپ ہر نماز میں رکوع اور سجدے میں یوں ہی فرمانے لگے۔ اس صورت میں اللہ نے یہ حکم دیا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اسی کی تعمیل ہے ۱۲ منہ

[۵۲] حضرت عمر رض کا قول اس پر تھا۔ بزرگی بعقل ست۔ نہ بہ سال۔ ابن عباس رض اس امت کے بڑے عالم تھے۔ اور عالم گو جوان ہو مگر علم کی فضیلت سے وہ بوڑھوں کے برابر، بلکہ ان سے بھی اچھا سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے پیشوا لے خلفائے راشدین اور دوسرے شاہان اسلام نے علم کی ایسی قدر دانی کی ہے۔ جب مسلمان علم حاصل کرنے میں کوشش کرتے تھے مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانے کے مسلمان بادشاہ ایسے لائق ہیں جن کے مصاحبوں میں ایک بھی عالم فاضل یا حکیم فیلسوف نہیں ہوتا۔ نہ ان کو دینی علوم کی قدر ہے نہ دنیاوی علوم کی بلکہ سچ پوچھو تو علم اور لیاقت کے دشمن ہیں ان کے ملک میں اگر کوئی شاذ و نادر کوئی دین کا عالم پیدا ہو گیا۔ تو اس کو ستانے اور بے عزت کرنے اور نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اگر یہی لیل و نہار ہے۔ تو ایسے بادشاہوں کی حکومت کو بھی چراغ سحری سمجھنا چاہیئے ۱۲ منہ

مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رُئِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي فَقَالَ مَا تَقُولُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِي وَلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَذَاكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللّٰهُ لَهُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ۔

اس پر بعضے لوگ کہنے لگے۔ آپ اس جوان کو ہم لوگوں کے ساتھ کیوں بلالیتے ہیں۔ اس کے برابر تو اللہ رکھے ہمارے بیٹے ہیں انہوں نے کہا یہ ان لوگوں میں ہے جن کا علم وفضل تم جانتے ہو خیر ایک دن ایسا ہوا حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کی یاد کی (یعنی بوڑھے صحابہ کی) مجھ کو بھی ان کے ساتھ بلالیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ میرا علم ان کو بتلائیں گے۔ اس لیے مجھ کو ان کے ساتھ بلایا ہے۔ آخر انہوں نے ان صحابہ سے پوچھا یہ جو سورت ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ اخیر تک پڑھ ڈالی اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب ہم کو اللہ کی طرف سے مدد ملے اور فتح ہو تو ہم اللہ کی تعریف کریں اس سے بخشش چاہیں۔ بعضوں نے کہا ہم نہیں جانتے کیا مطلب ہے بعضوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا (سکوت کیا) اس وقت انہوں نے کہا ابن عباسؓ تو کیا کہتا ہے۔ کیا یہی مطلب ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں انہوں نے کہا تو پھر کیا مطلب ہے۔ میں نے کہا اس سورت میں اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتلایا کہ اب تمہاری وفات کا زمانہ آن پہنچا ہے۔ فتح سے مراد ہے مکہ کی فتح مراد ہے مکہ کا فتح ہونا تمہاری عمر تمام ہونے کی نشانی ہے۔ اب تم اللہ کی طرف اس کی پاکی بیان کرو۔ اس سے بخشش چاہو وہ بڑا معاف کرنے والا ہے حضرت عمرؓ نے کہا ہاں بے شک میں بھی یہی مطلب سمجھتا ہوں[۱]

۱؎ اور رونے لگے اور فرمایا ہر کمال را زوال۔ حضرت عمرؓ نے دین کی ایک بات پوچھ کر ابن عباسؓ کی فضیلت بوڑھوں پر ظاہر کر دی۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے آدم کو علم دے کر بڑی بڑی عمر والے فرشتوں پر اُن کی فضیلت ظاہر کر دی اور ان فرشتوں سے فرمایا آدمؑ کو سجدہ کرو۔ قدر داں بادشاہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ مجھ کو اورنگزیب بادشاہ غازی نوراللہ مرقدہٗ کی ایک حکایت یاد آئی لوگوں نے ان سے شکایت کی کہ علم کی ایسی بے قدری ہوگئی ہے کہ طالب علم اور مولوی فاقہ کشی کر رہے ہیں انہوں نے کہا خیر میں اس کا بندوبست کروں گا۔ عین دربار میں جب سب امراء اور وزراء اور ارکان دولت جمع تھے۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا۔ دو رکعتیں نفل پڑھیں۔ ان میں سہو کیا نماز کے بعد سب حاضرین سے مسئلہ پوچھا۔ وہ لاعلم تھے حکم دیا جو کوئی فقہ اور شریعت کے مسائل نہ جانتا ہو۔ وہ ہمارے دربار میں نہ آئے۔ دوسرے روز سے مولویوں اور طالب علموں کی تلاش شروع ہوئی سب کے سب نوکر رکھ لیے گئے۔ اور ہر ایک امیر اور وزیر نے فقہ پڑھنا شروع کیا۔ بادشاہ کی ادنیٰ توجہ سے وہ وہ کام ہو جاتے ہیں جو دوسروں کی محنت شاقہ سے بھی پورے نہیں ہوتے اگر ہمارے مسلمان بادشاہ اب بھی ذراسی توجہ فرمائیں تو علم کی رونق ہو جائے کوئی عہدہ یا خدمت جاہل کو نہ دیں خصوصاً دینی خدمات جیسے۔ قاضی محتسب امام وغیرہ باپ کے بعد بیٹے کو کر دیا۔ خواہ وہ لائق ہو یا نالائق۔ یہ رسم بالکل موقوف کر دی جائے ۱۲ منہ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَرْبَةُ الْبَلِيَّةُ۔

ہم سے سعید بن شرجیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے۔ انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح عدوی سے انہوں نے عمرو بن سعید سے (جو یزید پلید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔) کہا وہ مکہ پر فوجیں روانہ کر رہا تھا۔ اے امیر میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا۔ اُس کی صبح کو ارشاد فرمائی تھی میرے کانوں نے خود اس کو سنا۔ اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا میں آپ کو یہ حدیث فرماتے وقت اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا (لوگو) مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے نہیں کیا۔ جو کوئی اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہو۔ اس کو وہاں خون بہانا یا وہاں کا درخت کاٹنا درست نہیں۔ اگر کوئی (میرے بعد) یہ دلیل پکڑے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مکہ میں لڑائی کی۔ اس کو یوں جواب دو۔ کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو اس کی اجازت دی[1]۔ تم کو تو اجازت نہیں دی۔ اور دیکھو مجھ کو بھی جو وہاں لڑنے کی اجازت ہوئی تو دن کو ایک گھڑی بھر کیلئے۔ پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی ہوگئی جیسے کل تھی۔ جو لوگ حاضر ہیں وہ اس کی خبر ان کو کر دیں جو حاضر نہیں ہیں۔ لوگوں نے ابو شریح سے پوچھا یہ تو کہو کہ عمرو بن سعید (مردود) نے جواب کیا دیا انہوں نے کہا یوں کہنے لگا ابو شریح میں تجھ سے بڑھ کر یہ مسئلہ جانتا ہوں۔ حرم اس شخص کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا خون یا خرابہ کر کے بھاگ آیا ہو[2]۔ امام بخاری نے کہا حدیث میں جو خرابہ کا لفظ ہے۔ اس کا معنی بلاء (یا چوری ہے)

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عطاء بن ابی

---

[1] عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لیے کیونکہ انہوں نے یزید سے بیعت نہیں کی تھی ۱۲ منہ [2] ضرورت تھی مکہ کا شرک سے صاف کرانا منظور رہتا[3] اس حدیث کی شرح کتاب العلم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

بَابٌ ۵۴ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَاِذَا زِدْنَا اَتْمَمْنَا۔

بَابٌ ۵۵ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ

رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ جس سال مکہ فتح ہوا۔ فرماتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب بیچنا حرام کیا۔[۱]

باب جب مکہ فتح ہوا تو آپ کا وہاں ٹھہرنا (اقامت کرنا)۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے **دوسری سند** ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے یحییٰ بن ابی اسحٰق سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ہم (مکہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس دن ٹھہرے رہے۔ اور نماز کا قصر کرتے رہے

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن تک مکہ میں رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ (یعنی قصر کرتے رہے)[۲]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب (عبدربہ بن نافع) نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر (فتح مکہ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس دن تک ٹھہرتے رہے نماز کا قصر کرتے رہے۔ ابن عباس نے کہا ہم انیس دن تک جب کہیں ٹھہرتے ہیں تو قصر کر لیتے ہیں۔ انیس دن سے زیادہ ٹھہریں تو نماز پوری پڑھتے ہیں۔

باب۔ اور لیث بن سعد نے کہا[۳] مجھ سے یونس نے

---

[۱] یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے شراب پینا حرام کیا ہے۔ ویسے ہی شراب کی تجارت اور سوداگری بھی حرام کی ہے اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو شراب کے گھڑے کے گھڑے اور قرابے کے قرابے لنڈھاتے ہیں۔ پر اگر کوئی ان سے کہ شراب کی دوکان لگاؤ۔ تو نہایت خفا ہوتے ہیں کہتے ہیں۔ شراب بیچنا مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔ ارے گدھو۔ شراب پینا تو اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔ اگر تم شراب تیار کر کے بیچتے تو خیر شرعاً گناہگار ہوتے مگر دنیا کا کچھ فائدہ کما لیتے۔ تم نے نہ تو دین درست کیا۔ نہ دنیا حاصل کی۔ شراب بھی استعمال کی تو انگلستان یا فرانس کی تیار کی ہوئی۔ دنیا بھی گنوائی۔ اور آخرت بھی برباد کی خسر الدنیا والاخرۃ

[۲] قصر کے احکام اوپر کتاب الصلوٰۃ میں بیان ہو چکے ہیں۔ [۳] اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں اور ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا ان کے منہ پر (شفقت کی راہ سے) ہاتھ پھیرا تھا[1]۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سنین ابوجمیلہ سے زہری نے کہا ابوجمیلہ نے یہ حدیث ہم سے اس وقت بیان کی جب ہم سعید بن مسیب کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے ابوجمیلہ یہ کہتے تھے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا جس سال مکہ فتح ہوا، آپ کے ساتھ گئے تھے[2]۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ وَكَأَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے ایوب نے کہا مجھ سے ابوقلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ سے ملو ان سے (یہ قصہ) پوچھو ایوب نے کہا میں عمرو بن سلمہ سے ملا۔ ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم پانی کے مقام پر رہا کرتے تھے ادھر سے مسافر سوار گزرا کرتے تھے۔ ہم ان سے پوچھتے رہتے تھے کہو لوگوں کا کیا حال ہے اس شخص (یعنی پیغمبر صاحب) کی کیا کیفیت ہے وہ کہتے یہ شخص تو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اس کو بھیجا ہے۔ اللہ اس پر وحی اتارتا ہے۔ یا یوں کہا کہ اللہ نے اس پر یہ وحی بھیجی ہے (قرآن کی آیتیں سناتے) میں اس کو یاد کر لیتا۔ جیسے کوئی میرے سینے میں جما دیتا[3]۔ عرب لوگ[4] مسلمان ہو جانے میں مکہ کی فتح کے منتظر تھے۔ وہ کہتے تھے ابھی خاموش رہو دیکھو اس شخص کی اپنی قوم قریش سے کیسے گذرتی ہے۔ اگر ان پر غالب

---

[1] امام بخاری نے اختصار کے لئے اصل حدیث بیان نہیں کی۔ صرف اسی جملہ پر اکتفا کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا ۱۲ منہ

[2] ابن منذہ اور ابن عبدالبر اور ابونعیم نے بھی ان ابوجمیلہ کا صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ انہوں نے حج وداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا ۱۲ منہ

[3] چپکا دیتا یا اکٹھا کر دیتا یہ کئی ترجمے اس بنا پر ہیں کہ بعضے نسخوں میں، يُغْرٰى فِي صَدْرِي ہے بعضوں میں يُقَرُّ فِي صَدْرِي بعضوں میں يُقْرَأُ فِي صَدْرِي ہے ۱۲ منہ

[4] یعنی قریش کے سوا دوسرے عرب ۱۲ منہ

وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِي بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ۔

آیا تب وہ سچا پیغمبر ہے۔ پھر جب مکہ فتح ہوگیا (قریش مغلوب ہو گئے) تو ہر ایک قوم نے چاہا پہلے وہ مسلمان ہو جائے میرے باپ نے بھی اپنی قوم سمیت مسلمان ہونے میں جلدی کی جب وہ (آنحضرتؐ کے پاس ہوکر) آیا تو کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں سچے پیغمبر سے مل کر تمہارے پاس آرہا ہوں۔ آپ نے یہ فرمایا ہے فلاں نماز فلاں وقت پر پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت پر۔ اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے۔ اور جس کو زیادہ قرآن یاد ہو۔ وہ نماز پڑھائے (امام بنے) میری قوم والوں نے دیکھا۔ تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیونکہ میں مسافر سواروں سے سن سن کر بہت یاد کر چکا تھا آخر انہوں نے مجھ کو ہی امام بنایا۔ اس وقت میری عمر چھ سات برس کی تھی ایسا ہوا اس وقت میرے تن پر صرف ایک چادر تھی وہ (بھی ایسی چھوٹی) جب میں سجدہ کرتا تو سمٹ کر رہ جاتی۔ (میرا ستر کھل جاتا) ہماری قوم کی ایک عورت (یہ حال دیکھ کر) لوگوں سے کہنے لگی اپنے امام کے چوتڑ تو ڈھانکو۔ انہوں نے ایک کرتہ میرے لیے بنوایا (قطع کرایا) میں اس سے اتنا خوش ہوا۔ ویسا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا[ف۱]

۳۰۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيْهِ سَعْدٍ أَنْ يَّقْبِضَ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ

مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا[ف۲] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے۔ مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی حضرت عائشہؓ نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (جو کافر مرا تھا) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو (مرتے وقت)

ف۱ اس سے اہلحدیث اور شافعیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے۔ کہ نابالغ لڑکے کی امامت درست ہے۔ جب وہ تمیز دار ہو۔ فرائض اور نوافل سب میں۔ اور اس میں حنفیہ نے اختلاف کیا ہے اور فرائض میں امامت جائز نہیں رکھی۔ ۱۲ منہ

ف۲ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

عُتْبَةُ اِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ اَخَذَ
سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ
فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ
سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ اَخِي عَهِدَ اِلَيَّ
اَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللهِ
هٰذَا اَخِي هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهٖ
فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ابْنِ
وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا اَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ
بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ اَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ
زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهٖ وَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا
سَوْدَةُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ
وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ

۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ
اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ
فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلَى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ

یہ وصیت کی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی کا جو بچہ ہے اس کو لے لیجیو وہ
میرا بیٹا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں مکے تشریف
لائے۔ تو سعد اس بچے کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آیا سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ میرے بھائی (عتبہ) کا بیٹا ہے وہ وصیت کر گیا تھا کہ یہ میرا بیٹا
ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے
باپ زمعہ کا بیٹا ہے۔ ان کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے
آپؐ نے اس بچہ کو دیکھا۔ تو سب لوگوں نے اس کی صورت عتبہ
بن ابی وقاص سے بہت ملتی ہوئی پائی (جس سے یہ گمان ہوا کہ
عتبہ کا نطفہ ہے) مگر آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا۔ تو ہی اس
بچے کو رکھ۔ وہ تیرا بھائی ہے تیرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا
ہے۔ لیکن چونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی۔ تو آپ نے
ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا۔ تم اس سے پردہ کرو (حالانکہ
وہ ان کا بھائی ہوا) ابن شہاب نے کہا حضرت عائشہؓ نے
کہا۔[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اسی کا ہوتی ہے جس
کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور حرام کار کی سزا
پتھروں سے مار ڈالنا ہے۔ ابن شہاب نے کہا ابوہریرہؓ اس حدیث
کو پکار پکار کر بیان کرتے تھے۔[52]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ
بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا
مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ایک عورت (فاطمہ مخزومیہ) نے غزوۂ
فتح میں (زیور کی) چوری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں اس کی قوم والے اسامہ بن زید کے پاس گئے چاہتے تھے۔ وہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریں (اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے)

[51] اس کو خود امام بخاری نے کتاب القدر میں وصل کیا ۱۲ منہ

[52] یعنی الولد للفراش وللعاهر الحجر کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عروہ نے کہا جب اسامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سفارش کی تو غصہ سے آپ کے چہرے (مبارک) کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا (اسامہ) تو اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا کیجئے اللہ مجھ کو بخش دے۔ (میری خطا معاف کرے) جب شام ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے لئے کھڑے ہوئے۔ پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر فرمایا امابعد۔ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے تباہ ہوگئے۔ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے (سزا نہ دیتے) اور جب کوئی غریب آدمی چوری اس کو (فوراً) سزا دیتے۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ آخر آپ نے حکم دیا اس عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا ہاتھ کاٹا گیا اس کے بعد اس نے اچھی طرح توبہ کی اور بنی سلیم کے ایک شخص سے نکاح کر لیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر وہ عورت اس کے بعد میرے پاس آیا کرتی ہیں اس کا جو کام ہوتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی[1]

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا مجھ سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا انہوں نے کہا میں اپنے بھائی (مجالد) کو فتح مکہ کے بعد آنحضرت کے پاس لے کر آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بھائی کو اس لئے لایا ہوں۔ کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لیجئے

[1] امام احمد کی روایت میں ہے۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا آج تو تو ایسی ہے جیسے اس دن تھی۔ جس دن پیدا ہوئی تھی ۱۲ منہ۔

بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ الْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ۔

لیجیے۔ آپ نے فرمایا ہجرت کا تو ثواب ہجرت والے لے چکے (یعنی اب ہجرت کا زمانہ گذر گیا) میں نے عرض کیا پھر آپ کس بات پر اس سے بیعت لیں گے۔ آپ نے فرمایا اسلام اور ایمان اور جہاد پر ابو عثمان نہدی نے کہا جب میں مجاشع سے یہ حدیث سن چکا تو اس کے بعد ابو معبد (مجالد) سے ملا۔ وہ (دونوں بھائیوں میں بڑا تھا میں نے اس سے بھی یہ حدیث پوچھی۔ اس نے کہا مجاشع سچ کہتا ہے

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے مجاشع بن مسعود سے انہوں نے کہا۔ میں (اپنے بھائی) ابو معبد کو ہجرت پر بیعت کرانے کو آنحضرت صلی اللہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو مہاجرین کے لیے گزر چکا البتہ میں اسلام اور جہاد پہ اس سے بیعت لوں گا ابو عثمان کہتے ہیں۔ اس کے بعد میں ابو سعید سے ملا ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجاشع سچ کہتا ہے۔ اور خالد حذاء نے بھی اس حدیث کو ابو عثمان سے روایت کیا۔ انہوں نے مجاشع سے وہ اپنے بھائی مجالد کو لے کر آئے۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رض إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا۔ میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں رہی البتہ جہاد باقی ہے جا کر کوشش کر۔ اگر جہاد مل گیا بہتر ورنہ لوٹ آ اور نضر بن شمیل نے کہا۔ ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم کو ابو بشر نے میں نے مجاہد سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا (میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا ہوں) انہوں نے کہا

۱؎ پھر حدیث کو اخیر تک۔ بیان کیا اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو بھی اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

هِجْرَةَ الْيَوْمَ اَوْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

آج کے دن ہجرت کہاں ہے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر ہجرت کہاں رہی۔ اگلی روایت کی طرح بیان کیا۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

مجھ سے اسحٰق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام ابوعمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے مکہ فتح ہوئے بعد پھر ہجرت نہیں رہی۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَاَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِيْنِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يُّفْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ۔

ہم سے اسحٰق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام اوزاعی نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا۔ عبید نے حضرت عائشہ سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا اب ہجرت نہیں رہی ہجرت تو یہ تھی کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے آنحضرت کے پاس بھاگ آتا۔ اس کو یہ ڈر تھا کہیں آفت میں نہ پڑ جائے (کافر اس کو نہ ستائیں) اب آج تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا۔ اور مسلمان جہاں چاہے (وہاں رہ کر) اپنے پروردگار کی عبادت کر سکتا ہے۔ البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَلَمْ تَحْلِلْ

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو حسن بن مسلم نے خبر دی۔ انہوں نے مجاہد بن جبیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے[۱] فرمایا اللہ نے جس دن آسمان اور زمین پیدا کیے۔ اسی دن سے مکہ کو حرمت والا کیا وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرمت والا رہے گا۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا[۲] اور نہ میرے بعد

[۱] مجاہد تابعی ہیں تو یہ حدیث مرسل ہوئی۔ مگر امام بخاری نے اس کو کتاب الحج اور کتاب الجہاد میں وصل کیا ہے۔ مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے ۱۲ منہ [۲] یعنی کسی کے لیے وہاں لڑنا بھڑنا جائز نہیں ۱۲ منہ ج

لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوْتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هٰذَا أَوْ نَحْوِ هٰذَا رَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کسی کے لیئے حلال ہو گا۔ اور میرے لیئے جو حلال ہوا تو ایک گھڑی کے لیئے۔[1] وہاں کا جانور نہ چھیڑا جائے۔ وہاں کا کانٹا (درخت) نہ کاٹا جائے۔ وہاں کی گھاس نہ چھیلی جائے۔ وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی نہ اٹھائے۔ جو اس کے مالک کو ڈھونڈھتا رہے۔ اس وقت حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیئے۔ وہ لوہاروں اور گھروں کے لیئے ضروری ہے۔ آپ خاموش ہو رہے۔ پھر فرمایا مگر اذخر کی اجازت ہے (اس کا کاٹنا درست ہے)

دوسری روایت میں ابن جریج سے (اسی سند سے) ایسی ہی ہے انہوں نے عبدالکریم بن مالک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور ابوہریرہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

بَابُ ۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهُ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

باب جنگ حنین کا بیان[2]۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ توبہ میں) فرمانا اور خاص کر حنین کے دن کہ جب تم اپنی تعداد بہت ہونے پر اترا گئے تھے۔ پھر یہ بہت ہونا کچھ تمہارے کام نہ آیا (بھاگ کھڑے ہوئے) اور زمین اس قدر کشادہ ہونے پر تمہارے لیئے تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ موڑ کر بھاگ نکلے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی اتاری۔ آخر آیت غفور رحیم تک۔

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَهِدْتَ حُنَيْنًا قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) کے ہاتھ پر مار کر نشان دیکھا وہ کہنے لگے یہ مار مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن لگی میں نے پوچھا حنین کی جنگ میں تم شریک تھے انہوں نے کہا میں اس سے پہلے بھی (لڑائیوں میں) شریک تھا[3]

[1] اس کو امام بخاری نے کتاب العلم میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] حنین ایک وادی کا نام ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں۔ وہاں آپ فتح مکہ کے بعد چھٹی شوال کو تشریف لے گئے تھے۔ آپ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ مالک بن عوف نے کئی قبیلے کے لوگ مسلمانوں سے لڑنے کے لیئے اکٹھے کیئے ہیں۔ جیسے ہوازن اور ثقیف وغیرہ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار اور کافروں کی چار ہزار تھی ۱۲ منہ [3] یعنی حدیبیہ میں پہلے شریک ہوئے تھے۔ ۱۲ منہ [4] کیونکہ ضرورت تھی شرک مٹانا مقصود تھا ۱۲ منہ

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحٰق سے کہا میں نے براء سے سنا ان کے پاس ایک شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا۔ ابوعمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) کیا تم حنین کے دن بھاگ نکلے تھے[۱]۔ انہوں نے کہا میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ مسلمانوں میں چند جلد باز لوگ (لوٹ کا مال لینے کے لیے) بڑھے ہوازن کے لوگوں نے ان پر تیروں کی بوچھاڑ کی (وہ بڑے تیرانداز تھے) ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کے نقرہ خچر کی باگ تھامے رہے۔ آپ یہ فرماتے جاتے تھے ؎

میں تو عبدالمطلب کا ہوں پسر ٭ میں ہوں پیغمبر بلا خوف و خطر

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب سے سنا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کیا تم حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔ ہوا یہ تھا کہ ہوازن کے لوگ بڑے تیرانداز تھے[۲] آنحضرت نے فرمایا ؎

میں تو عبدالمطلب کا ہوں پسر ٭ میں ہوں پیغمبر بلا خوف و خطر

۳۲۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے سُنا۔ ان سے قیس قبیلے کے ایک (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم حنین کے دن آنحضرت صلعم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہم تو خیر مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے[۳]

[۱] جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ [۲] انہوں نے ایک دم مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کی [۳] بلکہ آپ میدان میں ثابت قدم رہے اور چار سو آدمی اور آپ کے ساتھ رہے تین بنی ہاشم کے، اور ایک اور۔ عباس آپ کے سامنے تھے۔ اور ابوسفیان آپ کی خچر کی باگ تھامے ہوئے تھے عبداللہ بن مسعود آپ کی دوسری طرف تھے ترمذی کی روایت میں ہے کہ سو آدمی بھی آپ کے پاس نہ رہے اور امام احمد اور امام حاکم کی روایت میں ہے ابن مسعود سے کہ سب لوگ بھاگ نکلے صرف اسّی آدمی مہاجرین میں سے آپ کے ساتھ رہ گئے ۱۲ منہ۔

أَمْ بِغَيْرِ كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ۔

ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ بڑے تیرانداز تھے۔ پہلے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو ان کو شکست ہوئی ہم لوگ لوٹ کے مال پر جھک پڑے ہوازن کے لوگوں نے سامنے آکر تیروں کی بوچھاڑ کی ہم بھاگ کھڑے ہوئے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نقرہ خچر پر سوار تھے ابوسفیان بن حارث اس کی باگ تھامے ہوئے تھے آپ یہ فرما رہے تھے ؎ میں ہوں پیغمبر نہیں کچھ جھوٹ ہے ؞ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں یوں ہے[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سے اتر پڑے اور دعا مانگی[۲]

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے۔

دوسری سند۔ مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن شہاب) نے محمد بن شہاب سے کہا عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے انہوں نے

---

[۱] اسرائیل کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا۔ اور زہیر کی روایت کو باب من صف اصحابہ عند الہزیمۃ میں ۱۲ منہ [۲] آپ نے فرمایا یا اللہ اپنی مدد اتار مسلم کی روایت میں ہے کہ کافروں نے آپ کو گھیر لیا۔ آپ خچر پر سے اتر پڑے پھر ایک خاک کی مٹھی لی۔ اور کافروں کے منہ پر ماری اور فرمایا شاہت الوجوہ۔ کوئی کافر باقی نہ رہا جس کی آنکھوں میں مٹی نہ گھسی ہو آخر شکست پا کر سب بھاگ نکلے۔ شاہت الوجوہ کا معنی ان کے منہ برے ہوئے قسطلانی نے کہا یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ ہے چار ہزار کافروں کی آنکھوں پر ایک مٹھی مٹی کا ایسا اثر پڑنا بالکل عادت کے خلاف ہے مترجم کہتا ہے آنحضرت کی شجاعت اور بہادری کو اس معنی سے دریافت کر لینا چاہیئے کہ سارے ساتھی بھاگ نکلے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے اور آپ خچر پر سوار میدان میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ ایسے موقعوں میں بڑے بڑے بہادروں کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں۔ مگر آپ کا کوئی معجزہ ہم نہ دیکھیں۔ صرف آپ کی صفات اور اخلاق حمیدہ پر غور کریں۔ تب بھی آپ کی پیغمبری میں کوئی شک نہیں رہتا۔ شجاعت ایسی سخاوت ایسی کہ کسی سائل کو محروم نہ کرتے لاکھ روپیہ آیا تو اسی وقت سب کا سب بانٹ دیا۔ ایک روپیہ بھی اپنے لیے نہ رکھا۔ گھر میں ذرا سا سونا رہ گیا تھا۔ تو نماز کا سلام پھیرتے ہی تشریف لے گئے اس کو بانٹ دیا پھر سنتیں پڑھیں قوت اور طاقت ایسی کہ نو بی بیوں سے ایک رات میں صحبت کر آتے۔

صبر اور تحمل ایسا کہ گنوار نے تلوار کھینچ لی۔ مار ڈالنا چاہا۔ یہودیہ نے زہر دے دیا۔ مگر ان کو سزا نہ دی عفت اور پاک دامنی ایسی کہ کسی غیر عورت پر آنکھ تک نہ اٹھائی کیا یہ صفات کسی ایسے بشر میں ہو سکتے ہیں۔ جو مؤید من عند اللہ یا پیغمبر یا ولی نہ ہو۔ اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ کی سیرت اور سوانح عمری کو پڑھ کر پھر آپ کی نبوت میں شک کرے۔ معلوم ہوا کہ اس کو عقل سے کوئی واسطہ نہیں ہے ایک جاہل ناتربیت یافتہ قوم میں ایسی جامع کمالات اور مہذب اور صاحب علم اور معرفت کا وجود بغیر تائید الٰہی اور تعلیم خداوندی کے محض ناممکن ہے۔ کیا وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد تو پیغمبر ہوں اور حضرت محمدؐ پیغمبر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو انصاف اور سمجھ دے ۱۲ منہ

أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَآدٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْٓءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ أَمْرَكُمْ

کہا جب ہوازن کے ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ مسلمان ہو گئے تھے (جنگ حنین کے بعد) اور انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں تو آپ (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ کتنے لوگ ہیں^(۵۱) اور دیکھو مجھے سچی بات بہت پسند ہے۔ تم ایک چیز اختیار کر لو۔ یا تو اپنے قیدی لے لو۔ یا مال لے لو۔ اور میں نے اسی خیال سے^(۵۲) دیر کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک ان لوگوں کے منتظر رہے جب طائف سے لوٹے (مال غنیمت تقسیم نہیں کیا۔) خیر جب ان کو معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (دونوں چیزیں دینے والے نہیں) ایک ہی چیز دیں گے۔ تو کہنے لگے۔ اچھا ہمارے قیدی واپس کر دیجئے (مال گیا تو گیا) اس وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے۔ پہلے جیسی چاہیئے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد! تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے آئے ہیں (مسلمان ہو کر) میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی واپس کر دوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرے بہتر ہے اور جس کو پسند نہ ہو اس کا حق قائم رہے گا۔ اور سب سے پہلی لوٹ جو اللہ ہم کو دے گا۔ ہم اس میں سے اس کا معاوضہ کر دیں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے اس پر راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا (تم لوگ بہت ہو) معلوم نہیں کون راضی ہے کون راضی نہیں۔ ایسا کرو اس وقت تو جاؤ۔ اور تمہارے نقیب اپنے اپنے لوگوں سے دریافت۔

۵۱؎ یعنی میں کچھ اکیلا نہیں ہوں کہ تمہاری لوٹ واپس کر دوں۔ میرے ساتھ بہت لوگ ہیں۔ ان سب کا حق اس لوٹ میں ہے۔ ۱۲ منہ

۵۲؎ کہ تم شاید مسلمان ہو کر آجاؤ لوٹ کا مال بانٹنے میں ۱۲ منہ

فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاءُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ،

کر کے ان کی رضامندی کا حال ہم سے بیان کریں یہ سن کر لوگ چلے گئے ان کے نقیبوں نے اس باب میں ان سے گفتگو کی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے بیان کیا کہ وہ خوشی سے قیدی پھیر دینے پر راضی ہیں۔ انہوں نے اجازت دی ابن شہاب نے کہا ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہم کو پہنچا۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے حضرت عمرؓ نے بیان کیا یا رسول اللہ دوسری سند مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب ہم جنگ حنین سے لوٹ کر آئے تو حضرت عمرؓ نے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک اعتکاف کی مانی تھی کیا اس کا پورا کرنا ضروری ہے، آپ نے فرمایا (بیشک، پورا کرو) بعضوں نے (احمد بن عبدہ نے) اس روایت کو حماد بن زید سے یوں روایت کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (موصولاً) روایت کیا[2]

۳۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کثیر بن عمرو سے انہوں نے ابو محمد (نافع بن عباس) سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہ سے انہوں نے کہا جس سال حنین کی لڑائی ہوئی ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے

[1] یعنی عبداللہ بن مبارک کی طرح اس کو موصولاً روایت کیا نہ مرسلاً جیسے محمد بن فضل نے احمد بن عبدہ کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

[2] جریر کی روایت کو امام مسلم نے اور حماد بن سلمہ کی بھی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

اِلْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَىَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا هَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِّنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيَكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ

جب کافروں سے مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان ذرا ڈگمگا گئے (یعنی آگے پیچھے ہوگئے[۵۱]) میں نے ایک مشرک کو دیکھا (نام نامعلوم)، جو ایک مسلمان پر غالب آگیا تھا۔ (نام نامعلوم) میں (یہ حال دیکھ کر) پیچھے سے گیا۔ اور مشرک کے مونڈھے کی رگ پر ایک تلوار لگائی اس کی زرہ کاٹ ڈالی[۵۲] اس نے کیا کیا (اس مسلمان کو چھوڑ کر) مجھ کو آ دبایا کمبخت نے ایسا دبایا گویا موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی پھر (مجھ کو چھوڑ کر) خود ہی مرگیا میں حضرت عمر سے ملا ان سے پوچھا یہ مسلمانوں کو کیا ہوگیا (بھاگ کیوں نکلے) انہوں نے کہا اللہ کا حکم[۵۳] بعد اس کے مسلمان لوٹے[۵۴] پھر جنگ کے بعد آنحضرت صلعم بیٹھے اور) فرمایا جس نے کسی کافر کو مارا ہو اس کا سامان اسی کو ملے گا میں نے (اپنے دل میں) کہا میری گواہی کون دے گا (میں نے اس کافر کو مارا) یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا (میں نے آنحضرت کے سامنے اپنا حق بیان کیا) پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا میں کھڑا ہوا اور (دل میں) کہنے[۵۵] لگا میری گواہی کون دے گا یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا پھر آپ نے (تیسری مرتبہ) بھی فرمایا (مجھ کو ولولہ آیا میں کھڑا ہوگیا اس وقت آنحضرت صلعم نے (میرا بار بار کھڑا ہونا دیکھ کر) مجھ سے پوچھا اے ابوقتادہ کیا حال ہے میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ ایک شخص (اسود بن خزاعی اسلمی) کہنے لگا یا رسول اللہ ابوقتادہ سچ کہتا ہے۔ اس کافر کا سامان میرے پاس ہے آپ ابوقتادہ کو راضی کر دیجیے (وہ سامان مجھ سے نہ لے)، یہ سن کر ابوالصدیق نے عرض کیا واہ واہ خدا کی قسم آنحضرت کبھی ایسا نہیں کرنے کے خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو اللہ اور رسول کی طرف سے لڑتا ہے حق دبا کر تجھ کو دلا دیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ

[۵۱] ابوقتادہ نے کنایہ کے طور پر کہا ہے کہ مسلمان بھاگ نکلے ۱۲ منہ [۵۲] زرہ کٹ کر تلوار مونڈھے تک پہنچی اس کا ہاتھ کٹ گیا ۱۲ منہ [۵۳] یعنی تقدیر میں ایسا ہی تھا ۱۲ منہ [۵۴] کافروں پر حملہ کیا ان کو شکست دی ۱۲ منہ [۵۵] گو میں نے ایک کافر کو مارا ۱۲ منہ

صَدَقَ فَاَعْطِهِ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاٰخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَخْتِلُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ لِيَقْتُلَهٗ فَاَسْرَعْتُ اِلَى الَّذِيْ يَخْتِلُهٗ فَرَفَعَ يَدَهٗ لِيَضْرِبَنِيْ وَاَضْرِبُ يَدَهٗ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ اَخَذَنِيْ فَضَمَّنِيْ ضَمًّا شَدِيْدًا حَتّٰى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ بَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَتَلْتُهٗ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَاِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيْلٍ قَتَلَهٗ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيْلِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَشْهَدُ لِيْ فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِيْ فَذَكَرْتُ اَمْرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ

سچ کہتے ہیں (ایسا کبھی نہیں ہوسکتا) وہ سامان ابو قتادہ کے حوالے کر۔ خیر اُس نے وہ سامان مجھ کو دیدیا۔ میں نے اس کے بدل بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام کے زمانہ میں پیدا کیا اور لیث بن سعد نے کہا[1] مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن کثیر افلح سے۔ انہوں نے ابو محمد سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے کہا ابو قتادہ کہتے تھے حنین کے دن ایسا ہوا میں نے ایک مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے لڑ رہا تھا۔ پیچھے سے ایک دوسرا مشرک آیا دھوکا دیکر یہ چاہتا تھا کہ اس مسلمان کو مارے۔ میں یہ حال دیکھ کر اس دوسرے مشرک کی طرف جو دھوکا دینا چاہتا تھا جھپٹا اس نے مجھ کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا لیکن میں نے اس کے ہاتھ پر وار کیا اور ہاتھ ہی صاف کر دیا (کاٹ دیا) اس نے کیا کیا مجھ کو دبا کر ایسا بھینچا میں ڈر گیا (اب میں مرتا ہوں) پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا (یا الگ ہو کر بیٹھ گیا اس کا زور کم ہو گیا (کیوں کہ خون بہ رہا تھا) میں نے اس کو دھکیل دیا۔ پھر مار ڈالا۔ ادھر یہ حال ہوا کہ مسلمان بھاگ نکلے۔ میں بھی ان کے ساتھ بھاگا۔ دیکھتا کیا ہوں حضرت عمرؓ لوگوں میں (جمے ہوئے) ہیں۔ میں نے پوچھا یہ مسلمانوں کو کیا ہو گیا انہوں نے کہا کیا ہو گیا اللہ کی مرضی۔ اس کے بعد (حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر) مسلمان لوٹے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص گواہی سے یہ ثابت کر دے کہ اس نے فلاں کافر کو مارا ہے تو اس کا سامان وہی لے۔ میں نے جس کافر کو مارا تھا اس کے مارنے کے گواہ ڈھونڈنے کو میں کھڑا ہوا۔ میں نے دیکھا تو کوئی گواہ نہ ملا۔ آخر میں پھر بیٹھ گیا۔ پھر میرے دل میں یہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض تو کر دوں

[1] اس کو خود امام بخاریؒ نے احکام میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ ؒ

مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيْلِ الَّذِيْ يَذْكُرُ عِنْدِيْ فَارْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ اُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ اَسَدًا مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاهُ اِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ اَوَّلَ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ

ہیں نے سارا حال آپ سے بیان کیا یہ سن کر جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے ان میں سے ایک شخص کہنے لگا ابوقتادہ جس کافر کا مارنا بیان کرتے ہیں اس کا سامان میرے پاس ہے آپ ابوقتادہ کو راضی کر دیجئے اور سامان مجھ کو دلا دیجئے۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ آپ قریش کے ایک بجو یا ایک چڑیا کو تو سامان دلا دیں اور خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم کر دیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت میں لڑتا ہے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے۔ اور وہ سامان مجھ کو دلا دیا۔ میں نے اس کو بیچ کر ایک باغ خریدا یہ پہلی جائداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی۔

باب۵۷ غزوۃ اوطاس

۴۲۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰیؓ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰی جَيْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَبَعَثَنِيْ مَعَ اَبِيْ عَامِرٍ فَرُمِيَ اَبُوْ عَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِيْ رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اِلٰی

باب غزوہ اوطاس کا بیان[1]

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے۔ انہوں نے ابو بردہ سے۔ انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین کی جنگ سے فارغ ہوئے۔ تو انہوں نے ابو عامر اشعری (عبید بن سلیم) کو (جو ابو موسیٰ اشعری کے چچا تھے) سردار کر کے ایک لشکر دے کر اوطاس کی طرف بھیجا وہاں درید بن صمہ (کافروں کے سردار) سے مقابلہ ہوا درید مارا گیا[2] اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔ ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھی ابو عامر کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ اتفاق سے ان کے گھٹنے پر زخم آیا۔ ایک جشمی[3] شخص نے ان کو تیر مارا۔ تیر ان کے گھٹنے میں گھسا دیا۔ میں ان کے پاس گیا۔ پوچھا چچا میاں یہ تیر

---

[1] اوطاس ایک وادی ہے ہوازن کے ملک میں۔ یہ جنگ حنین کے بعد ہوئی۔ ہوا یہ تھا کہ ہوازن کے لوگ بھاگ کر کچھ تو اوطاس کی طرف گئے کچھ طائف کی طرف تو اوطاس پر آپ نے ابو عامر اشعری کو سردار کر کے لشکر بھیجا اور طائف کی طرف بذات خود تشریف لے گئے۔

[2] اس کو ربیعہ بن رفیع یا زبیر بن عوام نے قتل کیا ۱۲ منہ [3] بنی جشم ایک قبیلہ ہے ۱۲ منہ۔

أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي
رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا
رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ
لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا
ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ
لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ قَالَ
فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا
مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ
لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ
عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ
فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ
قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ
فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ
قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ
فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَ

کس نے مارا انہوں نے اس جشمی شخص کو اشارے سے بتلایا۔ اور
کہنے لگے یہی شخص میرا قاتل ہے۔ میں چلا اور اس کے پیچھے لگا۔ اس
نے جب مجھ کو دیکھا تو بھاگا۔ میں اس کے پیچھے ہوا۔ میں یہ کہتا
جاتا تھا ارے (نامرد) بے حیا ٹھہرتا کیوں نہیں۔ آخر وہ ٹھہر گیا اور
مجھ میں اس میں تلوار کے دو وار ہوئے۔ میں نے اس کو مار ڈالا۔
پھر ابو عامر کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا اللہ نے تمہارے مارنے والے کو
قتل کرا دیا۔ انہوں نے کہا اب یہ تیر تو نکال میں نے وہ تیر نکالا تو
زخم سے پانی بہہ نکلا۔ ابو عامر کہنے لگے میرے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ اور کہنا
میرے لیے دعا فرمائیے۔ اور ابو عامر نے اپنا قائم مقام مجھ کو کر دیا
اور تھوڑی دیر زندہ رہے پھر انتقال کیا جب میں جنگ سے لوٹا تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ دیکھا تو آپ گھر میں،
ایک بان کی چارپائی پر تشریف رکھتے ہیں۔ اس پر بستر بھی نہیں،
ہے[1] بانوں کے نشان آپ کی پشت مبارک اور پہلوؤں
میں پڑ گئے ہیں[2] میں نے اپنا حال اور ابو عامر کا حال سب بیان
کیا میں نے یہ بھی عرض کیا کہ ابو عامر نے آپ سے دعا کی درخواست
کی ہے آپ نے پانی منگوایا وضو کیا۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور
دعا کی یا اللہ عبید بن عامر کو بخش دے۔ آپ نے اتنے ہاتھ اٹھائے
کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی پھر یوں دعا کی یا اللہ
قیامت کے دن ابو عامر کو اپنے بہت بندوں سے بڑھ کر (یعنی
زیادہ مرتبے والا) کیجیو میں نے عرض کیا۔ میرے لیے بھی تو دعا
فرمائیے۔ آپ نے فرمایا یا اللہ عبد اللہ بن قیس (یعنی ابو موسیٰ) کے

---

[1] یہی صحیح ترجمہ ہے گو حدیث میں وعلیہ فراش ہے مگر اس میں غلطی ہوئی ہے ما نافیہ چھوٹ گیا ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اس طرح سے زندگی بسر کی اگر چاہتے تو اپنے لیے نہایت اور عمدہ اور نرم بچھونا تیار کر لیتے۔ کیا ان حالات کو بھی دیکھ کر کوئی آپ کی نبوت میں شک کر سکتا ہے زہد کا یہ حال عبادت کا یہ حال کہ راتوں کو نماز پڑھتے پاؤں سوج جاتے ۱۲ منہ۔

اَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِيْ عَامِرٍ وَّالْاُخْرٰى لِاَبِيْ مُوْسٰى،

گناہ بخش دے اور قیامت کے دن اس کی عزت کی جگہ (بہشت میں) لے جا۔ ابوبردہ کہتے ہیں آپ نے دو دعائیں کیں۔ ایک ابوعامر کے لیئے اور ایک ابوموسیٰ کے لیے۔

بَابُ ۵۸ غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ قَالَهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ،

باب غزوہ طائف کا بیان جو شوال ۸ھ میں ہوا[۱] یہ موسیٰ بن عقبہ نے (اپنے مغازی میں) بیان کیا۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَلْمُخَنَّثُ هِيْتٌ،

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہؓ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔

میرے پاس اس وقت ایک ہیجڑا بیٹھا تھا۔ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا۔ عبداللہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے تم کو طائف فتح کرا دیا تو تم غیلان کی بیٹی (بادیہ) کو لے لینا (کیا موٹی گبدی عورت ہے سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بٹیں اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے۔ تو آٹھ بٹیں دکھلائی دیتی ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہیجڑے آئندہ تمہارے پاس نہ آئیں۔ ابن عیینہ نے کہا اور ابن جریج نے کہا۔ اس ہیجڑے کا نام ہیت تھا[۲]

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ،

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے یہی حدیث اتنا زیادہ ہے کہ آپ ان دنوں طائف کو گھیرے ہوئے تھے۔

---

[۱] طائف ایک بستی ہے مکہ سے تین منزل پر اس کو طائف اس لیئے کہتے ہیں کہ طوفان میں پانی کے اوپر تیرتی رہی یا حضرت جبرئیل نے اس کو ملک شام سے لے کر کعبہ کے گرد طواف کرایا۔ بعضوں نے کہا اس کے گرد ایک دیوار بنائی گئی تھی۔ اس لیئے اس کا نام طائف ہوا۔ یہ صدف کے ایک شخص نے بنوائی تھی۔ جو حضرموت میں خون کر کے بھاگ آیا تھا اور مسعود بن معتب وہاں کے رئیس کے پاس اس نے پناہ لی تھی۔ ۱۲ منہ

[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینہ سے نکال دیا۔ پھر بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں اجازت دی کہ ہر جمعہ مدینہ میں آن کر بھیک وغیرہ مانگ لے کر اپنے مقام پر چلا جایا کرے۔

۳۲۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا نَذْهَبُ وَ لَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے۔ انہوں نے ابو العباس شاعر سے جو اندھا تھا (اس کا نام سائب بن فروخ تھا) اس نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن کا کچھ نقصان نہیں کیا[۱]۔ آخر آپ نے فرمایا ہم کل یہاں سے لوٹ جائیں گے۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا۔ وہ کہنے لگے واہ واہ ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں اور طائف کو فتح نہ کریں ایک بار راوی نے یوں کہا ہم یہاں سے لوٹ جائیں اور طائف فتح نہ کریں (یہ کیونکر ہو سکتا ہے) آپ نے فرمایا اچھا صبح کو جنگ کرو۔ صبح ہوئی اور مسلمان لڑنے گئے تو زخمی ہوئے[۲] پھر آپ نے فرمایا: اللہ چاہے تو کل ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے۔ یہ سن کر لوگ خوش ہوئے[۳] آنحضرتؐ ہنس دیئے[۴]۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا آپؐ مسکرا دیئے۔ امام بخاریؒ نے کہا حمیدی نے کہا ہم سے یہ ساری حدیث سفیان بن عیینہ نے بیان کی۔

۳۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا۔ ہم سے شعبہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے سعد وہ شخص تھے جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور میں نے ابوبکرہ سے بھی سنا وہ طائف

---

[۱] بلکہ الٹا مسلمانوں کا نقصان ہوا۔ طائف والے قلعہ کے اندر تھے اور ایک برس کا ذخیرہ انہوں نے اس میں رکھ لیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھارہ دن یا پچیس[۲۵] دن یا سترہ دن یا چالیس دن تک اس کا محاصرہ کئے رہے۔ کافر قلعہ کے اندر سے مسلمانوں پر تیر چلاتے تھے اور لوہے کے ٹکڑے گرم کر کر کے پھینکتے تھے۔ کئی مسلمان شہید ہوئے۔ آپ نے نوفل بن معاویہ سے مشورہ لیا۔ انہوں نے کہا یہ لوگ تو لومڑی کی طرح ہیں جو اپنے بل میں گھس گئی ہے اگر آپ یہاں ٹھہرے رہیں گے تو لومڑی پکڑ پائیں گے۔ اگر چھوڑ دیں گے تو لومڑی آپ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتی ۱۲ منہ۔ [۲] لوگوں کا حال دیکھ کر کہ پہلے تو لڑائی کے اور قلعہ فتح کرنے کے شائق تھے جب زخمی ہوئے اور تکلیف اٹھائی تو اب روانہ ہو جانا پسند کرتے ہیں ۱۲ منہ [۳] اور قلعہ والوں کا کچھ بگاڑ نہ کر سکے وہ آڑ میں تھے ۱۲ منہ [۴] اور کل انہوں نے برا مانا تھا ۱۲ منہ

فِیْ اُنَاسٍ فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ وَ قَالَ ھِشَامٌ وَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ اَوْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَّ اَبَا بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَھِدَ عِنْدَکَ رَجُلَانِ حَسْبُکَ بِھِمَا قَالَ اَجَلْ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنَزَلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الطَّائِفِ۔

کے قلعہ کی دیوار پر کئی آدمیوں کے ساتھ چڑھ گئے تھے (پھر لٹک کر اتر آئے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے یہ دونوں صاحب (یعنی سعد اور ابوبکرؓ) کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے اصلی باپ کے سوا جان بوجھ کر اور کسی کا بیٹا بنے تو اس پر بہشت حرام ہے اور ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ابو العالیہ سے یا ابو عثمان نہدی سے (راوی کو شک ہے) انہوں نے کہا میں نے سعد اور ابوبکرہ صحابیوں سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے کہا میں نے ابو العالیہ یا عثمان سے کہا تمہارے سامنے تو دو شخصوں نے اس حدیث کی گواہی دی اور کیسے دو شخص صحابی یہ گواہی تو بالکل کافی ہے انہوں نے کہا ہاں ان دونوں میں ایک تو وہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا[1] اور دوسرے (یعنی ابوبکرہ) وہ ہیں جو تئیسویں آدمی تھے۔ ان لوگوں میں جو طائف کے قلعہ سے اتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے[2]

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَۃِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے۔ انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ جعرانہ میں اترے ہوئے تھے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے[3] بلال آپؐ کے ساتھ تھے اس وقت ایک گنوار (نام نامعلوم) آپ

[1] یعنی سعد بن ابی وقاصؓ ۱۲ منہ۔ [2] حافظ نے کہا یہ ہشام کی تعلیق مجھ کو موصولاً نہیں ملی اور اسی سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگلی روایت کی تفصیل ہو جائے۔ اس میں مجملاً یہ مذکور تھا کہ کئی آدمیوں کے ساتھ قلعہ پر چڑھ گئے تھے۔ اس میں بیان ہے کہ وہ تئیس آدمی تھے ۱۲ منہ۔ [3] یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ مکہ اور طائف کے درمیان چونکہ جعرانہ وہیں ہے ۱۲ منہ

أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ

پاس آیا کہنے لگا آپ نے جو مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ وہ پورا کیجئے۔ آپ نے فرمایا خوش ہو جا۔ اس نے کہا یہ کیا بات آپ اکثر یہی فرماتے رہتے ہیں خوش ہو جا یہ سن کر معلوم ہوا جیسے آپ غصے ہیں بلال اور ابوموسیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا اس گنوار نے خوش خبری قبول نہیں کی۔ تم قبول کرو۔ ان دونوں نے کہا ہم کو قبول ہے[۵] پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے۔ اور کلی بھی کی پھر (بلال اور ابوموسیٰ سے) فرمایا دونوں یہ پانی پیو۔ اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو۔ اور خوش ہو جاؤ دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ اتنے میں ام المومنین ام سلمہؓ نے پردے کے پیچھے سے پکارا۔ تھوڑا پانی اپنی ماں کے لیئے بھی رہنے دو۔ انہوں نے کچھ پانی بچا کر ان کو بھی دیا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا۔ مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی۔ ان سے صفوان بن یعلےٰ بن امیہ نے بیان کیا کہ ان کے والد یعلےٰ کہتے تھے مجھ کو آرزو تھی کہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی اتر رہی ہو۔ پھر ایسا اتفاق ہوا۔ آپ جعرانہ میں تھے۔ اور ایک کپڑے کا سایہ آپ پر کر دیا گیا۔ اس میں آپ کے کئی اصحاب بھی تھے۔ اتنے میں ایک گنوار اپنے جبے میں خوشبو لیتھڑے ہوئے آیا۔ اور آپ سے فرمایا کہ یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص عمرے کا احرام ایسے جبے میں باندھے جس میں وہ خوشبو (احرام سے پہلے) لیتھڑ چکا تھا،

[۵] شاید اس گنوار سے آپ نے کچھ روپیہ پیسہ یا لوٹ کا مال دینے کا وعدہ فرمایا ہوگا جب وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا مال کی کیا حقیقت ہے۔ بہشت تجھ کو مبارک ہو لیکن بدقسمتی سے اس گنوار نے یہ نعمت ابدی قبول نہ کی اور بے ادب یوں کہنے لگا کہ آپ اکثر ایسا ہی فرمایا کرتے ہیں آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور ابوموسیٰ اور بلال کو یہ نعمت سرفراز ہوئی یہ ہے تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل خضر از آب حیوان تشنہ آرد می آید سکندر را ۱۲ منہ [۶] اس حدیث کی مناسبت باب سے اس فقرے سے نکلتی ہے کہ آپ جعرانہ میں اترے ہوئے تھے کیونکہ جعرانہ میں غزوہ طائف میں ٹھہرے تھے ۱۲ منہ

فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ،

حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ (آپ پر وحی اتر رہی ہے دیکھو) یعلیٰ آئے اور اپنا سر اس کپڑے کے اندر ڈال دیا (غور سے) دیکھا تو آنحضرت کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں ایک گھڑی تک یہی حال رہا اس کے بعد یہ حالت موقوف ہوئی آپ نے پوچھا وہ (گنوار) کہاں گیا جس نے عمرے کا مسئلہ ابھی پوچھا تھا لوگ اس کو ڈھونڈھ کر لائے آپ نے فرمایا تو ایسا کر جو خوشبو تیرے کپڑے میں لگی ہے اس کو تین بار دھو ڈال[1] اور جبہ اتار کر پھینک دے پھر عمرے میں وہی کام کرتا رہ جو تو حج میں کرتا ہے (یعنی طواف و سعی وغیرہ)

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ مَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے، انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم (مازنی)[2] سے انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے حنین کی جنگ میں آپ کو لوٹ کا مال عنایت فرمایا تو آپ نے وہ مال ان لوگوں کو دیا جن کا دل ملانا منظور تھا۔ اور انصار کو کچھ نہیں دیا انصار کو ذرا رنج ہوا کہ اور لوگوں کو مال ملا ان کو ملا نہیں آپ نے خطبہ سنایا فرمایا انصار لوگو کیا تم پہلے گمراہ نہ تھے پھر اللہ نے میری وجہ سے تمہارے دل ملا دیئے[3] اور تم محتاج نہیں تھے اللہ نے میری وجہ سے تم کو مالدار کر دیا جب آپ کوئی فقرہ فرماتے تو انصار کہتے، اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بہت احسان ہے آپ نے فرمایا تم اللہ کے

[1] اس حدیث کی بحث کتاب الحج میں گذر چکی ہے قسطلانی نے کہا حجۃ الوداع کی حدیث اس کی ناسخ ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہ نے احرام باندھتے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی ۱۲ منہ

[2] یہ مشہور صحابی ہیں کہتے ہیں مسیلمہ کذاب کو انہی نے مارا تھا واقعہ حرہ میں ۶۳ھ میں یزید پلید کے لشکر والوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۱۲ منہ

[3] آپ نے یہ قریش کے ان لوگوں کو دیا جو نو مسلم تھے ابھی ان کا اسلام مضبوط نہیں ہوا تھا جیسے ابو سفیان سہیل حو طیب حکیم بن حزام ابو السنابل، صفوان بن امیہ، عبدالرحمٰن بن یربوع وغیرہم [4] اوس اور خزرج میں محبت ہو گئی ۱۲ منہ

يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

۳۳۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ

رسول کو جواب کیوں نہیں دیتے آپ جب کچھ فرماتے تو انصار یہی کہتے اللہ اور اس کے رسول کا احسان (ہم پر) بہت ہے آپ نے فرمایا نہیں تم بھی یہ کہہ سکتے ہو (اپنا احسان جتا سکتے ہو کہ) آپ ہمارے پاس اس حال میں آئے تھے[۱] بھلا تم کو یہ پسند نہیں کہ دوسرے اونٹ وغیرہ لے کر (اپنے گھروں کو) جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر اپنے گھروں میں جاؤ۔ دیکھو اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی (میں مکے کا رہنے والا نہ ہوتا) تو میں بھی ایک انصاری آدمی ہوتا اور (انصار سے مجھ کو اتنی الفت ہے) اگر دوسرے لوگ ایک نالے یا رستے میں چلیں اور انصار ایک نالے یا رستے میں تو میں لوگ انصار کے نالے یا رستے میں چلوں۔ انصار میرے استر ہیں اور دوسرے مسلمان ابرہ ہیں[۲] دیکھو انصار یو! میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی[۳] تم جب تک قیامت میں حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کئے رہنا[۴]۔

مجھ سے عبداللہ محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی) نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی۔ انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے ہوازن کے مال اپنے پیغمبر کو (جنگ حنین میں) عطا فرمائے تو آپ نے (قریش کے) بعضے لوگوں کو سو سو اونٹ دینا شروع کئے۔ اس پر انصار کے کچھ لوگوں نے کہا اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کا خون ٹپک رہا ہے انس نے کہا

[۱] دوسری روایت میں یوں ہے تم یہ کہہ سکتے ہو کہ آپ کی بات کا کوئی تصدیق کرنے والا نہ تھا ہم نے آپ کی تصدیق کی آپ کا کوئی مددگار نہ تھا۔ ہم نے آپ کی مدد کی۔ آپ کو کہیں رہنے کا ٹھکانہ نہ تھا ہم نے ٹھکانا دیا اور بیشک اگر تم ایسا کہو تو سچ ہے انصار نے بھی کہا نہیں اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر احسان ہے ۱۲ منہ۔ [۲] استر نیچے کا کپڑا جو بدن سے لگا رہتا ہے ابرہ اوپر کا کپڑا ۱۲ منہ [۳] حاکم اور رئیس دوسروں کو حکومت دیں گے تم کو محروم رکھیں گے ۱۲ منہ [۴] حاکم وقت سے جنگ اور فساد نہ کرنا ۱۲ منہ۔

فَحُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُونَ أُثْرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوا۔

انصار کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گئی آپ نے ان کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک ڈیرے میں اکٹھا کیا انصار کے سوا دوسرے لوگ وہاں کوئی نہ رہے جب سب جمع ہو چکے تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی انصار میں جو سمجھ دار لوگ تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں جو معتبر لوگ ہیں انہوں نے ایسا نہیں کہا چند نوجوان بچوں نے ایسی باتیں کیں (یہ ان کی نادانی تھی) کہنے لگے اللہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں اور ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہیں ان کا دل ملاتا ہوں (کہیں پھر کافر نہ ہو جائیں) کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے، لوگ مال دولت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ۔ قسم خدا کی تم جو لے کر جاتے ہو وہ کہیں اس سے بہتر ہے جس کو وہ لے کر جاتے ہیں انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم راضی ہیں (ہم کو کوئی شکایت نہیں) آپ نے فرمایا دیکھو تم قریب میں بڑی حق تلفی دیکھو گے[1] تم اللہ اور رسول سے ملنے تک صبر کیے رہنا میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر ہوں گا (وہاں تم سے ملوں گا) انس نے کہا پھر انصار سے صبر نہ ہو سکا[2]

۳۳۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح (یزید بن حمید) سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جس زمانہ میں مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی) لوٹ قریش کے لوگوں میں بانٹی یہ حال دیکھ کر

---

[1] اوروں کو عہدے ملیں گے تم محروم رہو گے ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعضے انصار نے خلافت میں شرکت چاہی جیسے سعد بن عبادہ وغیرہ نے مگر اکثر انصار صبر کیے رہے اور بخوشی قریش کے خلفاء سے بیعت کر لی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

فَغَضِبَتِ الْاَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ۔

انصار کو غصہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کا غصہ فرو کرنے کے لیے) فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ دنیا کا مال واسباب لے کر (اپنے گھروں کو) جائیں اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ انہوں نے عرض کیا بیشک ہم اس کو پسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر (دوسرے) لوگ ایک نالے یا ایک رستے کی طرف جائیں تو میں انصار ہی کے نالے یا رستے کی طرف چلوں[۱][۲]

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقٰى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ الْاٰفٍ وَّالطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوْا فَدَعَاهُمْ فَاَدْخَلَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد سمان نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا ہم کو ہشام بن زید بن انس نے خبر دی انہوں نے (اپنے دادا) انس سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا اور ہوازن کی قوم سے مقابلہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (مہاجرین اور انصار وغیرہ) تھے اور وہ لوگ جن کو آپ نے احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا[۳] یہ سب لوگ (باستثناء چند صحابہ کے) بھاگ نکلے آنحضرتؐ نے پکارا انصار تو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ حاضر مستعد آپ کے سامنے موجود پھر آپ (خچر پر سے) اتر پڑے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا بھیجا ہوا ہوں۔ اس کے بعد کافروں کو شکست ہوئی (مسلمانوں نے دوبارہ ان پر حملہ کیا) لوٹ مال آپ نے مہاجرین اور ان لوگوں کو دیا جن کو احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا انصار کو کچھ نہ دیا انہوں نے گفتگو کی[۴] آنحضرتؐ نے ان کو بلا بھیجا اور (چمڑے کے) ایک ڈیرے میں لے گئے فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ لوگ بکریاں اونٹ وغیرہ لے کر اپنے گھروں کو سدھاریں اور تم اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

۱؎ اور ایک انصار ایک نالے یا رستے کی طرف ۱۲ منہ ۲؎ دوسرے لوگوں کا ساتھ چھوڑ دوں ۱۲ منہ ۳؎ جیسے ابوسفیان ان کا بیٹا معاویہ حکیم بن حزام وغیرہ آپ نے فتح مکہ کے بعد نہ ان لوگوں کو قید کیا نہ قتل کیا بلکہ احسان رکھ کر ان کو چھوڑ دیا امن دیا ۱۲ منہ ۴؎ یہ گفتگو اوپر گزر چکی انہوں نے یہ کہا اللہ پیغمبر صاحب کو بخشے آپ قریش کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک قریش کا خون ٹپک رہا ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ پھر فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار ایک رستے پر تو میں انصار کا رستہ اختیار کروں (انہی کے ساتھ رہوں)

۳۲۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا بات یہ ہے کہ قریش کے لوگ ابھی ابھی جاہلیت اور (قتل و قید کی) مصیبت سے نکلے ہیں میرا مطلب یہ تھا ان کے نقصان کی تلافی کروں (یا ان کو کچھ انعام اکرام دوں) ان کا دل ملاؤں، بھلا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ (دنیا کا مال و اسباب) لے کر لوٹ جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو[1] انہوں نے کہا ہم تو اس پر راضی ہیں (اس سے زیادہ کون سا شرف ہوگا) آپ نے فرمایا (مجھ کو تو تم لوگوں سے اتنی الفت ہے کہ اگر لوگ ایک رستے چلیں اور انصار دوسرے رستے تو میں انصار ہی کے میدان یا رستے کو اختیار کروں (دوسرے لوگ چھٹ جائیں تو چھٹ جائیں)

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَا اَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی لوٹ بانٹی تو انصار میں سے ایک شخص (معتب بن قشیر جو منافق تھا) بولا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے (نعوذ باللہ) ابن مسعود کہتے ہیں میں یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے

[1] دوسرے لوگ تو عام براتی تھے حلوہ مانڈا مٹھائی لے کر چل دیتے اور تم دولہا کو اپنے ساتھ لے چلے ۱۲ منہ

قَالَ رَحْمَةُ اللهِ عَلٰى مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

بیان کیا آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ آگیا) پھر فرمایا اللہ موسیٰ ؑ پر رحم کرے ان کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی [1] پر انہوں نے صبر کیا [2]

۳۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُرِيدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللهِ فَقُلْتُ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا۔ (اور لوٹ کے جانور ملے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو بہت بہت جانور دیئے جیسے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے اور چند لوگوں کو بھی اسی طرح ایک شخص (منافق) یہ حال دیکھ کر بول اٹھا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے (اس منافق کی) یہ بات سن کر (اپنے دل میں) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس کی خبر دوں گا [3] آپ نے فرمایا اللہ موسےٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ ایذا دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا [4]

۳۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے ہشام بن زید بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے (اپنے دادا)

[1] کیا کیا بہتان لگائے گئے ۱۲ منہ [2] حضرت موسیٰ کی مزاج میں شرم اور حیا بہت تھی وہ چھپ کر تنہائی میں نہایا کرتے تھے بنی اسرائیل کو شگوفہ ہاتھ آیا کسی نے کہا ان کو برص ہے کسی نے کہا خصیے بڑھ گئے ہیں اسی قسم کے بہتان کرنا شروع کئے آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکی اور بے عیبی ظاہر کردی یہ قصہ قرآن شریف میں مذکور ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ اخیر تک اس کمبخت منافق نے اتنا غور نہیں کیا کہ دنیا، دنیا کا مال اسباب سب پروردگار کی ملک ہے جس پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنا کر دنیا میں بھیجا ہو اس کو پورا اختیار ہے کہ جیسی مصلحت ہو اس طرح دنیا کا مال تقسیم کرے۔ اللہ کی رضامندی کا خیال جتنا اس کے پیغمبر کو ہو گا اس کا عشر عشیر بھی اوروں کو نہیں ہو سکتا یہ حنین کا مال تھا کیا چند اونٹ چند بکریاں وغیرہ اگر آپ زمین کے سارے خزانے بانٹ دیتے تو بھی اللہ تعالیٰ آپ سے ناخوش نہ ہوتا ساری دنیا کی کائنات اس پروردگار کے نزدیک ایک مچھر کے پر سے بھی کم ہے ۱۲ [3] چنانچہ میں نے آپ کو خبر دی ۱۲ [4] سبحان اللہ صبر عجب نعمت ہے پیغمبروں کی خصلت ہے جس نے صبر کیا وہ کامیاب ہوا اخیر میں اس کا دشمن ہی ذلیل و خوار ہوا ۱۲ منہ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ
وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ
وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشَرَةُ الْآفٍ مِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوا
عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ
نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا الْتَفَتَ
عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ
قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ
نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ
يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ
وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ
فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ
الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ
كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ
وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا
فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى
وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ
فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ
بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

انسؓ نے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا تو ہوازن اور
غطفان قبیلے کے لوگ اپنے مویشی اور بال بچے سب ساتھ
لے کر لڑنے آئے[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ دس ہزار (صحابہ) تھے اور کچھ وہ لوگ جن کو آپ
نے احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا، خیر یہ لوگ بھاگ نکلے۔
آنحضرتؐ میدانِ جنگ میں اکیلے رہ گئے[2] اس دن آپ نے
دو آوازیں کیں الگ الگ پہلے داہنے طرف نگاہ پھیری اور
پکارا انصاریو! انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ خوش ہو جایئے۔
ہم آپ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں۔ پھر بائیں
طرف نگاہ پھیری پکارا انصاریو! انہوں نے کہا یا رسول اللہ خوش
ہو جایئے ہم آپ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں۔
آپ ایک نقرہ خچر پر سوار تھے[3] آخر اس پر سے اتر پڑے
اور فرمانے لگے میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں پھر کافر
بھاگ نکلے (ان کو شکست ہوئی) اور لوٹ کا مال بہت سا
ہاتھ آیا۔ آپ نے وہ مال مہاجرین اور ان لوگوں کو جن کو احسان
رکھ کر چھوڑ دیا تھا بانٹ دیا انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس وقت
انصار کہنے لگے جب سخت وقت آتا ہے تو ہم بلائے جاتے
ہیں اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے۔ یہ خبر آنحضرتؐ کو
پہنچی آپ نے سب انصاریوں کو ایک ڈیرے میں جمع کیا۔
پھر فرمایا انصاریو! یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے
پہنچی ہے وہ خاموش رہے (شرمندہ ہو گئے) آپ نے

---

[1] ان کا مطلب یہ تھا خوب جم کر لڑیں بال بچے اور اسباب کے خیال سے میدان جنگ نہ چھوڑیں ۱۲ منہ [2] دشمن کی طرف منہ کئے لڑائی پر مستعد ۱۲ منہ [3] مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا شجرہ رضوان والوں کو آواز دو۔ ان کی آواز بہت بلند تھی، انہوں نے آواز دی ارے شجرہ رضوان والے کہاں گئے ان کے پکارتے ہی یہ لوگ اس طرح لپکے جیسے گائیں اپنے بچوں کی طرف شفقت سے لپکتی ہیں اور کہنے لگے حاضر حاضر اور کافروں پر بڑے زور کے ساتھ حملہ کیا خوب تلوار چلنے لگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے، آپ نے فرمایا ہاں اب تنور گرم ہوا یعنے لڑائی خوب چمکی ۱۲ منہ

الا ترضون ان یذهب الناس بالدنیا وتذهبون برسول الله صلی الله علیه وسلم تحوزونه الی بیوتکم قالوا بلی فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو سلك الناس وادیا وسلکت الانصار شعبا لاخذت شعب الانصار فقال هشام یا ابا حمزة وانت شاهد ذاك قال واین اغیب عنه

باب ۵۹ السریة التی قبل نجد

۳۳۹ - حدثنا ابو النعمن حدثنا حماد حدثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم سریة قبل نجد فکنت فیها فبلغت سهامنا اثنی عشر بعیرا بعیرا فرجعنا بثلثة عشر بعیرا۔

باب ۶۰ بعث النبی صلی الله علیه وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمة

۳۴۹ - حدثنی محمود حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر وحدثنی

فرمایا دیکھو تم اس بات سے خوش نہیں ہو لوگ دنیا کا مال اسباب لے کر جائیں تم اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو لے کر سدھارو (اپنے گھروں میں پیغمبر کو لے جاؤ) سبحان اللہ اس شرف پر ساری دنیا تصدق ہے) انہوں نے کہا ہم خوش ہیں۔ آپ نے فرمایا[1] اگر لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار دوسرے رستے چلیں تو میں انصار کے رستے پر چلوں ہشام نے (اپنے دادا انس رضؓ سے) کہا ابو حمزہ تم بھی اس وقت موجود تھے انہوں نے کہا موجود نہیں تو غائب کہاں ہو گیا تھا۔

باب نجد کی طرف جو لشکر آنحضرت صلعم نے روانہ کیا۔ اس کا بیان[2]

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک ٹکڑی بھیجی میں اس میں شریک تھا ہم لوگوں کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ اور زیادہ انعام کے طور پر ملا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا[3]

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی دوسری سند

---

[1] دنیا کے مال اور اسباب کی حقیقت ہی کیا ہے۔ مجھ کو تم سے ایسی محبت ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس جنگ کو طائف کے بعد ذکر کیا لیکن اہل مغازی نے کہا ہے کہ یہ فتح مکہ کو جانے سے پہلے آپ نے روانہ کیا تھا ابن سعد نے کہا آٹھویں سنہ ہجری ماہ شعبان میں بعضوں نے کہا رمضان میں اس لشکر کے سردار ابو قتادہ تھے اس میں پچیس آدمی تھے۔ انہوں نے غطفان کے دو سو اونٹ دو ہزار بکریاں لوٹیں ۱۲ منہ [3] یہ بعد فتح مکہ کے تھا باتفاق اہل مغازی آپ نے خالد بن ولید کو تین سو پچاس آدمی دے کر اس لیے روانہ کیا کہ بنی جذیمہ کو اسلام کی دعوت دیں لڑائی کے لیے نہیں بھیجا ۱۲ منہ۔

نُعَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا صَبَاْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

اور مجھ سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا، انہوں نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے ہم اسلام لائے (گھبراہٹ میں) کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا۔ خالد نے ان کو قتل کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کا قیدی (حفاظت کے لیے) اسی کے سپرد کر دیا ایک دن خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر ایک مسلمان اپنے قیدی کو مار ڈالے میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو نہیں مارنے کا نہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی مارے گا[1]۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا دیا (دونوں ہاتھ اٹھائے) اور دعا کی۔ یا اللہ میں خالد کے کام سے الگ ہوں۔ دو بار یہ فرمایا۔

بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ اِنَّهَا سَرِيَّةُ الْاَنْصَارِ

باب عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے ساتھ جو لشکر بھیجا گیا اس کا بیان اس کو سریہ انصاری بھی کہتے ہیں

۴۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے سعد بن عبیدہ نے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] حالانکہ خالد بن ولید فوج کے سردار تھے مگر عبداللہ بن عمرؓ نے اس حکم میں ان کی اطاعت نہ کی کیونکہ ان کا حکم خلاف شرع تھا جب بنی جذیمہ کے لوگوں نے صبانا سے یہی مراد لی تھی کہ ہم مسلمان ہو گئے تو خالد کو ان کے قتل سے باز رہنا تھا اور یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کے فعل سے اپنی برأت ظاہر کی گو خالد کو سزا نہ دی اس لیے کہ ان کی خطا اجتہادی خطا تھی۔ اور وہ صبانا کا معنے اسلمنا نہ سمجھے اور انہوں نے ظاہر حکم پر عمل کیا کہ جب تک اسلام نہ لائیں ان سے لڑو ۱۲ منہ

سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ اَلَيْسَ اَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِيْعُوْنِيْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا فَقَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْهَا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَهَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَّيَقُوْلُوْنَ فَرَرْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتّٰى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهٗ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ

ایک فوج کی ٹکڑی بھیجی اس کا سردار ایک انصاری مرد (عبداللہ بن حذافہ سہمی) کو کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرو ایک بار ایسا ہوا کہ اس انصاری مرد کو غصہ آیا وہ لوگوں سے کہنے لگا کیا آنحضرتؐ نے تم کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں بے شک دیا ہے تب اس نے کہا اچھا جلانے کی لکڑیاں جمع کرو لوگوں نے جمع کیں اس نے کہا آگ روشن کرو آگ روشن کی اس نے کہا اب اس میں گھس جاؤ لوگوں نے قصد کیا اس میں گھس جائیں مگر ایک دوسرے کو روکنے لگا اور کہنے لگا[1] ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی لیے بھاگ کر آئے کہ (قیامت کے دن) آگ سے بچیں خیر وہ یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی اور اس انصاری سردار کا غصہ فرو ہو گیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا[2] اگر گھس جاتے تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے (وہیں مرکر رہ جانے یا خودکشی کی سزا میں جلتے رہتے) اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔

بَابُ ۶۲ بَعْثُ اَبِيْ مُوْسٰى وَمُعَاذٍ اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو حج وداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان

۳۴۲ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مِخْلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ

ہم سے موسےٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو موسےٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ہر ایک کو ایک حصہ پر یمن کے دو حصے ہیں[3] پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا

---

[1] ایسا نہ کیا دین چھوڑ کر ۱۲ منہ۔ [2] ان لوگوں نے اچھا کیا جو آگ میں نہ گھسے لیکن شریعت کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے بادشاہ ہو یا امام مولوی ہو یا سردار پیر ہو یا مرشد کیونکہ بڑا بادشاہ پروردگار ہے اور بڑے پیر پیغمبر صاحب ہیں ہم اپنے بادشاہ اور بڑے پیر کے خلاف کسی قول کا نہیں مانیں گے تمام جہان کے پیر اور ولی اور مرشد ان کے غلام اور کفش بردار ہیں ۱۲ منہ۔ [3] ایک ملند حصہ معاذ کو وہاں کا حاکم کیا ایک نشیبی حصہ ابو موسیٰ کو وہاں کا حاکم کیا۔ ۱۲ منہ

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَيُّمَ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذٰلِكَ فَانْزِلْ قَالَ مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ

دیکھو لوگوں پر آسانی کرنا ان کو مشکل میں پھنسانا ان کو خوش رکھنا (دین سے) نفرت نہ دلانا خیر ان میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے کام پر روانہ ہوا اور ان میں سے جو کوئی اپنے علاقہ کا دورہ[1] کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اس سے تازی ملاقات کر لیتا اس کو سلام کرتا[2] ایک بار ایسا ہوا معاذ اپنے علاقے کا دورہ دورہ کرتے کرتے موسےٰ کے قریب پہنچ گئے ایک خچر پر سوار ابو موسےٰ کے پاس آئے وہ بیٹھے ہوئے تھے لوگ ان کے پاس جمع تھے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہیں (مشکیں کسی ہیں) معاذ نے کہا عبداللہ بن قیس (ابو موسےٰ کا نام ہے) یہ کون شخص ہے (اس شخص کی مشکیں کیوں کسی ہیں) ابو موسےٰ نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گیا (اسلام سے پھر گیا ہے) معاذ نے کہا میں خچر پر سے نہیں اتروں گا جب تک وہ قتل نہیں کیا جائے گا ابو موسےٰ نے کہا اترو تو اس کو تو قتل کرنے ہی کے لیے لائے ہیں، انہوں نے کہا میں نہیں اترنے کا جب تک وہ قتل نہ کیا جائے آخر ابو موسےٰ رضؓ نے حکم دیا، قتل کیا گیا اس وقت معاذ رضؓ خچر پر سے اترے[2] اور ابو موسےٰ رضؓ نے کہا عبداللہ تم قرآن کی تلاوت کس طرح کرتے ہو انہوں نے کہا میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں[3] ابو موسےٰ رضؓ نے کہا معاذ تم کس طرح تلاوت کرتے ہو انہوں نے کہا میں تو ایسا کرتا ہوں شروع رات میں سو جاتا ہوں اور پھر نیند لے کر اٹھتا ہوں اور جتنا قرآن اللہ نے میری

[1] یعنے دونوں حاکم اپنے اپنے ملک کا دورہ کرتے سرحد کے قریب آجاتے تو مل لیتے اگر کوئی بات پوچھنے کے قابل ہوتی تو صلاح اور مشورہ کر لیتے ۱۲ منہ [2] اللہ اللہ معاذ بن جبل رضؓ کا تقوی شریعت کی پیروی صحابہ پر ختم ہو گئی۔ حدیث میں آیا ہے۔ جو کوئی اسلام سے پھر جائے اس کو قتل کرو معاذ رضؓ نے جب تک شریعت کا حکم جاری نہ کیا اس وقت تک ابو موسےٰ کے پاس نہ اترے اور ٹھہرنا منظور بھی نہ کیا ۱۲ منہ [3] یعنے یہ نہیں کرتا کہ ایک ہی وقت ایک ہی منزل یا ایک ہی پارہ پڑھ ڈالوں ۱۲ منہ سے تو اس کو قتل کرو ۱۲ منہ عہ جب فرصت ہوتی ہے ۱۲ منہ

النَّوْمِ فَاَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِيْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِيْ۔

۳۴۳ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ اَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ قَالَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيْذُ الشَّعِيْرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ جَرِيْرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ

قسمت میں رکھا ہے اس کی تلاوت کرتا ہوں میں سوتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں جیسے اٹھتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں[1]

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا (یا اسحاق بن شاہین نے) کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے سعید ابن بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوموسے اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا میں نے آپ سے یمن کے شرابوں کا پوچھا جو وہاں تیار ہوتے ہیں آپ نے فرمایا کون سے شراب میں نے کہا بتع اور مزر سعید نے کہا میں نے ابوبردہ سے شراب بتع کیا ہے انہوں نے کہا شہد کا شراب اور مزر جو کا شراب آنحضرت[ؐ] نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جو کا ہو یا جوار کا) اس حدیث کو جریر اور عبد الواحد نے بھی سلیمان شیبانی سے انہوں نے ابوبردہ سے روایت کیا[2]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سعید کے دادا ابوموسے اشعری اور معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا دیکھو لوگوں پر آسانی کرتے رہنا ان کو مشکل میں نہ ڈالنا خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور دونوں مل جل کر رہنا[3] ابوموسے نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک (یعنی یمن میں مزر یعنے جو کی شراب اور تبع یعنے شہد کی شراب تیار ہوتی ہے (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے

[1] کیونکہ جب کھانے پینے سونے سے یہ غرض ہو کہ عبادت کی طاقت حاصل ہو تو سب میں ثواب ملتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا جریر کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اور عبد الواحد کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [3] آپس میں ضد اور نفسانیت نہ کرنا ۱۲ منہ

حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسٰى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّعَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَ اَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِيْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِيْ وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ اَبَا مُوسٰى فَاِذَا رَجُلٌ مُّوْثَقٌ فَقَالَ اَبُوْمُوسٰى يَهُوْدِيٌّ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهٗ تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيْعٌ وَّالنَّضْرُ وَاَبُوْدَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ۔

وہ حرام ہے خیر معاذ اور ابو موسےؓ دونوں روانہ ہوئے، معاذؓ نے ابو موسےؓ سے پوچھا تم قرآن کس طرح پڑھا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کھڑے بیٹھے اونٹ پر سوار رہ کر میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت (جب فرصت ہوتی ہے) پڑھا کرتا ہوں، معاذ نے کہا میں تو یہ کرتا ہوں (شروع رات میں) سوجاتا ہوں پھر (عبادت کے لیے) اٹھتا ہوں مجھے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز کے لیے کھڑے ہونے میں ابو موسےؓ نے ایک خیمہ کھڑا کیا تھا دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کو جایا کرتے۔ ایک بار معاذ ابو موسےؓ سے ملنے کو آئے دیکھا تو ایک شخص بندھا ہوا ہے۔ پوچھا یہ کون ہے۔ ابو موسے نے کہا یہ ایک یہودی ہے۔ جو مسلمان ہوگیا تھا اب پھر اسلام سے پھر گیا ہے۔ معاذ نے کہا میں تو اس کی گردن ماردوں گا۔ مسلم بن ابراہیم کے ساتھ اس حدیث کو عبدالملک بن عمر وعقدی اور وہب بن جریر نے بھی شعبہ سے روایت کیا[1] اور وکیع اور نضر اور ابو داؤد نے اس کو شعبہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ سے انہوں نے سعید کے دادا ابو موسےؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور جریر بن عبدالحمید نے اس کو شیبانی سے روایت کیا انہوں نے ابو بردہ سے[2]

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ

مجھ سے عباس بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے ایوب بن عائذ سے کہا ہم سے قیس بن مسلم

[1] عقدی کی روایت کو امام بخاری نے احکام میں اور وہب کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] وکیع کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں اور ابو داؤد طیالسی کی روایت کو امام بخاری نے ادب میں وصل کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ وکیع اور نضر اور ابو داؤد نے اس حدیث کو شعبہ سے موصولاً روایت کیا اور مسلم بن ابراہیم اور عقدی اور وہب بن جریر نے مرسلاً ۱۲ منہ

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیُّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَرْضِ قَوْمِیْ فَجِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنِیْخٌ بِالْاَبْطَحِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ قُلْتُ لَبَّیْكَ اِہْلَالًا کَاِہْلَالِكَ قَالَ فَہَلْ سُقْتَ مَعَكَ ہَدْیًا قُلْتُ لَمْ اَسُقْ قَالَ فَطُفْ بِالْبَیْتِ وَاسْعَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتّٰی مَشَطَتْ لِیْ امْرَاَۃٌ مِّنْ نِّسَآءِ بَنِیْ قَیْسٍ مَکُثْنَا بِذٰلِكَ حَتَّی اسْتُخْلِفَ عُمَرُ۔

نے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے ملک (یعنی یمن کا) حاکم کر کے بھیجا میں جب وہاں سے لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابطح (یعنی محصب) میں اترے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا عبداللہ بن قیس تو نے حج کی نیت کی ہیں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو نے احرام باندھتے وقت کیا کہا میں نے کہا لبیک اسی احرام کے ساتھ جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا۔ آپ نے پوچھا کیا تو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر لے پھر احرام کھول ڈال میں نے ایسا ہی کیا۔ بنی قیس کی ایک عورت (نام نامعلوم) نے میرے بالوں کی کنگھی کی اور اسی قاعدے پر ہم اس وقت تک چلتے رہے جب تک حضرت عمر خلیفہ ہوئے[1]

۳۴۶ - حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِیْنَ بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ فَاِذَا جِئْتَہُمْ فَادْعُہُمْ اِلٰی اَنْ یَّشْہَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ہُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْہُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْہِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فَاِنْ ہُمْ طَاعُوْا

مجھ سے حبان ابن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے زکریا بن اسحاق سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے جو عبداللہ بن عباس کے غلام تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل سے جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا یہ فرمایا تم کو ایسے لوگ ملیں گے جو اہل کتاب ہیں (یہودی نصرانی وغیرہ) جب تو اس کے پاس پہنچے تو (پہلے) ان کو یہ کہہ کہ وہ اس بات کی گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اگر وہ یہ مان لیں تب ان سے کہہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں

[1] پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت میں متعہ نسا اور متعہ حج دونوں سے منع کیا متعہ حج کی بحث اوپر کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ طَوَّعَتْ طَاعَتْ وَاَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَاَطَعْتُ۔

تب ان سے کہہ اللہ نے ان کے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان سے لے کر ان ہی کے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تب ایسا کر کہ (زکوٰۃ میں) عمدہ عمدہ مال مت لے (بیچ کا مال لے) اور دیکھ مظلوم کی بد دعا سے بچے رہیو مظلوم کی دعا سیدھی پروردگار تک پہنچ جاتی ہے (رکتی ہی نہیں) امام بخاری نے کہا (سورۃ مائدہ میں) جو طوعت کا لفظ آیا ہے اس کا معنی وہی ہے جو طاعت اور اطاعت کا ہے جیسے کہتے ہیں طعت طعت اطعت سب کا معنی ایک ہی ہے[1]

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ اَنَّ مُعَاذًا رض لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَاَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَرَاَ مُعَاذٌ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ قَرَّتْ عَيْنُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عمرو بن میمون سے کہ معاذ رض جب یمن میں آئے تو انہوں نے صبح کی نماز پڑھائی اور یہ آیت پڑھی واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا ایک شخص (نام نامعلوم) عین نماز میں بول اٹھا ابراہیم کی ماں کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی[2] معاذ بن معاذ نے شعبہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید سے انہوں نے عمرو بن میمون سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا معاذ رض نے صبح کی نماز پڑھائی اس میں سورۃ نساء پڑھی جب اس آیت پر پہنچے واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا تو ایک شخص ان کے پیچھے بول اٹھا ابراہیم کی والدہ کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوگئی۔

---

[1] حدیث میں اطاعوا کا یا طاعوا کا لفظ آیا تھا۔ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے لفظ طوعت کی تفسیر کر دی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہے اور غرض یہ ہے کہ اس میں تین لغت آتے ہیں طوّع طاع اطاع معنے ایک ہی ہیں یعنی راضی ہوا مان لیا ۱۲ منہ [2] یعنے ان کو تو بڑی خوشی اور مبارک بادی ہے کہ ان کا بیٹا اللہ کا خلیل ہوا اس شخص نے مسئلہ نہ جان کر نماز میں بات کر لی اور اوپر گزر چکا ہے کہ اہل حدیث کے نزدیک نادانستہ نماز میں بات کر لینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ۔

باب ۶۳ - بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب حضرت علیؓ اور خالد ابن ولیدؓ کو یمن کی طرف حج وداع سے پہلے بھیجنا

۳۴۸ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ

مجھ سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف ابن اسحاق بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا پھر خالد کی جگہ حضرت علی کو مقرر کیا اور فرمایا خالد کے ساتھ جو لوگ گئے تھے ان سے کہہ دینا اگر وہ چاہیں تو تمہارے ساتھ ہو کر پھر یمن کو لوٹ جائیں [1] اور اگر چاہیں تو چلے آئیں براء کہتے ہیں میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علیؓ کے ساتھ پھر یمن کو لوٹ گئے مجھ کو کئی اوقیہ (چاندی کے) لوٹ میں ملے [2]

۳۴۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رض قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے علی بن سوید بن منجوف نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیبؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو خالد بن ولید کے پاس بھیجا کہ لوٹ کا مال کا پانچواں حصہ ان سے لے آئیں میں اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت علیؓ کو برا سمجھا [3]

---

[1] اور زیادہ جہاد کریں ۱۲ منہ [2] اسمٰعیلی کی روایت میں ہے کہ جب ہم حضرت علیؓ کے ساتھ پھر یمن کو لوٹ گئے تو کافروں کی ایک قوم ہمدان سے مقابلہ ہوا حضرت علیؓ نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سنایا وہ سب مسلمان ہو گئے حضرت علیؓ نے یہ حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا آپ نے سجدۂ شکر کیا اور فرمایا ہمدان سلامت رہے ۱۲ منہ [3] ہوا یہ کہ حضرت علیؓ نے خمس میں سے ایک لونڈی لے لی جو سب قیدیوں میں عمدہ تھی اور اس سے صحبت کی بریدہ کو یہ گمان ہوا کہ حضرت علیؓ نے مال غنیمت میں خیانت کی اس وجہ سے ان کو برا سمجھا حالانکہ یہ خیانت نہ تھی کیونکہ خمس اللہ اور رسول کا حصہ تھا اور حضرت علیؓ اس کے بڑے حقدار تھے اور شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تقسیم کے لیے بھی اختیار دیا تھا اب استبراء سے قبل لونڈی سے جماع کرنا تو وہ اس وجہ سے ہو گا کہ وہ لونڈی باکرہ ہو گی اور باکرہ کے لیے استبراء بعضوں کے نزدیک لازم نہیں ہے شاید حضرت علیؓ کا بھی یہی مذہب ہو گا۔ یا وہ اسی دن حیض سے پاک ہو گئی ہو گی۔

قَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ اَلَا تَرٰى اِلٰى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ اَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَاِنَّ لَهٗ فِي الْخُمُسِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

انہوں نے وہاں غسل کیا (ایک لونڈی سے صحبت کی) میں نے خالد سے کہا تم دیکھتے ہو علی نے کیا کیا خیر جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا[1] آپ نے فرمایا بریدہ کیا تو علیؓ سے دشمنی رکھتا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں[2] آپ نے فرمایا علی سے دشمنی مت رکھ[3] ان کا خمس میں اس سے زیادہ حصّہ ہے۔[4]

۳۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ اَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَّاَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَّزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ وَاِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ كُنَّا نَحْنُ اَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَاْمَنُوْنِيْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَآءِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی نعم نے بیان کیا کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے حضرت علیؓ نے یمن سے ایک سونے کا ٹکڑا صاف کیے ہوئے چمڑے میں لپٹا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ابھی وہ سونا مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار آدمیوں میں بانٹ دیا۔ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل بن مہلہل میں چوتھا آدمی علقمہ بن علاثہ تھا یا عامر بن طفیل[6] یہ حال دیکھ کر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا ہم تو ان لوگوں سے زیادہ اس سونے کے حقدار تھے۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا تم لوگ میرا اعتبار نہیں کرتے اور اس پروردگار کو میرا اعتبار ہے جو آسمانوں پر ہے

[1] کہ علی نے ایک لونڈی لے لی اس سے صحبت بھی کی ۱۲ منہ [2] ان کے کام ہی ایسے ہیں ۱۲ منہ [3] ایک لونڈی کیا چیز ہے ۱۲ منہ،

[4] دوسری روایت میں ہے بریدہ نے کہا پھر تو حضرت علیؓ سے میں سب سے زیادہ محبت کرنے لگا۔ امام احمد کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ سے دشمنی مت رکھ وہ میرا ہے میں اس کا ہوں اور میرے بعد وہی تمہارا ولی ہے ایک روایت میں ہے کہ جب میں نے علیؓ کی شکایت کی تو آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا فرمایا میں جس کا ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [5] بلکہ کان سے نکلا کچا سونا تھا ۱۲ منہ [6] صحیح یہ ہے کہ علقمہ بن علاثہ تھا کیونکہ عامر بن طفیل اس سے پہلے کفر کی حالت میں کان کے پھوڑے سے مرگیا تھا جیسے اوپر اس کا قصہ گزر چکا ہے ۱۲ منہ [7] اس حدیث سے باری تعالیٰ اور اس کا آسمانوں پر ہونا ثابت ہوتا ہے جیسے اہل سنت کا اعتقاد ہے ۱۲

يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

صبح اور شام آسمان پر سے مجھ کو خبر آتی رہتی ہے۔ راوی نے کہا اس وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جس[1] آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں دونوں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی بلند ڈاڑھی گھنی سر منڈا ہوا تہ بند اٹھائے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے ڈرو[2] آپ نے فرمایا ہائے تیرے کی کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ سے ڈرنے کے لیے زیادہ لائق نہیں ہوں[3] خیر جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد بن ولید نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کی گردن اڑا دوں[4] آپ نے فرمایا۔ نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی زبان اور دل اور (یعنے منافق ہیں) آپ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے) مگر مجھ کو یہ حکم نہیں ملا کہ لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں یا ان کے پیٹ چیروں راوی نے کہا وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھا فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو بڑے مزے سے یا ہر وقت پڑھتے رہیں گے۔ مگر وہ ان کے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا (بس زبان سے طوطے کی طرح رٹیں گے[5]) وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے[6] جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے

[1] اس کا نام ذوالخویصرہ یا نافع یا حرقوص بن زہیر تھا ۱۲ منہ [2] کیونکہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جتنا میں اللہ کو پہچانتا ہوں تو کیا پہچانے مجھ کو اس کا ڈر سب سے زیادہ ہونا چاہیے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ سے نہ ڈروں تو پھر کون ڈرے گا ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ معروضہ کیا شاید دونوں نے کیا ہو ۱۲ منہ [4] اس نے اللہ کے رسول سے ایسی گستاخی اور بے ادبی کی ۱۲ منہ [5] ان کے دلوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا ہمارے زمانے میں یہی حال ہے قرآن پڑھنے کو تو سینکڑوں آدمی پڑھتے ہیں لیکن اس کے معنے اور مطلب پر غور کر کے پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں بلکہ بعضے شیاطین ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو قرآن اور حدیث کا ترجمہ پڑھنے پڑھانے سے منع کرتے ہیں اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم ۱۲ منہ [6] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی خارجی جنکے یہی اوصاف و اطوار تھے۔ حضرت علیؓ کی خلافت میں ظاہر ہوئے حضرت علی نے ان کو خوب قتل کیا ہمارے زمانے میں بھی ان خارجیوں کے پیرو موجود ہیں سر منڈے داڑھی نیچی ازار اونچی ظاہر میں بڑے متقی پرہیزگار مگر غریب مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کو لامذہب اور وہابی قرار دے کر ان پر حملہ کرتے ہیں طرح طرح سے ستاتے ہیں اور یہود اور نصاریٰ اور مشرکوں سے برابر میل جول رکھتے ہیں ان سے کچھ معترض نہیں ہوتے ہائے افسوس مسلمانوں کو کیا خبط ہو گیا ہے اپنے بھائیوں یعنی محمدؐ کا کلمہ پڑھنے والوں

(باقی اگلے صفحہ پر)

وَاَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ۔

(اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) راوی کہتا ہے میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلعم نے یہ بھی فرمایا اگر کہیں میں نے ان لوگوں کو پالیا تو ثمود کی قوم کی طرح بالکل قتل کر ڈالوں گا[1]

۳۵۱ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهٖ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَاَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطا بن ابی رباح نے کہا جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو جب وہ یمن سے لوٹ کر آئے یہ حکم دیا۔ کہ اپنے احرام پر قائم رہیں[2] محمد بن بکر نے ابن جریج سے اتنا بڑھایا کہ عطا نے کہا جابرؓ نے کہا حضرت علیؓ اپنی حکومت پر یمن سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا علی تم نے کاہے کا احرام باندھا (حج یا عمرے کا) انہوں نے کہا میں نے تو وہی نیت کی جس کا احرام آپ نے باندھا ہو آپ نے فرمایا پھر تو قربانی کا جانور رکھ چھوڑ اور جیسے احرام باندھے ہے۔ اسی حال میں ٹھہرا رہ حضرت علیؓ آنحضرت کے لیے بھی قربانی کے جانور لائے تھے۔

۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ اَنَّهٗ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ فَقَالَ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهْلَلْنَا بِهٖ مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَّكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے حمید طویل سے کہا ہم سے بکر بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے بیان کیا انسؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کا احرام باندھا ہم نے بھی حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ میں پہنچے، تو آپ نے فرمایا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو حج کو عمرہ کر ڈالے (طواف اور سعی کر کے احرام کھول دے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے[3]

بقیہ حاشیہ سابقہ۔ کو تو ایک مسلہ پر ستائیں اور ہندو اور پارسی اور انگریز سے دوستی اور محبت رکھیں ایسے مسلمان قیامت کے دن اپنے پیغمبر صاحب کو کیسے منہ بتلائیں گے حواشی صفحہ ہذا ۱۲ منہ [1] ایک کو زندہ نہ چھوڑوں گا ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ ہدی ساتھ لائے تھے ۱۲ منہ [3] اس وجہ سے احرام نہ کھول سکے ۱۲

فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِّنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا

بَابٌ ٦٤ غَزْوَةُ ذِي الْخَلَصَةِ

٣٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَّخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ۔

٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمٍ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ

اس کے بعد حضرت علی یمن سے (لوٹ کر) آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے کاہے کا احرام باندھا تھا تمہاری بی بی بھی ہمارے ساتھ ہیں (یعنے حضرت فاطمہؓ) انہوں نے کہا میں نے تو وہی احرام باندھا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا پھر ٹھہرا رہ کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔

باب ذی الخلصہ کے غزوہ کا بیان[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ طحان نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے قیس ابن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا جس کو ذو الخلصہ کہتے تھے (اب وہاں جامع مسجد بن گئی ہے) اور کعبہ یمانی اور کعبہ شامی[2] بھی اس کا نام تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ کو تباہ کر کے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا میں ڈیڑھ سو سوار (اپنی قوم احمس کے) لے کر گیا اور ذی الخلصہ کو توڑ پھوڑ کر وہاں جس کو پایا قتل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا۔ آپ نے میرے لیے اور احمس والوں کے لیے دعا فرمائی۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے مجھ سے جریر بن عبد اللہ بجلی نے بیان کیا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ارے جریر ذی الخلصہ کی طرف سے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا ذی الخلصہ خثعم قبیلے میں ایک بت خانہ تھا اس کو کعبہ یمانی بھی کہا کرتے تھے

[1] یہ ایک بت خانہ تھا جو یمن میں مشرکوں نے طیار کیا تھا اس کو کعبہ یمانیہ بھی کہتے تھے ۱۲ منہ [2] کعبہ شامی اس لیے کہتے تھے کہ اس کا دروازہ ملک شام کے مقابل بنایا تھا ۱۲ منہ

فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ اَحْمَسَ وَ كَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ -

آپ کے ارشاد پر میں ڈیڑھ سو احمس قبیلے کے سوار لے کر وہاں گیا وہ سب لوگ اچھے سوار تھے ایک میں گھوڑے پر اچھی طرح نہیں جمتا تھا۔ آپ نے میرے سینے پر ایک مار لگائی یہاں تک کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا اور دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو رستہ بتلانے والا اور رستہ پایا ہوا کر دے غرض جریر ذی الخلصہ کی طرف گئے اس کو توڑ کر سب جلا دیا پھر ایک شخص کو ایلچی بنا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جریر کا ایلچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ کے پاس اس وقت آیا۔ جب ذی الخلصہ کو ایک خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑا[1] آپ نے یہ خبر سن کر احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کو برکت کی دعا دی۔ پانچ بار دعا کی۔

۳۵۵- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ وَّكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ

ہم سے یوسف بن موسے نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مجھ ذوالخلصہ اجاڑ کر بے فکر نہیں کرتا میں نے عرض کیا ضرور (ابھی جاتا ہوں) میں احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چلا۔ سب کے سب اچھے سوار تھے۔ ایک میری ران پڑی زین پر نہیں جمتی تھی۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا[2] میں نے آپ کے ہاتھ کا نشان اپنے سینے پر پایا اور دعا فرمائی۔

[1] خارشتی اونٹ پر ڈامر وغیرہ ملتے ہیں تو کالے کالے دھبے پڑ جاتے ہیں اسی طرح ذی الخلصہ کا حال جل بھن کر ہو گیا تھا ۱۲ منہ

[2] ایک روایت میں یوں ہے پھر سر پر ہاتھ رکھا اور منہ سینے پر زیر ناف تک پھرایا پھر سر پر ہاتھ رکھا اور پیٹھ پر سرین تک پھرایا ۱۲ منہ

ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ يُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِّنْ أَحْمَسَ يُكْنٰى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

یا اللہ اس کو گھوڑے پر جمائے اور راہ بتلانے والا راہ پایا ہوا کر دے جریر کہتے ہیں آپ کی اس دعا کے بعد میں گھوڑے پر سے کبھی نہیں گرا[۱] جریر نے کہا ذو الخلصہ یمن میں خثعم اور بجیلہ قبیلوں کا بت خانہ تھا وہاں بت رکھے تھے۔ جن کو پوجتے تھے[۲] اس کو کعبہ کہا کرتے تھے غرض جریر وہاں پہنچے اس کو آگ سے جلایا، توڑ پھوڑ دیا اور جب جریر یمن پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں پر فال کھولتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایلچی یہاں آگیا ہے اگر تجھ کو پالے گا تو تیری گردن اڑا دے گا۔ پھر ایسا ہوا کہ وہ فال کھول رہا تھا اتنے میں جریر وہاں پہنچ گئے انہوں نے کہا یہ فال کے تیر توڑ کر پھینک دے اور لا الہ اللہ کی گواہی دے ورنہ ابھی تیری گردن مارتا ہوں۔ اس نے وہ تیر توڑ ڈالے اور ایمان کے کلمے کی گواہی دی۔ پھر جریر نے احمس قبیلے کے ایک شخص کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی آپ کو خوشخبری دینے کے لیے (کہ ذو الخلصہ جلا دیا گیا) جب وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا[۳] تو کہنے لگا یا رسول اللہؐ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں اس وقت تک نہیں نکلا جب تک ذو الخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر نہیں چھوڑا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے پانچ بار برکت کی دعا فرمائی۔

بَابُ ٦٥ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

باب غزوہ ذات السلاسل کا بیان[۴]

[۱] میری ران پڑی خوب جمنے لگی اچھا سوار ہو گیا ۱۲ منہ [۲] یا پتھر گڑے تھے جہاں پر قربانیاں کرتے تھے ۱۲ منہ [۳] ایک روایت میں ہے کہ خود جریر آتے ۱۲ منہ [۴] یہ غزوہ ۸ھ ہجری میں جمادی الآخری میں ہوا بعضوں نے کہا ۷ھ ہجری میں یہ مقام وادی القریٰ کے پرے مدینہ سے دس دن کی راہ پر ہے اس کو ذات السلاسل اس لیے کہتے ہیں کہ کافروں نے اسمیں جمع کر لڑنے کیلئے اپنے تئیں زنجیروں سے باندھ لیا تھا انہوں نے کہا سلسل وہاں پانی کا چشمہ تھا ۱۲ منہ

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ قَالَهُ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَّعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ

اس کو غزوہ لخم اور جذام بھی کہتے ہیں[1]۔ یہ اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا اور محمد بن اسحٰق نے یزید بن رومان سے نقل کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ ذات السلاسل کا غزوہ بلی اور عذرہ اور بنی قین کی بستیوں میں ہوا۔

۳۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ عُثْمٰنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ آخِرِهِمْ

ہم سے اسحٰق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبداللہ طحان نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو ذات السلاسل کے لشکر کا سردار کر کے بھیجا۔ عمرو کہتے ہیں جب میں (لوٹ کر) آپ کے پاس آیا میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ آپ سب لوگوں میں کس سے زیادہ محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہؓ سے میں نے پوچھا مردوں میں فرمایئے آپ نے فرمایا اس کے والد سے میں نے پوچھا پھر کس سے آپ نے فرمایا عمرؓ سے اسی طرح آپ نے (ایک کے بعد ایک) کئی شخصیتوں کا نام لیا پھر میں اس ڈر سے خاموش رہا کہیں مجھ کو سب کے آخیر میں نہ کر لیں[3]

بَابُ ۶۶ - ذَهَابِ جَرِيْرٍ إِلَى الْيَمَنِ

باب جریر بن عبداللہ بجلی کا یمن کی طرف جانا[4]

۳۵۷ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ

مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے اسماعیل

---

[1] لخم اور جذام دونوں قبیلوں کے نام ہیں ۱۲ منہ [2] بنی عذرہ اور بنی قین بھی قبیلوں کے نام ہیں ۱۲ منہ [3] اس لڑائی میں تین سو مہاجرین اور انصار اور تیس گھوڑے آپ نے بھیجے تھے عمرو کو ان کا سردار کیا تھا جب عمرو دشمن کے ملک کے قریب پہنچے تو انہوں نے اور کمکی فوج طلب کی آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو سردار مقرر کر کے دو سو آدمی اور روانہ کیے ان میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے ابوعبیدہ جب عمرو سے ملے تو انہوں نے امام بننا چاہا لیکن عمرو نے کہا آنحضرتؐ نے تم کو میری مدد کے لیے روانہ کیا ہے تو سردار میں ہی رہوں گا ابوعبیدہ نے مان لیا اور عمرو ہی امامت کرتے رہے حاکم کی روایت میں ہے کہ عمرو نے لشکر میں انگار روشن کرنے سے منع کیا عمرؓ نے اس پر انکار کیا ابوبکر صدیقؓ نے کہا چپ رہو۔ آنحضرتؐ نے جو عمرو کو سردار کیا ہے تو اس وجہ سے کہ وہ لڑائی کے فنون خوب جانتا ہے یہ سن کر عمرؓ خاموش ہو رہے بیہقی کی روایت میں ہے کہ عمرو جب لوٹ کر آئے تو اپنے دل میں یہ سمجھے کہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ درجہ رکھتا ہوں جب انہوں نے آنحضرتؐ سے یہ سوال کیا اس حدیث سے نکلا کہ مفضول کی امامت باوجود افضل کے درست ہے کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم بالاتفاق عمرو سے افضل تھے ۱۲ منہ [4] تاکہ ان سے لڑیں ان کو اسلام کی دعوت دیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دوسرا واقعہ ہے اور ذی الخلصہ گرانے کے لیے جو بھیجے گئے تھے وہ دوسرا ہے ۱۲ منہ

بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِیْتُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَ ذَا عَمْرٍو وَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُوْ عَمْرٍو وَلَئِنْ كَانَ الَّذِیْ تَذْكُرُ مِنْ اَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلٰى اَجَلِهٖ مُنْذُ ثَلٰثٍ وَّ اَقْبَلَا مَعِیْ حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِیْنَةِ فَسَاَلْنَاهُمْ فَقَالُوْا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ وَّالنَّاسُ صَالِحُوْنَ فَقَالَا اَخْبِرْ صَاحِبَكَ اَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَرَجَعَا اِلَى الْیَمَنِ فَاَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرٍ بِحَدِیْثِهِمْ قَالَ اَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِیْ ذُوْ عَمْرٍو یَا جَرِیْرُ اِنَّ بِكَ عَلَیَّ كَرَامَةً وَّاِنِّیْ مُخْبِرُكَ خَبَرًا اِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوْا بِخَیْرٍ مَّا كُنْتُمْ اِذَا هَلَكَ اَمِیْرٌ تَاَمَّرْتُمْ فِیْ اٰخَرَ فَاِذَا كَانَتْ بِالسَّیْفِ كَانُوْا مُلُوْكًا یَّغْضَبُوْنَ غَضَبَ الْمُلُوْكِ وَیَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوْكِ۔

بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں یمن کے ملک میں تھا۔ وہاں دو شخصوں سے جو یمن والے تھے ملا یعنی ذی کلاع اور ذی عمرو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ان سے بیان کرنے لگا ذو عمرو نے کہا تم جن صاحب کے یہ حالات بیان کرتے ہو اگر یہ سچ ہیں تو ان کو مرکر تین دن گزر چکے[1] خیر وہ دونوں شخص میرے ساتھ (مدینہ کی طرف) چلے رستہ میں کچھ سوار مدینہ کی طرف سے آتے ملے ہم نے ان سے حال پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ہے اور ابوبکر رضؓ آپ کے خلیفہ ہوتے باقی سب خیریت ہے یہ سن کر ذو الکلاغ اور ذو عمرو نے کہا تم ابوبکر رضؓ کو خبر دینا کہ ہم یہاں تک آئے تھے اور خدا نے چاہا تو ہم پھر آئیں گے یہ کہہ کر وہ دونوں یمن کی طرف لوٹ گئے میں نے ابوبکر رضؓ کو ان کا قصہ سنایا انہوں نے کہا تم ان کو میرے پاس کیوں نہ لائے۔ پھر ایک مدت بعد (حضرت عمر کی خلافت میں) ایسا ہوا ذو عمرو مجھ سے ملا کہنے لگا۔ جریر تمہارا مجھ پر احسان ہے اور میں تم کو ایک بات تبلاتا ہوں۔ دیکھو عرب کے لوگو تم ہمیشہ اچھے رہو گے (تمہاری حکومت قائم رہے گی) جب تک تم ایسا کرتے رہو گے ایک امیر کے مرنے کے بعد سے دوسرے کو امیر بنا دگے۔ پھر جب تلوار کے زور سے بادشاہت ہونے لگے گی تو یہ امیر دوسرے بادشاہوں کی طرح غصہ کریں گے انہی کی طرح خوش ہوں گے۔

[1] ذو عمرو کاہن ہوگا یا اس کو چپکے سے کوئی خبر پہنچ گئی ہوگی یا ان لوگوں میں سے ہوگا جن کو الہام ہوا کرتا ہے یعنی روشن ضمیر ۱۲ منہ [2] خوشامد اور جھوٹی تعریف سے خوش ہوں گے جو کوئی حق بات قوم اور ملک کے لیے مفید کہے گا اس سے ناراض ہوں گے ذو عمرو نے بہت ٹھیک بات کہی خلفاء راشدین کے زمانہ تک خلافت مسلمانوں کے مشورے اور صلاح سے ہوتی رہی اس کے بعد یہ عمدہ قاعدہ نسیا منسیا ہوگیا اور کسریٰ اور قیصر کی طرح تلوار کے زور سے لوگ زبردستی بادشاہ بننے لگے اور مسلمانوں میں جبن آگیا انہوں نے جان کے ڈر سے سکوت اختیار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے کلمے میں پھوٹ پڑ گئی اور مسلمان طوائف الملوک ہوگئے مسلمان پر بڑی آفت اس وجہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

بَابُ غَزْوَةِ سِيفِ الْبَحْرِ

وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ

۳۵۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ

باب غزوہ سیف البحر کا بیان

اس لڑائی کا مقصد یہ تھا کہ قریش کا قافلہ لوٹیں۔ اس کے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک لشکر سمندر کے کنارے بھیجا اس کا سردار ابو عبیدہ بن جراح کو بنایا اس میں تین سو آدمی تھے خیر ہم لوگ (مدینہ سے) نکلے ابھی راستے ہی میں تھے کہ توشہ تمام ہو گیا۔ ابو عبیدہ نے یہ حکم دیا سب لوگ اپنے توشے ایک جگہ کر دیں ایسا ہی کیا تو سارا توشہ کھجور کے دو تھیلے تھے۔ ابو عبیدہ اس میں سے ہر روز تھوڑا تھوڑا ہم کو کھانے کے لئے دیتے رہے پھر وہ بھی تمام ہو گیا۔ پھر تو ہم کو ہر روز ایک ایک کھجور ملا کرتی۔ وہب نے کہا میں نے جابرؓ سے کہا بھلا ایک کھجور سے کیا کام چلتا ہوگا (اونٹ کے منہ میں زیرہ) انہوں نے کہا (واہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی پھر ہم سمندر پر پہنچے وہاں کیا دیکھتے ہیں بڑے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی (نکل کر پڑی) ہے سارے لشکر والے اسی کا گوشت اٹھارہ راتوں تک کھاتے رہے جب چلنے لگے تو ابو عبیدہؓ نے حکم دیا اس کی دو پسلیاں کھڑی

بقیہ حاشیہ سابقہ: آئی کہ باپ کے بعد بیٹا خواہ لائق ہو یا نالائق بادشاہ بنایا گیا گویا بادشاہت ایک موروثی حق ہو گئی حالانکہ اسلام میں شروع زمانہ سے خلافت موروثی حق نہ تھی ورنہ آنحضرتؐ کے بعد امام حسنؓ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق تھے ہائے افسوس اب تک مسلمانوں کو عقل نہیں آتی اور آپس میں اتفاق اور صلاح اور مشورہ کر کے اپنا امام اور بادشاہ مقرر نہیں کرتے اگر اب بھی اس نباہ کن رسم کو توڑیں اور اہل فرانس کی طرح مجلس شوریٰ مقرر کریں اور امام اور بادشاہ ارکان مجلس کے اتفاق یا غلبہ آراء سے بطور میر مجلس منتخب ہوا کرے تو پھر کہا کتنا مسلمانوں کے گزرے ہوئے دن پھر لوٹ آئیں اور ان کی ساری خرابی دور ہو جائے ۱۲ منہ عہ صلاح اور مشورے اور رضامندی سے ۱۲ منہ عہ نہ یہ کہ صبر اور زور سے تلوار کے ڈر سے ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ھذا۔ [1] اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۸ھ رجب کا ہے اس وقت تو قریش سے صلح تھی۔ بعضوں نے کہا یہ غزوہ جہینہ کی قوم پر تھا جو سمندر کے متصل رہتی تھی بعضوں نے کہا یہ واقعہ ۶ھ کا ہے صلح حدیبیہ سے پہلے ۱۲ منہ

أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مُرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

کی گئیں وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا وہ ان کے تلے سے نکل گیا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث یاد رکھی۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو تین سو سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ ہمارے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے ہم لوگ قریش کا قافلہ تاک رہے تھے (کہ ادھر سے آئے تو اس کو لوٹیں) خیر ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور بھوک کی شدت سے پتے تک کھا گئے یہی سبب تھا کہ اس فوج کا نام پتوں کی فوج ہو گیا آخر (خدا کا کرنا) ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک جانور نکال کر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں[1]۔ ہم آدھے مہینے تک اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے جیسے موٹے تازے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے[2] ابو عبیدہ نے (چلتے وقت) اس کی ایک پسلی لی۔ اس کو کھڑا کیا اور سارے لشکر میں جو سب سے لنبا آدمی تھا[3]۔ اس کو چنا ایک بار سفیان بن عیینہ نے یوں کہا اس کو ایک پسلی لی اس کو کھڑا کیا اور ایک آدمی اور ایک اونٹ لیا وہ اس کے تلے سے نکل گیا جابرؓ نے کہا لشکر میں ایک آدمی تھا اس نے (لوگوں کے کھانے کیلئے) تین اونٹ کاٹے پھر دوسرے دن) تین اونٹ کاٹے پھر (تیسرے دن) تین اونٹ کاٹے ابو عبیدہ نے اس کو (اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا (ایسا نہ ہو سواریاں نہ رہیں اور سفر نہ ہو سکے) عمرو بن دینار کہتے تھے ہم کو ابو صالح ذکوان نے خبر دی قیس بن سعد نے اپنے باپ

[1] اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں ۱۲ منہ [2] فاقہ کشی سے جو دبلا پا ہو گیا تھا وہ جاتا رہا [3] قیس بن سعد بن عبادہ ۱۲ منہ

قَالَ لِاَبِيهِ كُنْتُ فِى الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيتُ

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى عَمْرٌو اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهٗ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ فَاَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ كُلُوْا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَاَكَلَهٗ

(سعد بن عبادہ) سے کہا میں بھی اس لشکر میں تھا۔ لوگوں کو بھوک لگی ابو عبیدہ نے کہا اونٹ کاٹ لے میں نے کاٹا پھر بھوک لگی تو انہوں نے کہا کاٹ لے میں نے کاٹا پھر بھوک لگی۔ انہوں نے کہا کاٹ لے میں نے کاٹا پھر بھوک لگی انہوں نے کہا کاٹ لے (پھر قیس نے کہا) مجھ کو اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا گیا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم تین سو کی فوج میں شریک تھے ابو عبیدہؓ سردار تھے ہم کو شدت سے بھوک لگی پھر ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک مری مچھلی کنارے پر پھینکی۔ ویسی مچھلی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کو عنبر کہتے ہیں آدھے مہینے برابر اس میں سے کھاتے رہے۔ پھر ابو عبیدہؓ نے اس کی ایک ہڈی لی۔ کھڑی کرائی تو اونٹ کا سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔ ابن جریج نے کہا مجھ کو ابو الزبیر نے خبر دی انہوں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو عبیدہؓ نے لشکر والوں سے کہا اس کا گوشت کھاؤ[1] جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ نے جو روزی تمہارے لئے نکالی اس کو کھاؤ اگر کچھ تمہارے پاس ہو تو ہم کو بھی کھلاؤ یہ سن کر بعضے لوگ اس کا بچا ہوا گوشت لیکر آئے آپ نے بھی کھایا۔

بَابُ حَجِّ اَبِىْ بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِىْ سَنَةِ تِسْعٍ

باب سنہ ۹ ہجری میں ابوبکر صدیقؓ کا لوگوں کے ساتھ حج کرنا

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا ہم سے فلیح

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ سمندر کی مری ہوئی مچھلی کھانا درست ہے اور حنفیہ نے جو تاویل کی ہے کہ لشکر والے مضطر تھے ان کے لئے درست تھی وہ اس روایت سے ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مضطر نہ تھے۔

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

بن سلیمان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ابوبکر صدیق نے ان کو کئی آدمیوں کے ساتھ اس حج میں جو حج وداع سے پہلے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا تھا[1]- دسویں ذیحجہ کو یہ منادی کرنے کے لئے یہ مقرر کیا لوگوں میں منادی کر دیں اب اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے (جیسے مشرکوں کی رسم تھی)

۳۶۲ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

مجھ سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا سب سے آخری سورت جو پوری اتری سورہ براءۃ تھی اور اخیر آیت جو اتری وہ سورہ نساء کی یہ آیت ہے: یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ[2]

بَابُ وَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ

باب بنی تمیم کے ایلچیوں کا قصہ[3]

۳۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَرُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو صخرہ (جامع بن شداد) سے انہوں نے صفوان بن محرز مازنی سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کئی آدمی (۹ھ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپؐ نے فرمایا اے بنی تمیم (بہشت کی) خوشخبری قبول کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ خوشخبری دیتے ہیں تو کچھ دنیا مال اسباب بھی دلوائیے یہ سنتے ہی آپکے مبارک چہرے پر ناراضی معلوم ہوئی[4] اسکے بعد یمن کے

---

[1] یعنی ابوبکر کو- یہ واقعہ ۹ھ کا ہے ۱۰ھ میں تو حج وداع ہوا اس پر سب کا اتفاق ہے ابوبکرؓ ماہ ذیقعد میں مدینے سے نکلے تھے ان کے ساتھ تین سو اصحاب تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس[20] اونٹ بھی قربانی کے لیے ان کے ساتھ بھیجے تھے ۱۲ منہ

[2] یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ سورہ براءۃ سب کی سب ایک بار نہیں اتری- شاید راوی کی مراد یہ ہے کہ اس کا اکثر حصہ یکبارگی اترا ۱۲ منہ

[3] یہ ۸ھ ہجری کے اخیر میں آئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے لوٹ کر آئے تھے ان ایلچیوں میں عطارد اور اقرع اور زبرقان اور عمرو اور حباب اور نعیم اور قیس اور عیینہ بن حصن تھے ۱۲ منہ

[4] ناراضگی کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے بہشت کی سی عمدہ اور دائمی نعمت پر قناعت نہ کی اور دنیا کے

الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ

چند آدمی آئے (اشعر قبیلے کے) آپؐ نے فرمایا بنی تمیم نے تو یہ خوشخبری قبول نہ کی تم قبول کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے قبول کی۔

بَابٌ : قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبٰى مِنْهُمْ نِسَاءً[1]

باب محمد ابن اسحاق نے کہا عیینہ بن حصن ابن حذیفہ بن بدر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عنبر پر بھیجا۔ جو بنی تمیم کی شاخ ہیں اس نے ان کو لوٹا اور کئی آدمی مار ڈالے کئی عورتیں پکڑ لیں[1]

۳۶۴۔ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيْهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِيْ

مجھ سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں بنی تمیم سے اس وقت سے برابر محبت کرنے لگا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی تین باتیں سنیں آپ فرماتے تھے بنی تمیم میری ساری امت میں دجال کے بڑے مخالف ہوں گے (جب وہ مردود نکلے گا) اور ایسا ہوا۔ بنی تمیم کی ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس قید تھی آپؐ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے بنی تمیم حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہیں اور ایسا ہوا کہ سب قوموں کی زکوٰۃ آنحضرتؐ کے پاس آئیں۔ بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو آپ نے فرمایا میری قوم کی زکوٰۃ ہے[2]۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے ان کو ابن جریج نے خبر دی۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا۔ بنی تمیم کے کچھ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے

---

[1] اس لڑائی کا سبب یہ تھا کہ بنی عنبر نے خزاعہ کی قوم پر زیادتی کی۔ آپ نے عیینہ کو پچاس آدمیوں کے ساتھ ان پر بھیجا کوئی انصاری یا مہاجر اس لڑائی میں شریک نہ تھا۔ کہتے ہیں عیینہ نے اس تھوڑی فوج سے بنی عنبر کی گیارہ عورتوں اور گیارہ مردوں کو قید کر لیا تیس بچے پکڑ لئے ۱۲ منہ [2] کیونکہ بنی تمیم الیاس بن مضر میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں۔

مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِيْ ذٰلِكَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا حَتَّى انْقَضَتْ

اور آپ سے درخواست کی ہم میں سے کسی کو سردار بنا دیجئے ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا سردار کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو سردار کر دیجئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس پر حضرت عمرؓ سے کہا تم تو میری مخالفت کرنا چاہتے ہو (اور کوئی غرض نہیں) حضرت عمرؓ نے کہا نہیں میری غرض مخالفت کی نہیں ہے[1]۔ دونوں اتنا جھگڑے کہ آوازیں بلند ہوئیں۔ آخر سورۂ حجرات کی یہ آیت اتری مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بناؤ اخیر تک

بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ

باب عبد القیس کے ایلچیوں کا بیان[2]

۳۶۶۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ لِيْ جَرَّةً تُنْتَبَذُ لِيْ نَبِيْذٌ فَاَشْرَبُهُ حُلْوًا فِيْ جَرٍّ اِنْ اَكْثَرْتُ مِنْهُ وَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَاَطَلْتُ الْجُلُوْسَ خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَ وَاِنَّا لَا نَصِلُ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عامر عقدی نے خبر دی کہا ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابو جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس سے کہا تیرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں نبیذ (کھجور کا شربت) بنایا جاتا ہے میں میٹھا رہتے تک اس کو پیا کرتا ہوں بعضے وقت بہت پی لیتا ہوں اور لوگوں کے پاس دیر تک بیٹھتا ہوں۔ تو ڈرتا ہوں کہیں فضیحت نہ ہو (لوگ کہیں یہ نشہ میں ہے) ابن عباسؓ نے کہا عبد القیس قبیلے کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے[3]۔ آپؐ نے فرمایا اچھے آئے نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہوگئے لڑ کر ہوتے تو ذلت اور شرمندگی حاصل ہوتی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافر بستے ہیں ہم آپ تک صرف حرام مہینوں

---

[1] بلکہ میں مصلحت کی بات کہتا ہوں ۱۲ منہ [2] عبد القیس ایک مشہور قبیلہ تھا جو بحرین پر رہتا تھا سب سے پہلے مدینہ منورہ کے بعد وہیں جمعہ کی نماز پڑھی گئی ۱۲ منہ [3] یہ ایلچی دو بار آئے پہلے بار میں تیرہ آدمی تھے اور دوسری بار میں چالیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے پہنچنے سے پہلے صحابہ کو ان کے آنے کی خوشخبری دیدی تھی ان ایلچیوں میں اشج بھی تھا جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں دو خصلتیں عمدہ ہیں اخیر حدیث تک ۱۲ منہ۔

إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

میں پہنچ سکتے ہیں (جن مہینوں میں عرب لوٹ کھسوٹ سے باز رہتے) تو ہم سے خلاصہ طور پر دین کی تمام باتیں بیان کر دیجئے۔ ہم خود بھی ان پر عمل کریں تو بہشت میں داخل ہوں اور دوسروں کو بھی ان پر عمل کرنے کو کہیں آپ نے فرمایا: میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں پہلے اللہ پر ایمان لانا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں۔ دوسرے نماز پڑھنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے رمضان کے روزے رکھنا[1] اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ (اللہ اور رسول کا) ادا کرنا[2] اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی گھڑی یا مرتبان میں اور روغنی برتن میں نبیذ بھگونے سے[3]

۳۶۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے عبد القیس کے ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ربیعہ قوم کی ایک شاخ ہیں اور مضر کے کافر ہمارے اور آپ کے بیچ میں حائل ہیں وہ ہم کو آپ تک آنے نہیں دیتے بس حرام مہینوں میں آپ تک آ سکتے ہیں تو ہم کو دین کی چند (ضروری) باتیں بتلا دیجئے جن پر ہم خود بھی عمل کریں دوسروں کو بھی سکھائیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود

---

[1] ان چار باتوں کا تو عام سب لوگوں کو حکم ہے اور پانچویں بات کا خاص کر کے تم کو ۱۲ منہ۔ [2] عبد القیس کے لوگ جنگلی لوگ تھے تو ان کو خاص کر کے ایک حکم کی تاکید کی یعنی لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنے کی ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

وَعَقْدَ وَاحِدَةً وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

نہیں ہے آپ نے ایک انگلی بند کی اور نماز درستی سے ادا کرنا زکوٰۃ دینا لوٹ کا مال جو کماؤ اس میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور جن باتوں سے منع کرتا ہوں وہ یہ ہے کدو کی تونبی میں کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن میں نبیذ بھگونے سے

۳۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوْا اِلٰى عَائِشَةَ رض فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْهَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَاَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی۔ بکر بن مضر نے یوں کہا عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے روایت کی[1] انہوں نے بکیر سے ان سے کریب نے بیان کیا جو ابن عباس کے غلام تھے کہ ابن عباسؓ اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ تینوں نے کریب کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہا ان کو ہماری سب کی طرف سے سلام کہو اور یہ پوچھو کہ آنحضرتؐ کے عصر کے بعد کیا دو رکعتیں (سنت کی) پڑھی ہیں ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم یہ سنتیں پڑھا کرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپؐ اس سے منع کرتے تھے (عصر کے بعد نماز پڑھنے سے) ابن عباسؓ نے کہا میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ مل کر لوگوں کو اس بات پر مارا کرتا[2]۔ کریب کہتے ہیں میں گیا اور عائشہؓ کو ان تینوں کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے کہا ام المومنین ام سلمہؓ سے پوچھو میں لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آیا ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ام المومنین ام سلمہ کے پاس جاؤ ان سے وہی کہلا بھیجا جو حضرت عائشہؓ کو کہلا بھیجا تھا۔ ام المومنین ام سلمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ اس سے منع کرتے تھے پھر

---

[1] بکر کی روایت کو طحاوی نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ بکر نے بجائے اخبرنی عمرو کے عن عمرو بن الحارث کہا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ نماز کی سی عبادت بھی اگر خلاف سنت ادا کی جائے تو اس پر سزا ہو سکتی ہے۔ ۱۲ منہ

وَاِنَّهٗ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ اَسْمَعْكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِيْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِنَّهٗ اَتَانِيْ اُنَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

(ایک دن) ایسا ہوا آپ عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس آئے اس وقت انصاری بنی حرام کی کئی عورتیں میرے پاس بیٹھی تھیں آپ نے یہ دوگانہ پڑھا میں نے لونڈی کو آپ کے پاس بھیجا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اُس نے کہہ دیا آپ کے پاس جا کر کھڑی ہو اور کہہ اُم سلمہؓ پوچھتی ہیں میں نے تو آپ کو ان رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے سُنا اور اب آپ خود ہی اُن کو پڑھ رہے ہیں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو سرک جائیو لونڈی گئی اُس نے یہی کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (چونکہ آپ نماز میں تھے) وہ سرک گئی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابوامیہ کی بیٹی[1] تو نے عصر کے بعد دوگانہ کو پوچھا بات یہ ہے کہ عبدالقیس[2] قبیلے کے چند لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم کا پیغام لے کر میرے پاس آئے میں اُن سے باتیں کرنے میں پھنس گیا ظہر کا دوگانہ نہ پڑھ سکا تو میں نے اب اُس کو پڑھ لیا[3]

۳۶۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى يَعْنِيْ قَرْيَةً مِّنَ الْبَحْرَيْنِ

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عبدالملک عقدی نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انھوں نے ابوجمرہ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد نبوی کے بعد پہلا جمعہ جو اور کہیں پڑھا گیا وہ عبدالقیس کی مسجد میں تھا جو جواثی بحرین کی ایک بستی ہے۔

[1] ابوامیہ اُم المومنین ام سلمہ کے والد تھے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی یہ عصر کا دوگانہ نہ تھا بلکہ ظہر کا دوگانہ تھا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے طحاوی کی روایت میں یوں ہے میرے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تھے میں اُن کو دیکھنے میں یہ دوگانہ بھول گیا تھا پھر یاد آیا تو میں نے مسجد میں لوگوں کے سامنے اُس کا ادا کرنا بُرا جانا اور یہاں گھر میں تیرے پاس آکر پڑھ لیا

بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَّا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلٰى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ

باب بنی حنیفہ کے ایلچیوں اور ثمامہ بن اثال کا قصہ[۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سُنا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ کیے وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور مسجد کے ایک ستون سے اُس کو باندھ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے (مَیں تیرے ساتھ کیا کروں گا) اس نے کہا اچھا ہے اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں تو بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ میں خونی ہوں (مَیں نے بھی جنگ میں مسلمانوں کو مارا ہے) اور اگر آپ احسان رکھ کر مجھ کو چھوڑ دیں گے تو مَیں آپ کا شکر گزار ہوں گا اگر آپ روپیہ چاہتے ہیں تو وہ بھی حاضر ہے آپ جتنا مانگیں یہ سُن کر آپ نے ثمامہ کو ویسا ہی بندھا رہنے دیا پھر دوسرے دن اُس کے پاس تشریف لائے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے اُس نے کہا مَیں تو عرض کر چکا اگر آپ احسان رکھ کر چھوڑ دیں تو مَیں شکر گزار ہوں گا آپ نے اُس کو ویسا ہی بندھا رہنے دیا پھر جب تیسرا دن ہُوا تو پھر آپ تشریف لائے پوچھا ثمامہ کیا حال ہے اُس نے کہا مَیں تو عرض کر چکا آپ نے فرمایا اچھا ثمامہ کو چھوڑ دو (لوگوں نے اُسکو چھوڑ دیا) وہ مسجد کے قریب ایک پانی پر (یا کھجور کے درخت کے پاس) گیا اُس نے غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا مَیں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں سنو محمدؐ ساری زمین پر کسی کا منہ دیکھکر مجھکو اتنا غصہ نہیں آتا تھا جتنا آپکا منہ دیکھ کر اب آج کے

[۱] بنی حنیفہ ایک مشہور قبیلہ ہے یمامہ میں مکہ اور یمن کے درمیان یہ ایلچی ۹ہجری میں آئے تھے واقدی نے کہا وہ سترہ آدمی تھے اُن میں مسیلمہ کذاب بھی آیا تھا اور ثمامہ بن اثال تو فضلائے صحابہ میں سے ہیں اُن کا قصہ بنی حنیفہ کے قاصدوں کے آنے سے پہلے کا ہے ۱۲ منہ

بعض نسخوں میں یوں ہے کہ اگر آپ مجھ کو ماریں تو ایسے شخص کو ماریں گے جس کا خون بیکار نہ جائے گا بلکہ اس کا بدلہ لیا جائے گا ۱۲ منہ

فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَیَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ صَبَوْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دن آپ کا منہ سب مونہوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے خدا کی قسم آپ کے دین سے زیادہ مجھ کو کسی دین سے نفرت نہیں تھی اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے خدا کی قسم آپکے شہر سے زیادہ مجھ کو کسی شہر سے نفرت نہیں تھی اب آپ کا شہر مجھ کو سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے آپ کے سواروں نے مجھ کو اُس حال میں پکڑ لیا جب میں عمرے کی نیت سے جا رہا تھا اب آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ثمامہ خوش ہو جا اور عمرہ ادا کر جب ثمامہ (عمرہ کرنے کو مکہ پہنچے تو کوئی کافر (نام نامعلوم) کہنے لگا ثمامہ تو نے دین بدل ڈالا اُس نے کہا نہیں تو میں تو حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان ہوگیا ہوں اور تم (مکہ کے کافرو) یہ سمجھ لو کہ یمامہ کے ملک سے تم کو گیہوں کا ایک دانہ بھی نہیں آنے کا جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حکم نہ دیں گے[1]

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب (مدینہ میں) آیا اور کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد مجھ کو اپنا جانشین کریں تو میں اُن کی تابعداری کرتا ہوں (مسلمان ہو جاتا ہوں) مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت لوگوں کو لایا تھا[2] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے (اُس کو سمجھانے

---

[1] مکہ کے کافروں نے ثمامہ سے پُوچھا تو نے اپنا دین بدل ڈالا تو ثمامہ نے یہ جواب دیا میں نے دین نہیں بدلا بلکہ اللہ کا تابعدار بن گیا ہوں ثمامہ کا یہ کہنا بالکل صحیح تھا کیونکہ پہلے ثمامہ کا کوئی دین نہ تھا شرک کوئی دین تھوڑا ہی ہے بلکہ ایک لغو خیال اور اعتقاد ہے کہتے ہیں ثمامہ نے یمامہ جاکر یہ حکم دیا کہ مکہ کے کافروں کو غلہ نہ بھیجو آخر مکہ والوں نے مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا کہ آپ ناطہ پروری کرتے ہیں ہمارا غلہ کیوں روک دیا ہے اُس وقت آپنے ثمامہ کو اجازت دی کہ مکہ کو غلہ بھیجنا موقوف نہ کرے ۱۲ منہ [2] یعنی بنی حنیفہ کے لوگوں کو ۱۲ منہ ؛

ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ۔

کو اسلام کی دعوت دینے کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے (انصار کے خطیب) اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ (کھجور کی) آپ مسیلمہ اور اُس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہوئے (اُس نے کہا آپ مجھ کو اپنا شریک کر لیجئے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تب بھی مَیں نہیں دینے کا اور اللہ نے جو تیری تقدیر میں لکھ دیا ہے تو اُس سے بچ نہیں سکتا اور اگر تو اسلام نہ لائے گا تو اللہ تجھ کو تباہ کر دے گا اور مَیں تو سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جس کا حال اللہ تعالیٰ مجھ کو (خواب میں) دکھلا چکا ہے[1] اور میری طرف سے یہ ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کرے گا یہ فرما کر آپ لوٹ آئے ابن عباسؓ نے کہا مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب دریافت کیا تو وہی شخص ہے جس کا حال خواب میں مجھ سے بیان کیا گیا تو ابو ہریرہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار مَیں سو رہا تھا مَیں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں تو مجھ کو فکر پیدا ہوئی (یہ عورتوں کا زیور میرے ہاتھ میں کیسا) پھر خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا اُن پر پھونک مار دیں مَیں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے مَیں نے اُس کی یہ تعبیر سمجھی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص پیغمبری کا دعویٰ کریں گے ایک تو مسیلمہ کذاب دوسرے اسود عنسی[2]

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا آپ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں آپ نے پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے ایک کنگن سے مسیلمہ کذاب مراد تھا دوسرے کنگن سے اسود عنسی ۱۲ منہ [2] اسود عنسی تو آنحضرتؐ ہی کے زمانہ میں مارا گیا اور مسیلمہ کذاب حضرت صدیقؓ کی خلافت میں قتل ہوا۔ سچ آخر سچ ہوتا ہے اور جھوٹ چند روز تک چلتا ہے پھر مٹ جاتا ہے دیکھو اسود اور مسیلمہ کا ایک تابعدار بھی باقی نہ رہا اور حضرت محمدؐ کے تابعدار قیامت تک قائم رہیں گے روز بروز ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور بڑی نشانی اسلام کے سچے دین ہونے کی یہ ہے کہ نصرانی حاکم وقت ہیں اور اُن کے پادری اور مشنری ہزاروں لاکھوں روپے خرچ کر کے جا بجا وعظ کر کے بڑی مشکل سے چند نادانوں کو اپنے دام میں پھانس لیتے ہیں لیکن اسلام کا دین بے حکومت اور بے روپیہ پیسے خرچے ہر ایک ملک میں پھیل رہا ہے۔ ۱۲ منہ

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انھوں نے معمر سے انھوں نے ہمام سے انھوں نے ابوہریرہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہُوا مَیں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانے لائے گئے میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے وہ مجھ کو بھاری معلوم ہوتے (گراں گزرے) پھر مجھ کو حکم ہُوا ان کو پھونک دو مَیں نے پھونک دیا وہ دونوں کنگن اڑ کر چل دیے مَیں نے اس خواب کی تعبیر یہ سمجھی ہے کہ ان کنگنوں سے وہ دونوں جھوٹے مراد ہیں جن کے بیچ میں مَیں ہوں ایک تو صنعاء والا (اسود عنسی) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب)

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ اَخْيَرُ مِنْهُ اَلْقَيْنَاهُ وَاَخَذْنَا الْاٰخَرَ فَاِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهَا عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهٖ فَاِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْاَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ وَّلَا سَهْمًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ اِلَّا نَزَعْنَاهُ وَاَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَّسَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ يَقُوْلُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَرْعَى الْاِبِلَ عَلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوْجِهٖ فَرَرْنَا اِلَى النَّارِ

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا مَیں نے مہدی بن میمون سے سُنا انھوں نے کہا مَیں نے ابو رجاء عطاردی سے سُنا وہ کہتے تھے ہم (شرک کے زمانہ میں) پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے جب ایک پتھر پہلے پتّھر سے اچھا نظر آتا تو پہلے پتّھر کو پھینک دیتے دوسرے پتھر کی پوجا شروع کرتے اگر کوئی (پوجا کے قابل) پتّھر نہ ملتا تو کیا کرتے مٹی کا ایک ٹبہ (ٹیلہ) بناتے اور بکری لاکر اس پر دودھ دوھتے پھر اس کے گرد طواف کرتے جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے اب (تیروں اور برچھوں کے) پھل اتار ڈالنے کا مہینہ آیا ہم کوئی برچھہ یا تیر جس میں لوہے کا پھل لگا ہوتا نہ چھوڑتے اس کا پھل نکال کر پھینک دیتے مہدی بن میمون نے کہا مَیں نے ابو رجاء سے سُنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی اس وقت مَیں بچہ تھا اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کی خبر سنی تو ہم (آپ کو چھوڑ کر) دوزخ کی طرف

إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ

بَابُ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

۴۷۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چلے یعنے مسیلمہ کذاب کے تابعدار بن گئے[1]

باب اسود عنسی کا قصہ

ہم سے سعید بن محمدؐ جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے عبیدہ بن نشیط کے بیٹے سے اس بیٹے کا نام عبداللہ تھا[2] کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا ہم کو خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں) مدینہ آیا تھا اور وہاں آن کر (اپنی جورو) حارث بن کریز کی بیٹی (کیسہ) کے گھر میں اُترا تھا یہ کیسہ عبداللہ بن عبداللہ ابن عامر کی ماں تھی[3] خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس کو ہمراہ لے کر اُس کے پاس آئے یہ ثابت وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب کہلاتا تھا۔ اُس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی آپ مسیلمہ ملعون کے سامنے ٹھہر گئے اُس سے باتیں کیں (اسلام کی دعوت دی) اُس نے کہا میں اس شرط سے مسلمان ہوتا ہوں کہ آپ کے بعد مجھ کو حکومت ملے یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خلافت اور حکومت کیا) اگر تو یہ چھڑی بھی مجھ سے مانگے تو میں نہ دوں (تو اتنا حقیر ہے) اور میں تو سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جو خواب میں مجھ کو بتلایا گیا میری طرف سے ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کرے گا یہ فرما کر آپ لوٹ گئے عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے

[1] پہلے ابورجاء مسیلمہ کذاب کے تابعدار بنے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی توفیق دی مگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا ۱۲ منہ [2] نہ موسیٰ کیونکہ موسیٰ ضعیف ہے حافظ نے کہا عبداللہ موسیٰ سے اسی برس بڑا تھا حالانکہ دونوں بھائی بھائی تھے ۱۲ منہ [3] اُنکے باپ عبداللہ بن عامر نے مسیلمہ کذاب کے مارے جانے کے بعد اس سے نکاح کر لیا تھا اُسکے پیٹ سے عبداللہ بن عبداللہ بن عامر پیدا ہوتے تھے راوی نے غلطی سے ایک عبداللہ کا لفظ چھوڑ دیا لیکن ہم نے ترجمہ بھی بڑھا دیا بعضے نسخوں میں یوں ہے وہ عبداللہ بن عامر کے اولاد کی ماں تھی ۱۲ منہ

قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأُذِنَ لِيْ فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِيْ قَتَلَهُ فَيْرُوْزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ۔

ابن عباسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن پہنا دیے گئے میں گھبرایا مجھے بُرے معلوم ہوتے پھر مجھ سے کہا گیا ان کو پھونک دو میں نے پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے (غائب غلہ) اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ کنگنوں سے مراد دونوں جھوٹے شخص ہیں جو پیدا ہوں گے[1] عبیداللہ نے کہا یہ دونوں شخص اسود عنسی تھے اور مسیلمہ کذاب اسود عنسی کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا[2]

بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ

باب نجران کے نصاریٰ کا قصہ[3]

۳۷۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا

مجھ سے عباس بن حسین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے انھوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے صلۃ بن زفر سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا عاقب (عبدالمسیح) اور سید (ایہم) نصاریٰ کے دو رئیس نجران سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اُن کے ساتھ ابوالحارث بن علقمہ پیر پادری بھی تھا[4] آپ یہ چاہتے تھے کہ وہ آپ سے مباہلہ کریں اُن میں ایک دوسرے سے کہنے لگا (خدا کے لیے) مباہلہ مت کر اگر یہ سچے پیغمبر ہوں اور ہم ان سے

---

[1] پیغمبری کا دعوے کریں گے لیکن اُن کو فروغ نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] اور مسیلمہ کذاب کو وحشی نے قتل کیا اسود کی قتل کی خبر وحی سے آنحضرتؐ کو وفات سے ایک رات دن پہلے ہوگئی آپ نے اپنے اصحاب کو سنادی بعد اُس کے آدمیوں کے ذریعہ سے خبر ابوبکرؓ کی خلافت میں آئی یہ اسود صنعا میں ظاہر ہُوا اور نبوت کا دعوے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل مہاجر بن ابی امیہ پر غالب ہوگیا بعضوں نے کہا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے باذان وہاں کا عامل تھا باذان مرگیا تو اسود نے اس کی جورو مرزبانہ سے نکاح کر لیا اور یمن کا حاکم بن بیٹھا آخر فیروز ایک شب کو نقب کی راہ سے اُس کے گھر میں گھس گئے کیونکہ دروازے پر ایک ہزار چوکیداروں کا پہرہ تھا انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا اور باذان کی عورت کو مال اسباب سمیت نکال لائے اس رات کو باذان کی عورت مرزبانہ نے اُس کو خوب شراب پلائی تھی وہ مردود نشہ میں مدہوش تھا ۱۲ منہ [3] نجران ایک بڑا شہر تھا مکہ سے سات منزل پر وہاں نصاریٰ بہت آباد تھے ۱۲ منہ [4] آنحضرت نے اُن کو سمجھایا اسلام کی دعوت دی قرآن سنایا پر انہوں نے نہ مانا آخر آپ نے فرمایا اچھا آؤ ہم تم مباہلہ کریں مباہلہ کے معنے اوپر گزر چکے ہیں یعنے دو فریق جن میں باہمی اختلاف ہو جب تقریر اور بحث میں قائل نہ ہوں تو دونوں مل کر اللہ سے دُعا کریں یا اللہ جو کوئی ہم سے غلطی اور ناحق پر اصرار کر رہا ہو اُس پر اپنا عذاب اتار ۱۲ منہ ؛

لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ

مباہلہ کریں تو ہماری اور ہماری اولاد سب کی خرابی ہوگی (قیامت تک ہم نہ پنپیں گے) آخر وہ دونوں کہنے لگے (ہم مباہلہ نہیں کرتے) آپ جو مانگیں وہ حاضر ہے (جزیہ پر راضی ہوگئے[1]) انہوں نے یہ درخواست کی کہ ایک ایماندار شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے[2] ایماندار شخص ہو بے ایمان نہ ہو آپ نے فرمایا ہاں ہاں میں تمہارے ساتھ ایک ایماندار شخص کو بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سب انتظار کرنے لگے (دیکھیں آنحضرتؐ کس کو بھیجتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح اُٹھ (ان کے ساتھ جا) جب وہ کھڑے ہوتے تو آپ نے فرمایا اس اُمت کا ایماندار (معتبر دیانت دار) یہ شخص ہے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ابو اسحاق سے سنا انہوں نے صلہ بن زفر سے انھوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا نجران کے (نصاری) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انھوں نے عرض کیا ایک ایماندار شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے آپؐ نے فرمایا اچھا میں ایک ایماندار شخص تمہارے ساتھ بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سن کر لوگ انتظار میں رہے (دیکھیں آپ کس کو بھیجتے ہیں) پھر ابو عبیدہ بن جراح کو آپؐ نے بھیجا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ہر اُمت میں ایک

[1] آپ نے نجران کے نصاریٰ سے اس شرط پر صلح کرلی کہ وہ ہزار جوڑے کپڑے کے رجب میں اور ہزار جوڑے صفر میں دیا کریں اور ہر جوڑے کے ساتھ ایک اوقیہ چاندی ۱۲ منہ [2] جو جزیہ وصول کر کے آپ کو بھیجا کرے۔ ۱۲ منہ

أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

بَابُ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

۳۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رض أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا

امانت دار (معتمد) ہوتا ہے اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے[1]

باب عمان اور بحرین کا قصہ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے سنا، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے، وہ کہتے تھے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، جب بحرین سے محصول کا روپیہ آئے گا، تو میں تجھ کو اتنا اتنا۔ یعنے تین لپ بھر کر زر دوں گا، پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات اس روپیہ کے آنے سے پہلے ہی ہوگئی، ابو بکر صدیقؓ کے پاس یہ روپیہ آیا۔ انہوں نے منادی کرائی۔ دیکھو، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی کا کچھ قرض آتا ہو، یا آپ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو، وہ میرے پاس آئے، (اپنا حق لے لے)، جابرؓ کہتے ہیں میں (یہ منادی سن کر) ابو بکرؓ کے پاس گیا، ان سے بیان کیا، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا، اگر بحرین کا روپیہ آئے گا، تو میں تجھ کو اتنا اتنا تین لپ بھر کر دوں گا، پھر ابو بکرؓ نے مجھ کو اتنا زر دیا جابر کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو میں ابو بکرؓ سے ملا، اور میں نے روپیہ مانگا، تو انہوں نے نہ دیا، پھر میں گیا، اور مانگا جب بھی نہ دیا، پھر تیسری بار گیا مانگا۔ جب بھی نہ دیا۔ آخر لاچار ہو کر، میں نے کہا ایک بار میں آیا (میں نے مانگا) تو تم نہ دیا دوسری بار آیا، (مانگا) جب بھی تم نے نہ دیا، پھر (تیسری بار) آیا مانگا، جب بھی تم نے نہ دیا، اس سے (فائدہ) اگر تم کو دینا ہے، تو دو، نہیں تو صاف کہہ دو، (کہ میرا دل دینے

[1] اس حدیث میں گویا باب کا تعلق مذکور نہیں مگر اگلی روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے، کہ آپ نے یہ جملہ اس وقت فرمایا، جب نجران کے نصاریٰ نے آپ سے ایک ایماندار شخص کی گذارش کی تھی تو باب کا تعلق باقی نہ رہا ۱۲ منہ [2] عمان اور بحرین دونوں شہروں کے نام ہیں۔

إِنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ، وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ،

کو نہیں چاہتا) میں بخیل ہوں، ابو بکرؓ نے کہا، جابرؓ! تو مجھ کو بخیل بناتا ہے بخیلی سے بڑھ کر کون سا عیب ہے تین بار انہوں نے یہی کہا، بات یہ ہے کہ میں نے جو ایک بار تجھ کو نہیں، تو میری نیت دینے کی تھی[۱] اور اسی سند سے) عمرو بن دینار سے مروی[۲] ہے، انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے، میں ابو بکر صدیقؓ کے پاس گیا، تو انہوں نے ایک لپ بھر کر روپیہ دیئے اور کہا ان کو گن، میں ان کو گنا تو وہ پانسو روپیہ تھے انہوں نے کہا، پانسو اور لے لے، (تین لپ ہو گئے)

بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ،

باب اشعری لوگوں اور یمن والوں کا آنحضرتؐ کے پاس آنا

اور ابو موسیٰ[۳] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا، اشعری لوگ میرے ہیں، میں ان کا ہوں[۴]،

۳۷۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى رض قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ،

مجھ سے عبداللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن آدم نے، کہا ہم سے یحیٰی بن زکریا بن ابی زائدہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو اسحٰق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے انہوں نے اسود بن یزید سے، انہوں نے عمرو موسیٰ اشعری سے، انہوں نے کہا میں اور میرا بھائی (ابو رہم یا ابو بردہ) دونوں مل کر یمن سے آئے[۵] ہم ایک مدت تک یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ (ام عبداللہ) دونوں آنحضرتؐ کے گھر والوں میں ہیں کیونکہ (رات دن) وہ آنحضرت کے پاس بہت آتے جاتے، آپ کے ساتھ رہتے[۶]

---

[۱] میں یہ چاہتا تھا کہ اپنے حصے یعنی خمس میں سے تجھ کو دوں، معلوم ہوا کہ خمس خلیفہ کو ملتا ہے، وہ جن کاموں میں مناسب سمجھے اس کو صرف کر سکتا ہے، ۱۲ منہ [۲] اس کو امام بخاری نے باب من تکفل من میت دینا میں وصل کیا، حدثنا علی ابن عبداللہ حدثنا سفیان حدثنا عمرو ۱۲ منہ [۳] یہ سنہ ۷ھ میں خیبر کی فتح کے وقت آئے تھے، ۱۲ منہ [۴] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشرکۃ میں وصل کیا، ۱۲ منہ [۵] ابو موسیٰ اشعری دوسرے یمن والوں کے ساتھ پہلے حبش کو پہنچ گئے تھے، وہاں سے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تھے یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۶] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ خیبر میں تھے ۱۲ منہ؛

۳۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ جَرْمٍ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَغَدَّى دَجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنْ يَمِينِكَ إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُتِيَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنْ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا،

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالسلام بن حرب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے زہدم سے، انہوں نے کہا، جب ابوموسیٰ[۱] آئے، تو انہوں نے جرم قبیلے کی بہت خاطر کی[۲] خیر زہدم کہتے ہیں، ہم ابوموسیٰ کے پاس بیٹھے تھے، وہ ایک مرغی کا ناشتہ کر رہے تھے، ایک شخص اور لوگوں میں بیٹھا تھا، (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ابوموسیٰ نے اس کو بھی کھانے کے لئے بلایا، وہ کہنے لگا، میں مرغی نہیں کھاتا، میں نے دیکھا وہ نجاست، کھاتی ہے، تو مجھ کو اس سے کراہت آتی ہے، ابوموسیٰ نے کہا، ارے، آ بھی کھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے، وہ کہنے لگا، میں نے تو قسم کھالی ہے مرغی کبھی نہ کھاؤں گا، ابوموسیٰ نے کہا ادھر آ، میں قسم کا بھی علاج بتلاتا ہوں، ہوا یہ کہ ہم چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہم نے آپ سے سواری مانگی، آپ نے فرمایا سواری نہیں ہے پھر ہم نے مانگی تو آپ نے قسم کھالی، کہ ہم کو سواری نہیں دینے کے، تھوڑی دیر بعد ایسا ہوا کہ لوٹ کے کچھ اونٹ آپ کے پاس آئے، آپ نے پانچ اونٹ ہم کو دلائے، جب ہم اونٹ لے چکے، تو ہم نے کہا یہ تو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا، آپ کو غفلت میں رکھا قسم یاد نہیں دلائی، ایسی حالت میں ہماری بھلائی کبھی نہیں ہونے کی آخر میں آنحضرت کے پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری نہیں دینے کے اور پھر آپ نے سواری دی آپ نے فرمایا مجھے قسم یاد تھی، مگر میرا قاعدہ ہے، اگر کسی بات پر قسم کھالیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہوں، تو خلاف کرتا ہوں، قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں،

[۱] حضرت عثمان کی خلافت میں کوفہ کے حاکم ہو کر ۱۲ منہ [۲] جس میں ایک شخص زہدم بھی تھے، ۱۲ منہ [۳] شاید آپ کو قسم یاد نہیں رہی ۱۲ منہ ،

۳۸۱ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ،

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا، ہم سے ابو صخرہ جامع بن شداد، نے کہا۔ ہم سے صفوان بن محرز نے کہا ہم سے عمران ابن حصین نے انہوں نے کہا، تمیم کے، لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ نے فرمایا، خوش ہو جاؤ، بنی تمیم، وہ کہنے لگے، جب آپ نے ہم کو خوشخبری دی، تو کچھ روپیہ بھی دلوا دیجئے، یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ بدل گیا، اس کے بعد کچھ یمن کے لوگ، (اشعری) آئے آپ نے فرمایا، یمن والو! تو خوشخبری قبول کرو، کیونکہ بنی تمیم نے قبول نہیں کی، انہوں نے کہا، ہم نے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبول کی[1]۔

۳۸۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ،

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریر نے، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ایمان اس طرف ہے۔ اور آپ نے یمن کی طرف اشارہ کیا، اور اجڈپنا، دل کی سختی، ان لوگوں میں ہے، جو اونٹوں کی دموں کے پاس چلاتے رہتے ہیں، جہاں سے شیطان کے سر کے کونے، نمود ہوں گے، یعنی ربیعہ اور مضر کے، لوگوں میں،

۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ذکوان سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے، حافظ نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ بنی تمیم کے لوگ تو ۹ھ ہجری میں آئے تھے، اور اشعری اس سے پیشتر ۷ھ میں آچکے تھے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید کچھ اشعری لوگ بنی تمیم کے بعد بھی آئے ہوں، ۱۲ منہ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یمن کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں ان کے دل کے پردے باریک دل نرم، ایمان یمن ہی کا (عمدہ) ہے، اور حکمت بھی یمن ہی کی اچھی ہے فخر اور تکبر اونٹ والوں میں ہے، اور اطمینان اور سہولت بکری والوں میں اور غندر نے اس حدیث کو شعبہ سے، انہوں نے سلیمان سے روایت کیا کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے،

۳۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا هٰهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ،

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ثور بن زید سے، انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ایمان یمن کا ہے، اور فتنہ (دین کی خرابی) ادھر سے ہے ادھر ہی سے شیطان کے سر کا کونا نمودار ہوگا،

۳۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ،

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں، ان کے دل نرم اور دل کے پردے باریک، دین کی سمجھ یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی ہے،

۳۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ

ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے ابوحمزہ محمد بن میمون سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ

۱؎ اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ اعمش کا سماع ذکوان سے بصراحت معلوم ہو جائے، ۱۲ منہ ۲؎ اس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلتی ہے، علم حدیث کا جیسا یمن میں رواج ہے، ویسا دوسرے ملکوں میں نہیں ہے اور یمن میں تقلید شخصی کا تعصب بالکل نہیں ہے دل کا پردہ نرم اور باریک ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ حق بات کو جلد قبول کر لیتے ہیں، جو ایمان کی نشانی ہے ۱۲ منہ

فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ،

بیٹھے تھے اتنے میں خباب بن ارت (مشہور صحابی) آئے انہوں نے پوچھا ابو عبدالرحمٰن کیا یہ جوان لوگ (جو تمہارے شاگرد ہیں،) تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں، انہوں نے کہا ہاں اگر تم چاہو، تو ان میں کسی کو کہوں وہ قرآن سنائے خباب نے کہا کہو ابن مسعود نے علقمہ سے کہا، قرآن پڑھ اس پر زید بن حدیر جو زیاد بن حدیر کے بھائی تھے بولے تم علقمہ سے قرآن سنانے کو کہتے ہو، وہ ہم سے بڑھ کر قاری نہیں ہے، ابن مسعود نے کہا اگر تو چاہے تو ٹھہر، میں وہ بیان کر دوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری قوم (بنی اسد) کے حق میں اور جو میں نے علقمہ کی قوم کے حق میں فرمایا[۱]، خیر علقمہ کہتے ہیں، میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں سنائیں، عبداللہ نے خباب سے کہا، کہو کیسا پڑھتا ہے، انہوں نے کہا بہت خوب عبداللہ نے کہا جو میں پڑھتا ہوں وہ علقمہ بھی پڑھ لیتا ہے، پھر انہوں نے خباب کو دیکھا سونے کی انگوٹھی پہنے ہیں تو کہا کیا ابھی تک اس انگوٹھی کے اتار ڈالنے کا وقت نہیں آیا (حالانکہ آنحضرتؐ نے مردوں کو سونا پہننے سے منع کیا ہے) خباب[۲] یہ سنتے ہی وہ انگوٹھی اتار ڈالی، اور کہنے لگے اب تم میرے ہاتھ میں یہ انگوٹھی کبھی نہیں دیکھو گے، اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے روایت کیا ہے، (انہوں نے اعمش سے[۳])

بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَّالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

باب دوس قبیلے اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان

[۱] زید بن حدیر بنی اسد میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ کو بنی اسد اور غطفان سے اچھا بتلایا، اور علقمہ نخع قبیلے کے تھے، امام احمد اور بزار نے ابن مسعود سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخع قبیلے کے لیے دعا کرتے تھے، اس کی تعریف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں بھی اس قبیلے کا ہوتا۔ ۱۲ منہ [۲] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا، شاید خباب سونا پہننے کو مکروہ تنزیہی سمجھتے ہوں، تو ابن مسعود نے ان کو تنبیہ کی کہ مردوں کو سونا پہننا حرام ہے، ۱۲ منہ [۳] دوس ایک قوم ہے یمن میں طفیل بن عمرو اسی قوم میں سے تھے، ان کو ذوالنور بھی کہتے ہیں، وہ آن کر مسلمان ہو گئے، تو آنحضرتؐ نے ان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا انہوں نے اسلام کی دعوت دی، لیکن ان کا باپ مسلمان ہوا، ماں مسلمان نہیں ہوئی۔ اور قوم والوں نے بھی اس کا کہنا نہ مانا صرف ابوہریرہؓ نے مانا (باقی آئندہ)

۳۸۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ،

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا طفیل بن عمرو دوسی آنحضرت صلعم کے پاس آئے عرض کیا دوس نہیں مانتے، وہ تباہ ہوئے انہوں نے نافرمانی کی ان کے لیئے بددعا فرمائیے، آپ نے فرمایا، یا اللہ دوس کو ہدایت کر، ان کو میرے پاس لے آ،

۳۸۸ - حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِى الطَّرِيْقِ

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَاَبَقَ غُلَامٌ لِّىْ فِى الطَّرِيْقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهٗ فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقْتُهٗ،

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے، انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا جب میں (اپنے ملک سے) آنحضرتؐ کے پاس آرہا تھا تو رستے میں میں نے یہ شعر پڑھی

یہ میں ... کیسی ہے تکلیف کی لمبی یہ رات
خیر اس نے کفر سے دی ہے نجات

میرا ایک غلام تھا (نام نامعلوم)، وہ رستے سے بھاگ گیا جب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے بیعت کی میں آپ کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں وہی غلام آنکلا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ابوہریرہ دیکھ تیرا غلام آن پہنچا۔ میں نے کہا۔ اللہ کے لیئے میں نے اس کو آزاد کر دیا۔

بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ وَّحَدِيْثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

باب بنی طے کے ایلچیوں اور عدی بن حاتم کا قصہ

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ، اس وقت طفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا دوس کے لیئے بددعا کیجئے، آپ نے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے دوس کے لوگوں کو ہدایت کی آپ کی دعا قبول ہوئی۔ کہتے ہیں طفیل بن عمرو نے آنحضرتؐ سے کچھ نشانی چاہی آپ نے دعا کی یا اللہ طفیل کو نور دے ان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں سے ایک نور نکلتا، جو رات کو روشن ہو جاتا ابن کلبی نے کہا جبیب بن عمرو دوس کا حاکم تھا، اس کی عمر تین سو برس کی تھی، وہ بچھتر آدمیوں کے ساتھ، آنحضرتؐ کے پاس آئے اور مسلمان ہو گیا، اس کے ساتھی بھی سب مسلمان ہو گئے ۱۲منہ

حواشی صفحہ ہذا ۱ے بنی طے ایک قبیلہ ہے اس کا نام طے اس لیئے ہوا کہ سب سے پہلے گول کنواں اس نے بنوایا تھا ۱۲منہ،

۳۸۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا أُبَالِي إِذًا ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے عدی بن حاتم [1] سے، انہوں نے کہا، ہم حضرت عمرؓ کی (خلافت میں ان کے) پاس اور کئی آدمیوں کے ساتھ آئے، وہ ایک ایک آدمی کو نام لے لے کر بلاتے جاتے پہلے مجھ کو نہیں بلایا۔ آخر میں نے کہا، امیر المومنین تم مجھ کو نہیں پہچانتے، انہوں نے کہا کیوں نہیں، (خوب) پہچانتا ہوں، تم تو اس وقت ایمان لائے تھے، جب یہ لوگ سب کافر تھے، اور تم نے اس وقت رخ کیا جب انہوں نے پیٹھ پھیری۔ اور تم نے اس وقت وفاداری کی جب انہوں نے دغابازی کی اور تم نے حق بات اسوقت پہچان لی جب انہوں نے حق بات سے انکار کیا یہ سن کر میں نے کہا، اب مجھ کو کچھ پرواہ نہیں [2]۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّامِنَ عَشَرَ إِنْشَاءَ اللهُ تَعَالَىٰ

اللہ کے فضل وکرم سے سترہواں پارہ تمام ہو، اب اٹھارہواں پارہ شروع ہوتا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ

[1] یہ بنی طے میں سے تھے، ان کے باپ وہی حاتم طائی ہیں جن کا نام اب تک سخاوت میں مشہور ہے ۱۲ منہ [2] یعنی جب تم میرا حال جانتے ہو، اور میری قدر پہچانتے ہو، تو اب مجھ کو اس کا کوئی رنج نہیں ہے، کہ تم نے پہلے اور لوگوں کو بلایا مجھ کو نہیں بلایا۔ پہلے عدی بن حاتم نصرانی تھے، ان کی بہن کو آنحضرتؐ کے سوار پکڑ لائے، آپ نے ان کو مفت احسان رکھ کر چھوڑ دیا، اس کے بعد بہن کے کہنے سے عدی بن حاتم آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے، اور مسلمان ہو گئے، ۱۲ منہ۔

اٹھارہواں ۱۸ پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهٗ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ

باب حجۃ الوداع کے بیان میں

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا۔ ہم حجۃ الوداع میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرے کا احرام باندھا (جب مکہ میں پہنچے۔) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی قربانی کا جانور اپنے ساتھ لایا ہو۔ وہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرے۔ پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک حج اور عمرہ دونوں سے فراغت نہ کرے۔ خیر میں جب آپ کے ساتھ مکہ پہنچی۔ تو مجھ کو حیض آ رہا تھا۔ میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا۔ نہ صفا مروہ دوڑی آخر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج کے دن آن پہنچے اور ابھی تک میرا عمرہ ہی پورا نہیں ہوا) آپ نے فرمایا۔ تو ایسا کر سر کھول ڈال۔ بالوں میں کنگھی کرلے۔ اور حج کا احرام باندھ لے۔ عمرہ رہنے دے۔ میں نے ایسا ہی کیا جب

---

۵۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب سے مدینہ میں ہجرت کی۔ بس یہی حج کیا۔ لیکن ہجرت سے پہلے تین حج کئے ہیں۔ جس کو ترمذی نے نکالا۔ بعضوں نے کہا۔ آپ ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ آپ پچیسویں ذیقعد کو ہفتہ کے دن مدینہ سے نکلے تھے۔ ابن حزم نے کہا جمعرات کے دن بعضوں نے کہا۔ جمعہ کے دن۔ لیکن صحیح یہ ہے۔ کہ ہفتہ کا دن تھا۔ کیونکہ اس سال غرہ ذیحجہ جمعرات کا دن تھا۔ اور وقوف عرفہ جمعہ کے دن واقع ہوا تھا۔ اور صحیحین میں انس سے روایت ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھ کر نکلے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جس دن آپ نکلے۔ وہ جمعہ کا دن نہ تھا۔ ۱۲ منہ

فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنَ الْمِنٰى وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

میں حج ادا کر چکی۔ تو آپ نے مجھ کو عبدالرحمن (میرے بھائی) کے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا۔ میں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ عمرہ اس عمرے کے بدل ہو گیا۔ (جس کو تو نے چھوڑ دیا تھا۔) حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ پھر پھر جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ (انہوں نے مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر احرام کھول ڈالا۔ اس کے بعد جب (حج کر کے) منا سے لوٹے تو حج کا دوسرا طواف کیا۔ (یعنی پھر صفا مروہ دوڑے۔) اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی۔ انہوں نے ایک ہی بار سعی کی۔[1]

۳۹۱ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَ مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا۔ ہم سے ابن جریج نے کہا۔ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا۔ جہاں عمرہ کرنے والے نے بیت اللہ شریف کا طواف کر لیا۔[2] تو اس کو سب باتیں (جو احرام میں منع تھیں۔) درست ہو جاتی ہیں۔ (گو ابھی تک صفا مروہ نہ دوڑا ہو۔ ابن جریج نے کہا۔ میں نے عطاء سے پوچھا۔ ابن عباس نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا۔ انہوں نے کہا سورۂ حج میں) اللہ کے اس قول سے پھر ان کا حلال ہونا پرانے گھر یعنی خانہ کعبہ کے پاس ہے۔ دوسرے یہ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا۔ ابن جریج نے کہا۔ میں نے عطاء سے کہا۔ یہ احرام کھول ڈالنا۔ تو اس وقت ہے۔ جب عرفات میں ٹھہر چکا ہو انہوں

[1] کیونکہ عمرے کے ارکان حج میں شریک ہو گئے۔ علیحدہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس میں حنفیہ کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔ یہاں صرف اس لئے اس کو لائے کہ اس میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔ ۱۲ [2] خواہ قران ہو۔ یا صرف عمرہ۔ ۱۲ منہ

قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ،

نے کہا۔ ابن عباس کا یہ مذہب تھا۔ کہ عرفات میں ٹھہرنے سے پہلے اور بعد ہر حال میں (جب طواف کرلے) تو احرام کھول ڈالنا درست ہے۔

٣٩٢ - حَدَّثَنِي بَيَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي،

مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا۔ کہ ہم سے نضر بن شمیل نے کہا۔ ہم کو شعبہ نے خبر دی۔ انہوں نے قیس بن مسلم سے کہا۔ میں نے طارق بن شہاب سے سنا انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ کے بطحا (سنگریزی زمین) میں آیا۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تو نے حج کا احرام باندھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے پوچھا۔ احرام میں کیا پکارا۔ میں نے کہا لبیک باھلال کاھلال رسول اللہ یعنی وہ ہی احرام باندھتا ہوں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باندھا۔ آپ نے فرمایا۔ تو بیت اللہ کا طواف کرکے صفا مروہ پر دوڑ کر احرام کھول ڈال میں نے طواف کیا۔ صفا مروہ دوڑا۔ اور (احرام کھول کر) قیس قبیلے کی ایک عورت (نام نا معلوم) کے پاس آیا۔ اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔

٣٩٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي،

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے انس ابن عیاض نے کہا۔ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان کو ابن عمر رضی نے خبر دی۔ ان کو ام المومنین حضرت حفصہ نے جس سال حج وداع ہوا۔ آپ نے اپنی بیویوں کو یہ حکم دیا۔ کہ طواف اور سعی کرکے) احرام کھول ڈالیں۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ احرام کیوں نہیں کھولتے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے سر کے بال جما لیے ہیں۔ اور قربانی ہار ڈال کر ساتھ لایا ہوں۔ میں جب تک اپنی قربانی نہ کاٹوں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا۔

٣٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے شعیب

عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رض رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۳۹۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا

سے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور محمد بن یوسف فریابی نے کہا۔ ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا۔ کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی۔ انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج وداع میں اونٹ پر سوار تھے۔ فضل بن عباس (آپ کے چچا زاد بھائی) خواصی میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت (نام نا معلوم) نے (سامنے آکر) آپ سے مسئلہ پوچھا۔ کہنے لگی۔ یا رسول اللہ حج جو اللہ کا فرض ہے اس کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا۔ جب میرا باپ ایسا بوڑھا (پھونس) ہے۔ کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کر لوں۔ آپ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔[۵]

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا۔ ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپ قصواء اونٹنی پر سوار اسامہ بن زید کو خواصی میں بٹھائے تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال (موذنؓ) اور عثمانؓ بن طلحہ حجبی (کعبہ کے کلید بردار تھے) آپ نے کعبے کے پاس اونٹ کو بٹھایا۔ پھر عثمان سے فرمایا۔ کنجی لائیے۔ کعبے کا دروازہ کھولا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمان سمیت کعبہ کے اندر گئے۔ اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ بڑی دیر تک دن کو وہاں ٹھہرے رہے۔ پھر باہر برآمد ہوئے۔ تو دوسرے لوگ داخلی کے لئے لپکے۔ ابن عمر کہتے ہیں۔ میں اور لوگوں سے آگے پہنچا۔ میں نے دیکھا۔ بلالؓ دروازے کے

[۵] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔ یہاں اس کو اس لئے لائے۔ کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔ ۱۲ منہ

فَأَتَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ،

پیچھے کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے میں کس جگہ نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا۔ ان دونوں کے آگے ستونوں کے بیچ میں ان دنوں کعبے کے چھ ستون تھے۔ تین تین ستون کے دو حصے۔ آپ نے پہلے حصے کے دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھی۔ کعبے کا دروازہ پیٹھ کی طرف کیا۔ اور دیوار کی طرف منہ کیا۔ جو اندر گھستے ہی سامنے ہوتی ہے۔ نماز پڑھتے وقت آنحضرت اس دیوار سے تین ہاتھ کے قریب فاصلہ پر تھے۔ ابن عمر نے کہا میں بلال سے یہ پوچھنا بھول گیا۔ کہ آپ نے جہاں نماز پڑھی۔ اس کے پاس ہی سرخ سنگ مرمر بچھا ہوا تھا۔[1]

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ،

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا۔ کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا۔ مجھ سے عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا۔ ان سے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے کہا۔ ام المومنین صفیہ کو عین حجۃ الوداع میں حیض آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا اس کی وجہ سے ہم رکیں رہیں گے۔[2] میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ تو مکہ کو لوٹ کر طواف الزیارۃ کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر کیا ہے۔ (ہمارے ساتھ) کوچ کرے۔ (طواف الوداع کی ضرورت نہیں)

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا۔ مجھ سے عمر بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے ان کے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ حدیث میں فتح کا واقعہ مذکور ہے۔ جو سنہ ۸ ہجری میں ہوا اور حجۃ الوداع سنہ ۱۰ ہجری میں تھا۔ [2] مدینہ کو نہ جا سکیں گے۔ آپ سمجھے کہ ابھی انہوں نے طواف الزیارۃ نہیں کیا۔ ۱۲ منہ۔

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،

کہا۔ ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں (زندہ) تھے۔ ہمکو نہیں معلوم تھا۔ حجۃ الوداع کے کیا معنی[۵۱]۔ خیر آپ نے اللہ کی تعریف کی۔ اس کی ثنا بیان کی۔ پھر مسیح الدجال کا خوب لمبا ذکر کیا۔ فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا۔ جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ یہانتک کہ حضرت نوح اور ان کے بعد والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ (قیامت کے قریب) ضرور نکلے گا۔ اگر تم کو اور کوئی دلیل (اس کے جھوٹے ہونے کی) نہ معلوم ہو تو بھی یہ دلیل کافی ہے۔ کہ وہ (مردود) کانا ہوگا۔ تمہارا پروردگار (جل شانہ) کانا نہیں ہے۔ وہ تو ہر عیب سے پاک ہے) دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی۔ جیسے پھولا انگور (سن لو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خون اور مال حرام کیے ہیں۔ جیسے اس دن کو حرام کیا۔ (یعنی عرفہ کے دن کو) اس شہر میں اس مہینے میں دیکھو۔ میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو۔ تین بار یہی فرمایا۔ دیکھو تمہاری خرابی یا تم افسوس نہ کرنا۔ میرے بعد اسلام سے پھر کر کافر ہو جاؤ۔ مسلمان کی گردن مارنے لگو۔

۳۹۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا۔ ہم سے ابو اسحق سبیعی نے کہا۔ مجھ سے زید بن ارقم نے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے۔ اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک ہی

[۵۱] کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وداع یا مکہ کا وداع ابن عمر کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وداع مراد ہے۔ اس کے بعد چند ہی روز دنیا میں زندہ رہے۔ گویا یہ حج دنیا سے آپ کی رخصت تھی۔ ۱۲منہ [۵۲] بعضی روایتوں میں یوں ہے۔ کہ بائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔ غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی ۱۲منہ [۵۳] کافروں کو چھوڑ کر آپس میں لڑنے لگو۔ یہ آپ کی بیش بہا آخری نصیحت تھی۔ اگر اس پر مسلمان عمل کرتے اور آپس میں نہ لڑتے تو آج ہماری دنیا میں مسلمان ہی مسلمان نظر آتے۔ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے۔ کہ مسلمان کا بلاوجہ شرعی خون کا کرنا کفر ہے۔ ابن عباس کا بھی قول ہے۔ لیکن دوسرے علماء نے تاویل کی ہے۔ مطلب ہے۔ کافروں کا سا فعل نہ کرو۔ ۱۲منہ

بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى،

۳۹۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،

۴۰۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

حج کیا۔ یعنی حج وداع اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔ ابو اسحاق نے کہا۔ آپ نے ایک حج اس وقت بھی کیا۔ جب مکہ میں تھے (مدینہ کو ہجرت نہیں کی تھی[۵۱])

ہم سے حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج وداع میں جریر بن عبداللہ بجلی سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کرو تاکہ میری بات سنیں پھر فرمایا لوگو میرے بعد ایسا نہ کرنا ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا۔ ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں ابوبکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا۔ زمانہ پھر گھوم کر اسی حال پر آگیا۔ جس حال پر اس دن تھا۔ جس دن اللہ تعالے نے آسمان زمین بنائے تھے[۵۲] دیکھو بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے ان میں پے درپے تین مہینے حرام ہیں۔ ذیقعد۔ ذیحجہ محرم چوتھا مہینہ مضر کا رجب ہے[۵۳] جو جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد آپ خاموش

---

۵۱ یہ ابو اسحاق کا خیال ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ نے مکہ میں رہتے وقت بہت حج کئے تھے۔ ہر سال حج کرتے رہتے۔ ۵۲ ہوا یہ تھا۔ کہ مشرک کمبخت حرام مہینوں کو اپنے مطلب سے پیچھے ڈال دیتے۔ محرم میں لڑنا منظور ہوتا۔ تو صفر کو محرم کر دیتے۔ اسی طرح گول مال مدت سے کرتے چلے آرہے تھے۔ اتفاق سے جس سال آپ نے حج وداع کیا۔ تو ذیحجہ کا ٹھیک مہینہ وہی پڑا۔ کافروں کے حساب سے بھی اور واقعی حساب سے بھی آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی اب آئندہ حساب نہ بگاڑو۔ اور ٹھیک اسی حساب سے مہینوں کا شمار رکھو۔ ۱۲ منہ ۵۳ اس کو مضر کا رجب اسی وجہ سے کہا۔ کہ مضر قوم کے لوگ اور مشرکوں سے زیادہ رجب کی تعظیم کرتے اس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے۔ ۱۲ منہ

فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ
بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ
قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ
قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى
قَالَ فَاَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ
قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ
فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَ
اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ
بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ
هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ
عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا
بَعْدِىْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهٗ
يَكُوْنُ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ
سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ
يَقُوْلُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ
مَرَّتَيْنِ،

ہو رہے۔ ہم سمجھے شائد آپ اس مہینے کا اور کوئی نام بیان کریں گے۔ پھر فرمایا۔ کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ بے شک ذیحجہ کا مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا یہ کونسا شہر ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر آپ خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے شائد آپ اس شہر کا اور کوئی نام بیان کریں گے۔ پھر فرمایا۔ کیا یہ وہی شہر مکہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ بیشک یہ مکہ کا شہر ہے۔ پھر فرمایا۔ اچھا یہ دن کونسا دن ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد خاموش ہو رہے ہم سمجھے۔ شائد آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ بیشک یہ یوم النحر (قربانی کا دن ہے) آپ نے فرمایا۔ تو اب سن لو۔ تمہارے آپس کے مسلمانوں کے خون اور مال ابن سیرین نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں۔ ابی بکرہ نے یہ بھی کہا۔ کہ تمہاری ایروئیں ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں۔ جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں اور دیکھو تم کو ایک دن ضرور اپنے پروردگار کے پاس جانا ہے۔ وہ تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ تو کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (خون خرابے کر کے) گمراہ بن جاؤ۔ سن لو جو لوگ تم میں یہاں موجود ہیں۔ وہ یہ حدیث ان لوگوں کو پہنچا دیں۔ جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین جب یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ تو کہتے تھے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔ خیر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا۔ دو بار یہ فرمایا۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ آيَةٍ قَالُوا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ،

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا۔ بعضے یہودی یوں کہنے لگے (اگر سورۂ مائدہ کی) یہ آیت ہم لوگوں پر اترتی۔ تو ہم لوگ اس دن کو عید (خوشی کا دن ٹھہرا لیتے۔ حضرت عمر نے پوچھا کونسی آیت (انہوں[۵۱]) نے کہا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم۔ حضرت عمر نے کہا۔ عید کا دن تو وہ ہم لوگوں میں بھی ہے۔ میں یہ جانتا ہوں۔ جہاں یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری۔ یہ آیت اس وقت اتری۔ جب آپ عرفہ کے دن عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ یعنی حجۃ الوداع میں[۵۲]

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ،

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا۔ انہوں نے امام مالک سے) انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا۔ ہم (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ ہم میں کسی نے تو عمرے کی نیت کی۔ کسی نے حج کی کسی نے دونوں کی۔ (قران کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی نیت کی تھی۔ پھر جس نے صرف حج کی نیت کی تھی۔ یا حج اور عمرہ دونوں کی (ایک ساتھ) اس نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا۔ جب تک دسویں تاریخ ذی الحجہ کی نہ آئی۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا۔ کہا ہم کو امام مالک کو خبر دی۔ پھر یہ حدیث بیان کی۔ اس میں یوں ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے۔

---

[۵۱] کعب احبار یا دوسرا کوئی حضرت عمر سے ۱۲ منہ۔ [۵۲] ترمذی کی روایت میں ابن عباس سے یوں ہے۔ کہ اس دن تو دوہری عید تھی۔ ایک تو جمعہ کا دن دوسرا عرفہ کا دن ۱۲ منہ۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِّثْلَهُ،

۴۰۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثَى لَهُ

ہم سے اسمعیل بن ابی ادریس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے امام مالک نے پھر یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا۔ ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے۔ انہوں نے کہا۔ حجۃ الوداع میں (میں بیمار ہو گیا۔) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو پوچھنے کے لئے آئے۔ میں ایسا بیمار ہوا۔ کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہیں۔ میری بیماری کس درجہ پر پہنچ گئی ہے۔ اب جینے کی امید نہیں رہی۔ میں بہت مالدار ہوں۔ اور ایک بیٹی (ام حکم) کے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں ہے۔ میں اپنا دو تہائی مال اللہ کی راہ میں) خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا تہائی مال۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں تہائی خیرات کر سکتا ہے۔ تہائی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے۔ تو یہ بہتر ہے۔ یا یہ کہ ان کو محتاج چھوڑ جائے۔ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اصل حقیقت تو یہ ہے۔ جو کچھ اللہ تعالے کی رضامندی کے لئے خرچ کرے۔ اس پر تجھے ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تو (اللہ کے حکم جینے کی نیت) اپنی جورو کے منہ میں ڈالے۔ میں نے عرض کیا میرے ساتھی۔ (دوسرے مہاجرین) تو آپ کے ساتھ مدینے چلے جائیں گے۔ اور میں پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں تو پیچھے نہیں رہے گا۔ اگر رہا بھی تو کیا ہے۔ جو کام اللہ کی رضامندی کے لئے کرے گا۔ اس پر تجھ کو ایک درجہ ملے گا۔ تیرا درجہ بلند ہو گا۔ اور عجب نہیں کہ تیری عمر دراز ہو اور تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہوا۔ اور کچھ لوگوں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّیَ بِمَکَّۃَ،

۴۰۶۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَۃَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ،

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ اَخْبَرَہٗ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُھُمْ،

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَۃَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ رض اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ اَقْبَلَ یَسِیْرُ عَلٰی حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًی فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْہُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ،

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سُئِلَ اُسَامَۃُ وَاَنَا شَاھِدٌ عَنْ سَیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ

(ان کی ہجرت نہ توڑ) مصیبت تو سعد بن خولہ پر پڑی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس پر رنج کرتے تھے، کیونکہ وہ مکہ میں مر گیا تھا[1]

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان کو ابن عمر نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہوں نے نافع سے۔ ان کو ابن عمر نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور بعضے اصحاب نے قصر کیا (بال کترائے)

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ عتبہ نے بیان کیا ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر سوار اس وقت چلا آ رہا تھا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منا میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے میرا گدھا تھوڑی صف کے آگے سے بھی گزر گیا۔ پھر میں گدھے سے اتر کر صف میں شریک ہوا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے کسی نے پوچھا۔ اس وقت میں موجود تھا۔ آنحضرت

[1] جہاں سے ہجرت کی تھی جس ملک سے ہجرت کرے۔ پھر وہاں مرنا اچھا نہیں ہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

فَقَالَ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ،

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا،

صلے اللہ علیہ وسلم حج (وداع) میں اپنی سواری کیوں کر چلاتے تھے انہوں نے کہا بیچ کی چال رستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عدی بن ثابت انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے ان کو ابو ایوب خالد بن زید انصاری نے خبر دی انہوں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ،

باب جنگ تبوک کا بیان جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں ۱ؑ

۱۰۴۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے (اپنے دادا) ابو بردہ سے انہوں نے (اپنے والد) ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے جو غزوہ تبوک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے والے تھے، سواریاں مانگنے کے لیے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھیوں نے سواریاں مانگنے کے لیے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو کوئی سواری دینے والا نہیں۔ اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے مجھے معلوم نہیں تھا۔ خیر میں بہت رنجیدہ ہو کر لوٹا مجھ کو ایک رنج تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری نہیں دی دوسرا یہ رنج تھا کہیں میرے سواری مانگنے سے آپ ناراض نہ ہو گئے ہوں ۲ؑ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا

۱ؑ عسرت کے معنی تنگی اور تکلیف۔ اس جنگ میں صحابہ بہت محتاج تھے۔ سواری اور سامان ہر شے کی تکلیف تھی، یہ جنگ سنہ ۹ ہجری رجب کے مہینے میں ہوئی حج وداع سے پہلے چاہیے یہ تھا کہ پہلے یہ باب لاتے۔ پھر باب حجۃ الوداع اور شاید امام بخاری نے ایسا ہی کیا ہو لیکن کاتبوں نے مقدم مؤخر کر دیا ۱۲ منہ۔ ۲ؑ سواری نہ ملنے کا اتنا رنج نہ تھا۔ بڑا رنج یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں ناراض نہ ہو گئے ہوں سبحان اللہ صحابہ کی جاں نثاری اور محبت رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ۔

إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لِي إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا۔ وہ کہہ دیا تھوڑی ہی دیر گذری تھی۔ اتنے میں بلال رضہ کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار رہے ہیں۔ عبداللہ بن قیس میں گیا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یاد فرمایا ہے جاؤ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ یہ دو دو اونٹ کا جوڑا ہے۔ یہ جوڑا ہے، چھ اونٹ[1] عنایت فرمائے آپ نے یہ اونٹ اسی وقت سعد بن عبادہ سے مول لیئے تھے۔ فرمایا یہ (چھوں) اونٹ اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا۔ ان سے کہہ کہ اللہ یا اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ اونٹ سواری کے لیئے دیئے ہیں ان پر سوار ہو میں اونٹ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اونٹ سواری کے لیئے تم کو دیئے ہیں مگر میں تم کو چھوڑنے والا نہیں تم میں سے چند آدمی میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلیں جس نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد کہ میں تم کو سواری دینے والا نہیں سنا ہو تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے اپنے دل سے ایک بات تم کو کہہ دی تھی جو آنحضرت صلی اللہ نے نہیں فرمائی تھی[2] انہوں نے کہا نہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں، ہم تجھ کو سچا سمجھتے ہیں۔ مگر خیر تیرے کہنے سے ہم چند آدمی بھی تیرے ساتھ بھیجتے ہیں ابو موسے ان میں سے کئی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر چلے، اور ان لوگوں پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد سنا تھا۔ کہ اول آپ نے سواری سے انکار کیا تھا۔ پھر اس کے بعد سواری عنایت فرمائی۔ ان لوگوں نے وہی بیان دیا۔ جو موسے نے اپنے ساتھیوں سے

[1] بعضی روایتوں میں پانچ اونٹ مذکور ہیں، شاید راوی کی غلطی ہو۔ یا یہ قصہ کئی بار ہوا ہو ۱۲ منہ [2] ابو موسی کو ڈر ہوا کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا نہ سمجھیں کہ ابھی تو اس نے یہ کہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری نہیں دیتے۔ اور ابھی سواریاں لے کر آیا۔ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری دینے سے انکار نہ کیا ہوگا۔ اس نے اپنے دل سے بات بنا کر کہہ دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواریاں دینے سے انکار کرتے ہیں ۱۲ منہ

بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى

٤١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رض فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا۔

٤١٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ

کہا تھا (ابو موسےٰ کی تصدیق کی)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو تشریف لے جانے لگے[1] آپ نے (مدینہ میں) حضرت علی کو اپنا جانشین مقرر کیا انہوں نے عرض آپ مجھ کو بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں[2] آپ نے فرمایا علی تو اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تیرا وہ درجہ ہو جو موسےٰ کے پاس ہارون پیغمبر کا تھا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں ابوطیالسی نے اس روایت کو یوں بیان کیا۔ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حکم بن عتیبہ سے کہا میں نے مصعب سے سنا[3]۔

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا۔ وہ کہتے تھے مجھ کو صفوان بن یعلےٰ

لے آپ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ روم کے نصرانی مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہیں - اور عرب کے بھی کئی قبیلوں - لخم جذام وغیرہ کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان پر پیش قدمی مناسب سمجھی تاکہ ان کو معلوم ہو کہ مسلمان جنگ کے لئے تیار ہیں - اسی جنگ میں حضرت عثمان نے مجاہدین کے لیے دو سو اونٹ مع سامان فراہم کر دیے تھے - آپ نے فرمایا اب عثمان رض جیسے اعمال کریں ان کو ضرر نہیں ہونے کا - ۱۲ منہ

۵۲ کیا میں لڑنے کے لائق نہیں ہوں ۱۲ منہ

۵۳ اس میں حکم کے سماع کی مصعب سے صراحت ہے، اگلی سند میں صراحت نہیں ہے - اس روایت کو امام بیہقی نے دلائل میں اور ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا - اس حدیث سے حضرت علی رض کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بجز نبوت کے اور سارے کمالات حضرت علی رض میں موجود تھے - اور گو اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلا فصل حضرت علی خلیفہ ہوں - جیسے رافضیوں نے سمجھا ہے - کیوں کہ حضرت ہارون ع حضرت موسیٰ سے پیشتر ہی گزر گئے تھے - صرف حضرت موسیٰ ع نے کوہ طور جاتے وقت ان کو اپنا جانشین بنایا تھا - یہاں آں حضرت نے تبوک جاتے وقت حضرت علی کو اپنا جانشین بنایا - پس مشابہت سے یہی مراد ہے - لیکن یہ مطلب ضرور نکلتا ہے کہ حضرت علی رض دوسرے صحابہ سے افضل ہیں - کیوں کہ ہارون پیغمبر بعد حضرت موسیٰ ع کے تمام بنی اسرائیل سے افضل تھے - اگر یہ مطلب نہ نکلے تو اس استثناء میں یعنی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے معنی صحیح نہیں ہوتے اور اہل سنت کے نزدیک مفضول کی خلافت باوجود افضل کے درست ہے اگر حضرت علی رض دوسرے سب صحابہ سے افضل ہوں تب بھی خلافت میں کوئی قدح نہیں آتا خصوصاً جب ابوبکر صدیق رض کی خلافت باجماع صحابہ ہوئی یہاں تک کہ حضرت علی رض نے خود بھی ان سے بیعت کر لی - ان کی خلافت کو قبول کیا - اب اس کی صحت میں کوئی شک باقی نہ رہا ۱۲ منہ

بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَنَسِيتُهُ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءٌ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَأَنَّهَا فِي فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا۔

بن امیہ نے خبر دی۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں جنگ عسرت (یعنی غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اور یعلی کہتے تھے میں اپنے سب نیک عملوں میں اس عمل کو (عمدہ) زیادہ بھروسے کے لائق سمجھتا ہوں عطا نے کہا صفوان نے مجھ کو خبر دی۔ یعلی نے کہا اس لڑائی میں میں نے ایک شخص کو[1] نوکر رکھا تھا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اس نے کیا کیا ایک آدمی سے لڑا۔ دونوں میں ایک نے دوسرے کا ہاتھ (دانتوں سے) کاٹا عطا نے کہا صفوان یہ کہتے تھے میں یہ بھول گیا کہ ان دونوں میں کس نے ہاتھ کاٹا خیر جس کا ہاتھ دانت سے پکڑا گیا تھا۔ اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت نکل پڑا۔ پھر یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (قضیہ چکانے کو) آئے آپ نے دانت والے کو کوئی دیت نہیں دلائی عطا نے کہا میں سمجھتا ہوں صفوان نے کہا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا تو اونٹ کی طرح اس کو چباڈالتا۔

بَابُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا،

باب۔ کعب بن مالک کا قصہ

(جو جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے) اور (سورہ براءہ میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانا وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا[2]

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو اپنے باپ کعب کو اندھے ہو جانے کے بعد پکڑ کر چلایا کرتے۔ انہوں نے کہا میں نے کعب سے سُنا

[1] رستے میں خدمت کرنے کے لیے ۱۲ منہ [2] یعنی اللہ نے ان تین شخصوں کا بھی قصور معاف کر دیا جو اس جنگ میں نہ جا سکے تھے۔ اپنے گھر رہ گئے تھے یہ تین شخص کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے ۱۲ منہ

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ
عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ
أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ
يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ
عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ
وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ
وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا
كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى
وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ
الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ
رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ
الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى
بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ
شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا
وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ
لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ
بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ

وہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کرتے تھے۔ کہتے تھے
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی لڑائی میں چھوڑ کر پیچھے نہیں
رہا صرف غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گیا اور جنگ بدر سے پیچھے
رہ جانے پر اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا تھا۔ جنگ بدر
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے تشریف
لے گئے تھے (لڑائی کا ارادہ نہ تھا) مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں
اور ان کے دشمنوں کو اچانک بن وعدہ اور بن ٹھہراؤ ٹھہرا دیا۔
(لڑائی ہوگئی)، اور میں لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا تھا۔ جہاں ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا
(اور آنحضرت کی مدد کرنے کا) مضبوط قول قرار کیا تھا۔ مجھ کو
تو جنگ بدر اس رات سے بڑھ کر محبوب نہیں ہے اگرچہ بدر
کا شہرہ لوگوں میں اس رات سے زیادہ ہے۔ میرا حال یہ گزرا کہ
غزوہ تبوک کے وقت میں خوب چاق وچست اور مالدار تھا۔
جب آنحضرت کو چھوڑ کر پیچھے رہ گیا تھا۔ میرے پاس سواری کی
دو اونٹنیاں کبھی اکٹھا نہیں ہوئی تھیں اس جنگ کے وقت،
میرے پاس ایک چھوڑ دو اونٹنیاں سواری کے لیے موجود
تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا جب
کہیں جنگ پر جانے والے ہوتے۔ تو اس کو صاف نہیں،
بیان کرتے گول گول ایسا فرماتے کہ لوگ دوسرا کوئی مقام
سمجھیں جب اس جنگ کا وقت آیا تو اتفاق سے اس وقت
سخت گرمی تھی۔ اور سفر بھی دور دراز رستے میں ناآباد جنگل
بے آب وگیاہ، دشمن بے شمار (روم کے نصاریٰ عرب کے
نصاریٰ)، اس لیے آپ نے مسلمانوں سے صاف
صاف بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانا چاہتے ہیں، آپ کی غرض
یہ تھی کہ وہ اچھی طرح لڑائی (اور سفر) کا سامان، درست

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنْ سَيَخْفٰى لَهٗ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْیُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ فَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَیْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ اَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِیْ حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِیْ شَيْئًا فَقُلْتُ اَتَجَهَّزُ بَعْدَهٗ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ اَنْ فَصَلُوْا لِاَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِیْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ

کرلیں[۱] خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف تبوک کا ارادہ مسلمانوں سے بیان کردیا اس وقت مسلمانوں کا شمار بہت تھا اور کوئی دفتر وغیرہ نہ تھا جس میں ان کے نام محفوظ ہوتے[۲] کعب نے کہا کوئی مسلمان ایسا نہ تھا جو اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتا تھا۔ مگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس کا غیر حاضر رہنا آں حضرت کو اس وقت تک معلوم نہ ہوگا۔ جب تک اس کے باب میں کوئی وحی نا تر سے[۳] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑائی کا اس وقت قصد کیا۔ جب درختوں کا میوہ پک گیا تھا۔ اور سایہ میں رہنا آدمی کو بہت پسند تھا (یعنی سخت گرمی میں) خیر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سفر کا سامان تیار کرنا شروع کیا۔ میں بھی ہر صبح کو جاتا کہ سفر کا سامان تیار کروں پھر خالی لوٹ آتا کچھ تیاری نہ کرتا۔ میں اپنے دل میں کہتا میں ہر وقت اپنا سامان تیار کر سکتا ہوں (جلدی کیا ہے؟) اسی طرح دن گزرتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے محنت مشقت اٹھا کر اپنا اپنا سامان تیار کر لیا۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ایک صبح کو روانہ ہو گئے۔ اس وقت تک بھی میں نے کوئی تیاری نہ کی تھی۔ لیکن میں نے اپنے دل میں کہا (آپ کو جانے دو) میں ایک یا دو دن میں سب تیاری کر کے آپ سے مل جاؤں گا جب وہ روانہ ہو گئے تو دوسری صبح کو میں نے سامان تیار کرنا چاہا لیکن اس روز بھی خالی پھر آیا کوئی تیاری نہ کی پھر تیسری صبح کو بھی ایسا ہی ہوا۔ خالی لوٹ آیا کوئی تیاری نہ کی میرا برابر یہی حال رہا کہ آج نکلتا ہوں کل نکلتا ہوں۔ ادھر سب لوگ جلدی جلدی

---

[۱] توشہ اور سواری کا بخوبی انتظام کرلیں ۱۲ منہ [۲] کہتے ہیں اس جنگ میں آپ کے ساتھ دس ہزار سے زائد مسلمان تھے حاکم نے اکلیل میں نکالا کہ تیس ہزار سے زائد تھے اور دس ہزار سے زائد گھوڑے تھے ابو زرعہ سے منقول ہے کہ چالیس ہزار آدمی تھے ۱۲ منہ [۳] کیونکہ بے شمار تھے آدمی اور دفتر وغیرہ کچھ نہ تھا کہ کوئی ان کا داخلہ لیتا ہر آدمی کو یہ گمان تھا کہ اگر میں نہ جاؤں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ خیال نہ ہوگا کہ فلاں شخص حاضر ہے یا نہیں ۱۲ منہ

فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذٰلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَخْرُجْ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ

سفر کرتے دور نکل گئے[۵۱] میرا (کئی بار) قصد ہوا میں بھی کوچ کردوں۔ اور ان سے مل جاؤں کاش میں ایسا کرتا۔ مگر تقدیر میں نہ تھا[۵۲] اب ایسا ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد میں (مدینہ میں) نکلتا اور پھر کر دیکھتا تو وہی لوگ نظر آتے جو منافق کہلاتے تھے۔ یا معذور تھے ضعیف و ناتواں تھے۔ اس سے مجھ کو بہت رنج ہوتا ادھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہنچنے تک مجھ کو یاد نہیں فرمایا جب تبوک پہنچے تو ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ وہاں بیٹھے تھے اتنے میں فرمایا کعب بن مالک کہاں ہے، بنی سلمہ کے ایک آدمی (عبداللہ بن انیس) نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ اپنے حسن و جمال (یا لباس کی خوبی) پر اترا کر رہ گیا (آپ کے ساتھ آیا) یہ سن کر معاذ بن جبل نے کہا تو نے بری بات کہی خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم تو اس کو اچھا آدمی (سچا مسلمان سمجھتے ہیں)، آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے کعب بن مالک کہتے ہیں۔ جب یہ خبر آئی کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے آرہے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا[۵۳] جھوٹے جھوٹے خیال دل میں آنے لگے (یہ عذر کردوں وہ عذر کردوں) مجھ کو یہ فکر ہوئی کعب اب کل آپ کے غصے سے تو کیوں کر بچے گا۔ میں نے اپنے عزیزوں میں سے جو عقل والے تھے ان سے بھی مشورہ لیا جب یہ خبر آئی کہ آپ مدینہ کے قریب آن پہنچے۔ اس وقت سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے۔ اور میں نے یہ سمجھ لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپ کے غصے سے بچنے والا نہیں[۵۴] اب میں نے یہ ٹھان لیا (جو ہونا ہو وہ ہو) میں تو سچ سچ کہہ

---

۵۱ اب ان سے ملنے کا بھی موقع جاتا رہا ۱۲ منہ ۵۲ تقدیر میں تو یہی تھا کہ پیچھے رہ جاؤں ۱۲ منہ ۵۳ مجھے فکر پیدا ہوئی اب کیا بہانہ کردوں گا ۱۲ منہ ۵۴ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے وہ اصل حال کی خبر کردے گا ۱۲ منہ

كَذِبٍ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ

دوں گا خیر صبح کے وقت آپ مدینہ میں داخل ہوئے ۔ آپ کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں ایک دوگانہ ادا فرماتے (آپ نے مسجد میں دوگانہ ادا کیا) پھر لوگوں سے ملنے کے لیئے بیٹھے ۔ اب جو جو (منافق) لوگ پیچھے رہ گئے تھے ۔ انہوں نے آنا شروع کیا ۔ اور لگے اپنے ، اپنے عذر بیان کرنے قسمیں کھانے ایسے لوگ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے آپ نے ظاہر میں ان کا عذر مان لیا ۔ ان سے بیعت لی ان کے واسطے دعا کی ان کے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا کعب کہتے ہیں میں بھی آیا میں نے جب آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے ، مگر جیسے غصہ میں کوئی آدمی مسکراتا ہے پھر فرمایا آؤ آپ کے سامنے بیٹھ گیا ۔ آپ نے پوچھا کعب تو کیوں پیچھے رہ گیا ۔ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی ۔ میں نے عرض کیا بے شک اگر کسی دنیادار شخص کے سامنے میں اس وقت بیٹھا ہوتا ۔ تو باتیں بنا کر اس کے غصے سے بچ جاتا ۔ میں خوش تقریر بھی ہوں ۔ مگر خدا کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بول کر آپ کو خوش کر لوں ۔ تو کل اللہ تعالٰے (اصل حقیقت کھول کر) پھر آپ کو مجھ پر غصہ کر دے گا ۔ (اس سے فائدہ ہی کیا ہے) میں سچ ہی کیوں نہ بولوں گو آپ اس وقت سچ بولنے کی وجہ سے مجھ پر غصہ کریں گے ، مگر آیندہ اللہ تعالٰے کی مغفرت کی مجھ کو امید تو رہے گی ۔ خدا کی قسم میں سراسر قصوروار ہوں ، زور طاقت قوت دولت سب میں کوئی برابر نہ تھا ۔ اور میں یہ سب چیزیں ہوتے ہوئے پیچھے رہ گیا ۔ یہ سن کر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کعب نے سچ سچ کہہ دیا ۔ کعب اب تو ایسا کر چلا جا جب تک اللہ تعالٰے تیرے باب میں کوئی حکم

فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ
فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ
كُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ
عَجَزْتَ اَنْ لَّا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا
اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ قَدْ كَانَ
كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللهِ مَا
زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ
فَاُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ
هٰذَا مَعِيَ اَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا
مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ
لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ
الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ
فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا
بَدْرًا فِيهِمَا اُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا
لِي وَنَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ
مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا

نہ آتا۔ تو میں چلا بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھ کر میرے پیچھے ہوئے
اور کہنے لگے خدا کی قسم ہم کو معلوم نہیں کہ تو نے اس سے پہلے
بھی کوئی قصور کیا ہو تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے
تھے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہانہ کیوں نہ
کر دیا۔ اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی دعا تیرے قصور کے لیئے کافی ہو جاتی۔ وہ برابر مجھ کو لعنت
ملامت کرتے رہے۔ قسم خدا کی ان کی باتوں سے میرے دل
میں آیا۔ آں حضرت کے پاس لوٹ کر چلوں اور اپنی اگلی بات (گناہ
کے اقرار) کو جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں۔ میں نے ان سے پوچھا
اور بھی کوئی ہے جس نے میری طرح گناہ کا اقرار کیا ہے ان سے بھی
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔ جو مجھ سے فرمایا ہے[۱]
میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں۔ انہوں نے کہا، مرارہ بن ربیع
عمروی اور ہلال بن امیہ واقفی[۲]۔ انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا
بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے اور جن کے ساتھ رہنا
مجھ کو اچھا معلوم ہوا[۳]۔ خیر جب انہوں نے ان دو شخصوں کا بھی نام لیا
(تو مجھ کو تسلی ہو گئی) میں چل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام
مسلمانوں کو منع کر دیا خاص کر ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ
کرے۔ اور دوسرے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے
کیئے تھے) ان کے لیئے یہ حکم نہیں دیا۔ اب لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا

[۱] کہ اس وقت تک ٹھہرے رہو جب تک اللہ تمہارے باب میں کوئی حکم نہ اتارے ۱۲ منہ [۲] ابن ابی حاتم نے نکالا کہ مرارہ بن ربیع اپنی باغ کو پھلا پھولا دیکھ کر رہ
گئے تھے۔ کہنے لگے میں تو کئی جہاد کر چکا ہوں۔ ایک یہ نہ سہی پھر اپنا گناہ خیال کر کے کہنے لگے۔ میں نے یہ باغ اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ ہلال بن امیہ کے عزیز و
اقارب مدت کے بعد آ کر اکٹھے ہوئے تھے۔ ان سے ملنے کے لیئے رہ گئے۔ جب اپنے گناہ کا خیال کیا تو کہنے لگے یا اللہ اب سے میں نہ اپنے عزیزوں سے
ملوں گا نہ اپنا مال اسباب دیکھوں گا۔ سبحان اللہ ان لوگوں کے گناہ ہمارے تمام عمر کی نیکیوں سے بہتر تھے ۱۲ منہ

[۳] یعنی میں نے ان دو شخصوں کا نام سن کر یہ ٹھان لیا کہ اب اپنی بات بدلنا اچھا نہیں جو ان کا انجام ہوگا۔ وہی میرا بھی ہوگا۔ قسمت پر شاکر رہ کر
صبر کرنا چاہیئے۔ اکثر اہل سیر نے ان دونوں شخصوں کو اصحاب بدر میں ذکر نہیں کیا ہے۔ اس روایت سے ان کا بدری ہونا معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

لَنَا حَتّٰی تَنَکَّرَتْ فِیْ نَفْسِی الْاَرْضُ فَمَا هِیَ الَّتِیْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰی ذٰلِکَ خَمْسِیْنَ لَیْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَکَانَا وَقَعَدَا فِیْ بُیُوْتِهِمَا یَبْکِیَانِ وَاَمَّا اَنَا فَکُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ وَکُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَطُوْفُ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یُکَلِّمُنِیْ اَحَدٌ وَاٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَیْهِ وَهُوَ فِیْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ هَلْ حَرَّکَ شَفَتَیْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَیَّ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّیْ قَرِیْبًا مِّنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰی صَلٰوتِیْ اَقْبَلَ اِلَیَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّیْ حَتّٰی اِذَا طَالَ عَلَیَّ ذٰلِکَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَیْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِیْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّیْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ یَا اَبَا قَتَادَةَ اُنْشِدُکَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَسَکَتَ فَعُدْتُ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ فَسَکَتَ فَعُدْتُ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَیْنَایَ

(کوئی بات تک نہ کرتا) بالکل کورے ہو گئے (جیسے کوئی آشنائی ہی نہ تھی) ایسے معلوم ہوا جیسے زمین (آسمان) بدل گئے۔ وہ زمین ہی نہ رہی جس پر ہم رہتے تھے، خیر پچاس راتیں (اسی پریشان حالی میں) گزریں۔ میرے دونوں ساتھی (مرارہ رضا اور ہلال رضا) تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ اور میں جوان مضبوط آدمی تھا تو (مصیبت پر صبر کرکے) باہر نکلتا۔ نماز کی جماعت میں شریک ہوتا۔ بازاروں میں گھومتا رہتا۔ مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی آتا آپ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوتے میں آپ کو سلام کرتا۔ پھر مجھے شبہ رہتا۔ آپ نے اپنے (مبارک) ہونٹ ہلا کر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا یا نہیں۔ پھر میں آپ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا اور دزدیدہ نظر سے آپ کو دیکھتا رہتا۔ آپ کیا کرتے جب میں نماز میں ہوتا تو مجھ کو دیکھتے۔ اور جب میں آپ کو دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے۔ جب اسی طرح ایک مدت گزری۔ اور لوگوں کی روگردانی دوبھر ہو گئی۔ تو میں چلا اور اپنے چچازاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اس سے مجھ کو بہت محبت تھی۔ میں نے اس کو سلام کیا۔ تو خدا کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا[1] میں نے کہا۔ ابوقتادہ تجھ کو خدا کی قسم تو مجھ کو اللہ اور اس کے رسول کا خواہ سمجھتا ہے (یا نہیں) جب بھی اس نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر قسم دے کر دوبارہ یہی کہا لیکن جواب ندارد، پھر تیسری بار قسم دے کر یہی کہا تو اس نے یہ کہا۔ اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں

[1] کیسے جواب دیتے فرمان نبوی صادر ہو چکا تھا۔ کہ کوئی ان سے سلام کلام نہ کرے سبحان اللہ صحابہ کی تابعداری فرمانبرداری آفریں ہے ۱۲ منہ۔

[2] ابوقتادہ نے جواب کے طور پر نہیں کہا۔ ورنہ فرمان نبوی کے خلاف ہو جاتا بلکہ اپنے (آپ) میں ایک بات کہی۔ ۱۲ منہ۔

وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُوْنَ لَهُ حَتّٰى اِذَا جَاءَنِي دَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَاِذَا فِيهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَاْتُهَا وَهٰذَا اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ اِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِينِي فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِي بِاَهْلِكِ فَتَكُونِي

بس اس وقت تو مجھ سے رہا نہ گیا میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چل دیا میں ایک بار مدینہ کے ایک بازار میں جا رہا تھا اتنے میں ملک شام کا ایک (نصرانی) کسان ملا۔ جو مدینہ میں اناج بیچنے لایا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا لوگو کعب بن مالک کو بتلاؤ۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ اس نے غسان کے بادشاہ کا (جو نصرانی تھا) ایک خط مجھ کو دیا۔ مضمون یہ تھا۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے تم پر ستم کیا ہے۔ اللہ تعالے نے تم کو ایسا ذلیل نہیں بنایا ہے نہ بے کار (تم تو کام کے آدمی ہو) تم ہم لوگوں سے آن کر مل جاؤ۔ ہم تمہاری خاطر مدارات خوب کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو دل میں کہنے لگا۔ یہ ایک دوسری بلا ہوئی [۱] میں نے وہ خط لے کر آگ کے تندور میں جھونک [۲] دیا۔ ابھی پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزری تھیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لانے والا (خزیمہ بن ثابت) میرے پاس آیا کہنے لگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے۔ تم اپنی جورو (عمیرہ بنت جبیر) سے بھی الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا اس کو طلاق دے دوں یا کیسا کروں، اس نے کہا نہیں اس سے الگ رہو، صحبت وغیرہ نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا۔ آخر، میں نے اپنی جورو سے کہہ دیا نیک بخت تو اپنے کنبے والوں میں چلی جا وہیں رہ جب تک اللہ میرا کچھ فیصلہ نہ

---

[۱] کافر لوگ مجھے اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [۲] سبحان اللہ کعب بن مالک کی قوت ایمان یہاں سے سمجھ لینا چاہیے۔ مسلمان اپنے ملک اور قوم کے ایسے عاشق تھے جب تو اگلے مسلمانوں کو فروغ حاصل ہوا تھا یا یہ ایک زمانہ ہے جب مسلمان کافروں کے ساتھ مل کر اپنے بھائی مسلمانوں کو ستاتے ہیں۔ ان کو یہاں پھانسیاں دلواتے ہیں کافروں کے ہاتھ میں گرفتار کرا دیتے ہیں۔ یہ لوگ درحقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں۔ قیامت میں ان کا منہ کالا۔ اور ان کا حشر انہی کافروں کے ساتھ ہوگا جن کی دوستی کا دم بھرتے ہیں لعنۃ اللہ علیہم ۱۲ منہ ؁

عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ
قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ
أُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ
شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ
تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا
يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ
إِلٰى شَيْءٍ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ
مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ
لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ
كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ
تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا
رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ
لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ
حِينَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ
صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ
بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي
ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ
عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ
صَارِخٍ أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ

کرے (وہ چلی گئی)، کعب نے کہا ہلال بن ابی امیہ کی جورو (خولہ
بنت عاصم) آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور کہنے
لگی یا رسول اللہ ہلال بن امیہ (میرا خاوند) بوڑھا پھونس ہے
اگر میں اس کا کام کاج کرتی رہوں۔ تو کیا آپ اس کو برا سمجھتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں (کام کاج کرنے میں قباحت
نہیں)، پر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے۔ اس نے کہا خدا کی قسم
وہ تو کہیں چلتا پھرتا بھی نہیں ہے جب سے واقعہ ہوا ہے تب
سے برابر رو دھو رہا ہے۔ آج تک وہ اسی حال میں ہے کعب نے
کہا مجھ سے بھی میرے بعضے عزیزوں نے کہا تم بھی اگر اپنی جورو
کے باب میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگو (کہ
وہ تمہاری خدمت کرتی رہے) تو مناسب ہے جیسے آنحضرتؐ
نے ہلال بن امیہ کی جورو کو خدمت کی اجازت دی (تم کو بھی اجازت
دیں گے) کعب نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس باب میں آں حضرتؐ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں مانگنے کا۔ کیونکہ مجھ کو معلوم
نہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرمائیں (اجازت دیں
یا نہ دیں) میں جوان آدمی ہوں (ہلال کی طرح ضعیف اور ناتواں
نہیں ہوں) خیر اس کے بعد دس راتیں اور گزریں۔ اب پچاس
راتیں پوری ہو گئیں۔ اس وقت سے جب سے آپ نے لوگوں
کو ہم سے کلام سلام کی ممانعت فرما دی تھا۔ پچاسویں
رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی
چھت پر بیٹھا تھا۔ تو جیسے اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف
میں فرمایا (وضاقت علیہم انفسہم) میرا دل تنگ (زندگی
بتنگ) ہو رہا تھا۔ اور زمین اتنی کشادہ ہونے پر بھی تنگ
ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز
سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا۔ (یہ ابوبکر صدیق تھے)

يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ

کعب بن مالک خوش ہو جا۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھ کو یقین ہو گیا۔ اب میری مشکل دور ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر کر دی کہ اللہ تعالٰے نے ہمارا قصور معاف کر دیا ہے اب لوگ خوش خبری دینے کو میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کے پاس جانے لگے ایک شخص (زبیر بن عوام) گھوڑا کداتے ہوئے میرے پاس، آئے اور اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا (حمزہ بن عمرو اسلمی) اور پہاڑ پر کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچی، خیر جب یہ خوش خبری کی آواز مجھ کو پہنچی[1] میں نے (خوشی میں آن کر) کیا کیا۔ وہ کپڑے جو میرے پاس تھے وہ کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے اس وقت کپڑوں کی قسم سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے۔ اور میں نے (ابو قتادہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا رستے میں فوج فوج لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارکبادی دیتے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے اللہ کی معافی تم کو مبارک ہو۔ کعب کہتے ہیں جب میں مسجد میں پہنچا، دیکھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں۔ لوگ آپ کے گرد ہیں طلحہ بن عبیداللہ مجھ کو دیکھ کر دوڑ کر اٹھے۔ اور مصافحہ کیا۔ مبارک باد دی خدا کی قسم، مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھ کو مبارک باد نہیں دی[2] میں طلحہ کا یہ احسان کبھی بھولنے والا نہیں کعب کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا میں نے دیکھا آپ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا آپ نے فرمایا کعب وہ دن تجھ کو جو ان دنوں میں سب سے بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا

[1] یعنی اس کو جس نے پہاڑ پر چڑھ کر پکارا تھا ۱۲ منہ [2] طلحہ اور کعب بن مالک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی بھائی بنا دیا تھا اس لیے وہ اٹھے ۱۲ منہ

أُمُكَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ
اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَ
كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي
أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي
الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ
إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ
لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللّٰهِ مَا
أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي
صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي
مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا
وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيتُ
وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ
إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ فَوَاللّٰهِ
مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ
هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ
صِدْقِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی یا
آپ کی طرف سے آپ نے فرمایا نہیں اللہ کی طرف سے ہوئی
(اس نے خود معافی کا حکم اتارا) آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا۔ ہم لوگ
اس کو پہچان لیتے خیر جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی معافی کے شکریہ میں اپنا سارا
مال خیرات کر دوں۔ اللہ اور اللہ کے رسول کو دے
دوں آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنے لیے بھی رہنے دے
یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ بہت خوب
خیبر میں جو میرا حصہ ہے۔ میں وہ رہنے دیتا ہوں (باقی سب)
خیرات کر دیتا ہوں) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے
جو سچ بول دیا۔ اس وجہ سے مجھ کو نجات ملی۔ اور میری
توبہ میں یہ بھی ہے کہ اب میں جیتے تک ہمیشہ سچ ہی کہوں گا (کبھی
جھوٹ نہیں بولنے کا۔) خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ اللہ نے سچ
بولنے کی وجہ سے کسی مسلمان پر اتنا فضل کیا ہو۔ جتنا مجھ پر فضل
کیا ہے جب سے میں نے آنحضرت سے اس معاملہ میں سچ سچ
عرض کر دیا۔ اس وقت سے آج کے دن تک میں نے کبھی
قصداً جھوٹ نہیں بولا۔ اور مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ
جیتے تک مجھ کو جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ
نے سورۂ توبہ کی یہ آیت اتاری۔ لَقَدْ تَابَ اللّٰہُ
عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُہَاجِرِیْنَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ ۔ تک خدا کی
قسم میں تو اسلام کی ہدایت کے بعد اللہ تعالیٰ
کا کوئی احسان اپنے اوپر اس سے بڑھ کر نہیں
سمجھتا کہ اس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے مجھ کو سچ بولنے کی توفیق دی اور جھوٹ

اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ
كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ
لِاَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ
كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ عَنْ اَمْرِ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ
فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ
الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ
مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ
اِيَّانَا وَاِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَ
اعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

بَابُ ۸۲ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ
لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ
قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا
اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ تَقَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ

سے بچایا اگر میں جھوٹ بولتا تو دوسرے لوگوں (منافقوں)
کی طرح تباہ ہو جاتا۔ جیسے وہ تباہ ہوئے۔ اللہ تعالٰے نے
ان جھوٹوں کے لیے برا لفظ اتارا کہ ویسا برا کسی کے لیے نہیں
اتارا فرمایا۔ اب جب تم لوٹ کر آئے تو یہ لوگ اللہ کی (جھوٹی)
قسمیں کھائیں گے۔ اخیر آیت فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ تک کعب نے کہا ہم تینوں آدمیوں کا حکم ملتوی
رکھا گیا۔ اور ان لوگوں کا مقدمہ جنہوں نے جھوٹی قسمیں کھائیں
فیصل ہو گیا۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ان سے بیعت لی۔ ان کے واسطے دعا کی۔ اور ہمارے
مقدمہ کو ڈھیل میں ڈال دیا۔ اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ
نے ہماری معافی کا حکم اتارا۔ اور اس آیت وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ
خُلِّفُوْا میں خلفوا سے یہی مراد ہے کہ ہمارا مقدمہ ملتوی رکھا گیا
اور ہم ڈھیل میں ڈال دیے گئے۔ یہ نہیں مراد ہے کہ جہاد سے
پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے پیچھے رہے جنہوں
نے قسمیں کھا کر عذر بیان کیے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے ان کے عذر قبول کر لیے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر میں اترنا [۱]

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے
عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہوں نے زہری
سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے
انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر پر سے گزرے (آپ
تبوک کو جا رہے تھے) تو (لوگوں سے) فرمایا ان ظالموں کے (اجڑے)
دیار میں تم مت جانا ایسا نہ ہو کہ ان کی طرح تم پر بھی عذاب اترے
اگر ایسے ہی جاتے ہو تو (خدا کے خوف سے) روتے ہوئے جاؤ۔ پھر

[۱] حجر وہ مقام ہے جہاں ثمود کی قوم بستی تھی مدینہ اور شام کے درمیان ۱۲ منہ۔

السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِىَ،

۴۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ،

آپ نے اپنا سر چھپا لیا اور جلدی سے اس وادی (حجر کی سرحد) سے پار ہو گئے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر والوں (یعنی قوم ثمود) کے حق میں فرمایا۔ ان ظالموں کے دگھروں کے پاس مت جاؤ۔ مگر روتے ہوئے جاؤ۔ تو خیر الیسانہ ہو تم پر بھی وہی عذاب اترے جو ان پر اترا تھا۔

بَاب ۸۳

باب [۱]

۴۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ،

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ انہوں نے لیث بن سعد سے۔ انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے۔ میں آپ پر پانی ڈالنے کے لیے کھڑا ہوا۔ عروہ نے کہا میں سمجھتا ہوں مغیرہ نے یہ قصہ جنگ تبوک کا بیان کیا خیر آپ نے منہ دھویا اور باہیں دھونا چاہیں۔ تو جبہ کی آستین، تنگ تھی۔ آپ نے جبے کے تلے سے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال لیے پھر ان کو دھویا۔ پھر موزوں پر مسح کیا۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ حَتّٰى اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے۔ انہوں نے کہا ہم غزوہ تبوک سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے جب مدینہ دکھائی دینے لگا۔ تو آپ نے فرمایا یہ طابہ (مدینہ کا نام ہے) آن پہنچا اور یہ احد پہاڑ ہے

[۱] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے یہ باب سابق کے بطور فصل کے ہے ۱۲ منہ۔

جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

ہم سے احمد بن محمد سمار نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبداللہ مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے لوٹ کر آئے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا بعضے لوگ مدینہ میں ایسے ہیں۔ جو ہر رستے اور ہر وادی میں تمہارے ساتھ رہے (ان کے دل تمہارے ساتھ تھے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مدینے میں رہ کر آپ نے فرمایا۔ ہاں مدینہ میں رہ کر وہ عذر سے رہ گئے تھے[۱]

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسریٰ (شاہ ایران) اور قیصر (شاہ روم) کو خط لکھنا[۲]

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد نے) انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ سہمی کو ایک خط دے کر کسریٰ کے پاس بھیجا[۳] آپ نے عبداللہ بن حذافہ سے فرمایا یہ خط بحرین کے رئیس (منذر بن ساوی) کو دینا (جو کسریٰ کا نائب تھا)، بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کو بھیج دیا اس مردود نے کیا، کیا، پڑھ کر پھاڑ ڈالا[۴] زہری کہتے ہیں

---

[۱] ان کو جہاد کا بے حد شوق تھا، تو قلب اور روح سے تو تمہارے ساتھ تھے، گو ظاہری جسم سے تمہارے ساتھ نہ تھے ؎ تا نہ پنداری کہ تنہا میروی ؛ دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست ۱۲ منہ

[۲] اس وقت میں کسریٰ پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں تھا اور قیصر ہرقل تھا جس کا حال اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

[۳] واقدی نے کہا خط کا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمدؐ، اللہ کے رسول کی طرف سے کسریٰ کو معلوم ہو جو فارس کا رئیس ہے جو شخص ہدایت پر چلے۔ اور اللہ پر ایمان لائے، اور اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں وہ سلامت رہے میں تجھ کو اللہ کے بلانے پر اسلام کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ میں اللہ کی طرف سے سب آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اس لئے بھیجا گیا کہ جو شخص زندہ ہے اس کو ڈراؤں۔ اور کافروں پر اللہ کا فرمانا پورا ہو جائے۔ مسلمان ہو جا۔ تو سلامت رہے گا، اگر تو نہ مانے گا تو سارے پارسیوں کا گناہ تجھ پر پڑے گا ۱۲ منہ

[۴] گویا پیغمبر صاحب کا خط لائق لحاظ اور قابل جواب نہ سمجھا، اور سے (باقی آئندہ)

الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ،

میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے یہ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ خبر سن کر) ایران والوں کے لیئے بددعا کی۔ آپ نے فرمایا۔ یا اللہ ایران والوں کو بالکل پھاڑ دے[۱]۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ أَصْحَابَ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً،

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے کہا اللہ نے جنگ جمل کے دن مجھ کو اس بات سے فائدہ دیا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ورنہ میں قریب تھا کہ جمل والوں کے ساتھ یعنی حضرت عائشہ کے لشکر میں شریک ہو کر (مسلمانوں سے) لڑتا۔ ابوبکرہ نے کہا وہ بات یہ تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسرٰے کی بیٹی (بوران بنت شیرویہ) کو تخت پر بٹھایا۔ تو فرمایا بھلا وہ قوم کہیں پنپ سکتی ہے جو اپنا کام ایک (نادان) عورت کے سپرد کر دیں[۲]۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللّٰهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا۔ میں نے زہری سے سنا۔ انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا مجھ کو (اب تک) یہ یاد ہے کہ (بچپنے میں) میں دوسرے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیئے

(بقیہ صفحہ سابقہ) مردود تو ذرے سے قطعہ ملک ایران پر اتنا مغرور ہوگیا کہ شہنشاہ دو جہاں کے کاتب کا خط پھاڑنے لگا تیرے ہفتاد پشت پیغمبر صاحب کے غلاموں کے کفش بردار بننے کی ابھی لیاقت نہیں رکھتے تھے ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ہذا [۱] ان کی سلطنت نیست و نابود کردے، یہ دعا قبول ہوئی، پرویز کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کا پیٹ پھاڑ کر اس کو مار ڈالا، اور حضرت عمر کی خلافت میں ایران کی سلطنت بالکل مٹ گئی، آج تک کیا انہوں کو تخت پر بیٹھنا تو کیا ایک گاؤں کی حکومت بھی نصیب نہ ہوئی، حق تعالیٰ کے محبوب سے گستاخی کی سزا قیامت تک کی ذلت اور خواری قرار پائی، اس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی کہ ایران کی شاہزادیاں قید ہو کر مسلمانوں کی جورو بنیں ۱۲ منہ [۲] اس کو حکومت اور بادشاہت، دین، تھوارہ علماء کے نزدیک عورت کا امیر یا قاضی ہونا درست نہیں۔ ابوبکرہ نے اسی حدیث کی رو سے حضرت عائشہ رض کا افسر ہونا۔ اور ان کے ماتحت ہو کر جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اس حدیث پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ نصاریٰ نے اپنے ملکوں میں کئی عورتوں کو بادشاہ بنایا۔ اور ان کی سلطنت میں خلل نہ آیا۔ چنانچہ وکٹوریہ اور ایلزبتھ اور کیتھرائن یہ مشہور عورتیں ہیں جنہوں نے بہت عمدگی کے ساتھ سلطنت کی۔ کیونکہ یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے۔ اکثر عورتیں جاہل اور نادان ہوتی ہیں خصوصاً آنحضرت کے زمانہ میں ایران میں عورتوں کی تعلیم کا رواج نہ تھا ایسی جاہل عورتیں کیا حکومت چلا سکتی ہیں، دوسرے یہ کہ نصاریٰ کے ملکوں میں بادشاہت شخصی نہیں ہے بلکہ جمہوری ہے بادشاہ محض برائے نام ہوتا ہے سلطنت کے کل کام منتر اور عاقل اور ذی علم مرد چلاتے ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ

جب آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آ رہے تھے[۵] ایک بار سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں غلمان کے بجائے صبیان کا لفظ کہا ہے (معنے ایک ہی ہیں)

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ اَذْكُرُ اَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے۔ انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا مجھ کو یاد ہے میں بچوں کے ساتھ ثنیہ وداع تک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے گیا تھا جب آپ تبوک سے تشریف لا رہے تھے[۲]

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ زمر میں) یہ فرمانا کہ اے پیغمبر تجھ کو بھی مرنا ہے۔ وہ بھی مرنے والے ہیں، پھر تم (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے[۳]

وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ

اور یونس نے زہری سے روایت کی[۴] عروہ نے کہا حضرت عائشہ رض کہتی ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں یوں فرماتے تھے، عائشہ رض مجھ کو اب تک اس (زہر آلود بکری کا گوشت) کھانے کی تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ جو خیبر میں میں نے کھایا تھا۔ اب مجھ کو معلوم ہوا اس زہر کے اثر سے میری زندگی کی رگ کٹ گئی،

۴۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث

---

[۱] ثنیہ وداع ایک ٹیکرہ ہے یا گھاٹی ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مدینہ والوں کو رخصت کیا ہوگا، جب آپ سفر میں جا رہے ہوں گے، بعضوں نے کہا مدینہ والے قدیم سے مسافر کو یہاں تک پہنچایا کرتے تھے، یہ ثنیہ شام کے رستے میں ہے اور مکہ کے راستے میں دوسرا ثنیہ ہے۔ جس کے باب میں انصار کی لڑکیاں جب آپ مدینہ تشریف لائے تھے یہ گا رہی تھیں، طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا ؎ مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ، ۱۲ منہ [۲] یہ دونوں حدیثیں بظاہر باب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بعضوں نے کہا امام بخاری نے ان روایتوں کو لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ آپ نے بادشاہوں کو خطوط ۹ سنہ ہجری میں لکھے۔ یعنی جس سال غزوہ تبوک ہوا، بعضوں نے کہا آپ نے قیصر روم کو دو خط لکھے۔ پہلا خط اس وقت لکھا جب قریش سے صلح تھی۔ جس کا حصہ شروع کتاب میں گزر چکا ہے، پھر ۹ سنہ ہجری میں قیصر اور کسریٰ اور نجاشی کو خطوط لکھے، اور یہ نجاشی اس نجاشی کا قائم مقام تھا جو مسلمان ہو کر مر گیا۔ تھا یہ کافر تھا ۱۲ منہ [۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شنبہ یا چہار شنبہ کو ام المومنین حضرت میمونہ کے گھر میں شروع ہوئی، اور تیرہ دن یا چودہ دن یا دس دن آپ بیمار رہے اور وفات آپ کی پیر کے دن ربیع الاول کی دوسری یا بارہویں تاریخ کو ہوئی، بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کی وفات گیارہ رمضان کو ہوئی [۴] اس کو حاکم اور بزار نے وصل کیا، ۱۲ منہ،

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ،

بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے ام الفضل بنت حارث سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا، پھر اس کے بعد وفات تک آپ نے ہم کو کوئی نماز نہیں پڑھائی،

۴۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ رض ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ،

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے، شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے۔ انہوں سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ مجھ کو اپنے پاس بٹھلایا کرتے۔ اس پر عبدالرحمٰن بن عوف کہنے لگے کہ ان کے برابر تو ہمارے بیٹے ہیں (ان کو بھی اپنے پاس بٹھلاؤ) حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کی وجہ جانتے ہو (کہ میں ابن عباس کی کیوں تعظیم کرتا ہوں[۵۱]) پھر انہوں نے مجھ سے اس آیت کو پوچھا، إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، میں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے (یہ سورت نازل کر) آپ کو خبر دی (کہ اب وفات کا وقت آن پہنچا) حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی یہی سمجھتا ہوں جو تم سمجھے[۵۲]

۴۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے، سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے سلیمان احول سے۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے، جمعرات کا دن! دہائے، جمعرات کا دن! اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہو گئی، آپ نے فرمایا لکھنے کا ساماں لاؤ میں تم کو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوا جاؤں تم اس پر چلو، تو

---

۵۱ اول تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے، دوسرے بڑے عالم تھے، علم ایسی ہی چیز ہے جس کی تعظیم سب کو کرنی چاہیے۔ بزرگی بعلم ست نہ بسال ۱۲ منہ ۵۲ اس سورت کے اترنے کے بعد آپ نے پوری پوری توجہ آخرت کی طرف کر دی اور دنیا سے انقطاع کیا، ۱۲ منہ۔

أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا۔

کبھی خراب نہ ہوگے۔ یہ سن کر صحابہ نے جھگڑنا شروع کیا حالانکہ پیغمبر کے سامنے جھگڑا کرنا درست نہیں کوئی کہنے لگا کیا آپ (بیماری کی شدت سے) بڑبڑا رہے ہیں[۱] پھر تو پوچھو۔ اور لگے آپ سے پوچھنے۔ آپ نے فرمایا، جاؤ بھی جس کام میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہہ رہے ہو اور آپ نے (زبانی) تین باتوں کی وصیت کی فرمایا مشرکوں کو عرب کے جزیرے سے باہر کر دینا، (کوئی مشرک عرب میں نہ رہنے پائے) اور ایلچی لوگوں کی اسی طرح خاطر کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا، اور تیسری بات ابن عباسؓ نے (یا سعید نے) بیان نہیں کی، یا سعید بن جبیر نے (یا سلیمان نے) کہا میں تیسری بات بھول گیا ہوں[۲]

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا، ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہونے لگی۔ اس وقت گھر میں کئی صحابہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا ادھر آؤ میں تم کو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوائے دیتا ہوں۔ تم اس پر چلتے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یہ سن کر کوئی (حضرت عمرؓ) کہنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو بیماری سختی کی ہو رہی ہے۔ اور تم لوگوں کے پاس قرآن (اللہ کی کتاب موجود ہے ہم کو اللہ کی کتاب بس کرتی ہے

[۱] مطلب اس کلام کا یہ ہے، کہ پیغمبر کا حکم بجا کیوں نہیں لاتے، کیا پیغمبر اور مردوں کی طرح ہیں کہ بیماری میں واہی تباہی بکنے لگیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، کیا آپ نے دنیا کو چھوڑ دیا یعنے وفات ہوگئی، مطلب یہ ہے کہ ابھی تو زندہ ہیں آپ سے دوبارہ باتیں پوچھ لیں ۱۲ منہ ؛

[۲] کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ قرآن پر چلتے رہنا، یا اسامہ کے لشکر کا سامان کر دینا، یا میری قبر کو بت نہ بنا لینا۔ یا نماز اور لونڈی اور غلاموں کا خیال رکھنا۔ امام مالک نے موطا میں یہی روایت کیا ہے کہ میری قبر کو بت نہ بنا لینا ۱۲ منہ ؛ [۳] حضرت عمرؓ کی یہ غرض تھی کہ ایسی بیماری کی حالت میں آنحضرت صلعم کو کتاب لکھوانے کی کیوں تکلیف دی جائے، قرآن شریف جس میں سب احکام موجود ہیں، ہمارے لیے کافی ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث کی ہم کو حاجت نہیں۔ معاذ اللہ حضرت عمرؓ ایسا کیوں کہنے لگے، جب خود قرآن شریف میں حدیث پر عمل کرنے کا حکم موجود ہے ۱۲ منہ ؛

اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

اب گھر والوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ کوئی کہتا تھا، لکھنے کا سامان لاؤ اور کتاب لکھوا لو۔ اچھا ہے تم اس پر چلو تو گمراہ نہ ہو گے کوئی اور کچھ کہتا تھا کہ کتاب لکھوانے کی ضرورت نہیں، جب جھگڑا بہت ہو گیا بکواس ہونے لگی۔ تو آپ نے فرمایا۔ چلو اٹھو، عبید اللہ نے کہا ابن عباس رضؓ کہتے تھے ہائے مصیبت وائے مصیبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بک بک اور اختلاف کر کے یہ کتاب لکھوانے نہ دی[1]

۴۲۸ - حَدَّثَنَا يُسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ

ہم سے بسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، حضرت فاطمۃ الزہراء کو یاد فرمایا ان کے کان میں بات کی وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا۔ اور کان میں بات کی تو وہ ہنس دیں ہم نے حضرت فاطمہ رضؓ سے (جب آپ کی وفات ہو گئی) اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا۔ پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں یہ سن کر میں رو دی،

---

[1] حضرت عمرؓ تمام صحابہ میں بڑے عاقل اور دوراندیش تھے۔ اور سیاست مدن اور انتظامی امور میں تو اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ ان کو یہ ڈر ہوا کہیں بیماری کی شدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لکھوائیں، اور شاید آپ کی زبان سے کوئی ایسا لفظ نکل جائے۔ جس پر منافقوں کو طعن و تشنیع کا موقع ملے۔ تو آئندہ اسلام کی اشاعت میں بڑا خلل ہو گا۔ حضرت عمرؓ کی نیت معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی مخالفت کی نہ تھی، اور جو کوئی ایسا گمان کرتا ہے بیوقوف ہے۔ حضرت عمرؓ کی جاں نثاری اور دین کی تائید اور حق پسندی اور انصاف پروری پر اس نے مطلق غور نہیں کیا۔ ورنہ ایسا گمان جو محض اغوائے شیطان ہے ان پر نہ کرتا اگر بالفرض حضرت عمرؓ کی رائے غلط تھی تو آنحضرت ﷺ اس واقعہ کے بعد تین یا چار روز زندہ رہے آپ ﷺ کو منظور ہوتا تو بعد میں یہ کتاب لکھوا دیتے یا اسی وقت اصرار سے فرماتے کہ نہیں دوات قلم لاؤ۔ تو کس کی مجال تھی آپ کے حکم سے سرتابی کرتا، صدہا مہاجرین و انصار آنحضرت ﷺ کے جاں نثار ایسے موجود تھے، کہ عمرؓ کے سینکڑوں اشخاص کا اگر وہ مخالفت کرتے پیغمبر ﷺ کی تو اسی وقت کام تمام کر دیتے، اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی رائے درست تھی اور بعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی رائے سے اتفاق فرمایا۔ اگر بالفرض اگر آپ خلافت کے باب میں کچھ لکھوانا چاہتے تھے تو امر الٰہی یہی ہوا ہو گا۔ کہ خلافت مسلمانوں کے مشورہ پر چھوڑ دی جائے اور اسی لیے آپ نے سکوت فرمایا ورنہ ان تین باتوں کی طرح خلافت کا مقدمہ بھی صاف صاف طے فرما دیتے فقط ۱۲ منہ ؛

ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ،

پھر کان میں مجھ سے فرمایا کہ بیٹی آپ کے عزیزوں میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی تو میں ہنس دی[۱]۔

۴۲۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ،

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں یہ سنا کرتی تھی کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کو (پروردگار کی طرف سے) یہ اختیار نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے (یعنی دنیا میں اور رہنا) یا آخرت، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات کی بیماری میں سنا آپ کو ٹھسکا لگا، (اچھو ہوا) فرماتے تھے یا اللہ ان لوگوں کے ساتھ رکھ جن پر تو نے اپنا انعام کیا آخیر آیت تک[۲] جب میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار ملا[۳]۔

۴۳۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى،

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو فرماتے تھے یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ (یعنی پیغمبروں میں)

۴۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اچھے تندرست تھے تو فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک

---

[۱] ایک روایت میں یوں ہے کہ دوسری بار کان میں آپ نے یہ فرمایا کہ تو تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے اس حدیث میں صاف صریح ایک معجزہ مذکور ہے حضرت فاطمہؓ سب سے پہلے گزر گئیں صرف چھ مہینے آپ کے بعد زندہ رہیں ۱۲ منہ [۲] وحسن اولئک رفیقا ۱۲ منہ [۳] لیکن آپ نے آخرت کو اختیار کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ وفات کے وقت فرماتے تھے اللھم الرفیق الاعلیٰ واقدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آنے پر سب سے پہلے جو کلمہ زبان سے نکالا وہ اللہ اکبر تھا اور اخیر کلمہ وفات کے وقت فرمایا الرفیق الاعلیٰ تھا ۱۲ منہ

يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرُ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ رَضِ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ،

نہیں مرا جب تک بہشت میں اس کا مقام اس کو نہیں، دکھلا یا گیا، پھر اس کو اختیار نہیں دیا گیا چاہے (دنیا میں) زندہ رہے چاہے آخرت کو اختیار کرے جب آنحضرتؐ بیمار ہوئے۔ آپ کا وقت آن پہنچا آپ کا سر میری ران پر تھا تو آپ کو غش آ گیا جب ہوش آئی تو نگاہ چھت، کی طرف لگائی اور فرمایا بلند رفیقوں میں رکھ یا اللہ (جبرائیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیل کے ساتھ) اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا اب آپ ہم لوگوں کے پاس رہنا گوارا نہیں کریں گے اور میں سمجھ گئی آپ نے جو حدیث صحت کی حالت میں فرمائی تھی اسی کا ظہور ہوا[1]۔

۴۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے انہوں نے صخر بن جویریہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (مرض موت میں) میں اپنے سینہ پر ٹیکا دیئے تھی اتنے عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک ہری مسواک لیے ہوئے آئے جس سے وہ مسواک کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی نگاہ اس مسواک پر لگا دی میں نے وہ مسواک عبدالرحمٰن سے لے کر کاٹ کر (یا دانتوں سے چبا کر نرم کر کے) جھٹک کر پانی سے صاف پاک کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے مسواک کی اور ایسی خوبی کے ساتھ کی کہ اس سے اچھی مسواک کرتے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا پھر مسواک سے فارغ ہوتے ہی کچھ دیر نہیں گذری کہ آپ نے اپنے ہاتھ یا انگلی کو اٹھایا۔ پھر تین بار یہ فرمایا بلند رفیقوں کا

[1] آپ کو بھی اختیار دیا گیا ۱۲ منہ۔

وَاَصْبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ثَلَاثًا ثُمَّ قَضٰی وَکَانَتْ تَقُوْلُ مَاتَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِیَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَکٰی وَجَعَهُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ طَفِقْتُ اَنْفِثُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ کَانَ یَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْغَتْ اِلَیْهِ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَیَّ ظَهْرَهٗ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ساتھ عنایت فرما۔ اس کے بعد تمام ہو گئے (انتقال فرمایا) حضرت عائشہ کہتی تھیں آنحضرت صلعم نے میری ہنسلی، اور ٹھوڑی کے بیچ میں انتقال فرمایا[1]

مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے ان کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں (سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر دم کرتے[2] اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے، جب آپ موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو میں نے یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر دم کرنا شروع کیا اور آپ کا ہاتھ لیکر آپ کے بدن پر پھیرتی (اس امید سے کہ شاید آپ اچھے ہو جائیں)

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مختار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر بن عوام سے ان سے حضرت عائشہؓ نے انہوں نے کہا وفات سے پہلے میں نے کان لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی۔ آپ اپنی پیٹھ کا ٹیکا مجھ پر دیے ہوئے تھے، اور یہ فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر۔ مجھ کو بلند رفیقوں سے ملا دے[3]

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ

---

[1] دوسری روایت میں ہے لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنا وصی بنایا۔ آپ نے تو میری ہنسلی اور حلق کے درمیان وفات فرمائی حضرت علی کو کس وقت وصی کیا معلوم ہوا کہ یہ شیعوں کا افترا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ یا وصی مقرر کیا اگر آپ ایسا کر کے جاتے تو مہاجرین اور انصار قیامت تک ابوبکر صدیقؓ کی خلافت قبول نہ کرتے۔ اب حاکم اور ابن سعد نے جو روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی گود میں وفات فرمائی تو یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی سند میں ایک شیعی ہے ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں معمر سے یوں نکالا ہے میں نے زہری سے پوچھا کیونکر دم کرتے انہوں نے کہا یہ سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرتے اسی طرح سارے بدن پر جہاں تک ہو سکے ۱۲ منہ [3] حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب گناہ اگلے اور پچھلے معاف کر دیئے تھے مگر بندگی کی یہی شان ہے کہ اپنے مالک سے قصوروں کی معافی چاہتا ہے گو کتنا ہی تقرب ہو ۱۲ منہ

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

۴۳۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ رض قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رض زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ

(وضاع یشکری) نے انہوں نے ہلال بن ابی حمید وزان سے انہوں نے عروہ بن زبیر بن عوام سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس سے (اچھے ہوکر) نہیں اٹھے۔ یہ فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا حضرت عائشہ رض نے کہا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ آپ کی قبر کو مسجد بنا لیں گے تو آپ کی قبر کھول دی جاتی

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے کہا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ام المومنین میمونہ کے گھر میں) بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوگئی، تو آپ نے اپنی (دوسری) بی بیوں سے اجازت لی کہ بیماری میں میرے گھر میں رہیں انہوں نے اجازت دی آپ دو آدمیوں پر ایک عباس رض اور ایک اور شخص پر ٹیکا دیے ہوئے اس طرح سے باہر نکلے کہ آپ کے دونوں پاؤں (ضعف اور ناتوانی سے) زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے عبیداللہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض کی یہ حدیث عبداللہ بن عباس رض سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرے شخص کون تھے جن کا نام حضرت عائشہ رض نے نہیں لیا میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا وہ حضرت علی رض تھے خیر حضرت عائشہ رض یہ بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں تشریف لائے

ف۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

قَالَ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ

اور آپ کی بیماری سخت ہوگئی۔ تو آپ نے یہ حکم دیا سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں۔ اور میرے اوپر بہاؤ شاید مجھ کو تخفیف ہو اور میں لوگوں کو وصیت کر سکوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے آپ کو حضرت حفصہؓ کے ایک کنگال میں بٹھایا اور یہ مشکیں آپ پر چھوڑنا شروع کیں یہاں تک کہ آپ نے اشارے سے فرمایا بس کرو بس پھر آپ لوگوں کی طرف برآمد ہوئے ان کو نماز پڑھائی اور وعظ سنائی[1] زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضؓ اور عبد اللہ بن عباس رضؓ نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بیماری آن پڑی تو آپ چادر سے منہ کو چھپانے لگے۔ جب گرمی سے گھبراتے تو منہ کو کھول دیتے اور اسی حالت میں یوں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبر کو مسجد بنالیا۔ آپ لوگوں کو اس برے کام سے ڈراتے تھے[2] زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امر میں (یعنی ابو بکر صدیق رضؓ کی امامت میں) خوب تکرار کی کئی بار معروضہ کیا اس کی وجہ یہ تھی میں یہ نہیں سمجھی کہ آنحضرتؐ کے

[1] مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ واقعہ وفات سے پانچ دن پہلے کا تھا آپ نے وعظ میں یہ فرمایا۔ کہ اللہ کے ایک بندے پر دنیا اور اس کی آرائش پیش کی گئی، لیکن اس نے آخرت کو اختیار کیا۔ یہ سن کر ابو بکر رضؓ رو دیے اور کہنے لگے۔ ہمارے ماں باپ ہماری جانیں ہمارے مال سب آپ پر سے صدقے اس کے بعد وفات تک آپ نے کوئی وعظ نہیں سنائی۔ ۱۲ منہ

[2] گویا آپ کی آخری وصیت یہ تھی کہ میری قبر کو کہیں مسجد نہ بنا لینا، یعنی اس کو سجدہ نہ کرنے لگنا۔ اس کو بت نہ بنا دینا، افسوس آپ کی اس وصیت پر بہت تھوڑے مسلمان قائم ہیں جو اہل توحید اور اہل حدیث ہیں۔ اور نام کے مسلمانوں نے تو یہ شرک پھیلائی ہے کہ معاذ اللہ پیغمبروں کو تو چھوڑ دیا انہوں نے ادنیٰ ادنیٰ بزرگوں اور درویشوں کی قبر کی ایسی تعظیم شروع کر دی ہے کہ پناہ بخدا، اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس کے گرد طواف کرتے ہیں۔ اس پر عرضیاں لٹکاتے ہیں اس کی منت مانتے ہیں، اس پر نماز پڑھاتے ہیں، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ اس قسم کے مسلمان یہود و نصاریٰ سے کئی درجہ زیادہ مستحق لعنت ہیں ۱۲ منہ

إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بعد جو کوئی آپ کا جانشین ہو گا۔ لوگ اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھیں گے بلکہ میں یہ سمجھی کہ جو کوئی آپ کا جانشین ہو گا لوگ اس کو منحوس (بے قدم) سمجھیں گے اس لیے میں نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رض کو اس کام سے (یعنی امامت سے) معاف رکھیں اس حدیث کو عبداللہ بن عمر رض اور ابو موسیٰ اشعری اور ابن عباس رض نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[1]

۴۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری رگدگی اور ٹھوڑی کے بیچ میں انتقال فرمایا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی سختی دیکھی اس کے بعد سے میں موت کی سختی کسی کے لئے برا نہیں سمجھتی[2]

۴۳۸ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رض خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا۔ کہا ہم کو بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا مجھ کو والد نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن کعب انصاری نے خبر دی ان کے والد کعب بن مالک ان تین شخصوں میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے (غزوہ تبوک سے بیٹھ رہنے کا گناہ) معاف کر دیا تھا۔ (یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے) ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی ابوبکر رض کی امامت کا قصہ ابو موسیٰ کی حدیث کو اسی باب میں اور ابن عمر رض کی حدیث کو باب امامت میں اور ابن عباس رض کی حدیث کو بھی اسی باب میں خود امام بخاری نے وصل کیا ہے۔ ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی بڑی سختی ہوئی۔ آپ پانی لے لے کر بار بار منہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہیں ترمذی کی روایت میں ہے اللہ موت کی سختی میں میری مدد کر ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں جتنی موت کی سختی میں نے آنحضرت صلعم پر دیکھی اتنی کسی پر نہیں دیکھی ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنٍ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصٰى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی موت کی بیماری میں حضرت علی رضؓ آپ کے پاس سے باہر نکلے۔ لوگوں نے ان سے پوچھا ابوالحسن آن حضرت، صلی اللہ علیہ وسلم کا آج مزاج کیسا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اکا شکر آج تو مزاج بحال ہے۔ یہ سن کر عباس رضؓ نے حضرت علی رضؓ کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہنے لگے خدا کی قسم تم تین دن کے بعد غلام بنو گے[۱] اور میں تو قسم بخدا یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں عنقریب گذر جائیں گے۔ میں عبدالمطلب کی اولاد کا منہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جب وہ مرنے والے ہوتے ہیں دیکھو علی (بہتر یہ ہے) ہم تم آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں (ابھی آپ زندہ ہیں) آپ سے پوچھ لیں آپ کے بعد کون آپ کا خلیفہ ہوگا اگر آپ ہم لوگوں کو (یعنی بنی ہاشم کو) خلافت دیں تب تو خیر ہم کو معلوم ہو جائے اگر آپ دوسرے کسی کو خلیفہ کریں تو اس کو فرما جائیں گے (وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہے گا) حضرت علی نے کہا ایسا نہ ہو ہم آپ سے پوچھیں اور آپ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں پھر تو لوگ (قیامت تک) آپ کے بعد کبھی ہم کو خلیفہ نہیں بنانے کے[۲] اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا سوال نہیں کرنے کا

[۱] لفظی ترجمہ یوں ہے تم لاٹھی کے غلام بنو گے مطلب یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص حاکم ہوگا اور تم کو اس کی اطاعت کرنا ہوگی ۱۲ منہ [۲] حضرت علی کو معلوم تھا کہ لوگوں کے دل ہماری طرف مائل نہیں ہیں، اگر کہیں آنحضرتؐ نے ہم کو خلافت دینے سے انکار کیا۔ تب تو لوگوں کو ایک اور سند ہاتھ آجائے گی۔ وہ کبھی ہم کو خلافت نہیں دینے کے برخلاف اس کے اگر سکوت کریں تو احتمال ہے کہ لوگ ہماری قرابت اور فضیلت پر نظر کر کے کبھی نہ کبھی ہم کو بھی خلافت دیں حضرت علی رضؓ کے اس قول سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی خلافت کوئی موروثی حق نہیں ہے کہ باپ کے بعد بیٹا حاکم بن جائے۔ بلکہ مسلمان لوگ جس شخص کو افضل اور خلافت کے لائق سمجھیں اس کو حاکم بنائیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلام کی حکومت شروع ہی سے جمہوری طرز پر قائم ہوئی تھی، اگر اسی طرز پر رہتی تو اسلام کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہتی۔ مگر مسلمانوں نے اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ کر کسریٰ اور قیصر کا طرز اختیار کیا۔ اور بادشاہت اور خلافت کو موروثی کر دیا باپ کے بعد اس کے بیٹے کو بادشاہ بنایا گو وہ کیسا ہی جاہل اور ظالم اور فاسق اور نالائق ہو۔ یزید پلید کے وقت سے یہ ظلم کا سلسلہ قائم ہوا جو اب تک مسلمانوں میں رائج ہے اور لطف یہ ہے کہ مسلمانوں نے ایک تو خلاف شرع کافروں کی رسم اختیار کی، دوسرے بادشاہ کو گو وہ کتنا ہی نالائق جاہل فاسق اور ظالم ہو، مقدس سمجھنے لگے۔ اور اس کی تعظیم کرنے لگے ایسی کہ گویا خدا گو یا بادشاہ کو دوسرا خدا قرار دیا اگر بادشاہوں کو اپنی رعب وداب میں رکھتے اور شریعت اور قانون کی پابندی پر ان کو مجبور رکھتے تو یہ برا دن دیکھنا کاہے کو نصیب ہوتا، نصاریٰ نے بھی (باقی آئندہ)

۴۳۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا پیر کے دن مسلمان صبح کی نماز ابو بکر صدیق رضؓ کے پیچھے پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں وہ اچونک گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ مسلمانوں کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے دکھڑے ہیں آپ مسکرا کر ہنس دیے (خوش ہوئے کہ مسلمان نماز پر قائم ہیں) یہ حال دیکھ کر ابو بکر ایڑیوں کے بل پیچھے سرکے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے برآمد ہوا چاہتے ہیں انس رضؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسلمانوں کو تو اتنی خوشی ہوئی کہ نماز توڑتے ہی کو تھے لیکن آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی نماز پوری کرو پھر حجرے کے اندر ہو گئے پردہ ڈال لیا[۱]

۴۴۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ

مجھ سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے عیسےٰ بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) بعضے ملکوں میں بادشاہت موروثی قرار دی ہے مگر بادشاہ کو صرف برائے نام رکھا ہے اصل میں قانون کی حکومت ہے اور رعایا کو پوری قدرت ہے اگر بادشاہ ذرا سی بھی بے اعتدالی کرے تو اس کو اسی وقت معزول کر دیتے ہیں بادشاہ کو اپنی طرح ایک آدمی سمجھتے ہیں اس کے افعال اور احکام پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں اس کو ہر وقت تنبیہ کرتے رہتے ہیں کہ ظلم اور ناشائستہ حرکات سے باز رہے ورنہ اس کو معزول کر کے دوسرے لائق شخص کو بادشاہ بناتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے انتظام سلطنت میں فرق نہیں آتا مسلمانوں کی عقل خدا کی طرف سے کچھ اوندھی ہو گئی ہے ان پر ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے ان لوگوں میں اگر کسی بندۂ خدا نے بادشاہ کی نالائق حرکات پر نوٹس لی تو بجائے اس کے کہ دوسرے مسلمان اس کی تائید کریں اسی کو احمق بناتے ہیں کہتے ہیں زمانہ سازی کیوں نہ کی ۔

اگر شہ روز را گوید شب است ایں ؛ بباید گفت اینک ماہ و پروین

ایسے ہی بے وقوف کم ہمت بزدل شکم پرور مسلمانوں نے اسلام کو غارت کر رکھا ہے یا اللہ امام مہدی علیہ السلام کو جلد بھیج دے کہ وہ ایسے ظالموں کی خوب سرکوبی کریں اور مسلمانوں کو شریعت اور قانون محمدی کی راہ پر لگا دیں آمین ۱۲ منہ ۔ [۵۳] کہتے ہیں پھر جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گی تو حضرت عباس نے حضرت علیؓ سے کہا ہاتھ لاؤ میں تم سے بیعت کرتا ہوں لیکن حضرت علی نے بیعت نہ لی ابو الطاہر ذہلی نے باسناد صحیح حضرت علی رضؓ سے روایت کیا وہ کہتے تھے کاش میں عباسؓ کا کہنا مان لیتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [۱] دوسری روایت میں ہے کہ اسی دن آپؐ کی وفات ہوئی ۔

أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ

ابو عمرو ذکوان نے جو حضرت عائشہ کا غلام تھا ان سے بیان کیا حضرت عائشہ کہتی تھیں، اللہ کے احسانوں میں سے ایک احسان مجھ پر یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن میرے گھر میں وفات پائی، وفات کے وقت آپ کا سر میرے سینے اور دگدگی کے بیچ میں تھا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے وقت میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا، ہوا یہ کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک مسواک لیئے ہوئے آئے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر ٹیکا دیئے ہوئے تھی، میں نے دیکھا آپ مسواک کو تک رہے ہیں۔ اور مجھ کو معلوم تھا، آپ مسواک کو جیسا پسند کرتے تھے، میں نے عرض کیا یہ مسواک آپ کے لیئے لے لوں، آپ نے اشارے سے فرمایا، ہاں، میں نے وہ مسواک (عبدالرحمٰن سے لے کر) آپ کو دی، لیکن آپ پر بیماری کی سختی تھی، میں نے کہا میں نرم کر دوں، آپ نے اشارے سے فرمایا، ہاں میں نے چبا کر نرم کر دی، آپ نے وہ مسواک دانتوں پر پھیری، آپ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی تھی[2] آپ اپنے دو ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیرتے فرماتے لا الٰہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں، پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا (اللہ) بلند رفیقوں میں (رکھ)، یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک نکل گئی، آپ کا ہاتھ گر گیا،

۱۴۷۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ

ہم سے اسمٰعیل ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے کہا، ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں انتقال فرمایا، اس میں یوں پوچھتے تھے، کل میں کہاں ہوں گا، کل میں کہاں ہوں گا، آپ کا مطلب یہ تھا کہ عائشہؓ کی باری کب آئے گی، یہ حال دیکھ کر (آپ حضرت عائشہ پاس رہنا پسند کرتے ہیں) آپ کی بی بیوں نے آپ کو اجازت

---

۱ آپ اس مسواک کو نرم نہ کر سکے ۱۲ منہ ۲ یا پانی کا ایک کٹورا عمر بن سعید راوی کو شک ہے ۱۲ منہ،

فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي ،

۴۴۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا ،

دی جہاں چاہیں وہاں رہیں، آپ وفات تک حضرت عائشہ ہی کے پاس رہے حضرت عائشہ کہتی ہیں (اتفاق سے)، آپ کی وفات جس دن ہوئی وہ دن میری باری کا تھا[۱]، اللہ نے اس وقت آپ کی روح قبض کی، جب آپ کا سر میری رگدگی اور سینہ کے درمیان تھا، اور اللہ نے آپ کا اور میرا تھوک ملا دیا، ہوا یہ کہ عبدالرحمان بن ابی بکر (میرے بھائی)، ایک مسواک لیئے ہوئے آئے، جس کو وہ اپنے دانتوں پر رگڑا کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسواک کو دیکھا۔ میں (سمجھ گئی)، نے کہا عبدالرحمٰن یہ مسواک مجھ کو دے انہوں نے دے دی، میں نے اس کو تراش کر دانتوں سے چبایا (نرم کیا)، پھر وہ مسواک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے میرے سینے پر ٹیکا لگائے ہوئے، دانتوں پر پھیری،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میری باری کے دن میرے سینے اور رگدگی کے بیچ میں وفات پائی، اور ہم لوگوں کا قاعدہ تھا، جب آپ بیمار ہوتے تو دعا پڑھ کر آپ کے واسطے پناہ مانگتے، میں نے آپ کے لیئے پناہ مانگنا شروع کی، (یعنی معوذات سورتیں پڑھ کر) آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، فرمایا یا اللہ، بلند رفیقوں میں (رکھ) بلند رفیقوں میں، عبدالرحمٰن بن ابی بکر ادھر آنکلے، ان کے ہاتھ میں تازہ ٹہنی تھی، آپ نے ادھر نگاہ ڈالی، (یا میری طرف نگاہ کی)، میں سمجھ گئی کہ آپ اس سے مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے اس کو لے لیا، اور چبا کر جھاڑ کر آپ کو دی، آپ نے بہت اچھی طرح سے اس کو دانتوں، پر پھیرا، پھر وہ مسواک مجھ کو

[۱] اگر آپ باری باری سب ہی بیویوں کے پاس رہتے ۱۲ منہ۔

فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ

دیتے وقت آپ کا ہاتھ گر گیا، یا مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی، اللہ تعالیٰ (کا فضل تھا اس نے) آپ کے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا[۱]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی، ان کو حضرت عائشہؓ نے (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی) ابوبکرؓ ایک گھوڑے پر سوار (اپنے گھر سے جو سنح میں[۲] تھا) آئے گھوڑے سے اتر کر مسجد میں آئے کسی سے بات نہیں کی، میرے حجرے میں آئے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی (نعش کی) طرف گئے، آپ کو ایک یمن کے کپڑے سے ڈھانپ دیا تھا، انہوں نے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپ کے اوپر اوندھے گر کر روئے، بوسہ دیا، کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر صدقے اللہ تعالیٰ دو بار آپ کو نہیں مارنے کا[۳]، بس ایک موت جو اللہ نے آپ کے لیئے لکھ دی تھی، (فرمایا ایک موت) وہ ہو چکی، زہری نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی، پھر ابوبکرؓ (آنحضرتؐ کو دیکھ کر) آپ کے پاس سے باہر نکلے، اس وقت حضرت عمرؓ (باہر کھڑے ہوئے) لوگوں سے باتیں کر رہے تھے (آنحضرتؐ نہیں مرے[۴]) ابوبکرؓ نے ان سے کہا

[۱] اس میں یہ اشارہ تھا کہ حضرت عائشہ اور آنحضرت دنیا اور آخرت دونوں میں ایک جگہ رہیں گے حضرت علیؓ فرماتے ہیں، اللہ جانتا ہے کہ حضرت عائشہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بی بی ہیں، حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ میں کھانا تیار کر کے ایصال ثواب کے وقت آنحضرتؐ اور حضرت فاطمہ اور حسنین کی نیت کیا کرتا، خواب میں میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا، آپ عتاب کی نظر سے مجھے دیکھ رہے ہیں، میں نے سبب پوچھا، ارشاد ہوا۔ یہ امر سب کو معلوم ہے کہ میں عائشہ کے گھر میں کھانا کھایا کرتا ہوں، حضرت مجدد کہتے ہیں اس روز سے میں نے آپ کے ازواج مطہرات کو بھی ایصال ثواب میں شریک کرنا شروع کیا ۱۲ منہ [۲] سنح مدینہ کے باہر بلند گاؤں کا نام ہے، جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے [۳] حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہہ کر ان صحابہ کا رد کیا جو یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرتؐ پھر زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر وفات ہوگی، گویا دوبارہ موت ہو جائے گی، بعضوں نے کہا، دوبارہ مرنے سے یہ مطلب ہے کہ پھر قبر میں آپکو موت نہ ہوگی، بلکہ آپ زندہ رہیں گے یا آپ کی شریعت نہ مرے گی ۱۲ منہ [۴] ابھی تو آپ منافقوں کی گردنیں اڑائیں گے، ایک روایت میں ہے حضرت عمرؓ یوں کہہ رہے تھے خبردار اگر کوئی یہ کہے گا، کہ آنحضرت مر گئے، میں اس کا سر تلوار سے اڑا دوں گا، حضرت عمرؓ کو (باقی آئندہ)

النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللّٰهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُوبَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَابَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتّٰى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ،

ابھی بیٹھو بھی، انہوں نے نہ سنا، آخر سب لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس جمع ہو گئے، عمرؓ کو چھوڑ دیا، ابوبکرؓ نے یہ کہا (سنو لوگو) اَمَّا بَعْدُ تم میں جو کوئی (اگر) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتا تھا (یہ سمجھتا تھا کہ وہ پروردگار کی طرح کبھی مرنے والے نہیں ہیں) تو محمدؐ تو مر گئے (اس کا خیال غلط ٹھہرا) اور جو کوئی اللہ کی پوجا کرتا تھا[1]، اللہ تو ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں، اللہ تعالیٰ خود قرآن میں (سورہ آل عمران میں) فرماتا ہے، محمد تو اور کچھ نہیں[2]، وہ اللہ کے ایک بھیجے ہوئے (بندے ہیں، بس ان سے پہلے کئی بندے بھیجے ہوئے آچکے ہیں) اخیر آیت، وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ، تک ابن عباس کہتے تھے، (جب ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی تو ایسا معلوم ہوا جیسے لوگ یہ جانتے ہی نہ تھے، کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہے، ابوبکرؓ نے پڑھی تو معلوم ہوا، خیر پھر تو سب نے یہ آیت ابوبکرؓ سے سیکھ لی، اور جس کو دیکھو وہ یہی آیت پڑھ رہا تھا، زہری نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا حضرت عمرؓ کہتے تھے ایسا معلوم ہوا میں نے یہ آیت سنی ہی نہ تھی۔ جب ابوبکرؓ نے پڑھی تو میں نے سنی، اس وقت میں سہم گیا اور دہشت کے مارے میرے پاؤں نہیں اٹھتے تھے، میں زمین پر گر گیا جوں ہی میں نے یہ آیت ابوبکرؓ سے سنی، اور مجھ کو معلوم ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ہے[3]

۴۴۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) واقعی یہ یقین تھا کہ آنحضرتؐ نہیں مرے یا یہ ان کا فرمانا بڑی مصلحت اور سیاست پر مبنی ہوگا، انہوں نے یہ چاہا کہ خلافت کا انتظام ہو جائے پھر آپکی وفات ظاہر کی جائے ایسا نہ ہو آپکی وفات کا حال سن کر دین میں کوئی خرابی ہو جائے، رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بندہ جانتا تھا اس کا خیال صحیح ہے ۱۲ منہ [2] نہ خدا ہیں، نہ خدا کے بیٹے، نہ خدا کے شریک ۱۲ منہ [3] امام احمد کی روایت میں یوں ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی میں نے آپکو ایک کپڑے میں ڈھانک دیا اسکے بعد عمر اور مغیرہ آئے دونوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی عمر نے نعش کو دیکھ کر کہا ہائے آپ بیہوش ہو گئے، مغیرہ نے کہا آپ مر گئے، ہیں عمر نے کہا تو جھوٹا ہے فسادی فتنہ کرانا چاہتا ہے آنحضرت اس وقت تک مرنے والے نہیں جب تک منافقوں کو فنا نہ کر لیں گے ۱۲ منہ

عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ،

انہوں نے حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباسؓ سے کہ ابوبکر رض صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا،

۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اور یہی حدیث نقل کی، اتنا زیادہ کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے آپکے منہ میں دوا ڈالی، جب آپ بیمار تھے، آپ اشارے سے منع کرنے لگے، میرے منہ میں دوا مت لگاؤ، ہم سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہے، جیسے ہر ایک بیمار دوا سے کراہیت کرتا ہے، پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں تم کو منع کرتا رہا کہ میرے منہ میں دوا مت لگاؤ، (لیکن تم نے نہ سنا) ہم نے کہا، یہ سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہے، جیسے ہر ایک بیمار دوا سے کراہیت کرتا ہے، آپ نے فرمایا، (تو اچھا) اب تم لوگوں کی سزا یہ ہے، گھر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے، سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے ایک عباسؓ کو چھوڑ دو، وہ موجود نہ تھے، اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی الزناد نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[۵۲]،

۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو ازہر بن سعد سمان نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے، کہا حضرت عائشہ کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو (وفات کے وقت) اپنا وصی (خلیفہ) بنایا تھا[۵۳] انہوں نے کہا کون کہتا ہے، میں نے تو خود دیکھا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے ٹیکا دیے ہوئے تھی، آپ نے طشت منگوایا[۵۴]

[۵۱] میرے منہ میں دوا ڈالتے وقت ۱۲ منہ [۵۲] اس روایت کو ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں ۱۲ منہ [۵۴] اس میں تھوکنے کیلئے، مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ مرض موت میں وفات تک تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی پھر آپ نے علیؓ کو کس وقت وصی کیا، میں نے تو نہیں دیکھا، ۱۲ منہ،

فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رض أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ،

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً،

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ

پھر ایک طرف جھک گئے اور انتقال فرمایا مجھ تک کو خبر نہ ہوئی علیؓ کو کب وصی بنایا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن مغول نے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے (صحابی) سے پوچھا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصی بنایا تھا[51] انہوں نے کہا نہیں میں نے پوچھا پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہے[52] یا وصیت کرنے کا کیسے حکم ہے انہوں نے کہا اپنے اللہ کی کتاب پر عمل کرتے رہنے کی وصیت کی[53]،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اشرفیاں چھوڑیں نہ روپیہ، نہ غلام، نہ لونڈی، ایک نقرہ خچر، تو چھوڑا جس پر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار چھوڑے اور کچھ زمین (خیبر اور فدک میں) چھوڑی جس کو آپ اپنی زندگی میں مسافروں کے لیے وقف کر گئے تھے،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ پر غشی طاری ہونے لگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی نے یہ حال دیکھ کر فرمایا، ہائے میرے باپ پر کیسی سختی ہو رہی ہے آپ نے فرمایا بس آج ہی کا دن ہے، اس کے بعد تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہو گی جب آپ کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہ یوں کہہ کر (رونے لگیں) ہائے باوا آپ نے اپنے پروردگار کا بلاوا منظور کیا، ہائے باوا آپ جنۃ الفردوس میں ٹھکانہ بنایا، ہائے باوا میں جبرائیل کو آپ کی

[51] یا کچھ مال خیرات کرنے کی وصیت کی تھی، ۱۲ منہ [52] جیسے اس آیت میں ہے، کتب علیکم اذا حضر احدکم ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین ۱۲ منہ [53] یہ فرض تو آپ نے ادا کر دیا ۱۲ منہ

قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَنَسُ رض أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ،

بَابُ ٨٦ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۴۵۰ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ أَنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى،

بَابُ ٨٧ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

موت کی خبر سناتی ہوں[1]، جب آپ دفنائے جا چکے تو حضرت فاطمہؓ نے انسؓ سے کہا تم لوگوں نے یہ کیسے گوارا کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو[2]۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت آخری بات کیا کی اس کا بیان،

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہ یونس نے کہا زہری نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے کئی عالموں کے سامنے (جیسے عروہ وغیرہ)، یہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ کہتی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرماتے تھے، کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا، جب تک اس نے بہشت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ نہیں لیا، اور اس کو اختیار نہیں[3] ملا، جب آنحضرت پر موت کی بیماری آئی، آپ کا سر میری ران پر تھا آپ کو غش آ گیا، پھر ہوش آیا تو آنکھیں چھت کی طرف لگا دیں۔ فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ، اس وقت میں سمجھ گئی (کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا لیکن)، آپ نے ہم لوگوں پاس رہنا پسند نہیں کیا، اور میں جان گئی، کہ یہ اسی حدیث کا مضمون ہے جو آپ نے حالت صحت میں فرمائی تھی[4] اور آخر کلام جو آپ نے کی یہ تھی، یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ،

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہوئی

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان بن

---

[1] طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ہائے بابا آپ اپنے پروردگار سے کتنے نزدیک ہو گئے، یہ رونا حضرت فاطمہؓ کا بطور نوحہ نہ تھا وہ تو منع ہے، بلکہ آہستہ آہستہ رونا تھا، جو جائز ہے اور منجملہ لوازم بشریت ہے، ۱۲ منہ [2] یہ حضرت فاطمہؓ نے حالت رنج میں فرمایا جیسے اس زمانہ میں بھی کہتے ہیں ارے لوگو! تمہارے دل کیا پتھر کے تھے کہ جلدی سے مردے کو مٹی میں دبا کر چلے آئے، انسؓ کیا جواب دیتے وہ خود رو رہے تھے، تڑپ رہے تھے، گویا زبان حال سے انہوں نے یہ جواب دیا کہ مٹی ڈالنا تو کیا آپ کے مبارک جسم پر ایک بال بھی گرنا ہم گوارا نہ کرتے تھے، مگر امر الٰہی سے مجبور ہیں [3] چاہے دنیا میں اور رہے یا آخرت کا سفر اختیار کرے، ۱۲ منہ [4] کہ ہر پیغمبر کو مرتے وقت اختیار ملتا ہے، ۱۲ منہ۔

عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا،

عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے تین برس بعد[۵۱]) دس برس مکہ میں رہے قرآن برابر اترتا رہا اس کے بعد ہجرت کر کے دس برس تک مدینہ میں رہے،

۴۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے۔ انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی نقل کیا،[۵۲]

باب ۸۸

۴۵۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ،

باب

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے، انہوں نے حضرت عائشہ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی (ابو الشحم) کے پاس تیس صاع اناج کے بدل گروی تھی[۵۳]

باب ۸۹ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں اسامہ بن زید کو جہاد کے لیئے روانہ کرنا،

---

۵۱ یہ عبارت اس لیے بڑھائی گئی کہ اگر نبوت کے بعد مراد ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ساٹھ سال کی ٹھہرتی ہے اور خود حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپ کی عمر تریسٹھ سال کی ہوئی، ہوا یہ کہ نبوت کے بعد تین برس تک وحی موقوف رہی، اس کے بعد وحی کا سلسلہ قائم ہو گیا ۱۲ منہ ؛

۵۲ یہی قول صحیح ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی ہوئی، اور مسلم نے ابن عباس سے نکالا کہ آپ کی عمر ۶۵ برس کی ہوئی، بعضی روایتوں میں ساٹھ برس مذکور ہیں، شاید کسر کو اڑا دیا، بہرحال جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی، ۱۲ منہ ؛

۵۳ ابوبکر صدیق نے اس یہودی کا قرض ادا کر کے آپ کی زرہ چھڑائی، ان حالات میں اگر ذرہ سی عقل والا آدمی بھی غور کرے تو صاف سمجھ جائے گا کہ آپ سچے پیغمبر تھے، دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ نہ تھے، دنیا کے بادشاہوں کی طرح ہوتے تو لاکھوں کروڑوں روپے کی جائداد اپنے بال بچوں، بی بی کے لیئے چھوڑ جاتے۔ خوب دولت اکٹھی کرتی ۱۲ منہ ؛

۵۴ باوجودیکہ اس لشکر میں بڑے بڑے مہاجرین جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ شریک تھے۔ مگر آپ نے اسامہ کو سردار بنایا، اس سے یہ غرض تھی کہ (باقی آئندہ)

(باقی آئندہ)

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ فَقَالُوْا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِيْ اُسَامَةَ وَاِنَّهٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ،

ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا۔ انہوں نے فضیل بن سلیمان سے انہوں نے کہا ہم سے موسےٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو لشکر کا سردار کیا، اس پر لوگوں نے باتیں بنائیں[۵۱]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں نے سنا تم لوگ جو باتیں اسامہ کے باب میں کرتے ہو! دیکھو اسامہ مجھ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ،

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم کی طرف) ایک لشکر روانہ کیا۔ اور اسامہ بن زید کو اس کا سردار مقرر کیا (حالانکہ اس لشکر میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی شریک تھے)، لوگوں نے اسامہ کے سردار ہونے پر طعنہ مارا، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبے کے لیے) کھڑے ہوئے، فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو (تو کچھ تعجب نہیں) اس سے پہلے تم اس کے باپ کی سرداری میں طعنہ کر چکے ہو۔ اور قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا، اور سب لوگوں سے مجھ کو پیارا تھا، اس کے بعد یہ اسامہ[۵۲] (اس کا بیٹا)، سب لوگوں سے مجھ کو پیارا ہے،

بَابٌ

باب

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِيْ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے انہوں نے عمرو بن

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان کی دل جوئی ہو اور وہ اپنے والد زید بن حارثہ کے قاتلوں سے خوب دل کھول کر لڑیں۔ اس لشکر کی تیاری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا خیال تھا مرض موت میں بھی کئی بار فرمایا کہ اسامہ کا لشکر روانہ کرو، مگر اسامہ شہر سے باہر نکلے تھے۔ اتنے میں آپ کی وفات ہوگئی، لوگ واپس چلے آئے، بعد میں ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی خلافت میں اس لشکر کو روانہ کیا اور اسامہ گئے اور اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[۵۱] کہنے لگے بوڑھوں کو چھوڑ کر آپ نے ایک چھوکرے کو سردار کیا ۱۲ منہ

[۵۲] بس جو میرا پیارا ہو اس کی سرداری تم کو بخوشی قبول کرنی چاہیئے، پہلے ہی جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کی یہ گفتگو سنی جو وہ اسامہ کے باب میں کر رہے تھے، تو ان کو دھمکایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، آپ نے یہ خطبہ سنایا ۱۲ منہ۔

حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِيْنَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ،

ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد سے انہوں عبدالرحمٰن بن عسیلہ صنابحیؓ سے، ابوالخیر نے صنابحی سے پوچھا تم نے (مدینہ کو) کب ہجرت کی انہوں نے کہا ہم یمن سے ہجرت کی نیت سے نکلے جب جحفہ میں پہنچے تو ایک سوار (نام نامعلوم) مدینہ سے آتا ہوا ملا، ہم نے اس سے پوچھا کیا خبر ہے، اس نے کہا پانچ روز ہوئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے، ابوالخیر نے کہا میں نے صنابحی سے پوچھا تم نے شب قدر کے باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا، ہاں بلالؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے، وہ کہتے تھے، شب قدر رمضان کے آخیر دہے کی ساتویں (ستائیسویں) رات ہے،

بَابُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ،

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے کہا میں نے زید بن ارقم سے پوچھا، تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر کتنے جہاد کیے، انہوں نے کہا سترہ، میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے، انہوں نے کہا اکیسؓ

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ،

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے کہا ہم سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ جہاد کیے،

۴۵۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً،

مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا، کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہمس سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ (بریدہ بن حصیب) سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے ؂

۵۱ یعنی ان جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف لے گئے جس جنگ ہوئی یا نہ ہو۔ ابویعلیٰ کی روایت میں اکیس جہاد منقول ہیں ایسے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ہیں، بعضوں نے کہا آپ ستائیس جہادوں میں تشریف لے گئے، اور ۴۷ لشکر روانہ کیے جن میں خود شریک نہیں ہوئے، اب جن جہادوں میں جنگ ہوئی وہ نو ہیں بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور بنی قریظہ اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین، اور طائف ۱۲ منہ ؂

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

کتاب قرآن کی تفسیر میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بہت رحم والا مہربان ہے

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَّاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ،

رحمٰن اور رحیم دونوں رحمت سے نکلے ہیں۔ اور دونوں کا معنے ایک ہے (یعنے مہربان رحم کرنے والا) جیسے علیم اور عالم، دونوں کا معنی ایک ہے یعنے جاننے والا[51]

بَابُ ۹۲ مَا جَآءَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَسُمِّيَتْ اُمَّ الْكِتَابِ اَنَّهٗ يُبْدَاُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَاُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَآءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ،

باب سورہ فاتحہ کی تفسیر اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں، کیونکہ مصحف میں سب سورتوں سے پہلی لکھی جاتی ہے[52] اور نماز میں بھی قرات اسی سے شروع کی جاتی ہے "الدّین" کا معنے، بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا، اُسی سے (یہ مثل نکلی) کَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ، یعنے جیسا کرے گا ویسا بدلہ پائے گا، اور مجاہد نے کہا (سورہ الفطرت میں) کَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ میں دین کا معنی حساب کا ہے، اسی سے (سورۂ واقعہ میں) مَدِيْنِيْنَ کا لفظ ہے یعنی حساب کیے گئے[53]

۴۰۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے کہا شعبہ سے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے۔ انہوں نے حفص بن عاصم بن عمر خطاب سے انہوں نے ابوسعید بن معلٰے سے انہوں نے کہا میں مسجد (نبوی) میں پڑھ رہا تھا

---

[51] بعضوں نے کہا رحمٰن میں مبالغہ ہے اور اسی لیئے کہتے ہیں وَرَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَرَحِيْمُ الْاٰخِرَةِ، کیونکہ دنیا میں اس کی رحمت سب پر عام ہے۔ اور آخرت میں خاص مومنوں پر ہوگی، مگر صحیح روایت میں یوں وارد ہے رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا، بعضوں نے کہا رحیم میں مبالغہ ہے حافظ نے کہا دونوں میں ایک ایک وجہ سے مبالغہ ہے۔ مبارک نے کہا رحمٰن وہ ہے جو مانگے پر دے اور رحیم وہ ہے جس سے نہ مانگیں تو وہ ناخوش ہو سبحان اللہ ہمارا پروردگار رحیم ہے۔ اس سے جتنا مانگو وہ اور خوش ہوتا ہے ہم تو دنیا اور آخرت میں تجھ سے مانگتے ہی رہیں گے، اے شہنشاہ تجھ سے مانگنا ہمارا فخر ہے، جو لوگ تجھ سے مانگنے میں تامل کرتے ہیں وہ تامل انہی کو سزاوار ہے ہم تو تیرے عام غریب بندے ہیں رات دن مانگنا ہمارا کام ہے اور رکھا ناہی ۱۲ منہ [52] اُمّ کہتے ہیں عربی زبان میں ماں کو، جیسے ماں سے لڑکے کی پیدائش شروع ہوتی ہے، اسی طرح اس صورت سے قرآن کی ابتداء ہوتی

[53] اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا حاکم نے ابن مسعود سے نکالا، کہ مالک یوم الدین میں دین سے مراد ہے، حساب اور بدلہ کا دن یعنی قیامت کا دن ہے ۱۲ منہ

الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا۔ میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا (جب نماز پڑھ چکا اس وقت آیا) میں نے کہا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالے کا یہ ارشاد نہیں ہے (سورۂ انفال میں) اللہ کا اور رسول کا حکم مانو، جب رسول تم کو بلائے[۵۱] پھر آپ نے فرمایا مسجد کے باہر جانے سے پہلے۔ میں تم کو ایک سورت بتلاؤں گا، جو ساری سورتوں سے (اجر اور ثواب میں بڑھ کر ہے۔ اور میرا ہاتھ تھام لیا۔ جب آپ مسجد سے نکلنے لگے، تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تم کو ایک سورت بتلاؤں گا، جو قرآن میں سب سورتوں سے بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا وہ الحمد کی سورت ہے، اس میں سات آیتیں ہیں جو ہر رکعت میں دوبارہ پڑھی جاتی ہیں، اور یہی سورت وہ بڑا قرآن ہے جو مجھ کو دیا گیا[۵۲]

بَابٌ ۹۲ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

۴۱۶۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

باب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا، ہم کو امام مالک نے خبر دی۔ انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے، تم آمین کہو، جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کی تفسیر

[۵۱] اسی آیت سے علماء نے یہ نکالا ہے کہ آنحضرتؐ کے بلائے پر فوراً حاضر ہونا چاہیئے، ادمی نماز میں ہو، اب اس میں اختلاف ہے۔ کہ نماز باطل ہوگی یا نہیں، جب نماز کی سی عبادت چھوڑ کر آنحضرتؐ کی تعمیل ارشاد فرض ٹھہری تو وائے ان لوگوں پر جو مجتہدوں کے بلاوے پر چلتے ہیں اور آنحضرتؐ کے بلاوے یعنی حدیث شریف کی طرف رخ نہیں کرتے حالانکہ ان مجتہدوں کی تعمیل نہ فرض ہے۔ نہ سنت، نہ نفل۔ اور آنحضرتؐ کی اطاعت بموجب نص قرآنی فرض ہے ۱۲ منہ۔

[۵۲] جس کا ذکر اس آیت میں ہے ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم بعضوں نے کہا اس کو مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ دو بار اتاری گئی، ۱۲ منہ

[۵۳] امام احمد اور ابن حبان نے مرفوعاً نکالا کہ مغضوب علیہم سے مراد یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد ہیں حضرت عمرؓ کی قرات یوں تھی: غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین ۱۲ منہ

[۵۴] یہ سورت مدینہ میں اتری اس پر اتفاق ہے ۱۲ منہ [۵۵] میں نے کہا اب بیشک ایسا تصور نہیں ہوگا ۱۲ منہ

بَابُ ٩٢ قَوْلِهِ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا

٤٦٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِيْ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُونَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اَنْتَ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهٗ فَيَسْتَحْيِي ائْتُوا نُوحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَأْتُونَهٗ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِي فَيَقُولُ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَهٗ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَ

باب وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا کی تفسیر

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے۔ انہوں نے انس سے بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

دوسری سند۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے، یزید بن ذریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے۔ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن ایسا ہوگا، ایماندار (پریشان ہو کر) جمع ہوں گے، اور (صلاح مشورہ کر کے) کہیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے پروردگار کے حضور کسی کی شفارش پہنچائیں توسب مل کر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، ان سے کہیں گے، آپ سب لوگوں کے باپ ہیں، اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو بنایا۔ اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، ہر چیز کا نام آپ کو بتلایا۔ پروردگار کے پاس ہماری کچھ سفارش کیجئے ہم کو اس مصیبت کی جگہ سے نکال کر آرام دے، وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں۔ اور اپنا قصور یاد کر کے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے سے شرم کریں گے، کہیں گے تم لوگ نوحؑ پیغمبر پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جو زمین کی طرف بھیجے گئے، یہ لوگ نوح کے پاس جائیں گے، وہاں سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے میرا یہ منہ نہیں اور اپنا یہ قصور، پروردگار سے[۲] وہ بات چاہنا جس کا علم نہیں" یاد کر کے شرمندہ ہوں گے، کہیں گے تم اللہ کے خلیل (ابراہیم پیغمبر) پاس جاؤ، یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے، ان سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے دھلا، میں اس لائق کہاں ہوں، تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر

---

[۱] باب کی حدیث میں صرف مومنوں کا آدمؑ سے کہنا مذکور ہے وعلمک اسماء کل شییٔ اس مناسبت سے امام بخاری نے اس حدیث کو یہاں بیان کیا اسماء سے فرشتوں کے یا سب چیزوں کے نام مراد ہیں، ۱۲ منہ [۲] اس کا ذکر سورۂ ہود کی اس آیت میں ہے، فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم ۱۲ منہ

أَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمُ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا مِثْلَهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا

پاس جاؤ وہ ایسے (عزت والے) بندے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ان کو توریت شریف عنایت کی۔ آخر یہ لوگ ان کے پاس آئیں گے ان سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے (بھائی) میں اس لائق نہیں، اور دنیا میں جو ایک ناحق خون کیا تھا انہوں نے، اس کو یاد کر کے اپنے پروردگار سے شرم کریں گے اور کہیں گے تم ایسا کرو۔ عیسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کا کلمہ اس کی روح ہیں یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے، ان سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے، میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو، محمد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ، وہ (عزت والے) بندے ہیں، جن کے اگلے اور پچھلے قصور اللہ نے سب معاف کر دیے ہیں، آخر یہ سب لوگ مجبور ہو کر میرے پاس آئیں گے[۱] اور وہاں سے چل کر پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت چاہوں گا، مجھ کو اجازت ملے گی، میں اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا[۲] پروردگار جب تک چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا، پھر ارشاد ہوگا محمدؐ اپنا سر اٹھا اور مانگ (کیا مانگتا ہے) ہم دیں گے اور تیرا معروضہ سنیں گے، تیری سفارش ہم قبول کریں گے[۳] میں سر اٹھا کر (پہلے) اپنے مالک کی ایسی تعریف کروں گا جو اس وقت وہ مجھ کو سکھلائے گا، پھر بندگان خدا کی سفارش کروں گا، لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی[۴] میں ان لوگوں کو بہشت میں پہنچا دوں گا، پھر لوٹ کر اپنے مالک کے پاس آؤں گا اور مالک کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا، ویسا ہی حال گزرے گا جیسے پہلے ہوا تھا، پھر سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں ان لوگوں کو بھی بہشت میں پہنچا دوں گا، پھر تیسری بار اپنے مالک پاس حاضر ہوں گا (پھر ایک حد مقرر ہوگی) پھر چوتھی بار حاضر ہوں گا، اور عرض کروں گا۔

[۱] حالانکہ وہ عذر نہ تھا ۱۲ منہ [۲] میں ان کی درخواست منظور کروں گا۔ آپ کمر ہمت باندھیں گے، اور بندگان خدا کی رہائی اور خلاصی کے لیے مستعد ہوں گے آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو ۱۲ منہ [۳] آداب عبودیت ادا کروں گا ۱۲ منہ [۴] سبحان اللہ عنایت شاہانہ ۱۲ منہ [۵] کہ ایسے ایسے بندوں کی یا اتنے بندوں کی سفارش کریں گے ۱۲ منہ۔

مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ يَعْنِىْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَالِدِيْنَ فِيْهَا،

بَابٌ ۹۵ قَالَ مُجَاهِدٌ اِلٰى شَيَاطِيْنِهِمْ اَصْحَابِهِمْ مِّنَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اللّٰهُ جَامِعُهُمْ عَلَى الْخٰشِعِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيْهِ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ صِبْغَةٌ دِيْنٌ وَمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِّمَنْ بَقِيَ لَا شِيَةَ فِيْهَا لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُوْمُوْنَكُمْ يُوْلُوْنَكُمْ الْوَلَايَةُ مَفْتُوْحَةٌ مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوْبِيَّةُ وَاِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْاِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوْبُ الَّتِيْ تُوْكَلُ كُلُّهَا فُوْمٌ فَادّٰرَءْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَآءُوْا فَانْقَلَبُوْا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتِحُوْنَ يَسْتَنْصِرُوْنَ شَرَوْا بَاعُوْا رَاعِنَا مِنَ الرُّعُوْنَةِ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّحَمِّقُوْا اِنْسَانًا قَالُوْا رَاعِنَا لَا تَجْزِىْ لَا تُغْنِىْ اِبْتَلٰى اخْتَبَرَ خُطُوٰتِ مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنٰى اٰثَارَهُ،

پروردگار اب تو دوزخ میں وہی لوگ رہ گئے ہیں۔ جو قرآن کی رو سے جو دوزخ میں رہنے کے لائق ہیں، اور جن کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا چاہیے[1] امام بخاری نے کہا قرآن کی رو سے دوزخ میں قید رہنے سے مراد ہے جن کی شان میں خالدین فیہا آیا ہے،

باب وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ کی تفسیر:۔ مجاہد نے کہا شیاطین سے مراد ان کے دوست منافق اور مشرک مرد ہیں[2] مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ کا معنے اللہ کافروں کو اکٹھا کرنے والا ہے[3]، عَلَى الْخٰشِعِيْنَ خاشعین سے مراد آپ کے ایماندار ہیں[4] بِقُوَّةٍ یعنی اس پر عمل کر کے، قوت سے یہی مراد ہے[5]۔ ابوالعالیہ نے کہا مَرَضٌ سے شک مراد ہے[6]، صِبْغَةٌ سے دین مراد ہے[7]۔ وَمَا خَلْفَهَا یعنی[8] اور پچھلے لوگوں کے لیے عبرت جو باقی رہے[9] لَا شِيَةَ کا معنی اس میں سفیدی نہیں اور ابوالعالیہ کے سوا[10] نے کہا، يَسُوْمُوْنَكُمْ کا معنی تم پر اٹھاتے تھے[11] اور (سورہ کہف میں جو) اَلْوَلَايَةُ ہے بفتحہ واؤ ہے جس کے معنے ربوبیت یعنی خدائی کے ہیں اور وِلَايَةٌ بکسرہ واؤ اس کا معنی سرداری[12] بعض لوگوں نے کہا جن جن اناجوں کو لوگ کھاتے ان کو فُوْمٌ کہتے ہیں[13] فَادّٰرَءْتُمْ کا معنی تم نے آپس جھگڑا کیا، قتادہ نے کہا فَبَآءُوْا یعنے لوٹ گئے[14]، اور قتادہ کے سوا دوسرے شخص (ابوعبیدہ) نے کہا يَسْتَفْتِحُوْنَ کا معنی مدد مانگتے تھے اشْتَرَوْا کا معنی بیچا، رَاعِنَا رعونت سے نکلا ہے عرب لوگ جب کسی کو احمق بناتے تو راعنا کہتے[15] لَا تَجْزِىْ، کچھ کام نہ آئے گی، اِبْتَلٰى کا معنے آزمایا (جانچا) خُطُوٰتِ جمع ہے خطو کی، یعنی قدم

---

۱ یعنی کافر اور مشرک باقی رہ گئے ہیں ۱۲ منہ ۲ اس کو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ اس کو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴ اس کو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ یہ بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷ اس کو عبد بن حمید نے مجاہد سے وصل کیا، ۱۲ منہ ۸ اگلے گناہوں کی سزا ۱۲ منہ ۹ اس کو ابن ابی حاتم نے ابوالعالیہ سے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۰ ابو عبید قاسم بن سلام ۱۲ منہ ۱۱ یا تم کو ہمیشہ تکلیف پہنچاتے تھے، ۱۲ منہ ۱۲ اگرچہ یہ لفظ سورۂ بقرہ میں نہیں ہے، پر دونوں کی مناسبت سے اس کو بیان کر دیا گیا ۱۲ منہ ۱۳ عطاء اور قتادہ نے ۱۲ منہ ۱۴ یہ فراء نے معنی قرآن میں نقل کیا، اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد اور ابن عباس سے نکالا کہ فوم گیہوں کو کہتے ہیں۔ ابن مسعود نے اس کو ثوم پڑھا ہے یعنی لہسن ۱۲ منہ ۱۵ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، ۱۲ منہ ۱۶ راعن کہتے ہیں احمق کو، اور جمہور نے راعنا بغیر تنوین کے پڑھا ہے، یہ صیغہ امر کا ہے مراعاۃ سے ابونعیم نے ابن عباس سے نکالا کہ راعنا یہود کی زبان میں ایک گالی ہے، سعد بن معاذ نے کئی یہودیوں کو آنحضرت کی نسبت یہ لفظ کہتے سنا، تو کہنے لگے اگر پھر کوئی تم میں سے یہ کہے گا تو میں اس کی گردن ماردوں گا ۱۲ منہ

باب ۹۶ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

۴۶۳ ـ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ۔

باب ۹۷ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنُّ صَمْغَةٌ وَّالسَّلْوٰى طَيْرٌ

۴۶۴ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ **کی تفسیر**

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے فرمایا بڑا گناہ یہ ہے کہ تو کسی اور کو اللہ کے برابر کر دے[1] حالانکہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے کہا یہ تو بے شک بڑا گناہ ہے میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ اس کو کھلانا پلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ فرمایا آپ نے ہمسایہ (پڑوسی) کی جورو سے زنا کرے۔

باب وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ **کی تفسیر**۔ مجاہد نے کہا مَنّ ایک درخت کا گوند ہے اور سلویٰ ایک پرندہ تھا[2]۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی

---

[1] ند کہتے ہیں نظیر یعنی جوڑ اور برابر والے کو انداد اس کی جمع ہے ند سے صرف یہی مراد نہیں ہے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا سمجھے کیونکہ عرب کے اکثر لوگ اور دوسرے ملکوں کے مشرک بھی خدا کو ایک ہی سمجھتے تھے جیسے فرمایا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی مشرک قرار دیا بات یہ ہے کہ اللہ کے جو صفات ہیں جیسے محیط، بصیر، علیم، سمیع، بصیر محیط، قدرت کاملہ تصرف کامل ان صفات کو کوئی دوسرا شخص دوسرے کے لیے ثابت کرے اس نے بھی اللہ کا ند یعنی مد مقابل اور برابر والا دوسرے کو ٹھہرایا۔ مثلاً کوئی شخص یہ سمجھے کہ فلاں پیر یا پیغمبر دور دراز سے ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں یا ہر بات ان کو معلوم ہو جاتی ہے یا وہ جو چاہیں سو کر سکتے ہیں تو وہ مشرک ہو گیا۔ اسی طرح جو کوئی اللہ کے سوا اور کسی کی پوجا کرے اس کے نام کا روزہ رکھے اس کی منت مانے اس کے نام پر جانور کاٹے اس کی قبر پر نیاز ندر چڑھائے، اس کے نام کا اٹھتے بیٹھتے ورد کرے۔ اس کے نام کا وظیفہ پڑھے، وہ بھی مشرک ہو گیا۔ توحید یہ ہے کہ اللہ کے سوا نہ کسی کو پکارے نہ اس سے مدد چاہے، نہ اس پر بھروسہ رکھے نہ اس کی پوجا کرے، بلکہ اللہ کے سوا سب کو عاجز اور محتاج بندہ سمجھے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی ہم کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان، اور جب تک اللہ نہ چاہے کوئی اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا، ہاں اللہ چاہے تو وہ اپنے بندے سے دوسرے بندے کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتا، اب بعضی باتیں ایسی ہیں جن کو خاص اللہ ہی سے مانگنا چاہیے جیسے اولاد کا دینا، پانی برسانا روزی کی کشائش کرنا عمر دینا بیماری سے چنگا کرنا۔ مارنا، جلانا۔ ڈوبنے سے بچانا گناہوں کی مغفرت کرنا، اگر کوئی یہ باتیں اللہ کے سوا اور کسی پیر یا پیغمبر سے مانگے تو وہ بھی مشرک ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] اس کو ترمذی نے وصل کیا، اللہ نے بھی بنی اسرائیل کو جنگل میں یہ دونوں چیزیں کھانے کو دی تھیں۔ ابن عباس نے کہا من۔ درختوں پر (باقی آئندہ)

الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ،

باب ۹۸ قَوْلِهٖ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيْرٌ

۴۶۵ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوْا وَقَالُوْا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ،

باب ۹۹ قَوْلِهٖ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيْلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرُ وَمِيْكَ وَسَرَافِ عَبْدٌ إِيْلُ اللّٰهُ،

۴۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ

(جو خود رو ہوتی ہے) من کی قسم میں سے ہے۔ اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے

باب وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ کی تفسیر رَغَدًا کا معنی اچھی طرح فراغت سے

مجھ سے محمد نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا شہر کے دروازے میں جھک کر گھسو اور زبان سے کہتے جاؤ حطۃ یعنی گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ انہوں نے کیا کیا چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے گھسے اور حطۃ کے بدل حبۃ فی شعرۃ (دانہ بالی کے اندر) کہنے لگے[1]

باب مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيْلَ کی تفسیر عکرمہ نے کہا جبر اور میک اور سراف ان تینوں لفظوں کے معنی بندہ اور ایل (عبری زبان میں) اللہ کو کہتے ہیں[2]۔

ہم سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا۔ انہوں نے عبد اللہ بن بکر سے سنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن سلام (یہود کے بڑے عالم) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) تشریف لانے کی اس وقت خبر سنی جب وہ باغ کا میوہ چن رہے تھے، وہ اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے، میں آپ سے تین باتیں ایسی پوچھتا ہوں جن کو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں بتلا سکتا، بھلا بتلائیے قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے۔ اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر پہلے کیا

بقیہ صفحہ سابقہ، جم جاتا بنی اسرائیل جتنا چاہتے اس میں سے کھاتے، سدی نے کہا وہ ترنجبین کی طرح تھا۔ قتادہ نے کہا من برف کی طرف گرتا تھا وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ھذا [1] مثل مشہور ہے بادریش بابا ہم بازی بھلا پروردگار کے ساتھ مسخراپن کرنا کون سی عقل ہے۔ آخر کو عذاب اترا۔ ذلیل و خوار ہوئے۔ ۱۲ منہ [2] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] بن یحییٰ ذہلی یا محمد بن سلام یا محمد بن بشار ۱۲ منہ ؛

طَعَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

کھائیں گے اور بچہ اپنے ماں یا باپ کی صورت میں کیوں ملتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا ابھی ابھی جبرئیلؑ نے یہ باتیں مجھ کو بتلا دیں۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے جبرئیلؑ نے، آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں، عبداللہ بن سلام نے کہا وہ تو سارے فرشتوں میں یہودیوں کا دشمن ہے[۱] اس وقت آپ نے یہ آیت پڑھی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ پھر فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے، جو لوگوں کو پورب سے پچھم لے جائے گی[۲] اور پہلا کھانا جو بہشتیوں کو ملے گا۔ وہ مچھلی کے جگر کا بڑا ہوا حصہ ہوگا (جو بہت لذیذ ہوتا ہے) اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے، جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر ہوتا ہے۔ یہ جواب سن کر عبداللہ بن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں، یا رسول اللہ یہودی بڑے مفتری لوگ ہیں آپ ان سے پہلے میرا حال پوچھیں میں کیسا ہوں اگر کہیں پوچھنے سے پہلے ان کو معلوم ہو جائے گا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تب تو مجھ پر بہتان لگائیں گے[۳] اور یہودی لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے، آپ نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا اچھے کا بیٹا ہمارا سردار اور سردار کا بیٹا آپ نے فرمایا دیکھو تو سہی اگر عبداللہ مسلمان ہو جائے

---

[۱] مردود یہودی حضرت جبرئیلؑ کو اپنا دشمن سمجھتے۔ کیونکہ انہوں نے کئی بار ان پر عذاب اتارا، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ انہوں نے نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی، بعضوں نے کہا کہ اس وجہ سے کہ یہ یہودیوں کے راز پیغمبروں کو بتلا دیتے۔ غرض یہودی بھی عجب بے وقوف لوگ تھے، بھلا حضرت جبرئیلؑ کو دیکھو ان سے دشمنی نہ رکھنا دیکھو! تمہاری ہستی ہی کیا ہے وہ ایک پر سے ساری دنیا کو الٹ سکتے ہیں، دوسرے حضرت جبرئیلؑ پروردگار کے حکم کے تابع ہیں، ان سے دشمنی رکھنا گویا پروردگار سے دشمنی رکھنا ہے (جل جلالہ) ۱۲ منہ۔

[۲] اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے، میرے خیال میں اس آگ سے ریل سے مراد ہے یعنی مشرق منتہا چین سے لے کر مغرب یعنے یورپ تک ریل جاری ہو جائے گی، ۱۲ منہ۔

[۳] مجھ کو خواہ مخواہ برا آدمی کہیں گے، خیر عبداللہ بن سلام ایک جگہ چھپ رہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

سَلَامٍ فَقَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

تو تم بھی اسلام قبول کرو گے، وہ کہنے لگے خدا کی پناہ وہ کاہے کو مسلمان ہونے لگا۔ اس وقت عبداللہ باہر نکلے اور کہنے لگے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہ سنتے ہی یہودی (لوگوں نے بات پلٹی) کہنے لگے عبداللہ تو ہم لوگوں میں ایک ذلیل آدمی ہے ذلیل کا بیٹا (خدا کی خوار) ان کی برائی کرنے لگے عبداللہ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اسی بات کا خیال تھا[1]

بَابُ قَوْلِهٖ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا

باب مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا کی تفسیر

۴۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رض أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ رض وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذٰلِكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُوْلُ لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کہتے تھے ہم لوگوں میں ابی بن کعب بڑے قاری ہیں اور علی مرتضیٰ سب سے عمدہ فاضی (جج) ہیں اس پر بھی ہم ابی بن کعب کی ایک بات نہیں مانتے وہ کہتے ہیں میں تو قرآن کی کسی آیت کی تلاوت نہ چھوڑوں گا۔ جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حالانکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے ہم جو آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں اخیر تک[2]

بَابُ قَوْلِهٖ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ

باب وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ کی تفسیر

۴۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے انہوں نے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے

[1] اس وجہ سے میں نے پہلے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا۔ اور چھپ رہا۔ ۱۲ منہ

[2] حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ گو ابی بن کعب رضؓ ہم سب سے زیادہ قرآن کے قاری ہیں مگر بعض آیتیں وہ ایسی بھی پڑھتے تھے جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی کیونکہ ان کو نسخ کی خبر نہیں پہنچی۔ حضرت عمر رضؓ کے اس قول سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کیسا بڑا ہی عالم نہ ہو۔ مگر اس کی سب باتیں ماننے کے قابل نہیں ہوتیں خطا اور لغزش ہر ایک عالم سے ہوتی ہے بڑا ہو یا چھوٹا۔ خطا سے معصوم اللہ اور پیغمبر صاحب ہیں، باقی کوئی نہیں مقلدین کو اس قول سے نصیحت لینا چاہیئے، جب ابی بن کعب کی جو صحابی تھے سب باتیں ماننے کے لائق نہ ٹھہریں۔ تو ابوحنیفہ یا شافعی کی ہر ایک رائے کیوں کر قابل تسلیم ہوگی ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى مَثَابَةً يَثُوبُونَ يَرْجِعُونَ،

۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رض وَافَقْتُ اللّٰهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدمی نے مجھ کو جھٹلایا۔ اور اس کو یہ نہیں چاہیے تھا۔ اور آدمی نے مجھ کو گالی دی اور یہ اس کو نہیں چاہیے تھا جھٹلانا تو یہ ہے، وہ کہتا ہے میں اس کو مرے بعد دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔ گالی دینا یہ ہے وہ کہتا ہے میری اولاد ہے[1] اور میں اس سے پاک ہوں کہ کسی کو جورو یا بچہ ٹھہراؤں، (سب میرے بندے اور غلام ہیں)

باب وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کی تفسیر

(اسی سورت میں) مثابۃ کا لفظ ہے اس کا معنی مرجع یعنی لوٹنے کی جگہ[2] اسی سے یثوبون یعنی لوٹتے ہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض کہتے تھے میری رائے تین باتوں میں اللہ کے علم کے موافق پڑی یا اللہ تعالیٰ نے تین باتوں میں میرے ساتھ اتفاق کیا (پہلے یہ کہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دیجیے تو بہت اچھا ہو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور دوسری یہ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے پاس اچھے برے سب قسم کے لوگ آتے ہیں اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں (یعنی اپنی بی بیوں) کو پردہ کرنے کا حکم دیجیے تو مناسب ہوگا۔ اس وقت اللہ نے پردہ کی آیت اتاری (تیسری یہ کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی پر غصے ہیں میں ان بی بیوں کے پاس گیا۔ اور ان سے کہا دیکھو تم (آنحضرت ص کو ناراض کرنے سے) باز آؤ۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ

[1] نجران کے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا اور مکہ کے مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتلاتے تھے۔ انہی کی شان میں یہ آیت اتاری ۱۲ منہ

[2] یعنی خانہ کعبہ کی طرف لوگ بار بار لوٹ کر آتے ہیں ۱۲ منہ

مِنْكُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ قَالَتْ يَا عُمَرُ اَمَا فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَآءَهٗ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ اَلْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ عُمَرَ رض

بَاب ۱۰۳ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَلْقَوَاعِدُ اَسَاسُهٗ وَاحِدُهَا قَاعِدَةٌ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ وَاحِدُهَا

۴۷۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوْا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَتْ

آپ کو تمہارے بدل تم سے بہتر بی بیاں دے گا جب میں آپ کی ایک بی بی کے پاس گیا تو وہ بول اٹھیں عمر تم کو کیا ہو گیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نصیحت نہیں کر سکتے جو تم نصیحت کرنے آئے (چلو اپنی نصیحت رہنے دو) اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری عجب نہیں بی بیوں اگر پیغمبر تم کو طلاق دے دے۔ تو اللہ تمہارے بدل تم سے بہتر بی بیاں اس کو عنایت فرمائے جو مسلمان ہوں، اخیر آیت تک ابن ابی مریم نے کہا ہم یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے (یہی حدیث بیان کی)[1]

باب وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی تفسیر (قواعد کے معنی بنیادیں (پائے) اس کا مفرد (قاعدہ) ہے اور سورہ نور میں) جو (والقواعد من النساء آیا ہے وہ اس کا مفرد قاعد ہے[2]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے حضرت عائشہؓ سے نقل کر کے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ سے بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تجھے کیا معلوم نہیں تیری قوم (قریش) نے جب کعبہ کو (اپنے وقت میں) بنایا تو ابراہیم کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو ابراہیم کی بنیادوں پر پورا کیوں نہیں کر دیتے آپ نے فرمایا (میں ایسا کرتا) مگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے[3] عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ حدیث سن کر کہا اگر عائشہ

[1] اس سند کو بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ حمید کا سماع انسؓ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [2] یعنی بڑی بوڑھی گھر میں بیٹھنے والی عورتیں ۱۲ منہ [3] ایسا نہ ہو وہ کعبہ توڑنے سے بھڑک جائیں ۱۲ منہ

هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ

نے یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کونوں کا جو حطیم کے پاس ہیں بوسہ نہیں لیتے تھے کیونکہ وہ کونے اس مقام پر نہ تھے جہاں ابراہیم نے بنیاد رکھی تھی[1]

بَابٌ قَوْلِهٖ قُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

باب قولہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا کی تفسیر

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتٰبِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ الْاٰيَةَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمرؓ نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا اہل کتاب (یہودی لوگ) توراۃ شریف کو عبری زبان میں پڑھتے اور اس کا ترجمہ عربی زبان میں مسلمانوں کو سمجھاتے (معلوم نہیں ترجمہ میں کیا کیا تصرف کرتے) آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا تم اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا یوں کہو اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا اخیر آیت تک[2]۔

بَابٌ قَوْلِهٖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

باب سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کی تفسیر

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ أَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا انہوں نے زہیر سے سنا انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں آکر) بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی لیکن آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ کا قبلہ خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے حکم الٰہی کے منتظر تھے، ایک بار ایسا ہوا (قبلہ بدلتے ہی) آپ نے

---

[1] یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ حکم ان باتوں میں ہے جن کے صحیح یا غلط ہونے میں شبہ ہو۔ لیکن قرآن کے موافق جو باتیں ہیں ان کی تصدیق اسی طرح قرآن کے خلاف جو باتیں ہوں۔ ان کی تکذیب کی ممانعت نہیں ہے امام شافعی نے ایسا ہی کہا ہے ۱۲ منہ

وَاِنَّهٗ صَلّٰى اَوْصَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِيْ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوْا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ

عصر کی (خانہ کعبہ کی طرف)، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ (اسی طرف) نماز پڑھی ان میں سے ایک شخص جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔ (عبداللہ بن عباد بن نہیک) دوسری مسجد والوں پر سے گزرا وہ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے اس شخص نے (نماز ہی میں) ان سے کہا خدا گواہ ہے میں نے (ابھی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نماز پڑھی۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ نماز ہی میں کعبے کی طرف گھوم گئے (نماز کا اعادہ نہیں کیا) اور ایسا ہوا کہ قبلہ بدلنے سے پہلے بہت لوگ شہید ہو چکے تھے[۱] ہم لوگوں کو ان کے باب میں شبہ ہوا کہ ان کی نماز قبول ہوئی یا نہیں، اُس وقت یہ آیت اتاری وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ[۲]

بَابٌ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

باب وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا کی تفسیر

۴۲۷۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے جریر اور ابو اسامہ نے اس روایت میں جریر نے جو الفاظ نقل کیے وہی بیان کیے گئے ہیں، دونوں نے اعمش سے روایت کی انہوں نے ابو صالح سے ابو اسامہ نے اعمش سے یوں نقل کیا ہم سے ابو صالح نے بیان کیا[۳] انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح پیغمبر بلائے جائیں گے (پروردگار بلائے گا) وہ عرض کریں گے پروردگار حاضر ہوں۔ جو ارشاد ہو بجا لاؤں پروردگار

---

[۱] انہوں نے بیت المقدس ہی کی طرف نماز پڑھی تھی ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے یعنی اللہ ایسا نہیں کرنے کا کہ تمہاری نماز بیکار کر دے اس کا ثواب نہ دے ہوا یہ کہ جب قبلہ بدلا تو مشرک کہنے لگے۔ اب محمد رفتہ رفتہ ہمارے طریق پر آ چلے ہیں چند روز میں پھر اپنا آبائی دین اختیار کر لیں گے: منافق کہنے لگے اگر پہلا قبلہ حق تھا تو یہ دوسرا قبلہ باطل ہے اگر دوسرا حق ہے تو پہلا باطل۔ اہل کتاب کہنے لگے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو اگلے پیغمبروں کی طرح اپنا قبلہ بیت المقدس ہی کی طرف رکھتے اس طرح کی بیہودہ باتیں بنانے لگے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سیقول السفہاء من الناس اخیر تک ۱۲ منہ [۳] یعنی ابو اسامہ نے اعمش کے سماع کی ابو صالح سے تصریح کی ۱۲ منہ

لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ،

فرمائے گا تونے میرا حکم اپنی اُمت کو پہنچا دیا تھا وہ کہیں گے جی ہاں اس وقت انکی امت والوں سے پوچھا جائیگا، نوح نے تم کو میرا حکم پہنچایا تھا (یا نہیں) وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آیا ہی نہیں تب اللہ تعالیٰ نوح سے فرمائے گا کوئی تیرا گواہ ہے، وہ کہیں گے محمدؐ اور انکی اُمت کے لوگ گواہ ہیں پھر اس امت کے لوگ گواہی دینگے کہ بیشک نوح نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا اور پیغمبر (یعنی حضرت محمدؐ) تم پر گواہ بنیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا وکذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطًا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدًا وسط کا معنے عادل[۱] بہتر۔

بَابٌ قَوْلُهٗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

باب وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ وان کانت لکبیرۃ الا علی الذین ھدی اللہ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرؤف رحیم کی تفسیر۔

۴۷۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ اِذْ جَآءَ جَآءٍ فَقَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْاٰنًا اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا فَتَوَجَّهُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ،

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا، لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص[۲] آیا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں یہ حکم اُتارا کہ آپ کعبے کی طرف منہ کریں، تم بھی کعبے کی طرف منہ کرو۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف پھر گئے[۳]

---

[۱] یہ جملہ حدیث میں داخل ہے راوی کا کلام نہیں ہے۔ وسط کا معنے بہتر، عرب لوگ کہتے ہیں، فلان وسط فی قومہ یعنی اپنی قوم والوں میں حسب سے بہتر ہے۔ ابو معاویہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پروردگار پوچھے گا تم کو کیسے معلوم ہوا وہ عرض کریں گے ہمارے پیغمبر صاحب نے ہم کو خبر دی کہ اگلے پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچا دیئے اور انکی خبر سچی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر سُنی ہوئی بات کا یقین ہو جائے تو اُس کی گواہی دے سکتا ہے، اور فقہائے نے اس باب میں تفصیل کی ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ کس قسم کے مقدمات میں شہادت سمعی دینا درست ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] عباد بن بشر ۱۲ منہ

باب ۸ قَوْلُہٗ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ اِلٰی عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

۴۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ لَمْ یَبْقَ مِمَّنْ صَلَّی الْقِبْلَتَیْنِ غَیْرِیْ۔

باب ۹ قَوْلُہٗ وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ

۴۷۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی بَیْنَا النَّاسُ فِی الصُّبْحِ بِقُبَآءٍ جَآءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اللَّیْلَةَ قُرْاٰنٌ وَاُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْکَعْبَةَ اَلَا فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَکَانَ وَجْهُ النَّاسِ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا بِوُجُوْهِهِمْ اِلَی الْکَعْبَةِ۔

باب ۱۰ قَوْلُہٗ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ اِلٰی قَوْلِهٖ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ،

۴۷۷ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ بَیْنَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اللَّیْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْکَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَکَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَی الْکَعْبَةِ۔

باب قد نری تقلب وجهك فی السماء کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے انس رضی سے انہوں نے کہا اب کوئی صحابی میرے سوا باقی نہیں ہے جس نے دونوں (بیت المقدس) اور کعبہ کیطرف نماز[۱]

باب ولئن اتیت الذین اوتوا الکتاب بکل آیۃ ما تبعوا قبلتك الآیۃ کی تفسیر

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی سے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا اور کہنے لگا، آج رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا اور یہ حکم ہوا کہ آپ نماز میں کعبے کی طرف منہ کریں تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرو اُس وقت لوگوں کے منہ شام کیطرف تھے انہوں نے گھوم کر کعبے کیطرف منہ کر لیا۔

باب الذین آتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم وان فریقا منھم لیکتمون الحق الآیۃ کی تفسیر

ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی سے اُنہوں نے کہا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات کو قرآن اُترا آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنیکا حکم ہوا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کر لو۔ اُس وقت اُنکے منہ شام کی طرف تھے وہ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف گھوم گئے۔

---

[۱] معلوم ہوا کہ انس رضی تمام صحابہ کے بعد مرے، ابن عبد البر نے کہا کہ انس رضی کے بعد کوئی صحابی زندہ نہ رہا، ایک ابو الطفیل رہ گئے تھے۔ حافظ نے اس پر اعتراض کیا ۱۲ منہ رح

پڑھی ہو۔۔۔

باب ۱۱ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ،

باب ۱۲ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ، شَطْرَهُ، تِلْقَاءَهُ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ،

باب ۱۳ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ إِلٰى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ،

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ

باب ولكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات اينما تكونوا يأت بكم الله جميعاً ان الله على كل شئ قدير کی تفسیر

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابواسحٰق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم نے (مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر آپ نے کعبہ کیطرف منہ کر لیا

باب ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وانه للحق من ربك وما الله بغافل عما تعملون کی تفسیر شطر کے معنی طرف۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ایسا ہوا لوگ مسجد قبا میں صبح[۱] کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) کہنے لگا آج رات کو قرآن اترا، اور کعبے کیطرف منہ کرنیکا حکم ہو گیا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کر لو، یہ سنتے ہی وہ لوگ اُسی حالت میں (یعنی نماز ہی میں) گھوم گئے اور کعبے کی طرف منہ کر لیا اسوقت ان لوگوں کا منہ شام کی طرف تھا۔

باب ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم الاٰية کی تفسیر

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ لوگ مسجد قبا میں

[۱] حالانکہ رات گذر چکی تھی، صبح ہو گئی تھی۔ مگر چونکہ صحابہ صبح کی نماز بہت تاریکی میں پڑھا کرتے تھے تو گویا رات باقی ہے ۱۲ منہ رح

جَاءَ هُنَّ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ، شَعَائِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ،

۴۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ

صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا اور کہنے لگا رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا آپکو کعبے کیطرف منہ کرنے کا حکم ہوگیا، تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرلو، اُسوقت اُنکے منہ شام کیطرف تھے، یہ سنتے ہی وہ کعبہ کیطرف گھوم گئے

باب ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلاجناح علیہ ان یطوف بہما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم کی تفسیر۔ شعائر شعیرہ کی جمع ہے یعنی نشانیاں[1]۔ ابن عباس رض نے کہا، صفوان کا لفظ جو اس سورت میں ہے، اُس کا معنی پتھر[2] بعضوں نے کہا، صفوان سپاٹ چکنے پتھر جن پر کچھ نہیں اُگتا، اس کا مفرد صفوانہ ہے، جیسے صفا یہ بھی جمع ہے (اِس کا مفرد صفاۃ ہے۔)

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینیسی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض ام المومنین سے پوچھا، اُس وقت میں لڑکا کم سن تھا، یہ جو قرآن شریف میں ہے کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی حج یا عمرہ کرے تو ان کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس سے تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا اور مروے کا طواف نہ کرے تب بھی کوئی قباحت نہیں۔ حضرت عائشہ رض نے کہا نہیں یہ نہیں نکلتا۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے، اگر کوئی اُن کا طواف نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہوا یہ کہ یہ آیت انصار کے باب میں اُتری وہ احرام میں مناۃ (بُت) کا نام پکارتے یہ بت قدید کے برابر رکھا ہوا

---

[1] یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے۔ ابن اثیر نے کہا شعائر سے اعمال اور مناسک حج مراد ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

تھا[1] انصاری لوگ صفا مروے کا پھیرا بُرا سمجھتے تھے[2] جب اسلام کا زمانہ آیا، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اُس وقت یہ آیت اُتری:۔ ان الصفا و المروۃ من شعائر اللّٰہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے پوچھا صفا مروے کا پھیرا انہوں نے کہا ہم لوگ (شروع اسلام میں) یہ سمجھے کہ صفا مروے کا پھیر کرنا جاہلیت کی ایک رسم ہے، اور ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری:۔ ان الصفا والمروۃ اخیر تک۔

بَابٌ ۱۱۵ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا وَاحِدُهَا نِدٌّ

باب ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰہ کی تفسیر

انداداً ند کی جمع ہے، یعنی مقابل والا (ہمسر)

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے اُنہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی، اور میں (اپنی طرف) ایک بات اور کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کسی (مقابل والے) شریک کو پکارتا ہو اُسکو اللہ کے برابر سمجھتا ہو) وہ دوزخ میں جائیگا۔ اور میں یہ کہتا ہوں جو کوئی ایسی حالت میں مرے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی شریک کو نہ پکارتا ہو (یعنی توحید پر) وہ (ایک نہ ایک دن) بہشت میں جائیگا گو کتنا ہی گنہگار ہو۔

بَابٌ ۱۱۶ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عُفِيَ تُرِكَ

باب یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر، عذاب الیم تک کی تفسیر

عفی کا معنی چھوڑ دیا جائے۔

---

[1] قدید ایک مقام ہے مکہ کی راہ میں مناۃ بت وہیں رکھا تھا ۱۲ منہ [2] اور قریش صفا مروے کا پھیرا کیا کرتے تھے ۱۲ منہ [3] یعنی مقتول کے وارث قتل عمد میں قصاص کا مطالبہ چھوڑ دیں، اور دیت پر راضی ہو جائیں ۱۲ منہ

۴۸۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ

۴۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ

۴۸۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا

ہم سے عبداللہ بن حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے۔ کہا میں نے مجاہد سے سُنا کہا میں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے کہ بنی اسرائیل (یعنی یہودیوں) میں قصاص کا رواج تھا، لیکن دیت کا دستور نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے یہ ارشاد فرمایا مسلمانو! تم میں جو لوگ مارے جائیں اُن میں جان کے بدل جان کا حکم دیا جاتا ہے، آزاد کے بدل آزاد قتل کیا جائے اور غلام کے بدل غلام اور عورت کے بدل عورت۔ پھر جس کو اُس کے بھائی کی طرف سے کچھ چھوڑ دیا جائے یعنی قتل عمد میں مقتول کے وارث قصاص چھوڑ کر دیت پر راضی ہو جائیں تو اُن کو دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کرنا چاہئیے اور قاتل کو اچھی طرح دیت ادا کرنا چاہئیے۔ یہ دیت کا حکم اللہ کی ایک تخفیف اور رحمت ہے یعنے اگلے لوگوں پر صرف قصاص کا حکم تھا اور تمہارے لئے دیت بھی جائز رکھی گئی۔ اب اسکے بعد جو کوئی زیادتی کرے یعنی دیت قبول کر لینے پر بھی قاتل کو قتل کرے اسکو تکلیف کا عذاب ہوگا۔

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے حمید نے اُن سے انسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم کرتی ہے[1]

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سہمی سے سُنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے اُنکی پھوپھی ربیع بن بنت نضر نے ایک جوان لڑکی کا دانت توڑ ڈالا، ربیع کے لوگوں نے اُس سے معافی چاہی، لیکن لڑکی کے لوگوں نے معافی نہ دی، پھر ربیع کے لوگوں نے کہا اچھا

[1] جب مقتول یا مجروح کے ورثا دیت پر راضی نہ ہوں ۱۲ منہ ۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ نَضْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ،

دیت لے لو اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے [1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، قصاص کی درخواست کی، آپ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ اس پر ربیع کے بھائی انس بن نضر کہنے لگے یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا، قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا، ایسا تو کبھی نہیں ہونے کا کہ ربیع کا دانت توڑا جائے۔ آپ نے فرمایا انس یہ تو (کیا کہتا ہے) اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دے رہی ہے (قصاص ہونا ضرور ہے) پھر (خدا کی قدرت سے) ایسا ہوا کہ اس لڑکی کے وارث راضی ہو گئے انہوں نے قصاص معاف کر دیا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں، اگر اللہ کے کرم پر بھروسا کر کے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اُنکی قسم سچی کر دیتا ہے [2]

بَابُ قَوْلِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ،

باب یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

۴۸۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ،

ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی۔ انہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا۔ کہ جاہلیت کے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو (آنحضرت صلعم نے) فرمایا۔ اب جسکا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے، اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۴۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے

---

[1] قصاص کے طالب رہے ۱۲ منہ رح [2] جیسے انس بن نضر نے قسم کھالی تھی کہ ربیع کا دانت کبھی نہیں توڑا جائیگا، بظاہر اسکی امید نہ تھی، لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے لڑکی کے وارثوں کا دل ایک دم پھیر دیا۔ انہوں نے قصاص معاف کر دیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَ عَاشُوْرَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ،

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہ حکم ہوا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے، جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ،

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ اشعث بن قیس اُن کے پاس گئے وہ کھانا کھا رہے تھے[۱] اشعث نے کہا یہ دن تو عاشورے کا ہے عبداللہ نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے اس دن کا روزہ رکھتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ آؤ کھانا کھاؤ۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ،

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عاشورے کے دن قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب مدینہ میں آپ تشریف لائے تو عاشورے کے دن روزہ رکھا لوگوں کو بھی اُس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا[۲] پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے اور عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ اب یہ قرار پایا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے، جس کا جی چاہے وہ نہ رکھے[۳]

---

[۱] عبداللہ نے اشعث سے کہا آؤ کھانا کھاؤ ۱۲ منہ رح [۲] اُس دن روزہ رکھنا چاہیئے ۱۲ منہ [۳] معلوم ہوا کہ عاشورے کے روزے کی فرضیت جاتی رہی، لیکن استحباب باقی ہے۔ اس کا ذکر کتاب الصوم میں گذر چکا ۱۲ منہ ۔

بَابُ قَوْلِهٖ أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ إِذَا خَافَتَا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّأَفْطَرَ وَقِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيْقُوْنَهٗ وَهُوَ أَكْثَرُ

۴۱۹۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيْرَةُ لَا يَسْتَطِيْعَانِ أَنْ يَّصُوْمَا

باب ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون کی تفسیر

عطاء بن ابی رباح نے کہا ہر بیماری میں افطار کرنا (یعنی روزہ نہ رکھنا) درست ہے[1] جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اور کسی بیماری کو خاص نہیں کیا) اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا، دودھ پلانے والی یا پیٹ والی عورت کو اپنی جان کا یا اپنے بچے کی جان کا ڈر ہو تو وہ افطار کریں، پھر قضا رکھ لیں[2] لیکن بوڑھا ضعیف شخص جب روزہ نہ رکھ سکے (تو وہ فدیہ دے) انس بن مالک جب بہت بوڑھے ہو گئے تھے تو انہوں نے ایک سال یا دو سال (اپنی اخیر عمر میں) ہر دن ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلایا اور روزہ نہیں رکھا[3] اکثر لوگوں نے اس آیت میں یطیقونہ پڑھا ہے (اطاق یطیق سے)[4]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو زکریا بن اسحاق نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رض سے سنا وہ یوں پڑھتے تھے، وعلی الذین یطوقونہ فدیۃ طعام مسکین ابن عباس رض نے کہا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے، یطوقونہ کا معنے طاقت نہیں رکھتے انکو روزے سے سخت تکلیف ہوتی ہے یعنی بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت جو روزہ نہیں

---

[1] خواہ خفیف بیماری ہو یا سخت بیماری ہو، اس بیماری کو روزہ مضر ہو یا نہ ہو۔ اس اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا، اوپر مقدمہ کتاب میں گزر چکا ہے کہ امام بخاری نے اسی اثر کو بیان کیا جب اسحاق بن راہویہ انکے استاد نے اُن پر اعتراض کیا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

[2] ان دونوں اثروں کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں انس بن مالک رض کی عمر ایک سو تین یا ایک سو دس برس کی ہوئی اس اثر کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] جس کے معنے یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے، جیسے بوڑھا ضعیف۔ اور بعضوں نے کہا لفظ لا یہاں مقدر ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا،

بَابُ ۱۱۹ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

۴۹۲، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ
قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ،

۴۹۳، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ
سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ
يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ
كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى
نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا
مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ،

بَابُ ۱۲۰ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ
إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ
لَهُنَّ عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ
وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ،

۴۹۴، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا

رکھ سکتے وہ ایسا کریں کہ ہر روزے کے بدل ایک مسکین کو کھانا دیں[۱]

باب فمن شهد منكم الشهر فليصمه کی تفسیر

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ
نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے
ابن عمرؓ سے انہوں نے یہ آیت یوں پڑھی:- وعلی الذین
یطیقونہ فدیۃ طعام مساکین اور کہا یہ آیت منسوخ ہے[۲]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر
نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے
انہوں نے یزید بن ابی عبید سے جو سلمہ بن اکوعؓ کے غلام تھے
انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری
وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین توجس کا جی چاہتا وہ
روزہ نہ رکھتا فدیہ دیدیتا یہاں تک کہ اسکے بعد والی آیت (فمن شهد
منكم الشهر فليصمه) اُتری اور آیت منسوخ ہوگئی۔ امام بخاری
نے کہا بکیر (جو یزید کے شاگرد تھے) یزید سے پہلے ۱۲۰ھ میں مرگئے[۳]

**باب احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم
هن لباس لكم وانتم لباس لهن علم الله انكم
كنتم تختانون انفسكم فتاب عليكم وعفا
عنكم فالان باشروهن وابتغوا ما كتب الله
لكم کی تفسیر۔**

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے
انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے دوسری

---

[۱] یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے، اور ابتدائے اسلام میں یہی حکم ہوا تھا کہ جسکا جی چاہے وہ روزہ رکھے جس کا جی چاہے فدیہ دے۔ پھر بعد کو اس آیت سے فمن شهد منكم الشهر فليصمه یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ البتہ جو شخص اس قدر بوڑھا ہو جائے کہ روزہ نہ رکھ سکے اس کیلئے افطار کرنا اور فدیہ دینا جائز ہے ۱۲ منہ رح [۲] یہی قول راجح ہے کیونکہ اگر وعلی الذین یطیقونہ سے وہ لوگ مراد ہوتے جنکو روزے کی طاقت نہیں تو آگے یہ ارشاد کیوں ہوتا وان تصوموا خیر لکم ۱۲ منہ [۳] اور یزید بن ابی عبید زندہ رہے ۱۴۶ھ یا ۱۴۷ھ ہجری میں انکا انتقال ہوا۔ اور یہی سبب تھا کہ مکی بن ابراہیم امام بخاری کے شیخ نے یزید بن ابی عبید کو پایا۔ امام بخاری کی اکثر ثلاثی حدیثیں اسی طریق سے۔

أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ

بَابُ (۲) قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلٰى قَوْلِهِ تَتَّقُونَ اَلْعَاكِفُ الْمُقِيمُ،

۴۹۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتّٰى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي قَالَ إِنَّ وِسَادَتَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ،

۴۹۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

سند اور ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو (شروع زمانہ میں) لوگ رمضان کے سارے مہینے عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ اب بعض مردوں (عمرؓ اور کعبؓ) نے چوری چوری رات کو جماع کیا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم الخ

باب وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد یتقون تک کی تفسیر۔ عاکف کا معنے اقامت کرنے والا[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے[2] انہوں نے دو ڈوریاں لے لیں۔ ایک سفید ایک کالی اور رات کو اُنکو دیکھا تو دونوں میں تمیز نہیں ہوئی (اسوقت تک کھاتے پیتے رہے) جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ میں نے اپنے تکیے کے نیچے دو ڈوریاں رکھ لی تھیں، آپ نے (مزاح کے طور پر) فرمایا تیرا تکیہ تو بہت بڑا ہے کہ (صبح کی) سفید دھاری اور کالی دھاری اسکے تلے آ گئی[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلعم سے پوچھا آیت میں

---

[1] یعنی مسجد میں اعتکاف کرنے والا ۱۲ منہ [2] جب یہ آیت اتری حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الصیام میں گذر چکی ہے۔ عدی بن حاتم آیت کا مطلب یہ سمجھے کہ خیط ابیض اور خیط اسود سے حقیقتاً کالے اور سفید ڈورے مراد ہیں حالانکہ آیت میں کالی اور سفید دھاری سے رات کی تاریکی اور صبح کی روشنی مقصود ہے ۱۲ منہ رحمہ

مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

خیط ابیض اور خیط اسود سے کیا کالے دھاگے مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا تو بھی (عجب) بے وقوف آدمی ہے[۱] اگر (رات کو) یہ دھاگے دیکھا کرتا ہے، پھر آپ نے فرمایا دھاگے مراد نہیں ہیں بلکہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَأُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل سعدؓ سے انہوں نے کہا پہلے اتنی ہی آیت اُتری تھی کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود اور من الفجر کا لفظ نہیں اُترا تھا تو کئی لوگ جب روزہ رکھنا چاہتے، اپنے پاؤں میں ایک سفید ایک کالا دھاگا باندھ لیتے اور رات کو برابر کھاتے پیتے رہتے جب تک اُن دھاگوں میں تمیز نہ ہوتی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اُتارا من الفجر تب انکو معلوم ہوا کہ کالے دھاگے سے مراد رات اور سفید دھاگے سے دن مراد ہے۔

بَابٌ ۱۲۲ قَوْلِهِ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ،

باب ولیس البر بأن تأتوا البیوت من ظھورھا ولکن البر من اتقی وأتوا البیوت من ابوابھا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون کی تفسیر۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا،

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں جب لوگ احرام باندھتے تو گھروں میں پشت کی طرف سے (چھت پر چڑھ کر) آتے تھے اُسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ولکن البر من اتقی وأتوا البیوت من ابوابھا۔

بَابٌ ۱۲۳ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

باب وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین

[۱] لفظی ترجمہ یوں ہے، تیرا سر پیچھے کی طرف سے بہت چوڑا ہے یعنی گدی بہت چوڑی ہے اکثر ایسا آدمی بے وقوف ہوتا ہے ۱۲ منہ

وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ،

للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظلمین۔ کی تفسیر۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رض فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ دَمَ اَخِيْ فَقَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ فُلَانٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ رض فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللّٰهُ فِيْهِ قَالَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے۔ جب عبداللہ بن زبیر کا فتنہ ہوا[1] اُن پر حجاج ظالم نے حملہ کیا مکہ کا محاصرہ کیا، تو دو شخص (علاء بن عرار اور حبان سلمی) انکے پاس آئے، کہنے لگے تم دیکھتے ہو لوگ (آپس کی لڑائیوں سے) تباہ ہو گئے (یا تم دیکھتے ہو انہوں نے کیا کر رکھا ہے) اور تم عمرؓ فاروق کے بیٹے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو ایسے وقت میں نکلتے کیوں نہیں (اس فساد کو دفع کرو) انہوں نے کہا میں اس وجہ سے نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ نے بھائی مسلمان کا خون کرنا حرام کیا ہے، انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے اُن سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے، انہوں نے کہا ہم لوگ تو یہاں تک لڑے کہ فتنہ یعنی شرک اور کفر باقی نہ رہا، اور اللہ ہی کا سچا دین رہ گیا اور تم لوگ اس لئے لڑتے ہو کہ فتنہ اور فساد پیدا ہو (اسلام ضعیف ہو کافروں کو قوت ہو) اور خدا کے برخلاف دوسروں کا حکم سنا جائے۔ عثمان بن صالح نے عبداللہ بن وہب سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے، انہوں نے کہا مجھ سے فلاں شخص (عبداللہ بن لہیعہ[2]) اور حیوہ بن شریح نے بیان کیا انہوں نے بکر بن عمرو معافری سے اُن سے بکیر بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ایک شخص (حکیم) عبداللہ بن عمرؓ پاس آیا، کہنے لگا ابو عبدالرحمٰن تم کو کیا ہو گیا ہے ایک سال حج کرتے ہو ایک سال عمرہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تم نے بالکل

ف۱ یہ ۷۳ھ ہجری کا واقعہ ہے اسی سال کے آخر میں عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے۔ اور ۷۴ھ ہجری میں عبداللہ بن عمرؓ نے بھی وفات پائی رضی اللہ عنہم ۱۲

ف۲ عبداللہ بن لہیعہ راوی باجماع محدثین ضعیف ہے۔ امام بخاری نے اسکی روایت تنہا بیان نہیں کی بلکہ حیوہ بن شریح کے ساتھ ملا کر ۱۲

یَا ابْنَ اَخِیْ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ اِیْمَانٍ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَاَدَاءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ الْبَیْتِ قَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَاذَکَرَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَہُمَا اِلٰی قَوْلِہٖ اَمْرِ اللّٰہِ قَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْاِسْلَامُ قَلِیْلًا فَکَانَ الرَّجُلُ یُفْتَنُ فِیْ دِیْنِہٖ اِمَّا قَتَلُوْہُ وَاِمَّا یُعَذِّبُوْہُ حَتّٰی کَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَکُنْ فِتْنَۃٌ قَالَ فَمَا قَوْلُکَ فِیْ عَلِیٍّ رض وَعُثْمَانَ رض قَالَ اَمَّا عُثْمَانُ فَکَانَ اللّٰہُ عَفَا عَنْہُ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَکَرِھْتُمْ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْہُ وَاَمَّا عَلِیٌّ رض فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُہٗ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ فَقَالَ ھٰذَا بَیْتُہٗ حَیْثُ تَرَوْنَ ،

چھوڑ دیا۔ اور تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے جہاد کی (کیسی فضیلت بیان کر کے اُسکی) رغبت دلائی ہے، انہوں نے کہا میرے بھتیجے! اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ اور رسول پر ایمان لانا، پانچوں نمازیں ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، خانہ کعبہ کا حج کرنا[1] پھر وہ کہنے لگا ابو عبد الرحمٰن تم نے (سورۂ حجرات کی) یہ آیت نہیں سُنی کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں، تو ان میں میل جول کرا دو۔ اگر ایک گروہ نہ مانے دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے اُس وقت تک لڑو جبتک وہ اللہ کا حکم مان لے۔ اور سورۂ بقرہ کی یہ آیت کہ اُن سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں یہ کام کر چکے۔ اُس وقت مسلمان بہت تھوڑے تھے (کافروں کا ہجوم تھا) تو کافر لوگ مُسلمانوں کا دین خراب کرتے تھے کہیں مُسلمانوں کو مار ڈالتے تھے کہیں تکلیف دیتے تھے[2] یہاں تک کہ مُسلمان بہت ہو گئے، فتنہ جاتا رہا۔ پھر اُس شخص نے پوچھا اچھا یہ تو کہو علی رض اور عثمان کے باب میں تمہارا کیا اعتقاد ہے[3] انہوں نے کہا عثمان کا قصور[4] اللہ نے معاف کر دیا[5] لیکن تم اس معافی کو اچھا نہیں سمجھتے[6] اب رہے حضرت علی رض وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپکے داماد تھے اور ہاتھ کے اشارے سے بتلایا یہ دیکھو اُن کا گھر آنحضرت کے گھر سے ملا ہوا[7]

بَابٌ قَوْلِہٖ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اَلتَّھْلُکَۃُ وَالْھَلَاکُ وَاحِدٌ ،

باب وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین کی تفسیر۔ تہلکہ اور ہلاک دونوں کے ایک معنے ہیں (یعنی تباہی)

[1] جہاد کرنا کچھ رکن نہیں ہے، جس کے بغیر اسلام پورا نہ ہو سکے ۱۲ منہ رح [2] فتنہ سے یہی مراد ہے ہم لوگ لڑے ۱۲ منہ [3] تم انکو اچھا سمجھتے ہو یا برا ۱۲ منہ [4] جنگ احد میں بھاگ نکلنا ۱۲ منہ رح [5] فرمایا ولقد عفا اللہ عنہم ۱۲ منہ [6] اُنپر عیب لگاتے ہو الزام رکھتے ہو ۱۲ منہ [7] خارجی مردود حضرت عثمان رض پر بہت سے طعن کرتے ایک طعن یہ بھی تھا کہ وہ جنگ احد سے بھاگ نکلے تھے، حضرت علی کو بھی اس وجہ سے بُرا کہتے کہ وہ مسلمانوں سے لڑے عبد اللہ بن عمر رض نے اُن کا رد کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؐ

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ،

ہم سے اسحٰق نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمائل نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سُنا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا یہ آیت وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے باب میں اُتری ہے[1]

بَابٌ ۲۵ قَوْلِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَأْسِهٖ،

باب فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ کی تفسیر۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً،

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے اُنہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن معقل سے سُنا انہوں نے کہا میں اس مسجد میں یعنے کوفہ کی مسجد میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے اُن سے یہ آیت پوچھی ففدیۃ من صیام انہوں نے کہا لوگ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے[2] اس وقت میرے سر میں اتنی جوئیں ہوگئی تھیں، منہ پر جوئیں گر گر آ رہی تھیں، آپ نے فرمایا میں یہ نہیں سمجھا تھا کہ تجھ کو ایسی سخت تکلیف ہے، اچھا تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے میں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ ہر مسکین کو آدھا صاع، میوے یا اناج کا دیدے، اور اپنا سر منڈا ڈال، کعب نے کہا، یہ خاص میرے باب میں اُتری مگر اسکا حکم تم سب لوگوں کیلئے عام ہے[3]

بَابٌ ۲۶ قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ،

باب فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج کی تفسیر۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بخیلی کر کے اپنے تئیں ہلاکت میں مت ڈالو، یہی تفسیر صحیح ہے۔ اور مسلم اور نسائی اور ابو داؤد نے ابو ایوب انصاری سے روایت کیا ہے کہ ایک مسلمان روم کے کافروں کی صف میں گھس گیا لوگوں نے کہا اُس نے اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا، ابو ایوب نے کہا ولا تلقوا بایدکم الی التہلکہ کا یہ مطلب نہیں ہے یہ آیت ہم انصاریوں کے باب میں اُتری، جب مسلمان بہت ہوگئے تو ہم نے کہا اب ہم گھروں میں رہ کر اپنے مال اسباب درست کرینگے اُسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تو تہلکہ سے مراد گھروں میں رہنا اور جہاد چھوڑ دینا ہے۔ ابن جریر اور ابن منذر نے باسناد صحیح نکالا کہ ایک شخص لڑائی میں کافروں پر جا پڑا، اور مارا گیا۔ لوگ کہنے لگے اُس نے اپنی جان تہلکہ میں ڈالی حضرت عمرؓ نے کہا لوگ جھوٹے ہیں اُس نے تو دنیا دیکر آخرت مول لے لی ۱۲ منہ [2] یعنی احرام کی حالت میں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے

عِمْرَانَ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رض قَالَ اُنْزِلَتْ اٰیَةُ الْمُتْعَةِ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَفَعَلْنَاھَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُنْزَلْ قُرْاٰنٌ یُحَرِّمُہٗ وَلَمْ یَنْہَ عَنْہَا حَتّٰی مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِہٖ مَا شَاءَ،

انہوں نے ابو بکر عمران سے کہا ہم سے ابو رجاء نے بیان کیا انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا تمتع کی آیت اللہ کی کتاب میں اُتری اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا (عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا پھر حج کیا) اور اس کے بعد کوئی آیت قرآن کی ایسی نہیں اُتری جس سے تمتع منع ہوا، آنحضرتؐ نے منع کیا یہانتک کہ آپکی وفات ہو گئی اب ایک شخص (حضرت عمرؓ) اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہنے لگا[۵۱]

بَابٌ ۱۲۷ قَوْلِہٖ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ،

باب لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم کی تفسیر

۳۰۵۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَتْ عُکَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِی الْجَاھِلِیَّةِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ یَّتَّجِرُوْا فِی الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ،

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذو المجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں پھر مسلمانوں نے حج کے موسم میں سوداگری کرنا بُرا سمجھا اس وقت یہ آیت اُتری لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم یعنی حج کے موسم میں اپنے مالک کا فضل ڈھونڈنے (سخاوت کرنے) میں کوئی گناہ نہیں

بَابٌ ۱۲۸ قَوْلِہٖ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ،

باب ثم افیضوا من حیث افاض الناس کی تفسیر

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَةَ رض کَانَتْ قُرَیْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِیْنَہَا یَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَکَانُوْا یُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ وَکَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حازم نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا قریش کے لوگ اور جو اُن کے طریق پر چلتے تھے (عرفات کے بدل) مزدلفہ میں وقوف کرتے (ٹھہرا کرتے) اُن لوگوں کو حمس کہتے[۵۳] باقی عرب

---

[۵۱] تمتع سے منع کرنے لگے، لیکن اُنکی رائے برخلاف قرآن اور حدیث کے قابل قبول نہیں ہے عمران بن حصینؓ کے اس کلام سے مقلدین کو نصیحت لینا چاہیے۔ جب حضرت عمرؓ کی رائے جو خلفاء راشدین میں سے تھے، جنکے اتباع کا حکم ہے برخلاف قرآن و حدیث کے لائق تسلیم نہ ٹھہری تو دوسرے مجتہدین کس شمار میں ہیں اُنکی رائے جو حدیث شریف کے برخلاف ہو دیوار پر پھینک مارنے کے قابل ہے، جیسے خود انہوں نے وصیت کی ہے اب یہ امر کہ حضرت عمرؓ تمتع سے کیوں منع کرتے تھے، اس کا بیان کتاب الحج میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [۵۲] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[۵۳] یعنی دین کے پکے اور سخت، اُن لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ہم حرم کے خادم ہیں حرم کی حد سے باہر نہیں جاتے عرفات حل میں ہے یعنی حرم کی حد سے باہر ہے ۱۲ منہ

فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ،

لوگ عرفات کا وقوف کرتے، جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ عرفات جائیں وہاں ٹھہریں، پھر وہاں سے لوٹ کر (مزدلفہ میں) آئیں، ثم افیضوا من حیث افاض النّاس سے یہی مراد ہے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَطُوفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰى يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلٰى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ أَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلٰثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَبِيتُونَ بِهِ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا أَوْ أَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ أَفِيضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ،

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا (جو کوئی تمتع کرے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے وہ) جب تک حج کا احرام نہ باندھے بیت اللہ کا (نفل) طواف کرتا ہے، جب حج کا احرام باندھے اور عرفات جانے کو سوار ہو تو (حج کے بعد) جو قربانی ہو سکے وہ کرے اونٹ یا گائے یا بکری ان تینوں میں سے جو ہو سکے، اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے۔ عرفہ کے دن سے پہلے اگر اخیر روزہ عرفہ کے دن آجائے، تب بھی کوئی قباحت نہیں، خیر مکہ سے چل کر عرفات کو جائے وہاں عصر کی نماز سے رات کی تاریکی ہونے تک ٹھیرے، پھر عرفات سے اس وقت لوٹے جب دوسرے لوگ لوٹیں اور سب لوگوں کے ساتھ رات مزدلفہ میں گذارے اور اللہ کی یاد اور تکبیر و تہلیل بہت کرتا رہے۔ صبح ہونے تک صبح کو لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے (منا کو) لوٹے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم، یعنے کنکریاں مارنے تک اسی طرح اللہ کی یاد اور تکبیر و تہلیل کرتے رہو۔

بَابُ ۱۲۹ قَوْلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

باب ومنہم من یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی تفسیر

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے کہا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

بَابٌ ۱۳ قَوْلِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلنَّسْلُ الْحَيَوَانُ۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهٗ قَالَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۱۳ قَوْلِهٖ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ (اِلٰى) قَرِيْبٌ۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا خَفِيْفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلَا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ فَلَقِيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رض فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر) یوں دعا کرتے تھے، اللّٰھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

باب وھو الد الخصام کی تفسیر۔ اس سورت میں جو (دو یھلك الحرث والنسل ہے تو عطا نے کہا نسل سے مراد جانور ہے[1]

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے مرفوعاً روایت کی سب لوگوں میں اللہ کو وہ شخص زیادہ ناپسند ہے جو الد الخصم (بڑا لڑنے والا جھگڑالو) ہو، عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہی حدیث جو اوپر گزری)[2]

باب ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یأتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء کی تفسیر

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سُنا وہ کہتے تھے ابن عباس نے (سورۂ یوسف میں) یوں پڑھا: حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا تخفیف کے ساتھ اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس آیت کا ہے یہ آیت (سورۂ بقرہ کی) پڑھی حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب[3] ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیر رضؓ سے ملا میں نے اُن سے ابن عباس کی یہ تفسیر بیان کی انہوں نے کہا حضرت عائشہ تو کہتی تھیں اللہ کی پناہ پیغمبر[4] تو جو وعدہ اللہ نے

---

[1] اس کو طبری نے ابن جریج کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے یہ سند اس لئے بیان کی کہ اس میں رفع کی صراحت ہے یہ سفیان ثوری کی جامع میں موصول ہے ۱۲ منہ [3] یعنی جیسے اس آیت میں ہے کہ پیغمبر اور مسلمان اللہ کی مدد دور اور مستبعد سمجھ کر یہ کہنے لگے متی نصر اللہ ایسے ہی سورۂ یوسف کی آیت کا مطلب ہے کہ جب پیغمبر اللہ کی مدد سے نا اُمید ہو گئے اور سمجھے کہ اللہ نے جو وعدہ مدد کا فرمایا تھا وہ سچ نہ تھا ۱۲ منہ [4] کہیں پیغمبر بھی اللہ کا وعدہ جھوٹ سمجھ سکتے ہیں ۱۲ منہ

إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا مُثَقَّلَةً،

اُن سے کیا ہے اُسکو سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے سے پہلے پورا ہو گا بات یہ ہے کہ پیغمبروں کی آزمائش برابر ہوتی رہی ہے (مدد آنے میں اتنی دیر ہوئی) کہ پیغمبر ڈر گئے، ایسا نہ ہو انکی اُمت کے لوگ انکو جھوٹا سمجھ لیں تو حضرت عائشہ اس آیت کو (سورۂ یوسف کی) یوں پڑھتی تھیں وظنوا انہم قد کذبوا تشدید

بَابُ ۳۲ قَوْلِهِ تَعَالَى نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ الْآيَةَ

باب نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم وقدموا لانفسكم کی تفسیر

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى ۔ وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمرؓ جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہوئے تک بات نہ کرتے، ایک دن قرآن میں نے کیا وہ سورۂ بقرہ (یاد سے) پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے، نساؤکم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اُتری، میں نے کہا نہیں، ابن عمرؓ نے کہا فلاں فلاں باب میں[۲] پھر تلاوت کرنے لگے اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے[۳] اور اس حدیث کو محمد بن یحیٰی بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے[۴]

---

[۱] تو مطلب یہ ہوگا کہ پیغمبروں کو یہ ڈر ہوا کہ انکی امت کے لوگ اُن کو جھوٹا کہیں گے مشہور قرأت تو تخفیف کے ساتھ ہے اس صورت میں بعضوں نے یوں معنی کیا ہے کہ اُنکی قوم کے لوگ یہ سمجھے کہ پیغمبروں سے جو وعدہ کیا تھا وہ غلط تھا بعضوں نے کہا پیغمبروں کو بھی ایسا وسوسہ آنے سے کوئی امر مانع نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] اس روایت میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس باب میں اُتری اسحاق بن راہویہ کی روایت میں اسکی صراحت ہے کہ عورتوں سے دُبر میں جماع کرنیکے باب میں اُتری۔ ابن عمرؓ سے اسکی اباحت منقول ہے، اور امام مالک اور شافعی بھی پہلے اسکے قائل تھے، حاکم نے کہا جدید قول شافعی کا یہ ہے کہ یہ حرام ہے، حافظ نے کہا بہت سی حدیثیں اس کے منع میں وارد ہیں، اور قرآن کے عموم کی اُن سے تخصیص ہو سکتی ہے، حاکم نے مناقب شافعی میں نقل کیا ہے، امام شافعی اور امام محمد میں وطی فی الدبر کے باب میں بحث ہوئی۔ امام محمد نے کہا حرث تو فرج ہی ہے، دبر حرث یعنی کھیتی نہیں ہے شافعی نے کہا پھر اگر کوئی ران میں یا پنڈلیوں میں جماع کرے تو اسکو حرام کہنا چاہیئے امام محمد اس کا کوئی جواب نہ دے سکے ۱۲ منہ [۳] یہ لفظ (باقی آگے)

۵۱۰ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رض قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر سے سُنا وہ کہتے تھے یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ جب عورت مرد کے پیچھے کی طرف سے اُس کے فرج میں جماع کرے تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے اُسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ۔ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم

بَابُ ۳۳ قَوْلِهِ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ

باب واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن کی تفسیر۔

۵۱۱ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا ہم سے عباد بن راشد نے کہا ہم سے حسن نے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے انہوں نے کہا میری ایک بہن تھی اُس کو (اس کے اگلے خاوند نے) نکاح کا پیغام دیا دُوسری سند اور ابراہیم بن طہمان نے یونس سے روایت کی انہوں نے امام حسن بصری سے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے بیان کیا دوسری سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے امام حسن بصری سے کہ معقل بن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) (دُبر میں) امام بخاری نے چھوڑ دیا ابن جریر نے اسکو موصول کیا ہے اسمیں صاف مذکور ہے یاتیہا فی الدبر ۱۲ منہ ۵۲ اس کو طبرانی نے وصل کیا اس میں صاف یوں ہے کہ یہ آیت وطی فی الدبر کی اجازت میں اُتری ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھٰذا) ۵۱ یعنی کیف شئتم یعنے جسطرح چاہو لٹا کر بٹھا کر کھڑا کر کے مگر ہر حالت میں دخول فرج میں ہونا چاہیئے نہ دُبر میں، اکثر علمائنے اس آیت کے یہی معنے رکھے ہیں، بعضوں نے کہا انّی، این کے معنوں میں ہے یعنی جہاں چاہو قبل یا دبر میں، اور وطی فی الدبر کو انہوں نے جائز رکھا ہے لیکن یہ قول مرجوح ہے، مازری نے کہا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو وطی فی الدبر کو درست کہتا ہے وہ انّی کو این کے معنوں میں لیتا ہے جو حرام کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں اتری تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ آگے سے جماع کرو یا پیچھے سے مگر ہر حال میں جماع فرج میں ہونا چاہیئے۔ حافظ نے کہا عموم لفظ کا اعتبار ہوا کرتا ہے نہ خصوص سبب کا تو آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلے گا۔ مگر بہت سی حدیثیں اسکی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں ان سے آیت کا عموم خاص ہو سکتا ہے اور ایک جماعت اہلحدیث جیسے بخاری اور ذہلی اور بزار اور نسائی اور ابوعلی نیسابوری اس طرف گئی ہے کہ وطی فی الدبر کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کے کئی طریق ہیں، اور سب طریق ملا کر وہ حجت لینے کے لائق ہو جاتی ہے، جیسے خزیمہ بن ثابت کی حدیث اس کو امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا، ابن حبان نے اسکو صحیح کہا، اسی طرح ابوہریرہؓ کی حدیث اس کو ترمذی اور امام احمد نے نکالا، ابن حبان نے اس کو بھی صحیح کہا۔ اور ترمذی نے ابن عباس رضؓ سے مرفوعًا نکالا، اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں، جو مرد یا عورت سے دبر میں جماع کرے، اس کو بھی ابن حبان نے صحیح کہا۔ ان حدیثوں سے آیت کی تخصیص کر لینا بہتر ہے، کیونکہ انّی کا اصل معنے حیث ہے یعنی جہاں چاہو اور یہی متبادر ہے، مطلب یہ ہے کہ آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلتا ہے مگر احادیث سے اسکی ممانعت ثابت ہے ۱۲ منہ

مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبٰى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ،

یسار کی بہن کو اُنکے خاوند نے طلاق دیا اور عدت گذرنے تک اُسکو چھوڑ دیا (رجعت نہیں کی) جب عدت گذر گئی۔ (اور طلاق بائن ہو گیا) تو پھر اُس نے نکاح کا پیغام دیا لیکن معقل نے منظور نہ کیا (گو عورت چاہتی تھی) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن [1]

بَابٌ ۳۴ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا اِلٰى بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ يَعْفُوْنَ يَهَبْنَ،

۵۱۲ حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا اَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ،

۵۱۳ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

باب والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا کی تفسیر

یعفون کا معنی معاف کر دیں (یعنی ہبہ کر دیں بخش دیں)

ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا کہا مجھ سے یزید بن زریع نے انہوں نے حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن زبیر کہتے تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا۔ الآیۃ یہ آیت تو دوسری آیت [2] سے منسوخ ہے [2] پھر تم نے اس کو مصحف میں کیوں لکھا یا چھوڑ کیوں نہ دیا حضرت عثمان نے کہا میرے بھتیجے بات یہ ہے میں تو قرآن کی کوئی آیت اپنے ٹھکانے سے بدلنے والا نہیں (گو وہ منسوخ ہو گئی ہو)

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شبل بن عباد نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا یہ آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا الآیۃ اس وقت اُتری جب (جاہلیت کے زمانہ کی طرح) یہ عدت خواہ مخواہ خاوند کے گھر میں گذارنا ضرور تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ اُتارا

---

[1] یعنی عورتیں اگر اپنے اگلے خاوندوں سے نکاح کر لینا چاہیں تو اُن کو مت روکو تو آیت میں مخاطب عورت کے اولیاء ہیں ابراہیم بن طہمان کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا وہیں معقل کی بہن اور اُس کے خاوند کا نام بھی مذکور ہوگا ۱۲ منہ

[2] پہلے شروع اسلام میں یہ حکم ہوا کہ لوگ مرتے وقت اپنی بیبیوں کیلئے ایک سال گھر میں رکھنے اور اُنکو نان و نفقہ دینے کی وصیت کر جائیں پھر اسکے بعد دوسری آیت چار مہینے دس دن عدت کی اتری اور پہلا حکم منسوخ ہو گیا ۱۲ منہ

[3] والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا ۱۲ منہ۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا
إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي
أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ
اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ
وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ
سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ
خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ
إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ
عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ
عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض نَسَخَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا
فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ
اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ
إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ
وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ
خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ
ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ

والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم
متاعا الی الحول غیر اخراج اگر یہ عورتیں (چار مہینے دس دن کے
بعد) اپنے خاوند کے گھر سے نکل جائیں تو خاوند کے وارثو! تم پر کوئی
گناہ نہ ہوگا، اگر وہ دستور کے موافق اپنے لیے کوئی کام کریں [1]
مجاہد نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک سال پورا کرنے کے
لیے سات مہینے اور بیس دن زیادہ خاوند کے گھر میں ٹھیرے رہنا
وصیت پر موقوف رکھا ہے، مگر عورت کو اختیار ہے چاہے خاوند
کی وصیت کے موافق خاوند کے گھر میں (ایک سال پورا ہونے تک)
رہے، چاہے (چار مہینہ دس دن کے بعد) نکل جائے، اللہ تعالیٰ کے
اس قول غیر اخراج فان خرجن سے یہی مراد ہے، تو اصل
عدت یعنی چار مہینے دس دن ہر حال میں عورت پر واجب ہے۔
شبل نے کہا ابن ابی نجیح نے مجاہد سے ایسا ہی نقل کیا ہے [2] اور
عطاء بن ابی رباح نے کہا [3] ابن عباس رض نے کہا اس آیت نے
اس رسم کو منسوخ کر دیا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر والوں کے پاس
عدت کرے، اس آیت کی رو سے عورت کو اختیار ملا کہ جہاں چاہے
وہاں عدت کرے، اور اللہ تعالیٰ کے اس قول غیر اخراج کا
یہی مطلب ہے عطاء نے کہا عورت اگر چاہے تو اپنے خاوند کے گھر
والوں میں عدت کرے، اور خاوند کی وصیت کے موافق اسی کے
گھر میں رہے، اور اگر چاہے تو وہاں سے نکل جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا، اگر وہ نکل جائیں، تو دستور کے موافق اپنے حق میں جو
بات کریں اس میں کوئی گناہ تم پر نہ ہوگا۔ عطاء نے کہا اس کے

---

[1] زینت کر کے دوسرے خاوند کی تلاش کریں ۱۲ منہ [2] تو مطلب مجاہد کا یہ ہے کہ آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ الخ منسوخ نہیں ہے، اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ عورت ایک سال عدت کرے بلکہ عدت تو وہی چار مہینے دس دن کی ہے جو دوسری آیت میں مذکور ہے، اس آیت میں جاہلیت کے اس رسم و رواج کو کہ خواہ مخواہ عورت ایک سال تک خاوند کے گھر میں پڑی رہے، اڑا یا گیا ہے، اور یہ امر عورت کی مرضی پر رکھا گیا ہے ۱۲ منہ [3] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ موصول ہے اسی ابن نجیح کی روایت سے اس نے عطاء سے ۱۲ منہ ح

السُّکْنٰی نَتَعْتَدُّ حَیْثُ شَآءَتْ وَلَا سُکْنٰی لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عِدَّتَهَا فِیْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَیْثُ شَآءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ نَحْوَهٗ،

اور میراث کی آیت اُتری (جو سورۂ نساء میں ہے) اب گھر میں رکھنے کا حکم منسوخ ہوگیا، عورت کو اختیار ملا جہاں چاہے وہاں عدت پوری کرے، مکان کا خرچہ اُس کو نہیں ملنے کا۔ اور محمد بن یوسف فریابی سے روایت ہے[۱] کہا ہم سے ورقا بن عمر و خوارزمی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے یہی قول بیان کیا جو اُوپر گذرا۔ اور ورقاء نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطاء ابن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے یہ روایت کی کہ اس آیت نے عورت کا مرد کے گھر میں عدت کرنے کا حکم منسوخ کردیا۔ اب اُس کو اختیار ملا جہاں چاہے وہاں عدت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، غیر اخراج۔

۴۵۱۴، حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی مَجْلِسٍ فِیْهِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِیْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی فَذَکَرْتُ حَدِیْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فِیْ شَاْنِ سُبَیْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَلٰکِنَّ عَمَّهٗ کَانَ لَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَجَرِیْءٌ اِنْ کَذَبْتُ عَلٰی رَجُلٍ فِیْ جَانِبِ الْکُوْفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ

ہم سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا جس میں انصاری بڑے بڑے لوگ موجود تھے اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تھے، میں نے عبداللہ بن عتبہ کی حدیث جو سبیعہ بنت حارث کے باب میں ہے، نقل کی[۲] اس پر عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہنے لگے کہ عبداللہ بن عتبہ کے چچا (عبداللہ بن مسعودؓ) تو اُس کے قائل نہ تھے[۳] میں نے خوب بلند آواز سے یہ کہا پھر تو میں جھوٹ بولنے میں بڑا دلیر ٹھیرا، اگر میں نے کوفہ میں جو شخص رہتا ہے (یعنے عبداللہ بن عتبہ) اُس پر جھوٹ باندھا ہو اور یہ کہہ کر میں باہر نکلا مجھ کو

---

[۱] یہ امام بخاری کے شیخ ہیں مگر یہ روایت امام بخاری نے اُن سے معلقاً بیان کی ہے، ابو نعیم نے مستخرج میں اُس کو وصل کیا ۱۲ منہ [۲] وہ حدیث یہ ہے کہ سبیعہ کا خاوند سعد بن خولہ مکہ میں مرگیا، اُس وقت سبیعہ حاملہ تھی، خاوند کے مرنے سے چند ہی روز بعد وہ جنی اور ابوالسنابل نے اُس سے نکاح کرنا چاہا، اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ نے نکاح کی اجازت دی ۱۲ منہ رح [۳] کہ حاملہ کی عدت، وضع حمل سے گذر جاتی ہے، بلکہ اُن کا قول یہ تھا کہ حاملہ لمبی عدت پوری کرے، اگر چار مہینے دس دن کو عرصہ ہو تو چار مہینے دس دن تک اور جو وضع حمل کو عرصہ ہو تو وضع حمل تک انتظار کرے ۱۲ منہ رح

فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ،

(رستے میں) مالک بن عامر یا مالک بن عوف ملے۔ (راوی کو شک ہے یہ عبداللہ بن مسعودؓ کے رفیقوں میں تھے) میں نے اُن سے پوچھا عبداللہ بن مسعودؓ اُس حاملہ کی عدت کیا کہتے تھے جس کا خاوند مرجائے، اُنہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ تو یہ کہتے تھے کہ لوگو! تم حاملہ پر سختی کرتے ہو، اُس پر آسانی نہیں کرتے (اسکو بھی مدت کا حکم دیتے ہو) حالانکہ چھوٹی سُورۂ نساء (یعنی سُورۂ طلاق) لمبی سُورہ نساء کے بعد اُتری ہے[1] اور ایوب سختیانی نے محمد بن سیرین سے یوں نقل کیا ہے، کہ میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا[2]

بَابٌ ۳۵ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطَىٰ،

باب حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوُسطیٰ کی تفسیر

۵۱۵، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيَى نَارًا،

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی ہے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبیدہ بن عمرو سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری سند اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے عبیدہ بن عمرو سلمانی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا ان کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز نہ پڑھنے دی، سورج ڈوب گیا اللہ تعالیٰ انکی قبریں گھروں یا اُنکے پیٹوں کو انگار سے بھر دے[3] یحییٰ راوی کو شک ہے

---

[1] اور سورۂ طلاق میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا و اولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن تو حاملہ عورتیں سورۂ نساء کی آیت سے خاص کرلی گئیں، اس سے یہ نکلا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا مذہب بھی حاملہ عورت کی عدت میں یہ تھا کہ وضع حمل سے اُس کی عدت پُوری ہو جاتی ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول غلط ٹھیرا ۱۲ منہ [2] اس روایت میں شک نہیں ہے جیسے عبداللہ بن عون کی روایت میں ہے کہ مالک بن عامر یا مالک بن عوف ہے اس روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر سُورہ طلاق میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ رح [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ بیچ والی سے عصر کی نماز مراد ہے، یہی قول راجح ہے [illegible] نے اس باب میں ایک خاص رسالہ لکھا ہے، اس کا نام "کشف الغطاء عن الصلوٰۃ الوسطیٰ" ہے، اس میں انیس قول لکھے ہیں ایک قول یہ ہے کہ بیچ والی نماز [illegible] (باقی آگے)

بَابُ ۱۳۶ قَوْلِهٖ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ مُطِیْعِیْنَ

۵۱۶/ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ یُکَلِّمُ اَحَدُنَا اَخَاہُ فِیْ حَاجَتِہٖ حَتّٰی نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ۔

باب وقوموا للہ قانتین کی تفسیر، قانتین کے معنی تابعداری کرنیوالے

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے حارث بن شبیل سے انہوں نے ابوعمرو (سعد بن ایاس شیبانی) سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا (پہلے) ہم نماز پڑھنے میں بات کیا کرتے تھے، ہم میں سے کسی کو اپنے بھائی سے بات کرنے کی ضرورت ہوتی (تو نماز ہی میں بات کر لیتا) یہانتک کہ یہ آیت اُتری:۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین۔ اُس وقت سے ہمکو نماز میں خاموش رہنے کا حکم ہوا[۱]۔

بَابُ ۱۳۷ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ کُرْسِیُّہٗ عِلْمُہٗ یُقَالُ بَسْطَۃً زِیَادَۃً وَّفَضْلًا اَفْرِغْ اَنْزِلْ وَلَا یَئُوْدُہٗ لَا یُثْقِلُہٗ اٰدَنِیْ اَثْقَلَنِیْ وَالْاٰدُ وَالْاَیْدُ الْقُوَّۃُ اَلسِّنَۃُ نُعَاسٌ یَتَسَنَّہْ یَتَغَیَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتُہٗ خَاوِیَۃٌ

باب فان خفتم فرجالا او رکبانا فاذا امنتم فاذکروا اللہ کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون کی تفسیر اور سعید بن جبیر نے کہا وسع کرسیہ میں کرسی سے مراد پروردگار کا علم ہے[۲]۔ بسطۃ سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے[۳]۔ افرغ یعنی اُتار[۴]۔ ولا یؤدہ یعنی اُس پر بار نہیں ہے[۵] اسی سے ہے ادنی یعنی مجھ کو بوجھل کر دیا[۶] اور آد اور اید قوت کو کہتے ہیں سنۃ کا معنی اونگھ[۷] لم یتسنہ کا معنی نہیں بگڑا[۸] فبہت یعنے دلیل میں ہار گیا خاویۃ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) فجر کی نماز ہے ایک یہ کہ مغرب کی نماز ہے، ایک یہ کہ ظہر کی نماز ہے ایک یہ کہ عشار کی نماز ہے ایک یہ کہ نماز بیچ والی نماز ہے، ایک یہ کہ جمعہ کی نماز ہے ایک یہ کہ وتر کی نماز ہے ایک یہ کہ جماعت کی نماز ہے، ایک یہ کہ خوف کی نماز ہے، ایک یہ کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز ہے ۱۲ منہ [۱۰] کہ ملا ر اللہ قبورہم دبیوتہم فرمایا یا ملار اللہ قبورہم داجوافہم ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھٰذا) [۱] تو قانتین کے معنی ساکتین، ابن مسعودؓ نے کہا مطیعین، ابن عباسؓ نے کہا مصلین، مجاہد نے کہا قنوت یہ ہے کہ خضوع و خشوع طول قیام کے ساتھ نماز پڑھے، نگاہ نیچی رکھے یعنی ادب کے ساتھ کھڑا رہے ۱۲ منہ [۲] اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا۔ ابن عباسؓ سے بھی عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اور عقیلی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بھی ایسا ہی نکالا۔ اور ابن ابی حاتم نے دوسری سند سے ابن عباسؓ سے یوں نکالا کہ کرسی پروردگار کے قدموں کی جگہ ہے، ابن منذر نے ابو موسیٰ سے بھی ایسا ہی نکالا اور دونوں نے سدی سے نکالا کہ کرسی عرش کے سامنے رکھی ہے ۱۲ منہ [۳] اللہ تعالیٰ نے طالوت کا حق بادشاہی کے لئے مرجح ہونے پر دو باتیں بیان فرمائیں، قوت جسمانی اور علم کی زیادتی، معلوم ہوا کہ بادشاہت کے لئے مسلمان اس کو منتخب فرمائیں جو جسمانی اور روحانی دونوں قوتوں میں سب سے افضل ہو، یعنی طاقت جسمانی بھی خوب رکھتا ہو اس کے ساتھ اُس کے قویٰ عقلی بھی درست ہوں، علم اور کمال بھی فائق ہو ۱۲ منہ [۴] یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے ۱۲ منہ [۵] یہ ابن عباسؓ کی تفسیر ہے اسکو ابن ابی حاتم نے نکالا ۱۲ منہ [۶] یہ ابو عبیدہ کا کلام ہے ۱۲ منہ [۷] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ [۸] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ

لَا أَنِيْسَ فِيْهَا عُرُوْشُهَا أَبْنِيَتُهَا أَلسَّنَةُ
نُعَاسٌ نُنْشِزُهَا نُخْرِجُهَا إِعْصَارٌ رِيْحٌ
عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ
كَعَمُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا
لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ
مَطَرٌ شَدِيْدٌ الطَّلُّ النَّدٰى وَهٰذَا مَثَلُ
عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ

۵۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ
إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ
وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْإِمَامُ
رَكْعَةً وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَإِذَا صَلَّوُا الَّذِيْنَ مَعَهُ
رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا
وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ
مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ فَيَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ
فَيُصَلُّوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ
الْإِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ
ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا
مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ

یعنے خالی جہاں کوئی ہمدم اور رفیق نہ ہو[۱] عروشہا اُس کی
عمارتیں[۲] ننشزھا ہم نکالتے ہیں[۳] اعصار تند ہوا[۴] جو زمین سے
اُٹھ کر آسمان کی طرف ایک ستون کی طرح جاتی ہے اُس میں
انگار ہوتی ہے (یعنی آتشی بگولا) ابن عباسؓ نے کہا صلدًا
یعنی چکنا صاف جس پر کچھ نہ رہے[۵] اور عکرمہ نے کہا وابل زور کا
مینہ[۶] طل کا معنی شبنم (اوس) یہ مومن کے نیک عمل کی مثال
ہے (کہ وہ ضائع نہیں جاتا) یتسنہ کا معنی بدل جائے بگڑ جائے[۷]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک
نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی پوچھتا
خوف کی نماز کیونکر پڑھیں، تو وہ کہتے امام آگے بڑھے اور
کچھ لوگ اُس کے ساتھ رہیں، امام ایک رکعت اُن کو پڑھائے
باقی لوگ اُن میں اور دشمن کے بیچ میں کھڑے رہیں وہ نماز نہ پڑھیں
جب لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکیں تو پیچھے سرک
کر اُن لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اب
وہ لوگ آجائیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امام
تو اپنی نماز سے فراغت کرے، کیونکہ وہ دو رکعتیں پڑھ چکا اور
امام فارغ ہوئے بعد یہ دونوں گروہ کھڑے ہو کر ایک ایک
رکعت اپنی پوری کر لیں۔ اب ہر گروہ کی دو دو رکعتیں پوری ہو
گئیں۔ اگر اس سے زیادہ خوف ہو (صف بندی کا بھی موقع
نہ ملے تلوار چل رہی ہو) تو پاؤں پر کھڑے کھڑے پیدل یا سواری
پر رہ کر نماز پڑھ لیں، قبلے کی طرف منہ ہو یا اور طرف۔ امام
مالک کہتے ہیں نافع نے کہا میں سمجھتا ہوں، عبداللہ بن عمرؓ نے

[۱] یہ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نکالا ۱۲ منہ [۲] یہ ابن ابی حاتم نے ضحاک اور سدی سے نکالا ۱۲ منہ [۳] یہ ابن ابی حاتم نے سدی سے نکالا ۱۲ منہ [۴] یہ ابو عبیدہ کا کلام ہے ۱۲ منہ [۵] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۷] یہ ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے نکالا، ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

نَافِعٌ كَانَ لَا يَرَى، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

بَابُ ۱۳۸ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا،

باب والذين يتوفّون منكم ويذرون ازواجا الآية کی تفسیر۔

۵۱۸، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا إِلٰى قَوْلِهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْأُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِيْ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ نَحْوَ هٰذَا،

مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن اسود نے اور یزید بن زریع نے دونوں نے کہا ہم سے حبیب بن شہید نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا یہ سورۂ بقرہ کی آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا غیر اخراج تک تو دوسری آیت سے منسوخ ہے اسکو تم نے (مصحف میں) کیوں لکھوایا چھوڑ کیوں نہیں دی انہوں نے میرے بھتیجے میں کسی آیت کو اسکے ٹھکانے سے بدلنے والا نہیں حمید نے کہا یا کچھ ایسا ہی جواب دیا

بَابُ ۱۳۹ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى

باب واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی کی تفسیر۔

۵۱۹، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ،

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیمؑ کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھی اگر شک ہوتی تو ہمکو ابراہیم سے زیادہ شک ہونا تھی جب ابراہیم نے یہ دعا کی کہ پروردگار مجھ کو دکھلا تو تو مُردوں کو کیسے جلائیگا، پروردگار نے فرمایا کیا تجھ کو اسکا یقین نہیں ہے، ابراہیم نے عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے پر دیکھ لینے سے) دل کو خوب اطمینان ہو جائیگا

بَابُ ۱۴۰ قَوْلِهِ تَعَالٰى أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ إِلٰى قَوْلِهِ تَتَفَكَّرُوْنَ،

باب ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ اخیر آیت تتفکرون تک کی تفسیر۔

۵۱۸ یہ حدیث ابھی گذر چکی ہے لیکن سند مختلف ہے اس وجہ سے تکرار نہ ہوگی ۱۲ منہ ۵۱۹ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اس حدیث کی شرح کتاب الانبیاء میں آچکی ہے

۵۲۰ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اَخَاهُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رض يَوْمًا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ قَالُوا اللّٰهُ اَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ رض فَقَالَ قُوْلُوْا نَعْلَمُ اَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهَا شَيْءٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ رض يَا ابْنَ اَخِيْ قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ رض اَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ رض لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ الشَّيْطٰنَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِيْ حَتّٰى اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ،

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے سُنا وہ ابن عباس رض سے روایت کرتے تھے، ابن جریج نے کہا اور میں نے ابن ابی ملیکہ کے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے بھی سُنا وہ عبید بن عمیر سے روایت کرتے تھے، حضرت عمر رض نے ایک دن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض سے پوچھا، تم جانتے ہو یہ آیت ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ اس سے کیا مطلب ہے انہوں نے کہا اللہ خوب جانتا ہے، یہ سُن کر حضرت عمر رض غصے ہوئے اور کہنے لگے صاف کہو ہم کو معلوم ہے یا معلوم نہیں ہے۔ اسوقت ابن عباس رض نے عرض کیا، امیرالمومنین! میرے دل میں ایک بات آئی ہے، حضرت عمر رض نے کہا میرے بھتیجے بیان کر تو اپنے تئیں حقیر مت سمجھ[1] ابن عباس رض نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے عمل کی مثال بیان فرمائی ہے۔ حضرت عمر رض نے کہا کون سے عمل کی ابن عباس رض نے کہا عمل کی (بس اور کیا کہوں) حضرت عمر رض نے کہا یہ ایک مالدار شخص کی مثال ہے، جو اللہ کی اطاعت میں نیک عمل کرتا رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ شیطان کو اُس پر غالب کر دیتا ہے، وہ گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے، اور اُس کے (اگلے) نیک اعمال سب کے سب فنا ہو جاتے ہیں[2]

بَابٌ [۲۲۱] قَوْلِهٖ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا

يُقَالُ اَلْحَفَ عَلَيَّ وَاَلَحَّ عَلَيَّ وَاَحْفَانِيْ بِالْمَسْئَلَةِ فَيُحْفِكُمْ يُجْهِدُكُمْ،

باب لا یسئلون الناس الحافا کی تفسیر۔ عرب لوگ الحف اور الح اور احفا بالمسئلۃ جب کہتے ہیں، جب کوئی گڑگڑا کر پیچھے لگ کر سوال کرے (لپٹ پڑنے سے)۔

۵۲۱ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے شریک بن ابی نمر نے کہ عطا بن یسار اور عبدالرحمٰن

---

[1] کہ بوڑھے بوڑھے لوگوں کے سامنے بچہ ہو کر میں کیا بات کروں ۱۲ منہ [2] معاذ اللہ! اللہ بچائے دوسری روایت میں یوں ہے ساری عمر تو نیک اعمال کرتا رہتا ہے، عمر آخر ہوتی ہے اور نیک اعمال کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو اُسوقت بُرے کام کرنے لگ جاتا ہے، اور اُسکی ساری اگلی نیکیاں خراب ہو جاتی ہیں ۱۲ منہ

اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ يَعْنِیْ قَوْلَهٗ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا،

بن ابی عمرہ انصاری دونوں کہتے تھے ہم نے ابو ہریرہ رضؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک کھجور یا دو کھجور یا ایک لقمہ یا دو لقمے لے کر چل دیتا ہے۔ مسکین (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وہ ہے جو سوال سے بچتا ہو[1] مسکین کا مطلب تم سمجھنا چاہو تو یہ آیت :۔ لا یسألون الناس الحافاً پڑھو۔

بَابُ ۴۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اَلْمَسُّ الْجُنُوْنُ،

باب واحل اللہ البیع وحرم الربوا کی تفسیر یتخبطہ الشیطان من المس مس کے معنی دیوانگی (جنون)[2]

۵۲۲، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی الرِّبٰوا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ،

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم نے انہوں نے مسروق سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جب سُورۃ بقرہ کی اخیر کی آیتیں سود کے باب میں اُتریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سُنا دیں، اس کے بعد شراب کی سوداگری بھی حرام کی۔

بَابُ ۴۳ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يُذْهِبُهٗ،

باب یمحق اللہ الربوا کی تفسیر یمحق کا معنے میٹ دیتا ہے، دُور کر دیتا ہے۔

۵۲۳، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ الْاَوَاخِرُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِی الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے کہا میں نے ابوالضحیٰ سے سُنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جب سورہ بقرہ کے اخیر کی آیتیں (سود کے باب میں) اتریں تو آپ باہر برآمد ہوئے۔ اور مسجد میں جاکر ان آیتوں کو پڑھ کر سُنایا پھر شراب

[1] اللہ کی مخلوق سے سوال نہ کرے خالق سے مانگے یہی مراد اس حدیث میں ہے اللھم احینی مسکینا بعضوں نے کہا سوال کرنا مسکن ہونے کے خلاف نہیں ہے لیکن سوال میں الحاح نہ کرے یعنی پیچھے نہ پڑ جائے ایک بار اپنی حاجت بیان کرے اگر کوئی دیدے تو لے لے ورنہ چلا جائے بھروسہ اللہ پر رکھے ۱۲ منہ [2] فرماتے یہی تفسیر کی ہے ابوعبیدہ نے کہا مس جنون کا چھونا ابی حاتم نے ابن عباس رضؓ سے نکالا سود خوار آخرت میں مجنون اُٹھے گا ابن مسعودؓ نے یوں پڑھا ہے یتخبطہ الشیطان من المس یوم القیمۃ ۱۲ منہ

فِي الْخَمْرِ۔

کی سوداگری بھی حرام کی۔

بَابٌ ۴۴ قَوْلِهِ تَعَالَى فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوا،

باب فأذنوا بحرب، کی تفسیر فاذنوا کا معنے جان رکھو، خبردار ہو جاؤ[1]

۵۲۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ،

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا جب سورۂ بقرہ کی اخیر کی آیتیں (سود کی حرمت میں) اتریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں، اور شراب کی سوداگری حرام کی۔

بَابٌ ۴۵ قَوْلِهِ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ،

باب وان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون کی تفسیر

۵۲۵ - وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ،

محمد بن یوسف فریابی نے ہم سے کہا[2] انہوں نے سفیان ثوری سے روایت کی انہوں نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب سورۂ بقرہ کی اخیر کی آیتیں (سود کے باب میں) اتریں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور یہ آیتیں ہم کو پڑھ کر سنائیں، پھر شراب کی سوداگری حرام کی۔

بَابٌ ۴۶ قَوْلِهِ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ

باب واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ کی تفسیر

۵۲۶ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا،

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس رضی سے، انہوں نے کہا آخری آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری وہ سود کی آیت تھی[3]

---

[1] یہ اس وقت ہے جب فاذ خوا بہ فتحہ ذال ہو جیسے مشہور قرأت ہے بعضوں نے بکسرہ ذال پڑھا ہے تو معنے یہ ہوگا لوگوں کو خبردار کر دو ۱۲ منہ [2] اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے اس کی صراحت ہے کہ اخیر آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری وہ یہ تھی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کو طبری نے نکالا، امام بخاری نے یہ روایت لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ ابن عباسؓ کی مراد آیت ربوا سے یہی آیت ہے اور اسی طرح سے باب کی مطابقت بھی حاصل ہو گئی ۱۲ منہ

بَابٌ ۴۷ قَوْلِہٖ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا مِسْکِیْنٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ عُمَرَ رض اَنَّھَا قَدْ نُسِخَتْ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ الْاٰیَۃَ،

باب وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشآء ویعذب من یشآء واللہ علی کل شیء قدیر کی تفسیر۔

ہم سے محمد[۵۱] نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے کہا ہم کو مسکین بن بکیر حرانی نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذا سے اُنہوں نے مروان اصفر سے انہوں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعنی عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا یہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ منسوخ ہو گئی[۵۲]

بَابٌ ۴۸ قَوْلِہٖ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِصْرًا عَھْدًا وَّیُقَالُ غُفْرَانَکَ مَغْفِرَتَکَ فَاغْفِرْ لَنَا،

۵۲۸۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِبُہٗ ابْنَ عُمَرَ رض اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ قَالَ نَسَخَتْھَا الْاٰیَۃُ الَّتِیْ بَعْدَھَا،

باب آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ کی تفسیر۔ ابن عباس رض نے کہا[۵۳] اصرا کا معنے عہد[۵۴] غفرانک غفران کا معنی مغفرت یعنی ہم کو بخش دے۔

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے مروان اصفر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے، مروان نے کہا میں سمجھتا ہوں وہ عبداللہ بن عمر رض تھے، انہوں نے کہا یہ آیت ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ اس آیت سے منسوخ ہو گئی جو اسکے بعد ہے۔ (یعنی لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے)

---

[۵۱] بن یحییٰ ذہلی یا محمد بن ابراہیم بوشنجی یا محمد بن ادریس رازی ۱۲ منہ رح [۵۲] اس آیت لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے امام احمد نے مجاہد سے نکالا، میں ابن عباس رض کے پاس گیا، ابن عمر رض نے یہ آیت پڑھی وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ اور رونے لگے ابن عباس رض نے کہا جب یہ آیت اُتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بہت رنج ہوا اور کہنے لگے یا رسول اللہ اب تو ہم تباہ ہو گئے کیونکہ دل ہمارے ہاتھ میں نہیں ہیں، اور دلوں میں طرح طرح کے خیال آتے ہیں اگر اُن پر مواخذہ ہو تو بڑی مشکل ہے، آپ نے فرمایا کہو سمعنا واطعنا پھر یہ آیت لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا نے اُس کو منسوخ کر دیا ۱۲ منہ [۵۳] اس کو طبری نے وصل کیا، اصل میں اصر کہتے ہیں بھاری چیز کو عہد کا پورا کرنا بھی بھاری ہوتا ہے ۱۲ منہ [۵۴] اور اقرار جس کے پورا کرنے کی طاقت نہ ہو ۱۲ منہ رح ؛

سُورَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ

سورۂ آل عمران کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

تُقَاۃٌ وَتَقِیَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ، صِرٌّ بَرْدٌ، شَفَا حُفْرَۃٍ مِثْلُ شَفَا الرَّکِیَّۃِ وَھُوَ حَرْفُھَا تُبَوِّیُٔ تَتَّخِذُ مُعَسْکَرًا، اَلْمُسَوَّمُ الَّذِیْ لَہٗ سِیْمَاءٌ بِعَلَامَۃٍ اَوْ بِصُوْفَۃٍ اَوْ بِمَا کَانَ، رِبِّیُّوْنَ اَلْجَمِیْعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّیٌّ تَحُسُّوْنَھُمْ تَسْتَأْصِلُوْنَھُمْ قَتْلًا، غُزًّا وَاحِدُھَا غَازٍ، سَنَکْتُبُ سَنَحْفَظُ نُزُلًا ثَوَابًا، وَیَجُوْزُ وَمُنْزَلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ کَقَوْلِکَ اَنْزَلْتُہٗ، وَقَالَ مُجَاھِدٌ وَالْخَیْلُ الْمُسَوَّمَۃُ الْمُطَھَّمَۃُ الْحِسَانُ، وَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ وَحَصُوْرًا لَا یَاْتِی النِّسَاءَ، وَقَالَ عِکْرِمَۃُ مِنْ فَوْرِھِمْ مِنْ غَضَبِھِمْ یَوْمَ بَدْرٍ، وَقَالَ مُجَاھِدٌ یُخْرِجُ الْحَیَّ النُّطْفَۃُ تَخْرُجُ مَیِّتَۃً وَیُخْرِجُ مِنْھَا الْحَیَّ، اَلْاِبْکَارُ اَوَّلُ الْفَجْرِ، وَالْعَشِیُّ مَیْلُ الشَّمْسِ اُرَاہُ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ،

تقاۃ وتقیۃ دونوں کا معنے ایک ہے یعنی بچاؤ کرنا صر کا معنے سردی (پالا) شفا حفرۃ گڑھے کا کنارہ جیسے کچے کنوئیں کا کنارہ ہوتا ہے، تبوئ یعنے لشکر کے مقامات تجویز کرتا تھا مورچے سوماین مسوم اس کو کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی مثلاً پشم یا اور کوئی نشانی ربیون جمع، اس کا مفرد ربی ہے (یعنے اللہ والا) تحسونہم اُن کو قتل کرکے جڑ پیڑ سے اکھاڑتے ہو غزا جمع ہے غازی کی (یعنی جہاد کرنے والا) سنکتب کا معنے ہم کو یاد رہیگا نزلا کا معنے ثواب[1] اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نزل اسم مفعول کے معنوں میں یعنے اللہ کی طرف سے اُتارا گیا جیسے کہتے ہیں، انزلتہ یعنے میں نے اس کو اُتارا، مجاہد نے کہا[2] والخیل المسومۃ کا معنے موٹے موٹے اچھے گھوڑے، اور سعید بن جبیر نے کہا[3] حصور اُس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں کی طرف مائل نہ ہو[6] عکرمہ نے کہا[4] من فورہم کا معنے بدر کے دن غصے اور جوش سے۔ مجاہد نے کہا[5] یخرج الحی من المیت یعنے نطفہ بے جان ہوتا ہے اس سے جاندار پیدا ہوتا ہے، ابکار صبح سویرے عشی سورج ڈھلے سے سورج ڈوبے تک جو وقت ہوتا ہے۔

[1] شروع سورۃ سے یہاں تک امام بخاری نے جتنی تفسیریں بیان کیں وہ سب ابو عبیدہ سے منقول ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ثوری نے اپنی تفسیر میں اور عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] جو فرشتوں کے گھوڑوں کی گردنوں میں بندھا تھا ۱۲ منہ [7] اس کا نفس پاک ہو یا نامرد ہو ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۴۹ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَاُخَرُ مُتَشَابِهٰتٌ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا يُضِلُّ بِهٖ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ وَكَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ وَكَقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ شَكٌّ، اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ الْمُشْتَبِهَاتُ وَالرَّاسِخُوْنَ يَعْلَمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ،

باب منہ آیات محکمٰت مجاہد نے کہا محکمٰت سے حلال و حرام کی آیتیں مراد ہیں و اُخر متشابہات کا مطلب ہے کہ دوسری آیتیں جو ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں ایک کی ایک تصدیق کرتی ہے جیسے یہ آیتیں ہیں، وما یضل بہ الا الفاسقین ۔ ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون والذین اہتدوا زادھم ھدًی (ان تینوں آیتوں میں کسی حلال حرام کا بیان نہیں ہے تو متشابہ ٹھیریں، زیغ کا معنے شک، ابتغاء الفتنہ میں فتنہ[1] سے مراد متشابہات کی پیروی کرنا انکے مطلب کا کھوج کرنا اور جو لوگ[2] راسخین فی العلم یعنے پکے علم والے ہیں وہ ان متشابہات کے معنی جانتے ہیں اور کہتے ہیں ہم اُن پر ایمان لائے، یہ سب آیتیں محکم ہوں یا متشابہ ہمارے پروردگار کی طرف سے اُتری ہیں (ہمارا کام مان لینا ہے)

۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ابراہیم تستری نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی، ھوالذی انزل علیك الکتاب منہ آیات محکمٰت ھن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنہ وابتغاء تاویلہ اخیر آیت اولوا الالباب تک پھر فرمایا جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے لگے ہیں، تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) انہی لوگوں کا

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا اور محکم اور متشابہ کے دوسرے معنے بھی سلف سے منقول ہیں جو تفسیروں میں مذکور ہیں، اور ہم نے انتہا فی الاستوار میں اُن کو تفصیل سے بیان کیا ہے ۱۲ منہ [2] یہ بھی مجاہد کی تفسیر ہے اسکو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا۔ یہ اس صورت میں ہے جب وقف والراسخون فی العلم پر ہو، لیکن جب الا اللہ پر ہو جیسے عبدالرزاق نے ابن عباسؓ سے نکالا، تو ترجمہ یہ ہوگا انکی تاویل اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور پکے علم والے یوں کہتے ہیں، ہم اُن پر ایمان لائے، اخیر تک ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ،

بَابٌ قَوْلِهِ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ،

٥٣٠ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ،

بَابٌ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ، أَلِيمٌ مُؤْلِمٌ مُوجِعٌ مِنَ الْأَلَمِ وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ،

٥٣١ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

ذکر کیا ہے، اُن کی صحبت سے بچے رہو[1]،

باب وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطٰن الرجیم کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے، اُس کے پیدا ہوتے وقت شیطان چھو دیتا ہے تو وہ شیطان کے چھونے سے چلا کر رونے لگتا ہے، ایک مریمؑ اور اُنکے بیٹے (حضرت عیسیٰؑ) کو شیطان نے نہیں چھوا ابوہریرہؓ یہ حدیث روایت کر کے لوگوں سے کہتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم[2]

باب ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولٓئک لاخلاق لھم کی تفسیر لاخلاق لھم کا

معنے یعنی انکو آخرت میں بھلائی نہ ہوگی اور انکو دکھ کا عذاب ہوگا الیم کا معنی دکھ دینے والا[3] جیسے مولم یہ فعیل بمعنے مفعل ہے (جو کلام عرب میں کم آیا ہے)

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لئے خواہ مخواہ (جھوٹی) قسم کھائے تو وہ قیامت کے دن

---

[1] پہلے یہودی لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے انہوں نے اوائل سور کے حروف سے اس اُمت کی مدت نکالی پھر خارجی لوگ پیدا ہوئے ابن عباسؓ نے ان لوگوں سے خارجیوں کو مراد لیا ہے اور کہا ہے کہ پہلی بدعت جو اسلام میں ظاہر ہوئی خوارج نے کی تھی اور صبیغ کا قصہ مشہور ہے جس کو حضرت عمرؓ نے مار مار کر خون آلود کر دیا تھا وہ قرآن کی متشابہ آیتوں میں گفتگو کیا کرتا تھا ۱۲ منہ [2] یہ کلمہ حضرت مریمؑ کی ماں نے کہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور مریمؑ اور عیسیٰؑ کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچا لیا ۱۲ منہ [3] یہ ابوعبیدہؓ کی تفسیر ہے ۱۲ منہ

لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ
اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا
خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ
فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ
اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ
اُنْزِلَتْ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ
لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ
اَوْ يَمِيْنُهٗ فَقُلْتُ اِذًا يَحْلِفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ
امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ
عَلَيْهِ غَضْبَانُ،

۵۳۲، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هَاشِمٍ
سَمِعَ هُشَيْمًا اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَجُلًا اَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوْقِ
فَحَلَفَ فِيْهَا لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَهٗ
لِيُوْقِعَ فِيْهَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَنَزَلَتْ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

۵۳۳، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ

(جب اللہ سے ملیگا اللہ اُس پر غصّے ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہی
مضمون قرآن میں اُتارا، فرمایا ان الذین یشترون بعهد
الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولٓئك لا خلاق لهم فی الاخرة
اخیر آیت تک۔ ابووائل نے کہا پھر ایسا ہوا کہ اشعث بن قیس کندی
(ہم لوگوں پاس) آئے، کہنے لگے ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود)
تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں، ہم نے کہا ایسی ایسی حدیث
انہوں نے کہا یہ حدیث تو میرے ہی باب میں اُتری ہے میرے
چچازاد بھائی (معدان جفشیش) کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا[1]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا گواہ لاؤ ورنہ اس سے
قسم لے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (آپ ایسا حکم دیں گے)
تو وہ قسم کھالے گا[2] اُس وقت آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان
مال مار لینے کی نیت سے خواہ مخواہ جھوٹی قسم کھائے وہ جب
اللہ سے ملیگا تو اللہ اُس پر غصّے ہو گا[3]

ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان کیا، انہوں نے ہشیم سے
سُنا، کہا ہم کو عوام بن حوشب نے خبر دی، انہوں نے ابراہیم بن
عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے
کہا ایک شخص نے بازار میں مال رکھا اور ایک مسلمان کو پھانسنے
کے لئے (جھوٹی) قسم کھا کر یہ کہنے لگا، مجھ کو اس مال کا اتنا مول
ملتا تھا (حالانکہ اتنا مول کسی نے نہیں لگایا تھا) اُس وقت اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ان الذین یشترون بعهد الله
وایمانهم ثمنا قلیلا اخیر تک۔

ہم سے نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ
بن داؤد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ

۱؎ وہ مکر گیا کہنے لگا کنواں بھی میرا ہے ۱۲ منہ ۲؎ میرا کنواں مار لیگا ۱۲ منہ ۳؎ ایک روایت میں یوں ہے کہ اشعث اور ایک یہودی پر زمین کی
تکرار تھی، عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا یہ آیت اُس شخص کے باب میں اُتری جس نے بازار میں ایک مال رکھ کر جھوٹی قسم کھا کر یہ کہا کہ اس مال کا
اس کو اتنا مول ملتا تھا لیکن اُس نے نہیں دیا ۱۲ منہ رح

أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ
فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا
وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى
الْأُخْرَى فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ
دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوهَا بِاللهِ
وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ
اللهِ فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

بَابٌ ۵۲ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ سَوَاءٍ نَصَفٌ

۵۳۴۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ
هِشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ
قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي
وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ
قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ

سے انہوں نے کہا دو عورتیں ایک گھر یا کوٹھڑی میں بیٹھی موزہ سی رہی تھیں، اتنے میں ایک باہر نکلی اُس کی ہتھیلی میں موزہ سینے کا آرا (آر) چبھو دیا گیا۔ اُس نے دوسری عورت پر دعوٰی کیا[۱]۔ یہ مقدمہ ابن عباسؓ کے پاس آیا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر لوگوں کو دعوٰی کرنے پر دلا دیا جاتا (جو دعوٰی کرتے) تو کتنوں کے خون اور مال تلف ہو جاتے، ایسا کرو اس دوسری عورت (یعنی مدعیٰ علیہا) کو اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ اور یہ آیت سُناؤ ان الذین یشترون بعھد اللہ اخیر تک جب لوگوں نے ایسا کیا تو وہ (ڈر گئی) اُس نے جرم کا اقرار کیا۔ ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

باب قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ کی تفسیر

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن یوسف سے انہوں نے معمر سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہا، مجھ کو عبداللہ بن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے منہ در منہ بیان کیا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں مجھ میں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں صلح تھی (یعنی صلح حدیبیہ کے زمانہ میں) میں شام کے ملک میں تھا، اتنے میں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط ہرقل (بادشاہ روم) کے نام آیا ہے یہ خط دحیہ کلبی لایا تھا، اُس نے لاکر بصرے کے رئیس کو دیا

[۱] کہ یہ ہوا اُس نے چبھویا کہ وہ مکر گئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ
إِلَى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ
هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ
الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ
قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا
عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ
الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ
فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا
أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ
فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ
هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ
نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ
قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا
أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ
ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ
حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا
ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ
آبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ
ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ
ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيدُونَ أَوْ

اُس نے ہرقل کو دیا، تب ہرقل کہنے لگا دیکھو تو یہاں اُس قوم
کا بھی کوئی شخص ہے (یعنے قریش کا) جس قوم میں یہ صاحب
پیدا ہوئے ہیں جو پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں، لوگوں نے عرض
کیا ہاں ہے، ابوسفیان کہتے ہیں پھر میں قریش کے چند آدمیوں
کے ساتھ بلایا گیا ہم لوگ ہرقل کے پاس گئے اُس نے اپنے
روبرو ہم کو بٹھایا اور پوچھنے لگا تم لوگوں میں اُن صاحب کا قریبی
رشتہ دار کون ہے، جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں، مَیں نے کہا مَیں
اُن کا قریبی رشتہ دار ہوں، اُس وقت ہرقل نے مجھ کو اپنے سامنے
کر لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے، پھر اپنے مترجم کو بلایا
اور اس سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ جو اس کے پیچھے بیٹھے ہیں
میں اس سے یعنے (ابوسفیان سے) اُن صاحب کا حال پوچھوں
گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں، اگر یہ جھوٹ بیان کرے تو تم کہہ
دینا جھوٹا ہے (اگر سچ بیان کرے تو خاموش رہنا) ابوسفیان
کہتے ہیں خدا کی قسم اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے ساتھی (اگر
میں غلط بیان کرونگا) مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو میں جھوٹ بول
دیتا[۵] خیر اب ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا، اس سے پوچھ ان
صاحب کا خاندان کیسا ہے میں نے کہا اُن کا خاندان تو بہت
عمدہ ہے (شریف گھرانہ ہے) پھر کہنے لگا اچھا ان صاحب کے
باپ دادوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے، مَیں نے کہا نہیں
پھر کہنے لگا اچھا پیغمبری کا دعویٰ کرنے سے پہلے کبھی تم نے
اُن کو جھوٹ بولتے دیکھا، میں نے کہا نہیں (کبھی جھوٹ
بولتے نہیں دیکھا) پھر کہنے لگا اچھا ان کی پیروی بڑے
آدمیوں (امیروں) نے کی ہے یا غریبوں نے، مَیں نے
کہا غریبوں نے۔ پھر کہنے لگا اچھا اُن کے تابعدار

[۵] چونکہ اُس وقت ابوسفیان مسلمان نہ تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسلمانوں کے بڑے مخالف تھے ۱۲ منہ۔

يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ
قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً
لَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ
قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ
الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ
مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ
يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ
فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ
صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ
مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا
غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا
الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ
لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ
حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ
ذُوْ حَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ
كَانَ فِيْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا
فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ
قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَآئِهٖ وَ
سَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ
اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ
وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ
كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ

لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں میں نے کہا بڑھ رہے ہیں پھر کہنے لگا اچھا ان کے دین میں کوئی آکر پھر اسکو برا سمجھ کر چھوڑ بھی دیتا ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا تم سے اُن کی کبھی لڑائی بھی ہوئی میں نے کہا ہاں، کہنے لگا لڑائی کا انجام کیا ہوا، میں نے کہا ہماری اُن کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے، کبھی اُن کی فتح ہوتی ہے، کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کہنے لگا اچھا وہ عہد شکنی کرتے ہیں میں نے کہا نہیں لیکن اب ایک مدت کیلئے ہماری اُن میں صلح ہوئی ہے۔ دیکھئے وہ اس مدت میں کیا کرتے ہیں (شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا ساری گفتگو میں مجھ کو کوئی غلط بات ملانے کا موقع نہ ملا بس اس بات میں اتنا کہنے کا مجھ کو موقع ملا کہنے لگا اچھا اُن سے پہلے بھی کسی شخص نے (عرب لوگوں میں) پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے میں نے کہا نہیں بس جب یہ گفتگو ہو چکی تو ہرقل اپنے مترجم سے کہنے لگا اس شخص (یعنی ابوسفیان) سے کہہ میں نے تجھ سے اُن کا خاندان پوچھا تو کہتا ہے اُن کا خاندان بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ چلا آیا ہے ہمیشہ شریف خاندانوں سے پیدا ہوتے ہیں پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُن کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے، تو نے کہا نہیں یہ میں نے اسلئے پوچھا کہ اگر اُن کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو میں یہ خیال کرتا وہ اپنی گئی گذری بادشاہت کے (اس بہانے سے) خواستگار ہیں پھر میں نے تجھ سے پوچھا اسکے تابعدار غریب لوگ ہیں یا بڑے آدمی تو نے کہا۔ غریب لوگ تو پیغمبروں کے تابعدار (شروع شروع میں) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں پھر میں نے پوچھا تم نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کبھی اُن کو جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں اس سے میں نے

يَقُوْلُ مَا قَالَ. فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ
اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ
يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ. سَاَلْتُكَ هَلْ
يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ
فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ
الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَ
سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ
فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ
الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ
قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ
فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا[1]
يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ
الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا
يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَ
سَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ
قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ
هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ
بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ
قَالَ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَ
الصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ
فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ
خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ
اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ

یہ بات نکالی کہ جب وہ آدمیوں کی نسبت جھوٹ نہیں بولتے، تو
اللہ جل جلالہ پر کیونکر جھوٹ باندھنے لگے (کہ پیغمبر نہ ہوں اور
اپنے تئیں پیغمبر کہہ دیں) پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُن کے دین
میں کوئی داخل ہو کر پھر اُس کو بُرا سمجھ کر پھر جاتا ہے، تو نے
کہا نہیں، ایمان کا یہی حال ہے، جب اُس کی خوشی دل میں
سما جاتی ہے تو پھر نہیں نکلتی۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُنکے
تابعدار لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں، تو نے کہا بڑھ
رہے ہیں۔ ایمان کا حال یہی رہتا ہے (اپنی حد پوری ہونے
تک اس میں گھٹاؤ نہیں ہوتا) پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ
تمہاری اُنکی لڑائی ہوئی ہے، تو نے کہا ہاں ہوئی ہے اور لڑائی
کا انجام ڈولوں کی طرح رہتا ہے کبھی انکی طرف فتح کبھی تمہاری
طرف، پیغمبروں کی یہی کیفیت رہتی ہے اُنکا امتحان ہوتا رہتا ہے
اخیر میں انہی کو غلبہ ہوتا ہے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُن سے
پہلے بھی کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا تو نے کہا نہیں اس سے
میرا مطلب یہ تھا اگر ان سے پہلے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا،
تو میں کہتا یہ بھی اُسی شخص کی چال چلنا چاہتے ہیں۔ اخیر اُس کے
ہرقل نے پوچھا اچھا یہ تو بتاؤ وہ کہتے کیا ہیں، کیا حکم دیتے ہیں
میں نے کہا وہ کہتے ہیں، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، ناتے والوں سے
اچھا سلوک کرو، بدکاری سے بچے رہو۔ تب ہرقل کہنے لگا اگر
تو سچ کہتا ہے تو بیشک وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، اور میں (اگلی کتابوں
کی رو سے یا نجوم کی رو سے) یہ جانتا تھا کہ ایک پیغمبر پیدا
ہونے والے ہیں لیکن مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں
یعنی عربوں میں پیدا ہونگے، بات یہ ہے اگر میں یہ سمجھوں کہ میں
اُن تک پہنچ جاؤں گا تو مجھ کو اُن سے ملنے کی بڑی آرزو ہو اگر

[1] دیکھیں شکست اور تکلیف پر صبر کرتے ہیں یا نہیں۔ ۱۲ منہ

عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں اُن کے پاس ہوتا تو (گو میں بادشاہ ہوں) مگر اُنکے پاؤں دھوتا، اور دیکھو (ایک وز ایسا آنے والا ہے) کہ اسکی سلطنت یہاں تک آجائے۔ جہاں میرے پاؤں ہیں [1] اس کے بعد ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اُس کو (حکم کر) پڑھا، اُس میں یہ لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہرقل روم کے بادشاہ کو معلوم ہو، جو شخص سچے رستے کی پیروی کرے اس پر سلام اما بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے (لا الٰہ الا اللہ) کی طرف بلاتا ہوں، مسلمان ہوجا۔ بچا رہے گا [2]، مسلمان ہوجا اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا [3] اگر تو نہ مانے گا تو یہ سمجھ رکھ تیری رعایا کا بھی وبال تجھ ہی پر پڑیگا [4] اس کے بعد یہ آیت تھی:- یاھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لانعبد الا اللہ اخیر آیت فقولوا اشھدوا بانا مسلمون تک جب ہرقل یہ خط پڑھ چکا تو بڑا غل مچ گیا۔ بک بک ہونے لگی اور ہم کو باہر جانے کا حکم دیا گیا ہم باہر چلے آئے اسوقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا تو بڑا درجہ ہوگیا [5] بنی اصفر (زرد لوگوں) کا بادشاہ اُن سے ڈرتا ہے ابوسفیان کہتے ہیں، اُس روز سے مجھ کو برابر یہ یقین رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) ضرور غالب ہونگے یہانتک کہ اللہ

---

[1] یعنی ملک شام تک ۱۲ منہ [2] دنیا اور آخرت میں ہر بلا سے ۱۲ منہ [3] ایک حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانیکا دوسرا حضرت محمدؐ پر ۱۲ منہ [4] اور اُس کے درباریوں کو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہوجانا پسند کرتا ہے ۱۲ منہ [5] ابوکبشہ آپ کی انا بی بی حلیمہ کے شوہر تھے، یہ ابوسفیان نے اہانت کی راہ سے کہا چونکہ وہ اسوقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ تیسیر القاری میں ہے کہ ابوسفیان نے مسلمان ہوئے پیچھے یہ حدیث بیان کی، اور تعجب ہے کہ ایسا اہانت کا کلمہ اُنہوں نے پھر منہ سے نکالا اس سے پرہیز نہ کیا انتہی، میں کہتا ہوں، ابوسفیان سے یہ امر کچھ تعجب کے لائق نہیں ہے۔ یہ اگر تمام عمر یہ تمام کند۔ ابوسفیان زندگی بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے رہے۔ اُن کے فرزند ارجمند معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت علی خلیفہ برحق سے مقابلہ کیا، ہزاروں مسلمانوں کا خون گرایا۔ قیامت تک اسلام میں جو ضعف آگیا یہ انہی کا طفیل تھا۔ اُن کے خلف ناخلف یزید پلید نے تو غضب ہی ڈھایا، امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو جو جناب رسالت مآب کی تصویر تھے دونوں کو شہید کرایا۔ اہل بیت رسالت کی وہ بے حرمتی کی کہ پناہ بخدا۔ غرض این خانہ ہمہ آفتاب است والامر الی اللہ سبحانہ ۱۲ منہ [6] اس کی شرح اُوپر شروع کتاب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَىَّ الْاِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّوْمِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ دَارٍ لَّهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَّكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ اٰخِرَ الْاَبَدِ وَاَنْ يَّثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَىَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ اِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِيْ اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَهُ وَرَضُوْا عَنْهُ،

بَابٌ ۵۳ قَوْلُهُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اِلٰى بِهٖ عَلِيْمٌ،

۵۳۵ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ نَخْلًا وَّكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

نے خود مجھ کو اسلام کی توفیق دی۔ زہری نے کہا ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلوا بھیجا اُن کو ایک محل میں جمع کیا اور دروازے بند کرا دیئے کہنے لگا روم کے لوگو! تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ کے لئے خوش اور خرم رہو، اور تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر یہ چاہتے ہو تو مسلمان ہو جاؤ) یہ سنتے ہی وہ گورخروں کی طرح (اس کلام سے نفرت کر کے) بھاگے دیکھا تو دروازے بند ہیں، (اب کدھر جائیں) آخر ہرقل نے پھر اُن کو بلایا اور کہنے لگا، میں نے تمہارے دین کی سختی آزمانے کیلئے تم سے یہ کہا تھا (کہ مسلمان ہو جاؤ) اب میں خوش ہوا جو میں چاہتا تھا (کہ نصرانیت پر مضبوط رہو) وہ میں نے آنکھوں سے دیکھ لیا یہ سنتے ہی سب سرداروں نے اُسے سجدہ کیا اُس سے راضی ہو گئے[۱]

باب لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون اخیر آیت بہ علیم تک کی تفسیر

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سُنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ سب انصاریوں سے زیادہ کھجور کے درخت رکھتے تھے، اُن کو اپنی ساری جائداد میں بیرحاء کا باغ بہت پیارا تھا، وہ مسجد کے سامنے ہی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس باغ میں جایا کرتے اور وہاں کا عمدہ شیریں پانی پیا کرتے، جب یہ آیت اُتری لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے، یارسول اللہ میری ساری جائداد

۱؎ معلوم ہوا کہ ہرقل مسلمان نہیں ہوا تھا گو اُس کے دل میں تصدیق پیدا ہو گئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ سے فرمایا وہ نصرانی ہے، یہ مسئلہ اوپر گذر چکا ہے کہ دل میں صرف تصدیق پیدا ہونے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا جب تک کافروں کے مذہبی رسوم نہ چھوڑے اور علانیہ مسلمانوں کی جماعت میں شریک نہ ہو، کافروں سے الگ نہ ہو جائے ۱۲ منہ

قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ اِنَّ اللہَ یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءَ وَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ لِلّٰہِ اَرْجُوْ بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللہِ فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللہُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّایِحٌ ذٰلِکَ مَالٌ رَّایِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَقَسَمَھَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ قَالَ عَبْدُ اللہِ بْنُ یُوْسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ،

میں بیرحاء باغ مجھ کو زیادہ پیارا ہے۔ میں نے اللہ کی راہ میں اُس کو تصدق کر دیا۔ اُس کو مَیں اللہ کے پاس اپنا اندوختہ رکھتا ہوں اس کا ثواب اللہ سے چاہتا ہوں۔ اب آپ جس کام میں چاہیں اس باغ کو صرف کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (سُن کر) فرمایا واہ وا شاباش یہ مال تو آخر فنا ہونے والا ہے، فنا ہونے والا ہے[1] میں نے تیری بات سُنی، میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ مال اپنے غریب ناتے والوں کو بانٹ دے۔ ابوطلحہ نے کہا بہت خوب یارسول اللہ! پھر انہوں نے بیرحاء اپنے ناطے والوں یا چچا کی اولاد کو تقسیم کر دیا۔ عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ نے اس حدیث میں بجائے رایح کے رابح کہا یعنی یہ مال فائدہ دینے والا ہے[2]

۵۳۶، حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِکٍ مَالٌ رَّایِحٌ،

مجھ سے یحیٰی بن یحیٰی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام مالک کو یوں پڑھ کر سُنایا مالٌ رایح (یائی تحتانی سے)

۵۳۷، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَۃَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ فَجَعَلَھَا لِحَسَّانَ وَاُبَیٍّ وَاَنَا اَقْرَبُ اِلَیْہِ وَلَمْ یَجْعَلْ لِیْ مِنْھَا شَیْئًا،

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا (جب آنحضرت صلعم نے ابوطلحہ سے یہ فرمایا) تو ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابیؓ کو تقسیم کر دیا، حالانکہ میں ابوطلحہ کا قریبی رشتہ دار تھا۔ مگر انہوں نے اس باغ میں سے مجھ کو کچھ نہیں دیا[3]

بَابٌ (۱۵۴) قَوْلِہٖ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰۃِ فَاتْلُوْھَا اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ،

باب قل فأتوا بالتورٰیۃ فاتلوھا ان کنتم صٰدقین کی تفسیر۔

---

[1] یعنی جب مال آخر فانی اور جدا ہونے والی چیز ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، ۱۲ منہ [2] تو تو نے اچھا کیا جو خیرات کر کے اسکو قائم کر دیا۔ عبداللہ بن یوسف کی روایت کو خود امام بخاری نے باب الوقف میں اور روح بن عبادہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا۔ یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اسکی وجہ یہ تھی کہ انس رض کی ماں ابوطلحہ کے نکاح میں تھیں، ابوطلحہ انس رض کو اپنے بیٹے کی طرح رکھتے تھے

٥٣٨ - حدثني ابراهيم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر رض ان اليهود جاءوا الى النبي صلى الله عليه وسلم برجل منهم وامراة قد زنيا فقال لهم كيف تفعلون بمن زنا منكم قالوا نحممهما ونضربهما فقال لا تجدون في التوراة الرجم فقالوا لا نجد فيها شيئا فقال لهم عبد الله بن سلام كذبتم فأتوا بالتوراة فاتلوها ان كنتم صادقين فوضع مدراسها الذي يدرسها منهم كفه على اية الرجم فطفق يقرأ ما دون يده وما وراءها ولا يقرأ اية الرجم فنزع يده عن اية الرجم فقال ما هذه فلما راوا ذلك قالوا هي اية الرجم فامر بهما فرجما قريبا من حيث موضع الجنائز عند المسجد فرايت صاحبها يجنأ عليها يقيها الحجارة،

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ ایک مرد اور عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے، جنہوں نے زنا کی تھی۔ آپ نے اُن سے پوچھا تم زنا کرنے والوں کو کیا سزا دیتے ہو، انہوں نے کہا ہم اُن کا منہ کالا کرتے ہیں[1] اور مار پیٹ کرتے ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا، کیا توراۃ میں تم کو سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملا، انہوں نے کہا نہیں ہم کو تو نہیں ملا۔ یہ سُن کر عبداللہ بن سلام (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے) کہنے لگے ارے یہودیو! تم جھوٹے ہو بھلا اگر سچے ہو تو توراۃ لاؤ، پڑھو، وہ توراۃ لائے پڑھتے پڑھتے پڑھنے والے (عبداللہ بن صوریا) نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا، رجم کی آیت نہیں پڑھی، عبداللہ بن سلام نے یہ حال دیکھ کر اس پڑھنے والے کا ہاتھ ہٹایا اور کہنے لگے یہ کیا ہے اس کو پڑھو جب تو شرمندہ ہو کر یہودی کہنے لگے بیشک یہ رجم کی آیت ہے، اُسوقت آنحضرتؐ نے حکم دیا، وہ دونوں مرد اور عورت مسجد کے قریب جہاں پر جنازے رکھے جاتے تھے سنگسار کئے گئے۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں سنگسار کرتے وقت میں نے مرد کو دیکھا کہ عورت پر جھکا جاتا تھا، پتھروں کی مار سے اُسکو بچاتا تھا[2]

باب ١٥٥ قوله كنتم خير امة اخرجت للناس،

باب کنتم خیر امة اخرجت للناس کی تفسیر

٥٣٩/ حدثنا محمد بن يوسف عن سفيان عن ميسرة عن ابي حازم عن ابي هريرة رض كنتم خير امة اخرجت للناس قال

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں

[1] یا اُن کے منہ پر ملتا اور جلتا پانی چھوڑتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح کتاب الحدود میں انشاء اللہ مذکور ہو گی۔ حدیث میں یجنأ جیم ساکن نون مفتوحہ پھر ہمزہ سے مثل یقرء ہے، بعضوں نے یجنی پڑھا ہے بعضوں نے یحنا حائے مہملہ سے ۱۲ منہ رح

خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ،

كنتم خير امة اخرجت للناس یوں کہا تم لوگوں کے لئے سب لوگوں سے بہتر ہو ان کو گردنوں میں زنجیریں ڈال کر (لڑائی میں گرفتار کر کے) لاتے ہو وہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں لے

بَابُ ۱۵۶ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا،

باب، اذ همت طائفتن منكم ان تفشلا کی تفسیر۔

۴۰ ۵، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللهِ وَاللهُ وَلِيُّهُمَا،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیہما ہم انصاریوں کے (گروہوں بنی حارثہ اور بنی سلمہ) کے باب میں اُتری حالانکہ اس آیت میں ہمارے گروہوں کا ذکر ہے، مگر ہم کو یہ پسند نہیں ہے کہ یہ آیت نہ اُترتی کیونکہ اس میں یہ مذکور ہے، کہ اللہ ان دونوں گروہوں کا مددگار (سرپرست) ہے

بَابُ ۱۵۷ قَوْلِهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

باب لیس لک من الامر شیء کی تفسیر۔

۵۴۱، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صبح کی نماز میں اخیر رکعت کے رکوع سے جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد یوں دُعا فرماتے یا اللہ فلاں کافر فلاں کافر پر (اُن کا نام لیکر) لعنت کر اُس وقت یہ آیت اُتری:۔ لیس لک من الامر شیء اخیر آیت فانہم ظلمون تک اس حدیث کو

لے یہ گرفتاری اُن کے حق میں نعمت عظمیٰ ہو جاتی ہے۔ ثواب ابدی اور سعادت سرمدی حاصل کرتے ہیں۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں یوں فرمایا تم لوگ یعنی مسلمان ستر واں عدد امتوں کا پورا کرنے والے ہو، یعنی تم سے پیشتر ۶۹ اُمتیں گذر چکی ہیں، ان سب امتوں میں اللہ کے نزدیک تم بہتر اور زیادہ عزت والے ہو، فقط ۱۲ منہ

لے ایک بار سفیان نے یوں کہا ہم اس سے خوش نہیں ۱۲ منہ سے اس سے بڑھ کر اور فضیلت کیا ہوگی کہ ولایت الٰہی ہم کو حاصل ہوئی ہمارے بودے پنے کا جو ذکر ہے وہ صحیح ہے۔ اس فضیلت کے سامنے ہم کو اپنے اس عیب کے فاش ہونے کا مطلق ملال نہیں ۱۲ منہ رح

فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ رَوَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

اسحٰق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے[1]

۴۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ الْاٰيَةَ۔

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے دعا یا بددعا کرنا چاہتے تو اکثر رکوع کے بعد جب سمع اللہ لمن حمدہٗ اللّٰھم ربنا لک الحمد کہہ لیتے تو قنوت پڑھتے، اور فرماتے یا اللہ ولید ابن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ (کافروں کے پنجہ) سے نجات دلوا دے، یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب سزا دے۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح اُن پر قحط پڑے آپ بلند آواز سے یہ دُعا کرتے، اور بعض وقت ایسا ہوتا آپ فجر کی نماز میں یوں فرماتے، یا اللہ عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر لعنت کر، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، لیس لک من الامر شیٔ۔

بَابُ ۵۸ قَوْلِهٖ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ وَهُوَ تَاْنِيْثُ اٰخِرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا اَوْ شَهَادَةً۔

باب والرّسول یدعوکم فی اخرٰکم۔ اخرٰی مؤنث ہے آخر ابن عباسؓ نے کہا احدی الحسنیین سے مراد فتح ہے یا شہادت[2]

۴۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَّاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذٰلِكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْٓ اُخْرٰهُمْ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن پیدل لوگوں کا سردار عبداللہ بن جبیر کو کیا تھا وہ شکست کھا کر بھاگے چلے اس آیت سے یہی مراد ہے اذ یدعوھم الرسول فی اخرٰھم

---

[1] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا، کہتے ہیں، آپ چار شخصوں کا نام لیتے، صفوان بن امیہ، اور سہیل بن عمیر اور حارث بن ہشام، اور عمرو بن واص کا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام لیکر لعنت فرمانے سے آپ کو منع فرمایا۔ اور ایسا ہوا کہ ان چاروں کو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اسلام کی توفیق دیدی ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا،

یعنے جب پیغمبر اُن کو پچھلی طرف بلا رہا تھا اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا

بَابُ ۱۵۹ قَوْلِهِ اَمَنَةً نُعَاسًا،

باب امنۃ نعاسا کی تفسیر

۴۴۴۵ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ،

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن ابویعقوب بغدادی نے بیان کیا، کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا، کہ ابو طلحہ کہتے تھے اُحد کے دن عین جنگ میں ہم کو اونگھ نے آ دبایا، تلوار میرے ہاتھ سے گرتے کو ہوتی میں تھام لیتا، پھر گرنے لگتی پھر تھام لیتا۔

بَابُ ۱۶۰ قَوْلِهِ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ اَلْقَرْحُ اَلْجِرَاحُ اسْتَجَابُوا أَجَابُوا يَسْتَجِيبُ يُجِيبُ،

باب الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح للذین احسنوا منھم واتقوا اجر عظیم کی تفسیر

قرح کہتے ہیں زخم کو استجابوا اور اجابوا کا ایک معنی ہے، یعنی حکم سن لیا مان لیا جیسے یستجیب اور اجیب کا[۱]

بَابُ ۱۶۱ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمُ الْآيَةَ،

باب ان الناس قد جمعوا لکم کی تفسیر۔

۴۴۴۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أُرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ کہا کہ ہم سے ابو بکر شعبہ بن عیاش نے بیان کیا[۲] انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حسبنا اللہ ونعم الوکیل یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسوقت کہا تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کلمہ کہا تھا جب لوگوں نے اُن سے کہا کہ قریش کے کافروں نے آپ سے لڑنے کیلئے بہت جماؤ کیا ہے

---

[۱] یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی نکالا۔ ابن مسعودؓ نے قُرح بضمہ قاف پڑھا ہے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری کی احتیاط کو ملاحظہ کیجئے اُن کو اپنے شیخ الشیخ میں ذرا شک تھی، تو اُس کو ظاہر کر دیا۔ اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں احمد بن یونس کے طریق سے نکالا، انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے بغیر شک کے ۱۲ منہ [۳] جو اس آیت میں مذکور ہے۔ الذین قال لھم الناس میں ۱۲ منہ رح

إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ،

۴۲۸۶، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ،

بَابُ ۱۶۲ قَوْلِهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ،

۴۲۸۷، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ،

بَابُ ۱۶۳ قَوْلِهِ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا،

۴۲۸۸، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

اُن سے ڈرتے رہنا، صحابہ کا یہ خبر سن کر ایمان بڑھ گیا، انہوں نے یہی کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (اللہ بس ہے، وہ اچھا کام کرنیوالا ہے)

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا جب ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو اخیر کلمہ انہوں نے یہی کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

باب ولا یحسبنّ الذین یبخلون بما آتٰھم اللہ من فضلہ کی تفسیر۔ اس آیت میں جو سیُطوّقون کا لفظ ہے، وہ طوقتہ یطوق سے ہے یعنی طوق پہنائے جائیں گے [1]

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے ابوالنضر (ہاشم بن قاسم) سے سُنا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو اللہ تعالیٰ (زکوٰۃ کا) مال عنایت فرمائے اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹپکے (نقطے) ہونگے بن کر اُس کے گلے کا طوق ہو جائیگا اور اسکی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا (مجھ کو نہیں پہچانتا) میں تیرا مال ہوں تا تیرا خزانہ ہوں [2] پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتٰھم اللہ من فضلہ اخیر تک۔

باب ولتسمعنّ من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذًی کثیرًا کی تفسیر۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

[1] اُن کا مال اُن کی گردنوں کا طوق ہوگا ۱۲ منہ رح [2] جس سے دنیا میں تو بڑی اُلفت رکھتا تھا ۱۲ منہ رح

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا

انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی، اُن کو اسامہ بن زیدؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر فدک[1] کی (بنی ہوئی) چادر پڑی تھی، اور اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ آپ سعد بن عبادہ کو پوچھنے گئے (جو بیمار تھے) بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے، راستے میں ایک مجلس پر سے گذرے جسمیں عبداللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق) بیٹھا تھا اُس وقت تک عبداللہ بن ابی (ظاہر میں بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اُس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے، کچھ مسلمان کچھ مشرک بُت پرست کچھ یہودی کچھ مسلمان[2] اُس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی) بھی تھے۔ جب گدھے کے پاؤں کی گرد مجلس والوں پر پڑنے لگی (یعنے سواری مبارک قریب آن پہنچی) تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا اجی، ہم پر گرد مت اُڑاو[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا[4] اور ٹھیر گئے، پھر گدھے سے اُترے اُن مجلس والوں کو اللہ کی طرف بُلایا (اسلام کی دعوت دی) اُنکو قرآن پڑھ کر سُنایا، اُس وقت عبداللہ بن ابی کہنے لگا، بھلے آدمی تیرا کلام بہت اچھا ہے، اگر سچ ہے تو بھی ہم کو ہماری مجلسوں میں مت سُنا اپنے ٹھکانے جا، اور جو تیرے پاس آئے اُسکو یہ قصّے سُنا[5] عبداللہ بن رواحہ (جو پکے مسلمان اور آنحضرت کے جان نثار تھے)

[1] فدک ایک مقام ہے مدینہ سے دو یا تین منزل پر ۱۲ منہ [2] یہ عبارت مکرر ہے امام مسلم کی روایت میں تکرار نہیں ہے ۱۲ منہ رح [3] مردود لطیف مزاج بنا، ارے بھکوے یہ گرد کہیں نعمت ہوتی ہے۔ آرزو دارم کہ خاک آن قدم ؛ طوطیائے چشم سازم دم بدم ۱۲ منہ رح [4] حافظ نے کہا، اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس مجلس میں مسلمان کافر سب موجود ہوں اُس کو سلام کرنا درست ہے۔ لیکن سلام میں مسلمانوں کی نیت کرے، بعضوں نے کہا یوں کہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۱۲ منہ [5] مردود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت اور نصیحت کی باتیں بُری معلوم ہوئیں، عیب شپرا ورواہی تباہی بہت پسند کرتا ہے سچ ہے ع قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری ؛ موچی کو عطر سونگھاؤ تو اُس کو بُرا لگتا ہے اُس کو تو سڑے چمڑے کی بار بو چاہئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاغْشَنَا بِہٖ فِیْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا
نُحِبُّ ذٰلِکَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ
وَالْیَھُوْدُ حَتّٰی کَادُوْا یَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ یَزَلِ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُھُمْ
حَتّٰی سَکَنُوْا ثُمَّ رَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ دَابَّتَہٗ فَسَارَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی سَعْدِ
بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ
یُرِیْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ قَالَ کَذَا وَکَذَا قَالَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْفُ عَنْہُ
وَاصْفَحْ عَنْہُ فَوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ
لَقَدْ جَاءَ اللّٰہُ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ
لَقَدِ اصْطَلَحَ اَھْلُ ھٰذِہِ الْبُحَیْرَۃِ عَلٰی اَنْ
یُتَوِّجُوْہُ فَیُعَصِّبُوْنَہٗ بِالْعِصَابَۃِ فَلَمَّا اَبَی
اللّٰہُ ذٰلِکَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاکَ اللّٰہُ شَرِقَ
بِذٰلِکَ فَذٰلِکَ فَعَلَ بِہٖ مَا رَاَیْتَ فَعَفَا عَنْہُ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ یَعْفُوْنَ
عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَھْلِ الْکِتَابِ کَمَا اَمَرَھُمُ
اللّٰہُ وَیَصْبِرُوْنَ عَلَی الْاَذٰی قَالَ اللّٰہُ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ
الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اَذًی کَثِیْرًا الْاٰیَۃَ قَالَ

کہنے لگے یارسول اللہ نہیں ہماری ہر ایک مجلس میں آپ تشریف لایا
کیجئے [۵۱] ہم کو یہ بہت اچھا لگتا ہے۔ اس گفتگو پر مسلمان اور
مشرک اور یہودی لوگوں میں گالی گلوچ شروع ہوئی قریب
تھا کہ ایک دوسرے پر اٹھ کھڑے ہوں (حملہ کر بیٹھیں) آنحضرت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو دھیما کر رہے تھے (سمجھا رہے تھے
لڑو نہیں) آخر وہ خاموش ہو گئے۔ اُس وقت آپ اپنے گدھے
پر سوار ہو کر چلے گئے۔ سعد بن عبادہؓ کے پاس پہنچے، اور سعد سے
فرمایا، تم نے ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی کی گفتگو نہیں سُنی
اُس نے مجھ سے ایسی ایسی (سخت) باتیں کیں، سعد نے عرض کیا
یارسول اللہ! آپ معاف کر دیجئے، درگذر فرمائیے، بات یہ ہے
قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ پر قرآن اتارا، قرآن بیشک
سچا کلام ہے جو اللہ نے آپ پر اُتارا۔ اس بستی والوں (یعنے مدینہ
والوں) نے (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ
بن ابی کو سرداری کا تاج پہنا کر عمامہ شاہی اس کے سر پر باندھیں
گے (یعنے اس کو مدینہ کا رئیس بنائیں گے)، مگر اللہ کو یہ منظور نہ
تھا۔ اللہ کو تو آپ کو اپنا سچا کلام دیکر سردار بنانا منظور ہوا وہ
(غصّے اور حسد سے) جل گیا، اس غصّے اور حسد کی وجہ سے اُس
نے ایسی (بے ادبی کی) باتیں منہ سے نکالیں، آنحضرتؐ نے سعد سے
یہ سُن کر عبداللہ بن ابی کا قصور معاف کر دیا [۵۲] اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (جبتک جہاد کا حکم نہیں اُترا تھا)
برابر مشرک اور اہل کتاب لوگوں کی سخت کلامی سے درگذر اور انکی
ایذا ہی پر صبر کرتے رہتے جیسے اللہ نے حکم دیا تھا، فرمایا ولتسمعن
من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذًی

---

[۵۱] اور ہم کو دین کی باتیں سُنایا کیجئے ۱۲ منہ رح [۵۲] آپ رحمۃ للعالمین تھے، اگر دنیا کے بادشاہوں کی طرح آپ ہوتے تو عبداللہ بن
ابی کو ایسی سزا دیتے جو اُس کو ہمیشہ یاد رہتی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

اللّٰہ وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَاَوَّلُ الْعَفْوَ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ بِہٖ حَتّٰی اَذِنَ اللّٰہُ فِیْھِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰہُ بِہٖ صَنَادِیْدَ کُفَّارِ قُرَیْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَیِّ بْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَعَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ ھٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّہَ فَبَایِعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا۔

کثیرا اخیر آیت تک اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا۔ ودّ کثیر من اہل الکتٰب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا من عند انفسہم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی ایذادہی پر یہی طریقہ اختیار کرتے تھے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا (یعنے صبر اور شکر کا جادہ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے باب میں جہاد کی اجازت دی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کا جہاد کیا اور اُس جہاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قریش کے بڑے بڑے کافر رئیسوں کو قتل کرایا تو عبداللہ بن ابی اُس وقت (ڈر کر) اپنے ساتھ والوں مشرک بُت پرستوں سے کہنے لگا اب تو اس دین میں شریک ہونے کا موقع آن پہنچا (اُس کا غلبہ ہو گیا) لو اسلام لاکر پیغمبر صاحب سے بیعت کرلو، اس پر وہ مُسلمان ہو گئے۔

بَابُ قَوْلِہٖ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا

باب لا یحسبن الذین یفرحون بما اتوا کی تفسیر

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنٰفِقِیْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْہُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِھِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَیْہِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ الْاٰیَۃَ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند منافق لوگ ایسے تھے کہ آپ جب جہاد کو جاتے تو وہ مدینہ میں پیچھے رہ جاتے، اور پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے لوٹ کر آتے تو وہ (طرح طرح کے) بہانے بناتے، اور قسمیں کھاتے (ان وجوہات سے ہم نہ جاسکے) اُن کو ایسے کام پر تعریف ہونا پسند آتا جس کو انہوں نے نہ کیا ہوتا۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ھِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَھُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ

ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان کو ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُن کو

مُلَيْكَةَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ اذْهَبْ يَا رَافِعُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهٰذِهٖ اِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَاَرَوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْا اِلَيْهِ بِمَا اَخْبَرُوْهُ عَنْهُ فِيْمَا سَاَلَهُمْ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اُوْتُوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

۱۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بِهٰذَا،

علقمہ بن وقاص نے خبر دی، مروان نے اپنے دربان (رافع) سے کہا رافع تو ابن عباس کے پاس جا اُن سے پوچھ اس آیت کی رو سے لاتحسبن الذین یفرحون بما اُتوا تو ہم سب کو عذاب ہونا چاہیئے، کیونکہ ہر ایک آدمی اُن نعمتوں پر جو اس کو ملی ہیں خوش ہے اور یہ چاہتا ہے کہ جو کام اُس نے کیا کرایا کچھ نہیں اُس پر اُسکی تعریف ہو (رافع نے ابن عباس رضؓ سے پوچھا) انہوں نے کہا اس آیت سے تم مسلمانوں کو کیا تعلق ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلوا بھیجا اُن سے (دین کی) کوئی بات پوچھی انہوں نے (ٹھیک بات چھپائی اور غلط بتلادی[1] پھر یہ سمجھے کہ ہم آپکے نزدیک تعریف کے لائق ٹھیرے آپنے جو بات پوچھی وہ بتلادی اور حق بات چھپا رکھنے پر خوش ہوئے اس کے بعد ابن عباس رضؓ نے یہ آیت پڑھی۔ واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب (جو آیت سے پہلے ہے) یفرحون بما اوتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا تک، ہشام بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی ابن جریج سے روایت کیا[2]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو حجاج بن محمد نے خبر دی، انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی اُن کو حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہ مروان نے (اپنے دربان رافع سے کہا) پھر یہی حدیث بیان کی۔

[1] گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا ۱۲ منہ رح [2] مگر ابن جریج پر راویوں کا اختلاف ہے، کوئی اُن سے کسی طرح روایت کرتا ہے کوئی کسی طرح دوسرے رافع جو مروان کا دربان تھا وہ مجہول الحال ہے اس لیئے امام بخاری پر لوگوں نے طعن کیا ہے کہ یہ روایت کیوں لائے، حالانکہ خود امام بخاری نے بسرہ بنت صفوان کی حدیث کو مس ذکر کے باب میں اسی وجہ سے ترک کیا ہے، کہ مروان نے جس دربان کو بسرہ پاس یہ حدیث سننے کیلئے بھیجا تھا وہ مجہول الاسم اور مجہول الحال ہے، اسی لئے امام مسلم اپنی صحیح میں اس روایت کو نہیں لائے عبدالرزاق کی روایت کو اسمٰعیلی اور طبری اور ابو نعیم نے وصل کیا، اور صاحب تیسیر القاری نے غلطی کی جو کہا ابن جریج کے باب میں لوگوں کا اختلاف ہے یعنی اسکی ثقاہت اور ضعف میں حالانکہ ابن جریج کے ثقہ ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ :

باب ۶۵ قَوْلِهٖ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْاٰیَۃ

۵۵۲ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شَرِیْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ رض فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ،

باب ان فی خلق السمٰوات والارض الایۃ کی تفسیر

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رض کے پاس رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تھوڑی دیر اپنی (ام المومنین میمونہ) سے باتیں کرتے رہے پھر سو گئے، جب رات کا آخری حصہ شروع ہوا تو آپ (اٹھ کر) بیٹھے آسمان کی طرف دیکھا پھر یہ آیت پڑھی:۔ انّ فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنہار لاٰیٰتٍ لاُولی الالبآب پھر کھڑے ہوئے وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعتیں (تہجد اور وتر) کی پڑھیں اس کے بعد بلال رض نے (صبح کی) اذان دی، آپ نے فجر کی دو رکعت سنت پڑھی، پھر باہر نکلے، صبح کی نماز پڑھائی،

باب ۶۶ قَوْلِهٖ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ،

۵۵۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَۃَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ رض فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَۃٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طُوْلِهَا فَجَعَلَ

باب الذین یذکرون اللہ قیامًا وقعودًا وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض، کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا، ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رض کے پاس رہ گیا اور میں نے (اپنے جی میں) کہا آج رات کو میں دیکھوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی) نماز کیونکر پڑھتے ہیں۔ میری خالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرمانے کے لئے ایک گدہ بچھایا، آپ اُس گدے کے لنباؤ میں لیٹ کر سو رہے[1] جب،

(سلہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ أَتَى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ،

آدھی رات گذری تو آپ جاگے، اور منہ پر سے نیند کا خمار پونچھنے لگے، پھر سورۂ آل عمران کی اخیر کی دس آیتیں پڑھنا شروع کیں۔ سورۃ ختم کر دی اسکے بعد ایک پرانی مشک۔ کی طرف جو لٹک رہی تھی تشریف لیگئے، اُس میں سے پانی لیا وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں بھی اُٹھا اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں نے بھی کیا (یعنے وضو طہارت وغیرہ) پھر آیا تو آپ کے بازو کھڑا ہو گیا آپنے (عین نماز میں) اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور (پیار سے) میرا کان پکڑ کر ملنے لگے۔ آپنے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا[1]

بَابٌ ٦٧ قَوْلُهُ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

باب ربنا انك من تدخل النار فقد اخزيته وما للظالمين من انصار کی تفسیر

۴۵۵، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے معن بن عیسٰے نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے، اُن کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی وہ ایک رات کو ام المؤمنین میمونہؓ کے پاس رہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور اُنکی خالہ تھیں، ابن عباسؓ کہتے ہیں، میں تو تشک کے عرض میں لیٹ رہا[1]، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اُس کے لنباؤ میں لیٹے، آپ سو گئے جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا اُس کے کچھ بعد تو آپ بیدار ہوئے، اور دونوں ہاتھوں سے نیند کا خمار منہ پر سے پونچھنے لگے، پھر سورۂ

(حاشیہ صفحہ ۴۱۳) [1] دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میری خالہ تو اُس کے لنباؤ میں لیٹے، اور میں اُس کے عرض میں لیٹ رہا (یعنے آپکے بازو کے ایک طرف) ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ھذا) [1] یہ حدیث کتاب صلوۃ اللیل میں گذر چکی ہے تہجد کی زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں ہیں، یعنی بارہ تہجد کی اور ایک رکعت پڑھ کر اُس کو وتر یعنی طاق کر ڈالنا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

صلی اللہ علیہ وسلم یجعل یمسح النوم عن وجھہ
بیدیہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتم من سورۃ
آل عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ منھا
فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی فصنعت مثل
ما صنع ثم ذھبت فقمت الی جنبہ فوضع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی
راسی واخذ باذنی بیدہ الیمنی یفتلھا فصلی
رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم
رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع
حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین
خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح

باب ۶۸ قولہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الآیۃ

۵۵۵ حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن
مخرمۃ بن سلیمان عن کریب مولی ابن عباس
ان ابن عباس اخبرہ انہ بات عند میمونۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ
قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی
طولھا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او
بعدہ بقلیل استیقظ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فجلس یمسح النوم عن وجھہ
بیدہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتم من سورۃ
آل عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ

آل عمران کی اخیر کی دس آیتیں پڑھیں، اور ایک پرانی مشک کی
طرف گئے جو لٹک رہی تھی، اُس میں سے (پانی لیکر) اچھی طرح وضو
کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے بھی وہی کیا جو
آپؐ نے کیا، اور جا کر آپ کے بازو کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا داہنا
ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اپنے داہنے ہاتھ سے میرا کان (شفقت
سے) ملنے لگے، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں
پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں
ہوئیں، پھر وتر پڑھا، پھر لیٹ رہے، جب تک مؤذن آیا،
(اُس نے نماز کے لئے بلایا) اُس وقت آپ اُٹھے، اور ہلکی پھلکی
دو رکعتیں (فجر کی سنت کی) ادا کیں، پھر باہر نکلے اور صبح کی
نماز پڑھائی۔

باب ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الآیۃ۔ اخیر تک کی تفسیر۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک
سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے اُنہوں نے کریب سے جو ابن
عباسؓ کے غلام تھے، اُن سے ابن عباسؓ نے بیان کیا وہ ایک
شب اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ کے پاس رہ گئے جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں، ابن عباسؓ کہتے ہیں میں توشک
کے عرض میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی
بی بی اُس کے طول (لمبائی) میں لیٹے، آپ سو گئے، آدھی رات
ہوئی، پھر یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد آپ جاگے، اور بیٹھ کر
نیند کا خمار منہ پر سے اپنے ہاتھ سے پونچھنے لگے، پھر سورۂ آل
عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں، اس کے بعد آپ ایک
پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی، اس میں سے (پانی
لے کر) اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے ابن عباسؓ

مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ،

کہتے ہیں، جو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں نے بھی کیا اور جا کر آپؐ کے بازو کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر (پیار سے) اس کو ملنے لگے۔ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں ہوئیں) پھر وتر پڑھا، پھر مؤذن کے آنے تک لیٹے رہے، جب مؤذن آیا تو کھڑے ہوئے، اور ہلکی پھلکی (فجر کی سنت کی) دو رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

سُوْرَةُ النِّسَاءِ

سورۂ نساء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفْ يَسْتَكْبِرْ، قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ، لَهُنَّ سَبِيْلًا يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ، وَقَالَ غَيْرُهُ مَثْنٰى وَثُلَاثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ،

ابن عباسؓ نے کہا یستنکف کا معنی غرور کرے (اکڑے)[1] قواما کا معنی معاش جس سے گذران ہوتی ہے[2] لھن سبیلا سے مراد بیاہی عورت کا سنگسار کرنا ہے اور بن بیاہی کو کوڑے مارنا[3]۔ ابن عباسؓ کے سوا اوروں نے اس آیت مثنی وثلاث وربع کی تفسیر یوں کی ہے دو دو، تین تین، چار چار اور عرب کے لوگ رباع سے آگے نہیں[4]

بَابُ ۶۹ قَوْلِهٖ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى الْآيَةَ

باب وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمی کی تفسیر۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے باسناد صحیح وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابن عمرؓ نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل لکم قواما اور مشہور قرأت میں قیاما ہے۔ معنی دونوں کا ایک ہے اس تفسیر کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا۔ ۱۲ منہ

[3] اس کو عبد بن حمید نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی خماس اور سداس اور سباع نہیں کہتے اس لیے متنبی کے اس مصرع پر اعتراض ہوا ہے احاد ام سداس فی احاد بعضوں نے کہا خماس سے عشار تک بھی مستعمل ہے یہ تفسیر ابو عبیدہ سے منقول ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

رجلا كانت له يتيمة فنكحها وكان لها عذق وكان يمسكها عليه ولم يكن لها من نفسه شيء فنزلت فيه وان خفتم الا تقسطوا في اليتمى احسبه قال كانت شريكته في ذلك العذق وفي ماله،

۵۵۷/ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير انه سال عائشة عن قول الله تعالى وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتامى فقالت يا ابن اختي هذه اليتيمة تكون في حجر وليها تشركه في ماله ويعجبه مالها وجمالها فيريد وليها ان يتزوجها بغير ان يقسط في صداقها فيعطيها مثل ما يعطيها غيره فنهوا عن ان ينكحوهن الا ان يقسطوا لهن ويبلغوا لهن اعلى سنتهن في الصداق فامروا ان ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قال عائشة رضو ان الناس استفتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذه الآية فانزل الله ويستفتونك في النساء قالت عائشة

انہوں نے کہا ایک شخص[1] ایک یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا اس نے اس سے نکاح کر لیا، وہ لڑکی ایک کھجور کے درخت کی مالک تھی، اس درخت کے طمع سے یہ شخص اُس لڑکی کی پرورش کرتا تھا، باقی اسکے دل میں اس لڑکی کی کوئی الفت نہیں تھی، اسی باب میں یہ آیت اُتری وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمٰی ہشام بن یوسف نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن جریج نے یوں کہا یہ لڑکی اُس درخت اور دوسرے مال اسباب میں اُس مرد کی (شریک تھی ۱۲)

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہ سے یہ آیت پوچھی، وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمٰی (یعنے اس کا مطلب کیا ہے) انہوں نے کہا میرے بھانجے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں اور اُس کی جائداد کی حصہ دار ہو (ترکے کی رو سے اسکا حصہ ہو) اب اس ولی کو اس کی مالداری خوبصورتی پسند آئے اس سے نکاح کرنا چاہے پر انصاف کے ساتھ مہر (جتنا مہر اسکو دوسرے لوگ دیں) نہ دینا چاہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ جبتک اُنکا پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیں نکاح کرنے سے منع فرمایا اور اُن کو یہ حکم دیا کہ تم دوسری عورتوں سے جو تم کو بھلی لگیں نکاح کر لو (یتیم لڑکی کا نقصان نہ کرو) عروہ نے کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں اس آیت کے اترنے کے بعد لوگوں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی باب میں مسئلہ پوچھا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری :- ویستفتونک فی النساء حضرت عائشہ رضو نے کہا دوسری آیت میں

[1] حافظ نے کہا، اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ یہ آیت ایک معین شخص کے باب میں اُتری اور ہشام بن عروہ سے جو مشہور روایت صیغۂ تعمیم ہے یعنے اُس شخص کے باب میں جسکی پرورش میں ایک یتیم لڑکی ہو۔ اسمٰعیلی نے بھی اسی طرح بہ صیغۂ تعمیم نکالا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی اٰیَۃٍ اُخْرٰی وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ رَغْبَۃُ اَحَدِکُمْ عَنْ یَّتِیْمَتِہٖ حِیْنَ تَکُوْنُ قَلِیْلَۃَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُھُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْا عَنْ مَّنْ رَّغِبُوْا فِیْ مَالِہٖ وَجَمَالِہٖ فِیْ یَتَامَی النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِھِمْ عَنْھُنَّ اِذَا کُنَّ قَلِیْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ،

بَابُ قَوْلِہٖ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ فَاَشْھِدُوْا عَلَیْھِمْ، اَلْاٰیَۃَ وَبِدَارًا مُبَادَرَۃً اَعْتَدْنَا اَعْدَدْنَا اَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ،

۵۵۸ - حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رض فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اَنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ اِذَا کَانَ فَقِیْرًا اَنَّہٗ یَاْکُلُ مِنْہُ مَکَانَ قِیَامِہٖ عَلَیْہِ بِالْمَعْرُوْفِ،

بَابُ قَوْلِہٖ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنُ الْاٰیَۃَ،

(اسی آیت میں[1]) یہ جو فرمایا و ترغبون ان تنکحوھن یعنی وہ یتیم لڑکیاں جن کا مال اور جمال کم ہو اور تم اُن کے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرو، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم ان یتیم لڑکیوں جن کا مال اور جمال کم ہے، نکاح کرنا نہیں چاہتے، تو مال اور جمال والی یتیم لڑکیوں سے بھی جن سے تم کو نکاح کرنے کی رغبت ہے نکاح نہ کرو۔ مگر جب انصاف کے ساتھ اُن کا پورا مہر ادا کرو۔

باب ومن کان فقیرًا فلیاکل بالمعروف فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم الاٰیۃ کی تفسیر

بدارًا کا معنی جلدی جلدی اعتدنا ہم نے تیار کر رکھا ہے یہ عتاد سے نکلا ہے اس کو باب افعال میں لے گئے۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا (یا اسحاق بن منصور) نے کہا ہم کو عبداللہ ابن نمیر نے خبر دی، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا یہ آیت ومن کان غنیًا فلیستعفف ومن کان فقیرًا فلیاکل بالمعروف۔ یتیم کے مال میں اُتری ہے مطلب یہ ہے کہ یتیم کا متولی اگر محتاج ہو تو واجبی طور سے اپنی محنت کے بدل یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے۔

باب واذا حضر القسمۃ اولوا القربٰی والیتٰمی والمساکین کی تفسیر

[1] یہ ظاہر ہے کہ امام بخاری کی روایت میں کچھ غلطی ہوئی ہے کیونکہ و ترغبون ان تنکحوھن اسی آیت ویستفتونک فی النساء میں ہے حافظ نے کہا راویوں کے سہو سے امام بخاری کی روایت میں کچھ عبارت رہ گئی ہے صحیح مسلم اور صحیح اسمٰعیلی اور نسائی کی روایت میں یوں ہے یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم فی الکتٰب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن فذکر اللہ ان یتلی علیکم فی الکتٰب الاٰیۃ الاولی وھی قولہ وان خفتم الا تقسطوا فی الیتٰمی فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ قالت عائشۃ وقول اللہ فی الاٰیۃ الاُخری وترغبون ان تنکحوھن رغبۃ احدکم اخیر تک ۱۲ منہ

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

ہم سے احمد بن حمید نے بیان کیا، کہا ہم کو عبید اللہ اشجعی نے خبر دی، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق شیبانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا یہ آیت واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتمیٰ والمساکین محکم ہے منسوخ نہیں[۱] عکرمہ کے ساتھ اس حدیث کو سعید بن جبیر نے بھی ابن عباس رض سے روایت کیا[۲]

بَابٌ قَوْلِهِ يُوصِيكُمُ اللهُ،

باب یوصیکم اللہ کی تفسیر

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ،

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے اُن سے ابن جریج نے، کہا مجھ کو محمد بن منکدر نے خبر دی، انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رض پاؤں سے چلتے ہوئے بنی سلمہ کے محلہ میں میری بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے، آپ نے دیکھا میں (بالکل) بیہوش ہوں تو پانی منگوایا اُس سے وضو کیا پھر وضو کا مستعمل[۳] پانی مجھ پر چھڑکا، مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ میرے مال جائداد کو میں کس طرح بانٹوں، اُس وقت یہ آیت اتری یوصیکم اللہ فی اولادکم اخیر تک۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ

باب ولکم نصف ما ترک ازواجکم کی تفسیر

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذَٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے ورقاء بن عمر یشکری سے، انہوں نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رض سے، انہوں نے کہا (شروع اسلام میں) میت کا سارا مال اولاد کو ملا کرتا، اور ماں باپ کو وہ ملتا جو میت اُنکے لئے کر جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اسمیں سے جو چاہا، وہ

---

[۱] اکثر علماء نے کہا یہ میراث کی آیت سے منسوخ ہے، ابن عباس رض کا مطلب شاید یہ ہو گا کہ یہ حکم استحباباً اب بھی باقی ہے گو وجوب اسکا منسوخ ہو گیا ۱۲ منہ [۲] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الوصایا میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [۳] جس سے آپ نے اپنے اعضاء شریف دھوئے تھے ۱۲ منہ [۴] ابن جریج کی روایت میں ایسا ہی ہے لیکن بعضوں نے کہا ہے کہ ابن جریج کی غلطی ہے، اور ٹھیک یہ ہے سورۂ نساء کی اخیر آیت کہ: یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ جابر رض کے باب میں اُتری ۱۲ منہ رح

الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ،

منسوخ کر دیا، اور مرد کو عورت کا دوہرا حصہ دلایا، اور ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ اور تہائی حصہ اور جورو کو آٹھواں یا چوتھائی حصہ، اور خاوند کو آدھا یا پاؤ حصہ۔

بَابُ قَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض لَا تَعْضُلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ، حُوبًا إِثْمًا، تَعُولُوا تَمِيلُوا، نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ،

باب لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا الآیۃ کی تفسیر

ابن عباس رض سے منقول ہے، لا تعضلوھن: اُن پر جبر نہ کرو حوبًا کا معنے گناہ تعولوا کا معنی جھک جاؤ، نحلہ کا معنے مہر[۵۱]

۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ،

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسباط بن محمد نے کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے، شیبانی نے کہا اس روایت کو ابو الحسن (عطا) سوائی نے بھی نقل کیا، میں سمجھتا ہوں انہوں نے بھی ابن عباس ہی سے روایت کی[۵۲] اُنہوں نے کہا یہ آیت جو ہے یاایھا الذین امنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن اُس وقت اُتری، جب عرب لوگوں کا یہ قاعدہ تھا کہ اُن میں کوئی مرجاتا تو اُس کی بی بی پر میت کے وارثوں کا اختیار رہتا، چاہتے تو خود اُس سے نکاح پڑھا لیتے، چاہتے تو اور کسی سے نکاح کر دیتے، چاہتے تو اُس کو یوں ہی رکھتے[۵۳] غرض خاوند کے وارثوں کا اُس پر زور چلتا تھا عورت کے وارثوں کا کچھ زور نہ چلتا۔ پھر یہ آیت اُتری (عورتوں کو یہ اختیار ملا کہ وہ آزاد ہو جائیں)[۵۵]

---

۵۱ اس کو طبری اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۲ یہ تینوں تفسیریں بھی ابن عباس رض سے منقول ہیں، حوبًا کی تفسیر کو ابن ابی حاتم نے اور تعولوا کی تفسیر کو سعید بن منصور نے اور نحلہ کی تفسیر کو ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۳ حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ شیبانی نے اس حدیث کو دو طریقوں سے روایت کیا، ایک عکرمہ کے طریق سے جو یقینًا موصول ہے، دوسرا سوائی کے طریق سے جس کے موصول ہونے میں شک ہے ۱۲ منہ ۵۴ کسی سے نکاح نہ ہوتا یوں ہی عمر گذارتی ۱۲ منہ رح ۵۵ اب کہاں ہیں وہ پادری لوگ جو اسلام پر طعنہ مارتے ہیں، کہ اسلام نے عورتوں کو لونڈی بنا دیا، اسلام کی برکت سے تو عورتیں آدمی ہوئیں، ورنہ عرب کے لوگوں نے تو گائے بیل کی طرح انکو مال اسباب سمجھ لیا تھا، عورت کو ترکہ نہ ملتا اسلام نے ترکہ دلایا۔ عورت کو جتنی چاہتے بے گنتی طلاق دیئے جاتے، عدت گذرنے نہ پاتی کہ ایک اور (باقی آگے)

باب ۷۵ قوله ولكل جعلنا موالي مما ترك الوالدان والأقربون الآية، موالي أولياء ورثة، عاقدت هو مولى اليمين وهو الحليف والمولى أيضا ابن العم والمولى المنعم المعتق والمولى المعتق والمولى المليك والمولى مولى في الدين،

۵۶۳ حدثني الصلت بن محمد حدثنا أبو أسامة عن إدريس عن طلحة بن مصرف عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض ولكل جعلنا موالي قال ورثة والذين عاقدت أيمانكم كان المهاجرون لما قدموا المدينة يرث المهاجر الأنصاري دون ذوي رحمه للأخوة التي آخى النبي صلى الله عليه وسلم بينهم فلما نزلت ولكل جعلنا موالي نسخت ثم قال والذين عاقدت أيمانكم من النصر والرفادة والنصيحة وقد ذهب الميراث ويوصي له سمع أبو أسامة إدريس وسمع إدريس طلحة،

باب ۷۶ قوله إن الله لا يظلم مثقال ذرة يعني زنة ذرة،

باب ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون کی تفسیر معمر نے کہا موالی سے مراد اسکے اولیا، اور وارث ہیں[۱] والذین عقدت ایمانکم سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو قسم کھا کر اپنا وارث بناتے تھے یعنی حلیف اور مولی کے کئی معنے آئے ہیں چچا کا بیٹا غلام[۲] لونڈی کا مالک جو اس پر احسان کرے اس کو آزاد کرے[۳] خود غلام جو آزاد کیا جائے، مالک[۴] دین کا پیشوا[۵]

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ادریس سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے، انہوں نے کہا یہ جو آیت ہے ہم نے ہر ایک شخص کے مولی رکھے ہیں، موالی سے مراد وارث ہیں، اور والذین عقدت ایمانکم کی تفسیر یہ ہے کہ (شروع اسلام میں) جب مہاجرین مدینہ میں آئے تھے[۳] تو مہاجر (اپنے بھائی) انصاری کا وارث ہوتا اُس انصاری کے ناتے والوں کو ترکہ نہ ملتا اسکی وجہ یہی تھی کہ آنحضرت صلعم نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کرا دیا تھا جب یہ آیت اتری ولکل جعلنا موالی تو اب ایسے بھائیوں کو ترکہ ملنا موقوف ہو گیا اب[۴] والذین عقدت ایمانکم یعنی جن سے دوستی اور مدد اور خیرخواہی کا قسم کھا کر عہد کیا جائے اُنکے لئے ترکہ تو نہ رہا مگر وصیت کا حکم رہ گیا[۵] اس اسناد میں ابو اسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ بن مصرف سے سنا،

باب ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ کی تفسیر مثقال سے مراد وزن ہے[۶]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱۹) طلاق دیدیتے اُسکی جان غضب میں رہتی، اسلام نے تین طلاقوں کی حد باندھ دی، خاوند کے مرنیکے بعد عورت اسکے وارثوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح رہتی، اسلام نے عورت کو پورا اختیار دیا جس سے چاہے نکاح ثانی پڑھالے ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ھٰذا) [۱] حافظ نے کہا یہ معمر بن مثنی ہیں نہ معمر بن راشد اس کو عبدالرزاق اور اسمٰعیل قاضی نے احکام میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] ان معنوں کے سوا مولی کے اور بھی کئی معنے ہیں۔ دوست محب ہمسایہ، مددگار، داماد تابع وغیرہ ۱۲ منہ رح [۳] اور آنحضرت صلعم نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کا بھائی بنا دیا تھا ۱۲ منہ رح [۴] یعنے اگر میت اپنے ایسے بھائی کو مرتے وقت کچھ دلا جائے تو اسکی وصیت نافذ کریں گے ۱۲ منہ رح [۵] یعنے گو اس سند میں عن عن ہے مگر طبری کی روایت میں ابو اسامہ نے یوں کہا ہے، ہم سے ادریس بن یزید نے بیان کیا، اور امام بخاری نے فرائض میں ادریس سے یوں نقل کیا ہم سے طلحہ نے بیان کیا تو دونوں کا سماع ثابت ہو گیا ۱۲ منہ [۶] یعنی ذرے کے وزن برابر بھی اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا ۱۲ منہ رح

۵۶۴/ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ فَقَالُوا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ

ہم سے محمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند لوگوں نے آپ سے پوچھا یارسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں (بیشک دیکھو گے) دوپہر کے وقت جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو، صاف روشنی ہو سورج دیکھنے میں کچھ ارچن (کشمکش) ہوتی ہے، انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا چودھویں رات کو جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو صاف روشنی ہو چاند دیکھنے میں تم کو کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا بس اسی طرح تم کو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیکھنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی، جیسے سورج اور چاند کے دیکھنے میں نہیں ہوتی قیامت کے دن ایسا ہوگا، ایک پکارنے والا یوں پکاریگا (لوگو) دیکھو جو جس کو پوجتا تھا اُسی کے ساتھ چلا جائے، اب اللہ کے سوا دوسری چیزوں کو پوجنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہیگا، سب اپنے معبودوں کے ساتھ جیسے بت تھان وغیرہ ہیں دوزخ میں جاکر گر جائیں گے، وہی لوگ رہ جائینگے جو خدا کو پوجتے تھے، ان میں اچھے بُرے (سب طرح کے مسلمان) ہونگے۔ اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ۔ پہلے یہودی بلائے جائیں گے اُن سے کہا جائیگا تم (اللہ کے سوا) اور کسی کو پوجتے تھے وہ کہیں گے ہاں، ہم عزیر پیغمبر کو بھی پوجتے تھے، وہ اللہ کے بیٹے تھے، تب اُن سے کہا جائیگا تم جھوٹے ہو، اللہ کے تو نہ کوئی جورو ہے نہ اُسکی اولاد ہے، اچھا اب تم کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے پروردگار ہم پیاسے ہیں ہم کو پانی پلا اُن کو (دور سے) چمکتی ہوئی ریتی بتلائی جائے گی (وہ پانی معلوم ہوگی) اُن سے کہا جائیگا وہاں جاؤ درحقیقت وہ دوزخ ہوگی، ایک کو ایک کچلتی توڑتی ہوئی وہ[1]

---

[1] یعنے آگ کی تیزی اور لپٹ ایسی ہوگی کہ اپنے کو آپ کھا رہی ہوگی۔ ایک شعلہ اُٹھے، دوسرا اُس کو توڑ دے گا۔ جیسے سمندر کی موجیں اُٹھتی ہیں، ایک موج دوسری موج کو کچل دیتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ
ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ
تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ
فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ
وَلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ كَذَلِكَ
مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ
كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ أَتَاهُمْ
رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي
رَأَوْهُ فِيهَا فَيُقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ
كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا فَارَقْنَا
النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا
إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا
الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُولُونَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا ،

باب ۱۷۷ قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ
أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا
الْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ نَطْمِسَ نُسَوِّيَهَا
حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ
مَحَاهُ، سَعِيرًا وُقُودًا ،

اسی میں جا کر گر پڑیں گے۔ اس کے بعد نصاریٰ بُلائے جائیں گے اُن سے
پوچھا جائیگا تم بتاؤ (اللہ کے سوا) کس کو پوجتے تھے، وہ کہیں گے، ہم
خداوند یسوع مسیح کو پُوجتے تھے جو اللہ کے بیٹے تھے، اُن سے کہا جائیگا
تم جھوٹے ہو، بھلا اللہ کو جورو یا اولاد کہاں سے آئی پھر اُن سے کہا جائیگا
اچھا اب چاہتے کیا ہو، وہ بھی ایسا ہی کہیں گے جیسے یہودیوں نے کہا تھا
اور اُنکی طرح دوزخ میں جا گریں گے۔ اب (اُس میدان میں) وہی لوگ
رہ جائیں گے جو خالص خدا کو پوجتے تھے، ان میں اچھے بُرے سب طرح کے
ہونگے (مگر سب موحد) اُس وقت پروردگار ایک صورت میں جلوہ گر ہوگا
جو پہلی صورت سے جس کو وہ دیکھ چکے ہونگے ملتی جلتی ہوگی (پر وہ صورت
نہ ہوگی)[۱] اور اُن لوگوں سے کہا جائیگا[۲] تم کس انتظار میں کھڑے ہو[۳]
ہر اُمت اپنے معبود کے ساتھ ہم کو دنیا میں جب اُن گمراہ لوگوں کی احتیاج
تھی اُسوقت تو ہم اُن سے جُدا رہے اُن کا ساتھ نہیں دیا[۴] ہم تو اپنے
سچے خدا کی انتظار کر رہے ہیں جسکو ہم دنیا میں پوجتے رہے، اُس وقت
پروردگار فرمائے گا، میں تمہارا خدا ہوں، وہ دو بار یا تین بار یوں
کہیں گے، ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہیں[۵]

باب فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید
وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شہیدا۔ کی تفسیر۔ مختال اور
ختال کا معنے ایک ہے یعنی غروری (اترانے والا) نطمس وجوھا
کا معنے ہم اُن کو منہ میٹ کر گدھے کی طرح سپاٹ کر دیں گے، یہ
طمس الکتاب سے نکلا ہے یعنی لکھا ہوا میٹ دیا۔ سعیر کا معنے ایندھن

---

۱ اس حدیث سے پروردگار کیلئے صورت ثابت ہوئی، اگر صورت نہ ہو تو پھر اُسکا دیدار کیونکر ہوگا۔ پچھلے اہل کلام اور معتزلہ نے اسکی تاویل کی ہے صورت سے صفت آنے سے دیکھنا مراد رکھا ہے اہلحدیث ایسی واہی تاویلوں سے بھاگتے ہیں ۱۲ منہ ۲ خود پروردگار فرمائے گا ۱۲ منہ ۳ تم بھی اپنے معبود کے ساتھ کیوں نہیں جاتے ۱۲ منہ ۴ اب ہم اُنکے ساتھ بھلا کیونکر جانے لگے ۱۲ منہ ۵ امام مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ مسلمان پہلے اپنے پروردگار کو نہ پہچانیں گے، کیونکہ وہ دوسری صورت میں جلوہ گر ہوگا۔ اور جب وہ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں، تو مسلمان کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، پھر پروردگار اپنی پہلی صورت میں ظاہر ہوگا جس صورت میں مسلمان اُس کو دیکھ چکے ہونگے اُس وقت سب مسلمان سجدے میں گر پڑیں گے اور کہیں گے تو بیشک ہمارا پروردگار ہے۔ سبحان اللہ یہ وقت بھی کیا خوشی کا وقت ہوگا، جب بندہ اپنے مالک حقیقی کی پناہ میں آکر اُس کے ساتھ ہولیگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۶۵؍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ اَمْسِكْ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحیٰی بن سعید قطان نے خبر دی، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے عبیدہ بن عمرو سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یحیٰی نے کہا اس حدیث کا ایک ٹکڑا اعمش نے عمرو بن مرّہ سے بھی روایت کیا ہے[1] انہوں[2] نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائش کی کچھ قرآن سناؤ، میں نے کہا بھلا میں آپکو کیا سناؤں، آپ تو خود قرآن اُترا ہے[3] آپ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے مجھ کو قرآن دوسرے شخص سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی کہ جب اس آیت پر پہنچا، فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید وجئنا بك علیٰ ھؤلآء شھیدًا تو آپ نے فرمایا بس کر آپکی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے[4]

بَابُ[۷۸] قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ صَعِيْدًا وَجْهَ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيْتُ الَّتِيْ يَتَحَاكَمُوْنَ اِلَيْهَا فِيْ جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَفِيْ اَسْلَمَ وَاحِدٌ وَفِيْ كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوْتُ الشَّيْطٰنُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطٰنٌ وَالطَّاغُوْتُ الْكَاهِنُ

باب وان کنتم مرضیٰ او علیٰ سفر او جآء احد منکم من الغائط

کی تفسیر صعید کہتے ہیں اوپر زمین کو[5] جابرؓ نے کہا طاغوت وہ لوگ جن کے پاس کافر اپنے مقدمے لیجاتے تھے جہینہ قبیلے میں ایک طاغوت تھا اسلم قبیلے میں ایک تھا اسی طرح ہر قبیلے میں ایک ایک یہ لوگ کاہن تھے، اُن پر شیطان اُترا کرتا تھا[6] اور حضرت عمرؓ نے کہا جبت کہتے ہیں جادو کو اور طاغوت شیطان کو[7] اور عکرمہ نے کہا جبت حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں، اور طاغوت کا معنیٰ کاہن[8]

۵۶۶؍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِ قَالَتْ هَلَكَتْ

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی، انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے

---

[1] انہوں نے ابراہیم نخعی سے اخیر تک ۱۲ منہ رح [2] یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے ۱۲ منہ [3] آپکے سامنے میں کیا پڑھ سکونگا ۱۲ منہ [4] اس وجہ سے رو دیئے کہ اُمت نے جو جو کیا ہے اُس پر گواہی دینی ہوگی بعضوں نے کہا یہ رونا آپکا خوشی کا رونا تھا چونکہ آپ تمام پیغمبروں کے گواہ بنیں گے ۱۲

[5] یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے۔ قتادہ نے کہا صعید وہ زمین جس میں درخت یا گھانس نہ ہو، عمرو بن قیس نے کہا صعید مٹی، ابن زید نے کہا صعید صاف ہموار زمین ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [7] اس کو عبد بن حمید نے مسند میں اور ابن رستہ نے کتاب الایمان میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [8] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا اور طبری نے قتادہ سے بھی روایت کیا ۱۲ منہ رح

قِلَادَةٌ لِأَسْمَآءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ،

اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا اسماء کا گلے کا ہار (جو حضرت عائشہ رضؓ نے مانگ کر لیا تھا) کہیں گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اُسکے ڈھونڈنے کیلئے بھیجا، نماز کا وقت آ گیا وہاں پانی نہ تھا لوگ باوضو نہ تھے اسوقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری (وان کنتم مرضیٰ الخ

بَابُ ۱۷۹ قَوْلِهٖ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْاَمْرِ

باب اُولی الامر منکم کی تفسیر اولی الامر سے حکومت والے لوگ

۵۶۷، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ،

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو حجاج بن محمد نے خبر دی، انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یعلی بن مسلم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اخیر تک عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اُتری، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا تھا[۱]

بَابُ ۱۸۰ قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ،

باب فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم کی تفسیر

۵۶۸، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شَرِيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے، انہوں نے کہا زبیرؓ اور ایک انصاری (ثابت بن قیس) میں حرہ کی ایک نالی پر جھگڑا ہوا[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) یہ حکم دیا، زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایہ کے باغ میں پانی جانے دے، یہ سُن کر انصاری کہنے لگا کیوں نہیں آخر زبیرؓ آپکے پھوپھی کے بیٹے ہیں[۳] آپکے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا (آپنے دُوسرا) حکم دیا (جو قاعدے کا تھا) زبیر ایسا کر اپنے

---

[۱] رستے میں انکو کسی بات پر غصہ آیا، انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا آگ سلگاؤ، جب آگ روشن ہوئی تو کہا اسمیں گھس جاؤ بعضوں نے کہا انکی اطاعت کرنا چاہیئے بعضوں نے کہا شرع کے خلاف ہے اس کا ماننا ضرور نہیں، آخر یہ آیت اُتری فان تنازعتم فی شیٔ۔ حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کسی مسئلہ میں اختلاف اور جھگڑا پیدا ہو تب اللہ اور رسول اللہ کی طرف رجوع کرو ۱۲ منہ [۲] حرہ مدینہ کی پتھریلی زمین ۱۲ منہ [۳] آپ انکی رعایت کرتے ہیں ۱۲ منہ

حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجُدُرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ وَاسْتَوْعٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ كَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اِلَّا نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔

درختوں کو پانی پلا اور پانی کو روک رکھ جبتک پانی مینڈوں تک نہ بھر جائے، پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے[1] آپ کو غصہ دلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرا حکم دیکر) زبیر کو انکا پورا حق دلا دیا۔ پہلے جو حکم آپنے دیا تھا اسمیں دونوں کی رعایت تھی۔ (انصاری کا فائدہ تھا) زبیرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیتیں: فلا وربك لايؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم اخیر تک اسی مقدمہ میں اُتری ہیں[2]

بَابُ ۱۸ قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ ،

باب فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين الاية کی تفسیر۔

۵۶۹، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ فَعَلِمْتُ

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے انہوں نے کہا میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے: پیغمبر بیمار ہوتا ہے اس کو (مرنے سے پہلے اختیار ملتا ہے) چاہے دنیا میں اور رہے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے، موت کی بیماری میں آنحضرت صلعم کو ایک زور کا ٹھسکا لگا میں نے سُنا آپ فرما رہے تھے، مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين۔ میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار ملا،

[1] زہری نے کہا جب انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے حکم کی قدر نہ کی ۱۲ منہ رح [2] اس آیت میں اللہ پاک اپنی ذات مقدس کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ ان لوگوں کا ایمان کبھی پورا ہونیوالا نہیں جبتک اپنے آپس کے جھگڑوں میں تجھ کو حاکم نہ بنائیں، پھر تیرے فیصلہ کو خوشی خوشی تسلیم نہ کرلیں، مومن کی یہی نشانی ہے کہ جس مسئلہ میں اس کو صحیح حدیث مل جائے بس خوشی خوشی اس پر عمل شروع کردے، اگر تمام جہان کے مولوی مجتہد اسکے خلاف بیان کریں تو کریں، ذرا بھی دل میں یہ خیال نہ لائے کہ ان مجتہدوں کا مذہب جو ہم چھوڑتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔ بلکہ دل میں بہت خوشی اور سرور پیدا ہو کہ حق تعالیٰ نے حدیث شریف کی پیروی کی توفیق دی، اور کیدانی قہستانی کے پھندے سے نجات دلائی ۱۲ منہ رح

[3] یہ آیت اُسوقت اُتری جب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ کو آپ سے بیحد محبت ہے گھر میں رہوں تو چین نہیں آتا، جب آپکی صورت آن کر دیکھتا ہوں تو تسلی ہوتی ہے اب مجھ کو یہ فکر ہے کہ آخرت میں آپ اعلیٰ درجے پر ہونگے، میں نہ جانے کہاں ہونگا، آپکا جمال مبارک وہاں کیسے دیکھ سکونگا۔ ایک روایت میں یوں ہے، مجھ کو یہ فکر ہے کہ بہشت میں بھی جاؤنگا تو آپکو کیسے پاؤنگا، (اگر آپکا جمال نہ دیکھوں تو بہشت میں بھی چین نہ آئیگا) مولانا فضل الرحمٰن صاحب فرماتے تھے، ایک شخص سب کے ساتھ کیونکر رہ سکتا ہے بھلا،

أَنَّہٗ خُيِّرَ،

(اور آپ نے سفر آخرت اختیار فرمایا۔)

بَابُ ۱۸۲ قَوْلِہٖ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا،

باب وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ اخیر آیت تک کی تفسیر۔

۵۷۰ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ،

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید مکی سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سُنا، وہ کہتے تھے اس آیت میں جو مُستضعفین (یعنے کمزور ناتوان) لوگوں کا ذکر ہے تو میں اور میری والدہ (مکہ میں) ایسے ہی لوگوں میں تھے [1]

۵۷۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض حَصِرَتْ ضَاقَتْ، تَلْوُوْا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِيْ، مَوْقُوْتًا مُوَقَّتًا وَقْتَهُ عَلَيْهِمْ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ ابن عباس رض نے یہ آیت پڑھی الا المستضعفین من الرجال و النساء والولدان اور کہا میں اور میری ماں دونوں اُن لوگوں میں تھے جنکو اللہ نے معذور رکھا، اور ابن عباس رض سے منقول ہے حصرت صدورھم کا معنی اُنکے دل تنگ ہیں [2] تلوٗا السنتکم (یعنے زبان ایر پھیر کر بات بنا کر) گواہی دو [3] ابن عباس رض کے سوا دوسرے شخص (ابو عبیدہ) نے کہا مراغم کا معنے ہجرت کا مقام عرب لوگ کہتے ہیں راغمت قومی یعنے میں نے اپنی قوم والوں کو چھوڑ دیا موقوتا کا معنے ایک ایک وقت

بَابُ ۱۸۳ قَوْلِہٖ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ، فِئَةٌ جَمَاعَةٌ،

باب فما لکم فی المنفقین فئتین واللہ ارکسھم کی تفسیر

ابن عباس رض نے کہا ارکسھم کا معنے اُن کو توڑ پھوڑ ڈالا، (چندی چندی، کر دیا) فئۃ کا معنی گروہ [4]

۵۷۲ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر [5] اور عبدالرحمن [6] نے اُن دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن

---

[1] اُن کی والدہ کا نام لبابہ بنت حارث تھا، جو اُم المومنین میمونہ رض کی بہن تھیں، یہ دونوں دل سے مُسلمان ہو گئے تھے مگر مکہ میں کافروں کے ہاتھ میں پھنسے ہوئے تھے ہجرت نہیں کر سکتے تھے ۱۲ منہ رح [2] کافر زبردستی اُنکو اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

[3] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] ان دونوں تفسیروں کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] محمد بن جعفر ۱۲ منہ رح [6] ابن مہدی ۱۲ منہ رح

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُحُدٍ وَّكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيْقٌ يَّقُوْلُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَّقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ اِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا فما لکم فی المنفقین فئتین اُس وقت اُتری جب جنگ اُحد میں کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل کر پھر (آپ کو چھوڑ کر مدینہ) لوٹ گئے، اب مسلمان اُنکے مقدمہ میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کہتا تھا ہم تو (مدینہ جاکر) اُن کو قتل کرینگے، دوسرا کہتا تھا نہیں ہم تو قتل نہیں کریں گے پھر یہ آیت اُتری فما لکم فی المنفقین فئتین اور آنحضرت نے فرمایا، مدینہ کا نام طیبہ ہے (پاک کرنے والا) یہ پلیدی کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی (یا لوہے کی) مَیل کو۔

بَابُ ۸۴ قَوْلِهٖ وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ اَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ يَسْتَخْرِجُوْنَهٗ حَسِيْبًا كَافِيًا اِلَّا اِنَاثًا الْمَوَاتَ حَجَرًا اَوْ مَدَرًا وَّمَا اَشْبَهَهٗ مَرِيْدًا مُتَمَرِّدًا فَلَيُبَتِّكُنَّ بَتَّكَهٗ قَطَعَهٗ قِيْلًا وَّقَوْلًا وَّاحِدٌ الطَّبْعُ خَتْمٌ

باب قولہ و اذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ کی تفسیر۔

اذاعوا کا معنے مشہور کر دیتے ہیں[۱] یستنبطو کا معنی نکال لیتے ہیں[۲] حسیبا کا معنے کافی ہے الا اناثا سے بیجان چیزیں مراد ہیں مثلاً پتھر مٹی وغیرہ[۳] مریدا کا معنے شریر (نمانا) فلیبتکن، بتکہ سے نکلا ہے یعنی اُس کو کاٹ ڈالا قیل اور قول دونوں کے ایک معنے ہیں[۴] طبع کا معنی مُہر کر دی۔

بَابُ ۸۵ قَوْلِهٖ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ

باب ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم، کی تفسیر۔

۵۷۳ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيْهَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ فَرَحَلْتُ فِيْهَا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَسَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے کہا مَیں نے سعید بن جبیر سے سُنا وہ کہتے تھے قرآن کی اس آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا میں کوفہ کے لوگوں نے اختلاف کیا (بعضے کہتے تھے منسوخ ہے) آخر میں سفر کر کے ابن عباس رض کے پاس گیا، اُن سے پوچھا، انہوں نے کہا یہ آیت تو اخیر زمانہ میں اُتری ہے منسوخ کہاں

---

[۱] یہ ابن منذر نے ابن عباس رض سے نقل کیا ۱۲ منہ رح [۲] یعنی اصلی حقیقت سمجھ لیتے ہیں۔ یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے ۱۲ منہ رح [۳] جن سے بُت بنائے جاتے تھے ۱۲ منہ رح [۴] اس آیت میں ومن اصدق من اللہ قیلا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

جَهَنَّمُ هِيَ اٰخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ،

سے ہوئی ہے۔

بَابُ ۸۶ قَوْلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا اَلسِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ،

باب ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا کی تفسیر۔ سِلم اور سَلم اور سَلام، سب کے ایک معنے ہیں۔

۵۷۴ ـ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غُنَيْمَتَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلسَّلَامَ،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اس آیت ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمنا کے باب میں عطاء کہتے ہیں، ابن عباسؓ نے کہا ایسا ہوا ایک شخص (مرداس ابن نہیک) تھوڑی سی بکریاں لیے ہوئے مسلمانوں کو ملا، اُس نے (اپنا اسلام ظاہر کرنے کیلئے) السلام علیکم کہا، مسلمانوں نے اسکو (بہانہ خور سمجھ کر) مار ڈالا اسکی بکریاں لے لیں (اسامہ بن زید نے اسکو قتل کیا تھا) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا تبتغون عرض الحیوٰۃ الدنیا تک عرض سے مراد یہی بکریاں ہیں۔ ابن عباسؓ نے اس آیت میں السلام پڑھا ہے۔

بَابُ ۸۷ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ،

باب لایستوی القاعدون من المؤمنین و المجاھدون فی سبیل اللہ کی تفسیر۔

۵۷۵ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدِنِ السَّاعِدِيُّ اَنَّهٗ رَاٰى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے مروان بن حکم کو (جو مدینہ کا حاکم تھا) مسجد میں بیٹھے دیکھا، میں اُس کے بازو پر جا بیٹھا وہ کہنے لگا ہم کو زید بن

---

۵۱ اوپر گذر چکا کہ ابن عباسؓ اسی آیت کے موافق کہتے تھے کہ قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں ہے اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ اور کئی تابعین کا بھی قول ہے، جمہور علماء کہتے ہیں، جب شرک اور کفر سے توبہ مقبول ہے تو قتل مومن سے بھی توبہ درست ہوگی، اور سورۂ فرقان میں اسکی صراحت ہے، الا من تاب و آمن وعمل عملا صالحا ۱۲ منہ رح ۵۲ اس لشکر کے سردار غالب بن فضالہ اللیثی تھے ۱۲ منہ رح ۵۳ مشہور قرأت بھی یہی ہے۔ بعضوں نے السلم پڑھا ہے بکسر سین و سکون لام، بعضوں نے بہ فتح سین اور لام ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَاۤءَهٗ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رض وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَىَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِىْ فَثَقُلَتْ عَلَىَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِىْ ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ،

ثابت نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو یہ آیت یوں لکھوائی، لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ. (عبداللہ) بن ام مکتوم آپکے پاس آئے، آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے، اُنہوں نے عرض کیا (وہ آنکھوں سے معذور تھے) یارسول اللہ! اگر مجھ کو جہاد کی طاقت ہوتی (میں معذور نہ ہوتا) تو ضرور جہاد کرتا، اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی، آپ کی ران میری ران پر تھی، (وحی آنے سے آپ کی ران اتنی بھاری ہوگئی، میں ڈرا کہیں میری ران (بوجھ سے) ٹوٹ جاتی ہے، پھر یہ حالت موقوف ہوئی، اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اُتارا:- غیر اولی الضرر۔

۵۷۶، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاۤءِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاۤءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ،

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے، انہوں نے کہا، جب آیت اُتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بُلایا، انہوں نے یہ آیت لکھی پھر ام مکتوم کا بیٹا آیا، اُس نے یہ شکوہ کیا کہ میں اندھا ہوں (جہاد نہیں کر سکتا) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اُتارا غیر اولی الضرر

۵۷۷، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَاۤئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاۤءِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوْا فُلَانًا فَجَاۤءَهٗ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ اَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ اُكْتُبْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے کہا اپنے دادا ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص (یعنے زید بن ثابت) کو بلاؤ، وہ دوات تختی یا شانے کی ہڈی[۲] (جس پر لکھتے تھے) لئے ہوئے آئے، آپؐ نے فرمایا لکھ

---

[۱] اس لفظ کے اُترنے سے عبداللہ بن ام مکتوم اور دوسرے لوگوں کو تسلی ہوگئی (جو معذور تھے) کہ اُنکا مرتبہ مجاہدین سے گھٹ نہیں سکتا، البتہ جو قدرت رکھ کر جہاد نہ کریں وہ مجاہدین کا درجہ نہیں پا سکتے ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی شک ہے کہ لوح کا لفظ کہا یا کتف کا، بعضے نسخوں میں بجائے اسکے دوات پڑھا ہے ۱۲

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ
اللهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَا
ضَرِيْرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللهِ،

۵۷۸، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا
هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح وَحَدَّثَنِيْ
إِسْحٰقُ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ
بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ
بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ إِلٰى بَدْرٍ،

باب ۱۸۸ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ قَالُوْا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا، الْآيَةَ،

۵۷۹، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ
حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى
أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ
فَلَقِيْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ
فَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ

لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ
اس وقت ابن ام مکتوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (بیٹھے)
تھے، اُنہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں تو آنکھوں کا معذور
ہوں (میرا کیا قصور جو مجھ کو مجاہدین کا درجہ نہ ملے) اُس وقت
یہ آیت یوں اُتری، لا یستوی القاعدون من المؤمنین
غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے
خبر دی، ان کو ابن جریج نے دوسری سند امام بخاری نے کہا
مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدالرزاق نے
خبر دی، کہا ہم کو ابن جریج نے، کہا مجھ کو عبدالکریم جزری نے اُن سے
مقسم نے بیان کیا جو عبداللہ بن حارث کے غلام تھے، اُن سے
ابن عباسؓ نے لا یستوی القاعدون کا یہ مطلب ہے کہ بدر کی لڑائی
جو مسلمان نہیں گئے اور جو بدر کی لڑائی میں گئے دونوں برابر نہیں ہو سکتے

باب ان الذین توفھم الملائکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا الآیۃ کی تفسیر۔

ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے بیان کیا، کہا ہم سے حیوہ
بن شریح وغیرہ نے بیان کیا[۱] کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمن ابو
الاسود نے، انہوں نے کہا مدینہ والوں کو ایک فوج نکالنے کا حکم
دیا گیا[۲] اُس فوج میں میرا نام بھی لکھا گیا۔ پھر میں عکرمہ سے ملا
جو ابن عباسؓ کے غلام تھے، اور اُن سے اُس کا ذکر کیا[۳] اُنہوں نے
کہا مجھ کو منع کیا بہت منع کیا[۴] پھر کہنے لگے مجھ کو ابن عباسؓ نے خبر دی

۱؎ وغیرہ سے مراد ابن لہیعہ ہے وہ ضعیف ہے اُس کی روایت طبرانی نے معجم صغیر میں نکالی ۱۲ منہ رح ۲؎ یعنی عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت میں یہ فوج اہل شام سے لڑنے کیلئے نکالی گئی تھی ۱۲ منہ رح ۳؎ کہ میں فوج میں شریک ہو گیا ہوں ۱۲ ۴؎ کہ اس فوج میں مت شریک ہو ۱۲ منہ

ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ اَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمُ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ،

کچھ مسلمان ایسا ہوا کہ مشرکوں کے ساتھ تھے، اُن کی تعداد بڑھاتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ پھر ایک تیر آتا اُن میں سے کوئی مارا جاتا، یا تلوار کی ضرب سے کوئی قتل کیا جاتا، اُس وقت یہ آیت اُتری[1] ان الذین توفٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم الایۃ اخیر آیت تک[2] اس حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ابو الاسود سے روایت کیا[3]

بَابٌ ۱۸۹ قَوْلِهٖ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا،

باب الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا یھتدون سبیلا کی تفسیر۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ قَالَ كَانَتْ اُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا میری ماں الا المستضعفین یعنے معذور لوگوں میں سے تھی۔

بَابٌ ۱۹۰ قَوْلِهٖ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا،

باب فعسی اللہ ان یعفو عنھم وکان اللہ عفوا غفورا کی تفسیر۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو کسی حال میں کافروں کی فوج میں شریک ہونا درست نہیں جب مسلمانوں کے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑنا ایسا خوفناک ہو، تو وائے برحال اُن مسلمانوں کے جو تھوڑی سی تنخواہ کیلئے کافروں کی نوکری کریں اور اُنکے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑیں، یہ لوگ ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتے، اگر یہ کافروں کے ساتھ ہو کر مارے جائیں تو انکا حکم بھی بموجب آیت کریمہ کافروں کا سا ہوگا، اور اُن کا خاتمہ بُری پر سمجھا جائیگا معاذ اللہ! مسلمانوں کو ہرگز کافروں کی فوج میں شریک نہ ہونا چاہیئے، ایسی نوکری کرنے سے تو بھیک مانگنا بہتر ہے، کچھ بھی محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پال سکتے ہیں۔ اپنا ایمان کھوانا اور آخرت برباد کرانا وہ بھی دس بارہ روپیہ ماہوار کیلئے کسی عاقل کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ [2] عکرمہ کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں جو لوگ مارے جائیں گو وہ مسلمان بھی ہوں اور انکی نیت بھی مسلمانوں سے لڑنے کی نہ ہو مگر انکا خاتمہ اس آیت کی رُو سے بُرا ہوگا، اور یہ کہنا کچھ کام نہ آئیگا کہ ہم مجبور تھے۔ اُن سے کہا جائیگا کہ اللہ کی زمین کچھ تنگ تھوڑی تھی، تم کو اور کہیں ہجرت کر جانا تھا ۱۲

[3] اس کو اسمٰعیل اور طبرانی نے معجم اوسط میں وصل کیا ۱۲ منہ رح

بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ،

انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشار کی نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد سجدہ کرنے سے پہلے یوں دُعا کی، کہ یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو (کافروں کے پنجے سے) چھڑا دے، یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دلوا دے، یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب سزا دے، اُن پر حضرت یوسف کے زمانہ کے سے برابر کئی سال تک قحط بھیج[۱]

بَابُ ۱۹۱ قَوْلِهِ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ،

باب ولا جناح علیکم ان کان بکم اذًی من مطر او کنتم مرضٰی ان تضعوا اسلحتکم کی تفسیر

۵۸۲، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا،

ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو حجاج بن محمد اعور نے خبر دی، انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو یعلی بن مسلم نے خبر دی، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت ان کان بکم اذًی من مطر او کنتم مرضٰی عبد الرحمٰن بن عوف کے باب میں اتری وہ زخمی

بَابُ ۱۹۲ قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ،

باب ویستفتونك فی النسآء قل الله یفتیکم فیهن وما یتلی علیکم فی الکتٰب فی یتمی النساء کی تفسیر

۵۸۳، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا ویستفتونك فی النساء قل الله یفتیکم فیهن اخیر آیت وترغبون ان تنکحوهن کا مطلب ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو جس کی وہ پرورش کر رہا ہو، اُس کا ولی اور وارث بھی وہ ہو اور یہ لڑکی اُس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی

[۱] معلوم ہوا کہ جو کافر مسلمانوں کو ستائیں، اُن پر قحط اور بیماری کی بد دُعا کرنا درست ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

حَتّٰی فِی الْعِذْقِ فَیَرْغَبُ اَنْ یَّنْکِحَهَا وَیَکْرَهُ اَنْ یُّزَوِّجَهَا رَجُلًا فَیَشْرَکُهٗ فِیْ مَالِهٖ بِمَا شَرِکَتْهُ فَیَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ،

شرکت رکھتی ہو، اب وہ شخص اُس لڑکی سے خود نکاح کر لینا چاہے دوسرے کسی سے اُس کا نکاح کرنا اس خیال سے پسند نہ کرے کہ وہ اُسکے مال میں شریک ہو جائے گا، جیسے وہ لڑکی شریک تھی اور اسی خیال سے اُس لڑکی کو بٹھا رکھے (اس کا نکاح نہ ہونے دے[۱])

بَابُ ۱۹۳ قَوْلِهٖ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ، وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِی الشَّیْءِ یَحْرِصُ عَلَیْهِ کَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِیَ اَیِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوْزًا بُغْضًا،

باب وان امرأة خافت من بعلها نشوزا أو اعراضا کی تفسیر۔ ابن عباسؓ نے کہا ان خفتم شقاق بینهما میں شقاق سے مراد (جنگ اور) فساد ہے[۲] واحضرت الانفس الشح میں شح سے مراد حرص خواہش نفسانی (بخیلی[۳]) معلقه کا معنی بیچ اد ہر نہ تو بیوہ نہ تو خاوند والی[۴] نشوز کا معنے بغض[۵] (عداوت یا شرارت)

۴۵۸۴، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَکُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْاَةُ لَیْسَ بِمُسْتَکْثِرٍ مِنْهَا یُرِیْدُ اَنْ یُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُکَ مِنْ شَاْنِیْ فِیْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ ذٰلِکَ،

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک عورت ہو جس سے وہ بہت میل جول نہ رکھتا ہو اس کو چھوڑ دینا چاہے، عورت کہے اچھا میں تجھ کو اپنی باری یا نان نفقہ کا حق معاف کئے دیتی ہوں (مگر مجھ کو طلاق نہ دے) یہ آیت اسی باب میں اُتری[۶]

بَابُ ۱۹۴ قَوْلِهٖ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ

باب ان المنافقين فی الدرک الاسفل من النار کی تفسیر

---

[۱] اور خود بھی واجبی مہر پر اُس سے نکاح نہ کرے بلکہ مہر کم دینا چاہیئے تو ایسے نکاح سے اللہ نے منع فرمایا اور یہ حکم دیا کہ اگر تم پورے پورے مہر پر اُس سے نکاح کرنا نہ چاہو، تو دوسرے شخص سے اُس کو نکاح کرنے دو، منع نہ کرو۔ کہتے ہیں جابرؓ کی ایک چچیری بہن تھی بدصورت، جابرؓ خود اُس سے نکاح کرنا نہیں چاہتے تھے، اور مال اسباب کے خیال سے یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ کوئی دوسرا شخص اُس سے نکاح کرے، کیونکہ وہ اس کے مال کا دعویٰ کریگا۔ اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ منہ [۲] یعنی میاں بیوی میں آئے دن کھٹ پٹ رہے، کسی طرح نہ بنے اُس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا قسطلانی نے کہا امام بخاری کو یہ تفسیر اس سے پہلے بیان کرنا تھی ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۴] اس کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۵] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۶] کہ جورو مرد اگر صلح کر کے کوئی بات ٹھہرا لیں، تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے مثلاً جورو اپنی باری معاف کر دے، یا اور کوئی بات ٹھہر جائے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَسْفَلَ النَّارِ، نَفَقًا سَرَبًا،

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِیْ حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَاءَ حُذَیْفَةُ حَتّٰی قَامَ عَلَیْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ خَیْرٍ مِّنْكُمْ قَالَ الْاَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَیْفَةُ رضی اللہ عنہ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَفَرَّقَ اَصْحَابُهٗ فَرَمَانِیْ بِالْحَصَا فَاَتَیْتُهٗ فَقَالَ حُذَیْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهٖ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ كَانُوْا خَیْرًا مِّنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ،

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دوزخ کا نیچے طبقہ درک اسفل سے یہی مراد ہے[1] اور (سورۂ انعام میں) نفقًا سے مراد سرنگ ہے[2]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم بن نخعی نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے (شاگردوں کے) حلقے میں بیٹھے تھے، اتنے میں حذیفہ بن یمان (صحابی) آئے، انہوں نے کھڑے رہ کر ہم کو سلام کیا، پھر کہنے لگے نفاق تو (ایسی بلا ہے جو) تم سے بہتر لوگوں پر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے والوں پر) آچکا ہے، اسود نے یہ سن کر (تعجب سے) کہا سبحان اللہ اللہ تو فرماتا ہے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہیں گے[3] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے اور حذیفہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گئے، پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (شاگردوں کو تعلیم دیکر) اُٹھے، اُن کے شاگرد سب چلدیئے، حذیفہ نے کنکریاں پھینک کر (اشارے سے) مجھ کو بُلایا میں اُن کے پاس گیا وہ کہنے لگے مجھ کو تعجب ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرائے کیوں حالانکہ وہ میری بات خوب جانتے ہیں، بیشک نفاق اُن لوگوں پر آیا جو تم سے بہتر تھے (اسلام سے پھر گئے) پھر انہوں نے توبہ کی، اللہ تعالیٰ نے اُن کا قصور معاف کر دیا۔

بَابٌ ۱۹۵ قَوْلِهٖ اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ،

باب انا اوحینا الیک سے اخیر آیت ویونس وھارون وسلیمٰن تک کی تفسیر۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے سفیان ثوری سے، کہا مجھ سے اعمش نے بیان

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وصل کیا۔ اس تفسیر کو امام بخاری یہاں اس لئے لائے کہ منافق اور نفق کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ [3] اسود کو یہ تعجب ہوا کہ بھلا منافق لوگ ہم مسلمانوں سے کیونکر بہتر ہو سکتے ہیں، حذیفہ کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ تم سے بہتر تھے یعنی صحابہ کے قرن میں تھے، تم تو تابعین کے قرن میں ہو پر نفاق کی وجہ خراب ہو گئے، دین سے پھر گئے ۱۲ منہ

وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى،

کیا، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا کسی کو ایسا کہنا درست نہیں میں یونس بن متی پیغمبر سے بہتر ہوں[1]

۵۸۷، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ،

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا جو کوئی یوں کہے میں یونس بن متی سے اچھا ہوں، تو اُس نے جھوٹ کہا۔

بَابٌ ۱۹۶ قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ،

باب يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة ان امرؤا هلك ليس له ولدٌ وله اخت فلها نصف ما ترك وهو يرثها ان لم يكن لها ولدٌ کی تفسیر

کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو، یہ لفظ تکلله النسب سے نکلا ہے، یعنی نسب نے اُس کے دونوں کنارے خراب کر دیئے[2]

۵۸۸، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے اخیر سورۃ جو اُتری وہ سورۂ برأت ہے اور اخیر آیت جو اتری وہ یہ آیت ہے يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة

---

[1] حضرت یونس علیہ السلام سے ایک قصور ہو گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کا قصور معاف کر دیا، پیغمبری کا درجہ بہت بڑا درجہ ہے کوئی شخص اپنے تئیں حضرت یونس سے فضیلت نہیں دے سکتا۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو یعنے پیغمبر صاحب کو یونس پیغمبر سے بہتر نہ کہو، اس صورت میں آپؐ کا یہ ارشاد تواضع اور کسر نفسی پر محمول ہو گا، یا اس وقت تک آپؐ سے یہ نہ کہا گیا ہو کہ آپ سب پیغمبروں کے سردار ہیں، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو حضرت یونس پر اسی طرح سے فضیلت نہ دو کہ حضرت یونسؑ کی حقارت نکلے، کیونکہ کسی پیغمبر کی تحقیر یا توہین کرنا کفر ہے، اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں، اور حضرت عیسٰیؑ یا حضرت موسٰی پیغمبر کی، توہین پر خاموش رہتے ہیں، جیسے ایک اخبار میں دیکھا گیا کہ فرانس کے کافروں نے حضرت عیسٰیؑ اور حضرت محمد صلعم کی معاذ اللہ نقل کرنا چاہی تو مسلمان حکومت نے حضرت محمدؐ کی نقل کئے جانے پر اعتراض کیا۔ مسلمان حکومت کو اسی طرح حضرت عیسٰےؑ کی نقل کئے جانے پر بھی اعتراض کرنا ضرور تھا۔ ہم مسلمان سب پیغمبروں کو واجب التعظیم جانتے ہیں، اور کسی پیغمبر کی ذرا سی بھی توہین یا تحقیر کو گوارا نہیں کر سکتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبر سب گویا علاتی بھائی ہیں، ایک حدیث میں ہے جو کوئی پیغمبروں کو برا کہے وہ واجب القتل ہے ۱۲ [2] مطلب یہ ہے کہ نہ باپ کے نہ بیٹا ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ

حُرُمٌ وَاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمْ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْءَ تَحْمِلُ دَائِرَةٌ دَوْلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهٗ الْاِغْرَاءُ التَّسْلِيْطُ اُجُوْرَهُنَّ مُهُوْرَهُنَّ اَلْمُهَيْمِنُ الْاَمِيْنُ الْقُرْاٰنُ اَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهٗ قَالَ سُفْيٰنُ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ مَنْ اَحْيَاهَا يَعْنِيْ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا اِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيْعًا شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّسُنَّةً،

سورہ مائدہ کی تفسیر

حرم جمع ہے حرام کی (یعنی احرام باندھے ہو) فبما نقضہم میثاقہم سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے جو انکو حکم دیا تھا بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ) وہ نہیں بجالائے تبوٗا باثمی یعنی تو میرا گناہ اُٹھائے گا دائرۃ کا معنے زمانہ کی گردش[1] اور دوسرے لوگوں نے کہا اغراء کا معنی[2] مسلط کرنا ڈال دینا اجورھن یعنے انکے مہر المہیمن کا معنے امانتدار (نگہبان) گویا اگلی (آسمانی) کتابوں کا محافظ ہے سفیان ثوری نے کہا سارے قرآن میں اس سے زیادہ کوئی آیت مجھ پر سخت نہیں ہے لستم علی شیٔ حتی تقیموا التورٰۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم[3] مخمصۃ کا معنے بھوک من احیاھا یعنے جس نے ناحق آدمی کا خون کرنا حرام سمجھا گویا سب آدمی اسکی وجہ سے زندہ رہے شرعۃ ومنہاجا یعنے راہ اور طریقہ۔

بَابُ ۱۹۷ قَوْلِهٖ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ،

باب الیوم اکملت لکم دینکم کی تفسیر

ابن عباسؓ نے کہا مخمصۃ سے مراد بھوک ہے[4]

۵۸۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ اٰيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ رضؓ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن اسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا یہودی لوگ (کعب احبار) حضرت عمرؓ سے کہنے لگے تم اپنے قرآن میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر اُترتی تو ہم تو اُس دن کو عید (خوشی) کا دن مقرر کر لیتے[5] حضرت عمرؓ نے کہا

---

[1] سدی نے ایسا ہی کہا ۱۲ منہ [2] فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمْ میں ۱۲ منہ [3] کیونکہ اس آیت میں یہ ہے کہ جب تک کوئی اللہ کی کتاب کے موافق سب حکموں پر مضبوطی سے عمل نہ کرے اُس وقت اُس کا دین و ایمان کچھ لائق اعتبار نہیں ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] حضرتؓ نے پوچھا کونسی آیت انہوں نے کہا الیوم اکملت لکم دینکم اخیر آیت تک ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَاِنَّا وَاللّٰهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمْ لَا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

میں خوب جانتا ہوں، یہ آیت کب اُتری اور کہاں اُتری، اور جس وقت یہ آیت اتری اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے تھے، یہ آیت عرفہ کے دن اُتری۔ اُس وقت خدا کی قسم ہم عرفات میں تھے۔ سفیان نے کہا مجھ کو شک ہے اُس دن جمعہ تھا یا اور کوئی دن [۱]

بَابٌ ۱۹۸ قَوْلِهٖ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوْا تَعَمَّدُوْا اٰمِّيْنَ عَامِدِيْنَ، اَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ وَتَمَسُّوْهُنَّ وَاللَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْاِفْضَاءُ النِّكَاحُ،

باب فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا کی تفسیر

تیمموا کا معنی قصد کرو، آمین البیت الحرام یعنے بیت اللہ کا قصد کرنیوالے امممت اور تیممت دونوں معنی ایک ہی ہے اور ابن عباسؓ نے کہا قرآن میں جو لمستم (یا لامستم) کا لفظ آیا ہے اسی طرح تمسوھن اسی طرح دخلتم بھن اسی طرح افضے بعضکم الی بعض تو ان چاروں لفظوں [۲] سے جماع مراد ہے [۳]

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رض فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ رض

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں، انہوں نے کہا ہم ایک سفر (غزوہ بنی مصطلق ۵ یا ۶ ہجری) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، جب بیدا یا ذات الجیش میں پہنچے [۴] تو میرے (گلے کا) ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ آپ اور آپؐ کے ساتھ لوگ بھی اُس کے ڈھونڈنے کے لئے ٹھیرے رہے (کوچ نہیں کیا) وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ کچھ پانی تھا، یہ حال دیکھ کر لوگ ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے، اُن سے شکایت کی کہ تم نے دیکھا حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] قیس بن مسلم کی روایت میں بالیقین مذکور ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا تو اُس دن دوہری عید ہوئی ۱۲ منہ رح [۲] یعنی لمس اور مس اور دخول اور افضا ۱۲ منہ رح [۳] لمس کی تفسیر اسمٰعیل قاضی نے اور مس کی ابن منذر نے اور دخول کی ابن ابی حاتم نے اور افضا کی بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالی ۱۲ منہ رح [۴] یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۞

أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهُ،

۵۹۱، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَثَنَى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي

کو اور آپ کے ساتھ والوں کو ایسے مقام میں روک دیا ہے جہاں پانی نہیں نہ اُنکے ساتھ کچھ پانی ہے، ابوبکر رضہ یہ شکوہ سُن کر (میرے پاس) آئے۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سرِ مبارک میری ران پر رکھے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔ ابوبکر رض (مجھ سے) کہنے لگے ارے تو نے (یہ کیا کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا جہاں پانی میسر نہیں نہ لوگوں کے ہمراہ کچھ پانی ہے (کہ اُسی سے کچھ کام چلتا) حضرت عائشہ کہتی ہیں، ابوبکر رض نے مجھ پر غصہ کیا، اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ انہوں نے منہ سے نکالا[۱] اور کیا کیا اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں ٹھونسے دینے لگے ہیں (اُنکی مار سے) ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک سر میری ران پر تھا (اس خیال سے کہ آپ جاگ اُٹھیں گے میں ہلی تک نہیں) خیر آپ اُسوقت بیدار ہوئے جب صبح ہو گئی تھی پانی بالکل نہ تھا اُسوقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری، اسید بن حضیر انصاری (بے اختیار) کہنے لگے ابوبکر کے خاندان والو یہ کچھ تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے[۲] حضرت عائشہ کہتی ہیں[۳] جب (مایوس ہو کر) ہم نے سواری کا اونٹ اُٹھایا تو ہار اُسکے تلے سے نکلا (اللہ نے ہار بھی دلا دیا اور تیمم کی رخصت بھی دی)

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میرا ایک ہار بیداء میں گر گیا، اُسوقت ہم مدینہ کو (لوٹے) آرہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہار ڈھونڈوانے کے لئے) اونٹ بٹھایا، اونٹ سے اُتر کر سر میری گود میں رکھ کر سو گئے

---

[۱] دوسری روایت میں یوں ہے، ابوبکر رض نے کہا ایک ہار کیلئے تو نے اتنے آدمیوں کو اٹکا دیا، تو ہمیشہ لوگوں کو تکلیف دیتی ہے ۱۲ منہ رح [۲] بلکہ ایسی بہت برکتیں تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو ہو چکی ہیں ۱۲ منہ [۳] خدا کی قدرت دیکھو یا تو ہار ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہم بیزار ہو گئے تھے ۱۲

وَاِذَا اَقْبَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَکَزَنِیْ لَکْزَۃً شَدِیْدَۃً وَّقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِیْ قِلَادَۃٍ فَبِیَ الْمَوْتُ لِمَکَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَوْجَعَنِیْ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَیْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَآءُ فَلَمْ یُوْجَدْ فَنَزَلَتْ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْاٰیَۃَ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ لَقَدْ بَارَکَ اللّٰہُ لِلنَّاسِ فِیْکُمْ یَاٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ مَّا اَنْتُمْ اِلَّا بَرَکَۃٌ لَّھُمْ،

اتنے میں ابوبکرؓ آئے، انہوں نے زور سے ایک مُکا مجھ کو مارا، اور کہنے لگے (ارے) تو نے یہ کیا کیا، ایک ہار کیلئے سارے لوگوں کو روک دیا۔ میں مُردے کی طرح خاموش رہی (ذرا نہ ہلی) ہرچند درد بہت ہوا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا (ہلتی تو ڈر تھا کہیں آپ جاگ اٹھیں) خیر آپ اُس وقت بیدار ہوئے جب صبح کی نماز کا وقت آگیا، لوگوں نے پانی ڈھونڈا کہیں نہ ملا، اُس وقت یہ آیت اتری، یاایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصّلوٰۃ اخیر آیت تک اسید بن حضیر انصاری یہ حال دیکھ کر (بے ساختہ) کہنے لگے ابوبکر کے گھر والو تمہارے سبب سے اللہ نے لوگوں کو یہ آسانی دی تمہارا وجود لوگوں کیلئے باعث برکت ہے۔

بَابُ ۱۹۹ قَوْلِہٖ فَاذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا ھٰھُنَا قٰعِدُوْنَ،

باب فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون کی تفسیر

۵۹۲، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ مُّخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِھَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ شَھِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِیْ حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُّخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ یَوْمَ بَدْرٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَا نَقُوْلُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُوْۤا اِسْرَآئِیْلَ لِمُوْسٰی فَاذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا ھٰھُنَا قٰعِدُوْنَ وَلٰکِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَکَ فَکَاَنَّہٗ سُرِّیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مخارق سے انہوں نے طارق بن شہاب سے، انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سُنا انہوں نے کہا میں اُس وقت موجود تھا جب مقداد بن اسودؓ نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے حمدان بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالنضر (ہاشم بن قاسم) نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عبدالرحمٰن اشجعی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے مخارق بن عبداللہ سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا بدر کے دن[۵۱] مقداد بن اسودؓ (صحابی) نے کہا یارسول اللہ ہم کیا آپ کو وہ جواب دینگے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ پیغمبر کو دیا تھا کہ تم جاؤ اور تمہارا خدا دونوں جاکر لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے، نہیں آپ چلیئے ہم آپ کے ساتھ جان دینے کو حاضر ہیں

---

۵۱ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مدینہ کے باہر لڑائی کے لئے لے جانا چاہا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

بَابٌ قَوْلِهِ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ، الْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ الْكُفْرُ بِهِ،

۴۲۹۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا وَقَالُوا قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ

یہ سنتے ہی آپ کی فکریں دُور ہوگئیں۔ اس حدیث کو وکیع نے بھی سفیان ثوری سے، انہوں نے مخارق سے انہوں نے طارق سے روایت کیا ہے کہ مقداد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا (جیسے اوپر گذر چکا) [۱]

باب انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا او یصلبوا اخیر آیت او ینفوا من الارض تک یحاربون اللہ ورسولہ سے کفر کرنا مراد ہے [۲]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے، کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے کہا مجھ سے سلمان کے ابورجاء نے جو ابوقلابہ کے غلام تھے، انہوں نے ابوقلابہ سے وہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں قسامت کا ذکر لوگوں نے گفتگو کی [۳] کہنے لگے قسامت میں (قصاص لازم ہوگا) اگلے خلیفوں نے اس میں قصاص لیا ہے، عمر بن عبدالعزیز نے ابوقلابہ کی طرف دیکھا وہ اُنکی پیٹھ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگے عبداللہ بن زید تم کیا کہتے ہو، یا یوں کہا، ابوقلابہ تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ ہماری شرع یعنے اسلام میں کسی کا خون درست نہیں مگر جو محصن ہو کر زنا کرے یا کسی کو ناحق مار ڈالے یا اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے (محاربہ کرے [۴]) یہ سُن کر عنبسہ بن سعید کہنے لگے ہم سے انس بن مالکؓ نے ایسی ایسی حدیث بیان کی، میں نے کہا مجھ سے تو انسؓ نے یہ بیان کیا کہ کچھ لوگ

---

[۱] اس کو امام احمد اور اسحاق نے اپنی اپنی مسندوں میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] جمہور علماء نے کہا رہزنی مراد ہے ۱۲ منہ [۳] قسامت کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [۴] دوسری روایت میں یوں ہے، میں نے کہا امیرالمومنین تمہارے پاس اتنی فوج کے سردار اور عرب کے اشراف ہیں، بھلا اگر اُن میں سے پچاس آدمی ایک ایسے محصن مرد پر گواہی دیں جو دمشق کے قلعہ میں ہو کر اُس نے زنا کی ہے مگر اُن لوگوں نے آنکھ سے نہ دیکھا ہو، تو کیا آپ اُس کو سنگسار کریں گے، اُنھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا اگر انہیں کے پچاس آدمی ایک شخص پر جو حمص میں ہو، انہوں نے اُس کو نہ دیکھا ہو یہ گواہی دیں کہ اُس نے چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کٹوا ڈالیں گے۔ انہوں نے کہا نہیں، مطلب ابوقلابہ کا یہ تھا کہ قسامت میں قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ دیت دلائی جائیگی ۱۲ منہ

اِيَّایَ حَدَّثَ اَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوْهُ فَقَالُوْا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ هٰذِهٖ نَعَمٌ لَّنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوْا فِيْهَا فَاشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَخَرَجُوْا فِيْهَا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوْا وَمَالُوْا عَلَی الرَّاعِیْ فَقَتَلُوْهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَخَوَّفُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِیْ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا اَنَسٌ رض قَالَ وَقَالَ يَآ اَهْلَ كَذَا اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَّا اُبْقِیَ هٰذَا فِيْكُمْ وَمِثْلُ هٰذَا۔

(عکل یا عرینہ) کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپ سے عرض کیا ہم کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی (ہم بیمار ہوگئے ہیں) آپ نے فرمایا اچھا ہمارے اونٹ چرنے کے لئے باہر جارہے ہیں، تم بھی اُنکے ساتھ جاؤ، اُن کا دُودھ مُوت پیو (مزاج درست ہو جائیگا) وہ گئے اونٹوں کا دُودھ مُوت پیا، اور اچھے تندرست ہو گئے کیا کرچرواہے پر پل پڑے، اُس کو مار کر اونٹ بھگالے گئے۔ بدمعاشوں کی سزا میں کیا تامل ہوسکتا ہے، انہوں نے (چرواہے کا) خون کیا، اللہ اور اُس کے رسول سے لڑے (اسلام سے مرتد ہوگئے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا، عنبسہ نے یہ حدیث سُن کر (تعجب سے) سُبحان اللہ کہا میں نے کہا عنبسہ تم مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو، انہوں نے کہا (نہیں) انس رض نے مجھ سے بھی یہ حدیث نقل کی ہے (میں نے اس پر تعجب کیا تم کو حدیث خوب یاد رہتی ہے) پھر عنبسہ کہنے لگے، شام والو تم ہمیشہ اچھے رہوگے، جب تک کہ ابو قلابہ یا ابو قلابہ کے سے عالم کو اللہ تعالیٰ تم میں زندہ رکھیگا[۵]

باب ۲۰ قَوْلِهٖ اِنَّ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ

باب والجروح قصاص کی تفسیر

۴۵۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِیَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَآ اَنَسُ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میری پھوپھی ربیع نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا (اُس کا نام معلوم نہیں ہوا) لڑکی کے وارثوں نے قصاص چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد آئی آپ نے قصاص کا حکم دیدیا، انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا تھے (اور ربیع کے بھائی) وہ کہنے لگے خدا کی قسم یارسول اللہ یہ تو کبھی نہیں ہوگا کہ ربیع کا دانت توڑا جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس (تو یہ کیا کہہ رہا ہے) کہ اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی

[۵] معلوم ہوا کہ علم بھی قرآن وحدیث ہے نہ اِدھر اُدھر کے زٹل قافیئے خیالی بے تکی باتیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ،

بَابٌ ۲۰۲ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ،

۵۹۵، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةَ،

بَابٌ ۲۰۳ قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ،

۵۹۶، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ،

۵۹۷، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

پھر (خدا کی قدرت) ایسا ہوا کہ لڑکی کے وارث قصاص کی معافی اور دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر اللہ کے فضل پر بھروسا کر کے قسم کھا بیٹھیں، تو اللہ اُنکی قسم سچی کر دے

باب یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مسروق جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا کوئی کلام اُتارا ہوا چھپا لیا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تو یہ فرماتا ہے اے پیغمبر جو کچھ تجھ پر تیرے مالک کی طرف سے اترا وہ لوگوں کو پہنچا دے[1] ارشاد الٰہی

باب لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ کی تفسیر۔

ہم سے علی بن سلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک بن سعیر نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا اس آیت لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ میں لغو قسموں سے یہ مراد ہے جیسے آدمی (تکیہ کلام کے طور پر نہ قسم کی نیت سے) لا واللہ بلیٰ واللہ کہتا ہے[2]

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو والد نے خبر دی انہوں نے

---

[1] تو آنحضرت صلعم حکم الٰہی کے برخلاف چھپا کیسے سکتے تھے جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ بے ایمان کذاب مفتری ہے، بعضی روایتوں میں ہے کہ یہ آیت جناب علی بن ابی طالب کے باب میں اُتری ہے، اِس آیت کے اُترنے کے بعد آپ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ تھاما اور غدیر خم پر صاف صاف فرما دیا دیکھو میں اسکا دوست ہوں علی بن ابی طالب بھی اسکا دوست ہے رضی اللہ عنہ ۱۲ [2] امام شافعی اور اہلحدیث کا یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ نے کہا ایک بات کا گمان غالب ہوا اور اُس پر کوئی قسم کھالے تو یہ لغو قسم ہے۔ بعضوں نے کہا لغو قسم وہ ہے جو غصے میں یا بھول کر کھائی جائے، بعضوں نے کہا کھانے پینے یا لباس وغیرہ کے ترک پر جو قسم کھائی جائے ۱۲ منہ رح

عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رض لَا اَرٰى يَمِيْنًا اَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ وَ فَعَلْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

حضرت عائشہ رضؓ سے اُن کے والد (ابوبکر صدیقؓ) کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ اُتارا[1] اُسوقت ابوبکرؓ کہنے لگے میں تو جب کچھ قسم کھالیتا ہوں پھر اسکے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہوں، تو اللہ کی رخصت کو منظور کر کے وہ کام کرلیتا ہوں جس کو اچھا سمجھتا ہوں (کفارہ دیدیتا ہوں[2])

بَابٌ ٢٠٤ قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

باب لا تحرموا طیبٰت ما احل اللّٰہ لکم کی تفسیر

۵۹۸، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ، اَنْ نَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے، اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں (جن سے اپنی خواہش بجھاتے) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے تئیں خصی کیوں نہ کرڈالیں، خس کم جہاں پاک، آپ نے منع کیا پھر (اُسی سفر میں) آپ نے ہم کو یہ اجازت دی کہ ایک کپڑا دے کر بھی ہم عورت سے نکاح کر سکتے ہیں، یعنے متعہ[3] اسکے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی:۔ یاایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبٰت ما احل اللّٰہ لکم

بَابٌ ٢٠٥ قَوْلِهٖ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

باب انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن کی تفسیر

وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَزْلَامُ اَلْقِدَاحُ يَقْتَسِمُوْنَ بِهَا فِي الْاُمُوْرِ وَالنُّصُبُ اَنْصَابٌ يَذْبَحُوْنَ

ابن عباسؓ نے کہا ازلام سے فال کھولنے کے تیر مراد ہیں، کافر لوگ اُن سے اپنی قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے، اور نصب سے تھان مراد ہیں جن پر کافر لوگ

---

[1] ثعلبی نے تفسیر میں کہا کہ یہ آیت ابوبکرؓ کے ہی باب میں اُتری ہے، جب انہوں نے غصے ہو کر یہ قسم کھائی تھی، کہ اب سے مسطح بن اثاثہ کے ساتھ میں کوئی سلوک نہیں کرونگا ۱۲ منہ [2] دس درم کی ضرورت نہیں جیسے حنفیہ کا خیال ہے ۱۲ منہ [3] نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ متعہ کی حلت کے قائل تھے جیسے عبداللہ بن عباسؓ اور شاید ان دونوں صاحبوں کو نسخ کی حدیثیں نہیں پہنچی ہونگی، میں کہتا ہوں اس حدیث سے بھی متعہ کی حلت سفر میں عین ضرورت کی حالت میں نکلتی ہے نہ بے ضرورت حالت حضر میں اور ابن مسعودؓ نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی جس سے صراحۃً متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے، جمہور کا قول یہ ہے کہ متعہ کئی بار حلال ہوا پھر آخر بار حرام ہوا۔ اس آخری حرمت کی خبر بعضے صحابہ کو نہیں پہنچی تو حلت کے قائل رہے، اور جن لوگوں نے الا علی ازواجہم سے متعہ کی حرمت نکالی ہے اُن سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور متعہ اس کے بعد باتفاق رواۃ حلال ہوا تھا ۱۲ منہ رح

علیہا وقال غیرہ الزلم القدح لا ریش لہ وھو واحد الازلام والاستقسام ان یجیل القداح فان نھتہ انتھی وان امرتہ فعل ما تامرہ وقد اعلموا القداح اعلاما بضروب یستقسمون بھا وفعلت منہ قسمت والقسوم المصدر

۵۹۹۔ حدثنا اسحٰق بن ابراھیم اخبرنا محمد بن بشر حدثنا عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز قال حدثنی نافع عن ابن عمر قال نزل تحریم الخمر وان فی المدینۃ یومئذ لخمسۃ اشربۃ ما فیھا شراب العنب۔

۶۰۰۔ حدثنا یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابن علیۃ حدثنا عبد العزیز بن صھیب قال قال انس بن مالک ما کان لنا خمر غیر فضیخکم ھذا الذی تسمونہ الفضیخ فانی لقائم اسقی ابا طلحۃ وفلانا وفلانا اذ جاء رجل فقال وھل بلغکم الخبر فقالوا وما ذاک قال حرمت الخمر قالوا اھرق ھذہ القلال یا انس قال فما سالوا عنھا ولا راجعوھا بعد خبر الرجل۔

۶۰۱۔ حدثنا صدقۃ بن الفضل اخبرنا

قربانیاں کیا کرتے تھے یہ دوسرے لوگوں نے کہا ازلام زلم کی جمع ہے زلم کہتے ہیں بے پر کے تیر کو استقسام سے اُن تیروں کا پھرانا مراد ہے، اگر منع کی فال نکلتی تو وہ کام نہ کرتے، اگر حکم کی فال نکلتی تو اس کام کو کرتے، ان تیروں پر مشرکوں نے قسم قسم کی نشانیاں بنا رکھی تھیں اُن سے قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے ۱؎ استقسام کے معنے کو متکلم کے صیغہ میں لیجاؤ تو کہیں گے قسمتُ اور قسوم مصدر ہے۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن بشر نے خبر دی، کہا ہم سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا، کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب شراب کی حرمت اُتری تو اُس وقت مدینہ میں پانچ طرح کے شراب رائج تھے، انگور کے شراب کا بالکل رواج نہ تھا ۲؎

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن علیہ اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے کہا انس بن مالکؓ نے کہا ہم لوگوں کا تو شراب فضیخ کے سوا اور کچھ نہ تھا، یہی شراب جسکو تم فضیخ کہتے ہو ۳؎ میں کھڑا ہوا ابوطلحہ اور فلاں فلاں (ابودجانہ سہیل بن بیضا ابوعبیدہ ابی بن کعب معاذ بن جبل ابوایوب) کو پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا (نام معلوم نہیں) کہنے لگا کچھ خبر بھی ہے، انہوں نے پوچھا کیا؟ تو کہنے لگا شراب حرام ہو گیا۔ تب اُن لوگوں نے کہا انس ان کوزوں کو بہا دے اسکے بعد جب سے اُس آدمی نے یہ خبر دی کبھی نہ شراب کو پوچھا نہ اُس کو پیا ۴؎

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن

۱؎ کسی تیر پر لکھا تھا امرنی ربی کسی پر نہانی ربی کسی پر اور کچھ، کہتے ہیں یہ سات تیر تھے، اور ہبل بڑے بت کے سامنے رکھے ہوئے تھے ۱۲ منہ
۲؎ وہ پانچ شراب یہ تھے، شہد، کھجور، گیہوں، جو، جوار کے شراب۔ یہ مطلب ہے کہ جن لوگوں نے شراب کو انگور سے خاص کیا ہے ان کا قول غلط ہے جب شراب حرام ہوا اُس وقت تو انگور کے شراب کا وجود ہی نہ تھا ۱۲ منہ رح ۳؎ فضیخ وہ شراب ہے، جو گدر کھجور کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو بھگو دیتے ہیں، جب جوش مارنے لگتا ہے تو اس میں نشہ آ جاتا ہے، اُس کو آگ پر نہیں پکاتے ۱۲ منہ ۴؎ معلوم ہوا کہ حلت اور حرمت کے متعلق ایک شخص کی خبر پر اکتفا ہو سکتی ہے ۱۲ منہ رح ۵؎ اس کو ابن منذر نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابن عيينة عن عمرو عن جابر قال صبّح أناس
غداة أحد الخمر فقتلوا من يومهم جميعا
شهداء وذلك قبل تحريمها،

٦٠٢ حدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي
أخبرنا عيسى وابن إدريس عن أبي حيان عن
الشعبي عن ابن عمر قال سمعت عمر على
منبر النبي صلى الله عليه وسلم يقول أما
بعد أيها الناس إنه نزل تحريم الخمر وهي من
خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة
والشعير والخمر ما خامر العقل،

باب ٢٠٦ قوله ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا إلى قوله والله يحب المحسنين،

٦٠٣ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد
ابن زيد حدثنا ثابت عن أنس رض أن
الخمر التي أهريقت الفضيخ وزادني
محمد عن أبي النعمان قال كنت ساقي
القوم في منزل أبي طلحة فنزل تحريم
الخمر فأمر مناديا فنادى فقال
أبو طلحة اخرج فانظر ما هذا الصوت
قال فخرجت فقلت هذا مناد
ينادي ألا إن الخمر قد حرمت فقال

عیینہ نے خبر دی، انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے
انہوں نے کہا اُحد کے دن بعضے لوگ۵۰ کو شراب پیئے ہوتے تھے
اسی حال میں شہید ہوئے اُسوقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ اور عبداللہ
بن ادریس نے خبر دی، انہوں نے ابوحیان (یحییٰ بن یزید) سے انہوں
نے عامر شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت
عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سُنا وہ کہتے تھے:۔
اما بعد لوگو! شراب حرام ہوا، شراب پانچ چیزوں سے بنا کرتا
ہے، انگور، اور کھجور اور شہد سے اور گیہوں اور جَو اور جس شراب سے
عقل میں فتور آئے وہ خمر ہے [۵۱]

باب لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فیما طعموا اخیر آیت واللہ یحب المحسنین تک کی تفسیر۔

ہم سے ابوالنعمان (محمد بن فضل) نے بیان کیا کہا ہم سے
حماد بن زید نے کہا ہم سے ثابت نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا
جو شراب بہادیا گیا تھا وہ فضیخ تھا[۵۲] امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد
بن سلام بیکندی نے ابوالنعمان سے روایت کرکے[۵۳] اس حدیث میں
اتنا اور بڑھایا کہ انسؓ نے کہا میں ابوطلحہ کے گھر میں لوگوں کا ساقی بنا تھا
ان کو شراب پلا رہا تھا، پھر شراب کی حرمت اُتری تو آنحضرت صلعم نے
ایک شخص (نام نامعلوم) کو حکم دیا اُس نے منادی کردی (کہ شراب حرام
ہوگیا) ابوطلحہ نے (منادی کی آواز سن کر) انسؓ سے کہا ذرا باہر تو
نکل، پوچھ یہ کیا آواز ہے انسؓ کہتے ہیں میں گیا اور (لوٹ کر) ابوطلحہ

---

۵۱ قسطلانی نے کہا حبوب اور نباتات بھی جو نشہ کریں جیسے افیون بھنگ وغیرہ وہ بھی خمر میں داخل ہیں ۱۲ منہ ۵۲ یعنی گدر کھجور کا شراب جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۵۳ امام بخاری نے اس حدیث کو راست ابوالنعمان سے اور محمد بن سلام بیکندی کے واسطہ سے دونوں طرح روایت کیا، لیکن راست جو روایت سُنی وہ مختصر تھی اور یہ مطول ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

لِيَ اذْهَبْ فَاهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا ،

بَاب قَوْلِهٖ لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ،

۴۰۶۰ ، حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ حَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِيْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ ،

۴۰۶۱ ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً

سے کہا یہ منادی کی آواز ہے وہ منادی کر رہا ہے کہ شراب حرام ہوگیا ابوطلحہ نے کہا اچھا تو پھر جا یہ سب اب بہا دے میں نے بہا دیا وہ مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا۔ انس رض کہتے ہیں ان دنوں شراب کیا تھا یہی فضیخ، اب بعض لوگ کہنے لگے اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کے پیٹ میں شراب تھا، اور وہ اُسی حال میں شہید ہوگئے، اُسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت آخر تک

باب لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم کی تفسیر۔

ہم سے منذر بن ولید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے موسیٰ بن انس سے انہوں نے اپنے والد انس رض بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ سُنایا، ویسا (عمدہ) خطبہ میں نے کبھی نہیں سُنا، آپ نے فرمایا اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہوں جو مجھ کو معلوم ہیں، تو تم بہت کم ہنسو اور اکثر روتے رہو۔ انس رض نے کہا یہ سُن کر آپ کے اصحاب نے منہ ڈھانپ لیا، چیں چیں رونے کی آواز نکلنے لگی، اتنے میں ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ) نے پوچھا، یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا[1] پھر یہ آیت اُتری لا تسألوا عن اشیاء ان تُبد لکم تسؤکم اس حدیث کو نضر بن شمیل اور روح بن عبادہ نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے[2]

ہم سے فضل بن سہل بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النضر نے کہا ہم سے ابو خیثمہ نے کہا ہم سے ابو الجویریہ نے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا کچھ لوگ (خواہ مخواہ) ٹھٹھے کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیا کرتے

[1] ہوا یہ تھا کہ لوگوں کو اس شخص کے باب میں شبہ تھا، کوئی کہتا تھا یہ حذافہ کا بیٹا نہیں ہے کوئی کہتا تھا ہے، اس لئے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ۱۲ منہ رح [2] نضر کی روایت کو امام مسلم نے اور روح کی روایت کو خود امام بخاری رح نے اعتصام میں نکالا ۱۲ منہ رح

فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا،

کوئی پوچھتا میرا باپ کون تھا؟ کوئی کہتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے، بتلائیے وہ کہاں ہے؟ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری، یاایھا الذین امنوا لاتسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اخیر تک پوری آیت پڑھی

بَابٌ ۲۸ قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَإِذْ قَالَ اللهُ يَقُولُ قَالَ اللهُ وَإِذْ هٰهُنَا صِلَةٌ الْمَائِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنٰى مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِي يَمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ،

باب ماجعل اللہ من بحیرۃ ولاسائبۃ ولاوصیلۃ ولاحام کی تفسیر- واذ قال اللہ یعیسی بن مریم میں قال (جو ماضی کا صیغہ ہے) یقول (مستقبل) کے معنوں میں ہے اور اذ زائد ہے مائدہ[۵۱] اصل میں مفعول کے معنوں میں ہے (گو صیغہ فاعل کا ہے) جیسے (رضیۃ ۱۲) عیشۃ راضیۃ میں مرضیۃ کے معنوں میں ہے اور تطلیقۃ بائنۃ میں[۵۲] تو مائدۃ کا معنے (ممیدۃ) یعنے خیر اور بھلائی جو کسی کو دی گئی اُسی سے مادنی یمیدنی[۵۳] ابن عباسؓ نے کہا متوفیک کا معنے میں تجھ کو ماروں گا الخ

۶۰۶ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا بحیرہ وہ دُودھیل جانور ہے جسکا دُودھ بتوں کے نام پر روک لیا جائے یعنے کوئی اُس کا دُودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور جس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اُس پر کوئی بوجھ نہ لادتا نہ سواری کرتا یعنی سانڈ سعید نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے، سانڈ کی رسم اُسی نے سب سے پہلے نکالی تھی، سعید نے کہا وصیلہ وہ بن بیاہی اونٹنی ہے، جو پہلے پہل اونٹنی جنے، پھر دوسری بار بھی

[۵۱] بائنہ کی تفصیل صحیح نہیں ہے کیونکہ بائنہ تو اپنے اصلی معنوں میں ہے یعنی اسم فاعل کے تطلیقہ بائنہ سے جُدا کرنے والا اطلاق مراد ہے ۱۲ منہ [۵۲] یعنی اجوف یائی ہے جیسے باع یبیع ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [۵۳] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، یہ لفظ اگرچہ سورہ آل عمران میں ہے، مگر اس سورہ میں توفیتنی آیا ہے دونوں کا مادہ ایک ہے، اس لیے اُس کی تفسیر یہاں بیان کردی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ
وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا
ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ
الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ
لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ
عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ
سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهٰذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۶۰۷، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو
عَبْدِ اللّٰهِ الْكَرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ
عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ
مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ،

بَابُ ۲۰۹ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ
فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ
عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ،

۶۰۸، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

اونٹنی جنے برابر اونٹنی ہی جنے، ایسی اونٹنی کو وہ اپنے بتوں کے نام
پر چھوڑ دیتے تھے، جب وہ برابر دو مادہ جنتی نر نہ جنتی۔ اور حام
وہ نر اونٹ ہے جو مادہ پر شمار سے کئی جستیں کرتا (اس کے نطفے سے دس
بچے پیدا ہو جاتے) جب وہ اپنی جستیں کر چکتا تو بتوں کے نام پر اس کو
رخصت کر دیتے اور بوجھ لادنے سے معاف کر دیتے، اب اس پر
بوجھ نہ لادتے (نہ سواری کرتے) اس کا نام حام رکھتے [1] اور ابو
الیمان (حکم بن نافع) نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے
زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے یہی حدیث سنی جو اوپر گذری
سعید نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا (وہی عمرو بن عامر خزاعی کا قصہ) جو اوپر گذرا، اور یزید بن عبداللہ
بن ہاد نے بھی اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا، انہوں نے
سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [2]

مجھ سے محمد بن ابی یعقوب ابو عبداللہ کرمانی نے بیان کیا
کہا ہم سے حسان بن ابراہیم نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے
زہری سے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کو دیکھا
وہ اپنے آپ کو کچل رہی تھی (اس قدر تیزی تھی) اور میں نے
عمرو بن عامر کو (وہاں) اپنی آنتیں کھینچتے دیکھا اسی نے پہلے پہل
سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی۔

باب وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم
فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی
کل شیء شہید۔ کی تفسیر۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو
مغیرہ بن نعمان نے خبر دی، کہا میں نے سعید بن جبیر سے

[1] حام کا معنی بچانیوالا یعنی اس نے دس بچے جنا کر اپنی پیٹھ کو بچا لیا، اب کوئی اس پر بوجھ نہیں لاد سکتا ۱۲ منہ [2] اسکو ابن مردویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

بَابُ قَوْلِهِ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

۶۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سُنا، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سُنایا فرمایا لوگو! تم اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے، پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین ۔ پھر فرمایا سُن لو! قیامت کے دن ساری خلقت میں پہلے ابراہیم پیغمبرؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری اُمت کے کچھ لوگ حاضر کئے جائیں گے، اُنکو بائیں (دوزخ کی) طرف لے چلیں گے، مَیں عرض کرونگا پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے ہیں، جواب ملیگا تم نہیں جانتے تمہارے بعد جو انہوں نے نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں، اُسوقت میں وہی کہونگا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا، میں جبتک اُن لوگوں میں رہا اُن کا حال دیکھتا رہا۔ جب تُو نے مجھ کو (دنیا سے) اُٹھا لیا اُس کے بعد تجھی کو انکی خبر ہے، جواب ملے گا جب سے تم اُن سے جُدا ہوئے اُسی وقت سے برابر یہ لوگ ایڑیوں کے بل (اسلام سے پھر گئے)[1]

باب ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کے دن) تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگوں کو بائیں جانب (دوزخ کی طرف) لے جائیں گے[2] میں اُسوقت وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم اخیر آیت العزیز الحکیم تک۔

---

[1] قسطلانی نے کہا وہ اکھڑ گنوار لوگ ہیں جو دنیا کی رغبت سے مسلمان ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے ۱۲ منہ رح [2] جن کو میں دنیا میں مسلمان سمجھتا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

سورۂ انعام کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوْشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ، حَمُوْلَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا ، وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا ، يَنْأَوْنَ يَتَبَاعَدُوْنَ ، تُبْسَلُ تُفْضَحُ ، أُبْسِلُوْا أُفْضِحُوْا بَاسِطُوْا أَيْدِيْهِمْ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ أَضْلَلْتُمْ كَثِيْرًا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ ، جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيْبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالْأَوْثَانِ نَصِيْبًا ، أَكِنَّةً وَاحِدُهَا كِنَانٌ ، أَمَّا اشْتَمَلَتْ يَعْنِيْ هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلٰى ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى فَلِمَ تُحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَتُحِلُّوْنَ بَعْضًا مَسْفُوْحًا مُهْرَاقًا ، صَدَفَ أَعْرَضَ أُبْلِسُوْا أُوْيِسُوْا وَأُبْسِلُوْا أُسْلِمُوْا سَرْمَدًا دَائِمًا ، اسْتَهْوَتْهُ أَضَلَّتْهُ تَمْتَرُوْنَ تَشُكُّوْنَ ، وَقْرٌ صَمَمٌ وَأَمَّا الْوِقْرُ فَإِنَّهُ الْحِمْلُ أَسَاطِيْرُ وَاحِدُهَا أُسْطُوْرَةٌ وَإِسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرَّهَاتُ ، الْبَأْسَاءُ مِنَ الْبَأْسِ وَيَكُوْنُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُعَايَنَةً ، الصُّوْرُ جَمَاعَةُ صُوْرَةٍ كَقَوْلِهِ سُوْرَةٌ وَسُوَرٌ

ابن عباسؓ نے کہا[51] ثم لم تکن فتنتہم کا معنی پھر اُن کا اور کوئی عذر نہ ہوگا معرُوشات کا معنی ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے جیسے انگور وغیرہ (جنکی بیل ہوتی ہے) حمُولة کا معنی لادو یعنے بوجھ لادنے کے جانور وللبسنا کا معنی ہم شبہ ڈال دینگے ینأون کا معنی دُور ہوجاتے ہیں تُبسَل کا معنی رسوا کیا جائے ابسلوا رسوا کئے گئے باسِطوا ایدیہم میں بسط کے معنی مارنا استکثرتم یعنی تم نے بہتوں کو گمراہ کیا وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبًا یعنے انہوں نے اپنے پھلوں میووں اور مالوں میں اللہ کا ایک حصہ اور شیطان اور بتوں کا حصہ ٹھیرایا اکنة کنان کی جمع ہے یعنی پردہ اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین یعنے کیا مادوں کے پیٹ میں نر مادہ نہیں ہوتے، پھر تم ایک کو حرام ایک کو حلال کیوں بناتے ہو؟ اور دمًا مسفوحًا یعنے بہایا گیا خون وصدف کا معنی منہ پھیرا اُبلِسُوا کا معنی نا اُمید ہوئے (فاذاھم مبلسون میں) اور اُبسلوا بما کسبوا میں یہ معنی ہے کہ ہلاکت کیلیے سپرد کئے گئے سرمدًا کا معنی ہمیشہ استھوتہ کا معنی گمراہ کیا، تمترون کا معنے شک کرتے ہو، وقرًا کا معنے بوجھ (جس سے کان بہرا ہو) اور وِقر بکسرہ واؤ کا معنی بوجھ جو جانور پر لادا جائے اساطیر، اسطورہ اور اسطارہ کی جمع ہے یعنی واہیات اور لغو باتیں البأساء بأس سے نکلا ہے یعنی سختی یا بوس سے یعنے تکلیف اور محتاجی جهرة کھلم کھلا صور، یوم ینفخ فی الصور میں صورت کی جمع ہے جیسے سورة سورت کی جمع[52]

[51] ان تفسیروں کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [52] یہ لفظ سورہ قصص میں ہے یہاں اس کو وجعل اللیل سکنا کی مناسبت سے بیان کر دیا ۱۲ منہ رح [53] مشہور قرأت صُور ہے، ابن کثیر نے کہا صحیح یہی ہے، کہ صور سے حضرت اسرافیل کا بگل مراد ہے جیسے حدیثوں میں وارد ہے، صُوَر کی قرأت پر ترجمہ یوں ہوگا، جس دن مُردوں میں جان پھونکی جائے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

مَلَكُوتٌ مُلْكٌ مِثْلُ رَهَبُوتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ وَيَقُولُ تُرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُرْحَمَ جَنَّ أَظْلَمَ يُقَالُ عَلَى اللَّهِ حُسْبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِيَ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ،

ملکوت سے ملک یعنی سلطنت مراد ہے، جیسے رہبوت اور رحموت مثل ہے رہبوت (یعنے ڈر) رحموت (مہربانی) سے بہتر ہے اور کہتے ہیں تیرا ڈرایا جانا تجھ پر مہربانی کرنے سے بہتر ہے جن علیہ اللیل رات کی اندھیری اُس پر چھا گئی، حسبان کا معنے حساب کہتے ہیں اللہ پر اُس کا حسبان یعنے حساب ہے، اور بعضوں نے کہا، حسبان سے مراد تیر اور شیطان پر پھینکنے کے حربے مستقر باپ کی پشت مستودع ماں کا پیٹ، قنو (خوشہ) گچھا اُس کا تثنیہ قنوان اور جمع بھی قنوان جیسے صنو اور صنوان (یعنے جڑ ملے ہوئے درخت)

بَابُ ۲۱١ قَوْلِهِ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

باب وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو کی تفسیر

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ،

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جو اللہ ہی جانتا ہے، قیامت کب آئے گی، پانی بھی وہی برساتا ہے[۵۲] ماں کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ، وہی جانتا ہے کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا، اور کسی کو معلوم نہیں وہ کس ملک میں مرے گا، اللہ ہی کو ان باتوں کا علم اور اسی کو خبر ہے۔

بَابُ ۲۱٢ قَوْلِهِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمُ الْآيَةَ يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الِالْتِبَاسِ يَلْبِسُوا يَخْلِطُوا شِيَعًا فِرَقًا

باب قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم الایۃ

یلبسکم کا معنے ملادے خلط کردے یہ التباس سے نکلا ہے شیعا گروہ گروہ فرقے فرقے[۵۳]

[۵۱] کے بعد متن قسطلانی میں اتنی عبارت زائد ہے تعالی علا وان تعدل تقسط لا یقبل منہا ذلک الیوم یعنے تعالیٰ کا معنے بلند ہوا، اور تعدل کا معنے انصاف کرے یعنی اس دن کیسا ہی عدل وانصاف کرے اُس کے کچھ کام نہیں آئیگا ۱۲ منہ رح [۵۲] کسی کو معلوم نہیں برسات کب ہوگی، کہاں، کہاں ہوگی کتنی ہوگی ۱۲ منہ رح [۵۳] یعنی تم کو پھوڑ کر الگ الگ فرقے کردے، اور ایک کو دوسرے سے بھڑا دے، آپس ہی میں لڑائی ہونے لگے، ایک مدت سے مسلمانوں پر یہی عذاب ہو رہا ہے ۱۲ منہ رح [۵۴] جو فالحالات قرا ہیں ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٦١١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ،

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر یہ اترا او من تحت ارجلکم آپ نے فرمایا، یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر یہ اترا او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض تو اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلے عذابوں سے ہلکا یا آسان ہے[1]

بَابُ ٢١٣ قَوْلِهٖ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ،

باب ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کی تفسیر۔

٦١٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهُ وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان بن اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ولم یلبسوا ایمانھم بظلم تو آنحضرتؐ کے اصحاب نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی) ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (گناہ) نہ کیا ہو؟ اُس وقت یہ آیت اُتری، ان الشرک لظلم عظیم (معلوم ہوا ظلم سے شرک مراد ہے)

بَابُ ٢١٤ قَوْلِهٖ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ،

باب ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین کی تفسیر۔

٦١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے کہا تمہارے پیغمبرؐ کے چچازاد بھائی ابن عباسؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیئے، کہ میں یونس بن متی پیغمبر سے

---

[1] کیونکہ پہلے عذاب تو عام عذاب تھے جس سے کوئی نہ بچتا، اس میں تو کچھ بچ رہتے ہیں کچھ مارے جاتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سے رجم یعنی آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب خسف یعنی زمین میں دھنسنے کا عذاب موقوف رکھا۔ یہ عذاب یعنی آپس کی پھوٹ اور نا اتفاقی کا باقی رکھا۔ بعضوں نے کہا، موقوف رکھنے سے یہ مراد ہے، کہ صحابہؓ کے زمانہ میں یہ عذاب موقوف رہا آئندہ اس امت میں خسف اور قذف اور مسخ ہوگا، جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى،

بہتر ہوں۔

۴۶۱۴، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى،

ہم سے آدم بن ابی ایاسؒ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سعد بن ابراہیم نے خبر دی کہا میں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سُنا، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہئے کہ میں یونس بن متی سے پیغمبر سے بہتر ہوں[۱]

بَابٌ ۲۱۵ قَوْلِهِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ،

باب أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ کی تفسیر۔

۴۶۱۵، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي ص سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا إِلَى قَوْلِهِ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ،

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، اُن کو ابن جریج نے کہا مجھ کو سلیمان احول نے، اُن کو مجاہد نے انہوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا، کیا سورۂ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے، پھر یہ آیت پڑھی ووھبنا لہ اسحاق اخیر فبھدٰھم اقتدہ تک، پھر کہا کہ داؤدؑ بھی انہی پیغمبروں میں ہیں[۲]۔ یزید بن ہارون اور محمد بن عبید اور سہل بن یوسف نے عوام بن حوشب سے انہوں نے مجاہد سے یوں روایت کیا ہے میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا انہوں نے کہا تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا[۳]

بَابٌ ۲۱۶ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض كُلَّ ذِي ظُفُرٍ الْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ

باب وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر ومن البقر والغنم حرمنا علیھم شحومھما، اخیر آیت تک کی تفسیر۔

ابن عباسؓ نے کہا ذی ظفر سے اونٹ، شتر مرغ مراد ہے[۴]۔ حوایا سے مراد مینگنی کی آنتیں اور لوگوں نے کہا ھادوا کا

---

[۱] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] جن کی پیروی کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ۱۲ منہ رح [۳] یعنی جب تک اس حکم کا کوئی ناسخ نہ اُترے تو آپؐ کو اگلے پیغمبروں کی شریعت پر چلنے کا حکم تھا، ابن حاجب نے اسی کو اختیار کیا ہے، بعض نے کہا آپؐ پر یہ امر لازم نہ تھا، جب تک خاص اُس باب میں کوئی حکم نہ اُترے، یزید بن ہارون کی روایت کو اسمٰعیلی نے اور محمد بن عبید کی روایت کو امام بخاری اور سہل بن یوسف کی روایت کو بھی امام بخاری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ؎

هَادُوا صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ،

معنی یہودی ہو گئے، اور (سورۂ اعراف میں) جو ھدنا الیک آیا ہے اس کا معنی ہم نے توبہ کی، ھائد کہتے ہیں توبہ کرنے والے کو۔

۶۱۶ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوهَا وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ہم سے عمرو بن خالد تمیمی نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپؐ نے فرمایا اللہ یہودیوں کا ستیاناس کرے جب اللہ نے اُن پر چربی حرام کی تو انہوں نے کیا کیا، چربی گلا کر اُس کو بیچا، اُسکے دام کھرے کئے اور کھائے، اور ابو عاصم نبیل نے اس حدیث کو یوں روایت کیا، کہا ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے کہا عطاء بن ابی رباح نے مجھ کو یہ لکھا میں نے جابرؓ سے سُنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث[1]

بَابٌ ۲۱ قَوْلِهِ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ،

باب ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن کی تفسیر۔

۶۱۷ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرمند نہیں ہے[2] اسی لیے اُس نے چھپی اور کھلی بے شرمی کی باتوں کو حرام کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں ہے یہاں تک کہ اُس نے اپنی آپ خود تعریف کی۔ عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ

---

[1] اس کو امام احمد نے وصل کیا، ابو عاصم امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ رح [2] قسطلانی نے غیرت کی صفت کی تاویل کی اور کہا غیرت کے معنی پروردگار کے حق میں بُری باتوں کو حرام کرنا اور مومنوں کو اُن سے روکنا ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اہلحدیث نے اور صفات الٰہی جیسے غضب ضحک تعجب فرح کی طرح غیرت کی بھی تاویل نہیں کی ہے، اور اُس کو اپنے ظاہری معنوں پر رکھا ہے جو پروردگار کی شان کے لائق ہے، اور یہی طریقہ ہے سلف کا جیسے اُوپر کئی بار گذر چکا ہے، دوسری روایت میں یوں آیا ہے، لا شخص اغیر من اللہ، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ رح ؛

دَرَفَعَهُ، قَالَ نَعَمْ وَكِيلٌ حَفِيظٌ، مُحِيطٌ بِهِ، قُبُلًا جَمْعُ قَبِيلٍ وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ زُخْرُفُ الْقَوْلِ كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَوَشَّيْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ،

سے خود سنی، انہوں نے کہا ہاں، میں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آنحضرت صلعم کا قول بیان کیا انہوں نے کہا ہاں وکیل کا معنے نگہبان گھیر لینے والا قبلا قبیل کی جمع ہے یعنی عذاب کی قسمیں قبیل ایک ایک قسم زخرف لغو اور بیکار چیز (یا بات) جسکو ظاہر میں آراستہ پیراستہ کریں (زخرف القول چکنی چپڑی باتیں) حرث حجر یعنی روکی گئی کھیتی حجر کہتے ہیں حرام اور ممنوع کو اسی سے ہے حجر محجور اور حجر عمارت کو بھی کہتے ہیں، اور مادیاں گھوڑی کو بھی اور عقل کو بھی حجر اور حجے کہتے ہیں اور اصحاب الحجر میں حجر سے مراد ثمود کی بستی ہے، اور جس زمین کو تو روک دے اس میں کوئی آنے یا چرانے نہ پائے اس کو حجر کہیں گے، اسی سے خانہ کعبہ کے حطیم کو حجر کہتے ہیں، حطیم محطوم کے معنوں میں ہے جیسے قتیل مقتول کے معنے میں، اب رہا یمامہ کا حجر تو وہ ایک مقام کا نام ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ،

باب ۲۱۸ ھَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ کی تفسیر، ھلم حجاز والوں کا محاورہ ہے، واحد، تثنیہ اور جمع سب میں ھلم بولتے ہیں۔

۶۱۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ نے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک سورج پچھم کی طرف سے نہ نکلے اسوقت تک قیامت نہ ہوگی جب لوگ یہ نشانی (اللہ کی قدرت کی) دیکھیں گے، تو سارے زمین والے ایمان لے آئیں گے، مگر اسوقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا، جیسے فرمایا لاینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل۔

۶۱۹ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے اسحاق (ابن نصر یا ابن منصور) نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْاٰيَةَ

نے فرمایا جب تک سورج پچھم سے نہ نکلے قیامت ہونیوالی نہیں، جب سورج پچھم سے نکلے گا، لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے مگر یہ وہ وقت ہوگا جب ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دیگا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: لاینفع نفسًا ایمانها اخیر تک۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ — سورۂ اعراف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ اَلْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ اَمْوَالُهُمْ اَلْفَتَّاحُ الْقَاضِي افْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ اٰسٰى اَحْزَنُ تَاْسَ تَحْزَنْ وَقَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ يَقُوْلُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ اَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ اِلٰى بَعْضٍ سَوْاٰتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا اِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيْلُهُ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ اِدَّارَكُوْا اجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ الْاِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهَا يُسَمّٰى سُمُوْمًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یواری سواٰتکم وریشا میں ریشا سے مال اسباب مراد ہیں[1] لایحب المعتدین میں معتدین سے دعا میں حد سے بڑھ جانے والے مراد ہیں[2] عفوا کا معنی بہت ہو گئے اُنکے مال زیادہ ہو گئے، فتاح کہتے ہیں فیصلہ کرنے والے کو افتح بیننا ہمارا فیصلہ کر نتقنا اٹھایا انبجست پھوٹ نکلے متبر تباہی نقصان آسٰی غم کھاؤں فلا تاس غم نہ کھا، اوروں نے کہا ما منعك ان لا تسجد (میں لا زائد ہے) یعنے تجھے سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا یخصفان من ورق الجنة انہوں نے بہشت کے پتوں کا دونا بنا لیا، یعنے بہشت کے پتے اپنے اوپر جوڑ لیے (تاکہ ستر نظر نہ آئے) سواتهما سے شرمگاہ مراد ہے متاع الی حین میں حین سے مراد قیامت ہے، عرب کے محاورے میں حین ایک ساعت سے لیکر بے انتہا مدت کو کہہ سکتے ہیں، ریاش اور ریش کے معنے ایک ہیں یعنی ظاہری لباس قبیلہ اُسکی ذات والے شیطان جن میں سے وہ خود بھی ہے ادارکوا اکٹھا ہو جائیں گے، آدمی اور جانور سب کے سُوراخ (یا مساموں) کو سموم کہتے ہیں اس کا مفرد سم

[1] اس کو ابن جریر نے وصل کیا، جمہور کی قرأت وریشا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی جو محال یا بے ضرورت باتوں کی دعا کریں، ابن ماجہ نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سُنا، الٰہی مجھ کو بہشت میں ایک سفید محل داہنے طرف دے، تو کہنے لگے بیٹا اللہ سے بہشت کا سوال کر، دوزخ سے پناہ مانگ (بس یہی کافی ہے) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو دعا اور طہارت میں حد سے زیادہ بڑھ جائیں گے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيلُهُ
غَوَاشٍ مَا غُشُوا بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا
قَلِيلًا يَغْنَوا يَعِيشُوا حَقِيقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوهُمْ
مِنَ الرَّهْبَةِ تَلَقَّفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ
طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ
الطُّوفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ
الْحَلَمِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ
مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ
قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ
يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُونَ تَعْدُ تُجَاوِزْ شُرَّعًا
شَوَارِعَ بَئِيسٍ شَدِيدٍ أَخْلَدَ قَعَدَ
وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيهِمْ مِنْ
مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ جِنَّةٍ مِنْ جُنُونٍ
فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ
يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ
طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّونَهُمْ يُزَيِّنُونَ وَ
خِيفَةً خَوْفًا وَخُفْيَةً مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْآصَالُ
وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الْعَصْرِ
كَقَوْلِهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

بَابٌ ۲۱۹ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

۶۲۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

ہے یعنی آنکھ کے سوراخ نتھنے منہ کان یا خانہ کا مقام پیشاب کا
مقام غواش غلاف جس سے ڈھانپے جائیں گے نشرا متفرق نکدا
تھوڑا یغنوا جیے یا بسے حقیق حق واجب استرھبوھم رہبت
سے نکلا ہے یعنی ڈرایا تلقف لقمہ کرنے لگا (نگلنے لگا) طائرھم
انکا نصیبہ حصہ طوفان سیلاب بہیا کا کبھی موت کی کثرت کو بھی
طوفان کہتے ہیں قمل چچڑیاں چھوٹی جوؤں کی طرح عروش
اور عریش عمارت سقط جب شرمندہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سقط
فی یدہ اسباط بنی اسرائیل کے خاندان قبیلے یعدون فی السبت
ہفتہ کے دن حد سے بڑھ جاتے تھے اسی سے ہے تعد یعنی حد سے
بڑھ جائے شرعا پانی کے اوپر تیرتے ہوئے بئیس سخت اخلد
بیٹھ رہا پیچھے ہٹ گیا سنستدرجھم یعنے جہاں سے انکو ڈر نہ ہوگا
ادھر سے ہم آئیں گے جیسے اس آیت میں ہے فاتٰھم اللہ من
حیث لم یحتسبوا یعنے اللہ کا عذاب ادھر سے آن پہنچا جدھر سے
گمان نہ تھا من جنۃ یعنے جنون دیوانگی فمرت بہ برابر پیٹ رہا
اس نے پیٹ کی مدت پوری کی ینزغنک گدگدائے پھسلائے
طیف اور طائف[1] شیطان کی طرف سے جو اترے (یعنی وسوسہ
آئے) دونوں کا معنی ایک ہے یمدونھم انکو اچھا کر دکھلاتے ہیں
خیفۃ کا معنے خوف ڈر خفیۃ اخفا سے ہے یعنی چپکے چپکے آصال
اصیل کی جمع ہے، وہ وقت جو عصر سے مغرب تک ہوتا ہے
جیسے اس آیت میں ہے، بکرۃ واصیلا۔

باب انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن کی تفسیر۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے،
انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے

[1] دونوں قرأتیں ہیں، اذا مسہم طائف من الشیطان میں ۱۲ منہ رح

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ،

بَابُ ۲۲ قَوْلِهٖ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرِنِيْ اَعْطِنِيْ،

۴۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِكَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَطَمَ فِيْ وَجْهِيْ قَالَ ادْعُوْهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

عبداللہ بن مسعودؓ سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، عبداللہ بن مسعود کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں ہے، اور اسی لئے اُس نے فحش (بُرے بےحیائی کے) کاموں کو حرام کیا ہے کھلے ہوں یا چھپے، اور اللہ سے بڑھ کر اور کسی کو تعریف ہونا پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے آپ اپنی تعریف کی[1]

باب ولما جاء موسٰی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسٰی صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین کی تفسیر۔

ابن عباسؓ نے کہا ارنی انظر الیک کا معنی یہ ہے کہ مجھ کو اپنے دیدار کا مرتبہ سرفراز کر[2]

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عمرو بن یحییٰ سے انھوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ) سے انھوں نے ابو سعید خدریؓ سے انھوں نے کہا ایک یہودی فنحاص یا اور کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کو کسی (مسلمان) نے ایک طمانچہ (تھپڑ) رسید کیا تھا وہ کہنے لگا محمد تمہارے ایک انصاری صحابی نے میرے منہ پر طمانچہ مارا آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ تو بلایا وہ حاضر ہوا آپ نے پوچھا تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں رستے میں یہو

[1] حالانکہ بشر کو خود سرائی زیب نہیں دیتی بقول شخصے اپنے منہ میاں مٹھو مگر پروردگار جل وعلا کو خود سرائی اور خود ستائی پوری سزاوار ہے [2] مراد ارسد کبریا و منی ہو کہ ملکش قدیم ست وذاتش غنی ۔ اس نے اپنی تعریف آپ اس لیے کی کہ بندے اس کے صفات پہچان لیں اور انہی الفاظ سے اس کی تعریف کرنے پر ثواب اور اجر کمائیں ورنہ وہ تعریف سے بھی مستغنی ہے [3] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ ۔

اِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَاَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوسَى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَفَاقَ قَبْلِي اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ،

بَابُ ۲۲۱ قَوْلِهِ اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰى

۶۲۲، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ،

بَابُ ۲۲۲ قَوْلِهِ قُلْ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيعًا نِ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ،

۶۲۳، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ

پر سے گذرا (جن میں یہ بھی تھا) یہ کیا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے موسیٰ پیغمبر کو سارے آدمیوں میں سے چن لیا میں نے کہا کیا وہ محمد سے بھی بڑھ کر ہیں اور مجھے غصہ آیا میں نے ایک طمانچہ لگایا یہ سن کر آنحضرت نے فرمایا دیکھو دوسرے پیغمبروں پر مجھ کو فضیلت نہ دو[1] ایسا ہوگا قیامت کے لوگ (ایک ہی ایکا) بیہوش ہو جائیں گے میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا کیا دیکھوں گا موسیٰ پیغمبر مجھ سے بھی پہلے عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کو مجھ سے پہلے ہی ہوش آجائے گا یا وہ بیہوش ہی نہ ہوں گے چونکہ دنیا میں کوہ طور پر بیہوش ہو چکے تھے

باب من اور سلویٰ کا بیان۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کھنبی من کی قسم سے ہے (خود بخود اگتی ہے) اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے

باب قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموٰت والارض لا الٰہ الا ھو یحیی ویمیت فاٰمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ وکلماتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون کی تفسیر۔

ہم سے عبداللہ بن حماد آملی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن اور موسیٰ بن ہارون نے دونوں نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے کہا مجھ سے بسر بن عبداللہ نے کہا مجھ سے ابو ادریس خولانی نے کہا میں نے ابوالدرداءؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ میں

---

[1] یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین نکلے یا اپنی رائے اور قیاس سے بغیر نص صریح کے فضیلت نہ دو یا یہ حکم اس وقت کا ہے جب تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں کے سردار ہیں ۱۲ منہ۔

اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ كَانَتْ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَاَغْضَبَ اَبُوْبَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ يَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَهٗ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتّٰى اَغْلَقَ بَابَهٗ فِيْ وَجْهِهٖ فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى سَلَّمَ وَجَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْلِيْ صَاحِبِيْ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْلِيْ صَاحِبِيْ اِنِّيْ قُلْتُ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ

بَابٌ ۲۲۳ قَوْلُهٗ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ

۴۶۲۴/ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ

(کسی بات پر تکرار ہو گئی عمر کو غصہ آیا اور غصے بس لوٹ کر چلے ابوبکرؓ ان کے پیچھے ہوئے کہتے جاتے تھے بھائی، معاف کر دو لیکن عمرؓ نہ سنا اور گھر میں جا کر اندر سے دروازہ بند کر لیا (تا کہ ابوبکرؓ اندر نہ آسکیں) آخر ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابوالدرداء کہتے ہیں، اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا، آپ نے (ابوبکر کی صورت دیکھتے ہی) فرمایا، تمہارے یہ صاحب کسی سے لڑ کر آئے ہیں، اس کے بعد ایسا ہوا کہ عمرؓ بھی شرمندہ ہوئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سلام کر کے بیٹھے اور سارا قصہ بیان کیا (کہ ابوبکر نے مجھ سے معافی مانگی، میں نے نہیں سنا)، ابوالدرداء کہتے ہیں، یہ قصہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا، ابوبکرؓ (آپ کا غصہ فرو کرنے لگے) کہنے لگے، یا رسول اللہ خدا کی قسم اس معاملہ میں میں قصوروار تھا (عمرؓ کی زیادتی نہ تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ سے) فرمایا (تم کو کیا ہو گیا ہے) تم کو میرا بھی لحاظ نہیں ہے، میرا تو لحاظ کرو، میرے دوست کو مت ستاؤ میرا تو لحاظ کرو میرے دوست کو مت ستاؤ۔ دیکھو جب میں نے لوگوں سے یہ کہا یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا تو تم لوگوں نے میری بات جھٹلائی اور ابوبکرؓ نے کہا آپ سچ کہتے ہیں[1] امام بخاری نے کہا غامر کا معنے حدیث میں یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے بھلائی میں سبقت کی[2]

باب وقولوا حطّة کی تفسیر

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں

[1] مطلب یہ ہے کہ ابوبکرؓ سب سے پہلے ایمان لائے، تو انکی قدامت اسلام اور میری رفاقت کا خیال رکھو، انکو رنجیدہ نہ کرو، اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت نکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ [2] یہ امام بخاری کی تفسیر ہے اور جو ہم نے ترجمہ کیا ہے وہ صحاح اور نہایہ اور دوسری کتب لغت کے موافق ہے ۱۲

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ
نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا
فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ
وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ،

بَابُ ۲۲۴ قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ

۶۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ
حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ
قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ
عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ
وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ
عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ
عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنْ لِي
عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ

نے ابو ہریرہ رضؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل
کو یہ حکم ہوا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے (یعنی جھک کر) بیت المقدس
کے دروازے میں جاؤ اور یوں کہو حطۃ یعنی اللہ ہمارے گناہ
بخش دے، تو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے، انہوں نے کیا
کیا اللہ کا حکم بدل ڈالا (سجدے کے بدل) سرینوں پر گھسٹتے
داخل ہوئے، اور حطۃ کے بدل حبۃ فی شعرۃ (دانہ بالی میں) کہنے لگے

باب خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجٰھلین
کی تفسیر۔ عرف کا معنے معروف (یعنے اچھا کام)

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن
عتبہ نے کہ عبد اللہ بن عباس رضؓ نے کہا عیینہ بن حصن بن حذیفہ
(مدینہ میں) آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس
اُترے، حر بن قیس اُن لوگوں میں تھے، جو حضرت عمر رضؓ کے مقرب
(پاس بیٹھنے والے) تھے، حضرت عمر رضؓ کی عادت تھی وہ اپنا
مقرب اُسی شخص کو بناتے جو قرآن کا قاری (عالم) ہوتا ایسے
ہی لوگ اُنکی مجلس اور مشورے میں شریک رہتے، بوڑھے اور جوان
کی کوئی قید نہ ہوتی [1] خیر عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سے کہا
بھتیجے تمہاری تو امیر المومنین کے پاس رسائی ہے مجھے بھی اجازت
لے کر اُنکے پاس لے چلو، حر بن قیس نے کہا اچھا میں اجازت لوںگا

[1] یہاں تک کہ ابن عباس رضؓ بالکل نوجوان تھے لیکن حضرت عمر رضؓ کے پاس بیٹھتے تھے، دوسرے بوڑھے بڈھے لوگوں پر اُن کا مرتبہ زیادہ رہتا۔ حضرت عمر رضؓ علم اور علما کے قدردان تھے اور ہر ایک بادشاہ اسلام کو ایسا ہی کرنا چاہیئے، ہمیشہ عالموں کی قدر و منزلت اور تکریم تعظیم لازم ہے، ورنہ پھر کوئی اُنکے ملک میں علم نہ پڑھیگا اور ملک کیا ہوگا جاہلوں کا ڈربہ ایسا ملک بہت جلد تباہ اور برباد ہوگا۔ افسوس ہمارے زمانہ میں علم اور علما کی قدر و منزلت تو کیا عالموں کو جاہلوں کے برابر بھی نہیں رکھا جاتا بلکہ جاہلوں کو جو عہدے اور منصب عطا کئے جاتے ہیں عالم اُنکے مستحق اور سزاوار نہیں سمجھے جاتے۔ خود مجھ پر یہ واقعہ گذر چکا، چند روز میں قضا کی آفت میں گرفتار کیا گیا تھا، مگر خدا کا بڑا فضل ہوا علم وفضل کی ناقدردانی نے مجھ کو جلد سبکدوش کر دیا، ورنہ معلوم نہیں کب تک اس آفت میں گرفتار رہتا، میں دل سے قضا کو مکروہ جانتا تھا خیر میں تو ہٹا دیا گیا تھا اور دوسرے لوگ جو علم وفضل سے عاری اور اُنکی قابلیت ایسی تھی کہ برسوں میں اُنکو تعلیم دے سکتا تھا، وہ اپنی خدمات پر بدستور قائم ہے۔ گو میں اس انقلاب سے جہاں تک میری ذات سے متعلق تھا خوش ہوا اور سجدہ شکر بجا لایا مگر ملک اور قوم پر رونا آیا، یا اللہ ہمارے بادشاہوں کو سمجھ دے۔ آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ رح

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں حرنے حضرت عمرؓ سے عیینہ کو لانے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی، جب عیینہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے تو کہنے لگے غضب ہے غضب لیو سنو خطاب کے بیٹے نہ تو تم (میں سخاوت ہے) ہم کو بہت داد و دہش کرتے ہو نہ عدل اور انصاف ہے یہ سن کر حضرت عمرؓ غصے ہوئے قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں ؎ اس وقت حر نے عرض کیا امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاھلین۔ یہ شخص (یعنے عیینہ) بھی جاہل ہے (آپ درگذر کیجیے) قسم خدا کی حضرت عمرؓ نے اس آیت کے سنتے ہی اس پر عمل کیا، جب حر نے یہ آیت پڑھی اور حضرت عمرؓ اللہ کی کتاب پر پورا پورا چلتے ذرا بھی (اس) کے خلاف نہ کرتے۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا فِيْ أَخْلَاقِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ (یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا یہ آیت جو اللہ تعالیٰ نے اتاری خذ العفو وأمر بالعرف تو اخلاق کے باب میں اتاری، یعنے اپنے اخلاق کو ایسا رکھنا چاہیئے اور عبداللہ بن براد نے کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے انہوں نے کہا (اس آیت میں) اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اخلاق (عادات) میں سے اپنے پیغمبر کو معاف فرمانیکا حکم دیا، یا کچھ ایسا ہی کہا ؎

ؑ اللہ اللہ عیینہ کی بے ادبی اور گستاخی اور حضرت عمرؓ کا صبر اور تحمل اگر اور کوئی دنیا دار بادشاہ ہوتا تو ایسی زبان درازی اور بے ادبی پر کیسی سزا دیتا۔ عیینہ حضرت عمرؓ کو بھی دنیا دار بادشاہوں کی طرح سمجھے کہ جاہل مصاحبوں اور واہی رفیقوں پر بادشاہی خزانہ جورعایا کا مال ہے لٹاتے رہیں۔ حضرت عمرؓ اپنے بیٹے عبداللہ کو تو ایک ادنیٰ سپاہی کی طرح تنخواہ دیا کرتے وہ بھلا اُن سے واہی لوگوں کو کب دینے والے تھے حضرت عمرؓ کا ایمان اور اخلاص سمجھنے کے لئے انصاف والے آدمی کیلئے یہی قصہ کافی ہے، قرآن شریف کی آیت پڑھتے ہی غصہ جاتا رہا۔ صبر اور تحمل پر عمل کیا، سبحان اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ ؎ غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ عفو سے اس آیت میں قصور کی معافی کرنا خطا سے درگذر کرنا مراد ہے، اور یہ آیت حسن اخلاق سے متعلق ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن میں کوئی آیت اس آیت کی (باقی آگے)

سُورَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَوْلُهٗ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمُ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ،

۶۲۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ اَلشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ وَاَرْدَفَنِيْ جَاءَ بَعْدِيْ، ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ، فَيَرْكُمَهٗ يَجْمَعُهٗ، شَرِّدْ فَرِّقْ وَاِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنَ يَغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً اَلصَّفِيْرُ لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبِسُوْكَ،

سورۂ انفال کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

یسألونك عن الانفال قل الانفال لله و الرسول فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم کی تفسیر ابن عباسؓ نے کہا انفال سے لوٹ کے مال مراد ہیں[1] قتادہ نے کہا وتذهب ریحکم میں ریح سے لڑائی مراد ہے[2] نافلة (جس کی جمع انفال ہے) اس کا معنی عطیہ۔

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی، کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا سورۂ انفال کس باب میں اتری، انہوں نے بدر کے باب میں شوکة کا معنے دھار (نوک) مردفین کا معنی فوج در فوج کہتے ہیں ردفنی اور اردفنی یعنے میرے بعد آیا، ذلکم فذوقوہ کا معنی یہ ہے کہ یہ عذاب اٹھاؤ، اس کا تجربہ کرو منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے، فیرکمه کا معنی اس کو جمع کرے شرد کا معنے جدا کر دے (یا سخت سزا دے) جنحوا کا معنے طلب کریں[3] یثخن کا معنے غالب ہو اور مجاہد نے کہا[4] مکاء کا معنی انگلیاں منہ پر رکھنا تصدیة سیٹی دینا لیثبتوك تجھ کو قید کر لیں۔

(بقیہ حواشی صفحہ ۴۶۲) طرح جامع اخلاق نہیں ہے لیکن بعضوں نے اس آیت کی یوں تفسیر کی ہے کہ خذ العفو سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ مال ان کے ضروری اخراجات سے بچ رہے وہ لے، اور یہ حکم زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے کا ہے، طبری اور ابن مردویہ نے جابرؓ سے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم امی سے نکالا، جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے اس کا مطلب پوچھا، انہوں نے کہا میں جا کر پروردگار سے پوچھ آتا ہوں پھر لوٹ کر آئے، کہنے لگے، تمہارا پروردگار تمکو یہ حکم دیتا ہے کہ جو کوئی تم سے ناطا کاٹے تم اس سے جوڑو، اور جو کوئی تم کو محروم کرے تم اس کو دو، اور جو کوئی تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کر دو ۱۲ منہ رح (حواشی صفحہ ھذا) [1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [2] اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا۔ بعضوں نے کہا ریح سے ہوا مراد ہے، جو فتح کے وقت چلتی ہے ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے السلم والسلم والسلام یعنی سلم اور سلم اور سلام سب کے ایک معنی ہیں ۱۲ منہ [4] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

باب ٢٢٥ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ

٦٢٨ / حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ

باب ٢٢٦ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ. اسْتَجِيبُوا أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُصْلِحُكُمْ

٦٢٩ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

باب ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون کی تفسیر

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ورقاء بن عمر نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون سے مراد بنی عبدالدار کے لوگ ہیں۱

باب یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ وانہ الیہ تحشرون کی تفسیر

استجیبوا کا معنی جواب دو، قبول کرو لما یحییکم جو تم کو درست کرے۳

مجھ سے اسحق بن راہویہ (یا اسحق بن منصور) نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے خبیب بن عبدالرحمن سے کہا میں نے حفص ابن عاصم سے سنا وہ ابوسعید بن معلیٰؓ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے سے گذرے مجھ کو بلایا میں (چونکہ نماز میں تھا فوراً) نہیں گیا جب نماز پڑھ چکا تو آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا تو میرے بلاتے ہی کیوں نہیں آیا، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تو نے نہیں سنا یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم۲ پھر آپ نے فرمایا میں (مسجد کے باہر) جانے سے پہلے تجھ کو قرآن کی بڑی سورت بتلاؤں گا، جب آپ جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا کہ

۱ قریش کے کافروں میں سے یہ لوگ احد کے دن جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے ۱۲ منہ رح ۲ اسی حدیث سے بعض علمائے نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر بلائیں تو فوراً حاضر ہونا چاہیے گو نماز پڑھ رہا ہو، اور آپ کے بلانے پر حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۳ تم کو دائمی زندگی بخشے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ هِيَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ،

آپ نے ایک بڑی سورت بتلانے کا مجھ سے وعدہ فرمایا تھا) معاذ بن ابی معاذ عنبری نے اس حدیث کو یوں روایت کیا[1] ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے خبیب سے انہوں نے حفص سے سُنا، انہوں نے ابو سعید بن معلی سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے تیر آپ نے یہ فرمایا کہ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اس میں سات آیتیں ہیں جو (ہر نماز میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں۔

بَابٌ ۲۲۷ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى مَطَرًا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيْهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا،

باب واذ قال اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم کی تفسیر سفیان بن عیینہ نے کہا[2] قرآن شریف میں جہاں مطر کا لفظ آیا ہے اُس سے عذاب کی بارش مراد ہے[3] اور عرب لوگ بارش کو غیث کہتے ہیں، جیسے اس آیت میں ہے وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيْدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

مجھ سے احمد (بن عبد الوہاب) نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن معاذ بن حسان) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الحمید بن کردید صاحب الزیادی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سُنا، ابو جہل (مردود) یوں کہنے لگا، یا اللہ اگر یہ کلام یعنی قرآن سچا تیرے پاس سے اُترا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر لے آ[4] اُسوقت یہ آیت اُتری وما

---

[1] اس کو حسن بن ابی سفیان نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے جس کو سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اُن سے روایت کی ہے ۱۲ منہ [3] اس پر اعتراض ہوا ہے ادکان بکم اذی من مطر میں معمولی بارش مراد ہے نہ عذاب کا مینہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[4] کہتے ہیں ابو جہل کمبخت نے جو اپنے اُوپر یہ بددعا کی تھی اُس کا یہ اثر ہوا کہ اب تک جہاں وہ مارا گیا ہے یعنی بدر میں لوگ اُس مقام پر پتھر پھینکا کرتے ہیں، یہاں تک کہ پتھروں کا وہاں ایک انبار ہو گیا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ÷

لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ،

کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام اخیر تک

بَابٌ ۲۲۸ قَوْلِهٖ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ،

باب وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون کی تفسیر۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ، فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ،

ہم سے محمد بن نضر نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الحمید صاحب الزیادی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا، انہوں نے کہا ابو جہل (مردود) یوں کہنے لگا۔ اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم۔ اُس وقت یہ آیت اُتری وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام اخیر تک۔

بَابٌ ۲۲۹ قَوْلِهٖ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

باب وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ کی تفسیر

۴۳۲ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اِلٰى

ہم سے حسن بن عبد العزیز نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن یحیی نے کہا ہم سے حیوہ بن شریح نے انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے ایک شخص (حبان یا علاء بن عرار) نے پوچھا، ابو عبد الرحمن تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اس آیت کے

آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَّا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلٰى آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهٖ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُوثِقُوهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأٰى أَنَّهٗ لَا يُوَافِقُهٗ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهٗ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ وَهٰذِهٖ ابْنَتُهٗ أَوْ بِنْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ،

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهٗ

بموجب (تم حضرت علی رضؓ اور معاویہؓ والوں سے) کیوں نہیں لڑتے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فقاتلوا التی تبغی) انہوں نے کہا میرے بھتیجے اگر میں اس آیت کی تاویل کر کے مسلمانوں سے) نہ لڑوں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے یہ نسبت اس کے کہ میں اس آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا[1] کی تاویل کرڈوں۔ وہ شخص کہنے لگا اچھا اس آیت کو کیا کرو گے، اُن سے لڑو تا کہ فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ کا ہو جائے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا (واہ وا) یہ لڑائی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کر چکے، اسوقت مسلمان بہت تھوڑے تھے اور مسلمان کو اسلام کے دین پر تکلیف دی جاتی، قتل کرتے قید کرتے یہانتک کہ اسلام پھیل گیا مسلمان بہت ہو گئے، اب فتنہ (جو اس آیت میں مذکور ہے) وہ رہا کہاں، جب اُس شخص نے دیکھا کہ عبداللہ بن عمرؓ کسی طرح لڑائی پر اُس کے موافق نہیں ہوتے تو کہنے لگا اچھا بتلاؤ علیؓ اور عثمانؓ کے باب میں تمہارا کیا اعتقاد ہے انہوں نے کہا ہاں یہ کہو علیؓ اور عثمانؓ کے باب میں اپنا اعتقاد بیان کرتا ہوں عثمان کا (جو) قصور (تم بیان کرتے ہو[2]) تو اللہ تعالیٰ نے (انکا یہ قصور معاف کر دیا مگر تم کو یہ معافی پسند نہیں[3] اور علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ تو سبحان اللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپکے داماد بھی تھے اور ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا یہ اُنکا گھر ہے[4] جہاں تم دیکھ رہے ہو[5]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے اُن سے وبرہ بن عبدالرحمٰن

---

[1] جس میں قتل مومن کی بہت سخت بیان کی گئی ۱۲ منہ رح [2] کہ وہ احد کی جنگ میں بھاگ نکلے ۱۲ منہ رح [3] جب تو ابتک اُن پر قصور لگائے جاتے ہو۔ [4] یا یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی رہتی تھیں ۱۲ منہ رح [5] یعنی حضرت علی کا تقرب اور علو مرتبہ تو انکا گھر دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے آنحضرت صلعم کے گھر سے اُن کا گھر ملا ہوا ہے، اور قرابت قریبہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور اس پر آپکے داماد بھی تھے، ایسے صاحب فضیلت کی نسبت بداعتقادی کرنا کم بختی کی نشانی ہے، شاید یہ شخص خوارج میں سے ہوگا جو حضرت علی رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ دونوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ ۱۲ خذلھم اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ رح

قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ رض فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ،

نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ہم پر یا ہماری طرف نکلے ایک شخص ان سے پوچھنے لگا، تم اس فتنہ کی لڑائی کے باب میں کیا کہتے ہو، یعنی جو مسلمانوں میں آپس میں ہو رہی ہے، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ارے تو جانتا ہے فتنہ[1] سے کیا مراد ہے، ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے لڑتے تھے اور مشرکوں کے پاس کوئی مسلمان جاتا تو فتنہ میں پڑ جاتا[2] کیا آنحضرتؐ کی لڑائی تمہاری طرح دنیا کیلئے تھی[3] ہرگز نہیں

بَابٌ ٢٣ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ،

باب یا ایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا بانھم قوم لا یفقھون کی تفسیر

۴۲۶۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ الْآنَ خَفَّفَ اللهُ عَنْكُمُ الْآيَةَ فَكُتِبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ زَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری اگر مسلمان بیس ہوں صبر کرنے والے تو دو سو کافروں پر غالب ہوں، اسوقت یہ فرض ہوا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے سفیان نے اس حدیث میں کئی بار یوں بھی کہا کہ بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں پھر اسکے بعد یہ آیت اتری اخیر تک اب یہ فرض ہوا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں[4] اور ایک بار سفیان نے اس حدیث میں

---

[1] جو قرآن میں مذکور ہے وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ۱۲ منہ رح [2] وہ اس کو تکلیف دیتے ہیں ۱۲ منہ رح [3] یعنی دنیا کی حکومت یا سرداری کے لئے نہیں بلکہ خالص دین کے لئے تھی کہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمان انکی ایذا سے محفوظ رہیں، تم تو دنیا کی سلطنت اور حکومت اور خلافت حاصل کرنے کیلئے لڑ رہے ہو، اور دلیل اس آیت سے لیتے ہو جس کا مطلب دوسرا ہے ۱۲ منہ رح [4] اگر دو چند سے زیادہ کافر ہوں جب بھاگ جانا درست ہے، لیکن لڑنا اور صبر کرنا ہر حال میں افضل ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَأُرَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا،

اتنا اور بڑھایا یہ آیت اُتری حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون سفیان نے کہا عبداللہ بن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) کہتے تھے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی حکم ہے[1]

بَابُ ۲۳ قَوْلِهِ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ،

باب الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا اخیر آیت واللہ مع الصابرین تک کی تفسیر۔

۶۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِّنكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ

ہم سے یحییٰ بن عبداللہ سلمی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو جریر بن حازم نے کہا مجھ کو زبیر بن خریت نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُنہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین تو مسلمانوں کو سخت گذرا، جب اللہ تعالیٰ نے اُن پر یہ فرض کیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے، پھر تخفیف کا حکم آیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین ابن عباسؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے شمار میں کمی کر دی، (دس کے بدل دو کا فر رکھے) تو اُتنا ہی مسلمانوں کا صبر

[1] یعنی اگر مخالفین کی جماعت برابر یا دوگنی ہو جب بھی کلمہ حق کہنے میں دریغ نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگا۔ اچھی بات کا حکم کرے بُری بات سے منع کرے، اگر مخالفین دونے سے زیادہ ہوں اور جان یا عزت جانے کا ڈر ہو تو اُس وقت سکوت کرنا جائز ہے، لیکن دل سے اُن کو بُرا سمجھے اُن کی جماعت سے الگ رہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ؛

مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ	بھی کم ہو گیا [1]

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنَ عَشَرَةَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ التَّاسِعَ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَىٰ

اللہ کے فضل سے اٹھارہواں پارہ تمام ہوا، اب خدا چاہے تو انیسواں پارہ شروع ہوتا ہے

---

[1] یعنی جب ایک مسلمان کو دس کافروں سے مقابلہ کا حکم تھا، اُس وقت مسلمانوں کو صبر بھی ویسا ہی دیا تھا ۱۲ منہ رح

انیسواں پارہ ۱۹

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

سُوْرَةُ بَرَاءَةَ

وَلِيْجَةً كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهُ فِيْ شَيْءٍ الشُّقَّةُ السَّفَرُ الْخَبَالُ الْفَسَادُ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ وَلَا تَفْتِنِّيْ لَا تُوَبِّخْنِيْ كَرْهًا وَّكُرْهًا وَاحِدٌ مُدَّخَلًا يُدْخَلُوْنَ فِيْهِ يَجْمَحُوْنَ يُسْرِعُوْنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتْ انْقَلَبَتْ بِهَا الْاَرْضُ اَهْوٰى اَلْقَاهُ فِيْ هُوَّةٍ عَدْنٍ خُلْدٍ عَدَنْتُ بِاَرْضٍ اَيْ اَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ وَيُقَالُ فِيْ مَعْدِنِ صِدْقٍ فِيْ مَنْبَتِ صِدْقٍ اَلْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِيْ خَلَفَنِيْ فَقَعَدَ بَعْدِيْ وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِيْنَ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَاِنْ كَانَ الْجَمْعُ الذُّكُوْرِ

سُورۂ برأت کی تفسیر

ولیجہ وہ چیز جو دوسری چیز کے اندر گھسیڑی جائے (یہاں مراد بھیدی ہے) الشقہ سفر (یا دُور دراز راہ) خبال کے معنی فساد اور خبال موت کو بھی کہتے ہیں ولا تفتنی یعنے مجھ کو مت جھڑک مجھ پر خفا مت ہو[1] کَرْهًا اور کُرْهًا دونوں کا معنے ایک ہے یعنی زبردستی ناخوشی سے مُدَّخلاً گھس بیٹھنے کا مقام (مثلاً سرنگ وغیرہ) یجمحون دوڑتے جائیں مؤتفکات[2] یہ ائتفکت بہ الارض سے نکلا ہے یعنی اسکی زمین اُلٹ دی گئی[3] اھوی[4] یعنے اُسکو ایک گڑھے میں ڈھکیل دیا جنّات عدن عدن کا معنی ہمیشگی عرب لوگ کہتے ہیں عدنت بارض یعنی میں اس سرزمین میں رہ گیا اسی سے معدن کا لفظ نکلا ہے[5] عرب لوگ کہتے ہیں فی معدن صدق یعنی اُس سرزمین میں جہاں سچائی اگتی ہے الخوالف خالف کی جمع ہے خالف وہ جو مجھ کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہا اُسی سے یہ حدیث[6] واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین یعنے جو لوگ میت کے بعد باقی رہ گئے

---

[1] یا مجھ کو گناہ میں مت ڈال ۱۲ منہ رح [2] حضرت لوطؑ کی قوم کی بستیاں ۱۲ منہ [3] ان بستیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اُلٹ دیا تھا ۱۲ منہ [4] جو سورۂ نجم میں ہے والمؤتفکۃ اھوی ۱۲ منہ رح [5] جس کا معنے سونے یا چاندی یا اور کسی چیز کی کان ۱۲ منہ [6] اس کو امام مسلم نے ام سلمہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابو سلمہ مر گئے تو یہ دعا کی اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ الْخَيْرَاتُ وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الْفَوَاضِلُ مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُونَ الشَّفَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ هَارٍ هَائِرٍ يُقَالُ تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَانْهَارَ مِثْلُهُ لَأَوَّاهٌ شَفَقًا وَفَرَقًا وَقَالَ ؎

إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ

تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

بَابُ ۲۳۲ قَوْلِهِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أُذُنٌ يُصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ وَالزَّكَاةُ الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ لَا يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُضَاهِئُونَ يُشَبِّهُونَ،

۶۳۶، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ،

تو ان میں اُسکا قائم مقام بن[1] اور خوالف سے عورتیں بھی مراد ہو سکتی ہیں، اس صورت میں یہ خالفة کی جمع ہوگی[2] اگر خالف مذکر کی جمع ہو تو یہ شاذ ہوگی، پس مذکر کی زبان عرب میں دو ہی جمعیں آئی ہیں، جیسے فارس اور فوارس اور ہالک اور ہوالک[3] الخیرات خیرة کی جمع ہے یعنی نیکیاں بھلائیاں مرجون ڈھیل میں ڈالے گئے اُنکی دریافت رہے) الشفا کہتے ہیں شفیر کو یعنی کنارہ الجرف کگار جو ندی نالوں کے بہاؤ سے کھد جاتی ہے ھار گرنے والی اُسی سے ہے تھورت البئر اور انہارت یعنے کنواں گر گیا اواہٌ یعنی (خدا کے) خوف اور ڈر سے آہ وزاری کرنے والا جیسے شاعر (مثقب عبدی) کہتا ہے رات کو اُٹھ کر کسوں جب اونٹنی، غمزدہ مردوں کی سی کرتی ہے آہ[4]

باب براءة من اللہ و رسولہ الی الذین عاهدتم من المشرکین کی تفسیر[5] ابن عباسؓ نے کہا اذن اُس شخص کو کہتے ہیں جو ہر بات سُن لے اُس پر یقین کرے[6] تطھرھم وتزکیھم کا ایک ہی معنی ہیں ایسے الفاظ (مترادف) قرآن میں بہت ہیں زکوٰة کا معنی بندگی اور اخلاص لا یؤتون الزکوٰة کا معنی لا الٰہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے[7] یضاھئون قول الذین کفروا من قبل یعنی اگلے کافروں کی سی بات کہتے ہیں[8]

ہم سے ابو الولید (ہشام بن عبد الملک) نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا کہ اخیر میں جو آیت اُتری وہ یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالة اور اخیر سورة جو اُتری وہ سورۂ برأت ہے

---

[1] یعنی اُنکا محافظ اور نگہبان رہ ۱۲ منہ [2] کیونکہ فاعلة کی جمع فواعل آتی ہے ۱۲ منہ رح [3] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے لیکن ابن مالکؒ نے کہا کہ انکے سوا اور بھی جمعیں مذکر کی اس وزن پر آئی ہیں، جیسے شاہق سے شواہق اور ناکس سے نواکس اور داجن سے دواجن ۱۲ منہ [4] یہ ایک قصیدے کی شعر ہے جس کا مطلع یہ ہے: افاطم قبل بینک متعینی ؛ ومنعک ما سألت کان تبینی ؛ اس شعر کو امام بخاری نے لا کر یہ ثابت کیا کہ اواہٌ بروزن فعال مبالغہ کا صیغہ ہے جو تاوہ سے نکلا ہے ۱۲ منہ رح [5] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے، اذان اعلام یعنے اذان کا معنی آگاہ کرنا ۱۲ منہ [6] جیسے کہتے ہیں وہ تو نرے کان ہیں، اس کو ابن ابی حاتم نے علی بن ابی طلحہ کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [7] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضؓ سے نکالا ۱۲ منہ رح [8] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضؓ سے نکالا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

بَابٌ ۲۳۲ قَوْلِهٖ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكَافِرِيْنَ. سِيْحُوْا سِيْرُوْا

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَّاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي اَهْلِ مِنًى بِبَرَاءَةَ وَاَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

باب فسیحوا فی الارض اربعۃ اشھر واعلموا انکم غیر معجزی اللہ وان اللہ مخزی الکفرین کی تفسیر۔ سیحوا کا معنی چلو پھرو۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا) اور مجھ کو خبر دی حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ابو بکر صدیقؓ نے اُس حج میں[1] دسویں تاریخ ذی الحجہ کی اور منادی کرنے والوں کے ساتھ مجھ کو بھی بھیجا، یہ منادی کرنے کو کہ اس سال کے بعد پھر کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے (جیسے مشرک کیا کرتے تھے) حمید ابن عبد الرحمن نے کہا (ابو بکر صدیقؓ کو روانہ کرنے کے بعد) اُنکے پیچھے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو روانہ کیا[2] اُنکو بھی حکم دیا کہ سورۂ براءت (کافروں کو) سُنادیں، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں، حضرت علیؓ نے بھی ہمارے ساتھ دسویں ذی الحجہ کو منا میں براءۃ کی منادی کی، اور یہ کہا اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

بَابٌ ۲۳۳ قَوْلِهٖ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اٰذَنَهُمْ اَعْلَمَهُمْ

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

باب واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ فان تبتم فھو خیر لکم وان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزی اللہ وبشر الذین کفروا بعذاب الیم کی تفسیر اذانھم کا معنے اُن کو آگاہ کیا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو

[1] جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سردار بنا کر بھیجا تھا ۱۲ منہ رح [2] عرب کا دستور تھا کہ عہد کی مدت ختم ہونے پر عہد ٹوٹ جانے کی وہی خبر دیتا جس نے عہد کیا ہوتا، یا اُس کا کوئی ناطہ دار جاتا آپ نے اس خیال سے حضرت علی رضؓ کو بھیجا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

فَاَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ فِیْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِیْ الْمُؤَذِّنِیْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ اَرْدَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِیٌّ فِیْ اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَآءَةَ وَاَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ،

حمید بن عبدالرحمٰن نے خبردی کہ ابوہریرہ نے کہا ابوبکرؓ نے مجھ کو بھی اور منادی کرنے والوں کے ساتھ ذیحجہ کی دسویں تاریخ اُس حج میں منا میں یہ منادی کرنے کو بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے، اور نہ کوئی ننگا ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے، حمید نے کہا پھر ابوبکرؓ کے پیچھے ہی آپؐ نے حضرت علیؓ کو بھی بھیجا اُن کو بھی یہ حکم دیا کہ برأۃ کی سورۃ کافروں کو سُنادیں، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی منا والوں میں ہمارے ساتھ رہ کر سورۃ برأت سُنائی اور یہ منادی کی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے، اور نہ کوئی ننگا ہوکر بیت اللہ کا طواف کرنے پائے۔

باب ۲۳۵ قَوْلِهٖ اِلَّا الَّذِیْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ

باب اِلَّا الَّذِیْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ کی تفسیر

۶۳۹، حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ بَعَثَهٗ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِیْ رَهْطٍ يُّؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اُن کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبردی اُن کو ابوہریرہؓ نے کہ ابوبکر صدیق رضؓ نے اُس حج میں جو حج وداع سے پہلے تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سردار بنا کر بھیجا تھا مجھ کو اور کئی آدمیوں کے ساتھ لوگوں میں یہ منادی کرنے کو بھیجا کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف کرنے پائے، حمید کہتے ہیں، ذیحجہ کا دسواں دن یہی حج اکبر کا دن ہے، ابوہریرہ رضؓ کی حدیث سے یہ نکلتا ہے[1]

باب ۲۳۶ قَوْلِهٖ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ

باب فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم کی تفسیر۔

[1] کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر اور ابوہریرہؓ نے اُسی دن منادی کی معلوم ہوا کہ یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہے یعنی ذی حجہ کی دسویں تاریخ تو حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے جس میں عرفہ کا دن جمعہ کو واقع ہو اس کی اصل صحیح حدیثوں سے نہیں پائی جاتی ۱۲ منہ رح ؛

۴۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هٰذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلٰثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُوْنَا فَلَا نَدْرِيْ فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَبْقُرُوْنَ بُيُوْتَنَا وَيَسْرِقُوْنَ أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولٰئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهٗ،

باب ۲۳۷ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ،

۴۶۴۱ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ،

۴۶۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے زید بن وہب نے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان (صحابی) کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا یہ آیت فقاتلوا ائمۃ الکفر جن لوگوں کے باب میں اتری اُنمیں سے اب صرف تین شخص باقی ہیں[۱] اسی طرح منافقوں میں سے بھی اب چار شخص باقی ہیں[۲] اتنے میں ایک گنوار (نام نامعلوم) کہنے لگا بھائی تم لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہو ہم کو بتلاؤ ہم نہیں جانتے اُن لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جو ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں، اور ہمارے عمدہ عمدہ مال چرا لے جاتے ہیں، (یا قفل کنجی چرا لیتے ہیں) حذیفہ نے کہا یہ لوگ تو گنہگار بدکار ہیں[۳] ہاں ہاں ان منافقوں میں سے چار شخص ابھی زندہ ہیں (میں اُن کو جانتا ہوں) انمیں ایک ایسا بوڑھا پھونس ہے اگر ٹھنڈا پانی پیئے تو اسکی ٹھنڈک نہیں پاتا[۴]

باب والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم کی تفسیر

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے اُن سے عبد الرحمٰن اعرج نے کہا مجھ سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ، (جسکی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو) ایک گنجا سانپ بنے گا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں

۱؎ ائمۃ الکفر سے اس آیت میں ابو سفیان اور ابو جہل اور عتبہ اور سہیل بن عمرو وغیرہ مراد تھے، حذیفہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ سب لوگ مارے گئے یا مر گئے صرف تین شخص اُن میں سے زندہ ہیں یعنے ابو سفیان اور سہیل اور ایک اور کوئی شخص گو اُس وقت ابو سفیان اور سہیل مسلمان ہو گئے تھے مگر آیت کے اُترتے وقت یہ لوگ ائمۃ الکفر تھے ۱۲ منہ ۲؎ حافظ نے کہا انکے نام معلوم نہیں ہوئے، حذیفہ رضی اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تھے انکو معلوم ہوگا ۱۲ منہ ۳؎ پر کافر یا منافق نہیں ہیں ۱۲ منہ ۴؎ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہے اُسکی زبان یا حلق یا معدہ میں قوت نہیں رہی ۱۲ منہ

جریر عن حصین عن زید بن وھب قال مررت علی ابی ذر بالربذۃ فقلت ما انزلک بھذہ الارض قال کنا بالشام فقرأت والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم قال معاویۃ ما ھذہ فینا ما ھذہ الا فی اھل الکتاب قال قلت انھا لفینا وفیھم۔

نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے کہا میں نے ربذہ (ایک مقام ہے مدینہ سے قریب) میں ابوذر غفاری کو پایا، اُن سے پوچھا تم یہاں جنگل میں کیوں آن پڑے انہوں نے کہا ہم شام کے ملک میں تھے (مجھ میں اور معاویہؓ وہاں کے حاکم میں جھگڑا ہو گیا) میں نے یہ آیت پڑھی والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ط تو معاویہؓ کہنے لگے یہ آیت ہم مسلمانوں کے حق میں نہیں ہے (گو وہ کتنے ہی خزانے جمع کریں پر زکوٰۃ دیتے رہیں) بلکہ اہل کتاب کے حق میں ہے میں نے کہا نہیں یہ آیت (عام ہے) ہم کو اُن سب کو شامل ہے [۱]

باب ۲۳۸ قولہ عزوجل یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون وقال احمد بن شبیب حدثنا ابی عن یونس عن ابن شھاب عن خالد بن اسلم قال خرجنا مع عبداللہ بن عمر فقال ھذا قبل ان تنزل الزکاۃ فلما انزلت جعلھا اللہ طھرا للاموال۔

باب یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون کی تفسیر اور احمد بن شبیب نے کہا ہم سے والد (شبیب بن سعید) نے بیان کیا انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خالد بن اسلم سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ نکلے [۲] انہوں نے کہا یہ آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ اُس وقت کی ہے جب زکوٰۃ کا حکم نہیں اُترا تھا، پھر جب زکوٰۃ کا حکم اُترا تو اللہ تعالیٰ نے مالوں کو زکوٰۃ سے پاک کر دیا۔

باب ۲۳۹ قولہ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموٰت والارض منھا اربعۃ حرم ھو القیم

باب ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموٰت والارض منھا اربعۃ حرم کی تفسیر القیم کا معنے قائم مستقیم سیدھا، درست۔

۴۳۰۲ ـ حدثنا عبداللہ بن عبدالوھاب

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[۱] بس اس مسئلہ پر مجھ سے معاویہؓ سے تکرار ہو گئی معاویہؓ نے میری شکایت حضرت عثمانؓ کو لکھی، انہوں نے مجھ کو شام سے بُلا بھیجا، میں مدینہ آ گیا وہاں بھی بہت لوگ میرے پاس اکٹھے ہونے لگے، میں نے حضرت عثمانؓ سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم چاہو تو کہیں الگ جا کر رہو، اس وجہ سے میں یہاں جنگل میں آ رہا ہوں ۱۲ منہ رح [۲] اس کو ابوداؤد نے ناسخ اور منسوخ میں ذکر کیا ۱۲ منہ رح [۳] دوسری روایت میں یوں ہے، کہ اتنے میں ایک گنوار نے اُن سے پوچھا، اس آیت کا کیا مطلب ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ اخیر تک ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ،

حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد (ابوبکرہ نفیع بن حارث رض) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے (حجۃ الوداع کے خطبے میں) فرمایا: دیکھو زمانہ پھر کر پھر اسی نقشے پر آگیا، جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان پیدا کئے تھے[1] ایک سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے اُن میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو لگا تار ذیقعدہ ذیحجہ محرم چوتھا مضر کا رجب[2] جو جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے

بَابٌ قَوْلِهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِينَةُ فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ ،

باب ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کی تفسیر معنا

یعنے ہمارا مددگار ہے[3] السکینۃ بروزن فعیلۃ سکون سے نکلا ہے

٦٤٤ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال باہلی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے ثابت نے کہا ہم سے انس رض بن مالک نے وہ کہتے تھے مجھ سے ابوبکر صدیق رض نے بیان کیا، میں ہجرت کے وقت غار (ثور) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے (غار میں سے) کافروں کے پاؤں دیکھے (جو ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں کوئی اپنا پاؤں اٹھا کر نیچے دیکھے تو ہم کو دیکھ لیگا (حضرت صدیق گھبرا گئے) آپنے فرمایا تو کیا سمجھتا ہے اُن دو آدمیوں کو (کوئی نقصان پہنچا سکے گا جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو[4][5]

٦٤٥ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے

---

[1] اس حدیث کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ مشرکوں نے جہاں اور لغو باتوں میں مبتلا تھے یہ ہڑبونگ بھی مچا رکھا تھا کہ کبھی ذیحجہ کو محرم محرم کو صفر کر دیتے، کبھی صفر کو محرم یہی خبط ایک مدت سے چلا آتا تھا، اتفاق سے جس سال آنحضرت نے حج وداع کیا اُس سال حج ذیحجہ کے صحیح مہینے میں ہوا، تو آپنے فرمایا اب حساب پھر گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آگیا، اب سے صحیح صحیح شمار مہینوں کا رکھو، چنانچہ آج تک اللہ کے فضل سے قمری سال کا صحیح صحیح حساب باقی ہے ۱۲ منہ

[2] مضر ایک قبیلے کا نام ہے وہ رجب کی بہت تعظیم کیا کرتا تھا، اسی لئے رجب کو مضر کا رجب فرمایا ۱۲ منہ رح [3] امام بخاری نے اور اہلحدیث کی طرح اللہ تعالیٰ کی معیت کے یہی معنے رکھے کہ وہ علم سے سب کے ساتھ ہے اور مدد سے مومنین کے ساتھ ہے ۱۲ منہ رح [4] اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقلال عقلمند آدمی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک صفت آپکے سچے پیغمبر ہونے کا عمدہ ثبوت ہے ۱۲ منہ رح [5] یہ اللہ کی ایک نعمت ہے جو پیغمبروں اور نیک بندوں کے دلوں پر اُتاری جاتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ

انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا وہ جب انمیں اور عبداللہ بن زبیرؓ میں جھگڑا ہوا ؎ اُنکے والد زبیر بن عوام (جو عشرہ مبشرہ میں اور آنحضرت صلعم کی پھوپھی زاد بھائی تھے) والدہ اسماء (ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی) خالہ حضرت عائشہؓ ام المومنین نانا ابوبکر صدیقؓ دادی حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب آنحضرتؐ کی پھوپھی) عبداللہ بن محمد کہتے ہیں، میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا اس حدیث کی سند تو بیان کرو، انہوں نے اتنا کہا حدثنا (آگے بیان کرنیکو تھے) کہ ایک آدمی نے انکو دوسری باتوں میں لگا دیا، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حدثنا ابن جریج

---

٦٤٢ ۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللَّهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الزُّبَيْرَ وَأَمَّا جَدُّهُ

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا ہم سے حجاج بن محمد نے کہا ابن جریج نے کہا ابن ابی ملیکہ کہتے تھے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عباسؓ میں (بیعت کا) کچھ جھگڑا ہوا، میں صبح کو ابن عباسؓ کے پاس گیا اُن سے پوچھا کیا تم عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنا چاہتے ہو اور اللہ کے حرم کو حلال کرنا انہوں نے کہا معاذ اللہ یہ امر تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کی تقدیر میں لکھ دیا تھا وہ حرم کے اندر لڑائی کرنا جائز رکھتے ہیں ؎ اور میں تو خدا کی قسم حرم کو حلال نہیں کرنیکا (وہاں لڑنا روا نہیں رکھونگا) ابن عباسؓ نے کہا لوگ مجھ سے کہتے ہیں عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کر لو، میں نے انکو یہ جواب دیا کہ خلافت عبداللہ بن زبیرؓ سے کچھ دور نہیں ہے ؎ اُنکے والد تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص ؎

---

۱ عبداللہ بن زبیرؓ ابن عباسؓ اور محمد بن حنفیہ سے یہ خواہاں تھے کہ اُن سے بیعت کر لیں، انہوں نے اس خیال سے تامل کیا کہ ابھی خلافت کا معاملہ خوب جما نہیں ایسا نہ ہو پھر اور کسی سے بیعت کرنا پڑے آخر عبداللہ بن زبیرؓ نے ان دونوں صاحبوں پر سختی کی، اور انکو قید کر دیا۔ مختار بن ابی عبید ثقفی نے یہ حال سن کر ایک فوج بھیجی جس نے ان دونوں صاحبوں کو قید سے نجات دلوائی، پھر کہنے لگی کہ تم عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑو، انہوں نے انکار کیا اور طائف چلے گئے ۱۲ منہ رح ۲ اس سند میں یہ احتمال رہ گیا کہ شاید سفیان نے یہ حدیث خود ابن جریج سے بلا واسطہ نہ سنی ہو، اس لیے امام بخاری نے اس حدیث کو دوسرے طریق سے بھی ابن جریج سے نکالا ۱۲ منہ رح ۳ بنی امیہ نے تو پہلے عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ اور حرم میں جا کر لڑائی شروع کی تھی، لیکن عبداللہ بن زبیر نے انکا دفعیہ کیا اور دفعیہ کے بعد بنی ہاشم کو بیعت پر مجبور کیا، انکا محاصرہ کیا تو گویا انہوں نے بھی حرم میں لڑائی جائز رکھی ۱۲ منہ رح ۴ یہ بات نہیں ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ خلافت کے مستحق نہ ہوں ۱۲ منہ رح ۵ جیسے اوپر حدیث میں گزرا کہ ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیرؓ ہے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ رح ۶ ابن عباسؓ نے عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرنے میں تامل کیا، کہا تم عبداللہ بن زبیر کی فضیلت نہیں جانتے۔ ۱۲ منہ رح

فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيْدُ اَبَا بَكْرٍ وَاُمُّهُ ذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيْدُ اَسْمَآءَ وَاَمَّا خَالَتُهُ فَاُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ رض وَاَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ خَدِيْجَةَ وَاَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ يُرِيْدُ صَفِيَّةَ ثُمَّ عَفِيْفٌ فِي الْاِسْلَامِ قَارِئٌ لِّلْقُرْاٰنِ وَاللّٰهِ اِنْ وَّصَلُوْنِيْ وَصَلُوْنِيْ مِنْ قَرِيْبٍ وَّاِنْ رَبُّوْنِيْ رَبُّوْنِيْ اَكْفَآءٌ كِرَامٌ فَاٰثَرَ عَلَيَّ التُّوَيْتَاتِ وَالْاُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ يُرِيْدُ اَبْطُنًا مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ بَنِيْ تُوَيْتٍ وَّبَنِيْ اُسَامَةَ وَبَنِيْ اَسَدٍ اِنَّ ابْنَ اَبِي الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ يَعْنِيْ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَاِنَّهُ لَوّٰى ذَنَبَهُ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ

رفیق (حواری) تھے، ابن عباسؓ نے زبیر کو مراد لیا ہے، اُنکے نانا غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، یعنی ابوبکر صدیقؓ اُنکی والدہ ذات النطاق (کمر بند والی) تھیں یعنے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اُنکی خالہ ام المؤمنین تھیں یعنے حضرت عائشہ رض اُنکی پھوپھی ؏ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص بی بی یعنے حضرت خدیجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اُنکی دادی یعنے حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب یہ تو خاندانی فضائل ہیں، اب ذاتی فضائل دیکھو ان سب باتوں کے ساتھ وہ اسلام کی حالت میں ہمیشہ پاکدامن رہے (بُری باتوں سے پرہیز کرتے رہے) قرآن کے قاری ؏ خدا کی قسم بنی امیہ کے لوگ اگر مجھ سے اچھا سلوک کریں تو انکو کرنا ہی چاہیئے کیونکہ وہ بہت میرے نزدیک کے رشتہ دار ہیں ؏ اور اگر وہ مجھ پر حکومت کریں تو خیر حکومت کریں، وہ ہمارے برابر کے عزت دار ہیں، لیکن عبداللہ بن زبیرؓ نے تو یہ کیا کہ تویت اور اسامہ اور حمید کے لوگوں کو جو بنی اسد کی شاخ ہیں ہم پر مقدم رکھا (ہم سے پہلے وہ باریاب ہوا کرتے ہیں) دیکھو ابن ابی العاص کا بیٹا یعنے عبدالملک بن مروان کیسے زور سے ظاہر ہوا بڑی عمدگی سے چال چلتے ؏ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے تو اپنے سامنے دم دبا لی ؏

۱؎ یہ قصہ بھی اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت اسماءؓ نے ہجرت کے وقت اپنا کمر بند دو ٹکڑے کرکے ایک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توشہ اور دوسرے سے مشکیزہ باندھ دیا تھا، اُسی روز سے انکا لقب ذات النطاق یا ذات النطاقین پڑ گیا تھا ۱۲ منہ ۲؎ یعنی اُنکے والد کی پھوپھی کیونکہ حضرت زبیر عوام بن خویلد بن اسد کے بیٹے تھے، اور حضرت خدیجہ خویلد بن اسد کی بیٹی تھیں ۱۲ منہ رح ۳؎ ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں اس جگہ اتنا اور بڑھایا ہے انہی باتوں کو دیکھ کر میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کی جانب داری کی بنی امیہ اپنے عزیز لوگوں کی حمایت چھوڑ دی، ہوا یہ تھا کہ شروع شروع میں ابن عباسؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کی بڑی خیر خواہی کی لوگوں کو اُن سے بیعت کر لینے کی ترغیب دی، جب انکی خلافت ذرا جمنے لگی تو اُنہوں نے ابن عباس اور بنی ہاشم سے بے اعتنائی شروع کر دی، اپنی قوم والوں یعنے بنی اسد کو پہلے بُلاتے، اُنکے بعد بنی ہاشم اور بنی مطلب کو اس امر سے ابن عباسؓ کو بڑا رنج ہوا، اور رنج ہونے کی بات ہی تھی اس موقع پر حضرت عمرؓ ہوتے جنہوں نے اپنی قوم والوں کو ذرا بھی نہ پوچھا اور ہمیشہ بنی ہاشم اور انصار کو سب پر مقدم کرتے رہے ۱۲ منہ رح ۴؎ حضرت عباسؓ عبدالمطلب کے بیٹے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے، اور امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا وہ عبد مناف کا تو عبدالمطلب امیہ کے چچا زاد بھائی تھے، یہی امیہ مروان کا دادا تھا جو اس وقت عبداللہ بن زبیر کے خلاف اپنی خلافت جمانا چاہتا تھا، آدھے ملکوں پر عبداللہ بن زبیرؓ حکومت کرتے تھے آدھے پر مروان یہی حال مروان کے مرنے تک رہا، پھر اس کے بیٹے عبدالملک نے بہت غلبہ حاصل کیا اور حجاج بن یوسف ظالم کو بھیجکر عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کرایا، اُس وقت عبدالملک کی خلافت جم گئی ۱۲ منہ ۵؎ روز بروز اُس کا زور بڑھتا جاتا ہے ۱۲ منہ رح ۶؎ نامردی اختیار کی عبدالملک نے خلیفہ ہوتے ہی عراق کا ملک عبداللہ بن زبیر سے چھین لیا، اُنکے بھائی مصعب کو مار ڈالا، پھر مکہ بھی فتح کر لیا، عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے، جیسے ابن عباسؓ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا، عبدالملک عبداللہ بن زبیر کی ضد سے بنی اسد کو سب کے بعد بلایا کرتا ۱۲ منہ ۷؎ باوجود اس کے کہ میں نے اُنکی خیر خواہی کی اپنے چچا زاد بھائیوں یعنی بنی امیہ کا خیال

۴۶۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُوْنَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِيْ أَمْرِهِ هٰذَا فَقُلْتُ لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَخِي خَدِيْجَةَ وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي وَلَا يُرِيْدُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هٰذَا مِنْ نَفْسِي فَيَدَعُهُ وَمَا أُرَاهُ يُرِيْدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَأَنْ يَرُبَّنِي بَنُوْ عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا، کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم ابن عباسؓ کے پاس گئے انہوں نے کہا، کیا تم عبداللہ بن زبیرؓ پر تعجب نہیں کرتے، انہوں نے خلافت لی تو میں نے اپنے دل میں کہا میں انکے لیے ایسی محنت اور شفقت کرونگا کہ ویسی محنت اور مشقت میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کیلئے بھی نہیں کی[1] حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہر بات میں اُن سے بڑھ کر تھے[2] میں نے لوگوں سے کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے (یعنی پوتے) ہیں، اور زبیرؓ کے بیٹے اور ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے (یعنی نواسے اور حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے اور حضرت عائشہؓ کے بھانجے ہیں، لیکن عبداللہ بن زبیرؓ نے کیا کیا مجھ ہی سے لگے غرور کرنے، انہوں نے چاہا کہ میں انکے خاص مصاحبوں میں رہوں، میں نے (اپنے دل میں) کہا مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ میں تو اُن سے ایسی عاجزی کرونگا اور وہ اس پر بھی مجھ سے راضی نہ ہونگے (مجھ کو چھوڑ کر بیٹھ رہیں گے) خیر اب مجھے امید نہیں کہ وہ میرے ساتھ بھلائی کریں گے، جو ہونا تھا وہ ہوا، اب بنی امیہ جو میرے چچا زاد بھائی ہیں اگر مجھ پر حکومت کریں تو یہ مجھ کو اوروں کے حکومت کرنے سے زیادہ پسند ہے[3]

بَابٌ قَوْلِهِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ

باب والمؤلفة قلوبھم کی تفسیر، مجاہد نے کہا مؤلفۃ قلوبھم وہ لوگ جن کو کچھ دے کر اُن کا دل ملایا جائے[4]

۴۶۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق) سے انہوں نے ابن ابی نعم عبدالرحمن سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال بھیجا گیا[5] آپ نے اُس کو چار آدمیوں میں

---

[1] لفظی ترجمہ یوں ہے میں اپنے نفس سے انکے لئے ایسا جھگڑوں گا کہ ویسا جھگڑا میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کیلئے بھی نہیں کیا، مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کے فضائل اور مناقب خوب لوگوں سے بیان کر کے انکے دلوں کو انکی طرف مائل کرونگا، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے وقت میں اسکی حاجت نہ تھی کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے فضائل سے سب لوگ خوب واقف تھے ۱۲ منہ رح [2] یعنی بنی اسد کی حکومت سے جن میں عبداللہ بن زبیر تھے، گویا ابن عباسؓ نے بنی امیہ کی خلافت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت سے زیادہ پسند کی، کیونکہ بنی امیہ قریبی رشتہ دار تھے ۱۲ منہ [3] اسکو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] حضرت علیؓ نے سونے کا ایک ڈلا بھیجا تھا ۱۲ منہ [5] اقرع اور عیینہ اور زید اور علقمہ ۱۲ منہ رح

وَقَالَ اَتَأَلَّفُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَا عَدَلْتَ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ،

بَابُ ۲۴۲ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَلْمِزُوْنَ يَعِيْبُوْنَ وَ جُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ

۶۴۹، حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْمُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ اَبُوْعَقِيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّجَاءَ اِنْسَانٌ بِاَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ الْاٰيَةَ،

۶۵۰، حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

تقسیم کر دیا (وہ سب نو مسلم تھے) اور فرمایا میں (یہ مال اُن کو دیکر) اُن کا دل ملانا چاہتا ہوں۔ اس پر (بنی تمیم) ایک شخص[۱] کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے انصاف نہیں کیا، آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے جو دین سے باہر ہو جائیں گے[۲]

باب الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین کی تفسیر

یلمزون کا معنی عیب لگاتے ہیں۔ طعنہ مارتے ہیں جُهدهم اور جَهدهم (دونوں قراتیں ہیں) یعنے محنت مزدوری کرکے مقدور موافق

مجھ سے ابو محمد بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا جب ہم کو خیرات کرنیکا حکم ہوا اُسوقت ہم مزدوری پر بوجھ اُٹھایا کرتے تھے، تو ابو عقیل (حجاب اُسی مزدوری کے پیسے سے) آدھا صاع (کھجور کا) لیکر آئے، اور ایک صاحب (عبدالرحمن بن عوف) بہت سا مال لائے[۳] اس پر منافق کیا کہنے لگے ابو عقیل کی خیرات اللہ کو کیا پرواہ تھی (آدھی صاع کھجور کیا مالیت ہے) اور عبدالرحمن بن عوف نے تو دکھانے (ناموری) کے لئے اتنا بہت سا مال خیرات کیا ہے، اُس وقت یہ آیت اُتری الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جهدهم اخیر آیت تک[۴]

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابو اُسامہ

[۱] ذوالخویصرہ حرقوص بن زہیر ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کا مفصل ذکر اوپر گزر چکا ہے کتاب المغازی میں ۱۲ منہ رح [۳] دو ہزار یا چار ہزار یا آٹھ ہزار درم ۱۲ منہ رح [۴] کمبخت منافقوں کو کسی طرح چین نہ تھا، جس بیچارے نے تکلیف اُٹھا کر تھوڑی سی خیرات کی اُس پر بھی طعنہ کیا، اور جس نے اپنی حیثیت کے موافق بہت سا مال اللہ کی راہ میں دیا اس کا بھی پیچھا نہ چھوڑا، اُس کو ریاکار قرار دیا، ہمارے زمانہ میں بھی بعضے نام کے مسلمانوں نے منافقوں کا شیوہ اختیار کیا ہے حسد کی راہ سے جو کوئی اللہ کا بندہ نیک کام کرتا ہے تو اُسکو ریاکار بناتے ہیں، ان کم بخت مسلمانوں کو یہ خیال نہیں آتا کہ ہماری قوم کیسی تباہ حالت میں ہے اس وقت میں جو مسلمان کوئی قومی کام کرے تو سب کو مل کر اُس کی خوب تعریف کرنا اور اُس کا بے انتہا شکریہ ادا کرنا چاہیئے، تاکہ دوسرے مسلمان بھی اُس کے دیکھا دیکھی اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے پر مستعد ہوں، رہی اُسکی نیت تو تم کو اس سے کیا غرض، وہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے، ہر شخص کی نیت کے موافق اُس سے معاملہ کرے گا ۱۲ منہ رح

قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَکُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَیَحْتَالُ اَحَدُنَا حَتّٰی یَجِیْءَ بِالْمُدِّ وَاِنَّ لِاَحَدِهِمُ الْیَوْمَ مِائَةَ اَلْفٍ کَاَنَّهٗ یُعَرِّضُ بِنَفْسِهٖ

(حماد بن اسامہ) سے کہا کیا تم سے زائدہ بن قدامہ نے سلیمان اعمش سے انہوں شقیق بن سلمہ سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے یہ حدیث بیان کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کا حکم دیتے، اُس وقت ہم میں سے کوئی مزدوری کر کے ایک مُد (اناج یا کھجور) لاتا، اور آج تو ہم لوگ ایسے امیر ہیں ہم میں سے کسی کے پاس ایک لاکھ درم موجود ہیں، یہ ابوسعید نے اپنی طرف اشارہ کیا، حماد نے کہا ہاں[۵۱]

باب ۲۴۳ قَوْلِهٖ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً،

باب استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة کی تفسیر۔

(۶۵۱) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ یُّعْطِیَهٗ قَمِیْصَهٗ یُکَفِّنُ فِیْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَقَدْ نَهَاکَ رَبُّکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَیَّرَنِیَ اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَسَاَزِیْدُهٗ عَلَی السَّبْعِیْنَ قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ

ہم سے عُبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا اُنہوں نے ابو اُسامہ سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا جب عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق مر گیا تو اُس کا بیٹا عبد اللہ ابن عبد اللہ (جو سچا مسلمان تھا) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ درخواست کی کہ اپنا کرتہ عنایت فرمائیے، تاکہ میں اپنے باپ کو اُس میں کفن دوں آپ نے کرتہ دیدیا، پھر اُس نے یہ درخواست کی، آپ جنازے کی نماز اُس پر پڑھیے (آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے) حضرت عمر رض نے کھڑے ہو کر آپکا کپڑا تھاما اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ اس پہ نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں یعنے (منافقوں) پر نماز پڑھنے سے آپکو منع کیا ہے، آپنے فرمایا اللہ تو نے مجھ کو منع کیا ہے بلکہ مجھ کو اختیار دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اُنکے لئے دعا کرے یا نہ کرے، اگر تو ستر بار اُن کیلئے دعا کریگا جب بھی اللہ اُن کو بخشنے والا نہیں، میں ایسا کروں ستر بار سے زیادہ دُعا کروں گا۔ حضرت عمر رض نے کہا یا رسول اللہ وہ تو منافق تھا

[۵۱] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ،

۶۵۲، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ ابْنُ سَلُوْلَ دُعِیَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُصَلِّیْ عَلَی ابْنِ اُبَیٍّ وَقَدْ قَالَ یَوْمَ کَذَا کَذَا وَکَذَا قَالَ اُعَدِّدُ عَلَیْہِ قَوْلَہٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ فَلَمَّا اَکْثَرْتُ عَلَیْہِ قَالَ اِنِّیْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرْ لَہٗ لَزِدْتُ عَلَیْہَا قَالَ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمرؓ کا کہنا نہ سنا) اُس پر نماز پڑھی، اُس وقت یہ آیت اُتری، تو ان منافقوں میں سے کوئی مرجائے تو اُس پر نماز نہ پڑھ اُسکی قبر پر کھڑا بھی نہ ہو۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے یحییٰ کے سوا دوسرے شخص (عبداللہ بن صالح لیث کے منشی) نے یوں کہا مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا، مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر (جنازے کی) نماز پڑھنے کیلئے بلائے گئے، جب آپؐ اُس پر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو میں کود کر گیا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ابی کے بیٹے پر نماز پڑھتے ہیں، اُس نے تو فلانے دن ایسی بات کہی تھی فلانے دن ایسی ایسی اسکی (کفر کی) باتیں گننے لگا۔ یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرادیئے اور فرمایا عمرؓ ہٹو بھی جب میں نے بہت اصرار کیا (کہ آپ اُس پر نماز نہ پڑھیئے) تو آپؐ نے فرمایا، بات یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ کو اختیار ملا ہے (منافقوں کیلئے دعا کروں یا نہ کروں) میرا اختیار ہے میں دُعا کرتا ہوں، اگر میں یہ جانوں کہ ستر بار سے زیادہ دُعا کرنے میں اُسکی بخشش ہو جائیگی تو میں ستر بار سے زیادہ اُس کیلئے دُعا کروں[۵۲] حضرت

---

[۵۱] دوسری روایت میں یوں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میرا کرتہ کچھ اُس کے کام آنے والا نہیں، مجھے امید ہے کہ اُس کی قوم کے ہزاروں آدمی مسلمان ہو جائیں گے، ایسا ہی ہُوا عبداللہ بن ابی کی قوم کے لوگ یہ حال دیکھ کر بہت سے مسلمان ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن ابی ابھی زندہ تھا، اُس نے آنحضرت صلعم کو بلا بھیجا، اور آپ سے کرتہ مانگا اور دُعا کی درخواست کی ۱۲ منہ رح [۵۲] سُبحان اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور مہربانی کا کیا کہنا یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمکو ایسا مہربان اپنی اُمت کا غمخوار پیغمبر اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا، یہ عبداللہ بن ابی وہی تھا جس نے زندگی میں کیا کیا بے ادبی کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہی تھیں، اور جنگ اُحد میں آپکے عین وقت پر چھوڑ کر چلا آیا تھا پھر بھی آپنے اسکی بُری باتوں کا کچھ خیال نہ فرمایا اور اُس کیلئے دعا کرتے اُس پر نماز پڑھنے کو مستعد ہو گئے۔ اسی ماہ رجب ۲۲ سلئہ ھ میں (باقی آگے)

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

عمرؓ کہتے ہیں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر نماز پڑھی پھر نماز پڑھ کر لوٹے تھوڑی دیر ٹھیرے تھے کہ سورۂ برأت کی یہ دو آیتیں اُتریں ولا تصل علی احد منھم مات ابدًا اخیر آیت وھم فاسقون تک[1] حضرت عمرؓ کہتے ہیں بعد میں مجھ کو اپنے اوپر تعجب آیا، کہ تو نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی جرأت (دلیری) کیوں کی، بار بار آپؐ کو نماز پڑھنے سے روکا، حالانکہ اللہ اور رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں۔

بَابُ ٢٤٢ قَوْلِهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ

باب ولا تصل علی احد منھم مات ابدًا و لا تقم علی قبرہ کی تفسیر۔

٦٥٣) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض بِثَوْبِهِ فَقَالَ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ أَوْ أَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيدُهُ

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اُس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ نے اُس کو اپنا کرتہ عنایت کیا اور فرمایا اسی میں اپنے باپ کا کفن کر پھر اسکے جنازے پر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے، حضرت عمرؓ نے آپکا کپڑا تھاما اور عرض کیا وہ تو منافق تھا آپ اُس پر نماز (کیسے) پڑھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو منافقوں کیلئے دعا کرنے سے منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو (منع نہیں فرمایا بلکہ) اختیار دیا ہے یا ایک بات کی خبر دی ہے، اللہ تعالیٰ نے صرف یوں فرمایا ہے، تو انکے لئے دعا کر یا نہ کرے، اگر ستر بار بھی دعا کرے جب بھی اللہ تعالیٰ انکو نہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۳) میں نے حالت خواب میں یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں بے ساختہ یہ اشعار پڑھتا ہوں

نظم: بر پیش تو حاضر بحالِ تباہ ٭ وحید زمان مذنب و روسیاہ ٭ بدہ کفشہا تا بہ سر برنہم ٭ کنم سُرمہ چشم خاک قدم ٭ رسول خدا شو مراد ستگیر ٭ نداریم غیر از تو مرشد نہ پیر ٭ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً ۱۲ منہ رح (حواشی صفحہ ھٰذا) [1] اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق حکم دیا، حضرت عمرؓ کا کیا کہنا عجب صاحب الرائے سردار تھے، امورِ انتظامی اور سیاست مدن میں تو اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے ۱۲ منہ رح

عَلٰی سَبْعِیْنَ قَالَ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَھُمْ فٰسِقُوْنَ،

باب ۲۴۵ قَوْلِہٖ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْھِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْھُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمْ اِنَّھُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ

۴۶۵ - حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْکَ وَاللّٰہِ مَآ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ نِّعْمَۃٍ بَعْدَ اِذْ ھَدَانِیْ اَعْظَمَ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّآ اَکُوْنَ کَذَبْتُہٗ فَاَھْلِکَ کَمَا ھَلَکَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا حِیْنَ اُنْزِلَ الْوَحْیُ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْھِمْ اِلَی الْفٰسِقِیْنَ،

باب ۲۴۶ قَوْلِہٖ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ،

بخشنے کا، میں ستر بار سے زیادہ اُس کیلئے دُعا کرونگا[۵۱] حضرت عمرؓ کہتے ہیں آخر آپ نے اُس پر نماز پڑھی (میرا کہنا نہ سنا) ہم لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فسقون

باب سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیہم لتعرضوا عنہم فاعرضوا عنہم انہم رجس وماوٰھم جہنم جزاء بما کانوا یکسبون کی تفسیر۔

ہم سے یحییٰ (بن عبداللہ بن بکیر) نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے کہ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہا، کعب بن مالک جب غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو کہتے تھے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دین اسلام کی جو ہدایت دی اس نعمت کے بعد دوسری کوئی نعمت اس سے بڑھ کر نہیں دی کہ میں نے (غزوۂ تبوک کے معاملہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ حال عرض کر دیا (اپنے قصور کا اقرار کیا) اگر میں بھی جھوٹ بہانے کرتا تو دوسرے جھوٹ بولنے والوں کی طرح تباہ ہو جاتا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری، سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیہم اخیر آیت الفسقین تک[۵۲]

باب واٰخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملا صالحا واٰخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم کی تفسیر۔

---

۵۱ جب سرور عالم اشرف انبیاء کی دعا وہ بھی ستر بار کافروں اور منافقوں کیلئے مؤثر نہ ہو تو کسی ولی یا درویش کی بساط ہے کہ اُسکی سفارش سے کسی کافر یا مشرک کی مغفرت ہو جائے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے وہ ایسی جھوٹی حکایتیں اور نقلیں کیونکر مان لیتے ہیں، کہ فلاں درویش نے روحوں کا تھیلہ حضرت عزرائیل سے چھین لیا، اور سب کی مغفرت کرا دی، یا فلاں درویش کا دھوبی جو مشرک تھا اُن کا نام لینے سے بخش دیا گیا ۱۲ منہ رحمہ ۵۲ یہ حدیث کتاب المغازی میں مفصل گذر چکی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۷۵۵ ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے کہا ہم سے ابو رجاء نے کہا ہم سے سمرہ بن جندبؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے انہوں نے نیند سے مجھ کو جگایا (اور لے چلے، جاتے جاتے ایک شہر پر پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا تھا، وہاں ہم کو کئی آدمی ملے، ان کا آدھا بدن تو نہایت خوبصورت اور آدھا نہایت بدشکل تھا، میرے ساتھ والے فرشتوں نے ان سے کہا جاؤ اس ندی میں گرد، وہ اس میں گر گئے، لوٹ کر جو آئے تو انکی بدصورتی بالکل جاتی رہی، آدھا بدن بھی نہایت خوبصورت ہو گیا ان فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ جنت العدن (بہشت کا باغ) ہے اور تمہارا مکان یہیں ہے۔ پھر کہنے لگے جن لوگوں کا آدھا بدن تم نے خوبصورت دیکھا اور آدھا بدصورت وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے (دنیا میں) اچھے اور برے سب طرح کے کام کیے، اللہ نے ان کو بخش دیا[1]

بَابُ ۲۴ قَوْلِهٖ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ.

باب ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین کی تفسیر۔

۷۵۶ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أُحَاجُّ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد مسیب بن حزن صحابی سے انہوں نے کہا جب ابوطالب (آنحضرت ﷺ کے چچا) مرنے لگے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لیگئے، وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ (کافروں کے سردار) بیٹھے ہوئے تھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا چچا میاں تم لا الہ الا اللہ

[1] یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التعبیر میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْآ اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ،

(ایک بار زبان سے) کہہ لو مجھ کو (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے تمہارے (چھڑانے کے) لئے ایک دلیل مل جائیگی، یہ سُن کر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ انکو سمجھانے لگے، ابوطالب کیا عبدالمطلب (اپنے باوا) کے دین سے تم پھر جاتے ہو [۵۱] اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لئے برابر دُعا کرتا رہونگا، جب تک منع نہ کیا جاؤں، تب یہ آیت اُتری ماکان للنبیّ والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولوکانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبیّن لہم انہم اصحاب الجحیم۔

بَابٌ ۲۴۸ قَوْلِهٖ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ،

باب لقد تاب اللہ علی النبیّ والمہاجرین والانصار الذین اتبعوا فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ثم تاب علیہم انہ بہم رؤف رحیم کی تفسیر۔

۷۵۷ ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ اَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی، دوسری سند اور احمد بن صالح نے کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن کعب نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن کعب نے وہ کعب کے بیٹوں میں اپنے باپ کو لے کر چلا کرتے تھے، جب وہ اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا کعب بن مالک اس آیت کے متعلق وعلی الثلاثۃ الذین خُلّفوا جو قصّہ بیان کرتے تھے اُس میں میں نے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا میں اپنی توبہ کے قبول ہونے کے شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال خالص اللہ اور رسول کی رضامندی کیلئے خیرات

[۵۱] غرض ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا، مرتے وقت کہنے لگے، میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

بعض مالك فهو خير لك،

باب ۲۴۹ قوله وعلى الثلثة الذين خلفوا حتى إذا ضاقت عليهم الأرض بما رحبت وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا أن لا ملجأ من الله إلا إليه ثم تاب عليهم ليتوبوا إن الله هو التواب الرحيم

۶۵۸، حدثني محمد حدثنا أحمد بن أبي شعيب حدثنا موسى بن أعين حدثنا إسحق بن راشد أن الزهري حدثه قال أخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك عن أبيه قال سمعت أبي كعب بن مالك وهو أحد الثلاثة الذين تيب عليهم أنه لم يتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها قط غير غزوتين غزوة العسرة وغزوة بدر قال فأجمعت صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى وكان قلما يقدم من سفر سافره إلا ضحى وكان يبدأ بالمسجد فيركع ركعتين ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن كلامي وكلام صاحبي ولم ينه عن كلام أحد من المتخلفين غيرنا

کردیتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں تھوڑا مال اپنے لئے بھی رکھ لے یہ تیرے حق میں بہتر ہے

باب وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت انفسهم وظنوا ان لا ملجا من الله الا الیه ثم تاب علیهم لیتوبوا ان الله هو التواب الرحیم

مجھ سے محمد بن نصر نیشاپوری نے بیان کیا (یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے) کہا ہم سے احمد بن ابی شعیب نے کہا ہم سے موسیٰ بن اعین نے کہا ہم سے اسحاق بن راشد نے اُن سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ کو عبدالرحمن ابن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک سے سُنا وہ اُن تینوں میں کے ایک شخص تھے جن کا قصور اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا، میرے والد کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی لڑائی میں پیچھے نہ رہا ایک غزوہ عسرہ (جنگ تبوک) اور ایک غزوہ بدر میں البتہ رہ گیا، سو میں نے اپنی پکی نیت یہ کر لی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت مدینہ تشریف لائینگے میں وہیں کہونگا جو سچ ہے ۱؎ اور آپ اکثر جب سفر سے تشریف لاتے، تو چاشت ہی کے وقت (کچھ دن چڑھے) شہر میں آتے پہلے مسجد میں جاتے وہاں ایک دوگانہ پڑھتے ۲؎ خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع کر دیا کہ مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں (ہلال اور مرارہ) سے کوئی بات نہ کرے ہم تینوں کے

۱؎ پہلے کعب کے دل میں طرح طرح کے خیال شیطان نے ڈالے تھے کہ کوئی جھوٹا بہانہ کر دیتا لیکن اللہ نے اُن کو بچالیا، انہوں نے سچ سچ اپنے قصور کا اقرار کر دیا ۱۲ منہ رح ۲؎ یہ دوگانہ شکریہ کا تھا کہ حق تعالیٰ سفر سے مع الخیر واپس لایا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ
حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ الْاَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَهَمُّ
اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يَمُوْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُوْنَ مِنَ النَّاسِ
بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا
يُصَلِّيْ عَلَيَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَوْبَتَنَا عَلٰى نَبِيِّهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْاٰخِرُ
مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
اُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِيْ شَاْنِيْ
مَعْنِيَّةً فِيْ اَمْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ تِيْبَ عَلٰى كَعْبٍ
قَالَتْ اَفَلَا اُرْسِلُ اِلَيْهِ فَاُبَشِّرَهٗ قَالَ اِذًا
يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُوْنَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ
اللَّيْلَةِ حَتّٰى اِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ اٰذَنَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَكَانَ
اِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةٌ
مِّنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا
عَنِ الْاَمْرِ الَّذِيْ قُبِلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ
اعْتَذَرُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُكِرَ
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ وَاعْتَذَرُوْا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوْا
بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهٖ اَحَدٌ قَالَ اللّٰهُ سُبْحٰنَهٗ يَعْتَذِرُوْنَ

سوا اور لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے، اُن کیلئے یہ حکم نہیں دیا۔ اب
لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دی، میں اسی حال میں رہا
یہاں تک کہ زندگی دوبھر ہو گئی، مجھ کو بڑی فکر یہ تھی کہ کہیں میں
مر جاؤں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے پر نماز بھی
نہ پڑھیں، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے،
اور میں (تمام عمر) اسی مصیبت میں مبتلا رہوں، کوئی مجھ سے بات
چیت نہ کرے، مر دوں تو نماز تک نہ پڑھے، آخر (پوری پچاس راتیں
گذرنے پر) اللہ تعالیٰ نے ہماری معافی کا حکم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اُتارا، اُس وقت تہائی رات باقی رہ گئی تھی، اور آپ
بی بی (ام المومنین) ام سلمہؓ کے گھر میں تھے، بی بی ام سلمہؓ میری
بھلائی کے فکر میں تھیں، اور میری مدد کرنا چاہتی تھیں، خیر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، ام سلمہؓ کعب بن مالکؓ کی
توبہ قبول ہو گئی، اُنھوں نے کہا میں کعبؓ کو مبارکباد کہلا بھیجوں
آپؐ نے فرمایا (اتنی رات کو) لوگ ہجوم کر آئیں گے تمہاری نیند
کو بھی خراب کر دیں گے جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی تو اس
توبہ قبول ہونے کی لوگوں کو خبر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا قاعدہ تھا آپ کو جب خوشی ہوتی تو آپ کا مبارک چہرہ چمکنے
لگتا، گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے، اور ہم تین آدمی جن کا ذکر
قرآن میں ہے کہ وہ پیچھے ڈال دیے گئے (یعنی ہماری نسبت کوئی
حکم نہیں ہوا) جب اللہ تعالیٰ نے ہماری معافی کا حکم اُتارا پھر
اُن کا بھی ذکر آیا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے، جنہوں نے جھوٹے
بہانے کئے تھے تو اُن کا ذکر بہت بُری طرح سے کیا گیا ویسا بُرا
ذکر اللہ تعالیٰ نے کسی کا نہیں کیا، فرمایا یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ

۵۱؎ تو وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا کا یہ معنی نہیں ہے کہ ان تینوں پر جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن کا مقدمہ
زیر تجویز رکھا گیا تھا اور جن کے باب میں کوئی قطعی حکم نہیں دیا گیا تھا ۱۲ منہ رح

إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الآيَةَ،

بَاب ٢٥٠ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ،

٦٥٩، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ،

بَاب ٢٥١ قَوْلِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ مِنَ الرَّأْفَةِ،

٦٦٠، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ

اذا رجعتم الیھم قل لا تعتذروا لن نؤمن لکم قد نبأنا اللہ من اخبارکم وسیری اللہ عملکم ورسولہ اخیر تک

باب یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کی تفسیر۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے کہ عبداللہ بن کعب نے جو اپنے والد کعب بن مالک کو کھینچ کر چلایا کرتے تھے یوں کہا، میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کرتے تھے، کہتے تھے خدا کی قسم میں نہیں جانتا اللہ نے کسی قصہ کو سچ کہنے کی توفیق دے کر اس پر اتنا احسان کیا ہو جیسا مجھ پر کیا میں نے اس زمانہ سے جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ میں سچ سچ عرض کیا، اب تک قصداً کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور اللہ تعالےٰ نے (اسی باب میں) یہ آیت اتاری لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین وکونوا مع الصادقین تک۔

باب لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم

رؤف رأفۃ سے نکلا ہے (یعنی بہت مہربانی)

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید بن سباق نے خبر دی، انہوں نے کہا زید بن ثابت رض جو قرآن لکھنے والوں میں سے تھے، وہ کہتے تھے جب (سنہ ۱۱ ہجری میں) یمامہ کی لڑائی میں (جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی) بہت سے صحابہ رض مارے گئے تو ابوبکر صدیق رض نے

اَتَانِي فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَاِنِّي اَخْشٰى اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ تَجْمَعُوْهُ وَاِنِّي لَاَرٰى اَنْ تَجْمَعَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيْهِ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِي وَرَاَيْتُ الَّذِي رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعُمَرُ عِنْدَهٗ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَلَا نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ لَكَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِي بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ اَزَلْ اُرَاجِعُهٗ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللّٰهُ لَهٗ صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ مِنْ سُوْرَةِ

مجھ کو بلا بھیجا اُس وقت حضرت عمرؓ بھی اُن کے پاس موجود تھے۔ میں گیا تو ابوبکرؓ کہنے لگے عمرؓ میرے پاس آئے کہنے لگے یمامہ کی لڑائی میں بہت سے مسلمان مارے گئے[۱] اور میں ڈرتا ہوں اسی طرح لڑائیوں میں اور قاری بھی مارے جائیں تو بہت سا قرآن دنیا سے اُٹھ جائے گا[۲] اگر قرآن کو ایک جگہ جمع کرادو تو یہ ڈر نہ رہیگا، میری رائے تو یہ ہے کہ تم قرآن کو جمع کرادو۔ ابوبکرؓ نے کہا میں نے عمرؓ کو یہ جواب دیا، بھلا میں وہ کام کیسے کروں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ عمرؓ کہنے لگے خدا کی قسم یہ اچھا کام ہے اور بار بار یہی کہتے رہے یہانتک کہ اللہ نے میرے دل میں بھی ڈال دیا کہ یہ کام اچھا ہے[۳] اور میں عمرؓ کی رائے سے موافق ہوگیا۔ زید بن ثابتؓ نے کہا عمرؓ یہ تقریر سنتے رہے، اور خاموش بیٹھے رہے، پھر ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا دیکھو تم جوان عقلمند آدمی ہو اور ہم تم کو سچا جانتے ہیں تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی قرآن لکھا کرتے تھے اب ایسا کرو قرآن کو (جابجا) تلاش کرو اور سب اکٹھا کرو۔ زید بن ثابت کہتے ہیں، اگر ابوبکرؓ مجھ کو پہاڑ ڈھونے کو کہتے تو مجھ کو اتنا مشکل معلوم نہ ہوتا جتنا قرآن جمع کرنا معلوم ہوا، آخر میں کہا اچھا تم دونوں ایسا کام کرتے ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم یہ اچھا کام ہے، پھر میں اُن سے برابر تکرار کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا جیسے اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کا سینہ کھول دیا تھا میں بھی اس کام کو اچھا سمجھنے لگا، خیر میں اُٹھا قرآن کی تلاش شروع کی، کہیں پرچوں پر لکھا ہوا تھا کہیں مونڈھے کی ہڈیوں پر کہیں کھجور کی ڈالیوں پر

---

[۱] کہتے ہیں گیارہ سو یا چودہ سو مسلمان اس لڑائی میں شہید ہوئے، ان میں ستر شخص قرآن کے قاری بھی تھے ۱۲ منہ رح [۲] کیونکہ اس وقت اکثر لوگ قرآن کو زبانی یاد رکھتے تھے لکھی ہوئی مصحف کا رواج نہ تھا۔ ۱۲ منہ رح [۳] پہلے ابوبکر صدیقؓ قرآن جمع کرنے کو ایک نیا کام اور بدعت سمجھے، حالانکہ یہ امر بدعت شرعیہ نہ تھا گو نیا کام تھا کیونکہ قرآن کا جمع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وقت میں شروع ہوگیا تھا ۱۲ منہ

التَّوْبَةِ اٰیَتَیْنِ مَعَ خُزَیْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ
لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَیْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ اِلٰی اٰخِرِهِمَا وَكَانَتِ
الصُّحُفُ الَّتِیْ جُمِعَ فِیْهَا الْقُرْاٰنُ عِنْدَ
اَبِیْ بَكْرٍ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ رض
حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ
تَابَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
وَقَالَ مَعَ اَبِیْ خُزَیْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَقَالَ
مُوْسٰی عَنْ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
مَعَ اَبِیْ خُزَیْمَةَ وَتَابَعَهٗ یَعْقُوْبُ بْنُ
اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ وَقَالَ اَبُوْ ثَابِتٍ
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ وَقَالَ مَعَ خُزَیْمَةَ
اَوْ اَبِیْ خُزَیْمَةَ،

لوگوں کو یاد بھی تھا یہاں تک کہ میں نے سورۂ توبہ کی دو آیتیں
خزیمہ بن ثابت انصاری کے سوا اور کہیں نہ پائیں، یعنی لقد
جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص
علیکم اخیر تک[1]۔ پھر یہ مصحف جس میں قرآن جمع کیا گیا ابوبکرؓ
صدیق کی زندگی تک اُن کے پاس رہا، پھر حضرت عمرؓ کی زندگی
تک اُن کے پاس رہا، اُن کی وفات کے بعد ام المومنین حفصہؓ کو
ملا۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر اور لیث بن سعد
نے بھی یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا[2] اور لیث
نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے ابن
شہاب سے روایت کی اس میں (خزیمہ کے بدل) ابوخزیمہ انصاری
ہے[3] اور موسیٰ نے ابراہیم سے روایت کی کہا ہم سے ابن شہاب نے
بیان کیا، اس روایت میں بھی ابوخزیمہ ہے[4] موسیٰ بن اسمٰعیل کے
ساتھ اس حدیث کو یعقوب بن ابراہیم نے بھی اپنے والد ابراہیم بن
سعد سے روایت کیا[5] اور ابوثابت محمد بن عبیداللہ مدنی نے
کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، اس روایت میں شک کے ساتھ خزیمہ
یا ابوخزیمہ مذکور ہے[6]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُوْرَةُ یُوْنُسَ

سورۂ یونس کی تفسیر

[1] حافظ نے کہا صحیح ابوخزیمہ انصاری ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ آیت صرف ابوخزیمہ کے اعتبار پر قرآن میں شریک کر دی گئی بلکہ یہ آیت اور لوگوں نے بھی سُنی تھی مگر لکھی ہوئی کسی کے پاس نہ ملی، ابوخزیمہ کے پاس ملی، اُس وقت سب کو یاد آ گئی، اور قرآن میں شریک کر دی گئی ۱۲ منہ رح [2] عثمان بن عمر کی روایت کو امام احمد اور اسحٰق نے اپنی مسندوں میں اور لیث کی روایت کو خود امام بخاری نے فضائل قرآن اور توحید میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [3] اس کو ابوالقاسم بغوی نے فضائل قرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] اس کو خود امام بخاری نے فضائل قرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] اس کو ابوبکر بن ابی داؤد نے کتاب المصاحف میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [6] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاحکام میں وصل کیا ۱۲ منہ رح ❊

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ،

ابن عباسؓ نے کہا فاختلط بہ نبات الارض اس کا معنے یہ ہے کہ پانی برسنے کی وجہ سے زمین سے ہر قسم کا سبزہ اگا یعنی گیہوں جو دوسرا اناج[۵۱]

بَابٌ ۲۵٢ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ الْمَعْنٰى بِكُمْ دَعْوَاهُمْ دُعَاؤُهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ، فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًا مِنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ اللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ، لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى مِثْلُهَا حُسْنٰى وَزِيَادَةٌ مَغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلٰى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءُ الْمُلْكُ،

باب وقالوا اتخذ اللّٰہ ولدا سبحانہ ھو الغنی کی تفسیر

اور زید بن اسلم نے کہا قدم صدق سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں[۵۲] اور مجاہد نے کہا بھلائی مراد ہے[۵۳] تلک آیات میں تلک جو حاضر کے لئے ہے مراد اس سے غائب ہے، یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں جیسے حتی اذا کنتم فی الفلک وجرین بھم میں بھم سے بکم مراد ہے (یعنے غائب سے حاضر مراد ہے) دعوٰھم اُنکی دُعا احیط بھم ہلاکت کے نزدیک پہنچے جیسے احاطت بہ خطیئتہٗ یعنے گناہوں نے اُس کو سب طرف سے گھیر لیا[۵۴] فاتبعھم (جو حسن کی قرأت ہے) اور فاتبعھم (جو مشہور قرأت ہے) دونوں کے معنے ایک ہیں عدوًا عدوان سے نکلا ہے (یعنے شرارت اور حرام زدگی سے) اور مجاہد نے کہا ولو یعجل اللّٰہ للناس الشر استعجالھم بالخیر سے مقصود یہ ہے کہ آدمی جو غصے میں اپنی اولاد یا مال کو کوستا ہے کہتا ہے یا اللہ اس میں برکت نہ کیجیو، یا اللہ اس پر لعنت کر[۵۵] لقضی الیھم اجلھم یعنے جس کو کوستا ہے وہ تباہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ اُس کو مار ڈالتا للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ میں مجاہد نے کہا زیادہ سے مغفرت (اور اللہ کی رضامندی) مراد ہے[۵۶] دوسرے لوگوں نے کہا وزیادۃ سے اللہ کا دیدار مراد ہے[۵۷] الکبریاء سلطنت اور بادشاہی

بَابٌ ۲۵٣ قَوْلِهِ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا

باب وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتبعھم فرعون وجنودہ بغیا وعدوا حتی اذا ادرکہ الغرق قال آمنت انہ لا الٰہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کی تفسیر۔ ننجیک یعنے تیری لاش کو

---

[۵۱] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ رح [۵۳] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۵۴] تباہی کا وقت آن پہنچا ۱۲ منہ رح [۵۵] اس کو فریابی اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۵۶] اس کو فریابی اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۵۷] ابو قتادہ اور ابو بکر صدیق اور حذیفہ اور ابن عباسؓ اور اکثر سلف سے یہی منقول ہے، یہ تفسیر خود مرفوع حدیث میں وارد ہے، اس کو امام مسلم اور ترمذی نے صہیب سے نکالا ۱۲ منہ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۔ نُنَجِّيكَ نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشَزُ الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ ،

۶۶۱ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا ۔

نجوہ (اونچی جگہ) پر ڈال دیں گے (جس میں سب دیکھیں اور عبرت لیں۔)

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو اُس وقت یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے، اور کہنے لگے یہ وہ دن ہے جب موسیٰؑ کو فرعون پر غلبہ ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر اپنے اصحاب سے فرمایا تم کو موسیٰ سے بہ نسبت یہود کے زیادہ تعلق ہے تم بھی اس دن روزہ رکھو ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُورَةُ هُودٍ

سورۂ ہود کی تفسیر

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الْأَوَّاهُ الرَّحِيمُ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِءُونَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلِعِي أَمْسِكِي عَصِيبٌ شَدِيدٌ لَا جَرَمَ بَلَى

ابومیسرہ (عمرو بن شرجیل) نے کہا اواہ حبشی زبان میں مہربان رحم دل کو کہتے ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا بادی الرأی کا معنی جو ہم کو ظاہر ہوا، اور مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ ہے (اُس) جزیرے میں (جو دجلہ اور فرات کے بیچ میں موصل کے قریب ہے) اور امام حسن بصری نے کہا انک لانت الحلیم یہ کافروں نے حضرت شعیبؑ کو ٹھٹھے کی راہ سے کہا تھا، اور ابن عباسؓ نے کہا اقلعی کا معنی تھم جا، عصیب کا معنی سخت لاجرم کا معنے کیوں نہیں بیشک

لہ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے، اُسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو نجات دلائی اور فرعون کو ڈبا دیا تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمانوں کو سب پیغمبروں سے وہی تعلق ہے جو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لا نفرق بین احد من رسلہ ہم مسلمانوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت یہود سے زیادہ اور حضرت عیسیٰؑ کی محبت نصاریٰ سے زیادہ رکھنا چاہیئے ہم مسلمان کسی پیغمبر کی ادنیٰ سے ادنیٰ توہین بھی گوارا نہیں کرینگے"

وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ،

ضرور ہے) وفار التنور کا معنے پانی پھوٹ نکلا۔ عکرمہ نے کہا تنور سطح زمین کو کہتے ہیں [۱]

بَابٌ ۲۵۴ قَوْلِهٖ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ أَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ إِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَقَالَ غَيْرُهٗ وَحَاقَ نَزَلَ يَحِيْقُ يَنْزِلُ يَؤُسٌ فَعُوْلٌ مِنْ يَئِسْتُ قَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الْحَقِّ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ مِنَ اللّٰهِ إِنِ اسْتَطَاعُوْا،

باب الا انھم یثنون صدورھم لیستخفوا منہ الاحین یستغشون ثیابھم یعلم ما یسرون وما یعلنون انہ علیم بذات الصدور کی تفسیر۔ عکرمہ کے سوا اور لوگوں نے کہا حاق کا معنے اتر پڑا اسی سے ہے یحیق یعنے اترتا ہے، انہ لیئوس کفور میں یئوس کا معنی ناامید بروزن فعول یئست سے نکلا ہے، اور مجاہد نے کہا لا تبتئس کا معنی غم نہ کھا یثنون صدورھم کا مطلب یہ ہے کہ حق بات میں شک و شبہ کرتے ہیں لیستخفوا منہ یعنی اگر ہو سکے تو اللہ سے چھپا لیں۔

۶۶۲، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِيْ صُدُوْرُهُمْ قَالَ سَأَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ أُنَاسٌ كَانُوْا يَسْتَحْيُوْنَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوْا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوْا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذٰلِكَ فِيْهِمْ

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد بن اعور نے کہ ابن جریج نے کہا مجھ کو محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ آیت پڑھتے تھے الا انھم تثنونی صدورھم [۲] میں نے پوچھا یہ آیت کس باب میں اتری ہے، انہوں نے کہا کچھ لوگ ننگے ہو کر پاخانہ پھرنے میں آسمان کی طرف ستر کھولنے میں (پروردگار سے) شرماتے تھے، اسی طرح صحبت کرتے وقت آسمان کی طرف ستر کھولنے سے شرماتے تھے، (شرم کے مارے جھکے جاتے تھے) اسی باب میں یہ آیت اتری۔

۶۶۳، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِيْ صُدُوْرُهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا تَثْنَوْنِيْ صُدُوْرُهُمْ قَالَ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہوں نے ابن جریج (مجھ کو اور دوسرے بھی) اور محمد بن عباد بن جعفر نے بھی خبر دی کہ عبداللہ بن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی الا انھم تثنونی صدورھم محمد بن عباد نے کہا ابوالعباس (یہ ابن عباسؓ کی کنیت ہے) تثنونی صدورھم کا کیا مطلب ہے، انہوں نے کہا یہ کہ بعضے

---

[۱] یعنی زمین سے پانی پھوٹ کر اوپر آگیا۔ اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ یہ تنور حضرت آدم علیہ السلام کا تھا ملک شام میں ۱۲ منہ [۲] یہ ابن عباسؓ کی قرأت ہے اور مشہور قرأت یوں ہے الا انھم یثنون صدورھم تثنونی اثنونی سے ہے بروزن افعوعل ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي فَنَزَلَتْ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ ،

لوگ اپنی عورتوں سے صحبت کرنے میں یا بیت الخلا میں ننگے ہونے سے شرماتے (یہ خیال کرکے کہ پروردگار دیکھ رہا ہے) اُس وقت یہ آیت اُتری الا انهم یثنون صدورهم۔

۶۶۴ ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا إِنَّهُمْ يُثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشُونَ يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ سِيْءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنِيبُ أَرْجِعُ ،

ہم سے (عبداللہ بن زبیر) حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے کہا ابن عباس رض نے یہ آیت پڑھی الا انهم یثنون صدورهم لیستخفوا منه الا حین یستغشون ثیابهم عمرو بن دینار کے سوا اوروں نے ابن عباس رض سے یوں نقل کیا ہے[۲] یستغشون یعنی اپنے سر ڈھانپ لیتے ہیں سیئ بهم اپنی قوم سے بدگمان ہوا وضاق بهم یعنے اپنے مہمانوں کو دیکھ کر رنجیدہ ہوا[۳] بقطع من اللیل یعنی رات کی سیاہی میں اور مجاہد نے کہا انیب کا معنی رجوع کرتا ہوں (متوجہ ہوتا ہوں)۔

بَابُ ٢٥٥ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ،

باب وکان عرشه علی الماء کی تفسیر

۶۶۵ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (اے آدمی) تو خرچ کر میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا (تجھ کو دونگا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اُس کا خزانہ بے انتہا ہے) کتنا ہی خرچ ہو وہ کم نہیں ہوتا، رات اور دن اُس کا فیض جاری ہے اور یہ بھی فرمایا دیکھو جب سے زمین اور آسمان بنے ہیں اُس وقت سے جو اس نے خرچ کیا تو اُس کے ہاتھ میں جو (خزانہ) تھا وہ کچھ کم نہیں ہوا (آسمان اور زمین بننے سے پہلے) اُس کا تخت پانی پر تھا اُسکے ہاتھ میں (رزق کا

---

[۱] یعنے وہ اپنے سینے دُہرے کرتے ہیں، اللہ سے چھپانا چاہتے ہیں، وہ تو کپڑوں کے اندر بھی سب دیکھتا اور جانتا ہے، اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ۱۲ منہ رح [۲] اس کو طبری نے علی بن ابی طلحہ کے طریق سے نکالا ۱۲ منہ رح [۳] وہ بہت خوبصورت تھے حضرت لوط سمجھے کہ میری قوم کے لوگ ان کو ضرور ستائیں گے ۱۲ منہ رح [۴] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے روایت کیا ۱۲ منہ رح

يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ اَىْ اَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِىْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَىْ فِىْ مِلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ عَنِيْدٌ وَعَنُوْدٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَاْكِيْدُ التَّجَبُّرِ اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِىَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ نَكِرَهُمْ وَاَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ كَاَنَّهٗ فَعِيْلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِنْ حَمِدَ سِجِّيْلٌ الشَّدِيْدُ الْكَبِيْرُ سِجِّيْلٌ وَسِجِّيْنٌ وَاللَّامُ وَالنُّوْنُ اُخْتَانِ وَقَالَ تَمِيْمُ بْنُ مُقْبِلٍ ؎

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُوْنَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصٰى بِهِ الْاَبْطَالُ سِجِّيْنًا

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ لِاَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهٗ وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْئَلِ الْعِيْرَ يَعْنِىْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيْرِ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا يَقُوْلُ لَمْ تَلْتَفِتُوْا اِلَيْهِ وَيُقَالُ اِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهٗ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِىْ وَجَعَلْتَنِىْ ظِهْرِيًّا وَالظِّهْرِىُّ هٰهُنَا اَنْ

ترازو ہے، جس کے لئے چاہتا ہے یہ ترازو جھکا دیتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اُٹھا دیتا ہے[۱] اعتراک باب افتعال سے ہے عروتہ سے یعنی میں نے اُس کو پکڑ پایا اُسی سے ہے، یعروہ (مضارع کا صیغہ) اور اعترانی اخذ بناصیتہا یعنے اُس کی حکومت اور قبضۂ قدرت میں ہے عنید اور عنود اور عاند سب کے ایک ہی معنے ہیں (یعنے سرکش مخالف) اور یہ جبار کی تاکید ہے[۲] استعمرکم تم کو بسایا آباد کیا عرب لوگ کہتے ہیں اعمرتہ الدار فھی عمری یعنے یہ گھر میں نے اس کو عمر بھر کیلئے دے ڈالا نکرھم اور انکرھم اور استنکرھم سب کے ایک معنے ہیں (یعنے اُنکو پر ملک والا پردیسی سمجھا) حمید فعیل کے وزن پر ہے بمعنی محمود یعنے سراہا گیا، اور مجید ماجد کے معنے میں ہے (یعنی کرم کرنیوالا) سجین اور سجیل دونوں کے معنے سخت اور بڑا[۳] لام اور نون بہنیں ہیں (ایک دوسرے سے بدلی جاتی ہیں) تمیم بن مقبل شاعر کہتا ہے

؎ بعضے پیدل دن دہاڑے خود پر سجین[۴] ماریں کرتے ہیں
پہلوان جن کی وصیت کرتے ہیں ایسی لگانا چاہیئے

والی مدین یعنے مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر کا نام ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا واسأل القریۃ یعنی گاؤں والوں سے پوچھ واسأل العیر یعنی قافلہ والوں سے پوچھ وراءکم ظھریا یعنے پس پشت ڈال دیا اُس کی طرف التفات نہ کیا جب کوئی کسی کا مقصد پورا نہ کرے تو عرب لوگ کہتے ہیں ظھرت بحاجتی اور جعلتنی ظھریا اس جگہ ظہری کا معنے وہ جانور یا برتن ہے جس کو تو اپنے کام کے لئے ساتھ رکھے[۵] اراذل تا ہمارے میں کے رذالے

---

[۱] یعنے جس کو چاہتا ہے اُس پر روزی کی کشائش کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگی کرتا ہے، وسعت اور ضیق رزق دونوں اُسکے اختیار میں ہیں عقل اور علم اور ہنر روزی کے اسباب ہیں، مگر جب تک اللہ نہ چاہے اُن سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ۱۲ منہ رح [۲] اس آیت میں واتبعوا امر کل جبار عنید ۱۲ منہ رح [۳] مگر لغت کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سجیل سخت پتھر کو کہتے ہیں، اور سجین کوئی چیز جو سخت ہو ۱۲ منہ [۴] سجین ماریں یعنی سخت ماریں، یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ شعر سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سجیل اور سجین کے ایک معنی ہیں ۱۲ منہ رح [۵] یہ عبارت والظھری ھھنا ان تأخذ معک دابۃ او وعاء تستظہر بہ ابوذر کی روایت میں نہیں ہے، اور یہی بہتر ہے کیونکہ اس عبارت کا (باقی لگے)

تَاْخُذُ مَعَكَ دَابَّةً اَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهٖ اَرَاذِلُنَا سُقَاطُنَا اِجْرَامِيْ هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ اَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ جَرَمْتُ اَلْفُلْكُ وَالْفَلَكُ وَاحِدٌ وَهِيَ السَّفِيْنَةُ وَالسُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرُ اَجْرَيْتُ وَاَرْسَيْتُ حَبَسْتُ وَيُقْرَاُ مُرْسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ وَمَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ هِيَ وَمُجْرِيْهَا مُرْسِيْهَا مِنْ فُعِلَ بِهَا الرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ،

دیکھئے) اجرام اجرمت کا مصدر ہے یا جرمت (ثلاثی مجرد) کا فُلک اور فَلَک (یا فُلْك اور فُلَك یا فلك اور فلك) جمع اور مفرد دونوں ہیں ایک کشتی اور کئی کشتیوں کو بھی کہتے ہیں مجریہا کشتی کا چلنا یہ مصدر ہے اجریت کا اسی طرح مرسٰہا مصدر ہے ارسیت کا یعنی میں نے کشتی تھمالی (لنگر کر دیا)، بعضوں نے مرسٰہا بہ فتحہ میم پڑھا ہے رَسَتْ سے اسی طرح مُجریہا بھی جَرَتْ سے بعضوں نے مجریہا و مرسیہا پڑھا ہے یعنی اللہ اُس کو چلانے والا ہے اور وہی اُس کا تھمانے والا ہے[۱] یہ معنوں میں مفعول کے ہے۔ الراسیات یعنی جمی ہوئیں[۲]

بَابٌ ۲۵۶ قَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

وَاحِدُ الْاَشْهَادِ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَاَصْحَابٍ

باب ویقول الاشہاد ھؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین کی تفسیر

اشہاد شاہد کی جمع ہے، جیسے صاحب کی جمع اصحاب۔

۶۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوْفُ اِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهٖ وَقَالَ هِشَامٌ يَدْنُوا الْمُؤْمِنُ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے اور ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار عبداللہ بن عمرؓ طواف کر رہے تھے، اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) سامنے آیا کہنے لگا ابو عبدالرحمٰن یا ابن عمرؓ کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے باب میں کچھ سنا ہے (جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں سے کرے گا) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، مومن اپنے پروردگار کے نزدیک لایا جائیگا، ہشام نے یوں کہا کہ مومن اپنے پروردگار سے قریب جائیگا یہانتک کہ پروردگار اپنا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۷) ظاہری مطلب نکلتا ہے کہ قرآن شریف میں جو ظہریا کا لفظ آیا ہے وہ ان معنوں میں ہے حالانکہ قرآن میں ظہریا سے یہ معنی مراد نہیں ہے بلکہ وہی معنی ہے کہ تم نے خدا کو اپنے پس پشت ڈالدیا یعنے بالکل بھول گئے ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ھٰذا) [۱] بعضوں نے مجریہا و مرسیہا بھی پڑھا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ لفظ سورۂ ہود میں نہیں ہے بلکہ سورۂ سبا میں ہے، اس کی تفسیر امام بخاری نے یہاں مرسٰہا کی مناسبت سے کر دی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ

بِذُنُوبِهٖ تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ أَعْرِفُ يَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوٰى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهٖ وَأَمَّا الْاٰخَرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادٰى عَلٰى رُءُوسِ الْاَشْهَادِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ

بَابُ ۲۵۷ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ الْعَوْنُ الْمُعِيْنُ رَفَدْتُهٗ أَعَنْتُهٗ تَرْكَنُوْا تَمِيْلُوْا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ أُتْرِفُوْا أُهْلِكُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ شَدِيْدٌ وَّصَوْتٌ ضَعِيْفٌ

۶۶۷ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ،

بَابُ ۲۵۸ قَوْلِهٖ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ

ایک جانب اُس پر رکھ دے گا[1] اُس کے گناہ سب اُس کو جتلائے گا فرمائے گا فلاں گناہ تجھ کو معلوم ہے) مومن عرض کرے گا بیشک میرے پروردگار مجھ کو معلوم ہے معلوم کیوں نہیں، اس وقت پروردگار فرمائیگا میں نے تیرا یہ گناہ دُنیا میں چھپائے رکھا (لوگوں پر کھلنے نہ دیا) آج میں تجھ کو یہ گناہ معاف کئے دیتا ہوں، پھر اسکی نیکیوں کا دفتر لپیٹ دیا جائیگا[2] دوسرے لوگوں یا کافروں کا یہ حال ہوگا تمام محشر والوں کے سامنے جو گواہ ہونگے اُن کیلئے یوں منادی ہوگی یہی لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا شیبان نے اس حدیث کو قتادہ سے یوں

باب وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القرٰی وھی ظالمۃ ان اخذہٗ الیمٌ شدیدٌ کی تفسیر الرفد المرفود مدد جو دی جائے (انعام جو مرحمت ہو) عرب لوگ کہتے ہیں رفدتہ یعنی میں نے اُس کی مدد کی ترکنوا کا معنی جھکو مائل ہو فلولا کان یعنی کیوں نہ ہوئے اترفوا ہلاک کئے گئے، ابن عباسؓ نے کہا زفیر زور کی آواز شہیق پست آواز۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہؓ نے خبر دی، کہا ہم سے برید بن ابی بُردہ نے انہوں نے ابو بُردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ظالم کو (چند روز دنیا میں) مہلت دیتا ہے پھر جب اُس کو پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں[3] ابو موسیٰ کہتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وکذٰلک اخذ ربک اذا اخذ القرٰی وھی ظالمۃ ان اخذہٗ الیمٌ شدیدٌ۔

باب واقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل

[1] قسطلانی نے کنف کی تاویل کی ہے یعنے اپنی رحمت سے اُس کو چھپا لیگا۔ اہل حدیث ایسی تاویلیں نہیں کرتے جیسے اوپر کئی بار گذر چکا ۱۲ منہ [2] حساب ختم ہوگا یا نیکیوں کا پرچہ اُسکو دیا جائے گا ۱۲ منہ رح [3] شیبان کی روایت کو ابن مردویہ نے وصل کیا، امام بخاری نے یہ اس لئے بیان کیا کہ قتادہ تدلیس کیا کرتے ہیں تو اُن کا سماع صفوان سے کھل گیا ۱۲ منہ رح [4] سدا وہ عذاب میں رہیگا اگر مشرک ہے، ورنہ جبتک ظلم کی سزا پوری نہ ہولیگی چھٹنے والا نہیں ۱۲

وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ زُلَفًا سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا زُلْفَى فَمَصْدَرٌ مِّنَ الْقُرْبَى ازْدَلَفُوا اجْتَمَعُوا أَزْلَفْنَا جَمَعْنَا،

ان الحسنٰت یذھبن السیّات ذٰلك ذکرٰی للذاکرین کی تفسیر۔ زلفا گھڑی گھڑی اسی سے ہے مزدلفہ کیونکہ لوگ وہاں رات کی گھڑیوں میں آتے رہتے ہیں اور زلف منزلوں کو بھی کہتے ہیں زلفی کا لفظ (جو سورۂ ص میں ہے) وہ مصدر ہے جیسے قربیٰ یعنے نزدیکی ازدلفوا کا معنے جمع ہوگئے ازلفنا (متعدی ہے) یعنی ہم نے جمع کیا

۶۶۸، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَٰلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ قَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هَٰذِهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي،

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے انہوں نے ابوعثمان سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) ایک شخص (ابوالیسر یا نبہان یا عمرو بن غزیہ نے کیا کیا ایک (انصاری عورت کا بوسہ لے لیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنا گناہ بیان کیا اُس وقت یہ آیت اُتری اقم الصّلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنٰت یذھبن السیّات ذٰلك ذکرٰی للذاکرین اُس شخص نے عرض کیا کیا یہ امر (نماز سے صغیرہ گناہ معاف ہوجانا خاص میرے لیے ہے آپؐ نے فرمایا نہیں جو کوئی میری اُمت میں ایسا کرے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُوْرَةُ يُوْسُفَ

سورۂ یوسف کی تفسیر

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً الْأُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ الْأُتْرُجُّ بِالْحَبَشِيَّةِ مُتْكًا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ

اور فضیل بن عیاض بن موسیٰ (زاہد مشہور) نے حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا متکاء کا معنے ترنج اور خود فضیل نے بھی کہا کہ متکا حبشی زبان میں ترنج کو کہتے ہیں اور سفیان

ف۱ یعنی گناہ کرکے نادم ہو نماز پڑھے اور توبہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دیگا۔ ابن منذر نے اسی حدیث سے یہ نکالا کہ اگر کسی مرد کو غیر عورت کے ساتھ ایک لحاف میں دیکھیں، تب بھی اُس پر حد نہ ہوگی ۱۲ منہ رح ف۲ یہ کبار اولیاء میں سے ہیں، اس روایت کو ابن منذر اور مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ف۳ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ؛

عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَذُوْ عِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صُوَاعَ مَكُّوْكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِيْ يَلْتَقِيْ طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْاَعَاجِمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض تُفَنِّدُوْنَ تُجَهِّلُوْنَ وَقَالَ غَيْرُهُ غَيَابَةٌ كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَالْجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِيْ لَمْ تُطْوَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا بِمُصَدِّقٍ اَشُدَّهُ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَ فِي النُّقْصَانِ يُقَالُ بَلَغَ اَشُدَّهُ وَبَلَغُوْا اَشُدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدُهَا شَدٌّ وَالْمُتَّكَأُ مَا اتَّكَاْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ اَوْ لِحَدِيْثٍ اَوْ لِطَعَامٍ وَاَبْطَلَ الَّذِيْ قَالَ الْاُتْرُجُّ وَلَيْسَ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ الْاُتْرُجُّ فَلَمَّا احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِاَنَّهُ الْمُتَّكَأُ مِنْ نَمَارِقَ فَرُّوْا اِلٰى شَرٍّ مِّنْهُ فَقَالُوْا اِنَّمَا هُوَ الْمُتْكُ سَاكِنَةَ التَّاءِ وَاِنَّمَا الْمُتْكُ طَرَفُ الْبَظْرِ وَمِنْ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهَا مُتْكَاءُ وَابْنُ الْمُتْكَاءِ فَاِنْ كَانَ ثَمَّ اُتْرُجٌّ فَاِنَّهُ بَعْدَ الْمُتَّكَاِ شَغَفَهَا يُقَالُ اِلٰى شِغَافِهَا

بن عیینہ نے ایک شخص (نام نامعلوم) سے روایت کی اُس نے مجاہد سے اُنہوں نے کہا متکا وہ چیز جو چھری سے کاٹی جائے (میوہ ہو یا ترکاری)[1] اور قتادہ نے کہا ذو علم کا معنے اپنے علم پر عمل کرنے والا[2] اور سعید بن جبیر نے کہا صُواع[3] ایک ماپ ہے، جس کو مکوک فارسی بھی کہتے ہیں[4]، یہ ایک گلاس کی طرح ہوتا ہے جس کے دونوں کنارے مل جاتے ہیں، عجم کے لوگ اس میں پانی پیا کرتے ہیں[5] اور ابن عباس رض نے کہا لولا ان تفندون کا معنے مجھ کو جاہل نہ کہو تو دوسرے[6] لوگوں نے کہا غیابۃ وہ چیز جو دوسری چیز کو چھپا دے غائب کر دے اور جب کچا کنواں جس کی بندش نہ ہوئی ہو وما انت بمؤمن لنا یعنے تو ہماری بات سچ ماننے والا نہیں اشدہ[7] وہ عمر جو زمانہ انحطاط سے پہلے ہو (تیس سے چالیس برس تک) عرب لوگ کہتے ہیں بلغ اشدہ اور بلغوا اشدھم یعنے اپنی جوانی کی عمر کو پہنچا یا پہنچے بعضوں نے کہا اشد جمع ہے شد کی متکا مسند تکیہ جس پر تو پینے، کھانے یا باتیں کرنے کیلئے ٹیکا دے، اور جس نے یہ کہا کہ متکأ ترنج کو کہتے ہیں، اُس نے غلط کہا، عربی زبان میں متکا کے معنے بالکل ترنج کے نہیں آئے، جب اُس شخص سے جو متکا کے معنے ترنج کہتا ہے اسکی دلیل بیان کی گئی کہ متکا مسند یا تکیہ کو کہتے ہیں تو اس سے بھی بدتر ایک بات کہنے لگا یعنے یہ لفظ مُتْكٌ ہے (بہ سکون تا) حالانکہ مُتْكٌ عربی زبان میں ٹنے کے کنارے کو کہتے ہیں (جہاں عورت کا ختنہ کرتے ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ عورت کو (عربی زبان میں) متکاء (متک والی) اور آدمی کو متکا کا بیٹا کہتے ہیں[8] اگر بالفرض زلیخا نے ترنج بھی منگوا کر عورتوں کو دیا ہوگا تو مسند تکیہ لگانے کے بعد دیا ہوگا[9] شغفھا یعنے اُس کے دل کے

[1] اس کو خود سفیان بن عیینہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اسکو ابن مندہ اور ابن مردویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ ملک عراق میں ایک پیمانہ ہے ۱۲ منہ [5] یہ چاندی کا تھا مصر کا بادشاہ اسمیں پانی پیا کرتا پھر اُسی سے غلہ ماپنے لگے ۱۲ منہ [6] اس کو ابن مردویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] متکا اُس عورت کو بھی کہتے ہیں جس کا ختنہ بڑا ہو ۱۲ منہ [8] ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور قتادہ نے کہا متکا سے کھانا مراد ہے بعضوں نے کہا (باقی آگے)

وَهُوَ غِلَافُ قَلْبِهَا وَ أَمَّا شَغَفَهَا فَمِنَ الْمَشْغُوْفِ أَصْبُ أَمِيْلُ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ مَا لَا تَأْوِيْلَ لَهُ وَالضِّغْثُ مِلْءُ الْيَدِ مِنْ حَشِيْشٍ وَمَا أَشْبَهَهُ وَمِنْهُ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا لَا مِنْ قَوْلِهِ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَاحِدُهَا ضِغْثٌ نَمِيْرُ مِنَ الْمِيْرَةِ وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ مَا يَحْمِلُ بَعِيْرٌ أَوٰى إِلَيْهِ ضَمَّ إِلَيْهِ السِّقَايَةُ مِكْيَالٌ تَفْتَأُ لَا تَزَالُ اسْتَيْأَسُوْا يَئِسُوْا لَا تَيْأَسُوْا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ خَلَصُوْا نَجِيًّا اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَالْجَمِيْعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ الْوَاحِدُ نَجِيٌّ وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيْعُ نَجِيٌّ وَأَنْجِيَةٌ حَرَضًا مُحْرَضًا يُذِيْبُكَ الْهَمُّ تَحَسَّسُوْا تَخَبَّرُوْا مُزْجَاةٍ قَلِيْلَةٍ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَامَّةٌ مُجَلِّلَةٌ،

بَابُ ۲۵۹ قَوْلِهِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلٰى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحٰقَ،

۶۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ

شغاف (غلاف) میں اُسکی محبت سما گئی ہے، بعضوں نے کہا شعفہا (عین مہملہ سے) ہے وہ مشعوف سے نکلا ہے[۱] اصب کا معنی مائل ہو جاؤنگا جھک پڑونگا اضغاث احلام پریشان خواب جسکی کچھ تعبیر نہ دی جاسکے اصل میں اضغاث ضغث کی جمع ہے یعنی ایک مٹھی بر گھانس تنکے وغیرہ اُسی سے ہے (سورہ ص میں) خذ بیدک ضغثا یعنی اپنے ہاتھ میں سینکوں کا ایک مٹھا لے اور اضغاث احلام میں ضغث کے یہ معنے مراد نہیں ہیں بلکہ پریشان خواب مراد ہے[۲] نمیر میرہ سے نکلا ہے اس کا معنے کھانا[۳] ونزداد کیل بعیر یعنی ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ لائیں گے اوٰی الیہ اپنے سے ملا لیا (اپنے پاس بٹھا لیا)، سقایۃ ایک ماپ تھا (جس سے غلہ ماپتے تھے) تفتأ ہمیشہ رہو گے فلما استیأسوا جب نا امید ہو گئے[۴] ولا تائیسوا من روح اللہ اللہ سے اُمید رکھو (اُس کی رحمت سے نا امید نہ ہو) خلصوا نجیاء الگ جا کر مشورہ کرنے لگے، نجی کا معنے مشورہ کرنیوالا اُسکی جمع انجیہ بھی آئی ہے اسی سے ہے یتناجون یعنے مشورہ کر رہے ہیں نجیٌ مفرد کا صیغہ ہے اور تثنیہ اور جمع میں نجی اور انجیہ دونوں مستعمل ہیں حرضا گلا یا گیا یعنے رنج اور غم تجھ کو گلا ڈالیگا۔ تحسسوا خبر لو، ٹوہ لگاؤ مزجاۃ تھوڑی غاشیۃ من عذاب اللہ اللہ کا عام عذاب

باب ویتم نعمتہٗ علیک وعلیٰ آل یعقوب کمآ اتمہا علیٰ ابویک من قبلُ ابراھیم واسحٰق کی تفسیر۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالصمد نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا عزت دار، عزت دار کے بیٹے، عزت دار کے پوتے، عزت دار کے پوتے حضرت یوسف ہیں، یعقوب کے

(بقیہ حاشیہ ص۵۰۱) وہ کھانا جس کو چھری سے کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں، بعضوں نے کہا زلیخا نے اُن عورتوں کو ہاتھ میں خربوزہ یا تربوز یا موز دیا تھا، واللہ اعلم ۱۲ منہ رح (حاشیہ صفحہ ھٰذا) [۱] یعنی جو محبت میں دیوانہ ہو گیا ہو حریق العشق ۱۲ منہ رح [۲] یعنے ضغث کے دو معنے آئے ہیں ۱۲ منہ رح [۳] یعنی ہم اپنے گھر والوں کے لئے کھانا لائیں گے ۱۲ منہ رح [۴] کہ یوسف اُنکی بات نہیں ماننے کے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ،

بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے وہ ابراہیم کے بیٹے (سب پیغمبر تھے)

بَابٌ ۲۶ قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهٖ آيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ،

باب لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسّائلین کی تفسیر۔

۴۷، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا تَابَعَهٗ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی، انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون شخص لوگوں میں زیادہ عزت دار ہے (یعنے اللہ کے نزدیک) آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیز گار ہو[۵۱] لوگوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے، آپ نے فرمایا پھر تو سب سے زیادہ عزت دار (یعنے خاندان کے لحاظ سے) یوسف پیغمبر ہیں، پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ کے پرپوتے، انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم شاید عرب کے خاندانوں کو پوچھتے ہو، انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا عربوں کا یہ حال ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے (اور شریف) تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کریں[۵۲] عبدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا ہے[۵۳]

بَابٌ ۲۶ قَوْلِهٖ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ،

باب قال بل سوّلت لکم انفسکم امرا کی تفسیر۔ سوّلت کا معنیٰ اچھا کر دکھلایا۔

۴۷، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سُنا کہا میں نے عروہ بن زبیر اور سعید

---

[۵۱] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۱۲ منہ رح [۵۲] یعنے دین کا علم قرآن و حدیث معلوم ہوا کہ عالم آدمی گو کم خاندان سے ہو، اُس جاہل سے کہیں بہتر ہے جس کا خاندان عالی ہو، مگر ذاتی علم و لیاقت کچھ نہ رکھتا ہو ۱۲ منہ رح [۵۳] اس کو خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَ تُوبِي إِلَيْهِ قُلْتُ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ،

بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگانے کا قصہ بیان کیا، جب تہمت لگانے والوں نے اُن پر تہمت لگائی، پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی پاکی ظاہر کردی، زہری کہتے ہیں ان چاروں شخصوں نے مجھ سے اس قصے کا کچھ کچھ ٹکڑا بیان کیا[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہؓ سے) فرمایا اگر تو پاک ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب تیری پاکی ظاہر کریگا، اور اگر تو آلودہ ہوگئی ہے (تجھ سے کوئی تقصیر ہوگئی ہے)، تو اللہ سے بخشش مانگ، توبہ کر (اپنے قصور کا اقرار کرلے) حضرت عائشہ کہتی ہیں، میں نے آپکو یہ جواب دیا کہ اپنی مثال حضرت یوسف کے والد کی طرح پاتی ہوں، عمدہ صبر کرنا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے[۲] اور جو تم کہہ رہے ہو اُس پر خدا ہی میری مدد کرنیوالا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آئتیں (سورۂ نور کی اتاریں ان الذین جاء وا بالافک دس آیتیں)

۶۷۲، حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ رض قَالَتْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے اُنہوں نے کہا مجھ سے مسروق بن اجدع نے بیان کیا، کہا مجھ سے ام رومان نے جو حضرت عائشہؓ کی والدہ تھیں بیان کیا[۳] انہوں نے کہا، عائشہ اور میں بیٹھی تھیں اتنے میں عائشہ کو بخار چڑھ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی بیماری کا حال سُن کر فرمایا شاید وہ تہمت کی خبر سُن کر بیمار ہوگئی ہیں، میں نے کہا جی ہاں، اور عائشہ اُٹھ کر بیٹھی اور کہنے لگی، میری اور تمہاری مثل اس وقت وہی ہے جو یعقوب اور انکے بیٹوں کی تھی، خیر جو تم کہہ رہے ہو اللہ اس پر میری مدد کرنیوالا ہے۔

[۱] چاروں شخصوں سے مراد عروہ اور سعید اور علقمہ اور عبید اللہ ہیں، چونکہ چاروں ثقہ اور حافظ تھے، اس وجہ سے یہ جہالت مضر نہیں کرتی کہ کس نے کونسا ٹکڑا بیان کیا ۱۲ منہ رح [۲] اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں اس لئے لائے کہ اسمیں حضرت یوسفؑ کے والد کا قصہ مذکور ہے، حضرت عائشہؓ کی رنج اور صدمے میں حضرت یعقوبؑ کا نام یاد نہ رہا انہوں نے یوں کہہ دیا حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ۱۲ منہ رح [۳] ام رومان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت دنوں تک زندہ رہیں جب تو مسروق نے اُن سے سُنا جو تابعی ہیں، اور یہ روایت صحیح نہیں ہے کہ ام رومان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مرگئی تھیں، اور آپ اُن کی قبر میں اُترے تھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

باب ۲۶۲ قَوْلِهٖ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَیْتَ لَكَ بِالْحُوْرَانِیَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ تَعَالَهْ

۴۷۳- حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ هَیْتَ لَكَ قَالَ وَاِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا مَثْوَاهُ مَقَامُهٗ وَاَلْفَیَا وَجَدَا اَلْفَوْا اٰبَاءَهُمْ اَلْفَیْنَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَلْ عَجِبْتُ وَیَسْخَرُوْنَ

۴۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ قُرَیْشًا لَمَّا اَبْطَؤُا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَیْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَیَرٰى بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ

باب وراودته التی هو فی بیتها عن نفسه وغلقت الابواب قالت هیت لک کی تفسیر۔ عکرمہ نے کہا هیت لک حورانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی آ جا۔ سعید بن جبیر نے بھی یہی کہا ہے[1]

مجھ سے احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا، کہا ہم سے بشر بن عمر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے هَیْتَ لَكَ (بفتحہ ہا) پڑھا ہے، بعضوں نے هِیْتَ لَكَ بکسر ہا پڑھا ہے اور کہنے لگے جیسا ہم کو سکھایا گیا ویسا ہی ہم پڑھتے ہیں مثواہ کا معنے اُنکا ٹھکانا درجہ الفیا پایا اسی سے ہے الفوا آباءہم اور الفینا (دوسری آیتوں میں) اور ابن مسعودؓ سے سورۃ الصافات میں بل عجبتُ ویسخرون منقول ہے[2]

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے جب قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانا، اسلام لانے میں دیر کی تو آپ نے اُنکے حق میں بددعا کی فرمایا، یا اللہ سات برس کا قحط جیسے حضرت یوسفؑ کے وقت میں سات برس تک قحط پڑا تھا اُن پر بھیج کر مجھ کو بچا۔ پھر اس بددعا کا یہ اثر ہوا، اُن پر ایسا قحط پڑا جس سے ہر چیز ملیامیٹ ہو گئی، اخیر میں ہڈیاں (مُردے) تک کھا گئے، کوئی آدمی اُنکا آسمان کو دیکھتا تو ایک دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا بھوک کے مارے ناتوانی سے ایسا نظر آتا، اللہ تعالیٰ نے (سورۃ دخان میں) فرمایا

[1] عکرمہ کے قول کو ابن جریر نے اور سعید کے قول کو طبری اور ابوالشیخ نے وصل کیا۔ حورانی منسوب ہے حوران کی طرف جو ملک شام میں ایک شہر یا پہاڑ تھا ۱۲ منہ ر [2] مشہور قرأت بل عجبت ہے، بصیغہ خطاب، اس قرأت کے یہاں ذکر کرنے کی کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے کہا غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ ابن مسعودؓ نے جیسے عجبتَ کو عجبتُ بہ ضمہ تا پڑھا، اسی طرح هیتَ کو هیتُ بالضم بھی پڑھا ہے جیسے ابن مردویہ نے سلیمان تیمی کے طریق سے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ اللّٰهُ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ ،

فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین اور فرمایا اناکاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون (تو عذاب سے یہی قحط کا عذاب مراد ہے) کیونکہ آخرت کا عذاب تو کافروں سے ٹلنے والا نہیں، حاصل یہ کہ دخان اور بطشہ (جنکا ذکر سورۂ دخان میں ہے) گذر چکا ہے[51]

باب ٢٦٣ قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ وَحَاشَ وَحَاشٰى تَنْزِيْهٌ وَاسْتِثْنَاءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ ،

باب فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فاسالہ ما بال النسوۃ اللاتی قطعن ایدیھن ان ربی بکیدھن علیم قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ کی تفسیر حاش اور حاشا (الف کے ساتھ)[52] اس کا معنی پاکی بیان کرنا اور استثناء کرنا حصحص کا معنی کھل گیا۔

٦٧٥ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ وَنَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لَهٗ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن بن قاسم نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوطؑ پیغمبر پر رحم کرے وہ ایک زبردست سہارے کا آسرا ڈھونڈتے تھے، اور میں تو اگر حضرت یوسفؑ کی طرح برسوں (سات برس تک) قید خانے میں رہتا تو بلانے والے کے ساتھ (فوراً) چلا جاتا[53] اور ہم کو تو بہ نسبت حضرت ابراہیم کے (شک ہونا) زیادہ سزاوار ہے جب اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا تجھ کو یقین نہیں، انہوں نے کہا کیوں نہیں،

---

[51] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس میں حضرت یوسف کا ذکر ہے، قسطلانی نے کہا اس حدیث کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب قریش پر قحط کی سختی ہوئی تو ابو سفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا، کہنے لگا آپ ناطہ پروری کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم کے لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، ان کیلئے دعا کیجئے، آپ نے دعا کی اور قریش کا قصور معاف کر دیا، جیسے حضرت یوسفؑ نے زلیخا کا قصور معاف کر دیا[۱۲]

[52] حاش للہ اور حاشا للہ دونوں طرح قرأتیں ہیں، بعضوں نے کہا حاشاً للہ تنوین کے ساتھ بھی پڑھا ہے ۱۲ منہ رح [53] مجھ سے قید خانہ میں زیادہ صبر نہ ہو سکتا ۱۲ منہ رح

لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ،

باب ۲۶ قوله حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ

۴۷۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوا قُلْتُ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللهِ عِنْدَ ذٰلِكَ ،

یقین تو ہے پر میں چاہتا ہوں اور اطمینان ہو جائے [۱]

باب حتی اذا استیأس الرسل کی تفسیر

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے، کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا تو یہ کذبوا ہے یا کذّبوا ہے (تشدید ذال سے) حضرت عائشہؓ نے کہا کذّبوا ہے (تشدید سے [۲]) میں نے کہا اس صورت میں تو مطلب بنے گا کیونکہ پیغمبروں کو تو یقین تھا کہ انکی قوم والوں نے انکو جھٹلایا، پھر ظنوا سے کیا مراد ہے، انہوں نے کہا اپنی زندگی کی قسم بیشک پیغمبروں کو اس کا یقین تھا [۳] میں نے کہا وظنوا انھم قد کذبوا تخفیف ذال کے ساتھ پڑھیں، تو کیا قباحت ہے [۴] انہوں نے کہا معاذ اللہ پیغمبر کہیں اپنے پروردگار کی نسبت ایسا گمان کر سکتے ہیں [۵] میں نے کہا اچھا اس آیت کا مطلب کیا ہے انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کو جن لوگوں نے مانا اُن کی تصدیق کی جب اُن پر ایک مدت دراز تک آفت اور مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر انکے ایمان لانے سے ناامید ہو گئے جنہوں نے انکو جھٹلایا تھا، اور یہ گمان کرنے لگے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ بھی ہم کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے، اُسوقت اللہ کی مدد آن پہنچی۔

---

[۱] اس حدیث کی شرح احادیث الانبیاء میں گذر چکی ہے، باب کی مناسبت ظاہر ہے کہ اس میں حضرت یوسفؑ کا ذکر ہے اور قید خانہ کا ۱۲

[۲] یہ بھی ایک قرأت ہے اور مشہور قرأت کذبوا بہ تخفیف ذال ہے ۱۲ منہ رح [۳] مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ کبھی ظن کا لفظ یقین میں بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے طبری نے قتادہ سے صراحۃً ایسا نقل کیا ہے ۱۲ منہ رح ۱۲ منہ رح [۴] اس کا تو مطلب ہوگا کہ پیغمبروں کو یہ گمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اُن سے وعدے کئے تھے وہ سب جھوٹ تھے ۱۲ منہ رح [۵] حالانکہ مشہور قرأت یوں ہی ہے تخفیف کے ساتھ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں سے جو وعدے فتح و نصرت کے کئے گئے تھے وہ سب جھوٹ تھے، یا کافروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں نے جو اُن سے وعدے کئے تھے وہ سب جھوٹ تھے ۱۲ منہ رح

۶۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَ اللهِ،

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی، میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا شاید اس آیت میں حتیٰ اذا استیأس الرسل میں کذبوا ہے بہ تخفیف ذال انہوں نے کہا معاذ اللہ پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورۂ رعد کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى ظِلِّ خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُتَدَانِيَاتٌ الْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُعَقِّبَاتٌ مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْأُولَى مِنْهَا الْأُخْرَى وَمِنْهُ قِيلَ الْعَقِيبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِي أَثَرِهِ الْمِحَالُ الْعُقُوبَةُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ رَابِيًا مِنْ رَبَا يَرْبُو أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ

ابن عباسؓ نے کہا کباسط کفیہ یہ مشرک کی مثال ہے جو اللہ کے سوا دوسروں کو پوجا کرتا ہے، جیسے پیاسا پانی کا تصور باندھ کر دور سے پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے اور اُس کو نہ لے سکے[1] دوسرے لوگوں نے کہا سخر کا معنے تابعدار کیا مسخر کیا متجاورات ایک دوسرے سے ملے ہوئے قریب قریب المثلات مثلۃ کی جمع ہے یعنی جوڑ اور مشابہ دوسری آیت میں ہے، الا مثل ایام الذین خلوا من قبل بمقدار یعنی انداز سے جوڑ سے معقبات نگہبان فرشتے جو ایک دوسرے کے بعد باری باری آتے رہتے ہیں[2] اسی سے عقیب کا لفظ نکلا ہے، عرب لوگ کہتے ہیں عقبت فی اثرہ یعنے میں اُس کے نشان قدم پر پیچھے پیچھے گیا المحال عذاب کباسط کفیہ الی الماء جو دونوں ہاتھ بڑھا کر پانی لینا چاہے رابیا ربا یربو سے نکلا ہے یعنی بڑھنے والا یا اوپر تیرنے والا المتاع[3] جس چیز سے توفائدہ اُٹھائے، اُس کو کام میں لائے، جفاء اجفات القدر سے نکلا ہے، یعنے ہانڈی نے جوش مارا چھین (یا جھاگ) اُوپر آگیا

[1] اس کو ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] رات کے فرشتے الگ ہیں دن کے الگ ہیں، جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ رات دن کے فرشتے عصر اور صبح کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں، طبری نے نکالا کہ حضرت عثمانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آدمی پر کتنے فرشتے مقرر ہیں آپ نے فرمایا ہر آدمی پر دن کو فرشتے بیح اور دس رات کو معین رہتے ہیں اخیر حدیث تک ۱۲ منہ رح [3] اس حدیث میں او متاع زبد مثلہ ۱۲ منہ

جُفَاءً اَجْفَأَتِ الْقِدْرُ اِذَا غَلَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ فَكَذٰلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَدْرَءُوْنَ يَدْفَعُوْنَ دَرَأْتُهُ دَفَعْتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَيْ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَاِلَيْهِ مَتَابِ تَوْبَتِيْ اَفَلَمْ يَيْاَسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ فَاَمْلَيْتُ اَطَلْتُ مِنَ الْمَلِيِّ وَالْمِلَاوَةِ وَمِنْهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيْلِ مِنَ الْاَرْضِ مَلًى مِّنَ الْاَرْضِ اَشَقُّ اَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبَ مُغَيِّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُتَجَاوِرَاتٌ طَيِّبُهَا وَخَبِيْثُهَا السِّبَاخُ صِنْوَانٌ النَّخْلَتَانِ اَوْ اَكْثَرُ فِيْ اَصْلٍ وَّاحِدٍ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ وَحْدَهَا بِمَاءٍ وَّاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِيْ اٰدَمَ وَخَبِيْثِهِمْ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ السَّحَابُ الثِّقَالُ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَاءُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ يَدْعُو الْمَاءَ بِلِسَانِهٖ وَيُشِيْرُ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ فَلَا يَاْتِيْهِ اَبَدًا سَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا تَمْلَاُ بَطْنَ وَادٍ زَبَدًا رَّابِيًا زَبَدُ السَّيْلِ خَبَثُ الْحَدِيْدِ وَالْحِلْيَةِ،

پھر جب ہانڈی ٹھنڈی ہوتی ہے تو پھین بیکار سوکھ کر فنا ہوجاتا ہے، حق باطل سے اسی طرح جدا ہوجاتا ہے[۱] المھاد بچھونا یدرءون ڈھکیلتے ہیں دفع کرتے ہیں یہ درأتہ سے نکلا ہے یعنی میں نے اس کو دور کیا دھتکار دیا سلام علیکم یعنی فرشتے مسلمانوں کو کہتے جائیں گے کہ تم سلامت رہو والیہ متاب میں اسی کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں، افلم ییأس کیا انہوں نے نہیں جانا قارعۃ آفت مصیبت فاملیت میں نے ڈھیل دی مہلت دی، یہ ملی اور ملاوۃ سے نکلا ہے اسی سے نکلا ہے جو جبرئیل کی حدیث میں ہے، فلبثت ملیا یا قرآن میں ہے، واھجرنی ملیا) اور کشادہ لمبی زمین کو ملا کہتے ہیں، اشق افعل التفضیل کا صیغہ ہے مشقت سے یعنی بہت سخت معقب (لا معقب لحکمہ میں) یعنی بدلنے والا اور مجاہد نے کہا ہے متجاورات کا معنی یہ ہے کہ بعضے قطع عمدہ ہیں (قابل زراعت) بعضے خراب شور کھار ہے صنوان وہ کھجور کے درخت جن کی جڑ ملی ہو (ایک ہی جڑ پر کھڑے ہوں) غیر صنوان الگ الگ جڑ پر سب ایک ہی پانی سے اُگتے ہیں (ایک ہی ہوا سے ایک ہی زمین میں) آدمیوں کی بھی یہی مثال ہے، کوئی اچھا کوئی برا حالانکہ سب ایک باپ (آدمؑ) کی اولاد ہیں۔ السحاب الثقال وہ بادل جن میں پانی بھرا ہو، اور پانی کے بوجھ سے بھاری بھرکم ہوں کباسط کفیہ یعنی اس شخص کی طرح جو دور سے ہاتھ پھیلا کر پانی کو زبان سے بلائے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کرے، پانی کبھی اس کی طرف نہیں آنے کا سالت اودیۃ بقدرھا یعنی نالے اپنے اندازے سے بہتے ہیں یعنی پانی بھرکر، زبدا رابیا سے مراد بہتے پانی کا پھین، زبد مثلہ سے لوہے اور زیورات وغیرہ کا پھین۔

باب ۲۶۵ قَوْلِهٖ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ غِيْضَ نُقِصَ،

باب اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام کی تفسیر۔ غیض کا معنی کم ہوا۔

۶۷۸ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا

[۱] باطل جھاگ کی طرح مٹ جاتا ہے اور حق قائم رہتا ہے ۱۲ منہ رح ۲ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یَعْلَمُ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی یَاْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا اللّٰهُ۔

مجھ سے امام مالک نے اُنھوں نے عبداللہ بن دینار سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کوئی نہیں جانتا، ایک تو کل کیا ہوگا اس کو اللہ ہی جانتا ہے دوسرے پیٹ جو گھٹتا ہے (بڑھتا ہے)[1] اس کو اللہ ہی جانتا ہے، تیسرے پانی کب برسے گا، اللہ ہی کو معلوم ہے، چوتھے کسی جاندار کو یہ خبر نہیں کہ وہ کس سرزمین میں مریگا (یا کب مرے گا)، پانچویں کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی، اللہ ہی جانتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُوْرَةُ اِبْرَاهِیْمَ

سورۂ ابراہیم کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَدِیْدٌ قَیْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اَیَادِیَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَاَیَّامَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ رَغِبْتُمْ اِلَیْهِ فِیْهِ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا یَلْتَمِسُوْنَ لَهَا عِوَجًا وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ اَعْلَمَكُمْ اٰذَنَكُمْ رَدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ هٰذَا مَثَلٌ كَفُّوْا عَمَّا اُمِرُوْا بِهِ مَقَامِیْ

ابن عباسؓ نے کہا ہاد کا معنی بُلانے والا[2] اور مجاہد نے کہا کہ صدید کا معنی پیپ اور لہو[3] اور سفیان بن عیینہ نے کہا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم کا معنے یہ ہے کہ اللہ کی جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں انکو یاد کرو، اور جو جو اگلے واقعات اُسکی قدرت کے ہوئے ہیں[4] اور مجاہد نے کہا من کل ما سألتموہ کا معنی یہ ہے کہ جن جن چیزوں کی تم نے رغبت کی[5] یبغونہا عوجا اس میں کجی پیدا کرنے کی تلاش کرتے رہتے ہیں[6] واذ تاذن ربکم جب تمہارے مالک نے تم کو خبردار کردیا جتلادیا رُدّوا ایدیہم فی افواہہم یہ عرب کی زبان میں ایک مثل

[1] یعنے پیٹ میں ایک بچہ ہے یا دو بچے ہیں، یا تین یا چار، بچہ موٹا ہے یا دُبلا، گورا ہے یا کالا، لڑکا ہے یا لڑکی، کہتے ہیں شریک اپنی ماں کے پیٹ میں اور تین بچوں کے ساتھ تھے، امام شافعی سے ایک شخص نے بیان کیا کہ یمن میں ایک عورت نے پانچ بچے جنے ۱۲ منہ رح [2] یہ کلمہ تو سورۂ رعد میں ہے اس آیت میں انما انت منذر ولکل قوم ہاد اس لئے اس تفسیر کو سورۂ رعد کی تفسیر میں ذکر کرتا تھا، شاید کاتب کی غلطی سے اس سورت میں یہ عبارت لکھی گئی ہے ابن عباسؓ کے اس قول کو طبری نے نکالا ۱۲ منہ [3] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ رح [4] اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [6] یعنی شبہے ڈال کر لوگوں کو سچی راہ سے بھلادینے کے لئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

حَيْثُ يُقِيمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَآئِهِ قُدَّامَهُ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيَبٍ وَغَائِبٍ بِمُصْرِخِكُمْ اسْتَصْرَخَنِي اسْتَغَاثَنِي يَسْتَصْرِخُهُ مِنَ الصُّرَاخِ وَلَا خِلَالَ مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلَالًا وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالٍ اجْتُثَّتْ اسْتُؤْصِلَتْ،

ہے، اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہوا تھا اُس سے باز رہے اُس کو بجا نہ لائے، مقامی وہ جگہ جہاں اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا من ورائه سامنے سے لکم تبعًا تبع تابع کی جمع ہے، جیسے غیب غائب کی بمصرخکم عرب لوگ کہتے ہیں استصرخنی یعنی اُس نے میری فریاد سُنی یستصرخہ اسکی فریاد سُنتا ہے، دونوں صراخ سے نکلے ہیں (صراخ کا معنے فریاد) ولا خلال خاللتہ خلالا کا مصدر ہے، اور خلة کی جمع بھی ہو سکتا ہے (یعنی اُس دن دوستی نہ ہوگی یا دوستیاں نہ ہونگی) اجتثت جڑ سے اکھاڑ لیا گیا۔

بَابٌ ۲۶۶ قَوْلِهٖ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ،

باب کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین کی تفسیر۔

۶۷۹، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا أَبَتَاهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا، انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے (حاضرین سے) فرمایا مجھ کو بتلاؤ تو وہ کونسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے، مسلمان کی مثال اُسی درخت کی سی ہے اور یہ بھی نہیں ہوتا، یہ بھی نہیں ہوتا، یہ بھی نہیں ہوتا۔[۱] ہر وقت میوہ دیئے جاتا ہے، ابن عمرؓ کہتے ہیں میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں نے دیکھا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ بیٹھے ہیں، انہوں نے جواب نہیں دیا تو مجھ کو (ان بزرگوں کے سامنے) بات کرنا بُرا معلوم ہوا، جب اُن لوگوں نے کچھ جواب نہ دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، جب ہم اُس مجلس سے کھڑے ہوتے تو میں نے حضرت عمرؓ اپنے والد سے عرض کیا، باوا خدا کی قسم میرے دل میں آیا تھا کہ کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے، انہوں نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہیں دیا، میں نے کہا آپ لوگوں نے کوئی بات

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین صفتیں اُس درخت کی اور بیان فرمائیں، جو راوی کو یاد نہ رہیں، کہتے ہیں وہ صفتیں یہ تھیں کہ اُس کا میوہ موقوف نہیں ہوتا، اُس کا سایہ نہیں مٹتا، اُس کا فائدہ معدوم نہیں ہوتا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

قَالَ لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا،

بَابٌ ۲۶۷ قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ،

۶۸۰، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ،

بَابٌ ۲۶۸ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُورُ بَوْرًا قَوْمًا بُورًا هَالِكِينَ،

۶۸۱، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ،

نہیں کی میں نے (آگے بڑھ کر) بات کرنا مناسب نہ جانا، انہوں نے کہا واہ اگر تو اس وقت کہہ دیتا تو مجھ کو اتنے اتنے مال ملنے سے (لال لال اونٹ ملنے سے) بھی زیادہ خوشی ہوتی [1]

باب یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت کی تفسیر

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو علقمہ بن مرثد نے خبر دی، کہا میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا، وہ کہے گا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ط اس آیت یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا والاخرۃ سے یہی مراد ہے [2]

باب الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا

الم تر کا معنی الم تعلم یعنی کیا تو نے نہیں جانا جیسے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل یا الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم البوار کا معنے ہلاکت بار یبور، بورًا سے نکلا ہے قومًا بورا یعنے ہلاک ہونیوالا

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا سے مکے کے کافر مراد ہیں [3]

---

[1] یہ حدیث کتاب العلم میں گذر چکی ہے اس باب میں لانے سے امام بخاری کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس آیت میں شجرہ طیبہ سے کھجور کا درخت مراد ہے۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جوز کا درخت مراد ہے، ناپاک درخت سے اندرائن کا درخت مراد ہے ۱۲ منہ رح [2] یعنی اللہ تعالیٰ ایماندار کو پکی بات یعنے توحید اور رسالت کی شہادت پر دنیا اور آخرت دونوں جگہ مضبوط رکھے گا۔ تو یہ آیت سوال اور عذاب قبر کے باب میں اُتری ہے ۱۲ منہ رح [3] حضرت عمرؓ نے کہا وہ بنی مخزوم اور بنی امیہ کے فاجر لوگ ہیں، بنی مخزوم میں ابوجہل تھا جو بدر کے دن مارا گیا، اور بنی امیہ میں ابوسفیان جو بعد کو مسلمان ہو گیا مگر اُن کے خاندان نے غضب ڈھایا، ہمیشہ بنی ہاشم کے دشمن رہے، حضرت عمرؓ نے کہا اللہ نے بنی امیہ کو ایک وقت تک مہلت دی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

سُوْرَۃُ الْحِجْرِ

سورۂ حجر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللّٰهِ وَعَلَيْهِ طَرِيْقُهُ لَبِإِمَامٍ مُّبِيْنٍ عَلَى الطَّرِيْقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ أَنْكَرَهُمْ لُوْطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ أَجَلٌ لَوْمَا تَأْتِيْنَا هَلَّا تَأْتِيْنَا شِيَعٌ أُمَمٌ وَلِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُهْرَعُوْنَ مُسْرِعِيْنَ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ لِلنَّاظِرِيْنَ سُكِّرَتْ غُشِّيَتْ بُرُوْجًا مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً حَمَإٍ جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّيْنُ الْمُتَغَيِّرُ وَالْمَسْنُوْنُ الْمَصْبُوْبُ تَوْجَلْ تَخَفْ دَابِرَ آخِرَ لَبِإِمَامٍ مُّبِيْنٍ الْإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ،

مجاہد نے کہا صراط علیّ مستقیم کا معنی سچا رستہ جو اللہ تک پہنچتا ہے اللہ پر جاتا ہے[1] لبامام مبین یعنے کھلے رستے پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا لعمرك کا معنے تیری زندگی کی قسم[2] قوم منکرون لوط نے انکو اجنبی (پردیسی) سمجھا، دوسرے لوگوں نے کہا کتاب معلوم کا معنے معین میعاد لوما تاتینا کیوں ہمارے پاس نہیں لاتا شیع امتیں اور کبھی دوستوں کو بھی شیع کہتے ہیں[3] اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یھرعون کا معنے دوڑتے جلدی کرتے[4] للمتوسمین دیکھنے والے کیلئے سکرت ڈھانکی گئیں، بروجا برج یعنے سورج اور چاند کی منزلیں لواقح ملاقح کے معنوں میں ہے، جو ملحقة کی جمع ہے یعنی حاملہ کرنے والی حمأ حماة کی جمع ہے، بدبودار کیچڑ مسنون قالب میں ڈالی گئی، لا توجل مت ڈر دابر اخیر (دم) لبامام مبین امام وہ شخص ہے جس کی تو پیروی کرے، اُس سے راہ پائے، الصیحة ہلاکت۔

بَابٌ ۲۶۹ قَوْلِهِ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ،

باب الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین کی تفسیر۔

۴۸۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے

---

[1] بعضوں نے کہا علیّ کا معنے اس آیت میں اِلیّ ہے، ایک قرأت میں یوں ہے صراطٌ علِیٌّ مستقیم یعنی بلند سیدھی راہ مجاہد کے اس قول کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اسی سے ہے شیعہ علی یعنے حضرت علی کے دوست اور اُن سے محبت رکھنے والے، یا اللہ قیامت کے دن ہمارا حشر شیعہ علی میں کر، اور زندگی بھر ہم کو حضرت علی اور سب اہل بیت کی محبت پر قائم رکھ ۱۲ منہ [4] یہ لفظ اس سورت میں نہیں ہے، بلکہ سورہ ہود میں ہے وجاء قومہ یھرعون الیہ اُس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

إِلَى هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنَى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ

انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر جب کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے اُسکے حکم پر عاجزی سے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں[۱] جیسے زنجیر صاف سپاٹ پتھر پر چلاؤ ایسی آواز سنتے ہیں[۲] علی بن مدینی نے کہا سفیان کے سوا اور راویوں نے (بعوض صفوان بسکون فا کے) صفوان کہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اپنا ارشاد فرشتوں تک پہنچا دیتا ہے، جب انکے دلوں پر سے ڈر جاتا رہتا ہے تو دوسرے دور والے فرشتے نزدیک والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں، پروردگار نے کیا کیا حکم صادر فرمایا نزدیک والے فرشتے کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا اور وہ اونچا ہے بڑا[۳] فرشتوں کی یہ باتیں (شیطان) چوری سے بات اڑانے والے سن پاتے ہیں، یہ بات اڑانے والے (شیطان اوپر تلے رہتے ہیں (ایک پر ایک) سفیان نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر ایک پر ایک کر کے بتلایا کہ اس طرح شیطان اوپر تلے رہ کر وہاں جاتے ہیں، پھر کبھی ایسا ہوتا ہے (فرشتے خبر پاکر) آگ کا شعلہ پھینکتے ہیں، وہ بات سننے والے کو اس سے پہلے جلاڈالتا ہے، کہ وہ اپنے نیچے والے کو وہ بات پہنچادے، اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ شعلہ اُس تک نہیں پہنچتا اور وہ اپنے نیچے والے (شیطان) کو وہ بات پہنچا دیتا ہے (وہ اس سے نیچے والے کو) اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دیتے ہیں

[۱] اپنی اطاعت اور تابعداری ظاہر کرتے ہیں، ڈر جاتے ہیں ۱۲ منہ [۲] ابن مردویہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی بھیجنے کے لئے کلام کرتا ہے تو آسمان والے (فرشتے) ایسی آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر پتھر پر چلے ۱۲ منہ رح [۳] پھر آپس میں اُس ارشاد کا تذکرہ کرتے ہیں، طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی بھیجنے کے لئے کلام کرتا ہے تو آسمان لرز جاتا ہے، اور آسمان والے اُس کا کلام سنتے ہیں تو بیہوش ہو جاتے ہیں، اور سجدہ میں گر پڑتے ہیں، سب سے پہلے جبرئیل سر اُٹھاتے ہیں، پروردگار جو چاہتا ہے وہ اُن سے ارشاد فرماتا ہے، وہ حق تعالیٰ کا کلام سُن کر اپنے مقام سے چلتے ہیں، جہاں جاتے ہیں فرشتے اُن سے پوچھتے ہیں، حق تعالیٰ نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں وھو العلی الکبیر۔ ان حدیثوں سے پچھلے متکلمین کے تمام خیالات رد ہو جاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قدیم ہے اور وہ نفسی ہے اور اُس کے کلام میں آواز نہیں ہے، معلوم نہیں یہ ڈھونگ اُن لوگوں نے کہاں سے نکالی ہیں، شریعت سے تو صاف ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے اُس کی آواز آسمان والے فرشتے سنتے ہیں اور اُس کی عظمت سے تھرا جاتے ہیں اور سجدے میں گر پڑتے ہیں، جل جلالہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

حَتّٰی تَنْتَهِیَ اِلَی الْاَرْضِ فَتُلْقٰی عَلٰی فَمِ السَّاحِرِ فَیَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَیُصَدَّقُ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ یُخْبِرْنَا یَوْمَ كَذَا وَكَذَا اَیَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ،

یا زمین تک آ پہنچتی ہے (کبھی سفیان نے یوں کہا) پھر وہ بات نجومی کے منہ پر ڈالی جاتی ہے، وہ ایک بات میں سو باتیں جھوٹ (اپنی طرف سے) ملاکر لوگوں سے بیان کرتا ہے، کوئی کوئی بات اُسکی سچی نکلتی ہے تو لوگ کہنے لگتے ہیں، دیکھو اس نجومی نے ہم کو فلاں دن یہ خبر دی تھی کہ آئندہ ایسا ایسا ہوگا، اور ویسا ہی ہوا۔ اُس کی بات سچ نکلی، یہ وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے چرائی گئی تھی [1]

۶۸۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ وَزَادَ وَالْكَاهِنِ وَحَدَّثَنَا سُفْیَانُ فَقَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ وَقَالَ عَلٰی فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْیَانَ اَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رض قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْیَانَ اِنَّ اِنْسَانًا رَوٰی عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض وَیَرْفَعُهٗ اَنَّهٗ قَرَاَ فُرِّغَ قَالَ سُفْیَانُ هٰكَذَا قَرَاَ عَمْرٌو فَلَا اَدْرِیْ سَمِعَهٗ هٰكَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْیَانُ وَهِیَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے یہی حدیث اس میں یوں ہے، جب اللہ کوئی حکم دیتا ہے اور ساحر کے بعد اس روایت میں کاہن کا لفظ زیادہ لیا، علی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ عمرو نے کہا، مَیں نے عکرمہ سے سُنا انہوں نے کہا ہم سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت صلعم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم دیتا ہے اور اس روایت میں علی فم السّاحر کا لفظ ہے، علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کیا تم نے عمرو بن دینار سے خود سُنا وہ کہتے تھے مَیں نے عکرمہ سے سُنا وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ سے سُنا انہوں نے کہا ہاں علی بن عبداللہ نے کہا مَیں نے سفیان بن عیینہ سے کہا ایک آدمی (نام نامعلوم) نے تو تم سے یوں روایت کی تم نے عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے اس حدیث کو مرفوع کیا اور کہا کہ آنحضرت صلعم نے فرّغ پڑھا ہے سفیان نے کہا مَیں نے عمرو کو اسی طرح پڑھتے سُنا، اب میں نہیں جانتا

---

[1] اس کی سو جھوٹی باتوں میں ایک بھی سچی بات جو پوری ہو جاتی ہے، اور جاہل نادان لوگوں کو نجومی کا اعتقاد پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ رح [2] مشہور قرأت میں فزّع ہے، جب فزّع زائے معجمہ سے پڑھا جائے تو ترجمہ یوں ہوگا جب اُن کی گھبراہٹ جاتی رہتی ہے، اور جب فرّغ رائے مہملہ سے پڑھا جائے، تو معنیٰ یوں ہوگا جب فراغت ہوتی ہے یعنی حق تعالیٰ کا ارشاد ختم ہو چکتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

قِرَاءَتَنَا۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ

۶۸۴ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ۔

۶۸۵ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَدَعَانِي

انہوں نے عکرمہ سے سُنا یا نہیں سُنا، سفیان نے کہا ہماری بھی قرأت یہی ہے[1]

باب ولقد کذب اصحاب الحجر المرسلین کی تفسیر

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے معن بن یحییٰ نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر والوں (یعنے ثمود کی قوم والوں) پر سے گذرے تو اپنے اصحاب سے یوں فرمایا، تم اُن کے گھروں (اجڑی دیار) میں مت جاؤ، اگر خیر جاتے ہی ہو تو (اللہ کے ڈر سے) روتے ہوئے جاؤ، اگر رونا نہ آئے تو وہاں نہ جاؤ، ایسا نہ ہو کہ اُن کا سا عذاب تم پر بھی اُترے۔

باب قولہ ولقد آتینٰک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم، کی تفسیر۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے، انہوں نے ابوسعید بن معلّی سے[2] انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے سے گزرے میں نماز پڑھ رہا تھا آپؐ نے مجھ کو بلایا میں نہیں گیا

[1] یعنی فرّغ رائے مہملہ سے، ابن کرمانی نے اعتراض کیا کہ جب سماع کا یقین نہ ہو، تو قرأت کیونکر جائز ہوگی، حافظ نے جواب دیا شاید سفیان کا یہ مذہب ہو کہ قرأت بلا سماع بھی درست ہے جب معنی میں فساد نہ آئے، جیسے ابوالدرداؓ صحابی نے ایک شخص کو طعام الاثیم پڑھتے سُنا تو کہا یوں پڑھ طعام الفاجر، اس سے یہ نکلا کہ قرآن شریف میں ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بدلنا درست ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، حافظ نے کہا متن کی عبارت سے تو یہ نکلتا ہے کہ اگرچہ وہ لفظ ہم معنی نہ ہو جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی، مترجم کہتا ہے، امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر یہ تقریر درست ہوگی۔ کیونکہ اُن کے نزدیک قرآن صرف معنے اور مطالب کا نام ہے، اُن کے مذہب پر قرآن کے ترجمہ کو گو وہ کسی زبان میں ہو قرآن کہیں گے، اور یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے نماز میں فارسی یا اُردو یا اور کسی زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھنا جائز رکھا ہے، گو عربی زبان میں بھی پڑھنے کی قدرت ہو، البتہ اہل حدیث کے نزدیک قرآن کا ترجمہ قرآن نہیں ہوسکتا، کس لئے کہ قرآن اُنکے نزدیک لفظ اور معنے دونوں سے عبارت ہے، پس اُن کے مذہب پر نماز میں قرآن کا ترجمہ پڑھنا کافی نہ ہوگا جب عربی زبان میں پڑھنا ممکن ہو۔ اس تقریر سے اُس حنفی مولوی کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو قرآن اور حدیث کے ترجمے کرنے کو ناجائز سمجھتا ہے، اُس کے امام نے تو قرآن کے ترجمہ کو بھی قرآن کہا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ قفال مروزی نے جو علماء شافعیہ میں سے تھے حنفی نماز کی نقل میں مدہامتان کی جگہ دو برگ سبز یا دو باغ سبز کہا تھا، حالانکہ قفال عربی زبان پر بخوبی قادر تھے ۱۲ منہ [2] ان کا نام حارث تھا یا رافع یا اوس انصاری ۱۲ منہ رح

فَلَمْ اٰتِهٖ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَقَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهٗ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْۤ اُوْتِيْتُهٗ۔

جب نماز پڑھ چکا اُس وقت گیا، آپؐ نے فرمایا تو میرے بلاتے ہی کیوں نہیں آیا، میں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا، آپؐ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انفال میں) یہ نہیں فرمایا، مسلمانو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو، پھر فرمایا میں تجھ کو قرآن کی بڑی سورت نہ بتلاؤں، مسجد کے باہر جانے سے پہلے ہی بتلاؤں گا جب آپ مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے آپؐ کو یاد دلایا، آپؐ نے فرمایا وہ سورۂ الحمد کی سورت ہے، اس میں سات آیتیں ہیں جو دو دو بار (چار چار یا ہر نماز میں) پڑھی جاتی ہیں، اور قرآن عظیم جو مجھ کو ملا وہ بھی یہی سورت ہے۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام القرآن (یعنے سورۂ فاتحہ) یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے۔

باب ۲۷۲ قَوْلِهٖ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوْا وَمِنْهُ لَاۤ اُقْسِمُ اَيْ اُقْسِمُ وَتُقْرَاُ لَاُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوْا تَحَالَفُوْا۔

باب الذین جعلوا القرآن عضین کی تفسیر

المقتسمین[1] سے وہ کافر مراد ہیں جنھوں نے رات کو جاکر صالح پیغمبرؑ کو مار ڈالنے کی قسم کھائی تھی[2] اسی سے نکلا ہے لا اُقسم (میں قسم کھاتا ہوں) بعضوں نے اسکو لَاُقسم پڑھا ہے (لام تاکید سے) اُسی سے ہے وقاسمھما یعنے شیطان نے آدم اور حوا سے قسم کھائی، اور آدم اور حوا نے قسم نہیں کھائی تھی اور مجاہد نے کہا تقاسموا باللہ لنبیتنہٗ میں تقاسموا کا یہ معنی ہے کہ صالح پیغمبر کو رات کو جاکر مار ڈالنے کی اُنہوں نے قسم کھائی[3]

۶۸۷۔ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن

---

[1] تو امام بخاری نے مقتسمین کو قسم سے رکھا بعضوں نے کہا یہ قسمت سے نکلا ہے جس کے معنے بانٹنے کے ہیں، یعنے جن لوگوں نے قرآن کو تکا بوٹی کر لیا تھا اُس کے ٹکڑے کر ڈالے تھے، اس کے کئی مطلب بیان کئے ہیں، ایک یہ کہ پیغمبر صاحب کو کوئی جادوگر کہتا کوئی مجنون کوئی کاہن دوسرے یہ کہ قرآن سے ٹھٹھا کرتے تھے، کوئی کہتا مکھی والی سورت میری ہے، کوئی کہتا مچھر والی سورت میری ہے، کوئی کہتا مکڑی والی سورت میری ہے، مجاہد نے کہا یہود مراد ہیں جو اللہ کی کچھ کتاب پر ایمان لائے تھے کچھ نہیں مانتے تھے ۱۲ منہ رح [2] تو مفاعلت کے اصلی معنے یعنی مشارکت یہاں مراد نہیں ہیں ۱۲ منہ [3] صاحب فیض الباری سے تعجب ہوتا ہے، اُنہوں نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ کفار قریش نے اللہ کی قسم کھائی، کہ ہم آنحضرت صلعم کو ہلاک کر ڈالیں گے، حالانکہ یہ آیت قوم صالح کے باب میں ہے، کفار قریش اس وقت کہاں تھے، مجاہد کی اس تفسیر کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ،

بشیر نے کہا ہم کو ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا الذین جعلوا القرآن عضین سے اہل کتاب (یہودی مراد ہیں)، انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کچھ مانا (جو توراۃ کے موافق تھا) کچھ نہ مانا (جو توراۃ کے خلاف تھا۔)

۶۸۸ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ قَالَ آمَنُوا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى،

مجھ سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو ظبیان (حصین بن جندب) سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کما انزلنا علی المقتسمین میں مقتسمین سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں کچھ قرآن انہوں نے مانا کچھ نہ مانا۔

باب ۲۷۳ قَوْلِهِ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ قَالَ سَالِمٌ الْمَوْتُ،

باب واعبد ربك حتى يأتيك اليقين کی تفسیر سالم بن عبداللہ بن عمر نے کہا، یقین سے اس آیت میں موت مراد ہے[۱]

سُورَةُ النَّحْلِ

سورۂ نحل کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا،

رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ فِي ضَيْقٍ يُقَالُ أَمْرٌ ضَيْقٌ وَضَيِّقٌ مِثْلُ هَيْنٍ وَهَيِّنٍ وَلَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ

نزل به الروح الامین میں روح الامین سے روح القدس یعنی حضرت جبرئیل مراد ہیں[۲] فی ضیق عرب کے لوگ کہتے ہیں امرٌ ضیق اور ضَیِّق جیسے ھین اور ھیّن اور لین اور لیّن اور میت اور میّت

---

[۱] اس کو اسحاق بن ابراہیم بستی اور فریابی اور عبد بن حمید نے وصل کیا، مرفوع حدیث سے بھی تائید ہوتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی وفات پر فرمایا، اما هو فقد جاءه الیقین۔ اب جن صوفیوں نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ پروردگار کی عبادت یعنی نماز روزہ، مجاہدہ اُس وقت تک ضرور ہے جب تک یقین، یعنے فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل نہ ہو جائے اُس کے بعد عبادات کی حاجت نہیں، اُن کا قول غلط ہے، شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ عوارف میں لکھتے ہیں، کہ جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ ملحد ہے، عبادات اور دین کے فرائض کسی کے ذمہ سے مرتے تک ساقط نہیں ہوتے بشرطیکہ عقل اور ہوش باقی ہو اور ان صوفیوں سے تعجب ہے کہ پیغمبر صاحب اور صحابہ کرام تو تادم وفات عبادت اور مجاہدہ میں مصروف رہے ان کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہوا اور تم اُن کے ادنیٰ غلام تم کو یہ مرتبہ مل گیا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، یہ محض وسوسہ شیطانی ہے، توبہ کرو، اور استغفار پڑھو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

[۲] یہ ابن ابی حاتم نے ابن مسعودؓ سے نکالا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وَمَيِّتٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَقَلُّبِهِمْ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيدُ تَكَفَّأُ مُفْرَطُونَ مُنْسِيُّونَ وَقَالَ غَيْرُهُ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ هٰذَا مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ وَذٰلِكَ أَنَّ الْاِسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا الْاِعْتِصَامُ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُسِيمُونَ تَرْعَوْنَ شَاكِلَتِهِ نَاحِيَتِهِ قَصْدُ السَّبِيلِ الْبَيَانُ الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَأْتَ بِهٖ تُرِيحُونَ بِالْعَشِيِّ وَتَسْرَحُونَ بِالْغَدَاةِ بِشِقِّ يَعْنِي الْمَشَقَّةَ عَلٰى تَخَوُّفٍ تَنَقُّصٍ الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً وَهِيَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ وَكَذٰلِكَ النَّعَمُ لِلْأَنْعَامِ جَمَاعَةُ النَّعَمِ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ فَإِنَّهَا الدُّرُوعُ دَخَلًا بَيْنَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَفَدَةً مَنْ وَلَدَ الرَّجُلُ السَّكَرُ مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ أَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَاءُ كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ،

ابن عباسؓ نے کہا فی تقلبہم کا معنے اُن کے اختلاف میں[1] اور مجاہد نے کہا تمید کا معنے جھک جائے اُلٹ جائے[2] مُفرطون کا معنے بھلائے گئے[3] دوسرے لوگوں نے کہا فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اس آیت میں عبارت آگے پیچھے ہو گئی ہے کیونکہ اعوذ باللہ قرآن سے پہلے پڑھنا چاہیئے، استعاذہ کے معنے اللہ سے پناہ مانگنا، اور ابن عباسؓ نے کہا تسیمون کا معنے چراتے ہو[4] شاکلتہ اپنے اپنے طریق پر قصد السبیل سچے رستے کا بیان کرنا الدفء ہر وہ چیز جس سے گرمی حاصل کی جائے (سردی دفع ہو) تریحون شام کو لاتے ہو تسرحون صبح کو چرانے لیجاتے ہو بشق تکلیف اُٹھا کر محنت مشقت سے علیٰ تخوف نقصان کر کے ان لکم فی الانعام لعبرۃ میں انعام نَعَم کی جمع ہے مذکر مؤنث (نر مادہ) دونوں کو انعام اور نعم کہتے ہیں سرابیل تقیکم الحر میں سرابیل سے کُرتے اور سرابیل تقیکم بأسکم میں سرابیل سے زرہیں مراد ہیں دخلاً بینکم جو نا جائز بات ہو اُس کو دخل کہتے ہیں (جیسے دخل یعنے خیانت) ابن عباسؓ نے کہا[5] حفدۃ آدمی کی اولاد[6] السکر نشے کا شراب جو حرام ہے رزقاً حسناً جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا، اور سفیان بن عیینہ نے[7] صدقہ ابوالہذیل سے نقل کیا انکاثاً ٹکڑے ٹکڑے یہ ایک عورت کا ذکر ہے اُس کا نام خرقا تھا (جو مکہ میں رہتی تھی) وہ کیا کرتی (دن بھر) سوت کاتتی پھر توڑ توڑ کر پھینک دیتی[8] ابن مسعود نے کہا[9] امۃ کا معنے لوگوں کو اچھی باتیں سکھانے والا اور قانت کا معنے مطیع، فرمانبردار

---

[1] اس کو طبری نے وصل کیا، دوسروں نے کہا اپنے سفروں میں اور ابن جریج نے کہا اُن کے آنے جانے میں ۱۲ منہ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ [3] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] بیٹے پوتے، نواسے وغیرہ (یا بیٹیاں یا سسرال والے یا خادم ۱۲ منہ رح [7] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [8] مقاتل نے کہا اُس کا نام ریطہ بنت عمرو بن کعب تھا۔ بلاذری نے کہا وہ اسد بن عبدالعزیٰ کی والدہ تھی ۱۲ منہ رح [9] اس کو حاکم اور فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

باب ۲۷۷ قوله ومنكم من يرد الى ارذل العمر

۶۸۹ حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا هارون بن موسى ابوعبدالله الاعور عن شعيب عن انس بن مالك رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو اعوذبك من البخل والكسل و ارذل العمر وعذاب القبر وفتنة الدجال وفتنة المحيا والممات،

باب ومنکم من یرد الی ارذل العمر کی تفسیر

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ہارون بن موسیٰ اور عبداللہ اعور نے انہوں نے شعیب بن حباب سے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی اور سستی اور ارذل عمر نکمی اور خراب عمر ۹۰ یا ۷۵ سال کے بعد اور قبر کے عذاب اور دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے[۱]

سورة بنى اسرائيل

سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

۶۹۰ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن ابى اسحٰق قال سمعت عبدالرحمٰن بن يزيد قال سمعت ابن مسعود قال فى بنى اسرائيل والكهف ومريم انهن من العتاق الاول وهن من تلادى قال ابن عباس فسينغضون يهزون وقال غيره نغضت سنك اى تحركت وقضينا الى بنى اسرائيل اخبرناهم انهم سيفسدون والقضاء على

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا، کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا، وہ کہتے تھے، سورہ بنی اسرائیل اور کہف اور سورہ مریم یہ اوّل درجہ کی عمدہ سورتیں ہیں (نہایت فصیح اور بلیغ) اور میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں، ابن عباسؓ نے کہا[۲] فسینغضون اپنے سر ہلائیں گے دوسرے لوگوں نے کہا یہ نغضت سنك سے نکلا ہے یعنی تیرا دانت ہل گیا، وقضینا الی بنی اسرائیل یعنے ہم نے بنی اسرائیل کو خبر کردی کہ وہ آیندہ فساد کریں گے اور قضا کے

[۱] ارذل العمر وہ ہے کہ آدمی بوڑھا ہو کر بالکل بے عقل ہو جائے، یہ ہر آدمی کی قوت اور طاقت پر منحصر ہے، کوئی خاص میعاد مقرر نہیں ہو سکتی، زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ دنیا میں ایسا مشغول ہو جائے کہ اللہ کی یاد بھول جائے، فرائض اور احکام شریعت کو ادا نہ کرے، موت کا فتنہ سکرات کے وقت سے شروع ہوتا ہے اس وقت شیطان آدمی کا ایمان بگاڑنا چاہتا ہے دوسری حدیث میں ہے اعوذبك ان يتخبطنى الشيطان عند الموت ۱۲ منہ [۲] اسکو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

وجوه وقضى ربك امر ربك ومنه
الحكم ان ربك يقضي بينهم ومنه
الخلق فقضاهن سبع سماوات نفيرا
من ينفر معه وليتبروا يدمروا ما
علوا حصيرا محبسا محصرا حق
وجب ميسورا لينا خطأ اثما وهو
اسم من خطئت والخطأ مفتوح
مصدره من الاثم خطئت بمعنى
اخطأت تخرق تقطع واذهم نجوى
مصدر من ناجيت فوصفهم بها
والمعنى يتناجون رفاتا حطاما و
استفزز استخف بخيلك الفرسان
والرجل والرجالة واحدها راجل
مثل صاحب وصحب وتاجر وتجر
حاصبا الريح العاصف والحاصب
ايضا ما ترمي به الريح ومنه حصب
جهنم يرمى به في جهنم وهو حصبها
ويقال حصب في الارض ذهب
والحصب مشتق من الحصباء
والحجارة تارة مرة وجماعته تيرة
وتارات لاحتنكن لاستاصلنهم
يقال احتنك فلان ما عند
فلان من علم استقصاه طائره
حظه قال ابن عباس رض كل
سلطان في القرآن فهو حجة

کئی معنے آئے ہیں جیسے وقضیٰ ربك الا تعبدوا الا ایاہ میں یہ معنی
ہے کہ اللہ نے حکم دیا اور فیصلہ کرنے کے بھی معنی ہیں، جیسے ان ربك
یقضی بینہم فیما ھم فیہ یختلفون میں اور پیدا کرنے کے بھی
معنے ہیں، جیسے فقضاھن سبع سمٰوٰت میں نفیرا وہ لوگ جو
آدمی کے ساتھ لڑنے کے لئے نکلیں ولیتبروا ما علوا یعنے جن
شہروں پر غالب ہوں اُن کو تباہ کریں، حصیرا قید خانہ جیل
حَقّ واجب ہُوا ثابت ہُوا میسورا نرم ملائم خطأ گناہ
یہ اسم ہے خطئت سے اور خطا بالفتح مصدر ہے، یعنے گناہ کرنا
خطئت بکسر طاء اور اخطأت دونوں کا ایک معنی ہے (یعنے میں
نے قصور کیا غلطی کی) لن تخرق تو زمین کو طے نہیں کر سکنے کا۔
کیونکہ زمین بہت بڑی ہے، نجویٰ مصدر ہے، تاجیت سے یہ اُن
لوگوں کی صفت بیان کی، یعنے آپس میں مشورہ کرتے ہیں رفاتا
ٹوٹے ریزہ ریزہ واستفزز دیوانہ کر دے گمراہ کر دے گا بخیلك
اپنے سواروں سے رجل پیادے اس کا مفرد راجل ہے جیسے
صاحب کی جمع صحب اور تاجر کی جمع تجر حاصبا آندھی حاصب
اُس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اُڑا کر لائے (ریت کنکر وغیرہ) اسی سے
ہے حصب جہنم یعنے جو جہنم میں ڈالا جائے گا وہی جہنم کا حصب
ہے، عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض زمین میں گھس گیا
یہ حصب حصباء سے نکلا ہے، حصباء پتھروں (سنگریزوں)
کو تارۃً ایک بار اس کی جمع تیرۃ اور تارات لاحتنکن انکو
تباہ کر دوں گا جڑ سے کھود ڈالوں گا، عرب لوگ کہتے ہیں کہ
احتنك فلان ما عند فلان یعنے اُس کو جتنی باتیں معلوم تھیں
وہ سب اُس نے معلوم کر لیں، کوئی بات باقی نہ رہی، طائرہ،
اس کا نصیبہ ابن عباسؓ نے کہا قرآن میں جہاں جہاں سلطان کا
لفظ آیا ہے[1] اس کا معنے دلیل اور حجت ہے، ولی من الذل

(حاشیہ [1] بر صفحہ ۵۲۲)

وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا،

٦٩١، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ،

٦٩٢، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

یعنے اُس نے کسی سے اس لئے دوستی نہیں کی ہے کہ وہ اُس کو ذلت سے بچائے لہ

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، دُوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے سعید بن مسیب نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ جس رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف لے گئے (یعنے شب معراج میں) آپؐ کے سامنے دو پیالے لائے گئے، ایک شراب کا ایک دُودھ کا، آپ نے دونوں کو دیکھا پھر دُودھ کا پیالہ لے لیا، اُس وقت جبرئیلؑ نے کہا، شکر خدا کا اُس نے آپ کو فطری پیدائشی رستہ (یعنے اسلام) بتلایا۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے، تو آپؐ کی اُمت گمراہ ہو جاتی ۲ے

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے ابوسلمہؓ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا، وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب قریش کے کافروں نے مجھ کو جھٹلایا تو میں حجر (یعنے حطیم) میں کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے (اپنی قدرت سے) بیت المقدس میرے سامنے کر دی، میں اُن کافروں کو وہاں کی نشانیاں بتلانے لگا، میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا

لہ حاشیہ صفحہ ۵۲۱) جیسے اس سورت میں دوسری جگہ آیا ہے ایک جگہ جعلنا لولیہ سلطاناً۔ دوسری واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ۱۲ منہ رح (حاشیہ صفحہ ھذا) لہ مصیبت کے وقت کام آئے، یہ اس آیت کی تفسیر ہے ولم یکن لہ ولی من الذل یعنے پروردگار کا کوئی ایسا ولی نہیں ہے جیسے مخلوقات میں ہوتا ہے کسی سے دوستی اور عہد اس لیئے کرتے ہیں کہ دشمن کی تکلیف سے اُس کو بچائے محفوظ رکھے پروردگار کا کوئی مقابل ہی نہیں ہو سکتا۔ اُس کو کسی مددگار کی حاجت نہیں ۱۲ منہ رح ۲ے دودھ فطری غذا ہے اسی طرح اسلام کا دین بھی آدمی کا پیدائشی دین ہے شراب آدمیوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے، وہ فطری غذا نہیں ہے تمام خرابیوں کی جڑ ہے ۱۲ منہ رح

حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهُ قَاصِفًا رِيحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ كَرَّمْنَا وَأَكْرَمْنَا وَاحِدٌ ضِعْفَ الْحَيَاةِ عَذَابَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابَ الْمَمَاتِ خِلَافَكَ وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ وَنَأَى تَبَاعَدَ شَاكِلَتِهِ نَاحِيَتِهِ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهِ صَرَّفْنَا وَجَّهْنَا قَبِيلًا مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً وَقِيلَ الْقَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ أَنْفَقَ الرَّجُلُ أَمْلَقَ وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ، قَتُورًا مُقَتِّرًا، لِلْأَذْقَانِ مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْفُورًا وَافِرًا تَبِيعًا ثَائِرًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيرًا خَبَتْ طَفِئَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُبَذِّرْ لَا تُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ رِزْقٍ مَثْبُورًا مَلْعُونًا لَا تَقْفُ لَا تَقُلْ فَجَاسُوا تَيَمَّمُوا يُزْجِي الْفُلْكَ يُجْرِي الْفُلْكَ، يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ لِلْوُجُوهِ،

يعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے نے بیان کیا، انہوں نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے پھر یہی حدیث روایت کی، اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب مجھ کو رات کے وقت بیت المقدس تک لے گئے[1] تو قریش کے کافروں نے مجھ کو جھٹلایا قاصف وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دے، کرمنا اور اکرمنا دونوں کے ایک معنی ہیں ضعف الحیوٰۃ زندگی کا عذاب ضعف الممات موت کا عذاب خلافك اور خلفك (دونوں قرأتیں ہیں) دونوں کے ایک معنی ہیں، یعنی تمہارے بعد نای دُور ہوا، شاکلته اپنے رستے پر (یا اپنی نیت پر) یہ شکل سے نکلا ہے (یعنے جوڑ اور شبیہ) صرفنا سامنے لائے بیان کئے، قبیلاً آنکھوں کے سامنے روبرو، بعضوں نے کہا یہ قابلہ سے نکلا ہے جس کے معنے دائی (جنانے والی) کیونکہ وہ بھی (جناتے وقت) عورت کے مقابل ہوتی ہے، اُس کا بچہ قبول کرتی ہے، یعنے سنبھالتی ہے، انفاق مفلس ہو جانا کہتے ہیں انفق الرجل جب وہ مفلس ہو جائے اور نفق الشئ جب کوئی چیز تمام ہو جائے، قتوراً بخیل، اذقان ذقن کی جمع ہے جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، یعنے ٹھوڑی مجاہد نے کہا موفوراً وافر کے معنے میں ہے (یعنے پورا)[2] تبیعاً بدلہ لینے والا، اور ابن عباسؓ نے کہا مددگار[3] خبت بجھ جائے گی، اور ابن عباسؓ نے کہا لا تبذر کا معنے یہ ہے کہ ناجائز کاموں میں اپنا پیسہ مت خرچ کر[4] ابتغاء رحمة روزی کی تلاش میں مثبوراً ملعون لا تقف مت کہہ فجاسوا قصد کیا یزجی الفلك کشتی چلاتا ہے یخرون للاذقان منہ کے بل گر پڑتے ہیں (سجدہ کرتے ہیں)

بَابٌ ۲۷۵ قَوْلِهِ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا الْآيَةَ،

باب قوله واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها الاية کی تفسیر

---

[1] اور میں نے صبح کو معراج کا قصد کیا ۱۲ منہ [2] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اسکو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَمِرَ بَنُو فُلَانٍ،

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ أَمِرَ،

باب ۲۷۶ قَوْلِهٖ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا،

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو منصور نے خبر دی، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے جب جاہلیت کے زمانہ میں کسی قبیلے کے لوگ بہت ہو جاتے تو ہم کہتے امر بنو فلان۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سفیان بن عیینہ نے یہی حدیث اس میں بھی اَمِرَ ہے (بہ کسرۂ میم)[1]

باب ذریۃ من حملنا مع نوح انہ کان عبدا شکورا کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم ابو حیان (یحییٰ بن سعید) تیمی نے انہوں نے ابو زرعہ (ہرم) بن عمرو بن جریر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لائے تو دست کا گوشت آپؐ کو اٹھا کر دیا گیا، وہ آپ کو بہت پسند تھا، آپؐ نے دانتوں سے اس کو ایک بار نوچا، پھر فرمانے لگے کہ قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا، تم جانتے ہو کیا جب ایسا ہو گا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا (وہ میدان ایسا ہموار ہو گا) کہ پکارنے والا اپنی آواز ان کو سنا سکے گا، اور دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے گا[2] سورج نزدیک آ جائیگا، لوگوں کو اتنا غم ہو گا، ایسی

---

[1] امام بخاری کا مطلب اس روایت کے لانے سے یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو آیا ہے اَمَرْنَا مترفیھا یہ بکسرۂ میم ہے ابن عباسؓ کی یہی قرأت ہے اور مشہور بفتح میم ہے ابن عباسؓ کی قرأت پر معنی یہ ہوگا، جب ہم کسی بستی کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو وہاں بدکاروں کی تعداد بڑھا دیتے ہیں ۱۲ منہ رح [2] کیونکہ آخرت کا میدان دنیا کی زمین کی طرح گول نہ ہوگا، نہ بیچ میں کوئی چیز حائل ہوگی نہ اونچا نیچا ہوگا، اس حدیث میں بعضوں نے یہ شبہ کیا ہے کہ جب زمین کی ساری خلقت حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے قیامت تک اکٹھی ہوگی، تو میدان ایسی ہزاروں زمین کے برابر ہونا چاہئے، اور اتنی دور تک نہ کوئی آواز پہنچ سکتی ہے نہ نگاہ جا سکتی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ نگاہ تو برابر جا سکتی ہے جب وہ میدان کردی نہ ہوا تو نگاہ جانے میں کیا شبہ دیکھو آفتاب ہم سے کروڑوں میل دور ہے اسی طرح ثوابت اربوں میل پر ہیں مگر ہماری نگاہ وہاں تک پہنچتی ہے، اب رہی آواز تو آخرت کی آواز دنیا کی آواز کی طرح پست نہ ہوگی، علاوہ اس کے داعی سے فرشتہ مراد ہو سکتا ہے، فرشتوں کی آوازیں تو سب مخلوق قیامت کے دن یکساں سن لیں گے ۱۲ منہ رح

مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

تکلیف ہوگی جس کا تحمل نہ کر سکیں گے، اُٹھا نہ سکیں گے آخر مجبور ہو کر آپس میں کہیں گے، بھائیو دیکھتے ہو کیا نوبت پہنچی ہے (کیسا سخت وقت ہے) اب چلو کسی ایسے شخص کو ڈھونڈو جو پروردگار کے پاس تمہاری کچھ سفارش کرے، پھر صلاح کر کے یہ کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو، خیر اُن کے پاس جائیں گے اور اُن سے کہیں گے آپ سب آدمیوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے مبارک ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح آپ میں پھونکی[1] اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں، اب آپ پروردگار سے ذرا ہماری سفارش کریں، آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس تکلیف میں ہیں، ہمارا حال کس حد تک پہنچا ہے (سر سے پاؤں تک پسینے میں غرق پیاسے بھوکے) حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے (بیٹا) آج پروردگار ایسے جلال میں ہے (غصے میں ہے) کہ اتنے جلال میں کبھی نہ ہوگا، اور (مجھ سے ایک خطا ہو چکی ہے) اُس نے (گیہوں کا) درخت کھانے سے مجھ کو منع کیا تھا، لیکن میں نے کھا لیا (بیٹا) نفسی نفسی نفسی (مجھے اپنی فکر پڑی ہے) تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ نوح پیغمبر کے پاس جاؤ، یہ سُن کر وہ سب لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے کہ اے نوح تم پہلے پیغمبر ہو جو زمین والوں کی طرف بھیجے گئے[2]، اور اللہ نے تم کو (سورہ بنی اسرائیل میں) اپنا شکر گذار بندہ فرمایا انہ کان عبدا شکورا، اب تم پروردگار کے پاس کچھ ہماری سفارش کرو

[1] یعنی اپنی پیدا کی ہوئی روح، مطلب یہ ہے کہ اپنی صفت حیوۃ کا ایک عکس آدم کے پتلے پر ڈالا وہ زندہ اور جاندار ہو گئے، تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ روح انسانی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے اور حادث ہے اور مخلوق کی طرح حضرت ابوبکر قحطبی نے اُس کا خلاف کیا ہے اور اُن کا قاعدہ مردود ہے ۱۲ منہ

[2] ترجمہ باب کا تعلق یہیں سے مفہوم ہوتا ہے، حضرت نوح کو جو پہلا پیغمبر فرمایا تو اس میں بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت نوح سے پہلے کئی پیغمبر آ چکے تھے، جیسے حضرت آدم علیہ السلام حضرت شیث حضرت ادریس (جن کو ہرمس اکبر بھی کہتے ہیں) اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ پیغمبر ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے، مگر یہ جواب صحیح نہیں ہے، کس لئے کہ حضرت نوح کی نسبت بھی قرآن شریف میں وارد ہے ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ اور حدیث میں ہے کہ ہر ایک پیغمبر اپنی قوم والوں کی طرف بھیجا گیا، اور میں سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں، البتہ یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ حضرت نوح کی قوم وہی ساری زمین والے تھے، چونکہ اُس وقت تک دنیا میں علیحدہ علیحدہ قومیں نہیں ہوئی تھیں، حضرت نوح علیہ السلام کے بعد اُنکے چار بیٹوں کی اولاد سے الگ الگ قومیں ہوئیں، عرب، فارس، ہند وغیرہ سام سے اور روس، ترک، تاتار، چین، جاپان یافث سے، اور حبش اور اکثر افریقہ والے حام سے، انگریز، فرانس، جرمن، آسٹریا، اٹالیا اور مصر اور یونان والے کوش سے، واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي
عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ
مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا
عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى
غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ
فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ
مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ
فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا
إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا
مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ
بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ
إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا
نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي
اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ
يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ

ہمارا حال نہیں دیکھتے کس تکلیف میں مبتلا ہیں، وہ کہیں گے میرا پروردگار
جل جلالہٗ آج ایسے غصے میں ہے کہ ویسا غصہ کبھی نہیں ہوا نہ ہوگا۔
اور (مجھ سے دنیا میں ایک خطا ہو گئی تھی) میں نے اپنی قوم والوں
پر بد دعا کی (وہ سب ہلاک ہو گئے، حالانکہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ
دینا بہتر ہے) بھائیو نفسی نفسی کا وقت ہے اور کہیں جاؤ
ابراہیم پیغمبرؑ کے پاس جاؤ، یہ سُن کر وہ سب لوگ حضرت ابراہیم
پیغمبرؑ کے پاس آئیں گے، اُن سے کہیں گے اے ابراہیمؑ تم اللہ کے نبی
اور ساری زمین والوں میں اس کے خلیل (جانی دوست) ہو، تو
پروردگار کے پاس کچھ ہماری سفارش کرو (کلمۃ الخیر کہو) ہمارا حال نہیں
دیکھتے، کیسا خراب ہو رہا ہے، وہ کہیں گے، میرا پروردگار آج،
بے طرح غصے ہے، ایسا غصے کبھی نہیں ہوا تھا نہ ہوگا، اور میں نے
(دنیا میں ایک خطا کی تھی) تین جھوٹ بولے تھے۔ ابو حیان راوی نے
اس حدیث میں اُن تینوں جھوٹ باتوں کو بیان کیا[1] بھائیو!
نفسی نفسی پڑی ہے، کہیں اور جاؤ، اچھا موسیٰ پیغمبرؑ کے پاس جاؤ،
یہ سُن کر وہ سب لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے، اُن سے عرض کرینگے
موسیٰ تم اللہ کے پیغمبر ہو، اللہ نے تم سے باتیں کرکے اور تم کو خاص
پیغمبر بنا کر اور لوگوں پر بزرگی دی، بھلا کچھ ہماری سفارش تو اپنے
پروردگار کے حضور میں کرو، دیکھو تو ہماری کیا کیفیت ہو رہی ہے
(کیسی آفت میں گرفتار ہیں) موسیٰؑ کہیں گے آج تو میرا مالک بہت غصہ
میں ہے، اتنا غصے کبھی نہیں ہوا تھا نہ آئندہ ہوگا، اور میں نے (دنیا
میں ایک خطا کی تھی) کہ ایک شخص کا خون مجھ سے ہو گیا، جس کو مار
ڈالنے کا حکم نہیں تھا۔ بھائیو نفسی نفسی پڑی ہے اور کہیں جاؤ
اچھا عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام کے پاس تو جاؤ، اب سب جمع ہو کر حضرت
عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اللہ کے رسول اور اسکی بات ہیں

[1] دوسرے راویوں نے اختصار کے لیے نہیں بیان کیا، وہ تین جھوٹ یہ ہیں اِنّی سقیم اور بل فعلہ کبیرھم اور سارہؑ کو اپنی بہن کہنا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا أَلَا
تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي
اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا
مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ
وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ
فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ
سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ
عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ
يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ
تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي
فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ
فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ
مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ
مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ

جو اللہ تعالیٰ نے مریم میں ڈال دی تھی، اور اللہ کی روح ہیں، اور
آپ نے گود میں رہ کر بچپن میں لوگوں سے باتیں کی تھیں، کچھ ہماری
سفارش کرو۔ (اس آفت سے چھڑاؤ، اور دیکھو ہم کس مصیبت میں
گرفتار ہیں، حضرت عیسیٰؑ کہیں گے، بھائی آج تو (عجب حال ہے) پروردگار
ایسے غصے میں ہے کہ ویسا غصے کبھی نہیں ہوا تھا نہ آئندہ ہوگا
(راوی نے) حضرت عیسیٰ کا کوئی گناہ نہیں بیان کیا[1] مجھے تو نفسی
نفسی (اپنی ہی فکر پڑی ہے، اور کہیں جاؤ، اچھا حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، یہ سن کر سب (اگلے اور پچھلے) میرے
پاس آئیں گے، اور کہیں گے محمد صلعم آپ اللہ کے پیغمبر اور خاتم الانبیا
ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں
(لغزشیں) معاف کر دی ہیں، اب (آپ) ہماری کچھ سفارش کیجئے (زرا
فرما کز حد میگذرد تشنہ لبی) آپ دیکھتے ہیں ہمارا کیا حال ہو رہا ہے[2]
میں یہ سنتے ہی (میدان حشر سے) چلوں گا اور عرش کے تلے پہنچ کر
اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پروردگار اپنی
تعریف اور خوبی کی وہ وہ باتیں میرے دل میں ڈال دے گا (میری
زبان سے نکلوائے گا) جو کسی کو نہیں بتلائیں، پھر ارشاد ہوگا،
محمد صلعم سر اٹھا، مانگ جو مانگتا ہے، وہ ملے گا جس کی سفارش
کرے گا ہم سنیں گے، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا، پروردگار میری
امت پر رحم فرما، پروردگار میری امت پر رحم فرما، ارشاد ہوگا
اپنی امت میں سے ان (ستر ہزار آدمیوں) کو جن کا حساب کتاب
نہیں ہوگا۔ بہشت کے داہنے دروازے سے بہشت میں لے جا، اور
یہ لوگ باقی دروازوں میں سے بھی اور لوگوں کی طرح جا سکتے ہیں۔
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں

---

[1] جیسے اور انبیاء کی خطائیں اور لغزشیں بیان کیں، مگر ایک روایت میں یوں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، بھائی لوگوں نے مجھ کو دنیا میں خدا (خدا کا بیٹا) بنا رکھا تھا، میں ڈرتا ہوں پروردگار کہیں مجھ سے یہ پوچھ بیٹھے، کہ تو دنیا میں خدا بنا تھا، مجھے آج یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ میری مغفرت ہو جائے۔

[2] گرمی کی شدت اور بھوک پیاس سے مرنے کو ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى۔

بَابٌ ۲۷۷ قَوْلِهٖ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا،

۶۹۶، حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقِرَاءَةُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَابَّتِهٖ لِتُسْرَجَ فَكَانَ يَقْرَاُ قَبْلَ اَنْ تُفْرَغَ يَعْنِى الْقُرْاٰنَ،

بَابٌ ۲۷۸ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا،

۶۹۷، حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاسًا

میری جان ہے، بہشت کے پھاٹک کے دونوں پٹوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے مکہ اور حمیر (یعنی صنعا میں جو یمن کا پائے تخت ہے) یا جیسے مکہ اور بصریٰ میں (شام کے ملک میں ہے)[1]

باب قولہ وآتینا داؤد زبورًا کی تفسیر

ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے، انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا داؤد پیغمبر پر (توراۃ یا زبور کا) پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا، وہ اپنے جانور پر زین کسنے کا حکم دیتے، پھر زین کسے جانے سے پہلے ہی پڑھ چکتے، یعنی اللہ کی کتاب[2]

باب قولہ قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا کی تفسیر

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا مجھ سے سلیمان اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابومعمر (عبداللہ بن سخبرہ) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اولٰئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ اس کا شان نزول یہ ہے کچھ آدمی،

---

[1] یہ راوی کو شک ہے کہ مکہ اور حمیر فرمایا، یا مکہ اور بصریٰ ۱۲ منہ [2] حضرت داؤد کا یہ پڑھنا بہ طریق معجزہ کے تھا، دوسرے لوگوں کے واسطے یہ حکم نہیں ہے کہ قرآن کو اس طرح جلدی سے پڑھ لیں، قسطلانی نے کہا، کبھی وقت میں بھی برکت ہوتی ہے کہ تھوڑے وقت میں کام بہت ہو جاتا ہے، بعض لوگوں سے منقول ہے کہ وہ ایک شبانہ روز میں قرآن کے آٹھ ختم کیا کرتے، چار دن کو چار رات کو اور شیخ ابوطاہر مقدسی سے منقول ہے کہ وہ رات دن میں پندرہ ختم کیا کرتے، شیخ نجم الدین نے ایک شخص کو دیکھا، اُس نے طواف کے ایک پھیرے میں قرآن ختم کیا، اور یہ امر بغیر فیض ربانی اور مدد رحمانی کے نہیں ہو سکتا۔ مترجم کہتا ہے کہ کرامت اور معجزے میں ہماری گفتگو نہیں ہے، ہماری شریعت میں قرآن کا تین دن سے کم میں ختم کرنا مکروہ رکھا گیا ہے اور ہمارے مشائخ اہل حدیث رضوان اللہ علیہم ایک ماہ یا دو ماہ میں ایک ختم کیا کرتے ہیں، میں ہمیشہ ماہ رمضان میں تراویح میں ایک ختم کیا کرتا ہوں پہلی شب سے شروع کرتا ہوں اور ستائیسویں یا انتیسویں شب کو ختم کرتا ہوں، اور غیر رمضان میں ہر دو مہینے میں ایک ختم کرتا ہوں ۱۲ منہ رحمہ

مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِيْنِهِمْ زَادَ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

جنوں کی پرستش کیا کرتے تھے، پھر ایسا ہوا وہ جن مسلمان ہو گئے۔ اور یہ مشرک (کم بخت) انہی کی پرستش کرتے رہے، شرک پر قائم رہے، عبید اللہ اشجعی نے اس حدیث کو سفیان ثوری سے روایت کیا، انہوں نے اعمش سے اس میں یوں ہے اس آیت قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ کا شان نزول یہ ہے اخیر تک[1]

باب ۲۷۹ قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ الْاٰيَةَ

باب اولٰئك الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ الآیۃ

۶۹۸، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْجِنِّ يُعْبَدُوْنَ فَاَسْلَمُوْا،

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے اس آیت کی اولٰئك الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ کی تفسیر میں کہا کچھ جن ایسے تھے جن کی آدمی پرستش کیا کرتے تھے، پھر وہ جن مسلمان ہو گئے۔

باب ۲۸۰ قَوْلِهٖ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ،

باب وما جعلنا الرؤیا التی اریناك الا فتنۃ للناس کی تفسیر

۶۹۹، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ،

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اس آیت وما جعلنا الرؤیا التی اریناك الا فتنۃ للناس میں رؤیا سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے (بیداری میں خواب) یعنی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دکھایا گیا[2] اور شجرہ ملعونہ سے تھوہر کا درخت مراد ہے[3]

---

[1] اس روایت سے باب کی مطابقت ہو جاتی ہے، حافظ نے بیان نہیں کیا کہ اشجعی کی روایت کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اور معاویہؓ سے جو منقول ہے کہ وہ رؤیا صالحہ یہ قول شاذ ہے، اور جمہور صحابہ اور تابعین نے اس کا خلاف کیا ہے، اہل سنت نے اپنے عقائد میں یہ بات درج کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج حالت بیداری میں تھا، صرف اتنی بات ہے کہ مکہ سے بیت المقدس تک معراج قرآن شریف سے ثابت ہے، اور وہاں سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے اور اہل حدیث دونوں پر ایمان رکھتے ہیں ۱۲ منہ [3] جو دوزخ میں اُگے گا، مشرکوں کو اس پر تعجب آیا تھا کہ آگ میں درخت کیونکر اُگے گا۔ انہوں نے حق تعالیٰ کی قدرت میں غور نہیں کیا، سمندل ایک کیڑا ہے جو آگ میں اس طرح عیش کرتا ہے جیسے آدمی ہوا میں، یا مچھلی پانی میں، شتر مرغ انگارے گرم لوہے کے ٹکڑے نگل جاتا ہے

باب ۲۸۱ قوله إن قرآن الفجر كان مشهودا

قال مجاهد صلوة الفجر،

۷۰۰، حدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة وابن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فضل صلوة الجميع على صلوة الواحد خمس وعشرون درجة وتجتمع ملائكة الليل وملائكة النهار في صلوة الصبح يقول أبو هريرة اقرءوا إن شئتم وقرآن الفجر إن قرآن الفجر كان مشهودا،

باب ۲۸۲ قوله عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا،

۷۰۱، حدثني إسمعيل بن أبان حدثنا أبو الأحوص عن آدم بن علي قال سمعت ابن عمر يقول إن الناس يصيرون يوم القيمة جثا كل أمة تتبع نبيها يقولون يا فلان اشفع حتى تنتهي الشفاعة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذلك يوم يبعثه الله المقام المحمود،

۷۰۲، حدثنا علي بن عياش حدثنا شعيب بن أبي حمزة عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ان قرآن الفجر کان مشہودا کی تفسیر

مجاہد نے کہا قرآن الفجر سے صبح کی نماز مراد ہے[۱]

مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، اُنہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن مسیب سے اُن دونوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اور رات دن کے فرشتے صبح کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے، اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو۔ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا۔

باب عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کی تفسیر۔

مجھ سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے اُنہوں نے آدم بن علی سے، اُنہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا، وہ کہتے تھے، قیامت کے دن لوگوں کے گروہ گروہ ہو جائیں گے، اور ہر گروہ اپنے پیغمبر کے پیچھے لگیگا، اور کہے گا، صاحب! ہماری کچھ سفارش کرو، اخیر میں سفارش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آن کر ٹھیرے گی (دوسرے پیغمبر جواب دیدیں گے)، یہی وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ آنحضرت صلعم کو مقام محمود پر اُٹھائے گا[۲]

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا، کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے، انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو کوئی

---

[۱] اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۲] یعنی شفاعت کے منصب و درمقام میں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اذان سُنے، پھر یوں کہے، اللّٰھم رب ھٰذہ الدعوۃ التامۃ والصلٰوۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقامًا محمودن الذی وعدتہ۔ قیامت کے دن اُس کو میری شفاعت پہنچے گی۔ اس حدیث کو حمزہ بن عبداللہ نے بھی اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کیا ہے، اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

باب ۲۸۳ قَوْلِهٖ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ،

باب وقل جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کی تفسیر یزھق کا معنی ہلاک ہوا۔

۳۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ،

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے، اُنہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابو معمر سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے، (جب مکہ فتح ہوا) اُس وقت کعبے کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی، ایک ایک بُت ٹھونسا دیتے جاتے، اور فرماتے جاتے تھے، جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ جآء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید۔

باب ۲۸۴ قَوْلِهٖ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ،

باب ویسئلونک عن الروح کی تفسیر۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے الد نے، کہا ہم سے اعمش نے، کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک

---

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا، ایک روایت میں یوں ہے کہ مقام محمود سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس عرش پر بٹھا لے گا۔ ایسی حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے، اور اہل حدیث کی رُوح تازہ ہوتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

کھیت میں جا رہا تھا، آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے، اتنے میں کچھ یہودی سامنے سے گذرے، وہ آپس میں کہنے لگے ان سے (یعنے پیغمبر صاحب سے) پوچھو، رُوح کیا چیز ہے، انہوں نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت ہے[۱] بعضوں نے کہا ایسا نہ ہو، وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تم کو ناگوار گذرے، خیر پھر (یہ بحث ہو کر) کہنے لگے اچھا پوچھو تو، اور انہوں نے پوچھا روح کیا چیز ہے، آپ خاموش ہو رہے (تھوڑی دیر تک) انکو کچھ جواب نہ دیا، میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آنے لگی، اور اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا، جب وحی اُتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا[۲]

بَابٌ ۲۸۵ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

باب ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بہا کی تفسیر

۷۰۵ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا ہم سے ابوبشر نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت۔ ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بہا اُس وقت اُتری جب آپ مکہ میں (کافروں کے ڈر سے) چھپے رہتے، آپ جب اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے، مشرک جب قرآن سنتے تو خود قرآن کو اور قرآن اُتارنے والے کو اور جو قرآن لے کر

[۱] یا تم کو اُن کے باب میں شک کیوں گذری، یعنے تم تو یقیناً اُن کو پیغمبر نہیں جانتے تھے، اب کیا تم کو بھی اُن کے باب میں شک پیدا ہو گئی، اُن کو پیغمبر سمجھنے لگے [۲] روح کو امر ربی یعنے پروردگار کا حکم فرمایا، اور اس کی حقیقت بیان نہیں کی، کیونکہ اگلے پیغمبروں نے بھی اسکی حقیقت بیان نہیں کی، اور یہودیوں نے باہم یہی کہا کہ اگر روح کی حقیقت بیان نہ کریں تو بے شک پیغمبر ہیں، اگر بیان کریں تو ہم سمجھ لیں گے، کہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں، ابن کثیر نے کہا روح ایک لطیف چیز ہے ہوا کی طرح اور بدن کے ہر جزو میں اس طرح حلول کئے ہوئے ہے جیسے پانی ہری شاخوں میں یہ روح حیوانی کی حقیقت ہے، اور روح انسانی یعنے نفس ناطقہ وہ بدن سے متعلق ہے، یہ حکم الٰہی جب موت آتی ہے تو یہ تعلق ٹوٹ جاتا ہے، میں کہتا ہوں روح اور نفس اور عقل کے مباحث بہت طویل ہیں، اور ہمیشہ سے حکیم اور فلاسفر ان میں غور کرتے چلے آئے ہیں، اور ہر ایک کی سمجھ میں جو آیا ہے اُس نے بیان کیا ہے، اور اگر اس مسئلے کی تفصیل دیکھنا ہو تو امام ابن قیم کی کتاب الروح دیکھو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وَمَنْ اَنْزَلَہٗ وَمَنْ جَآءَ بِہٖ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْھَرْ بِصَلٰوتِکَ اَیْ بِقِرَآئَتِکَ فَیَسْمَعَ الْمُشْرِکُوْنَ فَیَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا عَنْ اَصْحَابِکَ فَلَا تُسْمِعُھُمْ وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا،

آیا یعنی جبرئیل علیہ السلام یا پیغمبر صاحب کو، سب کو برا کہتے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ اپنی نماز پکار کر نہ پڑھ، یعنی قرأت خوب جہر کے ساتھ نہ کر کہ مشرکین سنیں اور قرآن کو برا کہیں، اور نہ اتنا آہستہ پڑھ کر تیرے اصحاب بھی نہ سنیں بلکہ بیچ بیچ میں پڑھا کر۔

۷۰۶) حَدَّثَنِیْ طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَآئِدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ اُنْزِلَ ذٰلِکَ فِی الدُّعَآءِ

مجھ سے طلق بن غنام نے بیان کیا، کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا یہ آیت ولا تجھر بصلوتک دعا کے باب میں اتری ہے[1]

سُوْرَۃُ الْکَھْفِ

سورہ کہف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

وَقَالَ مُجَاھِدٌ تَقْرِضُھُمْ تَتْرُکُھُمْ وَکَانَ لَہٗ ثَمَرٌ ذَھَبٌ وَّفِضَّۃٌ وَقَالَ غَیْرُہٗ جَمَاعَۃُ الثَّمَرِ بَاخِعٌ مُّھْلِکٌ اَسَفًا نَدَمًا اَلْکَھْفُ الْفَتْحُ فِی الْجَبَلِ وَالرَّقِیْمُ الْکِتَابُ مَرْقُوْمٌ مَّکْتُوْبٌ مِّنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَلْھَمْنَاھُمْ صَبْرًا لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِھَا شَطَطًا

مجاہد نے کہا تقرضھم کا معنے ان کو چھوڑ دیتا تھا (کترا جاتا تھا)[2] وکان لہ ثمر میں ثمر سے مراد سونا روپا ہے، دوسروں نے کہا ثمر ثمرہ (یعنے پھل) کی جمع ہے[3] باخع کا معنے ہلاک کرنے والا اسفا ندامت اور رنج سے کہف پہاڑ کا کھوہ یا غار الرقیم لکھا ہوا یعنے مرقوم یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے رقم سے[4] ربطنا علی قلوبھم ہم نے ان کے دلوں میں صبر ڈالا جیسے سورۂ قصص میں ہے لولا ان ربطنا علی قلبھا (وہاں بھی صبر کے معنے ہیں) شططا

[1] طبری کی روایت میں ہے کہ تشہد میں جو دعا کی جاتی ہے اس باب میں ممکن ہے کہ یہ آیت دو بار اتری ہو، ایک بار قرأت کے باب میں ایک بار دعا کے باب میں، اور اس طرح سے دونوں روایتوں میں توفیق ہو جائے گی واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] مشہور قرأت وکان لہ ثمر بہ فتح ثاء اور میم ہے، اور یعقوب نے بضم ثاء اور سکون میم پڑھا ہے ۱۲ منہ رح [4] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رقیم اس وادی کا نام تھا جہاں اصحاب کہف رہتے تھے، سعید نے کہا رقیم وہ تختہ جس پر اصحاب کہف کے نام لکھے ہوئے ہیں، یہ تختہ غار کے پاس لگا ہوا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

إِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَقْتَ بِهِ
تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ
فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ
مِثْلُ زَكْوَةٍ وَزِكَاءٍ الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ
جَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ
الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ أَصَدَ الْبَابَ
وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ أَحْيَيْنَاهُمْ أَزْكَى أَكْثَرُ
وَيُقَالُ أَحَلُّ وَيُقَالُ أَكْثَرُ رَيْعًا قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ
سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ اللَّوْحُ مِنْ
رَصَاصٍ كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ
طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى
آذَانِهِمْ فَنَامُوا وَقَالَ غَيْرُهُ وَأَلَتْ تَئِلُ
تَنْجُو وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْئِلًا مَحْرِزًا لَا
يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا لَا يَعْقِلُونَ،

باب ۲۸۶ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا،

۷۰۷، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رض
أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

حد سے بڑھ جانا مرفق جس چیز پر تکیہ لگائے تزاور، زور سے
نکلا ہے، یعنی جھک جاتا تھا، اسی سے ہے ازور یعنی بہت جھکنے والا
فجوۃ کشادہ جگہ اسکی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسے زکوۃ کی جمع
ہے زکاء ہے وصید آنگن صحن اسکی جمع وصائد اور وصد ہے بعضوں
نے کہا وصید دروازہ مؤصدۃ بند کی ہوئی، عرب لوگ کہتے ہیں
آصد الباب اور اوصد الباب یعنی دروازہ بند کر دیا[۵۱] بعثناھم ہم
نے اُن کو زندہ کیا، ازکیٰ طعاماً یعنی جو بستی کی اکثر خوراک ہے یا
جو کھانا خوب حلال کا ہو یا خوب پک کر بڑھ گیا ہو اکلہا میوہ اپنا
یہ ابن عباسؓ نے کہا ولم تظلم میوہ کم نہیں ہوا، اور سعید بن جبیر نے
ابن عباسؓ سے نقل کیا رقیم وہ ایک تختی ہے سیسے کی اس پر اُس وقت
کے حاکم نے اصحاب کہف کے نام لکھ کر اپنے خزانہ میں ڈال دی تھی[۵۲]
فضرب اللہ علی اذانہم اللہ نے اُنکے کان بند کر دیئے (اُن پر پردہ ڈال
دیا) وہ سو گئے، ابن عباسؓ کے سوا اور لوگوں نے کہا موئلا وال یئل
سے نکلا ہے (یعنی نجات پائے) اور مجاہد نے کہا موئل محفوظ مقام لا
یستطیعون سمعاً، عقل نہیں رکھتے[۵۳] .

باب وکان الانسان اکثر شیء جدلا کی تفسیر۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن
ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے
انہوں نے ابن شہاب سے، کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسین نے
خبر دی اُن کو اُن کے والد امام حسین رضؓ نے انہوں نے حضرت علیؓ سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُنکے اور حضرت فاطمہؓ کے پاس

۵۱ اگرچہ مؤصدۃ کا لفظ اس سورت میں نہیں ہے بلکہ سورۂ ہمزہ میں ہے، مگر وصید کی مناسبت سے اُس کو بھی بیان کر دیا ۱۲ منہ ۵۲ اس کو ابن منذر نے وصل کیا، یہ تفسیر اوپر ہونا تھی جہاں رقیم کے معنے بیان کئے ہیں شاید کاتب نے غلطی سے یہاں لکھ دی ۱۲ منہ ۵۳ اس کو فریابی نے مجاہد سے وصل کیا، یہ تفسیر بالازم ہے کیونکہ عقل کے یہی دو آلے ہیں سمع اور بصر جب آنکھوں پر پردہ ہو کان بہرے ہوں تو عقل کیا کام کریگی، بعضوں نے کہا اعین سے عقل کی آنکھیں مراد ہیں ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ قَالَ اَلَا تُصَلِّیَانِ رَجْمًا بِالْغَیْبِ لَمْ یَسْتَبِنْ فُرُطًا نَدَمًا سُرَادِقُہَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَۃِ الَّتِیْ تُطِیْفُ بِالْفَسَاطِیْطِ یُحَاوِرُہٗ مِنَ الْمُحَاوَرَۃِ لٰکِنَّا ہُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ اَیْ لٰکِنْ اَنَا ہُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ ثُمَّ حَذَفَ الْاَلِفَ وَاَدْغَمَ اِحْدَی النُّوْنَیْنِ فِی الْاُخْرٰی زَلَقًا لَا یَثْبُتُ فِیْہِ قَدَمٌ ہُنَالِکَ الْوَلَایَۃُ مَصْدَرُ الْوَلِیِّ عُقْبًا عَاقِبَۃً وَعُقْبٰی وَعُقْبَۃٌ وَّاحِدٌ وَہِیَ الْاٰخِرَۃُ قِبَلًا وَقُبُلًا وَقَبَلًا اسْتِئْنَافًا لِیُدْحِضُوْا لِیُزِیْلُوْا الدَّحْضُ الزَّلَقُ۔

باب ۲۸۷ قَوْلِہٖ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰہُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا زَمَانًا وَجَمْعُہٗ اَحْقَابٌ۔

۴۰۸، حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِکَالِیَّ یَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰی صَاحِبَ الْخَضِرِ لَیْسَ ہُوَ مُوْسٰی صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

تشریف لائے، فرمایا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے، (اخیر حدیث تک[۱]) رجمًا بالغیب یعنی سُنی سُنائی، اُن کو خود کچھ علم نہیں، فُرُطًا ندامت شرمندگی سُرادقہا یعنے قناتوں کی طرح، سب طرف سے اُن کو آگ گھیرلے گی جیسے کوٹھڑی کو سب طرف سے خیمے گھیر لیتے ہیں یُحاورہٗ محاورہ سے نکلا ہے (یعنے گفتگو کرنا تکرار کرنا) لٰکنا ہو اللہ ربی اصل میں لٰکن انا ہو اللہ ربی، انا کا ہمزہ حذف کرکے نون کو نون میں ادغام کر دیا لٰکنّا ہو گیا۔ خلالہما نہرًا یعنے بینہما ان کے بیچ میں نہر لگا چکنا صاف جس پر پاؤں پھسلے (جمے نہیں) ھُنالک الولایۃ، ولایۃ ولی کا مصدر ہے، عقبًا عاقبت، اس طرح عقبیٰ اور عقبہ سب کا ایک معنی ہے یعنی آخرت، قِبلًا اور قُبُلًا اور قَبلًا تینوں طرح پڑھا ہے، یعنے سامنے آنا۔ لیدحضوا دحض سے نکلا ہے، یعنے پھسلانا (مطلب یہ ہے کہ حق بات کو ناحق کریں)

باب واذ قال موسٰی لفتٰہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبًا کی تفسیر۔ حقبا کا معنی زمانہ اُس کی جمع احقاب (بعضوں نے کہا حقب اسی سال یا ستر سال کا ہوتا ہے۔)

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی، میں نے ابن عباسؓ سے کہا نوف بکالی (جو کعب احبار کا بیٹا تھا) کہتا ہے، جو موسٰی خضر سے ملے تھے، وہ بنی اسرائیل کے موسٰی نہ تھے (بلکہ دوسرے شخص تھے، موسٰی بن میشا بن

---

[۱] یہ پوری حدیث باب التہجد کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے، امام بخاری نے اتنا ٹکڑا بیان کرکے پوری حدیث کی طرف اشارہ کر دیا، اس کا تتمہ یہ ہے کہ حضرت علی نے کہا، یا رسول اللہ ہماری جانیں اللہ کے اختیار میں ہیں وہ جب ہم کو جگانا چاہیگا جگا دیگا، یہ جواب سُن کر آپ لوٹ گئے کچھ نہیں فرمایا، اور ران پر ہاتھ مار کر یہ آیت پڑھتے جاتے تھے وکان الانسان اکثر شیء جدلًا ۱۲ منہ رح

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مُوْسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِيْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوْتًا فَتَجْعَلُهٗ فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِيْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰٓى إِذَآ أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَّأَمْسَكَ اللّٰهُ

افرائیم بن یوسف بن یعقوب) انہوں نے کہا جھوٹا ہے اللہ کا دشمن[1] مجھ سے خود ابی بن کعب (صحابی) نے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطبہ سُنایا، کسی نے اُن سے پوچھا، اب لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے، انہوں نے کہا مَیں ایسا کہنے پر اللہ نے اُن پر عتاب فرمایا۔ اُن کو چاہئے تھا، اللہ پر سونپ دینا (یوں کہنا اللہ جانتا ہے) تب اللہ تعالیٰ نے اُن پر وحی بھیجی کہ جہاں دو دریا (فارس اور روم کے) ملتے ہیں وہاں میرا ایک بندہ (خضرؑ) ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے، حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا، پروردگار مَیں اُس بندے تک کیسے پہنچوں[2] حکم ہوا زنبیل میں ایک مچھلی رکھ لے، پھر یہ مچھلی جہاں پر گم ہو جائے (زندہ ہو کر دریا میں اچک جائے) وہیں وہ بندہ تجھ سے ملے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا مچھلی (مردہ نمک میں لگی ہوئی) زنبیل میں رکھی، اور خضر کی تلاش میں روانہ ہوئے، اُن کے ساتھ اُن کے خادم حضرت یوشع بھی گئے۔ جب صخرے (پتھر) کے پاس پہنچے، اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے، اُدھر مچھلی زنبیل میں تڑپی، اور تڑپ کر دریا میں جا گری، اُس نے دریا کا عجیب رستہ لیا، جہاں یہ مچھلی گئی وہاں اللہ تعالےٰ نے

[1] حالانکہ نوف مسلمان تھے مگر حدیث کے خلاف کہنے پر اُن کو ابن عباسؓ نے اللہ کا دشمن قرار دیا، بعضوں نے کہا تغلیظاً کہا اور معنی حقیقی مراد نہیں ہیں، غرض حدیث کے خلاف چلنے والوں کو اللہ کا دشمن کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] دیکھنا چاہئے کہ علم کیسی نعمت ہے، حضرت موسیٰ نے یہ سنتے ہی کہ خضر علیہ السلام کو مجھ سے زیادہ علم ہے، اُن سے ملنے کی فکر کی، اور ہر قسم کی تکلیف سفر وغیرہ کی گوارا کی۔ علم ایسی چیز ہے جس کے لئے آدمی مشرق سے مغرب تک سفر کرے تو بھی بہت نہیں، علم ہی سے دنیا کی تمام قومیں دوسری قوموں کی جو بے علم تھے سرتاج بن گئیں، افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں جیسی بے قدری علم اور عالموں کی ہے مسلمانوں میں ہے ویسی کسی قوم میں نہیں ہے۔ علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا تو کجا اگر ان میں کوئی عالم کسی ملک سے آجاتا ہے تو یہ اُلٹے اُس کے دشمن ہو جاتے ہیں، اُس کے نکالنے اور معزول کرانے کے فکر میں رہتے ہیں، وجہ یہ کہ عالم اپنے علم کی وجہ سے جاہلوں کو حقیر سمجھتا ہے، اور یہ سمجھنا حق بجانب ہے۔ اس لئے جاہل یہ نہیں چاہتے کہ عالم کو کوئی درجہ یا مرتبہ حاصل ہو، کیونکہ عالم کے سامنے تحریر اور تقریر ہر چیز میں اُن کو دبا رہنا پڑتا ہے۔ یا اللہ ہمارے بادشاہوں اور نوابوں اور رئیسوں کو اہل یورپ کی طرح علم اور کمال حاصل کرنے کا اور عالموں اور حکیموں کی قدر و منزلت کرنے کا شوق عطا فرما ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ
عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ
نَسِيَ صَاحِبُهُ اَنْ يُّخْبِرَهُ بِالْحُوْتِ
فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا
حَتّٰۤى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوْسٰى
لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا
مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ
يَجِدْ مُوْسٰى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ
الْمَكَانَ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ
لَهٗ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى
الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ
مَآ اَنْسَانِيْهِ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ
اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي
الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوْتِ
سَرَبًا وَّلِمُوْسٰى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ
مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا
عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا
يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَآ
اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى
ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ
وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا
مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْۤ اِسْرَآئِيْلَ
قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا
عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوْسٰى اِنِّيْ

پانی کی روانی روک دی، پانی ایک طاق کی طرح اُس پر بن گیا،
(یہ حال یوشع اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے) جب موسیٰ
علیہ السلام جاگے تو یوشع مچھلی کا قصّہ اُن سے کہنا بھول گئے،
اور موسیٰ علیہ السلام اور یوشع باقی رات دن اُدھر چلتے رہے،
دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوشع سے (کہا) ارے یار!
ذرا ناشتا تو نکالو، ہم تو اس سفر سے بالکل تھک گئے ہیں،
آنحضرت صلعم نے فرمایا موسیٰؑ کو تھکن اُسوقت سے شروع ہوئی
جب کہ وہ اُس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا اللہ
تعالیٰ نے اُن کو حکم دیا تھا، خیر یوشع نے اُسوقت کہا اجی میاں!
ہم نے جب (کل) پتھر کے پاس دم لیا تھا تو (وہاں) مچھلی کا قصّہ گذرا
لاحول ولاقوۃ الا باللہ، میں تو تم سے مچھلی کا قصّہ ہی کہنا بھول
گیا، اور شیطان ہی نے مجھ کو یہ قصّہ کہنا بھلا دیا، آنحضرتؐ
نے فرمایا مچھلی نے تو دریا میں اپنا راستہ لیا، اور موسیٰؑ اور یوشعؑ
کو (مچھلی کا نشان جو پانی میں اب تک موجود تھا) دیکھ کر تعجب
ہوا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ارے یار یہی تو ہمارا مطلب تھا (ہم
ناحق آگے بڑھ آئے) خیر اب دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر
لوٹے، اپنے قدموں کے نشان دیکھتے جاتے اور چلتے جاتے یہاں
تک کہ پھر اُسی پتھر کے پاس پہونچے، وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ
کپڑا اوڑھے لپٹے بیٹھا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو سلام
کہا، وہ کہنے لگا (تم کون ہو؟) تمہارے مُلک میں سلام کی رسم کہاں
سے آئی، کہا کہ میں موسیٰ ہوں، اُس نے کہا بنی اسرائیل کے
موسیٰؑ انہوں نے کہا، ہاں، میں تمہارے پاس اس غرض سے آیا
ہوں کہ تم کو جو ہدایت کی باتیں اللہ تعالیٰ نے سکھلائی ہیں، وہ مجھ
کو بتلاؤ، اُس نے کہا تم سے بھلا وہ باتیں دیکھ کر صبر کیسے ہوگا
سنو موسیٰ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ ایک قسم کا علم دیا ہے،

عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ لَمْ يَفْجَاْ اِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ بِالْقَدُوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ

جس کو تم پوری طرح سے نہیں جانتے [۱] اور تم کو ایک قسم کا علم دیا ہے جس کو میں پوری طرح سے نہیں جانتا [۲] موسیٰ علیہ السلام نے کہا، نہیں میں انشاء اللہ تعالیٰ صبر کروں گا، اور کسی بات میں تم سے اختلاف نہیں کرنے کا، خضر علیہ السلام نے کہا اچھا تو اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو، تو میری کسی بات پر کوئی اعتراض نہ کرنا جب تک میں خود اُس کی حقیقت تم سے بیان نہ کروں (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ منظور کیا) اور دونوں سمندر کے کنارے کنارے روانہ ہوئے، اتنے میں ایک کشتی دکھلائی دی، کشتی والوں نے خضرؑ کو پہچان کر بے نول (بے کرایہ) اُن کو بٹھا لیا (اُن کے کہنے سے موسیٰؑ اور یوشع کو بھی سوار کر لیا) جب سب کشتی پر چڑھ گئے تو تھوڑی ہی دیر گذری تھی، تو خضرؑ نے کیا کیا بسولا لے کر کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا اور اُس کو عیب دار کر دیا حضرت موسیٰ (سے صبر نہ ہو سکا) کہنے لگے ان کشتی والوں نے تو ہم پر احسان کیا، بے نول ہم کو بٹھا لیا اور تو نے (احسان کا بدلہ) یہ کیا اُن کی کشتی خراب کر دی، تو نے اُن کو ڈبانا چاہا واہ وا۔ یہ تو تو نے عجیب کام کیا، خضرؑ نے کہا کیا میں نہیں کہتا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا معاف کرو، میں بھول گیا، ایسی سختی بھی مجھ پر نہ کرو، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اعتراض تو موسیٰ علیہ السلام نے بیشک بھولے سے کیا تھا (اُن کو اپنی شرط کا خیال نہ رہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چڑیا آئی اُس نے جہاز کے

---

[۱] تمہارا طریق اور، میرا طریق اور، میں خاص باتوں کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں، تم ہدایت عام کے لئے بھیجے گئے ہو۔ ہر بات پر اعتراض کرو گے جس کو تم بظاہر خلاف شرع پاؤ گے میں کہاں تک تم کو سمجھاتا رہوں گا ۱۲ منہ [۲] بعضے صوفیوں نے اس حدیث کی شرح میں یوں کہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صرف شریعت کا علم تھا اور حضرت خضر علیہ السلام کو حقیقت کا اور ہمارے پیغمبر صاحبؐ کو دونوں علم ملے تھے، میں کہتا ہوں یہ تقریر صحیح نہیں ہے، حضرت موسیٰ انبیاء اولوالعزم میں سے تھے اُن کو تو حقیقت کا علم نہ ہو، اور ادنیٰ ادنیٰ اولیاء اللہ کو نہ جانے یہ کیونکر ہو سکتا ہے، اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام کو شریعت کا علم تو بالکل نہ ہو، تو حقیقت کا علم کیونکر ہو گا۔ حقیقت بغیر شریعت کے زندقہ اور الحاد ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذَا أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ

کنارے بیٹھ کر سمندر میں چونچ ماری، خضرؑ نے کہا موسیٰؑ میرے اور تمہارے علم کی اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے یہی مثال ہے، اس چڑیا نے اپنی چونچ میں سمندر کا کتنا پانی لیا اتنا ہی ہم تم دونوں نے اللہ تعالیٰ کے دریائے علم میں سے لیا ہے، خیر پھر وہ جہاز سے نکلے اور سمندر کے کنارے کنارے روانہ ہوئے، راستہ میں خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا[1] خضر علیہ السلام نے کیا کیا اُس کا سر پکڑ کر گردن سے اکھیڑ اُس کو مار ڈالا، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رہا نہ گیا کہنے لگے (ارے بھائی) یہ تو نے کیا کیا ایک ناحق خون کا مرتکب ہوا، یہ تو بڑی خرابی تو نے کی۔ خضرؑ نے کہا، میں نے نہیں کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکنے کا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا یہ کام تو پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا[2] موسیٰ علیہ السلام نے کہا خیر جو ہونا تھا وہ ہوا۔ اب اگر میں تجھ پر کوئی اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بیشک تیرا عذر معقول ہے، خیر پھر دونوں چلے، چلتے چلتے ایک بستی میں[3] پہنچے، وہاں کے لوگوں سے کھانے کا سوال کیا انھوں نے کھانا نہیں کھلایا (ضیافت سے انکار کیا) اتفاق سے وہاں ایک دیوار (پرانی ہو کر) گرا ہی چاہتی تھی، خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اُس کو سیدھا کر دیا (یہ اُن کی کرامت تھی) موسیٰ علیہ السلام کہہ اُٹھے (واہ واہ) ان لوگوں کے ملک میں ہم آئے (مسافر تھے) انہوں نے ہم کو کھانا تک نہیں کھلایا، ضیافت نہیں کی[4] تو چاہتا تو اس کی مزدوری اُن سے لے لیتا (اسی سے ہم اپنا کھانا کرتے) خضر علیہ السلام نے کہا، بس جدائی کی گھڑی آن پہنچی اخیر قصے ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا تک۔

---

[1] کہتے ہیں اُس کا نام جیسُو یا میسُو یا منسُو یا میسون یا شمعون تھا ۱۲ منہ رح [2] پہلا تو مال کا نقصان تھا۔ یہ جان کا نقصان ۱۲ منہ رح [3] انطاکیہ یا آذربیجان یا ایلہ یا برقہ یا ناصرہ یا اندلس ۱۲ منہ رح [4] ان کی دیوار مفت درست کر دینا کیا ضرورت تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ۔

بَابُ ۲۸۸ قَوْلِهِ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرَهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَلُونِي قُلْتُ أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي قَالَ قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو تو آرزو رہ گئی کاش موسےٰ صبر کئے رہتے (خاموش رہتے) تو اللہ تعالےٰ دونوں کے اور زیادہ حالات (عجائبات) ہم سے بیان کرتا سعید بن جبیر نے کہا ابن عباسؓ یوں پڑھتے وکان امامھم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا[۱]

اور یوں پڑھتے واما الغلام فکان کافرا وکان ابواہ مؤمنین[۲]

باب فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا کی تفسیر سرب (بفتحتین) رستہ یعنی مذہب طریق اسی سے ہے۔ سارب بالنہار یعنی دن کو رستہ چلنے والا۔

ہم سے ابراہیم بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو یعلےٰ بن مسلم نے خبر دی اور عمرو بن دینار نے ان دونوں نے سعید بن جبیر سے ایک دوسرے پر کچھ زیادہ کرتے ہیں ابن جریج نے کہا میں نے اوروں سے بھی سنا وہ بھی سعید بن جبیر سے نقل کرتے تھے انہوں نے کہا ہم ابن عباسؓ کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا مجھ سے (دین کی باتیں جو پوچھنا چاہتے ہو) پوچھو میں نے کہا ابو عباسؓ میں تم پر صدقے، کوفہ میں ایک واعظ ہے جس کو نوف بکالی کہتے ہیں وہ کہتا ہے، جو موسیٰ خضر سے ملے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ (مشہور پیغمبر) نہ تھے، ابن جریج نے کہا عمرو بن دینار نے یوں روایت کی، ابن عباسؓ نے یہ سن کر کہا (کمبخت) جھوٹا ہے اللہ کا دشمن اور یعلی نے یوں کہا ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے

[۱] مشہور قرأت میں صالحہ کا لفظ نہیں ہے ۱۲ [۲] مشہور قرأت یوں ہے اما الغلام فکان ابواہ مؤمنین ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسٰى
رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَّرَ
النَّاسَ يَوْمًا حَتّٰى إِذَا فَاضَتِ الْعُيُونُ
وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلّٰى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ
أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ
إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللّٰهِ قِيلَ بَلٰى
قَالَ أَيْ رَبِّ فَأَيْنَ قَالَ بِمَجْمَعِ
الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عَلَمًا
أَعْلَمُ ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرٌو قَالَ
حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ وَقَالَ
لِي يَعْلٰى قَالَ خُذْ نُونًا مَيِّتًا حَيْثُ
يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَأَخَذَ حُوتًا
فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ
لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ
يُفَارِقُكَ الْحُوتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَ
كَثِيرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ
وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ
نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا
هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ
إِذْ تَضَرَّبَ الْحُوتُ وَمُوسٰى نَائِمٌ
فَقَالَ فَتَاهُ لَا أُوقِظُهُ حَتّٰى إِذَا
اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَضَرَّبَ

ابی بن کعب نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰؑ جو اللہ کے پیغمبر تھے انہوں
نے ایک دن وعظ کہی، جب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہ
نکلے اور دل پگھل گئے تو حضرت موسیٰؑ پیٹھ موڑ کر چلے (وعظ ختم
کی) ایک شخص (نام نامعلوم) اُن سے جا کر ملا کہنے لگا اللہ کے
پیغمبر یہ تو بتلاؤ، ساری زمین میں تم سے زیادہ علم والا بھی کوئی
ہے، انہوں نے کہا نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس بات پر حضرت موسیٰؑ
پر عتاب کیا، ان کو چاہئے تھا یوں کہنا اللہ تعالیٰ جانتا ہے (مجھے
کیا معلوم) تب حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ تم سے بڑھ کر ایک عالم موجود
ہے حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہاں ارشاد ہوا جہاں پر دو سمندر (فارس
اور روم) کے ملتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا پروردگار کوئی
ایسی نشانی بتلا جس سے میں اُس شخص تک پہنچ جاؤں[1]، ابن جریج کہتے
ہیں اب عمرو بن دینار نے یوں روایت کی، ارشاد ہوا جہاں پر مچھلی
تیری (زنبیل سے) چل دے، اور یعلیٰ نے یوں روایت کی، ارشاد ہوا
ایک مردہ مچھلی اپنے ساتھ رکھ لے جہاں پر اس میں جان پڑ جائے[2]
آخر حضرت موسیٰؑ نے ایک مچھلی ٹوکری میں رکھی، اور اپنے خادم یوشع
سے کہا میں تجھ کو اتنی تکلیف دیتا ہوں[3] جہاں یہ مچھلی (زنبیل سے)
نکل کر چل دے وہیں مجھ کو خبر دینا۔ خادم نے کہا یہ کونسی بڑی تکلیف
ہے (میں ضرور خبر کروں گا)، اللہ تعالیٰ کے اس قول واذ قال موسیٰ
لفتٰہ سے یہی مراد ہے، فتا سے یوشع بن نون مراد ہیں، سعید بن
جبیر نے (اپنی روایت میں) یوشع کا نام نہیں لیا، خیر حضرت موسیٰؑ ایک
پتھر کے سائے سیلی جگہ میں بیٹھے سو گئے تھے، اتنے میں مچھلی زنبیل
میں تڑپی (تڑپ کر دریا میں جا رہی) خادم نے (اپنے دل میں) کہا،
موسیٰؑ کو جگانے سے کیا فائدہ جب بیدار ہوں گے تو کہہ دیں گے جب

[1] وہیں وہ شخص ملے گا ۱۲ منہ رحمہ [2] تل کر نمک لگا کر ۱۲ منہ [3] اس مچھلی کا خیال رکھیو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الْحُوتُ حَتّٰى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ
اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتّٰى كَأَنَّ
أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرٌو هٰكَذَا
كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ
إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ
لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ
قَدْ قَطَعَ اللّٰهُ عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ
هٰذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا
فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ
أَبِي سُلَيْمَانَ عَلٰى طِنْفِسَةٍ خَضْرَاءَ
عَلٰى كَبِدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ
مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ
رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ مُوسٰى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ
وَقَالَ هَلْ بِأَرْضِي مِنْ سَلَامٍ مَنْ أَنْتَ
قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي
إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ
قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ
التَّوْرَاةَ بِيَدَيْكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ
يَا مُوسٰى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لَكَ

موسیٰ ع بیدار ہوئے تو خادم یہ حال کہنا بھول گیا، مچھلی تو تڑپ کر دریا
میں چل دی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے دریا کی روانی اُس پر
روک دی[51] اور مچھلی کا نشان پتھر پر (جس پر سے گئی تھی) بن گیا ابن
جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے یوں ہی روایت کی کہ اُس کا
نشان پتھر پر بن گیا اور دونوں انگوٹھوں اور کلمہ کی انگلیوں کو ملا
کر ایک حلقہ کی طرح اُس کو بتلایا[52] ہم تو بھائی اس سفر سے تھک
گئے، تب خادم نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تھکن دُور کر دی[53] ابن
جریج نے کہا یہ فقرہ (اللہ نے تمہاری تھکن دُور کر دی) سعید کی روایت
میں نہیں ہے۔ پھر حضرت موسیٰ ع اور انکے خادم دونوں لوٹے (مچھلی کی جگہ
پر آئے) وہاں خضر سے ملاقات ہوئی، ابن جریج نے کہا عثمان بن
ابی سلیمان نے یوں روایت کی، کہ خضر ایک سبز زین پوش پر عین
دریا میں بیٹھے ہوئے تھے، اور سعید بن جبیر نے یوں روایت کی اپنا
کپڑا اوڑھے لپیٹے کپڑے کا ایک سرا تو اُن کے پاؤں تلے تھا، دوسرا
سر اُن کے تلے، خیر موسیٰ ع نے انکو سلام کیا، خضر نے منہ پر سے کپڑا اٹھایا
پوچھا اس سرزمین میں سلام کا رواج کہاں ہے (وہ ملک کافروں کا
ہوگا) تم کون شخص ہو، موسیٰ ع نے کہا میں موسیٰ ہوں، خضر نے پوچھا
بنی اسرائیل کے موسیٰ، اُنہوں نے کہا ہاں، خضر نے کہا تم کیوں آئے
کیا مطلب، موسیٰ نے کہا میں اس غرض سے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے
جو ہدایت کا علم تم کو دیا ہے اسمیں سے کچھ مجھ کو بھی سکھلاؤ، خضر نے کہا
موسیٰ تم کو یہ بس نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو توراۃ شریف عنایت
فرمائی، تم پر وحی اُترا کرتی ہے، موسیٰ بات یہ ہے مجھ کو ایک علم ہے

---

۵۱ یعنی مچھلی دریا میں جب چلی جاتی ہے تو پانی پھر مل کر برابر ہو جاتا ہے، لیکن یہ روانگی رُک گئی، پانی ایک طاق کی طرح بن گیا۔ اور مچھلی کا نشان اُس کے اندر باقی رہا، بعضوں نے کہا پانی کا بہنا موقوف ہو گیا، اور مچھلی کے گرد پانی تھم کر رہ گیا، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی چیز اُس میں سے گئی ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ سمندر کا پانی بہتا نہیں ہے ۱۲ منہ رح ۵۲ بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام باقی دن اور باقی رات چلتے رہے آخر تھکنے لگے ۱۲ منہ ۵۳ تم اپنے مطلب کو پہنچ گئے، اور مچھلی کا قصہ بیان کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَأَخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا عِلْمِي وَمَا عِلْمُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ إِلَى أَهْلِ هَذَا السَّاحِلِ الْآخَرِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ قَالَ قُلْنَا لِسَعِيدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا نَحْمِلُهُ بِأَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيهَا وَتِدًا قَالَ مُوسَى أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُنْكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالْوُسْطَى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يَعْلَى قَالَ سَعِيدٌ وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا

جس کا پورا پورا سیکھنا تم کو سزاوار نہ ہوگا۔ اور تم کو ایک علم ہے جس کا پورا پورا سیکھنا میرے لئے مناسب نہ ہوگا[۱] اتنے میں ایک پرندہ آیا اُس نے اپنی چونچ سے سمندر کا کچھ پانی پی لیا۔ خضرؑ نے کہا خدا کی قسم ہم تم دونوں کے علم کی اللہ تعالیٰ کے علم سے ایسی ہی نسبت ہے جیسے اس پرندے نے جو پانی لیا اسکی نسبت سمندر سے ہے۔ دونوں رستے میں ایک کشتی پر چڑھے، وہاں چھوٹی چھوٹی کشتیاں تھیں جو لوگوں کو ایک بندر سے دوسرے بندر تک لے جاتی تھیں (سمندر کے کنارے کنارے چلتی رہتیں) کشتی والوں نے خضر کو پہچانا کہنے لگے یہ اللہ کے نیک بندے ہیں یعلیٰ نے کہا ہم نے سعید سے یوں کہا یعنی خضر انہوں نے کہا ہاں کشتی والوں نے کہا ہم ان سے کرایہ نہیں لینے کے (اور مفت اُن کو سوار کر لیا) خضر نے کیا کیا کشتی کا ایک تختہ چیر ڈالا اسمیں سوراخ کر دیا پھر پانی بند کرنے کیلئے) اسمیں ایک میخ ٹھونک دی (کشتی کو عیب دار کر دیا) موسیٰؑ نے اُسی وقت اعتراض کیا۔ کہنے لگے (واہ جی واہ آپ نے یہ کیا کیا) کشتی میں سوراخ کر دیا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کشتی والوں کو ڈبا دیں (نیکی کے بدل برائی) یہ تو عجیب کام کیا، مجاہد نے اِمْرًا کا معنی بُرا کام کیا، خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا۔ حقیقت میں پہلا اعتراض تو موسیٰؑ نے بھولے سے کیا تھا اور دوسرا اعتراض پر انہوں نے خود شرط کی کہ اگر اب سے اعتراض کروں تو مجھ کو ساتھ نہ رکھنا، اور تیسرا اعتراض انہوں نے جان بوجھ کر کیا[۲] خیر موسیٰؑ نے کہا بھائی میں بھول گیا تھا بھول چوک پر گرفت نہ کرو، اور اتنی سختی مجھ پر مت ڈالو، بعد اسکے دونوں نے ایک بچہ کو دیکھا خضرؑ نے اسکو مار ڈالا، یعلیٰ نے سعید سے یوں روایت کی کہ

---

[۱] پورے پورے کی قید اس لئے بڑھائی کہ آخر شریعت کا ضروری علم تو ہر شخص کیلئے ضرور ہے، اتنا تو حضرت خضرؑ بھی ضرور جانتے ہونگے، اسی طرح علم باطن بھی بقدر ضرورت ہر پیغمبر کو ہوتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ضرور اُس سے واقف ہونگے ۱۲ منہ رح [۲] اسکے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اصرار کیا کہ مجھ کو اپنے ساتھ رکھو، اور قول اقرار ہوگئے ۱۲ منہ رح [۳] ناحق محنت کو دیکھ کر وہ صبر نہ کر سکے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ظَرِيْفًا فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ بِالسِّكِّيْنِ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَرَاَهَا زَكِيَّةً زَاكِيَةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَهٗ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيْدٌ اَجْرًا نَاْكُلُهٗ وَكَانَ وَرَآءَهُمْ وَكَانَ اَمَامَهُمْ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُوْنَ عَنْ غَيْرِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ هُدَدُ بْنُ بُدَدٍ وَالْغُلَامُ الْمَقْتُوْلُ اسْمُهٗ يَزْعُمُوْنَ جَيْسُوْرُ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا فَاَرَدْتُ اِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهٖ اَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْا اَصْلَحُوْهَا فَانْتَفَعُوْا بِهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ سَدُّوْهَا بِقَارُوْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ بِالْقَارِ كَانَ

خضر نے بچوں کو دیکھا جو کھیل رہے تھے، انہوں نے کیا کیا ایک کافر اچھے عقل مند (یا پیارے) بچے کو لیکر لٹایا اور چھری سے اس کا گلا کاٹ ڈالا، موسیٰ نے کہا اجی یہ تم نے کیا کیا، ناحق ایک جان کا خون کیا ابھی اس جان نے کوئی گناہ بھی نہیں کیا تھا (معصوم جان تھی) ابن عباسؓ نے اس آیت میں دونوں طرح پڑھا ہے نفساً زکیۃ اور نفساً زاکیۃ زاکیۃ کا معنی اچھا خاصا (یا مسلمان)[1] جیسے کہتے ہیں غلاماً زکیاً[2] خیر پھر دونوں روانہ ہوئے (ایک بستی میں پہنچے) ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی، خضر نے اُس کو سیدھا کر دیا، سعید نے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتلایا یعنے خضر نے ہاتھ سے اُس کو سیدھا کر دیا، یعلی نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید نے یوں کہا کہ خضر نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی، موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا خضر سے کہنے لگے، تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے سعید نے کہا اس مزدوری میں سے اپنا کھانا کرتے، اب جو قرآن میں ہے وکان ورائہم تو ورائہم کا معنے اما مہم یعنی اُن کے آگے، ابن عباسؓ نے وکان امامہم ملک پڑھا ہے، ابن جریج نے کہا، راویوں نے سعید کے سوا اور دوسرے یوں نقل کیا کہ اُس بادشاہ کا نام ہدد بن بدد تھا، اور وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا اُس کا نام جیسور تھا، خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کشتی خراب کرنے کی یہ غرض بیان کی میرا مطلب یہ تھا کہ جب یہ کشتی اُس ظالم بادشاہ کے سامنے جائے تو وہ عیب دار سمجھ کر اُس کو چھوڑ دے، آگے بڑھ کر یہ کشتی والے اُس کو درست کر لیں، اور اس سے فائدہ اُٹھائیں، بعضے راویوں نے یوں بیان کیا ہے کہ جب وہ (اُس بادشاہ کے آگے بڑھے) تو یہ سوراخ ایک شیشہ لگا کر بند کر دیا[3] بعضوں نے کہا ڈامر لگا کر بند کر دیا کان ابواہ مؤمنین یعنی اس لڑکے کے

---

[1] بعض روایتوں میں مسلمہ ہے بر تشدید لام جس کے معنے خاصا پورا، اور بعضوں میں مسلمہ بہ تخفیف لام یعنے مسلمان جان اور صحیح بہ تشدید لام ہے، کیونکہ دوسری روایتوں میں اسکی صراحت ہے کہ وہ بچہ کافر تھا ۱۲ منہ رح [2] یعنی اچھا خاصا ہوشیار لڑکا ۱۲ منہ رح [3] جو غریبوں کی کشتیاں چھین لیتا ۱۲ منہ [4] یعنے سوراخ کے برابر ایک شیشہ اس میں گھسیڑ دیا تو چھید بند ہو گیا یہ بالکل سہل ہے، اور قسطلانی کا یہ اعتراض کہ شیشے سے روزن کیونکر بند ہو سکتا ہے، یا کرمانی کی یہ توجیہ کہ شیشہ پیس کر اس میں آٹا وغیرہ ملا کر یہ سوراخ بند کیا بے ضرورت ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

اَبَوَاہُ مُؤْمِنَیْنِ وَکَانَ کَافِرًا فَخَشِیْنَا اَنْ یُّرْھِقَھُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا اَنْ یَّحْمِلَھُمَا حُبُّہٗ عَلٰی اَنْ یُّتَابِعَاہُ عَلٰی دِیْنِہٖ فَاَرَدْنَا اَنْ یُّبْدِلَھُمَا رَبُّھُمَا خَیْرًا مِّنْہُ زَکٰوۃً لِقَوْلِہٖ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ھُمَا بِہٖ اَرْحَمَ مِنْھُمَا بِالْاَوَّلِ الَّذِیْ قَتَلَ خَضِرٌ وَزَعَمَ غَیْرُ سَعِیْدٍ اَنَّھُمَا اُبْدِلَا جَارِیَۃً وَّاَمَّا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اِنَّھَا جَارِیَۃٌ،

ماں باپ ایماندار تھے، اور لڑکے کی قسمت میں (بڑے ہو کر) کافر ہونا لکھا تھا[1] تو ہم ڈرے کہیں اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں نہ پھنسائے، ماں باپ لڑکے کی محبت سے کفر میں نہ مبتلا ہو جائیں، ہم نے یہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر اچھا پاک صاف لڑکا انکو دے۔ حضرت خضر نے پاک صاف لڑکا اس لیے کہا کہ حضرت موسیٰ نے بھی ان پر یہی اعتراض کیا تھا کہ تو نے ایک پاک صاف (معصوم) جان کا خون کیا، اقرب رحما کا معنیٰ یہ ہے کہ اس دوسرے لڑکے پر ماں باپ پہلے لڑکے سے بھی زیادہ مہربان ہونگے جس کو خضرؑ نے قتل کر ڈالا، سعید بن جبیر کے سوا اور راویوں نے یوں کہا ہے کہ اُس لڑکے کے بدل اُن کے ماں باپ کو لڑکی ملی[2] اور داؤد بن ابی عاصم نے کئی شخصوں سے ایسا ہی روایت کیا کہ اُن کو لڑکی ملی[3]

باب ۲۸۹ قَوْلِہٖ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا ھٰذَا نَصَبًا اِلٰی قَوْلِہٖ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلًا حِوَلًا تَحَوُّلًا قَالَ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا اِمْرًا وَّنُکْرًا دَاھِیَۃً یَنْقَضَّ یَنْقَاضُ

باب قولہ فلما جاوزا قال لفتٰہ اٰتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھٰذا نصبًا کی تفسیر عجبًا تک صُنعًا کا معنے عمل حولاً پھر جانا قال ذٰلک ما کنا نبغ فارتدا علٰی آثارھما قصصًا امرًا کا معنیٰ عجیب بات نکرًا کا بھی یہی معنیٰ ہے ینقض اور ینقاض دونوں کا معنیٰ ایک ہے جیسے کہتے ہیں تنقاض السن

[1] لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ وہ لڑکا کافر تھا، مگر جب ماں باپ دونوں ایماندار تھے تو لڑکا کافر کیونکر سمجھا جا سکتا ہے، اس لئے مطلب یہ ہے کہ اُسکی قسمت میں بڑا ہو کر کافر ہونا لکھا تھا اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ جب قسمت میں اُس کے بڑا ہو کر کافر ہونا لکھا تھا تو قسمت کا لکھا ضرور پورا ہوتا ہے پھر وہ بچپنے میں مارا کیوں گیا، کیونکہ قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو پورا اختیار ہے کہ اسمیں جیسا چاہے ویسا تصرف کرے جیسے فرمایا یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہٗ ام الکتاب اور حدیث میں ہے الدعاء یرد القضاء البتہ علم الٰہی میں جو تھا وہ بدل نہیں سکتا، علم الٰہی میں یوں ہوگا کہ اگر یہ لڑکا بچپنے میں مارا نہ جائے تو بڑا ہو کر ضرور کافر ہوگا، مگر بچپنے میں ہی وہ مارا جائے گا ۱۲ منہ

[2] اُس لڑکی کے پیٹ سے ایک پیغمبر پیدا ہوئے، کہتے ہیں یہ پیغمبر شمعون تھے، اُن کی ماں کا نام حنہ تھا انہی سے بنی اسرائیل نے یہ کہا تھا ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللہ، کلبی نے کہا اس لڑکی کے پیٹ سے کئی پیغمبر پیدا ہوئے، بعضوں نے کہا ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے ۱۲ منہ رح

[3] نالائق لڑکے سے لڑکی بمراتب بہتر ہے، سعدی رح کہتے ہیں ؎ زناں باردار اے مرد ہوشیار ٭ اگر وقت ولادت مار زایند ٭ ازاں بہتر بہ نزدیک خردمند ٭ کہ فرزندانِ ناہموار زایند ٭ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ رُحْمًا مِنَ الرُّحْمِ وَهِيَ أَشَدُّ مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيِ الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ بِهَا،

یعنے دانت گر رہا ہے لتخذت اور لاتخذت (دونوں قرأتیں ہیں) دونوں کا معنیٰ ایک ہے رُحماً رُحم سے نکلا ہے جسکا معنے بہت رحمت تو یہ مبالغہ ہے رحمت کا، اور ہم سمجھتے ہیں (یا لوگ سمجھتے ہیں) کہ یہ رحیم سے نکلا ہے، اسی لئے مکہ کو ام رحم کہتے ہیں، کیونکہ وہاں پروردگار کی رحمت اُترتی ہے۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ بَلَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ

مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا مجھ سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰؑ خضرؑ سے نہیں ملے تھے (بلکہ وہ دوسرے موسیٰ تھے) تو انہوں نے کہا جھوٹا ہے اللہ کا دشمن، ہم سے خود ابی بن کعب صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ نے فرمایا موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطبہ سنایا ایک شخص نے اُن سے پوچھا سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجھ کو، اس بات پر اللہ تعالیٰ نے اُن پر عتاب فرمایا کیونکہ اُن کو چاہیئے تھا کہ اللہ پر حوالہ کرتا یوں کہنا اللہ جانتا ہے) خیر اُن پر وحی آئی کہ جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے[۱] موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، پروردگار میں اُس بندے تک کیونکر پہنچوں، ارشاد ہوا ایک مچھلی زنبیل میں رکھ جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے اُسی کے پیچھے پیچھے چلا جا (وہ بندہ مل جائے گا) حضرت موسیٰؑ اپنے خادم یوشع بن نون کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے، مچھلی بھی لے لی، جب پتھر پر پہنچے (جہاں دو دریا ملتے ہیں) تو دونوں اُتر پڑے، اور موسیٰ علیہ السلام اپنا سر ٹیک کر سو گئے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کے سوا دوسرے شخص (قتادہ)

[۱] جب حضرت خضر کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ وہ موسیٰ پیغمبر سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ تو اب یہ نقل کیونکر صحیح ہو سکتی ہے کہ اُنہوں نے حنفی فقہ سالہا سال میں سیکھی جیسے حنفیوں نے اپنی کتابوں میں لکھی ہے، اور حضرت خضر علیہ السلام کو استاذ ابوالقاسم قشیری سے بھی کئی درجہ کم کر دیا ہے کہ جو فقہ حضرت خضر نے ۳۰ سال میں سیکھی وہ قشیری نے تین سال میں تمام کر لی، نعوذ باللہ من الافراط والتفریط ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

قَالَ سُفْيَانُ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ
وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ
لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ
فَأَصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ
قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ
الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ
آتِنَا غَدَاءَنَا الْآيَةَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى
جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ
نُونٍ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي
نَسِيتُ الْحُوتَ الْآيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ
فِي آثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ
الْحُوتِ فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا
قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ
مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ وَ
أَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ
مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ
أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا
قَالَ الْخَضِرُ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ
اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ
عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ بَلْ
أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ
شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا
يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ

کی روایت میں یوں ہے[1] اس پتھر کی جڑ میں ایک چشمہ تھا جس کو زندگی
کا چشمہ کہتے تھے اس کا پانی جس (مردے پر پڑتا) وہ زندہ ہو جاتا،
اس مچھلی پر یہ پانی پڑا وہ بھی زندہ ہو کر حرکت کرنے لگی، اور اچھل کر
سمندر میں چل دی، جب حضرت علیہ السلام جاگے (وہاں سے آگے بڑھ گئے
تو اپنے خادم سے کہنے لگے، ذرا ہمارا ناشتہ لاؤ اخیر آیت تک، اور
موسیٰؑ کو تھکن اسی وقت سے معلوم ہوئی جب وہ اس مقام سے آگے بڑھ
گئے جہاں ان کو جانے کا حکم ملا تھا۔ خیر ان کے خادم یوشع بن نون کہنے
لگے، سنتے ہو جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے، تو میں مچھلی کا قصہ ہی تم
سے کہنا بھول گیا (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) پھر دونوں اپنے قدم
کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے، دیکھا تو سمندر کا پانی جہاں سے مچھلی
گئی تھی ایک طاق کی طرح بن گیا ہے، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے خادم کو تعجب ہوا، مچھلی کو رستہ ملا[2] جب پتھر تک پہنچے دیکھا تو
ایک شخص کپڑا اوڑھے لپیٹے بیٹھا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے اس کو سلام
کیا، اس نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا، موسیٰ علیہ السلام نے
کہا میں موسیٰ ہوں، اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ، موسیٰؑ نے کہا ہاں
میں اس لئے آیا ہوں، تمہارے ساتھ رہ کر جو علم تم کو سکھلایا گیا ہے میں
بھی سیکھوں، خضر نے کہا موسیٰؑ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک علم (شریعت
کا) تم کو دیا ہے، جس کو میں پورا پورا نہیں جانتا، اور مجھ کو ایک علم
(اسرار اور حقیقت کا) دیا جس سے تم پورے پورے واقف نہیں ہو، انہوں
نے کہا نہیں میں تو تمہارے ساتھ ضرور رہوں گا، خضر نے کہا اچھا تو جب
تک میں خود کسی بات کی حقیقت تم سے بیان نہ کروں تم کچھ نہ پوچھنا
(موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا) اب دونوں (مل کر) چلے، سمندر کے
کنارے کنارے جا رہے تھے اتنے میں ایک کشتی ملی، لوگوں نے خضرؑ کو

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ [2] ابن ابی حاتم کی روایت میں یوں ہے کہ جب موسیٰؑ لوٹے اور مچھلی کو پایا تو عصا سے پانی چیرتے ہوئے مچھلی کے پیچھے پیچھے چلے جہاں مچھلی پہنچتی وہاں کا پانی سوکھ کر پتھر کی طرح ہو جاتا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

نعرف الخضر فحملوهم في سفينتهم بغير
نول يقول بغير أجر فركبا في السفينة
قال ووقع عصفور على حرف السفينة
فغمس منقاره البحر فقال الخضر لموسى ما
علمك وعلمي وعلم الخلائق في علم الله
إلا مقدار ما غمس هذا العصفور منقاره
قال فلم يفجأ موسى إذ عمد الخضر إلى قدوم
فخرق السفينة فقال له موسى قوم حملونا
بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها
لتغرق أهلها لقد جئت الآية فانطلقا
إذا هما بغلام يلعب مع الغلمان فأخذ
الخضر برأسه فقطعه قال له موسى أقتلت
نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا
نكرا قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع
معي صبرا إلى قوله فأبوا أن يضيفوهما
فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض فقال
بيده هكذا فأقامه فقال له موسى إنا
دخلنا هذه القرية فلم يضيفونا ولم يطعمونا
لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق
بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع
عليه صبرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وددنا أن موسى صبر حتى يقص علينا
من أمرهما قال وكان ابن عباس يقرأ وكان
أمامهم ملك يأخذ كل سفينة صالحة

پہچان کر اُن کو (اور اُن کے دونوں ساتھیوں کو بے کرایہ سوار کر لیا۔
تینوں کشتی میں بیٹھ گئے، ایک چڑیا آئی اُس نے کشتی کے کنارے بیٹھ
کر سمندر میں چونچ ڈبائی، خضرؑ موسیٰؑ سے کہنے لگے، دیکھو میرا تمہارا
اور سارے جہان کا علم پروردگار کے علم سے یہی نسبت رکھتا ہے جو اس
چڑیا کی چونچ کی تری کی سمندر سے نسبت ہے، موسیٰ علیہ السلام کو ابھی
تھوڑی دیر نہیں گذری تھی، کہ خضر نے کیا کیا ایک بسولا لیا اور (آنکھ
بچا کر) کشتی میں سُوراخ کر دیا، موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ارے بھائی!
ان کشتی والوں بیچاروں نے تو ہم کو بے کرایہ بٹھا لیا، اور تو نے
کشتی ڈبانے کی نیت سے اُن کی کشتی میں سُوراخ کر دیا (واہ وا نیکی کا
بدلہ بُرائی) اخیر آیت تک، خیر پھر دونوں چلے، راستہ میں ایک لڑکا
ملا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضرؑ نے کیا کیا اُس کا سر
پکڑ کر کاٹ ڈالا، موسیٰؑ نے کہا واہ تم نے ایک معصوم جان کو ناحق مار
ڈالا، یہ تو تو نے بہت ہی بُری حرکت کی، خضر نے کہا میں تو تم سے کہہ چکا
تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا اِس آیت تک فابوا ان
یضیفوھما فوجدا فیھا جدارا یرید ان ینقض خضرؑ
نے اُس گرتی دیوار کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا وہ سیدھی ہو گئی، اب
موسیٰؑ کہنے لگے اجی ہم اس گاؤں میں (تھکے ماندے مسافر) آئے تو اُن
گاؤں والوں نے ہماری مہمانی تک نہ کی نہ کھانا کھلایا، تم چاہتے تو اس[1]
کی مزدوری لے سکتے تھے، خضرؑ نے کہا بس اب کُچھ ہم تم جُدا ہوتے
ہیں، اب میں تم سے اُن باتوں کی حقیقت بیان کئے دیتا ہوں، جن پر
تم سے صبر نہ ہو سکا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو تو یہ
آرزو رہ گئی کاش موسیٰؑ ذرا صبر کرتے تو دونوں کے اور عجیب واقعے
ہم سے بیان کئے جاتے، سعید نے کہا ابن عباسؓ یوں پڑھتے وکان
اما مھم ملك یأخذ كل سفينة صالحة غصبًا

[1] اور تم نے مفت اُن کی دیوار درست کر دی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

غَضْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

واما الغلام فکان کافرا۔

بَابُ ۲۹ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا،

باب قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا کی تفسیر۔

۷۱۱، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا هُمُ الْحَرُورِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى كَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ،

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے پوچھا کہ الاخسرین اعمالا سے کون سے لوگ مراد ہیں کیا حروری (خارجی لوگ) مراد ہیں[۱]۔ انہوں نے کہا نہیں یہود اور نصاریٰ مراد ہیں یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا (اس وجہ سے اُن کے اعمال خیر برباد ہوگئے) اور نصاریٰ نے بہشت کا انکار کیا کہنے لگے وہاں کھانا پینا نہ ہوگا[۲] اور حروریہ تو اُن لوگوں میں داخل ہیں الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ سعد اُن لوگوں کو فاسق کہتے ہیں۔

بَابُ ۲۹ قَوْلِهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمُ الْآيَةَ،

باب اولٰئک الذین کفروا بآیات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم کی تفسیر۔

۷۱۲، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ

ہم سے محمد بن عبداللہ ذہلی نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہا مجھ سے ابو

---

[۱] جنہوں نے حضرت علیؓ سے مقابلہ کیا تھا یہ حرور نام ایک گاؤں میں جمع ہوئے تھے جو کوفہ کے قریب تھا، عبدالرزاق نے نکالا کہ ابن کوا جوان خارجیوں کا رئیس تھا حضرت علیؓ سے پوچھنے لگا الاخسرین اعمالا سے کون لوگ مراد ہیں، انہوں نے فرمایا کمبخت یہ حرور والے انہی میں داخل ہیں ۱۲ منہ۔

[۲] بلکہ بہشت میں صرف روحانی لذتیں ہونگی جیسے علم اور معرفت وغیرہ، اکثر فلاسفہ اور جہلائے صوفیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے، باطنیہ فرقہ اور نیچریہ بھی یہی کہتا ہے نصاریٰ کو انجیل شریف کی ایک آیت سے یہ شبہ ہوگیا ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت لوگ نہ بیاہ کرتے ہیں نہ بیاہ دیئے جاتے ہیں، بلکہ خدا کے آسمانی فرشتوں کی مانند رہتے ہیں (باب ۲۲ آیت ۳۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مراد یہ ہے کہ قبر سے جی اُٹھنے کے بعد جب تک حشر اور حساب کتاب کا میدان گرم رہیگا۔ اُس وقت نہ کوئی بیاہ کریگا نہ بیاہا جائے گا، باپ بیٹے سے غرض نہ رکھیگا، جورو خاوند سے کچھ تعلق نہ رکھے گی، لیکن بہشت داخل ہوتے کے بعد سب نعمتیں جو قرآن شریف میں مذکور ہیں بہشتیوں کو ملیں گے، جیسے فرمایا وزوّجناھم بحور عین اور فرمایا ولھم فیھا ما یشتھون، اور اگر ہم تسلیم کریں کہ بہشت محض روحانی چیز ہے اور اُسکی نعمتیں بھی روحانی ہیں، تو کھانا پینا اور نکاح بھی روحانی ہوگا، اس سے کونسا امر مانع ہے اور یہ روحانی نعمتیں صورت میں دنیاوی نعمتوں کے مشابہ ہونگی، نہ حقیقت میں بالجملہ باطنیہ اور نیچریہ کے اعتراضات واہی ہیں، کوئی اُن سے کہے کہ تم کو بہشت کی حقیقت کیسے معلوم ہوگئی اور پیغمبر صاحب کو معلوم نہ تھی، جو کچھ اللہ تعالیٰ اور رسول نے فرمایا وہ برحق ہے، اور دنیا کی تمام لذتوں میں جماع کی لذت بڑھ کر ہے، پھر محال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لذت سے اپنے بندوں کو محروم رکھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حَدَّثَنِی اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا وَعَنْ یَحْیَی بْنِ بُکَیْرٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ مِثْلَهٗ،

الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ایک اچھا موٹا تازہ (دنیا کا امیر عزت دار پرخوار) آدمی اللہ کے سامنے آئے گا، اور ایک پرپشہ برابر اس کی قدر نہ ہوگی، آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھو:- فلا نقیم لہم یوم القیمٰۃ وزنا، اس حدیث کو محمد بن عبداللہ نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو الزناد سے ایسا ہی روایت کیا ہے،

سُوْرَۃُ کٓھٰیٰعٓصٓ

سورہ مریم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا،

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْصِرْ بِهِمْ وَاَسْمِعْ اَللّٰهُ یَقُوْلُهٗ وَهُمُ الْیَوْمَ لَا یَسْمَعُوْنَ وَلَا یُبْصِرُوْنَ فِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ یَعْنِیْ قَوْلَهٗ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرِ الْکُفَّارُ یَوْمَئِذٍ اَسْمَعُ شَیْءٍ وَّاَبْصَرُہٗ لَاَرْجُمَنَّكَ لَاَشْتِمَنَّكَ وَرِئْیًا مَنْظَرًا وَقَالَ اَبُوْ وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْیَمُ اَنَّ التَّقِیَّ ذُوْ نُهْیَۃٍ حَتّٰی قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا تُزْعِجُهُمْ اِلَی الْمَعَاصِیْ اِزْعَاجًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِدًّا عِوَجًا قَالَ ابْنُ

ابن عباسؓ نے کہا[1] یہ اللہ فرماتا ہے کہ آج کے دن (یعنے دنیا میں) تو یہ کافر سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں، بلکہ کھلی گمراہی میں ہیں، مطلب ہے کہ اسمع بہم وابصر یعنے کافر قیامت کے دن خوب سنتے اور خوب دیکھتے ہونگے (مگر اس وقت کا سننا دیکھنا کچھ فائدہ نہ دیگا) لارجمنک میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کرونگا ریئًا منظر (دکھاوا) اور ابو وائل شقیق بن سلمہ[2] نے کہا، مریم جانتی تھی کہ جو پرہیزگار ہوتا ہے وہ صاحب عقل ہوتا ہے، اسی لئے کہنے لگیں کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے، اور سفیان بن عیینہ نے کہا[3] توزہم ازا کا معنی یہ ہے کہ شیطان کافروں کو گناہوں کی طرف گھسیٹتے ہیں، مجاہد نے کہا[4] ادا کا معنی کج اور ٹیڑھی (غلط) بات[5] (یا کج اور ٹیڑھی باتیں)

[1] بعضے نسخوں میں ابصر بہم واسمع ہے، لیکن قرآن شریف میں اسمع بہم وابصر ہے، اس لئے ہم نے اسی کو اختیار کیا ہے ابن عباسؓ کے اس قول کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [2] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [3] یہ سفیان نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ۱۲ منہ رح [4] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] بعضوں نے کہا ادا کا معنے بڑی بات بعضے نسخوں میں عوجا کے بجائے لدا ہے یعنی اس آیت وتنذر بہ قوما لدا

عَبَّاسٍ رض وِرْدًا عِطَاشًا اَثَاثًا مَالًا اِدًّا قَوْلًا عَظِيْمًا رِكْزًا صَوْتًا غَيًّا خُسْرَانًا بُكِيًّا جَمَاعَةُ بَاكٍ صِلِيًّا صَلِيَ يَصْلٰى نَدِيًّا وَالنَّادِيْ مَجْلِسًا،

ابن عباسؓ نے کہا وردا پیاسے اثاثا مال اسباب اِدًّا بڑی بات۔ رکزا (ہلکی پست) آواز غیا نقصان ٹوٹا بکیا باکی کی جمع ہے یعنی رونے والے (اصل میں بکویا تھا) صلیا مصدر ہے صَلِیَ یَصْلٰی (باب سمع یسمع) سے یعنی جلنا ندی اور نادی دونوں کے معنے مجلس،

بَابُ ۲۹۲ قَوْلِهٖ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

باب وانذرهم يوم الحسرة کی تفسیر۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَاٰهُ ثُمَّ يُنَادِيْ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَاٰهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَهٰؤُلَاءِ فِيْ غَفْلَةٍ اَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ،

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو ایک چت کبلے مینڈھے کی شکل میں لے کر آئیں گے[۱] پھر ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارے گا بہشت والو! وہ گردن اٹھائیں گے ادھر نظر ڈالیں گے[۲] وہ فرشتہ کہے گا تم اس مینڈھے کو پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہاں، یہ موت ہے ہم سب اس کا ذائقہ چکھ چکے ہیں، پھر وہ پکارے گا، دوزخ والو! وہ بھی گردن اٹھا کر اُدھر دیکھنے لگیں گے (خوش ہونگے شاید دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا جاتا ہے) فرشتہ کہے گا تم اس مینڈھے کو پہچانتے ہو، وہ کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے ہم سب اس کو دیکھ چکے ہیں، اُس وقت وہ مینڈھا[۳] ذبح کر دیا جائے گا[۴] اس کے بعد وہ فرشتہ کہیگا، بہشتیو تم کو ہمیشہ بہشت میں رہنا ہے، اور دوزخیو تم کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب کبھی مرنے والا نہیں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی، وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامر وهم فی غفلة یعنی دنیا کے لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، ایمان نہیں لاتے۔

---

[۱] یہ قول کتاب بدء الخلق میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ رح [۲] عالم مثال یعنے عالم برزخ اور عالم آخرت میں اعمال اجسام کی صورت میں نمودار ہونگے، اچھے اور بُرے اعمال خوبصورت اور بدصورت شکلوں میں جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے اور اس طرح وہ اعتراض بھی دفع ہو جاتا ہے کہ اعمال کیونکر تولے جائیں گے وہ تو عرض ہیں، کیونکر وزن اعمال ناموں کا ہو نا، یا اعمال جسم پکڑ لیں گے ۱۲ منہ رح [۳] ڈر جائیں گے کہیں بہشت سے نہ نکالے جائیں[؟] [۴] بہشت اور دوزخ کے بیچ میں ۱۲ منہ رح [۵] مطلب یہ ہے کہ اب کسی کو موت آنے والی نہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

باب ۲۹۳ قولہ وما نتنزل الا بامر ربک

۴۷۱۴ ۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا عمر بن ذر قال سمعت ابی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبریل ما یمنعک ان تزورنا اکثر مما تزورنا فنزلت وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا۔

باب ۲۹۴ قولہ افرأیت الذی کفر بآیاتنا وقال لاوتین مالا وولدا ۱

۴۷۱۵ ۔ حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق قال سمعت خبابا قال جئت العاص بن وائل السہمی اتقاضاہ حقا لی عندہ فقال لا اعطیک حتی تکفر بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لا

باب وما نتنزل الا بامر ربك کی تفسیر

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا، کہا ہم سے عمر بن ذر نے، کہا میں نے اپنے والد سے سُنا، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے فرمایا، تم ہمارے پاس جیسے آیا کرتے ہو اُس سے زیادہ کیوں نہیں آیا کرتے ؎ اُس وقت یہ آیت اُتری، وما نتنزل الا بامر ربك لہ ما بین ایدینا وما خلفنا ؎

باب افرأیت الذی کفر بآیتنا وقال لاوتین مالا وولدا کی تفسیر۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ (مسلم بن صبیح) سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے اُنہوں نے کہا میں نے خباب بن ارتؓ سے سُنا وہ کہتے تھے، میں نے عاص بن وائل سہمی کے پاس جا کر اپنے قرض کا تقاضا کیا جو میرا اُس پر نکلتا تھا وہ کہنے لگا میں تیرا قرض اُس وقت دونگا جب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر جائے (کفر اختیار کرے)

؎ عینی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دوزخ والے ہمیشہ دوزخ میں ہی عذاب میں مبتلا رہیں گے اور جو لوگ اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ اخیر میں دوزخ کا عذاب جاتا رہیگا اور دوزخ فنا ہو جائے گی، اُن کا قول خدا اور رسول اور اجماع اُمت کے برخلاف ہے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے جو منقول ہے کہ دوزخ میں جھر جھر ایک گھانس اُگ آئے گی اور خالی رہ جائیگی، اس سے شاید وہ طبقہ اوپر کا مراد ہے جس میں گنہگار مسلمان رہیں گے، اور گو یہ قول صحابی سے مروی ہے، مگر چونکہ یہ عقلا یہ امر معلوم نہیں ہو سکتا اس لیے حکما مرفوع ہوگا۔ مُترجم کہتا ہے امام ابن تیمیہ اور شیخ ابن عربی اور ایک جماعت صوفیہ جیسے حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب وغیرہ ہیں اس امر کے قائل ہیں کہ دوزخ کا عذاب دائمی نہیں ہے، گو مدت دراز تک قائم رہیگا، اور خلود سے جو قرآن اور حدیث میں وارد ہے، مکث طویل یعنی بہت مدت تک رہنا مراد ہے، ان لوگوں کی دلیل وہ آیت ہے خلدین فیہا الا ما شاء اللہ اس آیت میں بہشت کے حق میں یوں ارشاد ہوا عطاء غیر مجذوذ جس سے دوام نکلتا ہے، مگر دوزخیوں کے حق میں ایسا کوئی لفظ نہیں فرمایا، اور دلیل عقلی بھی اسی کو مقتضی ہے، کس لیے کہ چند روزہ دنیاوی زندگی کے قصوروں پر دائمی عذاب کرنا اور عذاب بھی ایسے سخت اور ہولناک پروردگار کے رحم و کرم سے بعید معلوم ہوتے ہیں، اس پر بھی جمہور، صحابہ اور تابعین اور ائمہ سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ بہشت اور دوزخ دائمی ہیں، جیسے بہشت کے لذائذ ہمیشہ قائم رہیں گے، ویسے ہی دوزخ کے عذابات ہمیشہ قائم رہیں گے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المآل ۱۲ منہ رح ؎ کبھی بیٹھ کیوں رہتے ہو مدت تک نہیں آتے ۱۲ منہ رح ؎ یعنی ہم فرشتے پروردگار کے حکم کے تابع ہیں، جب حکم ہوتا ہے اُس وقت اُترتے ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؂

حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ لِیْ هُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَهٗ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ،

بَابُ ۲۹۵ قَوْلِهٖ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا،

۷۱۶، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِیِّ سَيْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُحْيِيَكَ قَالَ اِذَا اَمَاتَنِیَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَنِیْ وَلِیْ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا لَمْ يَقُلِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْيَانَ سَيْفًا وَّلَا مَوْثِقًا،

میں نے کہا میں تو تیرے مرتے پھر جینے تک بھی کفر اختیار نہیں کرنے کا، وہ کہنے لگا، کیا میں مرنے کے بعد پھر جیوں گا، میں نے کہا بیشک اُس نے کہا پھر تو میں وہاں (یعنے آخرت میں) مال داولاد پیدا کر لونگا اور تیرا قرضہ ادا کر دوں گا، اُس وقت یہ آیت اُتری، افرأیت الذی کفر بایٰتنا وقال لاُوتین مالًا وولدًا۔ اس حدیث کو سفیان ثوری اور شعبہ اور حفص اور ابو معاویہ اور وکیع نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے [1]

باب اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عھدًا کی تفسیر، عہد کا معنی مضبوط اقرار۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں مکہ میں (ہجرت سے پہلے) لوہاری کا پیشہ کیا کرتا تھا، میں عاص بن وائل سہمی کے لئے ایک تلوار بنائی، اُس کی مزدوری کے تقاضا کے لئے عاص کے پاس گیا، وہ کہنے لگا میں تو تجھ کو نہیں دینے کا جب تک محمدؐ سے پھر نہ جائے، میں نے کہا تو مر کر پھر جی اُٹھے، تب بھی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھرنے والا نہیں، کہنے لگا اچھا تو خیر جب مرے بعد اللہ مجھ کو جلائے گا، تو آخر مال اور اولاد بھی مجھ کو دے گا، اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری، افرأیت الذی کفر بایٰتنا وقال لاوتین مالًا وولدًا اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عھدًا۔ عہد کا معنی مضبوط اقرار۔ عبداللہ اشجعی نے بھی اس حدیث کو سفیان ثوری سے روایت کیا، لیکن اُس میں تلوار بنانے کا ذکر نہیں ہے نہ عہد کی تفسیر مذکور ہے۔

---

[1] سفیان ثوری اور شعبہ اور حفص اور وکیع کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۹۶ قَوْلِهِ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

۷۱۷، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِي بْنِ وَائِلٍ قَالَ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَسَوْفَ أُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا۔

بَابٌ ۲۹۷ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَدًّا هَدْمًا۔

۷۱۸، حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي

باب كلا سنكتب ما يقول ونمد له من العذاب مدًّا کی تفسیر۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد جعفر نے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے سُنا، وہ مسروق سے روایت کرتے تھے، وہ خبابؓ بن ارتؓ سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کیا کرتا تھا عاص بن وائل پر میرا کچھ قرضہ نکلتا تھا، مَیں اُس کے تقاضے کو گیا تو کیا کہنے لگا کہ میں نہیں دوں گا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جائے، مَیں نے کہا خدا کی قسم تو مر کر پھر جیئے تب بھی مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھرنے والا نہیں، کہنے لگا پھر کیا ہے ابھی ٹھہر جا جب مَیں مر کر جیوں گا تو مال و دولت اولاد ملے گی تو میں تیرا قرضہ ادا کر دوں گا، اُس وقت یہ آیت اُتری، افرأیت الذی کفر بآیتنا وقال لأوتین مالا وولدا۔

باب ونرثه ما يقول ويأتينا فردًا کی تفسیر

ابن عباسؓ نے کہا[1] وتخر الجبال هدًّا میں هدًّا کا معنی گر جانا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خبابؓ سے، انہوں نے کہا (جاہلیت کے زمانہ میں) مَیں لوہاری کا پیشہ کیا کرتا تھا، عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا، مَیں تقاضا کرنے کیلئے اُس کے پاس گیا وہ کہنے لگا مَیں تو تیرا قرض کبھی نہیں ادا کرنے کا جب تک تو محمدؐ سے نہ پھر جائے، میں نے جواب دیا مَیں تو محمد صلعم سے اُس وقت تک نہیں پھرنے کا جب تک تو مرے اور مر کر جیئے اُس نے کہا

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ مِنْ مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ؕ

کیا مرنے کے بعد پھر میں جیوں گا، پھر ڈرکاہے کو جلدی کرتا ہے، جب میں جیوں گا، اور مال دولت اولاد حاصل کروں گا تو تیرا قرضہ ادا کردونگا، خبابؓ نے کہا اُس وقت یہ آیت اُتری، افرأیت الذی کفر بآیتنا وقال لأوتین مالا وولدا اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عھدا کلا سنکتب ما یقول ونمد لہ من العذاب مدا ونرثہ ما یقول و یاتینا فردا [۵۱]

سُوْرَۃُ طٰہٰ

سورۂ طٰہٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَّالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ أَزْرِي ظَهْرِي فَيُسْحِتَكُمْ يُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ

سعید بن جبیر نے اور ضحاک بن مزاحم نے کہا حبشی زبان میں طٰہٰ کے معنے اے مرد کہتے ہیں [۵۲]، جس کی زبان سے کوئی حرف نہ نکل سکے، یا اٹک اٹک کر رُک رُک کر بات کرے، تو اُس کی زبان میں عقدہ (گرہ) ہے [۵۳] ازری میری پیٹھ فیسحتکم تم کو ہلاک کرے المثلی امثل کا مؤنث ہے، یعنی تمہارا دین، عرب لوگ کہتے ہیں مثلی (اچھی بات) کو لے

[۵۱] ترجمہ۔ اے پیغمبر بھلا تم نے اُس شخص کو بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور لگا کہنے اگر قیامت ہوگی تو وہاں بھی مجھ کو مال ملیگا، اولاد ملے گی کیا اُس کو غیب کی خبر لگ گئی ہے، یا اُس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی مضبوط قول و اقرار لے لیا ہے ہرگز نہیں جو باتیں یہ بکتا ہے ہم اُنکو لکھ لیں گے اور اُس کا عذاب بڑھاتے جائیں گے۔ اور دُنیا کا مال و اولاد یہ سب کچھ چھوڑ جائیگا، ہم اُس کے وارث ہونگے، اور قیامت کے دن ہمارے سامنے اکیلا (یک بینی دوگوش لے کر) حاضر ہوگا۔ عاص بن وائل کافر قیامت اور حشر و نشر کا منکر تھا، اُس نے ٹھٹھے کی راہ سے خبابؓ سے گفتگو کی، چنانچہ اُسی عاص کے پیرو بعضے ملحد اس زمانہ میں بھی موجود ہیں، کہتے ہیں ایک ملحد کسی کا بکرا چرا کر کاٹ کر کھا گیا، ایک شخص نے اُس کو نصیحت کی کہ قیامت میں تجھ کو یہ بکرا دینا ہوگا، وہ کہنے لگا میں مکر جاؤں گا، اُس نے کہا مکرے گا کیسے؟ وہ بکرا خود آن کر گواہی دے گا۔ ملحد نے کہا پھر جھگڑا ہی کیا رہیگا میں بکرے کا کان پکڑ کر اُس کے مالک کے حوالے کردوں گا لے اپنا بکرا لے اور میرا پیچھا چھوڑ ۱۲ منہ رح

[۵۲] سعید بن جبیر کے قول کو بغوی نے جعدیات میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ضحاک کے قول کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

[۵۳] یہ تفسیر ہے واحلل عقدۃ من لسانی کی، حضرت موسیٰ علیہ السلام بچپنی میں انگار اُٹھا کر زبان پر رکھ لی تھی، اس وجہ سے بات کرنے میں لکنت ہوگئی تھی، اس کا قصہ ہم نے تفسیر وحیدی میں لکھا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؁

يُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِيْ جُذُوْعِ اَيْ عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهٗ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهٗ لَنَذْرِيَنَّهٗ قَاعًا يَعْلُوْهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْنَاهَا فَاَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهٗ اَخْطَاَ الرَّبَّ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا الْعِجْلُ هَمْسًا حِسُّ الْاَقْدَامِ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى عَنْ حُجَّتِيْ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض بِقَبَسٍ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ وَكَانُوْا شَاتِيْنَ فَقَالَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَّهْدِي الطَّرِيْقَ اٰتِكُمْ بِنَارٍ تُوْقِدُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَمْثَلُهُمْ اَعْدَلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض هَضْمًا لَا يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ عِوَجًا وَادِيًا

امثل یعنی بہتر بات کو لے ثم ائتوا صفا عرب لوگ کہتے ہیں کیا آج تو صف میں گیا تھا، یعنے نماز کے مقام میں جہاں لوگ (جمع ہوکر) نماز پڑھتے ہیں (جیسے عیدگاہ وغیرہ) فاوجس دل میں سہم گیا خیفۃً اصل میں خوفۃً تھا، واؤ بسبب کسرہ ماقبل کے یا ہوگئی، فی جذوع النخل کھجور کی شاخوں پر فی علٰے کے معنی میں ہے خطبک یعنی تیرا کیا حال ہے تو نے یہ کام کیوں کیا، مساس مصدر ہے ماسہ مساسًا سے یعنی چھونا لننسفنہ بکھیر ڈالیں گے (یعنی جلاکر راکھ دریا میں بہادیں گے) قاعًا وہ زمین جس کے اُوپر پانی چڑھ آئے (یعنی صاف ہموار میدان) صفصفًا ہموار زمین، اور مجاہد نے کہا من زینۃ القوم سے وہ زیور مراد ہے جو بنی اسرائیل نے فرعون کی قوم سے مانگ کرلیا تھا[1] فقذفنہا میں نے اُس کو ڈال دیا فکذلک القی السامری یعنے سامری نے بھی اور بنی اسرائیل کی طرح اپنا زیور ڈالا فنسی موسیٰ یعنی سامری اور اُس کے تابعدار لوگ کہنے لگے موسیٰ چوک گیا کہ اپنے پروردگار بچھڑے کو یہاں چھوڑ کر کوہِ طور پر گیا لا یرجع الیہم قولًا یعنے یہ نہیں دیکھتے کہ بچھڑا اُنکی بات کا جواب تک نہیں دے سکتا، ھمسًا پاؤں کی آہٹ حشرتنی اعمٰی یعنے مجھ کو دنیا میں دلیل اور حجت معلوم ہوتی تھی، یہاں تو نے بالکل مجھ کو اندھا کر کے کیوں اُٹھایا[2] اور ابن عباس رضؓ نے کہا لعلی آتیکم منہا بقبس کے بیان میں کہ موسیٰ اور اُنکے ساتھی رستہ بھول سا گئے تھے، ادھر سردی میں مبتلا تھے[3] کہنے لگے اگر وہاں کوئی راستہ بنانے والا ملا تو بہتر ورنہ میں تھوڑی سی آگ تمہارے تاپنے کے لئے لے آؤں گا، سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا امثلہم یعنے اُن میں کا افضل اور سمجھدار آدمی اور ابن عباس رضؓ نے کہا[4]

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، حاکم نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ سامری کو جتنے زیور مل سکے اُن کو گلا کر ایک بچھڑا بنایا، پھر اُسکے پیٹ میں ایک مٹھی اُس خاک کی ڈالی جو اُس نے حضرت جبرائیلؑ کے گھوڑے کے پاؤں کے تلے سے اُٹھائی تھی وہ سچ مچ کا بچھڑا ہوگیا اور آواز کرنے لگا ۱۲ منہ رح [2] یہ فریابی نے مجاہد سے روایت کیا مطلب یہ ہے کہ اعمیٰ سے آنکھوں کا اندھا مراد نہیں ہے بلکہ عقل کا اندھا مراد ہے ۱۲ منہ رح [3] اتنے میں موسیٰؑ نے دور سے آگ دیکھی ۱۲ منہ [4] اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

اَمْتًا رَابِيَةً سِيْرَتَهَا حَالَتَهَا الْاُوْلٰى النُّهٰى التُّقٰى ضَنْكًا الشَّقَاءُ هَوٰى شَقِيَ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ طُوًى اسْمُ الْوَادِيْ بِمِلْكِنَا بِاَمْرِنَا مَكَانًا سُوًى مُنْتَصَفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَابِسًا عَلٰى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا تَنِيَا تَضْعُفَا،

ھضما یعنی اُس پر ظلم نہ ہوگا اور اسکی نیکیوں کا ثواب کم نہ کیا جائے گا۔ عوجا نالہ کھڈا امتا ٹیلہ بلندی سیرتھا الاولیٰ یعنے اگلی حالت پر النہی پرہیزگاری (یا عقل) ضنکا بدبختی ھوٰی بدبخت ہوا، المقدس برکت والی طویٰ اُس وادی کا نام تھا بملکنا (بکسر میم مشہور قرأت بہ فتح میم ہے بعضوں نے بضمہ میم پڑھا ہے) یعنے اپنے اختیار اپنے حکم سے سوی یعنے ہم میں اور تم میں برابر فاصلہ پر یبسا خشک علیٰ قدر اپنے معین وقت پر جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا تھا لا تنیا ضعیف مت بنو (یا سستی نہ کرو)

بَابٌ ۲۹۸ قَوْلُهٗ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ،

باب واصطنعتك لنفسي کی تفسیر

۷۱۹ ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقٰى اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى لِاٰدَمَ اَنْتَ الَّذِيْ اَشْقَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهٖ وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرٰىةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَّهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى اَلْيَمُّ الْبَحْرُ،

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، آدمؑ اور موسیٰؑ دونوں میں ملاقات ہوئی، تو موسیٰ علیہ السلام آدم علیہ السلام سے کہنے لگے تم وہی آدم ہو نا جنہوں نے سب لوگوں کو خرابی میں (محنت مشقت میں) ڈالا بہشت سے باہر نکالا، آدم علیہ السلام نے جواب دیا تم وہی موسیٰ ہو نا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے برگزیدہ کیا اور خاص اپنی ذات کے لئے چُن لیا، اور تم پر توراۃ اُتاری، موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں آدم علیہ السلام نے کہا تم نے توراۃ میں نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ امر میری تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے لکھ دیا تھا، موسیٰؑ نے کہا ہاں یہ توراۃ میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدمؑ موسیٰؑ پر تقدیر میں غالب آئے[۱] الیم سمندر۔

بَابٌ ۲۹۹ قَوْلُهٗ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى فَاَتْبَعَهُمْ

باب ولقد اوحينا الى موسى ان اسر بعبادي فاضرب لهم طريقا في البحر يبسا لا تخاف دركا ولا تخشى فاتبعهم فرعون بجنوده فغشيهم من

---

[۱] حضرت آدم علیہ السلام تمام آدمیوں کے پدر بزرگوار ہیں، اُن سے سوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو اللہ تعالیٰ کے خاص چہیتے تھے اور کون ایسی گفتگو کر سکتا تھا، حضرت آدمؑ گو مرتبہ میں حضرت موسیٰؑ سے کم تھے مگر آخر بزرگ تھے، انہوں نے ایسا جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے ۱۲ منہ رح

فَرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى،

الیم ما غشیھم واضل فرعون قومہ وما ھدٰی کی تفسیر۔

٤٧٢٠ ـ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ ظَهَرَ فِيْهِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصُوْمُوْهُ،

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو بشر (جعفر) نے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں آئے، اُن دنوں یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب ہوئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ تعلق ہے، پھر مسلمانوں سے فرمایا تم بھی اُس دن روزہ رکھو۔

بَابٌ ٣ قَوْلِهٖ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى،

باب فلا یخرجنکما من الجنۃ فتشقٰی، کی تفسیر۔

٤٧٢١ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ مُوْسٰى اٰدَمَ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ الَّذِيْ اَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَاَشْقَيْتَهُمْ قَالَ قَالَ اٰدَمُ يَا مُوْسٰى اَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ اَوْ قَدَّرَهٗ عَلَيَّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب بن نجار نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے بحث کی کہنے لگے تم تو وہی آدم ہو نا کہ گناہ کر کے سب آدمیوں کو بہشت سے نکلوا لیا مصیبت میں ڈالا، آدم علیہ السلام نے کہا، تم تو وہی موسیٰ ہو نا جن کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری اور کلام کے لئے برگزیدہ کیا مجھ پر اُس کام کا الزام لگاتے ہو، جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کرنے سے پہلے میرے حصے میں یا میری تقدیر میں لکھ دیا تھا آنحضرت

ـــــــــــ

ؐ۵ ترجمہ۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے لے جاؤ، اور سمندر پر اُن کے لئے عصا مار کر سوکھا راستہ بنا دو تم کو کسی کے پکڑ پانے کا یا ڈوبنے کا ڈر نہ ہوگا۔ پھر فرعون اپنا لشکر لے کر اُن کے پیچھے لگا تو سمندر کا ایسا ریلا اُس پر آیا یعنی بہت ہی بڑا ریلا، اور فرعون نے اپنی قوم کو غلط راستے پر لگایا ٹھیک راستے پر نہیں لگایا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام تقریر میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِیَآءِ

سورۂ انبیاء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَالْکَهْفُ وَمَرْیَمُ وَطٰهٰ وَالْاَنْبِیَآءُ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِیْ وَقَالَ قَتَادَةُ جُذَاذًا قَطَّعَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِیْ فَلَكٍ مِثْلَ فَلْکَةِ الْمِغْزَلِ يَسْبَحُوْنَ يَدُوْرُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَشَتْ رَعَتْ يُصْحَبُوْنَ يُمْنَعُوْنَ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً قَالَ دِیْنُکُمْ دِیْنٌ وَّاحِدٌ وَقَالَ عِکْرِمَةُ حَصَبُ حَطَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَیْرُهٗ اَحَسُّوْا تَوَقَّعُوْهُ مِنْ اَحْسَسْتُ خَامِدِیْنَ هَامِدِیْنَ حَصِیْدٌ مُسْتَاْصَلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ لَا يُعْيُوْنَ وَمِنْهُ حَسِيْرٌ وَّحَسَرْتُ بَعِيْرِیْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے ابو اسحٰق سے، کہا میں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے سنا، انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے کہ سورۂ بنی اسرائیل اور کہف اور مریم اور طٰہٰ اور انبیاء اگلی بہت فصیح سورتوں میں سے ہیں (جو مکہ میں اتری تھیں) اور میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں، قتادہ نے کہا[1] جذاذا کا معنی ٹکڑے ٹکڑے، اور امام حسن بصری نے کہا کل فی فلک یعنی ہر ایک تارہ ایک ایک آسمان میں گول گھومتا ہے، جیسے چرخہ[2] سوت کاتنے کا یسبحون یعنی گول گھومتے ہیں[3] ابن عباسؓ نے کہا[4] نفشت چر گئیں، یصحبون روکے جائیں گے[5] امتکم امۃ واحدۃ یعنی تمہارا دین اور مذہب ایک ہی دین اور مذہب ہے، اور عکرمہ نے کہا حصب حبشی زبان میں جلانے کی لکڑی (ایندھن) اور لوگوں نے کہا احسوا توقع پائی یہ احسست سے نکلا ہے (یعنے آہٹ پائی) خامدین بجھے پڑے (یعنی مرے ہوتے) حصید جڑ سے اکھاڑ گیا۔ واحد اور تثنیہ اور جمع سب پر بولا جاتا ہے، لایستحسرون نہیں تھکتے اسی سے ہے حسیر یعنی تھکا ہوا، اور حسرت بعیری یعنے میں نے اپنے اونٹ کو تھکا

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن عیینہ نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [3] یا تیرتے ہیں، اور آسمان پانی کی طرح لطیف مادہ ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] یہ ابن منذر نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ۱۲ منہ رح

عَمِيقٌ بَعِيدٌ نُكِسُوا رُدُّوا صَنْعَةَ لَبُوسٍ الدُّرُوعُ تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ اخْتَلَفُوا الْحَسِيسُ وَالْحِسُّ وَالْجَرْسُ وَالْهَمْسُ وَاحِدٌ وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ آذَنَّاكَ أَعْلَمْنَاكَ آذَنْتُكُمْ إِذَا أَعْلَمْتَهُ فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَغْدِرْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ تُفْهَمُونَ ارْتَضَى رَضِيَ التَّمَاثِيلُ الْأَصْنَامُ السِّجِلُّ الصَّحِيفَةُ،

دیا، عمیق دُور دراز نکسوا[1] پھر کفر کی طرف پھیرے گئے یہ صنعۃ لبوس زرہیں بنانا تقطعوا امرھم اختلاف کیا جُدا جُدا طریقہ اختیار کیا لا یسمعون حسیسھا حسیس اور حس اور جرس اور ھمس سب کے ایک معنے ہیں یعنی پست آواز (بھنک) اذناک ہم نے تجھ کو آگاہ کیا، عرب لوگ کہتے ہیں اذنتکم یعنی میں نے تم کو خبر دی، تم ہم برابر ہو گئے میں نے کوئی دغا نہیں کی، اور مجاہد نے کہا لعلکم تسئلون کے معنی یہ ہیں شاید تم سمجھو[2] ارتضی پسند کیا راضی ہوا۔ التماثیل مورتیں بُت السجل خطوں کا مُٹھا۔

بَابٌ قَوْلِهِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ،

باب کما بدأنا اوّل خلق نعیدہ کی تفسیر۔

۴۳۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَيْخٌ مِنَ النَّخَعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے جو نخع قبیلے کا ایک بوڑھا تھا۔ اُس نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا، فرمایا تم (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے، کما بدأنا اوّل خلق نعیدہ وعداً علینا انا کنا فاعلین، پھر سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے، سُن لو میری اُمت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے فرشتے اُن کو پکڑ کر بائیں طرف والوں میں (یعنی دوزخیوں میں) لے جائیں گے، میں عرض کروں گا، پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے ہیں، ارشاد ہو گا تم نہیں جانتے، انہوں نے تمہاری وفات کے بعد کیا کیا نئے گُن کئے[3] اُس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے . . . .

[1] یہ لفظ تو سورہ حج میں ہے من کل فج عمیق شاید کاتب نے غلطی سے یہاں لکھ دیا ۱۲ منہ رح [2] اس کو فریابی نے وصل کیا، یا لوگ تم سے تمہارا حال پوچھیں، اور تم آنکھوں سے دیکھ کر اپنا حال بیان کرو ۱۲ منہ رح [3] اسلام سے پھر گئے آپ کی وفات ہوتے ہی آپ کی آل اولاد سے محبت چھوڑ دی، اُن کے دشمن بن گئے، اُن پر حملہ کیا اُن کو ستایا، اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے کہ اصحاب سے اس حدیث میں عرب کے چند گنوار مراد ہیں، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے ۱۲ منہ رح [4] اوندھے کئے گئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

مَا دُمْتُ اِلٰی قَوْلِہٖ شَھِیْدٌ فَیُقَالُ اِنَّ ھٰؤُلَآءِ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰٓی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ۔

نیک بندے حضرت عیسٰی نے کہا میں جب تک ان لوگوں میں ان کا حال دیکھتا رہا آخیر آیت شہید تک ارشاد ہو گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھرے رہے جب سے تو ان سے جدا ہوا[۱]۔

سُوْرَۃُ الْحَجِّ

سورہ حج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے۔ نہایت رحم والا۔

وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ الْمُخْبِتِیْنَ الْمُطْمَئِنِّیْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ اِذَا حَدَّثَ اَلْقَی الشَّیْطَانُ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَیُبْطِلُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطَانُ وَیُحْکِمُ

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں المخبتین اللہ پر بھروسہ کرنے والے (یا اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والے[۲])۔ اور ابن عباسؓ نے کہا۔ اس آیت کی (اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ کی تفسیر میں کہا جب پیغمبر کلام کرتا ہے (اللہ کے حکم سناتا ہے) تو شیطان اس کی بات میں اپنی طرف سے (پیغمبر کی آواز بنا کر) کچھ ملا دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ

۱؎ رافضی کمبخت اس حدیث کا یہ مطلب نکالتے ہیں کہ آنحضرت کے کل اصحاب معاذ اللہ آپ کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے مگر چند صحابہ جیسے جابر بن عبداللہ انصاری، ابوذر غفاری مقداد بن اسود سلیمان فارسی اسلام پر قائم اور اہل بیت کی محبت پر مضبوط رہے۔ ہم کہتے ہیں صحابہ سب کے سب اسلام پر قائم رہے خصوصاً عشرہ مبشرہ جن کیلئے آپ نے بہشت کی بشارت دی۔ اور پیغمبر کا وعدہ جھوٹ نہیں ہو سکتا قرآن شریف ان بزرگوں کے فضائل سے بھرا ہوا ہے۔ اور متعدد حدیثیں ان کے مناقب میں وارد ہیں اگر معاذ اللہ رافضیوں کا کہنا صحیح ہو تو آنحضرت کی صحبت کے برکات ایک درویش کی صحبت سے بھی کم قرار پاتے ہیں اور پیغمبری کی بڑی توہین اور تحقیر ہوتی ہے اب بعضے صحابہ سے جو ایسی باتیں منقول ہیں جن میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کی مرضی کے خلاف تھیں تو اول تو یہ روایتیں صحیح نہیں ہیں دوسرے اگر صحیح ہوں بھی تو صحابہ معصوم نہ تھے خطا اجتہادی ان سے ہوئی جن پر وہ معذور سمجھنے کے لائق ہیں اور حدیث سے ثابت ہے کہ مجتہد اگر غلطی بھی کرے تو اس کو ایک اجر ملے گا اس کے علاوہ اجلا صحابہ جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمان وغیرہ ہیں ان سے تو کوئی ایسی بات بھی منقول نہیں ہے جو شرع کے خلاف ہو صرف معاویہ اور عمرو بن عاصؓ کی کاروائیوں میں غور کرنے سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ وہ اہل بیت رسالت کے ساتھ قلبی محبت نہیں رکھتے تھے اور دنیا کی طمع ان پر غالب ہو گئی تھی لیکن کیا عجب ہے کہ آنحضرت کی صحبت کی برکت سے ان کی یہ خطا بھی معاف ہو جائے جیسے ایک بزرگ سے منقول ہے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میدان حشر قائم ہے اور حضرت علیؓ بارگاہ الٰہی میں بلائے گئے پھر معاویہؓ کی یاد ہوئی۔ حضرت علیؓ تو یہ کہتے ہوئے لوٹے اللہ کا شکر اس نے میرے موافق فیصلہ کیا۔ اور معاویہؓ یہ کہتے ہوئے لوٹے اللہ کا شکر اس نے میرا قصور معاف کر دیا اب رہ گیا یزید پلید وہ صحابی نہ تھا اس کے اعوان اور انصار جو امام حسینؓ کے قتل اور اہل بیت رسالت کی توہین اور ایذا دہی میں شریک تھے۔ وہ سب مردود اور مطرود ہیں ان کو سنی اور شیعہ بالاتفاق برا جانتے ہیں۔ جو لوگ سچے سنی ہیں وہ آنحضرت کے اہل بیت سے محبت رکھنا اور ان کی تعظیم و تکریم کرنا ایسا ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ بقا ایمان اس پر موقوف جانتے ہیں اور بلا تامل علی رؤس الاشہاد یوں کہتے ہیں کہ اگر حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے اختلاف کے وقت ہم موجود ہوتے تو حضرت علیؓ کے شریک ہوتے۔ اور اگر یزید پلید یا دوسرے خلفاء بنی امیہ کے عہد میں ہوتے اپنے پیارے امام حسینؓ کا بدلہ جب تک ان سے نہ لے لیتے ہم کو کبھی چین نہ آتا۔ اللھم امتنا علی حب ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ۔

۲؎ اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں مجاہد سے روایت کیا ۱۲ منہ۔

أُبَاتِهٖ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهٗ قِرَاءَتُهٗ إِلَّا أَمَانِيَّ يَقْرَءُوْنَ وَلَا يَكْتُبُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَشِيْدٌ بِالْقَصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهٗ يَسْطُوْنَ يَفْرُطُوْنَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُوْنَ يَبْطِشُوْنَ وَهُدُوْا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ أُلْهِمُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ،

شیطان کا ملایا ہوا میٹ دیتا ہے۔ اور اپنی سچی آیتوں کو قائم رکھتا ہے[1]۔ بعضوں نے کہا امنیتہ سے پیغمبر کی قراءت مراد ہے الا امانی (جو سورہ بقرہ میں ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھتے ہیں پر لکھتے نہیں[2]۔ اور مجاہد نے کہا (طبری نے اس کو وصل کیا) مشید کے معنے گچی (چونے سے) مضبوط کیے گئے۔ اوروں نے کہا۔ یسطون کا معنی یہ ہے۔ زور کرتے ہیں زیادتی کرتے ہیں یہ سطوت سے نکلا ہے۔ بعضوں نے کہا یسطون کا معنی سخت پکڑ لیتے ہیں وھدوا الی الطیب من القول یعنی اچھی بات کا ان کو الہام کیا گیا[3]۔ ابن عباس نے کہا بسبب کا معنی رسی جو چھت تک لگی ہو۔ تذھل غافل ہو جائے۔

بَابٌ ۳۰۲ قَوْلِهٖ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى

۴۲۷، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادٰى بِصَوْتٍ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَحِيْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيْبُ الْوَلِيْدُ وَتَرَى النَّاسَ

باب وتری الناس سکاری کی تفسیر۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدمؑ سے فرمائے گا۔ آدمؑ وہ عرض کریں گے حاضر ہوں جو ارشاد، پروردگار آواز سے پکارے گا (یا فرشتہ پروردگار کی طرف سے آواز دیگا) اللہ کا حکم یہ ہے اپنی اولاد میں سے دوزخ کا جتھا نکال وہ عرض کریں گے پروردگار دوزخ کا جتھا کتنا نکالوں حکم ہوگا (راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں) ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانویں (گویا ہزار میں ایک جنتی ہوگا[4]) یہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا[5] اور بچہ (مارے فکر کے) بوڑھا ہو جائے گا۔ (یعنی جو بچپنے میں مرا ہو[6] اور تو

---

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ امام بخاری نے اس لیے بیان کیا کہ تمنی کا معنی اس سورت میں قرء سے یعنی پڑھا۔ بعضوں نے کہا آرزو کے معنی ہے۔ یعنی شیطان دنیا میں پھنسا دیتا ہے ۱۲ منہ [3] اچھی بات سے لا الہ الا اللہ مراد ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] دوسری روایت میں ہے ہر سیکڑے میں سے ننانوے ۱۲ منہ [6] یعنی اس عورت کا جو حاملہ رہ کر مری ہو ۱۲ منہ [7] بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر وہاں حاملہ عورت کے پیٹ میں بچہ ہو تو حاملہ کا پیٹ گر جائے گا۔ اور بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ

سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سَكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَقَالَ جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ

(قیامت کے دن) لوگوں کو ایسا دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں متوالے ہو رہے ہیں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہوگا (بلکہ اللہ کا عذاب (ایسا سخت[۱] ہوگا یہ حدیث جو صحابہ حاضر تھے۔ ان پر سخت گزری ان کے چہرے مارے ڈر کے بدل گئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی تسلی کے لئے) فرمایا (تم اتنا کیوں ڈرتے ہو) اگر یاجوج ماجوج کی (جو کافر ہیں) نسل تم سے ملائی جائے۔ تو ان میں سے نوسو ننانویں کے مقابل تم میں سے ایک آدمی پڑے گا۔ غرض تم لوگ (حشر کے دن دوسرے لوگوں کی نسبت (جو دوزخی ہوں گے ایسے ہوں گے سفید بیل کے جسم پر ایک رُیان سفید ہوتا ہے یا جیسے کالے بیل کے جسم پر ایک روبان سفید ہوتا ہے۔ اور مجھ کو یہ امید ہے تم لوگ سارے بہشتیوں کا چوتھائی حصہ ہوگے (باقی تین حصوں میں اور سب امتیں) یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا (اللہ کا شکر کیا) پھر آپ نے فرمایا نہیں تم تہائی حصہ ہوگے۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا نہیں آدھا حصہ ہوگے (آدھے حصے میں اور سب امتیں) ہم نے پھر تکبیر کہی[۲]۔ ابو اسامہ نے اعمش سے[عہ] یوں روایت کی[۳] تری الناس سکاری وما ھم بسکاری جیسے مشہور قراءت ہے ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے نکال (تو ان کی روایت حفص بن غیاث کے موافق ہے) اور جریر بن عبد الحمید اور عیسیٰ بن یونس

۱؎ اس کے ڈر سے لوگ متوالے کی طرح ہو جائیں گے ۱۲ منہ ۲؎ طبرانی کی روایت میں اور زیادہ ہے۔ تم دو تہائی ہوگے ترمذی نے روایت کی کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی ان میں اسی صفیں تمہاری ہوں گی تو دو ثلث مسلمان ہوئے ایک ثلث میں دوسری سب امتیں۔ مالک تیرا شکر۔ ہم کہاں تک ادا کریں تونے دنیا کی نعمتیں سب ہم پر ختم کر دیں۔ مال دیا۔ اولاد دی۔ علم دیا شرافت دی جمال دیا کرامت دی اب ان نعمتوں پر کیا تو آخرت میں ہم کو ذلیل کرے گا۔ نہیں ہم کو تیرے فضل و کرم سے یہی امید ہے کہ آخرت بھی ہماری درست کر دے گا اور جیسے دنیا میں تو نے باعزت و حرمت رکھا ویسے دوسرے بندوں کے سامنے آخرت میں بھی ہم کو ذلیل نہیں کرنے کا۔ ہم کو تیرا ہی آسرا ہے اور تیرے ہی فضل و کرم کے بھروسے پر زندگی گزار رہے ہیں۔ یا اللہ دنیا میں ہم کو حاسدوں اور دشمنوں نے بہت تنگ کرنا چاہا مگر تو نے حدیث شریف کی برکت سے ہم کو ان کے شر سے محفوظ سے رکھا۔ اور ان سب سے ہم کو زیادہ دولت اور نعمت عنایت کی ایسے ہی مرتے وقت بھی ہم کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور ہم کو با ایمان دنیا سے اٹھا آمین یا رب العالمین ۱۲ ۳؎ ابو اسامہ کی روایت کو خود امام بخاری نے احادیث انبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ عہ؎ انہوں نے صالح سے انہوں نے ابو سعید سے ۱۲ منہ ؛

يُونُسُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ سَكْرٰى وَمَا هُمْ بِسَكْرٰى،

اور معاویہ نے یوں نقل کیا وتری الناس سکرٰی وما ھم بسکارٰی (حمزہ اور کسائی کی یہی قراءت ہے۔

بَابٌ ۳۰۳ قَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ شَاكٍّ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اِلٰى ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ اَتْرَفْنَاهُمْ وَسَّعْنَاهُمْ

باب ومن الناس من يعبد اللہ علی حرف کی تفسیر حرف کا معنی شک (اور تردد) فان اصابہ خیر اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجھہ خسر الدنیا والاخرۃ آخر آیت ذلک ھو الضلال البعید تک اترفنا ھم کشائش دیں (یعنی ان پر روزی کشادہ کریں)۔

۷۲۵ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِيْنَةَ فَاِنْ وَلَدَتِ امْرَاَتُهٗ غُلَامًا وَنُتِجَتْ خَيْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِيْنٌ صَالِحٌ وَاِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَاَتُهٗ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِيْنُ سُوْءٍ،

مجھ سے حارث بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف کا شان نزول یہ ہے۔ کہ کوئی آدمی مدینہ میں آتا (مسلمان ہو جاتا) پھر اس کی عورت لڑکا جنتی اور اس کی گھوڑیاں بچے جنتیں تب تو خوش ہو کر، کہتا یہ دین اچھا ہے۔ اور جو اس کی عورت (لڑکا) نہ جنتی اور گھوڑیاں بھی نہ بیاتیں تو رنجیدہ ہو کر کہتا یہ دین خراب ہے (منحوس ہے)

بَابٌ ۳۰۴ قَوْلِهٖ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ،

باب ھذان خصمان اختصموا فی ربھم کی تفسیر

۷۲۶ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رض اَنَّهٗ كَانَ يُقْسِمُ فِيْهَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِيْ حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوْا فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيٰنُ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابوہاشم نے خبر دی انہوں نے ابومجلز (لاحق) سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے ابوذرؓ سے یہ آیت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم۔ حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں (حضرت علیؓ اور عبیدہ بن حارث) اور عتبہ بن ربیعہ اور اس کے دونو ساتھیوں (شیبہ اور ولید) کے باب میں اتری جس دن یہ لوگ بدر کی لڑائی میں مقابلہ کے لئے نکلے اس حدیث کو سفیان

سلہ جریر کی روایت کو امام بخاری نے رقاق میں اور عیسیٰ بن یونس کی روایت کو اسحٰق ابن راہویہ نے اور ابو معاویہ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَوْلَهٗ،

ثوری نے بھی ابوہاشم سے روایت کیا اور عثمان بن ابی شیبہ نے اس حدیث کو جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوہاشم سے انہوں نے ابومجلز سے ابومجلز کا قول روایت کیا[1]

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَجْثُوْا بَيْنَ يَدَیِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ،

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد (سلیمان بن طرخان) سے سنا کہا ہم سے ابومجلز نے بیان کیا انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میں سب سے پہلے قیامت کے دن پروردگار کے سامنے دوزانو بیٹھ کر اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔ قیس نے کہا یہ آیت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم انہی لوگوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن لڑائی کے لیے نکلے تھے یعنی علی اور حمزہ اور عبیدہ رضؓ (مسلمانوں کی طرف سے) اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید ابن عتبہ (کافروں کی طرف سے)

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

سورہ مومنون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَائِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيْدٌ بَعِيْدٌ فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ

سفیان بن عیینہ نے کہا سبع طرائق سے ساتوں آسمان مراد ہیں[4] لھا سابقون یعنی ان کی قسمت میں (روز ازل سے) سعادت اور نیک بختی لکھ دی گئی وجلۃ ڈرنے والے ابن عباسؓ نے کہا ھیھات ھیھات کا معنی دور ہے دور ہے[5] فاسئل العادین یعنی گننے والوں فرشتوں سے (جو اعمال کا حساب لکھتے ہیں) پوچھ لے

[1] اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] مگر ثوری اور ہشیم نے اس کو ابومجلز تک پہنچایا اور دونوں ثقہ اور حافظ ہیں ۱۲ منہ [3] یہ ان کی تفسیر میں موصول ہے ۱۲ منہ [4] طرائق ان کو اس لیے کہا کہ اوپر تلے واقع ہیں ۱۲ منہ [5] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

لَنَاكِبُونَ لَعَادِلُونَ كَالِحُونَ عَابِسُونَ مِنْ سُلَالَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُونُ وَاحِدٌ وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ يَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ عَلَى أَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلَى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هَهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُونَ تَعْمَوْنَ مِنَ السِّحْرِ

لناکبون سیدھی راہ سے مڑ جانے والے کالحون ترش رو بدشکل منہ بنانے والے[1] اوروں نے کہا سلالۃ سے مراد بچہ اور نطفہ ہے جنۃ اور جنون دونوں کا ایک معنی ہے یعنی دیوانگی (باؤلا پن) غثاء جھین اور جو پانی پر تیر آئے اور کام نہ آئے (بلکہ پھینک دیا جائے) یجأرون آواز بلند کریں گے۔ جیسے گائے (تکلیف کے وقت) آواز نکالتی ہے علی اعقابکم عرب لوگ بولتے ہیں رجع علی عقبیہ (یعنی پیٹھ دے کر چل دیا) سامر سمر سے نکلا ہے اس کی جمع سمار ہے یہاں سامر جمع کے معنوں میں ہے یعنی رات کو گپ شپ کرنے والے (تسحرون اندھے ہو رہے ہو جادو سے

سُوْرَةُ النُّوْرِ

سورہ نور کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا ط

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهِ الضِّيَاءُ مُذْعِنِينَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِي مُذْعِنٌ أَشْتَاتًا وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهُ سُمِّيَ الْقُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِنَ الْأُخْرَى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا وَقَالَ

من خلالہ کا معنی بادل کے پردوں کے بیچ میں سے سنا برقہ اس کی بجلی کی روشنی مذعنین مذعن کی جمع ہے یعنی عاجزی کرنے والا اشتاتا اور شتی اور شتات اور شت سب کے ایک معنی ہیں (یعنی الگ الگ) اور ابن عباسؓ نے کہا سورۃ انزلناھا کا معنی ہم نے اس کو بیان کیا[2]۔ اوروں نے کہا قرآن کئی سورتوں کو کہیں گے اور سورت ایک قطعہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے قطعہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے چونکہ یہ قطعہ ایک دوسرے سے نزدیک یعنی ملے ہوئے ہیں اس لیے ان کو قرآن کہتے ہیں (تو یہ قرن سے نکلا ہے)

[1] یہ دوزخیوں کی صفت ہے حدیث میں ہے کہ دوزخیوں کا اوپر کا ہونٹ چڑھ جائے گا اور نیچے کا لٹک پڑے گا۔ (معاذ اللہ سامنے دانت کھلے ہوئے اوپر سے رنگ کالا بھجنگ عجیب بھیانک شکل ہوگی ۱۲ منہ

[2] قاضی عیاض نے کہا ہم نے بیان کیا یہ فرضنا ہا کا معنی ہے جیسے طبری نے اس کو وصل کیا ابن عباس سے مگر ابن منذر نے ابن عباس سے یہ معنی انزلنا ہا کا نقل کیا ۱۲ منہ

سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكٰوةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ تَأْلِيفَ بَعْضِهٖ إِلٰى بَعْضٍ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللّٰهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهٖ قُرْاٰنٌ أَيْ تَأْلِيفٌ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ لِأَنَّهٗ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا وَقَالَ فَرَضْنَاهَا أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَمَنْ قَرَأَ فَرَضْنَاهَا يَقُولُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا لَمْ يَدْرُوا مَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ أُولِي الْإِرْبَةِ مَنْ لَيْسَ لَهٗ أَرَبٌ وَقَالَ طَاوُسٌ هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهٗ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يُهِمُّهٗ إِلَّا بَطْنُهٗ وَلَا يُخَافُ عَلَى النِّسَاءِ،

بَابُ ۳۰۵ قَوْلِهٖ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِينَ،

اور سعد بن عیاض ثمالی نے کہا (اس کو ابن شاہین نے وصل کیا) مشکوٰۃ کہتے ہیں طاق کو یہ حبشی زبان کا لفظ ہے اور یہ جو (سورہ قیامت میں) فرمایا ہم پر اس کا جمع کرنا اور قرآن کرنا ہے تو قرآن سے اس کا جوڑنا اور ایک ٹکڑے سے دوسرا ٹکڑا ملانا مراد ہے۔ پھر فرمایا فاذا قرانٰہ یعنی جب ہم اس کو جوڑ دیں اور مرتب کر دیں تو اس مجموعہ کی پیروی کر یعنی اس میں جس بات کا حکم ہے۔ اس کو بجا لا اور جس کی اللہ نے ممانعت کی ہے اس سے باز رہ اور عرب لوگ کہتے ہیں اس کے شعروں میں قرآن نہیں ہے۔ یعنی بے جوڑ شعر ہیں اور قرآن کو فرقان بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ حق اور باطل کو جدا کرتا ہے اور عورت کے حق میں کہتے ہیں ما قرات بسلا قط یعنی اس نے اپنے پیٹ میں بچہ کبھی نہیں رکھا اور جس نے فرضناھا تشدید سے پڑھا ہے[۱] تو یہ معنی ہوگا۔ ہم نے اس میں مختلف فرائض اتارے اور جس نے فرضنا (تخفیف سے) پڑھا[۲]۔ تو معنے یہ ہوں گے۔ ہم نے تم پر اور جو لوگ (قیامت تک) تمہارے بعد آئیں گے ان پر فرض کیا[۳] مجاہد نے کہا[۴] او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء سے وہ کم سن بچے مراد ہیں جو کم سنی کی وجہ سے عورتوں کی شرمگاہ یا جماع سے واقف نہیں ہیں اور شعبی نے کہا[۵] اولی الاربۃ سے مراد مرد ہیں جن کو عورتوں کی احتیاج نہ ہو[۶] اور طاؤس نے کہا (اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا) وہ احمق مراد ہے۔ جس کو عورتوں کا خیال نہ ہو[۷] اور مجاہد نے کہا (اس کو طبری نے وصل کیا) جن کو اپنے پیٹ کی دھن لگی ہو[۸] ان سے یہ ڈر نہ ہو کہ عورتوں کو ہاتھ لگائیں گے

باب والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فشھادۃ احدھم اربع شھادات باللہ انہ لمن الصادقین کی تفسیر۔

---

[۱] یہ ابو عمرو اور ابن کثیر کی قرأت ہے ۱۲ منہ [۲] جیسے مشہور قرأت ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی ان احکام پر چلنا لازم کیا جو اس سورت میں مذکور ہیں ۱۲ منہ [۴] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] جیسے بڈھے زے مخنث نامرد وغیرہ ۱۲ منہ [۷] بعضوں نے کہا وہ سو مراد ہیں جن پر عورتیں خود خیال نہ کریں جیسے بھنگی سقا موچی بھوئی وغیرہ ۱۲ منہ [۸] مزدور، چاکر، وغیرہ ۱۲ منہ

۷۲۸، حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَّكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتٰى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ فَسَاَلَهٗ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے[1] کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ عویمر (بن حارث بن زید بن جد بن عجلان) عاصم بن عدی پاس آیا جو بنی عجلان قبیلے کا سردار تھا۔ اور پوچھنے لگا بھلا اگر کوئی شخص اپنی جورو پاس کسی اجنبی مرد کو پائے (جو اس سے صحبت کر رہا ہو) تم کیا کہتے ہو کیا اس کو مار ڈالے پھر تم لوگ بھی اس کو (قصاص میں) مار ڈالو گے[2]۔ پھر کرے تو کیا کرے عویمر نے کہا عاصم تم میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا یا رسول اللہ[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے سوالات کو برا سمجھا[4] جب عویمر نے عاصم سے پوچھا (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا) تو عاصم نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ نہ پوچھوں آخر عویمر آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو آپ اس کو (قصاص میں) مار ڈالیں گے۔ نہیں تو پھر کیا کرے[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں قرآن اتارا پھر آپ نے جورو مرد، دونوں کو لعان کرنے کا حکم دیا، اسی طرح سے جس طرح اللہ نے قرآن میں اتارا[6]۔ عویمر نے اپنی بی بی سے لعان کیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر میں اب اس عورت کو رکھوں تو میں ظالم ہوں عویمر نے اس کو طلاق دے دیا پھر ان جورو مرد میں لعان کریں، یہی طریقہ

---

[1] محمد بن یوسف فریابی خود امام بخاری کے شیخ ہیں مگر یہ روایت ان سے بواسطہ روایت کی ہے ۱۲ منہ [2] چپ رہے تو مشکل چار گواہ لینے جائے تو جب تک گواہ آئیں یہ مرد اپنا کام کر کے چلتا ہوگا ۱۲ منہ [3] آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے ۱۲ منہ [4] کیونکہ آپ نے یہ خیال فرمایا کہ ایسا واقعہ ابھی نہیں ہوا ہے۔ صرف فرضی سوال عاصم کر رہا ہے اور بے ضرورت سوالات کرنے کو آپ برا سمجھتے تھے دوسرے اس قسم کے سوالات میں مسلمانوں کی بے آبروئی اور مسلمان عورتوں کی فضیحت ہے ۱۲ منہ [5] خاموش رہنا بھی مشکل ہے ۱۲ منہ [6] یعنی پہلے مرد چار بار گواہی دے پانچویں بار یوں کہے خدا کی لعنت اس پر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت چار بار گواہی دے پانچویں بار میں کہے کہ خدا کا غضب اس پر پڑے اگر مرد سچا ہو ۱۲ منہ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ،

قائم ہو گیا[۱] اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھتے رہو (اس عورت کا بچہ کس صورت کا پیدا ہوتا ہے) اگر سانولا اور کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا، موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو، تب تو میں سمجھوں گا کہ عویمر سچا تھا، جو اس نے اپنی جورو کی نسبت بیان کیا تھا، اور اگر سرخ سرخ گرگٹ کی طرح پیدا ہو (عویمر کا یہی رنگ تھا) تب تو میں سمجھوں گا، کہ عویمر نے اپنی جورو پر جھوٹ تہمت لگائی غیر جب اس عورت کا بچہ پیدا ہوا دیکھا تو وہ بچہ اس شکل کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں بیان فرمائی تھی جب عویمر سچا ہو (یعنی سانولا کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا، اور موٹی پنڈلیوں والا) اب اس بچہ کا نسب اس کی ماں کی طرف رکھ گیا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ،

باب والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین کی تفسیر۔

۴۲۹ ـ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ

مجھ سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا، کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے زہری سے، انہوں نے سہل بن سعد سے ایک شخص (عویمر عجلانی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (مصروف بہ کار) دیکھے تو کیا اس کو مار ڈالے اگر مار ڈالے، تو آپ اس کو بھی مار ڈالیں گے (اس کے قصاص میں) نہ مارے تو پھر کیا کرے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لعان کا حکم اتارا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا تیرا اور تیری جورو کا فیصلہ ہو گیا۔ خیر دونوں نے لعان کیا، اس

[۱] کہ لعان کے بعد جورو مرد میں تفریق کرا دی جاتی ہے یعنی مجرد اس کے کہ لعان سے فراغت ہو عورت پر طلاق پڑ جاتا ہے امام شافعی رح اور امام احمد اور اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے، اور عویمر نے جو طلاق دیا اس کی ضرورت نہ تھی، وہ یہ سمجھے کہ لعان طلاق نہیں ہے، عثمان لیثی کا یہ قول ہے کہ لعان کے بعد جب تک خاوند طلاق نہ دے طلاق نہیں پڑتا، بعضوں نے کہا لعان سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور خود بخود دونوں میں جدائی ہو جاتی ہے ۱۲ منہ رح ÷

فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا،

وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، اس کے بعد پھر یہ طریقہ قائم ہوگیا کہ لعان کرنے والوں (جورو مرد) میں جدائی کردی جائے[1] وہ عورت حاملہ تھی خاوند نے کہا یہ میرا حمل نہیں ہے، آخر اُس کا بچہ جو پیدا ہوا وہ اپنی ماں کا بیٹا کہلایا، اُسی وقت سے یہ طریقہ بھی قائم ہوا کہ ایسا بچہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اُس بچہ کی وارث ہوگی، ماں کو اپنا مقرری حصہ جو اللہ کی کتاب میں ہے (سدس یا ثلث) ملے گا[2]

بَابٌ ۳۰ قَوْلِهِ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ،

باب ویدرأ عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات باللہ انہ لمن الکذبین کی تفسیر۔

۴۷۳۰، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی جورو (خولہ بنت عاصم) کو شریک بن سحماء سے تہمت لگائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلال سے) فرمایا تو (چار) گواہ لا، نہیں تو تیری پیٹھ پر حد قذف پڑیگی، اُس نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم اگر ہم میں کوئی شخص اپنی عورت سے کسی کو بُرا کام کرتے دیکھے تو گواہ ڈھونڈتا پھرے (یہ تو بڑی مشکل ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ گواہ لا، ورنہ تیری پیٹھ پر حد پڑے گی، ہلال رضؓ نے کہا قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے، مَیں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے باب میں ضرور کوئی ایسا حکم اوتارے گا۔

---

[1] یعنی حاکم جدائی کردے، امام ابوحنیفہؒ نے اسی حدیث کے ظاہر سے یہ دلیل لی ہے کہ صرف لعان سے جدائی نہ ہوگی، جبتک حاکم تفریق کا حکم نہ دے ۱۲منہ

[2] لعان کا بچہ اپنے باپ کا تو وارث نہ ہوگا، کیونکہ باپ نے اپنا بیٹا ہونے سے انکار کیا، ماں کا وارث ہوگا کس لئے کہ ماں نے اسکا ولدالزنا ہونا تسلیم نہیں کیا

مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ ،

بَاب ۳۸ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ،

۴۳۱۷ ، حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى

جس سے میری پیٹھ سزا سے بچا دے گا، اس کے بعد حضرت جبریل اُترے اور یہ آیت نازل ہوئی والذین یرمون ازواجھم اخیر ان کان من الصادقین تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ان آیتوں کے اُترنے کے بعد) لوٹے اور ہلال کی جورو کو بلا بھیجا ہلال نے لعان کی گواہیاں دیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، دیکھو! اللہ خوب جانتا ہے، تم دونوں میں سے ایک کی بات ضرور جھوٹ ہے[1] کوئی تم میں (جو جھوٹا ہے) توبہ کرتا ہے یا نہیں، پھر عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے بھی (چار) گواہیاں دیں، جب پانچویں گواہی کا وقت آیا تو لوگوں نے اُس کو ٹھیرایا (سمجھایا) یہ پانچویں گواہی (اگر جھوٹ ہے) تو تجھ کو عذاب میں مبتلا کرے گی ابن عباسؓ نے کہا یہ سُن کر وہ عورت ذرا جھجکی اور رُک گئی، ہم سمجھے کہ وہ اقرار کرے گی، (کہ بیشک مجھ سے بُرا کام ہوا ہے) پھر کہنے لگی، کہ میں اپنی قوم کو تمام عمر کے لئے رُسوا نہیں کر سکتی، اور پانچویں گواہی بھی اُس نے دیدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب دیکھتے رہو کہ اگر اس عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا، موٹے سرین والا، موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے، پھر اُس عورت کا بچہ اسی صورت کا پیدا ہوا، اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم جو لعان کے باب میں اُترا، نہ آیا ہوتا تو مَیں اس عورت کو اچھی سزا دیتا[2]

باب والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين کی تفسیر۔

ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے چچا

[1] دونوں سچے نہیں ہو سکتے ۱۲ منہ رح [2] یعنی رجم کرتا، گو رجم بغیر چار آدمیوں کی گواہی کے یا اقرار کے نہیں ہو سکتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور تھی، ممکن ہے کہ آپؐ کو وحی سے بھی یہ معلوم ہو گیا ہو کہ اس عورت نے زنا کیا ہے، اب اس میں اختلاف ہے کہ لعان کی آیت ہلال کے باب میں اُتری یا عویمر کے، اکثر مفسرین نے پہلا قول اختیار کیا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ،

قاسم بن یحییٰ نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے قاسم نے اُن سے سُنا ہے، انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، اُنہوں نے کہا ایک شخص (عویمر) نے اپنی جورو پر تہمت رکھی، اور اُس کے لڑکے کو کہا یہ میرا نطفہ نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ نے جورو، مرد، دونوں کو حکم دیا، لعان کرو، اُنہوں نے لعان کیا، پھر آپؐ نے وہ لڑکا عورت کو دِلا دیا۔ اور جورو مرد میں جُدائی کرادی۔

بَاب ۳۰۹ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ

أَفَّاكٌ كَذَّابٌ،

باب[۵۱] ان الذین جاءوا بالافک عصبۃ منکم لا تحسبوہ شرا لکم بل ھو خیر لکم لکل امرئ منھم ما اکتسب من الاثم والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب عظیم کی تفسیر افک کے معنے جھوٹی تہمت اسی سے ہے افاک بہت جھوٹ بولنے والا۔

۲۳۷، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ،

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا والذی تولی کبرہ سے عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) مراد ہے۔

بَاب ۳۱۰ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ،

باب ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحٰنک ھٰذا بھتان عظیم لولا جاءو علیہ باربعۃ شھداء فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولئک عند اللہ ھم الکذبون[۵۲] کی تفسیر۔

---

۵۱ یہ شروع ہے اُن آیتوں کا جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تہمت کے باب میں اُتریں، ترجمہ: مسلمانو جن لوگوں نے تم میں سے جھوٹا طوفان کھڑا کیا وہ تم ہی میں کے کچھ لوگ ہیں، اس کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوا (اسکی وجہ سے منافق اور سچے مسلمانوں میں تمیز ہوگئی) اُن میں سے جس نے جتنا گناہ سمیٹا اسکی سزا اُسی کو ملیگی، اور جس نے اس طوفان کا بڑا حصہ لیا (یعنی عبداللہ بن ابی منافق) اُس کو بڑا عذاب ہوگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۵۲ ترجمہ اور جب تم نے ایسی نالائق بات سُنی تھی، تو تم نے اُسی وقت کیوں نہیں کہا کہ ہم ایسی بات بُری زبان پر نہیں لا سکتے، سُبحان اللہ یہ تو بڑا طوفان ہے خیر (اگر سچے تھے)، تو چار گواہ کیوں نہیں لائے، جب وہ گواہ نہ لا سکے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں (باقی بر صفحہ ۵۷۳)

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے حضرت عائشہ رضؓ کی تہمت کی حدیث، جب کہ تہمت لگانے والوں نے باتیں بنائیں، اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضؓ کی اُن باتوں سے پاکی ظاہر کی، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیّب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے نقل کی، اور ان چاروں میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا، اور ایک روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے، گو ان میں سے بعضوں کا حافظہ دوسرے سے اچھا تھا[1] خیر عروہ بن زبیرؓ نے جو حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ یہ تھا کہ آپؐ جب سفر میں جاتے، تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے، قرعہ میں جس بی بی کا نام نکلتا، اس کو سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے، ایک لڑائی میں آپ جا رہے تھے (غزوہ بنی مصطلق میں) آپؐ نے قرعہ ڈالا، تو میرے نام نکلا، میں آپؐ کے ساتھ روانہ ہوئی، اور یہ واقعہ حجاب کا حکم اُترنے کے بعد کا ہے[2] میں ایک ہودے میں سوار رہتی، جب اُترتی تو ہودہ

(بقیہ حاشیہ ص۵۷۲) نسخہ مطبوعہ مصر میں ترجمہ باب یوں ہی ہے لیکن اسمیں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ نظم قرآنی کے موافق نہیں ہے یہ آیت لولا جاءو علیہ باربعۃ شھداء ولولا اذ سمعتموہ قلتم سے پہلے ہے، متن قسطلانی اور دوسرے نسخوں میں ترجمہ باب یوں مذکور ہے، باب لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیرا اخیر آیت ھم الکذبون تک یہی نسخہ صحیح معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ رح (حواشی صفحہ ھذا) [1] زہری کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس قصے میں چاروں راویوں کی روایتیں مخلوط کر دی ہیں، کیونکہ چاروں ثقہ تھے اور ایسے ادراج میں کوئی قباحت نہیں، اگرچہ بہتر یہ تھا کہ زہری ہر ایک کی روایت کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے مگر بخوف طوالت انہوں نے ایسا نہیں کیا ۱۲ منہ رح [2] اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ حجاب ازدواج مطہرات کیلئے فرض ہوا تھا اُن کا یہ مطلب نہ تھا کہ آپ کی بیبیاں ایک مکان میں پڑی رہیں اسکے باہر نہ نکلیں، سفر کو نہ جائیں، اب قرآن شریف میں جو آیا ہے وقرن فی بیوتکن یہ بہ کسر قاف ہے وقار سے یعنی اپنے گھروں میں عزت اور وقار کیساتھ رہو چھچھورپن نہ کرو، اور بفتحہ قاف بھی قرأت ہے تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ بلا ضرورت ہر گلی کوچہ میں ماری ماری

فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ هَوْدَجِیْ وَاُنْزَلُ فِیْهِ فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَافِلِیْنَ اٰذَنَ لَیْلَةً بِالرَّحِیْلِ فَقُمْتُ حِیْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِیْلِ فَمَشَیْتُ حَتّٰی جَاوَزْتُ الْجَیْشَ فَلَمَّا قَضَیْتُ شَاْنِیْ اَقْبَلْتُ اِلٰی رَحْلِیْ فَاِذَا عِقْدٌ لِیْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِیْ وَحَبَسَنِیْ ابْتِغَاؤُهٗ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَرْحَلُوْنَ بِیْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِیْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰی بَعِیْرِیَ الَّذِیْ كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ یَحْسِبُوْنَ اَنِّیْ فِیْهِ وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ یُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا تَاْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ یَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِیْنَ رَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِیَةً حَدِیْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ عِقْدِیْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَیْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَیْسَ بِهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِیْبٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِیَ الَّذِیْ كُنْتُ بِهٖ وَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَیَفْقِدُوْنِیْ فَیَرْجِعُوْنَ اِلَیَّ فَبَیْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِیْ مَنْزِلِیْ غَلَبَتْنِیْ عَیْنِیْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ

سمیت اُتاری جاتی، خیر ہم اسی طرح سفر میں چلتے رہے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑائی سے فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے، تو ہم لوگ مدینہ کے نزدیک آن پہونچے، ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ کوچ کا حکم دیا گیا، میں کوچ کا حکم ہونے پر اٹھی اور پاؤں سے چل کر لشکر کے پار نکل گئی، جب حاجت سے فارغ ہوئی اور لوٹ کر اپنے ٹھکانے آنے لگی، تو اُس وقت میں نے خیال کیا تو ظفار کے نگینوں کا ہار (جو میرے گلے میں تھا) ٹوٹ کر گر گیا تھا، میں اسکو ڈھونڈنے لگی، اُس کے ڈھونڈنے میں دیر ہوئی، اتنے میں وہ لوگ آن پہونچے جو میرا ہودہ اُٹھا کر اونٹ پر لادا کرتے تھے اُنہوں نے ہودہ اُٹھالیا اور میرے اونٹ پر لاد دیا، وہ سمجھے کہ میں ہودے کے اندر بیٹھی ہوں، کیونکہ اُس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی (دُبلی پتلی) ہوا کرتی تھیں، ایسی پر گوشت بھاری بھرکم نہ تھیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں (وہ بھی سُوکھا جیسے کھجور جَو کی روٹی) اسی وجہ سے ان لوگوں کو ہودے کے ہلکے پن کا کچھ خیال نہ آیا، جب اُنہوں نے ہودہ اُٹھایا دوسرا سبب یہ بھی تھا کہ میں اُس زمانہ میں بالکل ایک کم سن چھوکری تھی (میرا بوجھ ہی کیا تھا) خیر وہ ہودہ اونٹ پر لاد کر اونٹ لے کر چل دیئے، اور جب سارا لشکر چل دیا تو اس وقت کہیں میرا ہار ملا، میں جو لشکر کے ٹھکانوں پر آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ وہاں (آدمی کا نام نہیں) نہ کوئی بُلانے والا نہ کوئی جواب دینے والا آخر میں اُسی ٹھکانے کی طرف چل پڑی جہاں (رات کو) میں اُتری تھی، میں نے یہ خیال کیا کہ جب لشکر کے لوگ (اونٹ پر) مجھ کو نہ پائیں گے تو میری تلاش میں یہیں آئیں گے، میں اُسی جگہ بیٹھے بیٹھے اونگھنے لگی، میری آنکھ لگ گئی، (سو رہی) لشکر کے پیچھے پیچھے (گرے پڑے کی خبر رکھنے کو) ایک شخص مقرر تھا جس کو

الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ
وَرَآءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ
مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ
فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ
يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ
وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً
وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ
حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدَيْهَا
فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ
حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا
مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ
هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ
شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ
أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ
ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا
أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ
حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ ثُمَّ

صفوان بن معطل سلمی کہا کرتے تھے، وہ پچھلی رات کو چلا آ رہا تھا، صبح کو اس جگہ پہنچا جہاں میں پڑی ہوئی تھی، دُور سے اُس کو ایک سوتا شخص معلوم ہوا تو میرے پاس آیا، مجھ کو پہچان لیا، کیونکہ حجاب کا حکم اُترنے سے پہلے میں اُس کے سامنے نکلا کرتی تھی، اُس نے مجھ کو دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی، اور اُس نے مجھ کو پہچان لیا، میں نے اپنا منہ دوپٹہ سے ڈھانپ لیا، خدا کی قسم اُس نے مجھ سے کوئی بات تک نہیں کی، نہ میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا اُس کے منہ سے اور کوئی بات سُنی، اُس نے کیا کیا اپنی اونٹنی بٹھائی، اور اُس کا پاؤں اپنے پاؤں سے دبائے رکھا، میں اونٹنی پر چڑھ گئی، وہ بیچارہ پیدل چلتا رہا[1] اونٹنی کو چلاتا رہا، یہاں تک کہ ہم لشکر میں اُس وقت پہنچے، جب عین دوپہر کو گرمی کی شدت میں وہ اُترے ہوئے تھے، اب لوگوں نے طوفان اُٹھایا، اور جس کی قسمت میں تباہی لکھی تھی وہ تباہ ہوا۔ سب سے بڑا اس طوفان کا بانی مبانی عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق مردود) تھا۔ خیر ہم لوگ مدینہ پہنچے، وہاں پہنچ کر میں بیمار ہو گئی، ایک مہینے تک میں بیمار رہی لوگ طوفان جوڑنے والوں کی باتوں کا چرچہ کرتے رہے لیکن مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی، ایک ذرا سا وہم مجھ کو اس سے پیدا ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ مہربانی جو اپنے حال پر جب میں کبھی بیمار ہوا کرتی اس بیماری میں نہیں پاتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (میرے حجرے میں) تشریف لاتے اور سلام علیک کرتے، پھر (کھڑے ہی کھڑے) اتنا پوچھ کر کہ اب کیسی ہے، تشریف لے جاتے (نہ پاس بیٹھتے اور نہ باتیں کرتے)

[1] اُس کا ہاتھ تک حضرت عائشہ صدیقہؓ کے جسم سے نہیں لگا، خدا تعالیٰ اُن طوفان اُٹھانے والوں کو سمجھے کہیئے اس میں قباحت کیا ہوئی ہے؟ کیا صفوان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اُس بے آب و دانہ لق و دق جنگل میں تنہا چھوڑ کر چلے آتے تو یہ کمبخت خوش ہوتے ۱۲ منہ

يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِي يُرِيبُنِي وَلَا
أَشْعُرُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقِهْتُ
فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ
وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا
إِلَى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ
قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ
الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ فَكُنَّا
نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ
بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ
وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ
أُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي
قَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ
مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ
فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ
رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهُ
أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا
قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ
فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا
رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ

اس سے بیشک مجھ کو وہم ہوا، مگر اس طوفان کی مجھ کو خبر نہ تھی، بیماری سے میں چنگی ہو کر ابھی ناتوان ہی تھی، مناصع کی طرف گئی تو میرے ساتھ مسطح کی ماں (سلمیٰ) تھی، مناصع میں ہم لوگ پاخانہ پھرنے کو جایا کرتے، اور رات ہی کو جاتے، پھر دوسری رات کو یہ اُس زمانہ کا ذکر ہے، جب گھروں کے نزدیک پاخانے نہیں بنے تھے، اور جیسے اگلے زمانہ کے عربوں کی رسم تھی، ہم بھی اُسی طرح جنگل کو پاخانہ کے لئے جایا کرتے، اُس زمانہ میں ہم کو بدبو کی وجہ سے گھروں کے پاس پاخانہ بنانے میں تکلیف ہوتی، خیر میں اور مسطح کی ماں جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی (رائطہ اُس کا نام تھا) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ تھی، اُسی کا بیٹا مسطح تھا، دونوں حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو آرہی تھیں، اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں اُلجھ کر پھسلا تو وہ کیا کہنے لگی، موا مسطح اللہ کرے مرجائے، میں نے کہا یہ کیا بکتی ہے مسطح تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا تو اُس کو کوستی ہے اُس نے کہا اری بھولی بھالی (دیوانی لڑکی) تو نے مسطح کی باتیں نہیں سُنیں، میں نے پوچھا کون سی باتیں (کچھ کہو تو) تب اُس نے طوفان جوڑنے والوں کی باتیں مجھ سے بیان کیں، یہ سُن کر میں تو پہلے ہی سے بیمار تھی اور زیادہ بیمار ہو گئی[1] اور اپنے حجرے میں لوٹ آئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور (دور ہی سے) سلام کر کے پوچھا، کیوں اب کیسی ہے، میں نے عرض کیا آپ ذرا مجھ کو اجازت دیجئے، میں اپنے ماں باپ کے

[1] ہائے حضرت عائشہ رضہ کی مصیبت کو یاد کر کے دل پاش پاش ہو جاتا ہے، ان کمبختوں کو اتنا بھی ترس نہ آیا، کہ ایک معصوم کم سن لڑکی اور پر سے بیمار، اس کا دل جھوٹا طوفان رکھ کر اور کڑھانا، گویا مار ڈالنے کی فکر کی، کوئی بھلا آدمی جس کے دل میں ذرا بھی رحم ہو ایسا نہیں کرنے کا ۱۲ منہ رح

لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ
أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا
قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي
يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ
يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا
كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ
يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا
قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ
النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ
اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ
وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي
فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي
فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ
وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ
إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ

پاس جاتی ہوں، میرا مطلب یہ تھا کہ اُن سے تحقیق کروں کیا حقیقت
ہیں لوگوں نے ایسا طوفان اُٹھایا ہے؟ آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ کو اجازت دے دی، میں چلی گئی، میں نے والدہ سے
پوچھا، اماں یہ لوگ (میری نسبت) کیا بک رہے ہیں، انہوں نے کہا
بیٹی تو اتنا رنج مت کر، خدا کی قسم ایسا اکثر ہوا، جب کسی مرد کے
پاس کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے جس سے مرد محبت کرتا ہے
اس کی سوکنیں بھی ہوں، تو عورتیں ایسے بہت سے جلتر کیا کرتی
ہیں[1] میں نے کہا واہ سبحان اللہ! کیا لوگوں نے اُس کا چرچا بھی
کر دیا، خیر وہ ساری رات گذری، میں روتی رہی، صبح ہو گئی
نہ میرے آنسو تھمتے تھے، نہ نیند آتی تھی، صبح کو بھی میں رو رہی
تھی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضا اور اسامہ
بن زید کو بُلوایا، آپ اُن سے میرے چھوڑ دینے کے لئے مشورہ
لینا چاہتے تھے، کیونکہ وحی اُترنے میں دیر ہوئی تھی[2] حضرت
عائشہ رض کہتی ہیں اسامہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہی مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے کہ میں ایسی ناپاک
باتوں سے پاک ہوں، اور جیسے اُن کو دل میں آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں سے محبت تھی، یعنی انہوں نے صاف
کہہ دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاک دامن اور بے قصور
ہیں، یہ جھوٹا طوفان ہے) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنج دیکھ کر) آپ کی تسلی
کے لئے یہ کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورتوں کی

[1] حالانکہ حضرت عائشہ کی سوکنوں یعنی دوسری ازواج مطہرات نے اس طوفان میں ایک کلمہ بھی نہیں کہا تھا، مگر ام رومان انکی والدہ نے خیال کیا کہ شاید انکی سوکنوں کی بھی اس میں کچھ سازش ہوئی اور یہ گمان اُن کو اس وجہ سے ہوا ہوگا کہ حمنہ بنت جحش حضرت ام المومنین زینب کی بہن بھی اس طوفان میں شریک تھیں، اور ہم نے جو ترجمہ کیا ہے اُس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زمانہ کی عورتیں اُس پر ایسے جلتر کیا کرتی ہیں، یعنی دوسری عورتیں نہ اُس کی سوکنیں اس صورت میں کوئی اشکال نہیں رہتا ۱۲ منہ رح [2] اور آپ کے دل میں بھی شبہ آ گیا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ رحمہ اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ
قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ
مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ
عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ
تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ
فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ
قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ

کچھ کمی ہے، عائشہ رضؓ کے سوا بہت سی عورتیں موجود ہیں[۵۱]۔ بھلا آپؐ لونڈی (بریرہ) سے تو پوچھئے وہ سچ سچ حال بتا دے گی[۵۲]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضؓ سے فرمایا، بریرہ (سچ بتا) تو نے عائشہ کی کوئی ایسی بات بھی کبھی دیکھی ہے، جس سے تجھ کو کوئی شبہ (بدکاری کا) اُس پر پیدا ہوتا ہو؟ بریرہ رضؓ نے کہا قسم خدا کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں نے تو کوئی بات عائشہ رضؓ کی ایسی نہیں دیکھی جس پر میں عیب لگا سکوں، (اللہ رکھے) وہ ابھی بچی ہے کم سن (اور بھولی) ایسی کہ آٹا گھر کا گندھا ہوا چھوڑ کر سو جاتی ہے[۵۳] تو بکری آن کر آٹا کھا لیتی ہے[۵۴] یہ سُن کر اُسی دن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے، عبداللہ بن ابی ابن سلول کے مقابل آپؐ نے مدد چاہی، فرمایا مسلمانو! کون میری حمایت کرتا ہے، کون میری مدد کرتا ہے، ایسے شخص کے مقابل جس نے میرے گھر والوں پر تہمت لگا کر یہ بات مجھ تک پہنچائی، خدا کی قسم میں تو اپنے گھر والے (یعنے حضرت بی بی عائشہ رضؓ) کو نیک پاک دامن ہی سمجھتا ہوں، اور جس مرد سے تہمت لگائی ہے اُس کو بھی نیک بخت جانتا ہوں، وہ کبھی میرے گھر میں اکیلا نہیں آیا ہمیشہ میرے ساتھ آیا کرتا، یہ سُن کر سعد بن معاذ (اوس قبیلے کے

---

۵۱ حضرت علی رضؓ کا معاذ اللہ یہ مطلب تھا کہ حضرت عائشہ رضؓ ایسے بُرے کام سے ملوث ہوئی ہیں، بلکہ اُنکی غرض یہ تھی کہ کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر دُور ہو، تو انہوں نے یہ کہا اگر آپ کو ایسا ہی شبہ ہے تو عائشہ رضؓ کو چھوڑ دیجئے، اور بہت سی عورتیں مل سکتی ہیں، اُسی زمانہ سے حضرت عائشہ رضؓ کو حضرت علی رضؓ سے بر مقتضائے بشریت کچھ ملال پیدا ہو گیا، جو ایک مدت دراز تک باقی رہا ۱۲ منہ رح ۵۲ کہ عائشہ رضؓ کا رویّہ کیسا ہے، اُنکے اخلاق اچھے ہیں یا بُرے قاعدہ ہوتا ہے کہ عورتوں کے راز چھوکریوں، باندیوں سے چھپے نہیں ہوتے، بلکہ اکثر عورتیں دوسری عورتوں سے بھی وہ باتیں ظاہر کیا کرتی ہیں جنکو مردوں پر افشا نہیں کرتیں، اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ تہمت کا واقعہ ۵ھ یا ۶ھ ہجری میں ہوا تھا، اور بریرہ رضؓ کو حضرت عائشہ رضؓ نے فتح مکہ کے بعد ۸ھ یا ۹ھ ہجری میں خریدا تھا، اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شائد بریرہ رضؓ خریدنے سے پہلے بھی حضرت عائشہ کے پاس رہا کرتی ہونگی۔ بعضوں نے کہا بریرہ رضؓ کا ذکر اس روایت میں غلطی سے ہے، اور لونڈی سے کوئی دوسری لونڈی مراد ہے ۱۲ منہ رح ۵۳ یعنی ابھی تک اسمیں اتنی ہوشیاری اور چالاکی بھی نہیں ہے کہ اپنے گھر کا بندوبست کر سکے، وہ بھلا ایسے چترے پنے کا کام کیسے کریگی ۱۲ منہ رح ۵۴ کہتے ہیں اس لونڈی نے قسم کھا کر یہ بیان کیا کہ میں تو عائشہ رضؓ کو ایسی پاک سمجھتی ہوں جیسے سُنار لال لال کھرے سونے کو، دوسری روایت میں یوں ہے، کہ عائشہ رضؓ سونے سے زیادہ پاکیزہ ہے، اور اگر اُس نے کوئی کام کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی ضرور خبر کر دے گا۔ لونڈی کی اس سمجھ پر لوگوں کو بہت تعجب ہوا ۱۲ منہ رح ❊

بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْہُ اِنْ کَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَہٗ وَاِنْ کَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ وَھُوَ سَیِّدُ الْخَزْرَجِ وَکَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰکِنِ احْتَمَلَتْہُ الْحَمِیَّۃُ فَقَالَ لِسَعْدٍ کَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰہِ لَا تَقْتُلُہٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰی قَتْلِہٖ فَقَامَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَھُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ کَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰہِ لَنَقْتُلَنَّہٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِیْنَ فَثَارَ الْحَیَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰی ھَمُّوْا اَنْ یَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُھُمْ حَتّٰی سَکَتُوْا وَسَکَتَ قَالَتْ فَمَکَثْتُ یَوْمِیْ ذٰلِكَ لَا یَرْقَاُ لِیْ دَمْعٌ

سردار) کھڑے ہوئے[۱] اور کہنے لگے یارسول اللہ صلعم، میں اس شخص کے مقابل آپ کی مدد کو تیار ہوں، اگر یہ شخص اوس قبیلے کا ہے تو ابھی اُس کی گردن مارتا ہوں (کم بخت خس کم جہاں پاک) اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج کے قبیلے میں کا ہے تو آپ جو حکم دیں گے ہم بجا لائیں گے، حضرت عائشہ رضؓ نے کہا سعد بن معاذ کی یہ بات سُن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے جو خزرج قبیلے کے سردار تھے پہلے وہ اچھے نیک بخت آدمی تھے مگر (خدا تعصب کا خانہ خراب کرے) اُن کو ایک قومی غیرت نے آ دبوچا، سعد بن معاذ سے کہنے لگے اللہ کی بقا کی قسم، تو جھوٹ کہتا ہے تو نہ اُس کو مارے گا نہ مار سکے گا، اتنے میں اسید بن حضیرؓ (بڑے جان نثار صحابی) جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہو گئے، اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے، اللہ کی بقا کی قسم، تو جھوٹا ہے ہم تو ضرور اُس شخص کو قتل کریں گے کیا تو بھی منافق ہو گیا ہے، جو منافقوں کی طرفداری کرتا ہے، بس اس گفتگو پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپس میں لڑنے والے ہی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تھے، آپؐ برابر اُن کو تھماتے سمجھاتے رہے جب وہ خاموش ہوئے[۲] اور آپ بھی خاموش ہو رہے، حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ اُس دن سارا دن میرا یہ حال رہا کہ نہ میرے

[۱] بعضوں نے یہاں اعتراض کیا ہے کہ سعد بن معاذ تو جنگ خندق کے زخم سے ۵ھ ہجری میں شہید ہوئے اور تہمت کا قصہ ۶ھ ہجری میں ہوا، جواب یہ ہے کہ تہمت کا بھی واقعہ ۵ھ ہجری میں ہوا، بعضوں نے کہا، جنگ خندق اور غزوہ مریسیع دونوں ۴ھ ہجری میں ہوئے، تو اُس وقت تک سعد بن معاذ زندہ ہوں گے ۱۲ منہ رح [۲] سعد بن عبادہ منافق نہ تھے سچے مسلمان تھے، مگر سعد بن معاذ کا یہ کہنا اُن کو ناگوار ہوا کہ ہم اُس شخص کو قتل کریں گے اور قومی جوش نے اُن پر غلبہ کیا، قوم یا خاندان کی پیچ وہیں تک عمدہ ہے جب تک شرع کے خلاف نہ ہو، شرع کے خلاف نہ قوم کوئی چیز ہے نہ خاندان کوئی مال ہے، اللہ اور رسول پر قوم اور خاندان مال، اسباب سب تصدق کرنا چاہیئے، اُس وقت ایمان پورا ہو گا، قوم تو قوم اپنے باپ اور بھائی کی پرواہ بھی صحابہؓ نے نہیں کی، اور خدا کی رضامندی کے لئے اُن کے قتل کرنے پر مستعد ہو گئے، رضی اللہ عنہم۔ یہی سعد بن عبادہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت ہونے لگی تو خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں جا کر مرے، وہ چاہتے تھے کہ وہ خلیفہ رہیں، ایک انصار میں سے ایک قریش میں سے بھلا یہ کیوں کر ہو سکتا تھا دو تلواریں ایک نیام میں نہیں آسکتیں، حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ سعد بن عبادہ کو تباہ کرے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ فَاَصْبَحَ اَبَوَايَ
عِنْدِيْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا
اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَلَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ يَظُنَّانِ
اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَمَا
هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ فَاسْتَاْذَنَتْ
عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا
فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى
ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ
وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ
قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ
شَاْنِيْ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ
اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ
عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً
فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ
فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ
اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ اِلَى اللّٰهِ تَابَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ
دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ
لِاَبِيْ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ

آنسو بند ہوتے تھے، اور نہ نیند آتی تھی[1] صبح کو میرے والدین بھی
میرے پاس موجود تھے، میرا تو دو رات اور ایک دن سے یہی حال تھا
کہ نہ نیند آتی تھی نہ آنسو تھمتے تھے، میرے والدین یہ سمجھے کہ روتے
روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، پھر ایسا
ہوا کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے، میں رو رہی تھی، اتنے میں
ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) نے اندر آنے کی اجازت مانگی
میں نے اُس کو اجازت دی، وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی، اسی
حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے
آپؐ نے سلام کیا اور سلام کر کے بیٹھ گئے، اس سے پہلے جب سے
مجھ پر طوفان لگایا تھا، آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ
تک آپ ٹھہرے رہے میرے باب میں کوئی وحی نہ آئی، خیر آپؐ نے
بیٹھ کر تشہد پڑھا، پھر فرمایا، امّا بعد، عائشہ مجھ کو تیری
نسبت ایسی ایسی خبر پہنچی ہے، اب اگر تو پاک ہے (اور یہ خبر جھوٹ
ہے)، تو اللہ تعالیٰ تیری پاک دامنی عنقریب بیان کر دے گا، اور اگر
واقعی تجھ سے کوئی قصور ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اپنے قصور کی
بخشش مانگ، اور توبہ کر، کیونکہ جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اقرار
کرتا ہے، پھر اللہ کی درگاہ میں (آئندہ کے لئے) توبہ کرتا ہے تو
اللہ تعالیٰ اُس کا گناہ بخش دیتا ہے، جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہ گفتگو ختم کر چکے تو (خدا کی قدرت) ایک بارگی
میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی مجھ کو معلوم
نہ ہوا[2] میں نے اپنے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے
کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دو، انہوں نے کہا خدا
کی قسم، میں نہیں جانتا آپؐ کو کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی

---

[1] رات بھی اسی طرح بے قراری میں گذاری دوسری ۱۲ منہ رح [2] قاعدہ ہے جب روتے روتے رنج حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو ایک بارگی آنسو تھم جاتے ہیں، اور آدمی ہکا بکا سا رہ جاتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَدْرِي مَا
أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ
لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى
اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ
قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي
بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَئِنِ
اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي
مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللهِ مَا أَجِدُ
لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ قَالَ
فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا
تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ
عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي
بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلَكِنْ
وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنْزِلٌ
فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي
كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ
بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا قَالَتْ
فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

والدہ (ام رومان) سے کہا تم تو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کچھ جواب دو، انہوں نے کہا میں نہیں جانتی، کیا جواب دوں
حضرت عائشہ کہتی ہیں آخر (میں خود ہی جواب پر مستعد ہوئی)
میں ایک کم سن چھوکری تھی، قرآن بھی مجھ کو بہت سا یاد نہ تھا۔
میں نے کہا قسم خدا کی میں جانتی ہوں کہ یہ بات جو تم نے سنی ہے
تمہارے دلوں میں جم گئی ہے، اور تم اس کو سچ سمجھنے لگے ہو اب
اگر میں یہ کہوں کہ میں پاک ہوں، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے
کہ میں پاک ہوں، جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے، اور اگر
میں (جھوٹ) ایک گناہ کا اقرار کر لوں (جو میں نے نہیں کیا) اور
اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں، تو تم مجھ کو سچا
سمجھو گے، خدا کی قسم میں اس وقت اپنی اور تمہاری مثال
(بالکل) ایسی ہی سمجھتی ہوں جو یوسف پیغمبر کے والد حضرت
یعقوب علیہ السلام، کی تھی، انہوں نے یہی کہا تھا (میں بھی وہی
کہتی ہوں) اب اچھا صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ
تعالیٰ میری مدد کرنے والا ہے یہ کہہ کر حضرت عائشہ نے (بچھونے
پر) کروٹ بدل لی، حضرت عائشہ کہتی ہیں مجھ کو یہ یقین تھا کہ چونکہ
میں پاک ہوں، اللہ تعالیٰ میری پاکی ضرور ظاہر کرے گا، مگر خدا
کی قسم مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے باب میں قرآن
کی ایسی آیتیں اتارے گا جو (ہمیشہ کے لئے قیامت تک) پڑھی جائیں
گی، میں اپنی شان اس سے حقیر سمجھتی تھی کہ میرے باب میں خدا
اپنا ایسا کلام اتارے جس کو (ہمیشہ) پڑھتے رہیں، ہاں مجھ کو یہ
امید ضرور تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب دکھائیگا
جس سے آپ کو میری پاک دامنی کھل جائے گی، حضرت عائشہ
کہتی ہیں کہ پھر ایسا ہوا خدا کی قسم نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جس جگہ بیٹھے تھے، وہاں سے سرکے اور نہ گھر میں جو لوگ تھے

حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّاَكِ فَقَالَتْ اُمِّيْ قُوْمِيْ اِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَاءَتِيْ قَالَ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اُن میں سے کوئی باہر گیا، اور آپؐ پر وحی آنی شروع ہو گئی، معمول کے موافق آپؐ پر سختی ہونے لگی، اور پسینہ موتیوں کی طرح آپؐ کے بدن سے ٹپکنے لگا، حالانکہ وہ دن سردی کا دن تھا، مگر وحی اُترنے میں ایسی ہی سختی ہوتی، خیر جب وحی کی حالت موقوف ہو گئی، دیکھا تو آپؐ ہنس رہے ہیں (خوش ہیں) پھر پہلی بات آپؐ نے یہی کی فرمایا عائشہؓ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو پاک صاف کر دیا، یہ سنتے ہی میری والدہ کہنے لگیں، اُٹھ (آپؐ کا شکریہ ادا کر) میں نے کہا واہ! خدا کی قسم میں تو کبھی نہیں اُٹھنے کی (آپؐ کا شکریہ نہیں کرنے کی) میں تو فقط اپنے پروردگار کا شکریہ کروں گی جو عزت اور بزرگی والا ہے[1] اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اُتاریں، ان الذین جاءو بالافك عصبة منكم لا تحسبوه الخ پوری دس آیتیں، جب یہ آیتیں میری پاکی ظاہر کرنے کیلئے اُتر چکیں (اور طوفان لگانے والوں کو سزا دی گئی) تو حضرت ابوبکر صدیقؓ جو پہلے مسطح بن اثاثہ سے رشتہ داری کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے تھے، کہنے لگے خدا کی قسم، اب تو میں مسطح کو کبھی کچھ نہیں دینے کا، جب اُس نے عائشہؓ کے حق میں ایسی ایسی باتیں کیں، (اُس کو اپنی قرابت کا کبھی خیال نہیں آیا)، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری، ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة ان یؤتوا اولی القربٰی والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم[2] تو ابوبکرؓ

[1] یہ حضرت عائشہؓ نے بطور ناز محبوبیت کے فرمایا، اور واقع میں اُنکا ناز بجا تھا کیونکہ آنحضرت صلعم نے بھی ایسی ایسی خبریں سُن کر اُنکی طرف سے دل میں شبہ پیدا کر لیا تھا ۱۲ منہ رح [2] سبحان اللہ صدقے اُس مالک کے، باوجودیکہ اُسکے بے شمار اور بے انتہا بندے ہیں مگر وہ سب کی سُنتا ہے، ایک ایک چیونٹی کا بھی خیال رکھتا ہے، اُسکی دعا قبول کرتا ہے، میرے مالک وہ کونسا دن ہو گا جب ہم سب غلام کمربستہ تیرے دربار میں حاضر ہونگے، اور تو تخت شہنشاہی پر بیٹھا ہو گا، اپنا جمال مبارک اپنے غلاموں کو دکھائے گا، دنیا اور آخرت کی نعمتیں سب اُس پر سے تصدق ہیں ۱۲ منہ رح [3] یعنے جو لوگ تم میں مالدار ہیں فراغت والے وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ اپنے عزیزوں یا مساکین اور مہاجرین کو اللہ کی راہ میں کچھ نہ دیں گے بلکہ معاف

(باقی بر ص ۵۸۳)

رَحِيمٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِيْ فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْ رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْاِفْكِ،

(یہ آیت سُن کر) کہنے لگے، البتہ خدا کی قسم مجھ کو یہ پسند ہے کہ اللہ مجھ کو بخش دے۔ اور مسطح سے اگلی عادت کے موافق سلوک کرنے لگے، اور کہنے لگے، خدا کی قسم میں مسطح کا یہ معمول کبھی نہیں بند کرنے کا (بلکہ جیتے تک جاری رکھونگا[1]) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (طوفان کے زمانہ میں) ام المؤمنین زینب بنت جحش رضؓ سے (جو میری سوکن تھیں) میرا حال پوچھتے کہ تم عائشہ رضؓ کو کیسی سمجھتی ہو، تم نے کیا دیکھا ہے انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں[2] میں تو عائشہ رضؓ کو اچھی ہی سمجھتی ہوں، حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ام المؤمنین زینب رضؓ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں میرے برابر کی تھیں، بڑھ چڑھ کر رہنا چاہتی تھیں[3] اللہ تعالیٰ نے اُن کی پرہیز گاری کی وجہ سے اُن کو بچالیا[4] اور اُن کی بہن حمنہ بنت جحش اپنی بہن کی بیچ میں جھگڑنے لگی[5] جیسے اور طوفان جوڑنے والے تباہ ہوئے[6] وہ بھی تباہ ہوئی۔

بَابٌ ۳۱ قَوْلُهٗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهٗ يَرْوِيْهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيْضُوْنَ تَقُوْلُوْنَ،

باب ولولا فضلُ الله علیکم ورحمتهٗ فی الدُّنیا والاخرة لمسّکم فیما افضتم فیه عذابٌ عظیمٌ ۝

کی تفسیر مجاہد نے کہا اذ تلقونہ کا معنے یہ ہے کہ ایک دوسرے کے منہ در منہ اس بات کو نقل کرنے لگے[7] تفیضون (جو سورۂ یونس میں ہے) اُس کا معنیٰ تم کہتے تھے[8]

(بقیہ حاشیہ ص۵۸۲) کردیں، درگذر کریں، لوگو کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تم کو بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اس لئے، تم بھی اس کی خلقت پر رحم کرو، اُس کا قصور اور گناہ بخش دیا کرو ۱۲ منہ رح (۱ حاشیہ صفحہ ھٰذا) سبحان اللہ اس حدیث سے جناب امیر المؤمنین، ابوبکر صدیق رضؓ کی کیسی فضیلت اور جلالت ثابت ہوئی، ان بزرگوں نے نفس کشی کی انتہا کردی تھی، اگر کوئی اور شخص ابوبکر صدیق کے بدل ہوتا تو ساری عمر مسطح سے سلوک کرنا تو کیا چیز ہے اُس کا منہ دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا ۱۲ منہ رح ۲ جو دیکھتی ہوں، اُسی کو کہتی ہوں، میں نے دیکھا جو واقعی سنتی ہوں وہی کہتی ہوں جو میں نے سنا ۱۲ منہ ۳ کیونکہ وہ قریشیہ تھیں، دوسرے صاحب جمال ۱۲ منہ رح ۴ یعنے وہ اس طوفان میں شریک نہیں ہوئیں، حالانکہ سوکن تھیں ۱۲ ۵ طوفان والوں میں شریک ہوگئی، حمنہ یہ سمجھی کہ حضرت عائشہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے گرجائیں گی، تو میری بہن کا مرتبہ اور بڑھ جائے گا، یہ تو وہی مثل ہوئی، مُدعی سُست گواہ چُست ۱۲ منہ رح ۶ کوڑے کھائے ذلیل ہوئے ۱۲ منہ رح ۷ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۸ حالانکہ یہ کلمہ اس صورت میں نہیں ہے، بلکہ افضتم ہے، لیکن چونکہ دونوں کا مادہ ایک تھا یعنے افاضہ اس لیے تفیضون کی تفسیر یہاں بیان کردی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ ؎

۷۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا،

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سلیمان بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام رومان سے جو حضرت عائشہ رضؓ کی والدہ تھیں وہ کہتی تھیں[۵۱] جب حضرت عائشہ رضؓ نے طوفان کی خبر سُنی تو بیہوش ہو کر گر پڑی[۵۲]

بَاب ۳۱۲ قَوْلِهِ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ۔

باب اذ تلقونه بالسنتكم وتقولون بافواهكم ما ليس لكم به علم وتحسبونه هيّنًا وهو عند الله عظيم کی تفسیر۔

۷۳۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ،

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے ان کو ابن جریج نے خبر دی، کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سُنا، وہ اس آیت کو یوں پڑھتی تھی اِذ تَلِقُونَهُ بالسنتكم[۵۳]

بَاب ۳۱۳ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ،

باب ولولا اذ سمعتموه قلتم ما يكون لنا ان نتكلم بهذا سبحانك هذا بهتان عظيم کی تفسیر۔

۷۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ رض وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عمرو بن سعید بن ابی حسین سے انہوں نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا، حضرت عائشہ رضؓ مرض میں تھیں (مرنے کے قریب تھیں) اُس وقت عبداللہ بن عباس رضؓ نے اُنکے پاس آنے کی اجازت چاہی، حضرت عائشہ رضؓ نے (تامل کیا) کہنے لگیں ایسا

---

۵۱ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے صرف اتنی مناسبت ہو سکتی ہے کہ باب میں جو آیت مذکور ہے، وہ طوفان کے قصے سے متعلق ہے اور حدیث میں بھی اسی کا ذکر ہے اصل یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اس کتاب میں صحت کا التزام کیا ہے اس لیے اُن کو بڑی مشکل پڑتی ہے، وہ آیت کی تفسیر میں اسی حدیث کو لا سکتے ہیں جو صحیح اور متصل ہو، اس لیے ادنیٰ مناسبت پر اکتفا کرتے ہیں ۱۲ منہ رح ۵۲ خطیب نے اس روایت پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ سند منقطع ہے کیونکہ ام رومان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حیات میں گذر گئیں، مسروق کی عمر اُس وقت چھ سال کی تھی، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول علی بن زید بن جدعان نے نقل کیا وہ خود ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ مسروق نے ام رومان سے سُنا ہے حضرت عمر رضؓ کی خلافت میں ابراہیم حربی اور ابو نعیم حافظین حدیث نے ایسا ہی کہا ہے کہ ام رومان آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد ایک مدت تک زندہ رہیں ۱۲ منہ ۵۳ بہ کسرۂ لام اور تخفیف قاف ولق یلق سے ولق کا معنی جھوٹ بولا، اور مشہور قرأت تلقونہ بہ تشدید قاف اور فتحہ لام ہے تلقے سے یعنی منہ در منہ لینا ۱۲ منہ رح

فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتِ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضہ فَأَثْنٰى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا،

نہ ہو عبداللہ بن عباس (اُسوقت) میں میری تعریف کرتے لگیں[۵۱] لوگوں نے کہا[۵۲] ام المومنین[۵۳] وہ آنحضرت ؐ کے چچازاد بھائی اور عزت دار آدمی ہیں، حضرت عائشہ نے کہا، اچھا انکو اجازت دو، جب وہ آئے تو کہنے لگے ام المومنین کہو کیا کیفیت ہے، انہوں نے کہا، اگر میں خدا کے نزدیک اچھی ہوں، تو سب اچھا ہی اچھا ہے[۵۴] ابن عباس ؓ نے کہا اللہ چاہے تو تم اچھی ہی رہوگی (تمہارا خاتمہ عمدہ ہی ہوگا) تم آنحضرت صلعم کی بی بی (اور بی بی بھی کیسی چہیتی) آنحضرت صلعم نے سوا تمہارے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا، اور جب تم پر طوفان لگایا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے تمہاری پاکدامنی آتاری[۵۵] ابن عباس ؓ کے پیچھے ہی عبداللہ بن زبیر رضہ پہنچے، تو حضرت عائشہ رضہ اُن سے کہنے لگیں، ابھی ابھی ابن عباس رضہ آئے تھے، اُنہوں نے میری تعریف کی، مجھ کو یہ آرزو ہے کہ کاش میں (گمنام) بھولی بسری ہوتی[۵۶]

۴۳۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض اسْتَأْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ رض نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسْيًا مَنْسِيًّا،

ہم سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے اُنہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے کہ عبداللہ بن عباس رض نے حضرت عائشہ رض سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی، پھر ایسی ہی حدیث نقل کی، اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ میں بھولی بسری ہوتی۔

بَابُ ۳۱۳ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ اللهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا الْآيَةَ،

باب یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدًا الآیۃ کی تفسیر۔

۴۳۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان

---

[۵۱] اور میرے دل میں غرور اور تکبر پیدا ہو ۱۲ منہ رح [۵۲] یہ کہنے والے عبداللہ بن عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رض کے بھتیجے تھے، اور جس نے اندر جاکر اجازت لی وہ ذکوان تھا حضرت عائشہ رض کا غلام، اور صاحب تیسیر القاری نے غلطی کی، جو عبداللہ کو حضرت عائشہ رض کا بھانجا قرار دیا ۱۲ منہ رح [۵۳] کیا مضائقہ ابن عباس کو آنے دو ۱۲ منہ رح [۵۴] یا میں اگر زندہ رہی تو اچھا ہی اچھا ہے ۱۲ منہ [۵۵] پروردگار کو بھی تمہارا اتنا خیال ہے ۱۲ منہ رح [۵۶] کوئی میرا ذکر ہی نہیں کرتا، اولیاء اللہ اور بزرگوں کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے، انہوں نے شہرت اور ناموری اور لوگوں میں اپنے چرچے کو کبھی پسند نہیں کیا؛ اولیائے عزلت تو بالکل پوشیدہ رہتے ہیں، اور اولیائے صحبت ضرورت کی وجہ سے طالبین خدا کی تعلیم اور ارشاد کے لئے ظاہر ہوتے ہیں، پر کسی حال میں اپنی شہرت اور ناموری نہیں چاہتے اور اگر اللہ تعالیٰ اُن کو مشہور و ناموری کر دے، لوگوں کے دل اُنکی طرف مائل کردے، تو مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ سمجھ کر خاموش رہتے ہیں ۱۲ منہ رح ؛

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رض يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذَنِينَ لِهَذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَكِنْ أَنْتَ،

ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحٰے سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت (شاعر مشہور) حضرت عائشہ رض کے پاس آئے، اندر آنے کی اجازت مانگی، مسروق کہتے ہیں، مَیں نے حضرت عائشہ رض سے کہا تم اس شخص کو کیوں آنے دیتی ہو[1] انہوں نے کہا بُرا عذاب[2] اُس کو آ لگا، سفیان ثوری نے کہا یعنی آنکھوں سے اندھا ہو گیا، پھر حسان نے حضرت عائشہ رض کی تعریف میں یہ شعر پڑھی ؎

{ عاقلہ ہے پاک دامن پاک ہے ہر عیب سے وہ نیک بخت،
صبح کرتی ہے وہ بھوکی بے گناہ کا گوشت وہ کھاتی نہیں[3]، }

عائشہ رض نے کہا، ہاں، مگر حسان تُو تو ایسا نہیں ہے[4]

باب ۳۱۵ قَوْلِهِ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

باب وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ کی تفسیر۔

۳۹۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَشَبَّبَ وَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَسْتَ كَذَلِكَ قُلْتُ تَدَعِينَ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ فَقَالَتْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، اُنہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحٰی سے اُنہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت حضرت عائشہ کے پاس گئے، اور یہ شعر اُن کو سُنائی، اور کہنے لگے ؎

عاقلہ ہے پاک دامن پاک ہے ہر عیب سے وہ نیک بخت!
صبح کرتی ہے وہ بھوکی بے گناہ کا گوشت وہ کھاتی نہیں

حضرت عائشہ رض نے کہا حسان تُو تو ایسا نہیں ہے، مَیں نے کہا ایسے شخص کو آپ اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری والذی تولی کبرہ[5] الآیۃ حضرت عائشہ رض نے

---

[1] حالانکہ وہ تم پر طوفان جوڑنے میں شریک تھا ۱۲ منہ رح [2] جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا تھا ۱۲ منہ [3] یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتی، کیونکہ مسلمان بھائی کی غیبت کرنا ایسا ہے جیسے اُس کا گوشت کھانا ۱۲ منہ رح [4] تو نے تو طوفان کے وقت میری غیبت کی اور مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی ۱۲ منہ رح [5] اکثر لوگوں کا قول یہی ہے کہ والذی تولیٰ کبرہٗ سے عبداللہ بن ابی منافق مراد ہے مگر اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ حسان مراد ہیں، واللہ اعلم، اگر حسان مراد ہوں تو عذاب عظیم سے دنیا کا عذاب مراد ہو گا، جیسے حضرت عائشہ رض نے سمجھا ۱۲

وَاَیُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰی قَالَتْ وَقَدْ کَانَ یَرُدُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہا، اب اندھے پنے سے زیادہ اور کیا عذاب ہو گا[1] انہوں نے یہ بھی کہا (گو حسان نے مجھ پر طوفان جوڑا تھا) مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (کافروں کو) جواب دیتا تھا[1]

بَابُ ۳۱۶ قَوْلِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ تَشِیْعُ تَظْھَرُ

باب ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرۃ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ وان اللہ رؤف رحیم۔ کی تفسیر۔ تشیع کا معنی پھیلے ظاہر ہو۔

بَابُ ۳۱۷ قَوْلِہٖ وَلَا یَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا ذُکِرَ مِنْ شَاْنِیَ الَّذِیْ ذُکِرَ وَمَا عَلِمْتُ

باب ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربیٰ والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم کی تفسیر
ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، کہا مجھ کو والد (عروہ بن زبیرؓ) نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی، وہ کہتی تھیں کہ جب میری نسبت جو طوفان اٹھایا گیا تھا، اس کا چرچا ہونے لگا لیکن مجھ کو خبر نہیں

---

[1] آنکھ بڑی نعمت ہے ۱۲ منہ رح [2] کافر آنحضرت صلعم کے دین اسلام کی مسلمانوں کی ہجو کرتے ہیں، چونکہ حسان شاعر تھے انکی ہجو کے جواب میں ایسی ہجو کہتے کہ کافروں کے دل پر چوٹ لگتی، حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ حسان نے اگر ایک عیب کیا تو دوسرا ہنر بھی کیا، اس ہنر کے بدل ان کا عیب درگزر کے لائق ہے، دوسری حدیث میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا، روح القدس تیری مدد پر ہیں جبتک تو اللہ اور رسول کی طرف سے کافروں کو رد کرے معلوم ہوا کہ کافروں کا مقابلہ کرنا انکی تحریرات اور تقریرات کا جواب دینا دین اسلام کی اور خدا رسول کی مدد کرنا بہت بڑی نیکی ہے، ہمارے زمانہ میں جب چاروں طرف سے اعداء اسلام کا ہجوم ہے اور تو اور مینڈکی کو بھی زکام ہوا، ہندو اور آریہ اور برہم سماج جو ہمیشہ ملکوب اسلام رہے ہیں، وہ بھی مسلمانوں پر منہ آ رہے ہیں، ایک طرف سے پادری اسلام کے عیب بیان کرنے میں جان توڑ کوششیں کر رہے ہیں، ایک طرف سے نیچران بے دین اور ملحدان بے تمکین ایک طرف سے جہال صوفیہ غضب ڈھا رہے ہیں، ایک طرف سے بعضے نام کے مسلمان جیسے قادیانی اور چکڑالوی جدا دھندھ مچا رہے ہیں، ایسے پر آشوب زمانہ میں سچے اسلام کی مدد کرنا، اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینا، حدیث اور قرآن کو عام مسلمانوں کا اعتقاد اور دین بچانے کیلئے شایع کرنا بہت بڑی عبادت بلکہ افضل ترین عبادات ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق نیک عطا فرمائے کہ آپس کی نزاعات کو چھوڑ کر اس لعنت تمام مخالفین اسلام کے مقابلہ میں یک دل اور یک جان رہیں، آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ رح [3] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيَّ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا
عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا
عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ
وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ
بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ
سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ
فَقَالَ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ نَضْرِبَ
اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْخَزْرَجِ
وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَهْطِ
ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ اَنْ
لَوْ كَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ تَضْرِبَ
اَعْنَاقَهُمْ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْاَوْسِ
وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ
فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ
لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيْ اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ
وَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ اَيْ اُمِّ تَسُبِّيْنَ
ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ
فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسُبِّيْنَ
ابْنَكِ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ
مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا
اَسُبُّهٗ اِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ شَأْنِيْ قَالَتْ

ہوئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے
آپ نے تشہد پڑھا، جیسی چاہیئے ویسی اللہ کی تعریف اور ستائش کی
پھر فرمایا اما بعد، لوگو تم صلاح دو، میں ان لوگوں کو کیا سزا دوں
جنہوں نے میری بی بی کو بدنام کیا، خدا کی قسم میں نے تو اپنی بی بی
کی کوئی بری بات نہیں دیکھی، اور جس شخص (صفوان بن معطل)
سے بدنام کرتے ہیں اس کی بھی کوئی برائی میں نہیں جانتا، وہ میرے گھر
میں کبھی نہیں آتا، اسی وقت آتا ہے جب میں بھی وہاں موجود ہوتا
ہوں، اور جب میں سفر میں گیا تو وہ شخص بھی میرے ساتھ گیا[۱] یہ سن کر
سعد بن معاذ کھڑے ہوئے، کہنے لگے، یا رسول اللہ صلعم! حکم فرمائیے
میں ان (مردود) لوگوں کی گردن ماروں، سعد کی تقریر سن کر خزرج
قبیلے کا ایک شخص (سعد بن عبادہ) کھڑا ہوا، حسان بن ثابت کی
ماں اسی شخص کی قوم (یعنی خزرج) کی تھی[۲] اور کہنے لگا سعد بن معاذ
تو جھوٹا ہے، اگر یہ (تہمت لگانے والے) اوس تیرے قبیلے کے ہوتے
تو تو کبھی انکی گردن مارنا پسند نہ کرتا، نوبت یہاں تک پہنچی، کہ
اوس اور خزرج دونوں قبیلے کے لوگ مسجد میں ہی لڑ پڑے، اس فساد
کی مجھ کو کچھ خبر نہ تھی، پھر اسی دن رات کو ایسا ہوا کہ میں حاجت
کے لئے گھر سے نکلی، میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی تھی، اس کا پاؤں پھسلا
وہ کہنے لگی، موا مسطح، خدا غارت کرے، میں نے کہا، اماں! اپنے
بیٹے کو کوستی ہے؟ وہ خاموش رہی، پھر اس کا پاؤں پھسلا، وہ کہنے
لگی، موا مسطح، خدا غارت کرے، میں نے کہا ہائیں بیٹے کو کوستی ہے
تیسری بار پھر پھسلی تو یہی کہنے لگی، موا مسطح خدا غارت کرے اس وقت
تو میں نے اس کو جھڑکا دیا کیا بات ہے، وہ کہنے لگی، پروردگار کی قسم
میں تیرے ہی لئے تو اسکو کوستی ہوں، میں نے کہا میرے لئے کیسا جب اس نے

---

[۱] اگر بدکار ہوتا تو میرے سفر جاتے وقت وہ مدینہ میں رہ جاتا ۱۲ منہ رح [۲] اور حسان بھی تہمت لگانے والوں میں شریک تھے، حسان کی والدہ فریعہ بنت خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج تھیں ۱۲ منہ رح

نَبَقَرَتْ لِی الْحَدِیْثَ فَقُلْتُ وَقَدْ کَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ فَرَجَعْتُ اِلٰی بَیْتِی کَاَنَّ الَّذِیْ خَرَجْتُ لَهٗ لَا اَجِدُ مِنْهُ قَلِیْلًا وَّلَا کَثِیْرًا وَوُعِکْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِیْ اِلٰی بَیْتِ اَبِیْ فَاَرْسَلَ مَعِیَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِی السُّفْلِ وَاَبَا بَکْرٍ فَوْقَ الْبَیْتِ یَقْرَاُ فَقَالَتْ اُمِّیْ مَا جَاءَ بِكِ یَا بُنَیَّةُ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَکَرْتُ لَهَا الْحَدِیْثَ وَاِذَا هُوَ لَمْ یَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّیْ فَقَالَتْ یَا بُنَیَّةُ خَفِّضِیْ عَلَیْكِ الشَّاْنَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا کَانَتِ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ یُّحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِیْلَ فِیْهَا وَاِذَا هُوَ لَمْ یَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّیْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهٖ اَبِیْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَکَیْتُ فَسَمِعَ اَبُوْ بَکْرٍ صَوْتِیْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَیْتِ یَقْرَاُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّیْ مَا شَاْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِیْ ذُکِرَ مِنْ شَاْنِهَا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ قَالَ

طوفان کا سارا قصہ بیان کیا، مَیں نے کہا حقیقت میں یہ سچ بات ہے، اُس نے کہا ہاں خدا کی قسم[1] یہ سُن کر مَیں اپنے گھر کو لوٹی، جس کام کے لئے نکلی تھی مَیں اُس کو بھول گئی، تھوڑا بہت کچھ یاد نہ رہا، اور مجھ کو بخار چڑھ آیا، مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ ذرا والد کے گھر مجھ کو بھجوا دیجئے۔ آپ نے چھوکرا ساتھ کر دیا (اُس کا نام معلوم نہیں ہوا) مَیں والد کے گھر میں آئی، دیکھا تو ام رومان (میری والدہ) نیچے بیٹھی ہیں، اور ابوبکرؓ بالاخانے پر بیٹھے قرآن پڑھ رہے ہیں، والدہ نے مجھ سے پوچھا، بیٹیا کیوں کیسے آئی، مَیں نے اُن سے طوفان کا قصہ بیان کیا، بیان کرنے کے بعد میری ماں کو اتنی فکر اس کی نہیں ہوئی جتنی مجھ کو ہوئی تھی[2] اور کہنے لگیں، ارے بیٹی تو اتنی فکر کیوں کرتی ہے (اپنے تئیں سنبھال) ایسا تو ہمیشہ ہوتا چلا آیا ہے کہ جب کسی مرد سے کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے، جس سے مرد کو محبت ہوتی ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوتی ہیں، تو وہ اُس پر ضرور حسد کرتی ہیں[3] طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں، غرض میری ماں پر اس طوفان کا وہ صدمہ نہیں ہوا جیسا مجھ پر صدمہ ہوا، مَیں نے کہا کیا یہ خبر والد کو بھی پہونچ گئی ہے، انہوں نے کہا ہاں، مَیں نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہونچ چکی ہے، اور مَیں آنسو بہا کر آواز سے رونے لگی، ابوبکرؓ نے بالاخانے پر سے میری آواز سُن لی، وہ قرآن پڑھ رہے تھے، تو بالاخانہ سے اُتر آئے، میری ماں سے پوچھا کیا معاملہ ہے، والدہ نے کہا اجی وہی خبر اس نے سُن پائی ہے، والد کی آنکھوں سے آنسو نکلے[4]

---

[1] لوگوں نے اس کا بلوا مچا دیا ۱۲ منہ رح [2] یعنی اُنہوں نے یہ قصہ سُن کر اتنا رنج نہیں کیا جتنا مجھ کو رنج ہوا تھا، نہ میری طرح بیقرار ہوئیں ۱۲ منہ رح [3] اور کوئی نہ کوئی شوشہ ایسا چھوڑ دیتی ہیں جسکی وجہ سے وہ مرد کی نظروں سے گر جائے ۱۲ منہ رح [4] حضرت ابوبکرؓ کو رونا آ گیا کہ ایسی لائق اور خوبصورت اور فخر خاندان بیٹی اُس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکا، خدا تعالیٰ اُن بدمعاشوں سے سمجھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؀

أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ أَيْ بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ
إِلَى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ
عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى
تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا
وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ
اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ
عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ بَلَغَ الْأَمْرُ
إِلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ
فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ
كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ
شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ
أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا حَتَّى دَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ
اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا
بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوءًا
أَوْ ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ

کہنے لگے بیٹی! میں تجھ کو قسم دیتا ہوں، تو اپنے گھر لوٹ جا، میں گھر کو
لوٹ آئی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے
میری ماما سے پوچھا (سچ بتلا) تو نے عائشہ رضؓ کی کوئی بری بات
بھی دیکھی ہے، وہ کہنے لگی ہرگز نہیں، پروردگار کی قسم میں نے تو
کوئی عیب اُن میں نہیں دیکھا، اتنی بات تو ہے (وہ ایسی بھولی ہیں)
کہ آٹا گوندھا چھوڑ کر سو جاتی ہیں، بکری آن کر آٹا کھا جاتی ہے
اور آپ کے اصحابؓ میں سے ایک صاحب (حضرت علیؓ) نے اُس کو گھرکا
(دھمکایا، بلکہ ایک روایت میں یوں ہے مارا بھی) اور کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ حال کہہ دے، اُس کو سخت سست بھی
کہا، تب بھی اُس نے یہی کہا، سبحان اللہ پروردگار کی قسم! میں تو عائشہ
کو ایسی پاک سمجھتی ہوں، جیسے سنار خالص کندن سرخ سونے کو بے عیب
سمجھتا ہے، اس طوفان کی خبر اُس مرد (صفوان) کو بھی پہونچی جس
سے مجھ کو بدنام کرتے تھے، وہ کہنے لگا، سبحان اللہ خدا کی قسم میں
نے تو کسی عورت کا اب تک کپڑا بھی نہیں کھولا[2] اور اس کا انجام
یہ ہوا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا، (غزوۂ آرمینیہ ۱۹ ہجری میں)
حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میرے ماں باپ بھی صبح کو میرے پاس
آئے، اور وہیں بیٹھے رہے، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میرے دائیں
بائیں دونوں طرف میرے ماں باپ تھے، آپ نے اللہ کی تعریف
اور ستایش کی، پھر فرمایا اما بعد اے عائشہ! اگر تجھ سے
کوئی برا کام ہو گیا ہے، یا تو نے کوئی گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ
کی درگاہ میں توبہ کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول

[1] طبرانی کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ماما کو حضرت علیؓ کے حوالے کر دیا، اور فرمایا تمہارا اختیار ہے، تم ذرا دھمکا کر جس طرح
جی چاہے اُس سے حال پوچھو، حضرت علیؓ نے اُس کو بہت ڈرایا دھمکایا، مارا بھی، مگر اُس نے قسم کھا کر یہی کہا کہ میں عائشہؓ کو اچھی اور نیک ہی
جانتی ہوں ۱۲ منہ رح [2] یعنی بدکاری کے لئے، بعضوں نے کہا کہ صفوان حصور تھے اُن کو عورتوں کی رغبت ہی نہ تھی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؀

يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ
بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ
الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوَعَظَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ إِلَى
أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ
فَالْتَفَتُّ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ فَقَالَتْ
أَقُولُ مَاذَا فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاهُ تَشَهَّدْتُ
فَحَمِدْتُ اللهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ
أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ لَئِنْ
قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي
عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ
قُلُوبُكُمْ وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ وَاللهُ
يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ لَقَدْ بَاءَتْ
بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَجِدُ لِي
وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ
فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ
قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى
مَا تَصِفُونَ وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا
فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي
وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ

کرتا ہے، حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں، اُس وقت انصار کی ایک
عورت (نام نامعلوم) بھی آگئی تھی، وہ دروازے پر بیٹھی تھی، مَیں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اس عورت سے آپ
نہیں شرماتے، معلوم نہیں، وہ لوگوں میں جاکر کیا کہے، خیر آپؐ نے
نصیحت کی گفتگو کی، مَیں نے اپنے والد کی طرف دیکھا اُن سے
کہا، آنحضرت صلعم کو جواب دو، انہوں نے کہا مَیں کیا جواب دوں
پھر مَیں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا اُن سے کہا تم تو کچھ جواب دو
انہوں نے بھی یہی کہا مَیں کیا جواب دوں، جب دونوں نے کچھ جواب
نہ دیا، تو (لاچار ہو کر) میں نے تشہد پڑھا اور جیسے چاہئیے ویسی
اللہ کی تعریف اور ستائش کی، پھر مَیں نے کہا، **اما بعد** خدا
کی قسم اگر مَیں یہ کہوں کہ مَیں نے یہ بُرا کام نہیں کیا اور اللہ اس بات
کا گواہ ہے کہ مَیں سچی ہوں جب بھی کچھ فائدہ نہیں، کیونکہ تم لوگوں
نے تو اس طوفان کا چرچا کر دیا، اور تمہارے دلوں میں یہ بات جم
گئی ہے، ہاں اگر مَیں یہ کہوں کہ مَیں نے یہ بُرا کام کیا ہے اور اللہ
خوب جانتا ہے کہ مَیں نے نہیں کیا، تب تو تم (مان لوگے) کہو گے
اس نے خود قبول کر لیا[1] اب تو پروردگار کی قسم مَیں اپنی اور
تمہاری مثال وہی پاتی ہوں جو حضرت یوسف پیغمبر کے والد کی تھی
مَیں نے بہت چاہا کہ یعقوب پیغمبر یہ نام مجھ کو یاد آئے، مگر یاد ہی
نہ آیا، انہوں نے یہی کہا تھا، اب عمدہ صبر کرنا ہی بہتر ہے اور
تم جو باتیں بناتے ہو، اُن پر اللہ میرا مددگار ہے، اُسی وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترنا شروع ہوئی تو ہم لوگ
خاموش ہو رہے، جب وحی موقوف ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ کے
مبارک چہرہ پر خوشی نمایاں ہے، آپ اپنی پیشانی پونچھنے اور

[1] حضرت عائشہ رضؓ علاوہ اور کمالات کے بڑی خوش تقریر بھی تھیں، ایسے رنج اور مصیبت کے وقت میں بھی جب بڑے بوڑھے کچھ نہ کہہ سکے
اُنہوں نے اس شائستگی سے تقریر کی کہ سبحان اللہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ

فرمانے لگے اے عائشہ رضؓ خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیری پاکدامنی اتاری، حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں اس دن میں بے انتہا غصے میں تھی، اتنا غصہ مجھ کو کبھی نہیں آیا تھا، میرے والدین نے کہا اٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ کا شکریہ کر، میں نے کہا پروردگار کی قسم میں تو کبھی اٹھ کر ان کے پاس نہیں جانے کی اور نہ ان کا شکریہ کروں گی نہ تمہارا شکریہ البتہ اللہ جل جلالہ کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں، جس نے میری پاکدامنی اتاری، تم لوگوں نے تو یہ بات سن لی نہ اس کو غلط کہا نہ میٹا[۱] حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں کہ ام المومنین زینب بنت جحش کو اللہ نے انکی دینداری کی وجہ سے بچا لیا، انہوں نے میری نسبت اچھی ہی بات کہی، البتہ اور لوگوں کے ساتھ جو تباہ ہوئے انکی بہن حمنہ بنت جحش بھی تباہ ہوئی، اور اس طوفان کا چرچا مسلمانوں میں، دو شخص کرتے، مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور عبداللہ بن ابی سلول منافق تو کھود کھود کر اسکو پوچھتا اور اسپر حاشیے چڑھاتا، وہی اس طوفان کا بانی مبانی تھا، و الذی تولی کبرہ سے وہ اور حمنہ مراد ہیں، حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں کہ ابو بکر رضؓ نے مسطح (کی یہ شرارت دیکھ کر) اسکے لئے قسم کھائی اب میں اسکو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ولا یاتل اولوا الفضل منکم اخیر آیت تک اولوا الفضل ابو بکر صدیق مراد ہیں، اولی القربی والمساکین سے مسطح بن اثاثہ اخیر میں

[۱] بلکہ خاموش ہو رہے، تمہارے دل میں بھی شبہ آ گیا، پھر تمہارا کیا احسان، دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار سے میرا ہاتھ تھاما، میں نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا، ابو بکرؓ نے مجھ کو جھڑکا، حضرت عائشہ رضؓ کا یہ فعل بطور ناز محبوبیت کے تھا اور ان کا ناز بجا تھا، اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلعم کو غیب کا علم نہ تھا، ورنہ اتنے دنوں تک آپ کیوں فکر اور تردد میں رہتے۔ ابو بکر رضؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ پیغمبر صاحب کے سچے عاشق اور جانباز رفیق تھے، آپکے سامنے اپنی بیٹی کے لئے جو جان سے زیادہ عزیز تھی ایک کلمہ بھی منہ سے نہ نکال سکے سے باوجود زمین آواز نیامدکہ ہنم، حضرت عائشہ کی کمال توحید اور صدق اور اخلاص اور توکل علی اللہ، سبحان اللہ کیا کہنا الطیبات للطیبین دشمنوں کا منہ کالا ہوا، جو پاک تھے وہ قیامت تک پاک ہی ہے، دشمنوں کی دشمنی ان کے حق میں اکسیر ہو گئی، قیامت تک ان کی پاکدامنی ہر مومن کی زبان اور دل اور صفحۂ کتاب اللہ پر مرقوم ہو گئی، ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ،

یہ ہے لا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم ابوبکرؓ نے کہا کیوں نہیں پروردگار! ہماری تو یہ آرزو ہے کہ تو ہم کو بخشے اور مسطح کو جو دیا کرتے تھے، وہ جاری کر دیا۔

بَاب ۱۳۱ قَوْلِهِ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهِ،

باب قولہ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن کی تفسیر۔ اور احمد بن شبیب نے کہا[1] ہم سے والد (شبیب بن سعید) نے بیان کیا، انہوں نے یونس بن یزید سے کہا، ابن شہاب نے عروہ سے روایت کی، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا کہ اللہ ان عورتوں پر رحم کرے، جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری کہ اپنی اوڑھنیاں گریبانوں پر ڈالے رہیں (تاکہ سینہ گلا وغیرہ نظر نہ آئے) انہوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر اوڑھنیاں بنائیں[2]

۷ ۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ أَخَذْنَ أُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِيْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے، انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے، کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ جب یہ آیت اُتری:۔ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن تو عورتوں نے اپنے تہ بند دونوں کناروں سے پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا لیں۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

سورۂ فرقان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا مَا تَسْفِيْ بِهِ الرِّيْحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

ابن عباسؓ نے کہا ھباءً منثورا کا معنی جو چیز ہوا اُڑا کر لائے (غبار گرد وغیرہ)[3]۔ مدّ الظل[4] سے وقت مراد ہے جو طلوع صبح سے

[1] جو امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں، شاید یہ روایت امام بخاری نے اُن سے نہیں سُنی، اس لیے حدثنا احمد بن شبیب نہیں کہا لیکن ابن منذر نے اس کو وصل کیا ہے ۱۲ منہ رح [2] عرب کی عورتیں کرتہ پہنتیں، جس کا گریبان سامنے سے کھلا رہتا، اسمیں سے سینہ چھاتیوں پر نظر پڑتی، اس لیے اوڑھنی سے گریبان ڈھانپنے کا حکم دیا گیا۔ اگر عورت کوٹ اور شروانی پہنے، جو سامنے سے بند ہوتی ہے تب اوڑھنی کی ضرورت نہیں، لیکن سر کے بال سربند ھن سے چھپائے باقی منہ اور دونوں کف دست اور پاؤں کا چھپانا فرض نہیں ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲

إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيلًا طُلُوعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُورًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ وَالتَّسَعُّرُ وَالْاِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ تُمْلَى عَلَيْهِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهِ غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ

سورج نکلنے تک ہوتا ہے ساکنا کا معنی ہمیشہ[۵۱] علیہ دلیلا میں دلیل[۵۲] سے مراد سورج نکلنا ہے[۵۳] خلفۃ سے[۵۴] یہ مطلب ہے، کہ رات کا جو کام نہ ہو سکے، وہ دن کو پورا کر سکتا ہے، دن کا جو کام نہ ہو سکے وہ رات کو پورا کر سکتا ہے اور امام حسن بصریؒ نے کہا[۵۵] قرۃ اعین کا مطلب یہ ہے کہ ہماری بی بیوں کو اور اولاد کو خدا پرست اپنا تابعدار بنا دے، مومن کی آنکھ کی ٹھنڈک اس سے زیادہ کسی بات میں نہیں ہوتی کہ اس کا محبوب اللہ کی عبادت میں مصروف ہو[۵۶] اور ابن عباسؓ نے کہا[۵۷] ثبورا کا معنی ہلاکت خرابی، اوروں نے کہا سعیر کا لفظ مذکر ہے اور یہ تسعر سے نکلا ہے تسعر اور اضطرام کہتے ہیں آگ کے خوب سلگنے کو جوش مارنے کو، تملی علیہ اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، یہ املیت اور امللت سے نکلا ہے، الرس کان اسکی جمع رساس آئی ہے بعضوں نے کہا رس کنواں) ما یعبأ عرب لوگ کہتے ہیں ماعبأت بہ شیئًا یعنے میں نے اس کی کچھ پروا نہیں کی، اس کو کوئی چیز نہ سمجھا غراما کا معنی ہلاکت، اور مجاہد نے کہا عتوا کا معنی شرارت[۵۸] اور سفیان بن عیینہ نے کہا عاتیۃ کا معنی یہ ہے کہ اس نے خزانہ دار فرشتوں کا کہنا نہ سنا۔

بَابُ ۳۱۹ قَوْلِهِ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا

باب الذین یحشرون علی وجوھھم الی جھنم اولئک شر مکانا واضل سبیلا کی تفسیر

۱۴۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس بن محمد بغدادی نے، کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نے انہوں نے قتادہؒ سے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص،

---

۵۱ اس کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲منہ ۵۲ اس کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲منہ ۵۳ اسی سے سایہ کی پہچان ہوتی ہے ۵۴ یہ بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲منہ رح ۵۵ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲منہ ۵۶ یعنی ہم کو نیک بخت بی بیاں اور صالح اولاد عطا فرما ۱۲منہ ۵۷ اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۲منہ رح ۵۸ اس کو ورقاء نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا،

(نام نامعلوم) نے عرض کیا، یا رسول اللہ! قیامت کے دن کافر اپنے منہ کے بل کیسے حشر کیے جائیں گے، آپ نے فرمایا، جس پروردگار نے آدمی کو دو پاؤں پر چلایا، کیا وہ اس کو قیامت کے دن منہ کے بل نہیں چلا سکتا؟ قتادہ نے کہا کیوں نہیں، قسم ہمارے پروردگار کی عزت و جلال کی لہ

بَابٌ ۳۲ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا اَلْعُقُوْبَةَ،

باب والذين لا يدعون مع الله الهًا آخر ولا يقتلون النفس التي حرّم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما کی تفسیر اثامًا کا معنی عذاب۔

۲۴۷، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَكْبَرُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سفیان ثوری نے کہا اور مجھ سے واصل بن حیان نے بیان کیا، انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے یا اور کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے، آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک کسی کو بنائے، حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا ۲ے میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ، آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ اس کو کھلانا (پلانا) پڑے گا، میں نے پوچھا پھر کون سا گناہ! آپؐ نے فرمایا کہ اپنے پڑوسی کی جورو سے حرام کاری

لہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے منہ کے بل چلانا کیا مشکل ہے سینکڑوں کیڑے اور حشرات الارض منہ کے بل چلتے ہیں ۱۲ منہ ۲ے تو اپنے مالک اور خالق کے برابر کسی دوسرے کو کرنا اس کو سخت ناگوار ہوگا، اور اسی لئے اس گناہ کے بخشے جانے کی اُمید نہیں ہے، باقی سب گناہ اس سے اُترکر ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے اگر چاہیگا تو بن توبہ کیے بھی انکو بخش دیگا۔ لیکن شرک جبتک توبہ نہ کرے نہیں بخشی جا سکتی، درحقیقت دنیا کے بادشاہ بھی اس قصور کو بہت سخت سمجھتے ہیں کہ کوئی اپنے آقائے نعمت کو چھوڑ کر دوسرے سے تعلق رکھے، اور جو کوئی ایسا کرے اُس کو نمک حرام قرار دیتے ہیں، نمک حرامی کا قصور بھی معاف نہیں کرتے، باقی اور سب قصور معاف کر دیتے ہیں ۱۲ وحیدالزماں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ،

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيْدٌ قَرَاْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَاْتَهَا عَلَيَّ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ،

۷۴۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيْهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ،

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

کرتا[۵۱] عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ قرآن کی یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الٰہًا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق، اس حدیث کی تصدیق میں اُتری۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، انکو ابن جریج نے کہا مجھ کو قاسم بن ابی بزہ نے خبر دی، انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ جو شخص کسی مسلمان کا جان بوجھ کر خون کرے اُس کی توبہ ہو گی یا نہیں (سعید نے کہا نہیں) میں نے اُن کو (سورۂ فرقان کی) یہ آیت سنائی ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق[۵۲] سعید نے کہا میں نے بھی یہ آیت ابن عباس کو سنائی تھی، انہوں نے کہا یہ آیت مکہ میں اُتری ہے اس کے بعد والی آیت (ومن یقتل مؤمنا متعمدا) نے جو سورۂ نساء میں ہے اور مدینہ میں اُتری اُس کو منسوخ کر دیا[۵۳]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے کہا کوفہ والوں نے مومن کا خون کرنے میں اختلاف کیا[۵۴] آخر میں سفر کر کے ابن عباسؓ کے پاس گیا۔ اُن سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر میں اُتری ہے کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوئی۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

۵۱ زنا علی العموم بڑا سخت گناہ ہے، اور پڑوسی یعنے ہمسایہ کی جورو لونڈی پر بدنگاہ کرنا اور بھی زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کا بڑا حق ہوتا ہے اُس کے ساتھ سلوک اور احسان کرنا فرض ہے نہ کہ اس کی جورو لونڈی پر ہاتھ ڈالنا جو بڑی بے حیائی اور بے شرمی ہے ۱۲ منہ رح ۵۲ اس کے بعد یوں ہے الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا جس سے یہ نکلتا ہے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہو سکتی ہے ۱۲ منہ رح ۵۳ ابن عباسؓ نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ سورۂ فرقان کی جو آیت ہے، وہ اس شخص کے باب میں ہے جو کفر کی حالت میں مسلمان کا خون کرے پھر مسلمان ہو جائے اور توبہ کرے، اسکی دلیل یہ ہے الا من تاب وآمن معاذ اللہ قتل مومن ایسا بڑا گناہ ہے کہ اس سے توبہ بھی قبول نہیں ہوتی، ابن عباسؓ کا یہی قول ہے، گو جمہور علماء نے اس کے خلاف کہا ہے پھر اُن لوگوں کا کیا انجام ہوگا، جنہوں نے مومنوں کے سردار کو مارا، یا صدہا ہزارہا مومنوں کا خون کیا ۱۲ منہ رح ۵۴ کسی نے کہا اس سے توبہ ہو سکتی ہے کسی نے کہا نہیں ۱۲

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ،

کہا ہم سے منصور نے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا یہ جو (قاتل مومن کے لئے سورۂ نساء میں ہے فجزاؤہ جہنم اس کا کیا مطلب ہے، انہوں نے کہا یہی کہ اس کی توبہ قبول نہ ہوگی، اور میں نے ابن عباسؓ سے سورۂ فرقان کی اس آیت کو پوچھا، والذین لا یدعون مع اللہ الٰھًا آخر اخیر تک[1]، انہوں نے کہا یہ آیت اس باب میں ہے جس نے کفر اور جاہلیت کے زمانہ میں مسلمانوں کا خون کیا۔

بَابُ ۳۲۱ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا،

باب یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا کی تفسیر۔

۶۴۷، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزٰى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتّٰى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا،

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے منصور سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے (جو صحابی تھے) بیان کیا عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے سورۂ نساء کی، اس آیت کے متعلق پوچھا، ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اور اس آیت کو ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اخیر تک الا من تاب و آمن وعمل عملا صالحا تک، انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری تو مکہ کے کافر کہنے لگے، ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے برابر دوسروں کو کیا ہے (یعنی شرک کیا ہے) اور ناحق خون بھی کیا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا، اور بے حیائی کے کام بھی کئے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری الا من تاب و آمن وعمل عملا صالحا اخیر آیت غفورا رحیما تک۔

بَابُ ۳۲۲ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا،

باب الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما کی تفسیر۔

---

[1] جس سے یہ نکلتا ہے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہوگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ وَّالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ،

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو والد (عثمان) نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن ابزی (صحابی) نے مجھ سے کہا تم عبداللہ بن عباسؓ سے ان دو آیتوں کا مطلب پوچھو ومن یقتل مؤمنا متعمدا (ایک آیت) انہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے (دوسری آیت) والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر انہوں نے کہا یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ہے (جو مشرک کی حالت میں مسلمان کا خون کریں)

بَابٌ ۲۳ قَوْلِهٖ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا هَلَكَةً،

باب فسوف یکون لزاما کی تفسیر لزاما کا معنے ہلاکت

۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا،

ہم سے عمر بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، پانچ نشانیاں قیامت کی گذر چکیں ہیں ایک تو دھواں[۵۱]، دوسرے، چاند کا پھٹنا[۵۲] تیسرے رومیوں کا (ایرانیوں سے) مغلوب ہونا (جس کا ذکر اس آیت میں ہے، الٓمّٓ غلبت الروم)۔ چوتھے بطشہ (یعنی پکڑ[۵۳]) پانچویں لزام[۵۴]

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

سورۂ شعراء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ هَضِيْمٌ

مجاہد نے کہا تعبثون کا معنے بناتے ہو[۵۵] ھضیم وہ چیز جو چھونے

[۵۱] جس کا ذکر اس آیت میں ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین ۱۲ [۵۲] جس کا ذکر اس آیت میں ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر عبداللہ بن مسعودؓ کے اس قول سے صاف نکلتا ہے کہ چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی تھا، لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اسکی خبر دیدی تھی اس لحاظ سے معجزہ بھی ہوا، شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات میں ایسا ہی لکھا ہے، اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے شاہ صاحب کا مطلب سمجھ کر ان پر اعتراضوں کی بوچھاڑ کی ہے، پہلے اپنے مایہ علم کو دیکھنا چاہیئے، پھر بزرگوں پر اعتراض جمانا ۱۲ منہ رح [۵۳] جس کا ذکر اس آیت میں ہے یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ ۱۲ منہ رح
[۵۴] جس کا ذکر اس آیت میں ہے فسوف یکون لزاما۔ تو لزام سے مراد ہی ہلاکت ہے جو بدر کے دن کافروں کی ہوئی، بطشہ سے بھی یہی قتل کفار مراد ہے جو بدر کے دن ہوا، بعضوں نے کہا، قحط جو قریش کے کافروں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے آیا تھا ۱۲ منہ رح [۵۵] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

يَتَغَشَّتُ إِذَا مَسَّ مُسَحَّرِينَ الْمَسْحُورِينَ لَيْكَةَ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُونٍ مَعْلُومٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ مُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ كَأَنَّكُمْ الرِّيعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ وَاحِدُ الرِّيَعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِينَ مَرِحِينَ فَارِهِينَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِينَ حَاذِقِينَ تَعْثَوْا هُوَ أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةُ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ،

سے ریزہ ریزہ ہو جائے مسحرین کا معنے جادو کئے گئے، لیکہ اور ایکہ جمع ہے ایکہ کی، اور ایکہ جمع ہے شجر (یعنی درخت کی[1] یوم الظلہ یعنی وہ دن جس دن عذاب نے اُن پر سایہ کیا تھا، موزون کا معنے ہے معلوم[2] کالطود یعنی پہاڑ کی طرح الشرذمۃ چھوٹا گروہ فی الساجدین نمازیوں میں، ابن عباسؓ نے کہا لعلکم تخلدون کا معنی یہ ہے، جیسے کہ ہمیشہ (دُنیا میں) رہو گے، ریع بلند زمین جیسے ٹیلہ (ٹبہ) ریع مفرد ہے اُس کی جمع ریعہ اور ارباع آتی ہے مصانع ہر عمارت کو کہیں گے (یا اونچے اونچے محلوں کو) فرھین کا معنے، اتراتے ہوئے خوش خرم فارھین کا بھی یہی معنے ہے، بعضوں نے کہا فارھین کا معنے کاریگر ہوشیار تجربہ کار تعثوا جیسے عاث یعیث عیثا، عیث کہتے ہیں فساد کرنے کو (دھندہ مچانا)، تعثوا کا بھی وہی معنی ہے، یعنی سخت فساد نہ کرو[3] الجبلۃ خلقت جبل یعنی پیدا کیا گیا، اسی سے جُبلا اور جِبلا اور جُبُلا نکلا ہے یعنی خلقت۔

بَابُ ٣٢٤ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ رَأَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ، الْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ،

باب ولا تخزنی یوم یبعثون

اور ابراہیم بن طہمان نے[4] ابن ابی ذئب سے روایت کی، اُنہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام (اپنے باپ آذر یا تارح) کو قیامت کے دن گرد آلود دیکھیں گے اور کالا کلوٹا۔ امام بخاریؒ نے کہا غبرۃ اور قترۃ دونوں کے ایک ہی معنے ہیں۔[5]

---

[1] ایک شجر کی جمع ہے، اللہ تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ جہاں بہت سے درخت جمع ہوتے ہیں یعنی بن اُس کو ایکہ کہتے ہیں، عینی نے کہا، ایک اور ایکہ ایک جمع ہے یہی ٹھیک ہے، نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے لیکہ پڑھا ہے باقی لوگوں کی قرأت ایکہ ہے ۱۲ منہ رح

[2] یعنی معین اور مناسب یہ لفظ اس سورۃ میں نہیں ہے بلکہ سورۃ حجر میں ہے، تو شاید کاتب نے سہواً یہ لفظ یہاں لکھ دیا ۱۲ منہ رح

[3] امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تعثوا عاث یعوث سے نکلا ہے کیونکہ عاث یعیث اجوت ہے اور تعثو عثی یعثو سے نکلا ہے، جو ناقص ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ دونوں کا ایک معنی ہے ۱۲ منہ رح

[4] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[5] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے، کہ اسی حدیث میں یہ مذکور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام پروردگار سے عرض کریں گے کہ میں نے تجھ سے دنیا میں دُعا کی تھی کہ حشر کے دن مجھ کو رُسوا نہ کیجیو، اور تو نے وعدہ فرما لیا تھا، اب باپ کی ذلت سے بڑھ کر کون سی رسوائی ہوگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ☆

۴۷۴۹، حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا أَخِيْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى إِبْرَاهِيْمُ أَبَاهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ أَلَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ،

بَابٌ ۳۲۵ قَوْلِهٖ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ أَلِنْ جَانِبَكَ،

۴۷۵۰، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا ہم سے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ابراہیم (قیامت کے دن) اپنے باپ سے ملیں گے (انکو بُرے حال میں پائیں گے) وہ پروردگار سے عرض کرینگے، مالک میرے تو نے (دنیا میں) مجھ سے وعدہ فرما لیا تھا کہ حشر کے دن مجھ کو ذلیل نہیں کریگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے[۲]

باب وانذر عشيرتك الاقربين کی تفسیر

واخفض جناحك کا یہ معنی ہے، کہ اپنا بازو نرم کر دے (یعنی شفقت اور مہربانی کر)

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری وانذر عشيرتك الاقربين (یعنی اپنے نزدیک والے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھ گئے، اور آواز دینے لگے، اے فہر کی اولاد اے عدی، عدی کی اولاد، سب قریش کے خاندانوں کو پکارا، وہ جمع ہو گئے، جو کوئی خود نہ آسکا، اُس نے اپنی طرف سے ایک آدمی بھیج دیا دیکھے تو کیا معاملہ ہے، ابولہب خود آیا قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے، آنحضرت صلعم نے فرمایا دیکھو اگر میں تم سے

---

[۱] اب میرے باپ کا یہ حال ہے اس سے بڑھ کر اور ذلت کیا ہو گی ۱۲ منہ رح [۲] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ انکے باپ کو ایک گندی نجاست میں لتھڑے ہوئے بجو کی شکل میں کر دے گا، فرشتے اس کے پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے، حضرت ابراہیمؑ یہ قبیح صورت دیکھ کر اُس سے بیزار ہو جائیں گے، اس حدیث سے اُن حکایتوں کا غلط ہونا ثابت ہوا کہ فلانے بزرگ یا فلانے ولی کا دھوبی یا غلام جو کافر تھا اُنکا نام لینے سے بخش دیا گیا، ابراہیم خلیل اللہ سے ان اولیاء اللہ کا مرتبہ زیادہ ہو سکتا، جب حضرت ابراہیمؑ کے والد کفر کی وجہ سے نہیں بخشے گئے، تو اور بزرگوں یا ولیوں کے غلام اور خادم کس شمار میں ہیں، دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچھا، یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا، دوزخ میں، وہ روتا ہوا چلا، آپ نے فرمایا میرا باپ اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں، تیسری حدیث میں ہے کہ ابوطالب کے قیامت کے دن آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی، یا وہ ٹخنے برابر آگ میں رہیں گے تو اُن کا دماغ گرمی سے جوش مارتا رہے گا ۱۲ منہ رح

فَقَالَ اَرَاَیْتَکُمْ لَوْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنَّ خَیْلًا بِالْوَادِیْ تُرِیْدُ اَنْ تُغِیْرَ عَلَیْکُمْ اَکُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَیْکَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّکَ سَائِرَ الْیَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ،

بیان کروں، کچھ سوار تم پر حملہ کرتے کو اس نالے میں جمع ہیں تو تم میری بات سچ مانو گے، انہوں نے کہا بیشک ہم نے تم کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے، آپ نے فرمایا تو میں تم کو اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے آنے والا ہے، یہ سن کر ابو لہب (مردود) کہنے لگا، ارے سارے دن تیری خرابی ہو، تو نے اسی بات کیلئے ہم کو اکٹھا کیا، اس وقت یہ سورت اتری، کہ ابو لہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں، وہ خود بھی تباہ ہو اور اس کا مال دولت جو کچھ کمایا اس کے کام نہ آیا۔[۵۱]

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا تَابَعَهٗ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی، کہ ابو ہریرہؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وانذر عشیرتک الاقربین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اے قریش کے لوگو، یا کچھ ایسا ہی کلمہ کہا تم اپنی اپنی جانوں کو مول لو، (بچاؤ) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا، اے عبد مناف کے بیٹو! اللہ کے سامنے میں تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا، اے عباسؓ عبدالمطلب کے بیٹے! اللہ کے سامنے میں تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا، اے صفیہ میری پھوپھی! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا، اے فاطمہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی، میرے مال میں سے جو تو چاہے مانگ لے (میں دے دوں گا)، مگر اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آنے کا، ابوالیمان کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ بن فرخ نے بھی عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے[۵۲]

[۵۱] یعنی جب تم کفر پر مر گئے، کیونکہ کافر کے لئے کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [۵۲] اس متابعت کا ذکر کتاب الوصایا میں ہو چکا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ اللّٰہم اغفر لکاتبہ ولمن سعٰی فیہ ولوالدیہم اجمعین ۔

النمل — سورۂ نمل کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَالْخَبْءُ مَا خَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِينَ طَائِعِينَ رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً أَوْزِعْنِي اجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوا غَيِّرُوا وَأُوتِينَا الْعِلْمَ يَقُولُهُ سُلَيْمٰنُ الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ،

الخبءُ پوشیدہ (چھپی) چیز لا قبل طاقت نہیں الصرح کانچ کا گارا، اور صرح محل کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع صروح ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا ولھا عرش عظیم کا یہ معنی ہے کہ اُس کا تخت نہایت عمدہ اچھی کاریگری کا بیش قیمت ہے[1] مسلمین تابعدار ہو کر ردف نزدیک آپہنچا جامدۃ اپنی جگہ پر قائم اوزعنی مجھ کو کر دے، اور مجاہد نے کہا نکروا کا معنی اس کا روپ بدل ڈالو[2] واوتینا العلم یہ حضرت سلیمانؑ کا مقولہ ہے (بعضوں نے کہا بلقیس کا) صرح پانی کا ایک حوض تھا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو شیشوں سے ڈھانپ دیا تھا۔ (دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا جیسے پانی بھرا ہے)

القصص — سورۂ قصص کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا مُلْكَهُ وَيُقَالُ إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَنْبَاءُ الْحُجَجُ،

کل شیء ھالک الا وجھہ میں وجھہ سے اسکی سلطنت مراد ہے (بعضوں نے کہا ذات) بعضوں نے کہا جو نیک اعمال اسکی رضامندی کے لیے کیے جائیں، مجاہد نے کہا الانبیاء سے دلیلیں مراد ہیں[3]

بَابٌ ۳۲۶ قَوْلِهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

باب انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء کی تفسیر۔

۷۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [2] اس کو بھی طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [3] اس کو بھی طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ
الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ
بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمِّ
قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ
حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلَى
مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ
عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ
اللَّهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا
الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ
فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى الْفَرِحِينَ

نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی، انہوں نے
اپنے والد سے، انہوں نے کہا، جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے، وہاں دیکھا،
تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (کافروں کے رئیس)
بیٹھے ہوئے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوطالب سے)
فرمایا چچا میاں! تم ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لو میں (قیامت
کے دن) اللہ جل جلالہ کے سامنے تمہاری (نجات کے لئے) سند
پیش کروں گا) ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے، ابوطالب
کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑ دیتے ہو، پھر برابر یہی حال رہا، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ سمجھاتے رہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لو، اور وہ
دونوں کہتے رہے کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑتے ہو، آخر ابوطالب
نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی، کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں،
اور لا الٰہ الا اللہ کہنا قبول نہ کیا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اچھا خیر (جو ہونا تھا وہ ہوا) میں تو خدا کی قسم تمہارے لئے اُس
وقت تک دعا کرتا رہوں گا، جب تک اس سے منع نہ کیا جاؤں،
تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ماکان للنبی والذین آمنوا
ان یستغفروا للمشرکین، اور ابوطالب کے باب میں یہ آیت اتری
انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشآء
ابن عباس رضی نے کہا لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ سے یہ مراد ہے
کہ کئی زوردار آدمی مل کر بھی انکی کنجیاں نہیں اٹھا سکتے تھے لتنوء
کا معنی بوجھل ہوتی تھیں، فارغا کا معنی یہ ہے کہ موسیٰ کی ماں کے
دل میں موسیٰ کے سوا اور کوئی خیال نہیں رہا تھا، الفرحین کا معنے

---

[1] تو ابوطالب کا خاتمہ کفر پر ہوا جیسے عبدالمطلب اور عبد مناف وغیرہ کا اب یہ جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آباؤ اجداد نے بھی بت پرستی نہیں کی، بلکہ سب کے سب موحد گذرے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک نور اُن کی پشت میں قائم رہا اُس وقت تک انہوں نے بت پرستی نہیں کی جب وہ نور اُن کی پشت سے جدا ہو گیا تو اُس وقت شرک میں مبتلا ہو گئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

الْمَرْجِيْنَ قُصِّيْهِ اتَّبِعِيْ اَثَرَهُ وَقَدْ يَكُوْنُ اَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَّاحِدٌ وَّعَنِ اجْتِنَابٍ اَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ يَأْتَمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّيْ وَاحِدٌ اٰنَسَ اَبْصَرَ الْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ وَّالشِّهَابُ فِيْهِ لَهَبٌ وَّالْحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْاَفَاعِيْ وَالْاَسَاوِدُ رِدْاً مُّعِيْنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُّصَدِّقُنِيْ وَقَالَ غَيْرُهٗ سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهٗ عَضُدًا مَّقْبُوْحِيْنَ مُهْلَكِيْنَ وَصَّلْنَا بَيَّنَّاهُ وَاَتْمَمْنَاهُ يُجْبٰى يُجْلَبُ بَطِرَتْ اَشِرَتْ فِيْ اُمِّهَا رَسُوْلًا اُمُّ الْقُرٰى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُكِنُّ تُخْفِيْ اَكْنَنْتُ الشَّيْءَ اَخْفَيْتُهٗ وَكَنَنْتُهٗ اَخْفَيْتُهٗ وَاَظْهَرْتُهٗ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ،

خوش اتراتے ہوئے قصیہ یعنی اُس کے پیچھے پیچھے چلی جا، کبھی قص کے معنے بیان کرنے کے ہوتے ہیں جیسے (سورۃ یوسف میں فرمایا) نحن نقص علیك عن جنب یعنی دُور سے عن جنابۃ کا بھی یہی معنی ہے اور عن اجتناب کا بھی یہی ہے، یبطش بکسرۂ طاء اور یبطُش بضمہ طاء دونوں قرأتیں ہیں، یأتمرون شورہ کر رہے ہیں، عدوان اور عداء اور تعدی سب کا ایک ہی معنی ہے (یعنی حد سے بڑھ جانا ظلم کرنا) آنس کا معنے دیکھا جذوۃ لکڑی کا موٹا ٹکڑا جس کے سرے پر آگ لگی ہو (سب سلگی ہو) اور شہاب (جو دوسری آیت میں ہے او آتیکم بشہاب قبس) اس سے مراد چنگاری ہے، سانپوں کی کئی قسمیں ہیں جان (پتلا باریک سانپ) افعی اسود (ثعبان)[۱] ردا یعنی مددگار پشت پناہ، ابن عباسؓ نے یصدقنی بہ ضمہ قاف پڑھا ہے[۲] اوروں نے کہا سنشد کا معنی یہ ہے کہ ہم تیری مدد کریں گے۔ عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کسی کو زور دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جعلنا لہ عضدا، مقبوحین کا معنی ہلاک کیے گئے، وصلنا ہم نے اُس کو بیان پورا کیا یجبی کھینچے آتے ہیں بطرت شرارت کی فی امہا رسولا ام القری مکہ کو اور اس کے ارد گرد کو کہتے ہیں[۳] تکن کا معنی چھپاتی ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں، اکننت الشیء یعنی میں نے اُس کو چھپا لیا کننتہ کا بھی یہی معنی ہے، اور کبھی اکننتہ اور کننتہ کا معنی یہ بھی آتا ہے کہ میں نے اس کو ظاہر کر دیا[۴]، ویکان اللہ کا معنے الم تران اللہ کا ہے، یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر، یعنی جس کو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے۔

---

[۱] ان کا ذکر بدء الخلق میں گذر چکا ہے، کہتے ہیں کہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی عصا چھوٹتے ہی پہلے باریک سانپ بنتی، پھر پھول کر ثعبان یعنے اژدہا ہو جاتی اسود بھی بڑے سانپ کو کہتے ہیں اور افعی زہریلے سانپ کو کہتے ہیں ۱۲ منہ رحمہ [۲] بعضوں نے یصدقنی بہ سکون قاف پڑھا ہے ۱۲ منہ رحمہ [۳] اصل میں ام ماں کو کہتے ہیں، پھر اس کے معنے بڑی بستی کے ہو گئے، مکہ شریف حجاز کی سب بستیوں سے بڑا شہر ہے اس لیے اس کو ام القری کہنے لگے، لیکن مکہ کے گرد کی بستیوں کو ام القری نہیں کہتے، معلوم نہیں امام بخاریؒ نے یہ کیسے کہا کہ وہ بھی ام القری ہیں ۱۲ منہ رحمہ [۴] تو یہ لفظ اضداد میں سے ہے، یعنی ضدین میں مستعمل ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بَابٌ ۳۲ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ الْاٰیَۃَ،

باب ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد کی تفسیر

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا یَعْلٰی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الْعُصْفُرِیُّ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَادُّكَ اِلٰی مَعَادٍ قَالَ اِلٰی مَکَّۃَ،

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو یعلی بن عبید نے خبر دی، کہا ہم سے سفیان بن دینار عصفری نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا لرادك الی معاد کا مطلب ہے کہ اللہ پھر تجھ کو مکہ میں لے جائیگا۔

اَلْعَنْکَبُوْتُ

سورۂ عنکبوت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ضَلَلَۃً فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِنَّمَا هِیَ بِمَنْزِلَۃِ فَلِیَمِیْزَ اللّٰهُ کَقَوْلِهٖ لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ اَثْقَالًا مَعَ اَثْقَالِهِمْ اَوْزَارِهِمْ،

مجاہد نے کہا وکانوا مستبصرین کا یہ معنی ہے کہ وہ گمراہ تھے اور اپنے تئیں ہدایت پر سمجھتے تھے[1] فلیعلمن اللہ میں علم سے یعنی کھول کر بتا دینا مراد ہے[2] جیسے لیمیز اللہ الخبیث میں اثقالا مع اثقالہم یعنی اپنے بوجھوں کے دوسرے بوجھ۔

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ

سورۂ روم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

فَلَا یَرْبُوْا مَنْ اَعْطٰی یَبْتَغِیْ اَفْضَلَ فَلَا اَجْرَ لَهٗ فِیْهَا قَالَ مُجَاهِدٌ یُحْبَرُوْنَ یُنَعَّمُوْنَ یَمْهَدُوْنَ یُسَوُّوْنَ الْمَضَاجِعَ الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَّكُمْ مِّمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُکُمْ فِی الْاٰلِهَۃِ وَفِیْهِ تَخَافُوْنَهُمْ اَنْ یَّرِثُوْکُمْ کَمَا یَرِثُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا

فلا یربوا یعنی جو سود پر قرض دے اس کو کچھ ثواب نہیں ملنے کا مجاہد نے کہا یحبرون کا معنی نعمتیں دیئے جائیں گے[3] فلانفسہم یمہدون یعنی اپنے لیے بستر (بچھونے) بچھاتے ہیں (قبر میں یا بہشت میں) الودق مینہ ابن عباس رضؓ نے کہا یہ آیت ھل لکم مما ملکت ایمانکم اللہ تعالیٰ اور بتوں کی مثال میں اتری ہے، تخافونہم یعنی تم اپنی لونڈی غلاموں کیا یہ خوف کرتے ہو کہ وہ تمہارے وارث بن جائیں گے جیسے تم آپس میں ایک دوسرے

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] نہ علم کا ظاہری معنی کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے سب کچھ جانتا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲

يَصَّدَّعُونَ يَتَفَرَّقُونَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهُ ضُعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوآى الْإِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ،

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا

کے وارث ہوتے ہو؟ یصدعون جدا جدا ہو جائیں گے فاصدع کا معنی حق بات کھول کر بیان کر دے اور لوگوں نے کہا ضُعف بہ ضمہ ضاد اور ضَعف بہ فتحہ ضاد (دونوں قرائتیں ہیں) دونوں طرح لغت میں آیا ہے، مجاہد نے السوای کا معنی برائی یعنے برائی کرنیوالوں کو بدلہ بُرا ملیگا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے منصور اور اعمش نے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا کندہ میں ایک شخص (نام نامعلوم) یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں آئیگا جس سے منافقوں کے تو آنکھ بالکل بیکار ہو جائیں گے (اندھے بہرے بن جائیں گے) اور مومنوں کو زکام کی سی کیفیت پیدا ہو گی یہ سُن کر ہم گھبرا گئے، مَیں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے وہ غصّے ہو گئے، اور سیدھے ہو بیٹھے، انہوں نے کہا بات یہ ہے آدمی کو چاہیئے کہ جس چیز کا علم ہو اُس کو بیان کرے اور جس کا علم نہ ہو تو یوں کہے اللہ اعلم اور علم کی نشانی یہی ہے کہ جس بات کو نہ جانتا ہو اُس کو کہے میں نہیں جانتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہہ دو میں اس وعظ و نصیحت پر تم سے کوئی نیگ نہیں مانگتا، اور میں بات بنانے والوں میں نہیں ہوں، اس کے بعد انہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ قریش کے لوگوں نے اسلام قبول

ف۱ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مثال تو ایسی ہے، جیسے کوئی کسی مال کا مالک ہوتا ہے مثلاً تم اور تمہارے بیٹے پوتے وغیرہ، اور دوسرے اوتار دیوتا بت وغیرہ جن کو مشرکوں نے خدا ٹھہرایا ہے، وہ لونڈی غلاموں کی طرح ہیں، کیا لونڈی غلام تمہارے مال میں ساجھی ہو سکتے ہیں، یا تم کو اُن کا کچھ خوف ہوتا ہے، یہ تینوں باتیں نہیں ہوتیں پس اسی طرح یہ دیوتا بُت وغیرہ نہ اللہ کے ساجھی ہو سکتے ہیں، نہ برابر والے، نہ اللہ کو اُن کا کچھ ڈر ہے، بلکہ لونڈی غلام تو پھر بہتر ہیں، ہماری طرح آدمی ہیں، یہ اوتار بُت دیوتا وغیرہ تو اللہ تعالیٰ سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھتے، وہ خالق یہ اُس کی ایک ادنیٰ مخلوق ہیں ۱۲ منہ رح ف۲ ایک گروہ بہشت میں ایک دوزخ میں ۱۲ منہ رح ف۳ حق کو باطل سے جدا کر کے دکھلادے ۱۲ منہ رح ف۴ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ف۵ یہ ایک مقام کا نام ہے کوفہ میں ۱۲ منہ رح ف۶ اُس واعظ نے یہ قصّہ آیت کی تفسیر میں بیان کیا، فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین، چونکہ ابن مسعودؓ کے نزدیک یہ تفسیر بے دلیل اور بے سند تھی، لہذا عبداللہ بن مسعودؓ کو اُس پر غصّہ آیا، ہائے اگر صحابہؓ اس زمانہ میں ہوتے جب اہل الحاد یعنے باطنیہ اور نیاچریہ اور جہلائے صوفیہ نے قرآن کی تفسیر محض اپنی رائے اور خیال سے شروع کر دی ہے تو کیسے سخت غصّے ہوتے، قرآن کریم کی تفسیر اُسی طرح کرنا چاہیئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہے ۱۲ منہ رح ف۷ یعنے جب میں نے اُن سے یہ قصّہ بیان کیا تو ۱۲ منہ ف۸ ایسا کہنا ہی دلیل ہے اس بات کی کہ وہ شخص بڑا عالم ہے گو جاہل لوگ اس کو کم علم سمجھیں، اور یہ طرز کہ ہر بات میں خواہ معلوم ہو یا نہ ہو دخل دینا اور ہمہ دانی کا دعویٰ کرنا جہالت اور نادانی کی نشانی ہے ۱۲ منہ رح ف۹ بن جانے بوجھے کہوں مَیں جانتا ہوں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَاءَهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ عَائِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ اَلٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى سَيَغْلِبُوْنَ وَالرُّوْمُ قَدْ مَضٰى،

کرنے میں دیر لگائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر بددعا کی فرمایا اللہ! قریش کے لوگوں کے مقابل اس طرح میری مدد کر کہ اُن پر حضرت یوسف ؑ کے سات سال قحط کی طرح سات برس کا قحط بھیج، آخر اُن پر قحط آن پہنچا، ایسا سخت قحط ہوا جس میں وہ تباہ ہو گئے، مردار ہڈیاں تک کھا گئے (بھوک کے مارے) آدمی کا یہ حال تھا کہ آسمان اور زمین کے بیچ میں ایک دھواں سا دکھلائی دیتا تھا، آخر ابوسفیان (مجبور ہو کر) آنحضرت صلعم کے پاس آیا، کہنے لگا، محمدؐ! تم تو ہم کو ناطہ جوڑنے کا حکم کرتے ہو اور تمہاری قوم (ناتے والوں) کا یہ حال ہو رہا ہے وہ (قحط کے مارے تباہ) ہو گئے، اللہ سے کچھ دعا کرو، اُس وقت آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین آخر آیت عائدون تک[1] کہیں آخرت عذاب بھی آنے کے بعد موقوف ہو گا[2] اس عذاب کے موقوف ہونے پر قریش کے لوگ پھر کفر پر قائم رہے[3] اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ اس سے بھی بدر کی لڑائی مراد ہے[4] اور لزام سے بھی وہی مقصود ہے (جو سورۂ فرقان میں ہے) اسی طرح جو سورۂ روم میں ہے الٓمٓ غلبت الروم اخیر آیت سیغلبون تک یہ واقعہ بھی گذر چکا ہے[5]

باب ۳۲۸ قَوْلِهٖ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ لِدِيْنِ اللهِ، خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ دِيْنُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْفِطْرَةُ الْاِسْلَامُ،

باب لا تبدیل لخلق اللہ کی تفسیر۔

خلق اللہ سے اللہ کا دین مراد ہے[6] ان ھٰذا الاخلق الاولین میں بھی خلق سے دین مراد ہے اور فطرۃ سے اسلام۔

---

[1] عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کر دیا کہ اس آیت میں جس دخان کا ذکر ہے وہ واقع ہو چکا، یعنی وہ سماں مراد ہے قحط کے وقت کا، جب بھوک کے مارے آدمی نگاہ کرتا تو آسمان زمین کے بیچ میں دھواں سا نظر آتا ۱۲ منہ رحمہ [2] اور اس سورت میں خود موجود ہے انا کاشفوا العذاب قلیلاً تو معلوم ہوا کہ دنیا کا عذاب مراد ہے ۱۲ منہ رحمہ [3] ایمان نہ لائے انکم عائدون سے یہی مراد ہے ۱۲ منہ رحمہ [4] ابن مسعودؓ نے جو تفسیر فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین کی بیان کی، ایک جماعت تابعین جیسے مجاہد ابوالعالیہ ابراہیم نخعی ضحاک عطیہ وغیرہ ہیں اسی طرف گئی ہے، ابن جریر مفسر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، لیکن ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ دخان ابھی نہیں گذرا، آئندہ آنے والا ہے، مومن کی حالت اس وقت زکام کی سی ہو جائے گی اور کافر پھول کر پھوٹ جائیگا۔ ابن عباسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے، اور ایک جماعت مفسرین نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ دخان کی نشانی قیامت کے قریب آئے گی۔ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت نہیں قائم ہو گی جب تک دس نشانیاں نہ دیکھ لو، پھر ان میں دخان کو بھی بیان کیا، اب انا کاشفوا العذاب کا مطلب یہ ہو گا کہ اگر ہم بالفرض یہ عذاب تم پر سے اٹھا دیں اور تم کو پھر دنیا میں بھیج دیں تب بھی تم پھر کفر اور شرک اختیار کرو گے ۱۲ منہ رحمہ [5] یہ طبری نے ابراہیم نخعی سے نکالا اور آیت کے معنی یوں کئے ہیں کہ یہ نفی نہی کے معنوں میں ہے یعنی اللہ کے دین کو مت بدلو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [6]

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتِجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک بچہ (آدمی کا، فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اُس کو یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا ڈالتے ہیں، جیسے دیکھو ہر ایک چوپایہ جانور کا بچہ پورے بدن کا پیدا ہوتا ہے، کہیں تم نے دیکھا ہے کوئی بچہ کن کٹا دیا نکٹا پیدا ہوا، اس کے بعد ابوہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی، فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم اخیر تک۔

اللُّقْمَانُ

سورۂ لقمان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

باب ۳۲۹ قَوْلِهٖ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

باب لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم کی تفسیر

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ اِنَّ الشِّرْكَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بہت سخت گذری، وہ کہنے لگے ہم میں کون ایسا ہے جس نے ایمان کے ساتھ ظلم (یعنی گناہ نہ کیا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس آیت میں ظلم سے ہر گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے) کیا تم نے لقمان کا قول نہیں سنا، جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا، ان الشرک لظلم

لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ،

بَابٌ ٣٣ قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ،

٧٥٧ - حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَآئِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْمَرْاَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ

عظیم۔

باب اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ کی تفسیر۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، انہوں نے جریر بن عبدالحمید سے انہوں نے ابوحیان یحییٰ بن سعید کوفی سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص پاؤں سے چلتا ہوا آیا (حضرت جبرئیل تھے) اور کہنے لگا یارسول اللہ ایمان کیا چیز ہے، آپ نے فرمایا، ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اُس کے فرشتوں اُس کے پیغمبروں (قیامت کے دن اُس سے ملنے پر یقین کرے مرنے کے بعد پھر جی اُٹھنے (حشر نشر) کو مانے پھر کہنے لگا اسلام کیا ہے، آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو (اکیلے) اللہ ہی کو پوجے، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، اور (فرض) نماز پڑھتا رہے، اور فرض زکوٰۃ ادا کرے، رمضان شریف کے روزے رکھے، وہ کہنے لگا احسان کیا ہے، آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس طرح پوجے جیسے تو اسکو دیکھ رہا ہے، اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا ہی سمجھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے[1] پھر وہ کہنے لگا اچھا بتلائیے کہ قیامت کب آئے گی، آپ نے فرمایا جس سے پوچھتا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (دونوں اُس کے وقت سے ناواقف ہیں) البتہ میں تجھ سے قیامت کی نشانیاں بیان کر سکتا ہوں، ایک نشانی یہ ہے کہ عورت اپنے مالک کو جنے[2] اور ایک نشانی

---

[1] ایمان اور اسلام تو سب مومنین کو شامل ہے اور احسان ولایت کا درجہ ہے، پھر احسان کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کے تمام خیالات کو دور کر کے اللہ کی یاد میں ایسا غرق ہو جائے جیسے اللہ کو مشاہدہ کر رہا ہے، اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے، ہر وقت یہ سمجھ کر گناہ اور بری باتوں سے بچا رہے، صوفیہ کی اصطلاح میں اس کو دوام حضور کہتے ہیں، ذکر الٰہی کے ساتھ جب یہ حضور دائمی حاصل ہو جائے تو آدمی ولی ہو گیا، اب یہ ضرور نہیں کہ کشف و کرامت حاصل ہو اور کشف و کرامت کی فکر کرنا یا اس کے پیچھے پڑے رہنا نادانی اور بے حاصلی ہے ۱۲ منہ رح

[2] یعنی لونڈیوں کی اولاد بہت پیدا ہو تو ماں لونڈی اور بیٹا گویا اُس کا مالک ہوا، اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ مترجم

أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ،

یہ ہے کہ ننگے پاؤں پھرنے والوں، ننگے بدن والوں (وحشی گنواروں) کو سرداری (حکومت) ملے[۱] دیکھو یا پانچ باتوں میں ایک قیامت بھی ہے، جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی، وہی جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا اور وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے (نر یا مادہ) پھر وہ شخص لوٹ کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا اس کو بلا تو لاؤ، لوگ بلانے گئے، دیکھا تو وہاں کوئی نہ ملا، اس وقت آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ جبرئیلؑ تھے، دین کی باتیں لوگوں کو سکھانے کیلئے آئے تھے۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ،

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ ان سے انکے والد نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں (یعنے پانچ خزانے ہیں، پھر آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ اخیر آیت تک۔

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

سورہ تنزیل السجدہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَهِينٍ ضَعِيفٌ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

مجاہد نے کہا مھین کا معنے ناتواں کمزور دیا تھا[۲] مراد مرد کا نطفہ ہے، ضللنا کا معنے ہم تباہ ہوئے، ابن عباسؓ نے کہا کہ

[۱] دنیا میں سب سے پہلے تہذیب اور انسانیت اور لیاقت ملک ہند میں پھیلی تھی، اس کے بعد شام اور مصر میں اس کے بعد روم اور یونان میں اس کے بعد ایران میں اس کے بعد عرب میں، اور یورپ کے لوگ اس وقت محض وحشی اور گنوار تھے، خصوصاً روس اور انگلستان کے لوگ سب سے بڑھ کر وحشی اور گنوار اور مفلس تھے اب قیامت کی نشانی نہیں تو کیا ہے کہ یہی دو قومیں مالدار اور تقریباً ساری دنیا کی حاکم بن بیٹھی ہیں، اور جن کی بدولت تہذیب اور انسانیت سیکھی انہی کو وحشی اور گنوار کہنے لگی ہیں ۱۲ منہ رح [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

الْجُرُزُ الَّتِي لَا تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا نَهْدِ نُبَيِّنُ،

بَابُ ۳۳ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ

۹۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ،

۷۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَّاتِ،

۷۶۱ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ

جرز وہ زمین ہے جہاں بالکل کم بارش ہوتی ہے، جس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا (یا سخت اور خشک زمین)[1]

باب فلا تعلم نفس ما اخفی لھم کی تفسیر۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے میں نے (نیک) بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا، اور نہ کسی آدمی کے دل پر اُن کا خیال گذرا۔ ابوہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کرکے کہا، اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تصدیق میں یہ آیت پڑھو، فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے پھر وہی بیان کیا جو اوپر گذرا سفیان سے کسی نے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے روایت کی، انہوں نے کہا پھر نہیں تو اور کیا۔ ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے یوں نقل کیا کہ ابوہریرہؓ نے قرات اعین پڑھا بصیغہ جمع[2]

مجھ سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (بہشت میں) وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سُنا، اور نہ کسی آدمی کے دل پر گذریں جو نعمتیں سینت کر میں نے رکھی ہیں، اُن کے مقابل وہ نعمتیں تم کو معلوم ہو گئی ہیں، چھوڑو[3] وہ تو بے حقیقت ہیں، پھر یہ

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [2] اس آیت میں بجائے قرۃ اعین کے جو مشہور قرأت ہے ۱۲ منہ رح [3] جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے ۱۲ منہ رح

نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ،

آیت پڑھی: ۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون۔

اَلْاَحْزَابُ

سُورۂ احزاب کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَاصِيهِمْ قُصُورِهِمْ،

مجاہد نے کہا صیاصیھم اُن کے محل گڑھیاں قلعے[۱]

بَابٌ ۳۳۲ قَوْلِهِ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ،

باب النبیّ اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم کی تفسیر

۷۶۲ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ،

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی مومن نہیں ہے مگر میں دُنیا اور آخرت دونوں کے کاموں میں سب لوگوں سے زیادہ اسکا حق دار ہوں، تم اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو، النبیّ اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم پھر جو مومن مرتے وقت مال و دولت چھوڑ جائے وہ اُس کے عزیزوں کو ملے گا جو وارث ہوں، اور اگر قرضداری اور بال بچے چھوڑ جائے (نادار ہو) تو اُس کے قرض خواہ اور بال بچے میرے پاس آئیں[۲] میں اُس کا کام چلانے والا ہوں[۳]

---

[۱] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۲] میں قرضہ ادا کردونگا بال بچوں کی میں پرورش کرونگا ۱۲ منہ رح [۳] اُس کے گھر کا انتظام بال بچوں کی خبر گیری قرضوں کی ادائیگی میرے سر ہے، سبحان اللہ اس شفقت اور مہربانی کا کیا کہنا۔ آنحضرت صلعم پر لوگ کیوں اپنی جان نثار نہ کرتے اُن کو معلوم تھا کہ ہمارا اور ہمارے بال بچوں کا خیال خود ہم سے زیادہ ہے آپ کی وفات کے بعد جب تک خلافت راشدہ شرع کے موافق رہی تو ہر خلیفہ کا بھی وتیرہ یہی رہا کہ قرضدار اور مفلس مسلمان جو مر جائیں یا اللہ کی راہ میں مارے جائیں تو اُنکے بال بچوں کی پرورش اور قرضہ کی ادائیگی بیت المال سے کی جاتی تھی، ہر ایک مسلمان اپنے دین اور اپنی قوم اور ملک کیلئے ایک جری اور بہادر سپاہی کی طرح تھا جس کو جان دینے میں کوئی باک نہ ہوتا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر ہم مارے جائیں گے تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، شہادت کا درجہ ہاتھ آئیگا، رہا قرضہ تو معینہ وقت ادا کریگا۔ بال بچوں کی بھی خبر گیری اور تعلیم و تربیت وہی کریگا، جو بادشاہ یا خلیفہ اپنی رعایا پر ایسا مہربان ہو اُس کو لشکر اور سپاہ کی کیا ضرورت ہے (باقی آگے)

بَابٌ ۳۳۳ قَوْلِهٖ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ،

۷۶۳- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ،

بَابٌ ۳۳۴ قَوْلِهٖ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا، نَحْبَهٗ عَهْدَهٗ، اَقْطَارِهَا جَوَانِبِهَا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا لَاَعْطَوْهَا،

۷۶۴- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُرٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ اَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔

باب ادعوھم لاٰبائھم کی تفسیر۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے، کہا مجھ سے سالم نے انہوں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہؓ کو یوں ہی پکارا کرتے زید بن محمدؐ (کیونکہ وہ آپ کے متبنیٰ تھے۔) یہاں تک کہ قرآن میں یہ حکم اُترا:۔ اُدعوھم لاٰبائھم ھو اقسط عند اللہ[1]

باب فمنھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدّلوا تبدیلا کی تفسیر۔ نحبہ کا معنے اپنا عہد اور اقطارھا کناروں سے لاٰتوھا قبول کرلیں، شریک ہو جائیں۔

مجھ سے محمد بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے اپنے چچا ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ سے انہوں نے اپنے دادا انسؓ بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضیٰ نحبہ (میرے چچا) انس بن نضر کے باب میں اُتری ہے[2]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ساری رعایا اسکا شریک ہے، اسلامی سلطنت اسی طرح سے شروع ہوئی تھی، اور جب تک یہ طرز عمل قائم رہا اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی شوکت روز بروز بڑھتی گئی، یہ سلطنت کیا تھی گویا ایک عمدہ جمہوریت تھی، سب مسلمانوں کا حق بیت المال میں برابر سمجھا جاتا تھا، خلیفہ یا بادشاہ بھی احد من الناس کی طرح بعوض اپنی محنت کے بیت المال میں سے اس قدر لیا کرتا جس قدر مسلمان اسکی ضرورتوں کے لحاظ سے اُس کیلئے تجویز کر دیتے، باقی خلیفہ یا بادشاہ کو یہ ہرگز اختیار نہ تھا کہ بیت المال کا ایک پیسہ بھی بیجا کاموں یا ذاتی عیش و عشرت میں اٹھائے، ہائے افسوس ایک یہ زمانہ ہے کہ اوّل تو مسلمان بادشاہ ہیں کہاں کچھ پچھلے اگلے وقتوں کی یادگار رہ گئے ہیں، وہ بھی دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہیں، اُس پر طرہ یہ ہے کہ اپنے تئیں رعایا کی جان اور مال کا مالک سمجھتے ہیں، غریب یتیم بیوؤں کی پرورش کرنا تو کجا ہر ایک رعیت کا مال لوٹ لینا چاہتے ہیں، ایسے بادشاہوں سے بھلا کون ہمدردی کریگا اور کون اُن کے ساتھ جان دے گا، کون اُن کی خیر خواہی کریگا، اُن کی رعایا اپنے بادشاہ سے ایسا معاملہ کرتی ہے جیسے بازار والے ایک دوسرے سے معاملہ کرتے ہیں، ہر ایک اپنا فائدہ چاہتا ہے، رعایا کہتی ہے کہ بادشاہ سلامت سے ہم کو کیا غرض کوئی بھی بادشاہ ہو جائے لینے کو کیں بادشاہ کہتے ہیں، رعیت جائے بھاڑ چولھے میں ہم کسی طرح اپنا خزانہ بھر لیں، رعایا سے جو پیسہ وصول ہوتا ہے بادشاہ سلامت اس کو اپنی خاص ملک تصور کرتے ہیں، غریب مسلمان بھوکوں مرتے رہتے ہیں، وہ جلسے ناچ رنگ عیش و عشرت میں سارا روپیہ مزے سے اڑایا کرتے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حواشی صفحہ ہذا

[1] یعنی لے پالکوں کو اپنے اصلی باپ کا بیٹا کہہ کر پکارو، اللہ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے ۱۲ منہ رح

[2] جو جنگ اُحد میں شہید ہوتے قصہ اوپر گذر چکا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

باب ۳۳۵ قَوْلِهٖ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا اَلتَّبَرُّجُ اَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللّٰهِ اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ اَمَرَهُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ فَبَدَاَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت نے زید بن ثابت (اُن کے والد) نے کہا جب میں نے (حضرت عثمان رضؓ کی خلافت میں) قرآن کو لکھا تو سورۂ احزاب کی ایک آیت جس کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا، کسی شخص کے پاس لکھی ہوئی نہیں ملی، صرف خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی، جن کی گواہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوٗ شخصوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا، وہ آیت یہ تھی:- من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ اخیر تک۔

باب قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا کی تفسیر۔ تبرج کا معنے اپنا بناؤ سنگار دکھلانا سنۃ اللہ استنہا سے نکلا ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھیرایا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی انکو حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ اپنی بی بیوں کو یہ اختیار دے جائیں پیغمبر صاحب کے پاس رہیں چاہیں طلاق لے لیں، تو پہلے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے فرمایا عائشہ رضؓ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں، اس میں جب تک اپنے ماں باپ سے مشورہ نہ لے جلدی نہ کیجیو، حالانکہ آپ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے کی رائے نہ دیں گے، پھر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے، یا ایھا النبی قل لازواجک دونوں

إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

بَابُ ۳۳۶ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا إِلَى أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آیتوں کے اخیر (اجراً عظیماً) تک میں نے عرض کیا، کیا بس اسی مقدمہ میں میں اپنے ماں باپ کی صلاح لوں، اس میں کیا صلاح لوں میں اللہ اور اسکے رسول اور آخرت کی بہبودی کی طالب ہوں [1]

باب وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنٰت منکن اجراً عظیماً کی تفسیر۔ قتادہ نے کہا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ میں آیت اللہ سے قرآن اور حکمت سے حدیث شریف مراد ہے [2] اور لیث بن سعد نے کہا [3] مجھ سے یونس نے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی صدیقہ نے کہا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم ہوا کہ اپنی بی بیوں کو اختیار دیں تو آپ نے پہلے مجھ سے پوچھا، آپ فرمانے لگے، عائشہ رض میں ایک بات تجھ سے کہتا ہوں، تو اس میں ماں باپ کی صلاح لے لے کچھ جلدی جواب دینا ضرور نہیں، حالانکہ آپ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ سے جدا ہونے کی کبھی رائے نہ دیں گے [4] حضرت عائشہ رض کہتی ہیں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ یوں ارشاد فرماتا ہے، یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا اخیر آیت اجراً عظیماً تک، میں نے کہا بھلا اس میں میں اپنے ماں باپ سے کیا رائے لوں میں تو (ہر حال میں) اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کی بھلائی کی طالب ہوں، حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیوں نے جیسے میں نے جواب دیا وہی جواب دیا تھا [5] لیث کے ساتھ

---

[1] دنیا کا مال ومتاع ملے یا نہ ملے کچھ پرواہ نہیں ۱۲ منہ رح [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [3] اس کو ذہلی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] ماں باپ تو دونوں عاشق رسول تھے، وہ بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیٹی کو جدا ہونے کی کیسے رائے دیتے ۱۲ منہ رح [5] کوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے پر راضی نہیں ہوئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۔

بَابُ ۳۳ قَوْلِهِ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ،

۷۶۷ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ،

بَابُ ۳۸ قَوْلِهِ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُرْجِي تُؤَخِّرُ أَرْجِئْهُ أَخِّرْهُ ،

۷۶۸ ۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا

اس حدیث کو موسیٰ بن اعین نے بھی معمر سے انہوں نے زہری سے روایت کیا، کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی[۱] اور عبدالرزاق اور ابو سفیان معمری نے اس کو معمر سے روایت کیا، انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے[۲]۔

باب وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ کی تفسیر

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا، کہا ہم سے معلی بن منصور نے انہوں نے حماد بن زید سے کہا ہم سے ثابت نے بیان کیا، انہوں نے انس بن مالکؓ سے یہ آیت وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے باب میں اتری[۳]۔

باب ترجی من تشاء منہن وتؤوی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک کی تفسیر

ابن عباسؓ نے کہا ترجی کا معنی پیچھے ڈال دے اسی سے ہے (سورۂ اعراف میں) ارجہ یعنی اس کو ڈھیل میں رکھ۔

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ کہتی تھیں میں اُن عورتوں پر جو اکرتی تھی (مجھ کو غیرت آتی تھی) جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیتیں، اور میں کہتی بھلا یہ کون سی بات ہے کہ عورت اپنے تئیں بخش دے جب کہ اللہ تعالیٰ نے

---

[۱] اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۲] عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور ابن ماجہ نے اور ابو سفیان کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [۳] اس کا قصہ تفسیروں میں پورا مذکور ہے، کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کو دیکھ کر دل میں یہ خواہش کی کہ اگر زید ان کو طلاق دیدے تو میں ان سے نکاح کر لوں، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ قُلْتُ مَا اَرٰی رَبَّكَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ هَوَاكَ

۷۶۹ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَسْتَاْذِنُ فِیْ یَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُوْلِیْنَ قَالَتْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَیَّ فَاِنِّیْ لَآ اُرِیْدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اُوْثِرَ عَلَیْكَ اَحَدًا تَابَعَهٗ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا،

بَاب ۳۳۹ قَوْلِهٖ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

یہ آیت اتاری ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیك من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیك تو میں نے کہا میں دیکھتی ہوں کہ پروردگار جیسی آپؐ کی خواہش ہوتی ہے جلدی سے ویسا ہی حکم دیتا ہے۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے معاذہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ایک بی بی کی باری میں دوسری بی بی کے پاس جانا منظور ہوتا، تو آپ جس کی باری ہوتی، اس سے اجازت لیتے اس آیت ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیك من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیك اُترنے کے بعد معاذہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا تم سے اجازت لیتے تو تم کیا کہتیں، انہوں نے کہا میں تو یہ کہتی، اگر مجھ سے آپ پوچھتے ہیں تو میں تو یہی چاہتی آپ میرے ہی پاس رہیں[1] عبداللہ بن مبارک کے ساتھ اس حدیث کو عباد بن عباد نے بھی روایت کیا انہوں نے عاصم سے سنا[2]

باب لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین انٰہ تک کی تفسیر۔ یعنی مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں بے اجازت نہ جایا کرو، کھانے کے لئے بھی جاؤ تو ایسے ٹھیک وقت پر کہ پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے، البتہ بلائے پر جاؤ، پھر کھانا کھاتے ہی وہاں سے چل دو، باتوں میں نہ لگ جاؤ۔ اس سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی ہے، وہ تم سے شرم کرتا ہے، اور اللہ کو تو حق بات کہنے میں شرم نہیں ہوتی، اگر تم ان سے (یعنی پیغمبرؐ کی

[1] قسطلانی نے کہا گو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آپ کو اجازت دی کہ آپ پر باری کی پابندی ضرور نہیں، لیکن آپ نے باری قائم رکھی، اور کسی عورت کی باری میں دوسری کے پاس نہیں رہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] اس کو ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا يُقَالُ إِنَاهُ إِدْرَاكُهُ أَنَى يَأْنِي أَنَاةً لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ لِلذَّكَرِ وَالْأُنْثَى،

بی بیوں سے، کچھ سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو، اس میں تمہارے اور اُن کے دل خوب صاف رہیں گے، اور تم کو مناسب نہیں کہ پیغمبر کو ستاؤ یا پیغمبر کے مرنے کے بعد اُس کی بی بیوں سے نکاح کرو، یہ کبھی نہیں ہو سکتا، یہ تو اللہ کے نزدیک بڑی (گناہ کی) بات ہے، اناہ کا معنیٰ کھانا تیار ہونا پکنا یہ انا یانی اناۃ سے نکلا ہے لعل الساعۃ تکون قریبًا قیاس تو یہ تھا کہ قریبۃ کہتے مگر قریب کا لفظ جب مؤنث کی صفت پڑتا ہے تو قریبۃ کہتے ہیں، اور جب وہ ظرف یا اسم ہوتا ہے اور صفت مراد نہیں ہوتی تو ہائے تانیث نکال ڈالتے ہیں قریب کہتے ہیں، ایسی حالت میں واحد تثنیہ جمع مذکر و مؤنث سب برابر ہے[1]

۷۷۰ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ بُرے بھلے سب طرح کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں، کاش آپ اپنی بی بیوں کو پردے کا حکم دیں، اُس وقت اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم اُتارا۔[2]

۷۷۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا

ہم سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مجلز نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو آپ نے ولیمہ کی دعوت کی، لوگوں کو بُلایا انہوں نے کھانا کھایا اور لگے بیٹھ کر

---

[1] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے جس کو امام بخاری نے اختیار کیا بعضوں نے کہا قریبًا ایک محذوف موصوف کی صفت ہے، شیئًا قریبًا بعضوں نے کہا عبارت کی تقدیر یوں ہے، لعل قیام الساعۃ تکون قریبًا تو تکون کی تانیث میں مضاف الیہ کی مؤنث ہونے کی اور قریبًا کی تذکیر میں مضاف کے مذکر ہونے کی رعایت کی گئی، واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] حضرت عمر رضی کی رائے کے موافق ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ.

۷۷۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ الْآيَةِ آيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

باتیں کرتے، آپ گھڑی گھڑی) ایسا کرتے جیسے اٹھنا چاہتے ہیں مگر وہ (نہ اُٹھنا تھا) نہ اُٹھے، آخر کو مجبور ہو کر آپ خود ہی اُٹھ کھڑے ہوئے، اُس وقت جو لوگ اُٹھے وہ تو اُٹھے پھر بھی تین آدمی بیٹھے (باتیں کرتے) رہے، آپ جب باہر جا کر پھر اندر آئے دیکھا تو اب بھی وہ تین آدمی بیٹھے ہیں، اس کے بعد کہیں وہ لوگ اُٹھے (آپ پھر باہر تشریف لے گئے تھے) انسؓ کہتے ہیں میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اب وہ تینوں آدمی چلے گئے اس وقت آپ تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ اندر جانے لگا آپ نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال لیا (آڑ کر لی) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری :- یاایھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی اخیر تک۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انسؓ بن مالک نے کہا میں پردے کی آیت کا شان نزول سب سے زیادہ جانتا ہوں، ہوا یہ کہ جب ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی گئیں آپ کے ساتھ ایک گھر میں تھیں، آپ نے کھانا تیار کیا اور لوگوں کو دعوت دی وہ (کھانا کھا کر) بیٹھے باتیں کرتے رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (گھڑی گھڑی) اُٹھ کر باہر تشریف لے جاتے[۵۴] مگر آپ لوٹ کر آتے تو دیکھتے اب بھی وہ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں[۵۵] اس وقت اللہ تعالیٰ نے (ادب سکھانے کو) یہ آیت اتاری، یاایھا الذین آمنوا لا

---

[۵۱] آپ کا مطلب تھا کہ وہ سمجھ جائیں اور اُٹھ کر چلے جائیں ۱۲ منہ رح [۵۲] اُن کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ رح [۵۳] سمجھے کہ اب لوگ اٹھ کر چلے جائیں گے ۱۲ منہ رح [۵۴] عجب قسم کے لوگ تھے، شاہ غلام علی صاحب کا دستور تھا جو کوئی دنیا دار ملاقات کیلئے آتا اُس سے چند منٹ بات چیت کر کے اسکو رخصت کر دیتے اور فرماتے فقیر لوگوں کو اپنی گور اور قبر کی فکر ہے اب تشریف لے جائیے۔ ایک بار ایسا ہوا ایک صاحبزادے تشریف لائے کئی بار اُن کو برخاست کے لیے ارشاد فرمایا مگر وہ نہ اُٹھے، آخر کو شاہ صاحب نے اپنے خادم سے فرمایا اندر سے مکان قبالے لا کر صاحبزادہ صاحب کے حوالے کر دو میں خود اس مکان سے جاتا ہوں جب کہیں وہ چمپت ہوئے ۱۲ منہ

إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ
وَرَاءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأُرْسِلْتُ
عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ
وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَ
يَخْرُجُونَ فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا
أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا
أَدْعُوهُ قَالَ ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ
رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ
عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ
وَرَحْمَةُ اللهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَ
رَحْمَةُ اللهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللهُ
لَكَ فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُولُ لَهُنَّ
كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ
عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ
الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا
أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا
فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ

تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ
اخیر آیت من وراء حجاب تک اسی وقت پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ گئے

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا
ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا
حضرت زینبؓ سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحبت کی
تو (ولیمہ میں) گوشت روٹی تیار رکھا گیا، میں لوگوں کو دعوت دینے
کے لئے بھیجا گیا، کچھ لوگ آتے اور کھا کر چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ
آتے اور کھا کر چلے جاتے، میں نے سب کو دعوت دی کوئی باقی نہ رہا
آخر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو کوئی باقی نہیں رہا جس کو
دعوت دوں، آپؐ نے فرمایا اچھا اب کھانا اٹھاؤ (سب تو چلے گئے)
تین شخص گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم گھر میں سے اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے حجرے پر گئے۔ فرمایا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا
وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، اور پوچھا کیوں آپ نے کیسی بی بی پائی
(یعنی پسند آئی یا نہیں) اللہ آپؐ کو برکت دے، خیر اسی طرح آں
حضرت صلعم نے اپنی سب بی بیوں کے حجروں کا دورہ کیا اور سب کو
حضرت عائشہؓ کی طرح سلام کیا سب نے حضرت عائشہؓ کی طرح
آپ کو جواب دیا، اس کے بعد جو آپ لوٹ کر (حضرت زینبؓ کے
حجرے میں) آئے دیکھا تو وہی تینوں آدمی اب تک بیٹھے باتیں کر
رہے ہیں (یا میرے اللہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے) آنحضرت صلعم
مزاج میں بڑی شرم تھی[1] خیر آپ (پھر دوبارہ) حضرت عائشہ کے
حجرے کی طرف چلے گئے، مجھے یاد نہیں اس کے بعد میں نے یا کسی اور
نے آپ کو جا کر خبر کی کہ اب وہ تینوں آدمی روانہ ہوئے اس وقت
آپ لوٹے اور دروازے کی دہلیز میں ایک پاؤں آپ کا اندر تھا

[1] اور کوئی ہوتا تو صاف کہہ دیتا، اجی حضرت کیا قباء لے کر جائیے گا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

الْبَابِ دَاخِلَةٌ وَأُخْرَى خَارِجَةٌ أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ،

۴۷۷ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنَى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيْحَةَ بِنَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُوْا لَهُنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُوْنَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَرَى بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَاٰهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوْجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۷۷۵ ـ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ

ایک باہر کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور پردے کی آیت اتری ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم عبداللہ بن بکر سہمی نے خبر دی، کہا ہم سے حمید نے بیان کیا، انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آپ نے جب ام المومنین زینب رضؓ سے صحبت کی تو ولیمہ کیا، لوگوں کو گوشت روٹی پیٹ بھر کر کھلایا، پھر دوسری سب بی بیوں کے حجروں میں تشریف لے گئے، جیسے آپ کا دستور تھا جس شب میں آپ نئی بی بی سے صحبت کرتے تو صبح کو اپنی (پرانی سب) بی بیوں کے پاس تشریف لے جاتے، اُن کو سلام کرتے، اُن کے لئے دعا کرتے، وہ بھی سب آپ کو سلام کرتیں، آپ کے لئے دعا کرتیں پھر آپ جب لوٹ کر آئے دیکھا تو دو آدمی اب تک وہاں بیٹھے باتوں میں مصروف ہیں ؎۱ آپ نے جب بیٹھے دیکھا تو پھر لوٹ گئے، انہوں نے جب یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر پر تشریف لا کر پھر لوٹ گئے، اُس وقت وہ (سمجھ کر) جلدی سے اُٹھے، اب مجھ کو یاد نہیں میں نے یا کسی اور نے آپ کو جا کر خبر کی کہ وہ دونوں آدمی چل دیئے، یہ سن کر آپ لوٹے اور گھر میں گھستے ہی میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور پردے کی آیت اتری، اور سعید بن ابی مریم نے (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس رضؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ؎۲

مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا پردہ کا حکم اترنے کے بعد ام المومنین سودہ

؎۱ اور روایتوں میں تین آدمیوں کا ذکر ہے، اس میں دو آدمیوں کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ایک سمجھ کر چلا گیا ہو، دو رہ گئے ہوں، یا تیسرا آدمی خاموش بیٹھا ہو، دو ہی آدمی باتیں کر رہے ہوں ۱۲ منہ رح ؎۲ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ حمید کا سماع انس رضؓ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ رح ۔

لِحَاجَتِهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ،

حاجت کیلئے باہر نکلیں[1]۔ وہ ایک بھاری بھرکم (موٹی) عورت تھیں جو کوئی ان کو پہلے سے پہچانتا ہوتا، وہ اب بھی پہچان لیتا خیر حضرت عمرؓ نے انکو دیکھ پایا اور کہنے لگے سودہ خدا کی قسم تم تو اب بھی ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہو اگو کپڑے اوڑھے لپیٹے ہو) اب سمجھ لو تم کیسے نکلی ہو[2] یہ سُن کر سودہ لوٹ آئیں اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں بیٹھے ہوئے رات کا کھانا کھا رہے تھے ایک ہڈی آپکے ہاتھ میں تھی سودہ اندر آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ میں ضرورت سے باہر نکلی تھی، لیکن عمرؓ نے ایسی ایسی گفتگو کی یہ سنتے ہی آپ پر وحی آنا شروع ہوئی، پھر وحی کی حالت موقوف ہو گئی اور ہڈی اسی طرح آپکے ہاتھ میں تھی، آپنے ہاتھ سے اس کو رکھا نہیں تھا فرمایا تم کو ضرورت سے (کام کاج کیلئے) باہر نکلنے کی اجازت دی گئی۔

بَابُ ٣ قَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا،

باب ان تبدوا شيئا او تخفوه فان الله كان بكل شئ عليما لا جناح عليهن فى آبائهن ولا ابنائهن ولا اخوانهن ولا ابناء اخوانهن ولا ابناء اخواتهن ولا نسائهن ولا ما ملكت ايمانهن واتقين الله ان الله كان على كل شئ شهيدا کی تفسیر۔

٧٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا پردے کا حکم اُترنے کے بعد افلح القعیس کا بھائی (جو میرا رضاعی چچا تھا) آیا، اُس نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے کہا میں اجازت نہیں دیتی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں کیونکہ افلح کے بھائی ابوالقعیس نے بھی (جو میرا رضاعی باپ تھا) کچھ مجھ کو

[1] معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات کے لئے بھی جو پردے کا حکم دیا گیا تھا اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ گھر سے باہر نہ نکلیں بلکہ مقصود یہ تھا کہ جو اعضاء چھپانا چاہئیں اس کو چھپائیں ۱۲ قسطلانی [2] اب بھی تم پہچانی جاتی ہو تو مطلق گھر کے باہر نہ نکلو، یا اس طرح نکلو کہ کوئی پہچان نہ سکے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِيْ امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَاْذَنَ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكِ اَنْ تَاْذَنِيْنَ عَمَّكِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِيْ امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ،

دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ ابو القعیس کی جورو نے پلایا تھا، خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے جب تک آپؐ سے پوچھ نہ لوں اجازت نہیں دی (اب آپ کیا فرماتے ہیں) آپؐ نے فرمایا تو نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی (اُس کو آنے دیا ہوتا) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کچھ مرد نے مجھ کو تھوڑے دودھ پلایا ہے، بلکہ ابو القعیس کی جورو نے پلایا، آپؐ نے فرمایا ارے مانی ملی اُس کو اندر آنے دے وہ تیرا چچا ہے، عروہ نے کہا اسی لیے حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام سمجھتے ہو وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہیں [1]

بَابٌ ۳۴ قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاؤُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَصَلٰوةُ الْمَلٰٓئِكَةِ الدُّعَاءُ قَالَ ابْنُ

باب انّ اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلّموا تسلیمًا کی تفسیر

ابو العالیہ نے کہا[2] اللہ کی صلوٰۃ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں آپ کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ سے دُعا مراد ہے، ابن عباس رضؓ نے

---

[1] تو رضاعی چچا رضاعی پھوپھی رضاعی ماموں رضاعی خالہ سب محرم ہیں۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے کئی وجوہ سے ہے ایک یہ حدیث سے رضاعی باپ یا رضاعی چچا کے سامنے نکلنا ثابت ہوتا ہے اور آیت میں جو آباۂھن کا لفظ تھا اُس کی تفسیر حدیث سے ہو گئی کہ رضاعی باپ اور چچا بھی آبائھن میں داخل ہے، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے عم الرجل دوسرے یہ کہ آیت میں ازواج مطہرات پاس جن لوگوں کا آنا روا ہے اُن کا ذکر ہے اور حدیث میں بھی اسی کا تذکرہ ہے کہ ایک شخص حضرت عائشہ رضؓ پاس آیا جو ازواج مطہرات میں سے تھیں، تیسرے یہ کہ حدیث میں حضرت عائشہ رضؓ کا یہ قول مذکور ہے کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے حرام ہیں، تو اس آیت کی تفسیر ہو گئی، یعنے دوسرے محارم کا بھی ازواج مطہرات کے پاس آنا روا ہے گو آیت میں اُن کا ذکر نہیں جیسے دادا، نانا، ماموں، چچا وغیرہ، اور تعجب ہے اس شخص سے جس نے امام بخاری پر اعتراض کیا کہ حدیث ترجمہ باب کے موافق نہیں ہے۔ قسطلانی نے کہا امام بخاری نے یہ حدیث لا کر عکرمہ اور شعبی کا رد کیا جو چچا یا ماموں کے سامنے عورت کو اپنا دوپٹہ اُتارنا مکروہ جانتے ہیں۔

[2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، ابو العالیہ رفیع بن مہران بڑے اماموں میں سے ہیں تابعین کے اُنہوں نے ابو بکر صدیق رضؓ کو دیکھا ہے اور حضرت عمر رضؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے، اور قرآن بھی انہی کی خلافت میں حفظ کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عَبَّاسٍ رض يُصَلُّوْنَ يُبَرِّكُوْنَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ،

۷۷۷۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِيْمُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ،

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

کہا۔ یصلون کا یہ معنی ہے کہ برکت کی دعا کرتے ہیں، لنغرینک تجھ کو اُن پر غالب کر دیں گے مسلط کر دیں گے۔

مجھ سے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے والد یحییٰ بن سعید نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہؓ سے صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپؐ پر سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہو گیا ہے[1] اب درود آپ پر کیسے بھیجیں[2] آپؐ نے فرمایا یوں کہو:۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللّٰھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبداللہ بن اسامہ لیثی نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہو گیا ہے لیکن درود آپ پر کیسے بھیجیں، آپؐ نے فرمایا یوں کہو:۔ اللّٰھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم ابوصالح[3] نے لیث سے یوں نقل کیا ہے کما بارکت علی ابراھیم (وبارکت علی ابراھیم کے بدل)

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے اُن دونوں نے یزید بن ہاد سے اس روایت میں یوں ہے کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [2] جو التحیات میں کہتے ہیں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۲ منہ [3] جن کا اللہ تعالیٰ اس آیت میں حکم دیتا ہے صلوا علیہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ،

ابراھیم وآل ابراھیم[1]

بَابٌ ٣٣٢ قَوْلِهٖ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى،

باب لاتکونوا کالذین اٰذوا موسٰی کی تفسیر۔

٤٨٠٧ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا وَّذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا،

ہم سے اسحٰق بن راھویہ نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی، کہا ہم کو عوف بن ابی جمیلہ نے خبر دی، انہوں نے امام حسن بصری اور ابن سیرین اور خلاس بن عمرو سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسٰی پیغمبر بڑے شرم والے آدمی تھے، اور اسی کا ذکر اس آیت میں ہے، یاایھا الذین اٰمنوا لاتکونوا کالذین آذوا موسٰی فبرّاہ اللہ ممّا قالوا وکان عند اللہ وجیھا[2]

سُوْرَةُ السَّبَا

سورہ سبا کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

يُقَالُ مُعَاجِزِيْنَ مُسَابِقِيْنَ بِمُعْجِزِيْنَ بِفَائِتِيْنَ سَبَقُوْا فَاتُوْا لَا يُعْجِزُوْنَ لَا يَفُوْتُوْنَ يَسْبِقُوْنَا يُعْجِزُوْنَا قَوْلُهٗ بِمُعْجِزِيْنَ بِفَائِتِيْنَ وَمَعْنٰى مُعَاجِزِيْنَ مُغَالِبِيْنَ يُرِيْدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنْ يُّظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهٖ مِعْشَارٌ عُشْرٌ اَلْاُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ

معاجزین کے معنے آگے بڑھنے والے بمعجزین ہمارے ہاتھ سے نکل جانے والے سبقوا کا معنی ہمارے ہاتھ سے نکل گئے لا یعجزون ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل سکتے یسبقونا ہم کو عاجز کرسکیں گے بمعجزین عاجز کرنیوالے (جیسے مشہور قرأت ہے) اور معجزین (جو دوسری قرأت ہے) اس کا معنے ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈنے والے ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنیوالے[3] معشار کا معنی دسواں حصّہ اکل پھل باعد (جیسے مشہور قرأت ہے) اور بعّد جو ابن کثیر کی قرأت ہے، دونوں کا معنے ایک ہے،

[1] یعنی علیٰ کا لفظ بیچ میں نہیں ہے۔ شیعہ نے یہی طریقہ درود کا اختیار کیا ہے اللھم صلّ علی محمد و آل محمد ۱۲ منہ رح [2] یہ قصہ مشہور ہے تفسیروں میں مذکور ہے اور اوپر احادیث انبیاء میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ رح [3] یہ دونوں لفظ مکرر بیان ہوئے ہیں، بعضے نسخوں میں یہ تکرار نہیں ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيبُ الْعَرِمُ
السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِي السُّدِّ
فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا
عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا
وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ
كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ
شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ الْعَرِمُ
الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ
الْعَرِمُ الْوَادِي السَّابِغَاتُ الدُّرُوعُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ يُجَازِي يُعَاقِبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ
بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى وَاحِدًا وَ
اثْنَيْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى
الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ
أَوْ زَهْرَةٍ بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ الْخَمْطُ
الْأَرَاكُ وَالْأَثْلُ الطَّرْفَاءُ الْعَرِمُ الشَّدِيدُ،

بَابُ ۳۲۳ قَوْلِهٖ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

۱۸۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ

اور مجاہد نے کہا لا یعزب کا معنی اس سے غائب نہیں ہوتا[1] العرم وہ بند[2] یہ ایک لال پانی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بند پر بھیجا وہ پھٹ کر گر گیا اور میدان میں گڑھا پڑ گیا، باغ دونوں طرف سے اونچے ہو گئے[3] پھر پانی غائب ہو گیا دونوں باغ سوکھ گئے، اور یہ لال پانی بند میں سے بہہ کر نہیں آیا تھا بلکہ اللہ کا عذاب تھا معلوم نہیں اللہ نے کہاں سے بھیجا، جہاں سے چاہا وہاں سے بھیجا[4] اور عمرو بن شرحبیل نے کہا[5] ارم کہتے ہیں بند کو یمن والوں کی زبان میں، دوسروں نے کہا عرم کا معنیٰ نالہ السابغات زرہیں مجاہد نے کہا یجازی کا معنے عذاب دیئے جاتے ہیں اعظکم بواحدۃ یعنے میں تم کو اللہ کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں[6] مثنیٰ دو دو کو فرادیٰ ایک ایک کو[7] التناوش آخرت سے پھر دنیا میں آنا جو ممکن نہیں ما یشتھون ان کی خواہشات مال اولاد دنیا کی زیب و زینت۔ باشیاعھم اُن کے جوڑ والے دوسرے کافر، ابن عباسؓ نے کہا کالجواب جیسے کنڈے (پانی کے گڑھے) جیسے جوبہ کہتے ہیں حوض کو[10] خمط پیلو کا درخت (جس کی مسواک بناتے ہیں)، اثل جھاؤ کا درخت العرم سخت زور کی۔

باب حتیٰ اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر کی تفسیر

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا آنحضرت

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، [2] کرا جو پانی روکنے کے لیے بلقیس نے بنایا تھا، [3] ان کے دونوں جانب عمیق نالے بن گئے یا باغ باغ نہ رہے بلکہ بہہ بہا کر صاف ہو گئے [4] یہ بھی مجاہد کی تفسیر ہے اس کو فریابی نے وصل کیا، [5] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا، [6] یہ بھی ایک قرأت ہے، وہل یجازی الا الکفور قرأت نُجَازِیْ ہے، [7] اس کو فریابی نے مجاہد سے وصل کیا، [8] کیونکہ جب بہت ہجوم ہوتا ہے، تو دل پریشان ہوتا ہے ایک ایک دو دو آدمی کھڑے ہو کر سوچیں تو خوب سمجھ لیں گے سچی بات کیا ہے، [9] یہ روایت اوپر احادیث الانبیاء میں گزر چکی ہے، [10] امام بخاری کا یہ مطلب نہیں کہ جواب اور جوبہ کا مادہ ایک ہے کیونکہ جوابی جابیہ کی جمع ہے اس کا عین کلمہ بے ہے اور جوبہ کا عین کلمہ واو ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ يُلْقِيْهَا الْاٰخَرُ اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهٗ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سَمِعَ مِنَ السَّمَآءِ،

بَابُ ٣٤٢ قَوْلِهٖ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آسمان پر اللہ تعالیٰ کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اُس کا ارشاد سُن کر عاجزی سے پھڑپھڑانے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے ایک صاف پتھر پر زنجیر چلاؤ فرشتے سمجھتے ہیں قیامت آگئی جب ان کی گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو[1] پوچھتے ہیں پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا وہ کہتے ہیں بجا ارشاد ہوا اور وہ اونچا ہے (عالی مکان عالیشان) بڑا[2] اب بات چرانے والے شیطان جو تلے اوپر رہ کر وہاں جاتے ہیں ایک سے ایک سن کر اُس بات کو اڑا لیتے ہیں سفیان نے اپنی ہتھیلی کو موڑ کر انگلیاں الگ الگ کر کے بتلایا کہ اس طرح شیطان ایک کے ایک اوپر رہتے ہیں اوپر والا شیطان نیچے والے کو وہ اپنے نیچے والے کو سناتا ہے۔ اسی طرح جادوگر یا کاہن تک وہ بات آ پہنچتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتے جو آگ کا کوڑا مارتے ہیں وہ شیطان پر بات چرانے سے پہلے پڑ جاتا ہے[3] کبھی کوڑا پڑنے سے پیشتر وہ اپنے تلے والے شیطان کو بات سنا چکتا ہے[4]۔ غرض یہ جادوگر یا کاہن کیا کرتا ہے ایک بات میں سو جھوٹ (اپنی طرف سے ملا کر) لوگوں سے بیان کرتا ہے لوگ (اُسی ایک سچی بات کی وجہ سے) کہتے ہیں بھائی دیکھو اس کاہن نے ہم سے فلانے دن یہ کہا تھا فلانے دن یہ فلانے دن یہ[5] وہ جو ایک بات سچی نکلتی ہے جو آسمان سے اُڑا لی گئی تھی اس کی وجہ سے لوگ اس پر اعتماد کرنے لگتے ہیں[6]

باب قولہ ان ھو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید کی تفسیر

---

[1] نزدیک والے فرشتوں سے، [2] پھر اس ارشاد کو بیان کرتے ہیں، [3] وہ جل بھن کر خاک ہو جاتا ہے، [4] اس کے بعد مارا جاتا ہے، [5] سب باتیں جھوٹ ہوتی ہیں،

[6] ایسے کاہن بھی شاید آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوں گے ہمارے زمانہ کے نجومی اور پنڈتوں کی تو سو باتوں میں ایک بات بھی سچی نہیں نکلتی اور پھر تعجب ہے کہ بیوقوف لوگ ان پر اعتماد رکھتے ہیں خصوصاً ایشیا کے نواب اور امیر اور بادشاہ یہ بیوقوف ان نجومیوں کی باتوں پر یقین کر کے دین اور دنیا دونوں برباد کرتے ہیں خسر الدنیا والاخرۃ اللہ تعالیٰ نے بڑی نعمت آدمی کو عقل دی ہے انسان عقل کی وجہ سے غور کر کے بہت سی آئندہ ہونیوالی باتیں خود سمجھ لیتا ہے اور وقوع سے پہلے واقعہ کا بندوبست کرتا ہے یہ بیوقوف بادشاہ اور امیر کیا کرتے ہیں نجومیوں پر اعتماد رکھ کر تدبیر سے غافل رہتے ہیں ایک ہی ایکا دشمن سر پر آ کر سارا مال اور ملک چھین لیتا ہے اب نجومیوں کو کوسا کرو اور کیا ہو سکتا ہے،،

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن خازم نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور فرمانے لگے (یا صباحاہ) ارے لوگو دوڑ دیہ سن کر قریش کے لوگ جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے کہو ہے کیا آپ نے فرمایا تبلاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ ایک دشمن صبح یا شام کو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو تم میری بات سچ مانو گے انہوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا پھر تو میں تم کو سخت عذاب آنے سے پیشتر اس سے ڈراتا ہوں (یعنی دوزخ کے عذاب سے ڈر یہ سن کر (مردود) ابو لہب کہنے لگا ارے تو تباہ ہو ہم کو اسی بات کے لیے جمع کیا (ناحق تکلیف دی) تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری ابو لہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوئے، اخیر تک [1]

تَمَّ الْجُزْءُ التَّاسِعَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ کے فضل سے اُنیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب بیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

بیسواں پارہ

سُورَةُ الْمَلٰئِكَةِ

سورہ ملائکہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْقِطْمِيْرُ لِفَافَةُ النَّوَاةِ مُثْقَلَةٌ مُثْقَلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهٗ اَلْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيْبُ اَشَدُّ سَوَادٍ اَلْغِرْبِيْبُ الشَّدِيْدُ السَّوَادِ

مجاہد نے کہا قطمیر گٹھلی کا چھلکہ مثقلۃ بھاری بوجھ لدا ہوا اوروں نے کہا حرور، دن کی گرمی جب سورج نکلا ہوا اور ابن عباسؓ نے کہا حرور، رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی غرابیب غربیب کی جمع ہے یعنی بہت کالے رکالے بھجنگ۔

سُورَةُ يٰسٓ

سوہ لیٰسٓ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَعَزَّزْنَا شَدَّدْنَا يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ اسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَيْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَيَجْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ مِّثْلِهٖ مِنَ الْاَنْعَامِ فَكِهُوْنَ

مجاہد نے کہا فعززنا ہم نے زور دیا یا حسرۃ علی العباد یعنی قیامت کے دن کافر اس پر افسوس کریں گے (یا فرشتے افسوس کریں گے) کہ انہوں نے دنیا میں پیغمبروں پر ٹھٹھا مارا ان تدرک القمر کا مطلب یہ ہے کہ سورج چاند کی روشنی نہیں چھپاتا اور چاند سورج کی ولا اللیل سابق النہار کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے جلدی جلدی رواں ہیں[ع] نسلخ رات میں سے دن نکال لیتے ہیں[۳] اور دونوں چل رہے ہیں وخلقنا لہم من مثلہ میں مثلہ سے چوپایہ مراد ہیں[۴] فکہون خوش خرم

---

[۱] اس کو زبابی نے وصل کیا، [۲] اس کو بھی فریابی نے وصل کیا، [۳] اصل میں سلخ کہتے ہیں کھال نکالنے کو گویا رات کو بکری قرار دیا اور دن نکلنا اس کی کھال اتارنا ٹھہرایا یہ ایک عمدہ استعارہ ہے، [۴] مجاہد نے کہا چوپائے جانور گویا خشکی کی کشتیاں ہیں ابن عباسؓ نے کہا من مثلہ سے کشتیاں مراد ہیں تفسیر وحیدی میں ہے، من مثلہ سے ریل مراد ہے وہ بھی کشتی کی طرح بخار کے زور سے چلتی ہے جیسے کشتی ہوا کے زور سے چلتی ہے اور چونکہ اگلے زمانہ میں ریل نہ تھی اس لیے اگلے لوگ یہ مطلب نہ سمجھ سکے انہوں نے چوپاؤں کو کشتی کی طرح قرار دیا۔ ع دن جاتے ہی رات آتی ہے رات جاتے ہی دن آتا ہے ۱۲ منہ

مُعْجَبُوْنَ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ الْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ يَنْسِلُوْنَ يَخْرُجُوْنَ مَرْقَدِنَا مَخْرَجِنَا أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ مَكَانَتِهِمْ وَمَكَانِهِمْ وَاحِدٌ،

رہا دل لگی کر رہے ہوں گے، جند محضرون یعنی حساب کے وقت حاضر کئے جائیں گے[1] اور عکرمہ سے منقول ہے مشحون کا معنی بوجھل (بھری ہوئی) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا طائرکم یعنی تمہاری مصیبتیں (یا تمہارا نصیبہ)[2] ینسلون نکل پڑیں گے موقدنا ہمارے نکلنے کی جگہ سے (خواب گاہ یعنی قبر سے) احصیناہ ہم نے اس کو محفوظ کر لیا ہے، مکانتہم اور مکانہم دونوں کا ایک معنی ہے یعنی اپنے ٹھکانوں میں (گھروں میں)

بَابٌ ۳۴۵ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

باب والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر العزیز العلیم کی تفسیر

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِيْ أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ،

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد (یزید) سے انہوں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں سورج ڈوبتے وقت مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا ابوذر تجھ کو معلوم ہے سورج کہاں جا کر ڈوبتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا سورج چلتے چلتے جا کر عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے اور اس آیت والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر العزیز العلیم کا یہی مطلب ہے۔

---

[1] اس کو طبری نے وصل کیا۔ [2] ابن کثیر اور قسطلانی وغیرہ نے کہا کہ عرش کروی نہیں ہے جیسے اہل ہیات سمجھتے ہیں بلکہ وہ ایک قبہ ہے اس میں پائے ہیں جس کو فرشتے تھامے ہوئے ہیں تو عرش آدمیوں کے سر کی جانب اوپر کی طرف ہے وہ پھر دن کو سورج عرش کے بہت قریب ہوتا ہے اور آدھی رات کے وقت آسمان پر اپنے مقام میں عرش سے بہت بعید ہوتا ہے اسی وقت سجدہ کرتا ہے اور اس کو مشرق کی طرف جانے کی وہاں سے نکلنے کی اجازت ملتی ہے سجدے سے اس کی عاجزی اور انقیاد مراد ہے۔ میں کہتا ہوں یہ اس کی تقریر ہیں جب زمین کا کروی ہونا اور زمین کی ہر طرف آبادی ہونا اس کا علم اچھی طرح لوگوں کو نہ تھا اب یہ بات بالکل تجربہ اور مشاہدے سے ثابت ہو گئی ہے کہ زمین کروی ہے، لیکن اس میں حکیموں کا اختلاف ہے، کہ زمین آفتاب کے گرد گھوم رہی ہے، یا آفتاب زمین کے گرد گھوم رہا ہے حال کے حکیموں نے پہلا قول اختیار کیا ہے اور حدیث سے دوسرے قول کی تائید ہوتی ہے اب جب عرش سب جانب زمین کے اوپر ہو تو اس کا بھی کروی ہونا ضرور ہے اور باعتبار اختلاف آفاق کے ہر آن میں کہیں نہ کہیں طلوع ہو رہا ہے کہیں نہ کہیں غروب اس صورت میں حدیث میں اشکال پیدا ہوگا اور اس کا جواب یہ ہے، کہ سجدے سے انقیاد اور خضوع مراد ہے تو وہ ہر وقت عرش کے تلے گویا سجدے میں ہے، اور پروردگار سے آگے بڑھنے کی اجازت مانگ رہا ہے قیامت کے قریب یہ اجازت اس کو نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ جدھر سے آیا ہے لوٹ جا تو وہ پھر مغرب سے نمودار ہوگا واللہ اعلم آمنا باللہ وبما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ [3] تاکہ اپنے پوجنے والوں کی نگاہ میں ذلیل ہوں ۱۲ منہ

۷۸۴ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوذرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والشمس تجری لمستقر لہا اس آیت کو آپؐ نے فرمایا اس کا مستقر ٹھہرنے کا مقام عرش کے تلے ہے۔

سُورَةُ وَالصَّافَّاتِ

سورۂ والصافات کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يُرْمَوْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ لَازِبٌ لَازِمٌ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ غَوْلٌ وَجَعُ بَطْنٍ يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ قَرِينٌ شَيْطَانٌ يُهْرَعُونَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ يَزِفُّونَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّونَ الْمَلَائِكَةُ صِرَاطِ الْجَحِيمِ سَوَاءِ الْجَحِيمِ وَوَسَطِ الْجَحِيمِ لَشَوْبًا يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ مَدْحُورًا مَطْرُودًا بَيْضٌ مَكْنُونٌ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ يُذْكَرُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا مجاہد نے کہا سورۂ سبا میں جو ہے ویقذفون بالغیب من مکان بعید اس کا مطلب یہ ہے کہ دور ہی سے غیب کے گولے لگاتے ہیں[1] اور[2] ویقذفون من کل جانب اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں پر ہر طرف سے مار پڑتی ہے[3]۔ ولہم عذاب واصب یعنی ہمیشہ کا عذاب دیا سخت عذاب، تاتوننا عن الیمین کا مطلب یہ ہے کہ کافر شیطانوں سے کہیں گے تم حق بات کی طرف سے ہمارے پاس آتے تھے[4] غول پیٹ کا درد یا سر کا درد، ولاھم ینزفون ان کی عقل میں فتور نہیں آئیگا قرین شیطان یھرعون ڈرائے جاتے ہیں یزفون نزدیک نزدیک پاؤں رکھ کر دوڑ رہے ہیں وبین الجنۃ نسبا قریش کے کافر فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور انکی مائیں سردار جنوں کی بیٹیوں (پریوں) کو قرار دیتے تھے ولقد علمت الجنۃ انھم لمحضرون یعنی جنوں کو معلوم ہے کہ ان کو قیامت کے دن حساب کے لیے حاضر ہونا پڑیگا اور ابن عباس نے کہا انا لنحن الصافون یہ فرشتوں کا قول ہے[5] صراط الجحیم سواء الجحیم وسط الجحیم سب کے ایک معنے ہیں لشوبا من حمیم یعنے ان کے کھانے میں گرم کھولتے پانی کی ملونی کی جائیگی مدحورا دتکارا ہوا بیض مکنون ڈھنپے ہوئے موتی وترکنا علیہ فی الاخرین اس ذکر خیر پچھلے لوگوں

---

[1] پیغمبر کو کبھی شاعر بناتے ہیں کبھی ساحر کبھی کاہن، [2] سورہ والصافات میں، [3] آتشیں کوڑے برسائے جاتے ہیں، [4] یعنے حق بات میں شبہ ڈال دیتے ہیں، [5] اس کو ابن جریر نے وصل کیا۔

بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُونَ يَسْخَرُونَ بَعْلًا رَبًّا اَلْاَسْبَابُ السَّمَآءُ،

بَابُ ۳۴۶ قَوْلِهٖ وَاِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنِ ابْنِ مَتّٰى،

۷۸۶۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ،

سُورَةُ صٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي صٓ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا

۷۸۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ

میں باقی رکھا یستسخرون ٹھٹھا کرتے ہیں بعلا بعل رب کو کہتے ہیں (یمن والوں کی لغت ہے) اسباب آسمان۔

باب وان یونس لمن المرسلین کی تفسیر

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائلؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو یوں کہنا نہیں چاہیے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں [۱]

مجھ سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے جو بنی عامر بن لوی قبیلے کا تھا انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جو کوئی کہے میں یونس بن متی (پیغمبر) سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔

سورۂ صٓ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عوام بن حوشب سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے پوچھا سورہ صٓ میں سجدہ ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ سے بھی یہ پوچھا گیا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے [۲] اولٓئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ [۳] اور ابن عباسؓ بھی اس سورۃ میں سجدہ کرتے

مجھ سے محمد بن عبداللہ ذہلی (یا مخزومی) نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا انہوں نے عوام بن حوشب سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سورۂ ص کے سجدے کو پوچھا

[۱] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے، [۲] سورہ انعام کی اس آیت میں، [۳] ہمارے پیغمبر صاحب کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم دیا تو چونکہ داؤد پیغمبر علیہ السلام نے اس موقع پر سجدہ کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ کیا، ۱۲ منہ

عن فقال سالت ابن عباس من این سجدت
فقال او ما تقرأ ومن ذریتہ داود و
سلیمان اولئک الذین ھدی اللہ
فبھداھم اقتدہ فکان داود ممن امر
نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتدی
بہ فسجدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم عجاب عجیب القط الصحیفۃ ھو
ھھنا صحیفۃ الحسنات وقال مجاھد
فی عزۃ معازین الملۃ الاخرۃ ملۃ قریش
الاختلاق الکذب الاسباب طرق السماء
فی ابوابھا جند ما ھنالک مھزوم یعنی
قریشا اولئک الاحزاب القرون
الماضیۃ فواق رجوع قطنا عذابنا
اتخذناھم سخریا احطنا بھم اتراب
امثال وقال ابن عباس الاید القوۃ فی
العبادۃ الابصار البصر فی امر اللہ حب
الخیر عن ذکر ربی من ذکر طفق مسحا
یمسح اعراف الخیل وعراقیبھا
الاصفاد الوثاق،

باب ۳۴۷ قولہ ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد
من بعدی انک انت الوھاب،

۷۸۹ - حدثنا اسحٰق بن ابراھیم حدثنا
روح و محمد بن جعفر عن شعبۃ عن

انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا تم نے اس سورت
میں جو سجدہ کیا اس کی دلیل کیا ہے انہوں نے کہا تو نے سورۂ
انعام کی یہ آیت نہیں پڑھی ومن ذریتہ داؤد وسلیمن
اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ تو داؤد
بھی ان پیغمبروں میں ہیں جن کی پیروی کرنے کا ہمارے
پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا اس لیے آپ نے اس
سورت میں سجدہ کیا (حضرت داؤد کی متابعت سے) عجاب کا معنی
عجیب القط قط کہتے ہیں کاغذ کے ٹکڑے (پرچے) کو یہاں نیکیوں کا
پرچہ مراد ہے (یا حساب کا پرچہ) اور مجاہد نے کہا[1] فی عزۃ کا معنی یہ ہے
کہ وہ شرارت سرکشی کرنے والے ہیں الملۃ الاخرۃ سے قریش کا دین
مراد ہے (یا نصرانیت) الاختلاق جھوٹ الاسباب آسمان کے رستے دروازوں
میں جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب سے قریش کے لوگ مراد ہیں[2]
اولئک الاحزاب سے اگلی امتیں مراد ہیں (جن پر اللہ کا عذاب اترا) فواق کا
معنی پھرنا عجل لنا قطنا میں قط سے عذاب مراد ہے اتخذناھم
سخریا ہم نے ان کو ٹھٹھے میں گھیر لیا تھا[3] اتراب جوڑ والے اور ابن
عباسؓ نے کہا[4] اید کا معنی عبادت کی قوت الابصار یعنی اللہ کے
کاموں کو غور سے دیکھنے والے حب الخیر عن ذکر ربی میں عن من کے
معنی میں ہے طفق مسحا گھوڑوں کے پاؤں اور ایال پر (محبت سے) ہاتھ
پھیرنا شروع کیا (یا تلوار سے ان کو کاٹنے لگے) الاصفاد زنجیریں۔

باب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی
انک انت الوھاب کی تفسیر

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن
عبادہ اور محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، [2] یہ لوگ عنقریب مکہ ہی میں شکست پائیں گے، [3] یا ہم نے غلطی کی وہ دوزخ میں ہیں لیکن ہم کو دکھ نہیں پڑتے، [4] اس کو طبری نے وصل کیا،

مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا،

محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گذشتہ رات کو ایک ہنگا جن میری نماز توڑنے کو مجھ سے بھڑ گیا آپ نے بھی فرمایا بھڑ گیا یا ایسا ہی کچھ کلمہ کہا خیر اللہ تعالیٰ نے اُس کو میرے قابو کر دیا اور میں نے چاہا اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں صبح کو تم سب اُس کو دیکھو پھر مجھ کو بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آئی پروردگار مجھ کو ایسی حکومت عنایت فرما جو میرے بعد کسی کو سازگار نہ ہو روح راوی نے کہا پھر آنحضرتؐ نے ذلت کے ساتھ اس کو بھگا دیا۔

بَابٌ ۳۴۸ قَوْلِهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

باب وما انا من المتکلفین کی تفسیر

۷۹۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَبْطَئُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ حَتَّى جَعَلَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے انہوں نے کہا لوگو تم کو لازم ہے جو کوئی کسی بات کو جانتا ہو تو اُس کو بیان کرے اگر نہ جانتا ہو تو یوں کہے کہ اللہ جانتا ہے یہ کہنا کہ اللہ جانتا ہے کمال علم کی دلیل ہے [۱] اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہہ دے میں اس وعظ نصیحت پر تم سے کوئی نیگ نہیں مانگتا نہ میں دل سے بات بنانے والوں میں ہوں اب میں تم کو دخان کا حال سناتا ہوں [۲] ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے اسلام لانے میں دیر کی (مخالفت پر مستعد ہوئے) تو آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان پر حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے سات سالوں کی طرح سات سالوں کا قحط بھیج کر میری مدد کر آخر ان پر قحط آن پہنچا ہر چیز اُس قحط نے کھپا دی مردار

[۱] اور اٹکل پچو اپنے دل سے باتیں بنانا ہمہ دانی کا دعویٰ کرنا جہالت اور نادانی ہے [۲] جس کا ذکر اس آیت میں ہے یوم یاتی السماء بدخان مبین۔

الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الْجُهْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۔

اور کھالیں تک کھا گئے آدمیوں کی یہ نوبت پہنچی ان میں کوئی کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو مارے بھوک کے ایک دھواں سا دکھلائی دیتا اس آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم کا یہی مطلب ہے پھر قریش نے دعا کی کہنے لگے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون اللہ تعالےٰ نے فرمایا انی لھم الذکری وقد جاءھم رسول مبین ثم تولوا عنہ وقالوا معلم مجنون انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون بھلا کہیں قیامت کا عذاب بھی (کافروں پر سے) موقوف ہوگا غیر اللہ کا عذاب (قحط) موقوف ہوا تو پھر کفر پر قائم رہے آخر بدر کے دن اللہ نے ان کو سزا دی یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون سے بدر کی سزا مراد ہے۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

سورۂ زمر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا ذِي عِوَجٍ لَبْسٍ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ مَثَلٌ لِآلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلٰهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بِالْأَوْثَانِ خَوَّلْنَا أَعْطَيْنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ مُتَشَاكِسُونَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

مجاہد نے کہا[1] افمن یتقی بوجھہ سے یہ مراد ہے کہ وہ منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹا جائیگا جیسے اس آیت میں فرمایا۔ افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی امنا یوم القیمہ ذی عوج[2] شبہے والا ورجلا سلما لرجل یہ ایک مثال ہے معبودان باطل اور خدائے برحق کی ویخوفونک بالذین من دونہ میں من دونہ سے بت مراد ہیں (یعنے اپنے ٹھاکروں سے تجھ کو ڈراتے ہیں) خولنا ہم نے دیا والذی جاء بالصدق سے قرآن اور وصدق بہ سے مسلمان مراد ہے جو قیامت کے دن پروردگار کے سامنے، آن کر عرض کریگا یہی قرآن ہے جو تو نے (دنیا میں) مجھ کو عنایت فرمایا تھا میں نے اس پر

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] تو غیر ذی عوج کا معنی ہوا جس میں شبہ نہیں ابن عباس رضؓ نے کہا غیر ذی عوج سے غیر مخلوق مراد ہے۔

الشَّكِسُ الْعَسِرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا اشْمَأَزَّتْ نَفَرَتْ بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْفَوْزِ حَافِّيْنَ أَطَافُوْا بِهِ مُطِيْفِيْنَ بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهِ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْاِشْتِبَاهِ وَلٰكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيْقِ،

عمل کیا متشا کسون شکس سے نکلا ہے شکس کہتے ہیں تکرار (بدمزاج) آدمی کو جو انصاف کی بات پسند نہ کرے اور سلم اور سالم (اور سلم بکسر سین) اچھے پورے آدمی کو اشمازت نفرت کرتے ہیں چڑتے ہیں بمفازتہم فوز سے نکلا ہے یعنے کامیابی حافین گرداگرد اس کے چاروں طرف متشابہًا اشتباہ سے نہیں نکلا ہے بلکہ تشابہ سے یعنی اُس کی ایک آیت دوسری آیت کی تصدیق اور تائید کرتی ہے

بَابُ ۳۴ قَوْلِهِ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ،

باب یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم کی تفسیر

۷۹۱۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلٰى إِنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَأَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوْا فَأَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَنَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ،

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہ یعلی بن مسلم نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے خبر دی کچھ مشرکوں نے بہت خون کئے تھے زنا بھی بہت کی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے آپ جو فرماتے ہیں جس دین کی طرف بلاتے ہیں وہ اچھا ہے اگر ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ جو گناہ ہم کر چکے ہیں وہ (اسلام لانے سے) معاف ہو جائیں گے اُس وقت (سورۂ فرقان کی) یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الٰہًا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون اور (سورۂ زمر کی) یہ آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا علٰی انفسہم لا تقنطوا من رحمة اللہ اتری۔

بَابُ ۳۵ قَوْلِهِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ

باب وما قدروا اللہ حق قدرہ کی تفسیر

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلٰى

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّ الشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلَآئِقِ عَلٰی اِصْبَعٍ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ تَصْدِیْقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

انہوں نے کہا یہودیوں کا ایک عالم (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا محمد ہم (اپنی کتابوں میں یہ لکھا) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھائے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں[1] یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے اُس عالم کے کلام کی تصدیق کی پھر یہ آیت پڑھی (وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعًا قبضتہ یوم القیمۃ والسموٰت مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون)[2]

بَابُ ۳۵۱ قَوْلِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ

باب والارض جمیعًا قبضتہ یوم القیمۃ والسموٰت مطویات بیمینہ کی تفسیر

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبد الرحمٰن ابن خالد بن مسافر نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ سے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

[1] سچا بادشاہ دوسرے جھوٹ موٹ کے بادشاہ کہلاتے تھے۔ [2] اس حدیث سے پروردگار کیلئے انگلیاں ثابت ہوتی ہے آنحضرتؐ نے اس یہودی کی تصدیق کی اور یہ امر محال ہے کہ آنحضرتؐ باطل کی تصدیق کریں اب بعضے لوگوں کا یہ کہنا کہ تصدیقا لہ راوی کا گمان ہے جو اس نے اپنے گمان سے کہہ دیا حالانکہ آنحضرت تصدیق کی راہ سے نہیں ہنسے تھے بلکہ اس یہودی کی بات کو غلط جان کر کیونکہ یہود مشبہہ اور مجسمہ تھے وہ اللہ کے لیے انگلیاں وغیرہ ثابت کرتے تھے صحیح نہیں کس لیے کہ فضیل بن عیاض نے جو منصور سے روایت کی اس میں بھی یہ ہے تعجبا مما قال الحبر و تصدیقا لہ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے ما من قلب الا وہو بین اصبعین من اصابع الرحمٰن اور ابن عباسؓ کی صحیح حدیث میں ہے اتانی اللیلۃ ربی فی احسن صورۃ فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردا انا ملہ بین ثدیی انامل انگلیوں کے پوریں غرض انگلیوں کا اثبات پروردگار کے لیے ایسا ہی ہے جیسے وجہ اور یدین اور قدم اور رجل اور جنب وغیرہ کا اور اہل حدیث کا عقیدہ ان کی نسبت یہ ہے کہ سب اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں لیکن ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے اور متکلمین ان چیزوں کی تاویل کرتے ہیں قدرت وغیرہ سے میں کہتا ہوں محمد بن صلت راوی نے اس حدیث کے روایت کرتے وقت اپنی چھنگلیا کی طرف اشارہ کیا پھر پاس والی انگلی کی طرف پھر اُس کے پاس والی کی طرف یہاں تک کہ انگوٹھے تک پہنچے اور اس سے اہل تاویل کا مذہب رد ہوتا ہے، رحمہ اللہ تعالےٰ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوَاتِ بِيَمِينِهٖ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ،

فرماتے تھے اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب دوسرے (دنیا کے) بادشاہ کہاں ہیں۔

بَابُ ۳۵۲ قَوْلِهٖ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ،

باب ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوات و من فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون کی تفسیر

۷۹۴۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَذٰلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ،

مجھ سے حسن (بن شجاع بلخی) نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے کہا ہم کو عبد الرحیم بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آخری (یعنے دوسرے) صور کے بعد سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (ہوش میں آؤنگا) تو کیا دیکھوں گا موسیٰؑ عرش تھامے لٹک رہے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ پہلے صور پر بیہوش ہی نہ ہوں گے یا دوسرے صور پر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے،

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ وَيَبْلٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دونوں صوروں میں چالیس کا فاصلہ ہوگا لوگوں نے کہا ابو ہریرہ چالیس دن کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا پھر انہوں نے کہا چالیس برس کا ابو ہریرہؓ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا انہوں نے کہا چالیس مہینے کا ابو ہریرہؓ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا[1] اور آنحضرت نے فرمایا آدمی کا سارا بدن گھل جاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کا سرا (راٹی کے

[1] اس روایت میں یوں ہی ہے لیکن ابن مردویہ کی روایت میں چالیس برس مذکور ہیں ابن عباس رضؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے جامع ابن وہب میں ہے کہ چالیس جمعوں کا لیکن اس کی سند منقطع ہے حلیمی نے کہا اکثر روایتیں اس پر متفق ہیں کہ دونوں صوروں میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عَجْبُ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ

دانہ برابر ہے اسی (قیامت کے دن) آدمی کا ڈھانچا کھڑا کیا جائے گا[1]

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ

سورۂ مؤمن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ اَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ اَبِي اَوْفَى الْعَبْسِيِّ

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَا حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

الطَّوْلُ التَّفَضُّلُ دَاخِرِيْنَ خَاضِعِيْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِلَى النَّجَاةِ الْاِيْمَانِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ تَمْرَحُوْنَ تَبْطَرُوْنَ وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ قَالَ وَاَنَا اَقْدِرُ اَنْ اُقَنِّطَ النَّاسَ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِعِبَادِي الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ

مجاہد نے کہا حٰم کا معنے اللہ ہی کو معلوم ہے جیسے دوسری سورتوں میں جو حروف مقطعہ شروع میں آئے ہیں ان کا[2] بعضوں نے کہا حٰم (قرآن یا سورت کا) نام ہے جیسے شریح بن ابی اوفی اس شعر میں کہتا ہے

جب کہ نیزہ جنگ میں چلنے لگا
پڑھتا ہے حٰم پہلے پڑھنا تھا[3]

الطول احسان اور تفضل کرنا داخرین ذلیل خوار ہو کر مجاہد نے کہا ادعوکم الی النجاۃ میں نجات سے ایمان مراد ہے لیس لہ دعوۃ یعنی بت کسی کی دعا نہیں قبول کر سکتا یسجرون یعنی دوزخ کے ایندھن بنیں گے تمرحون اتراتے تھے اور علاء بن زیاد (تابعی زاہد مشہور) لوگوں کو دوزخ سے ڈرا رہے تھے ایک شخص نام نا معلوم کہنے لگا لوگوں کو (اللہ کی رحمت سے) ناامید کیوں کرتے ہو انہوں نے کہا میں لوگوں کو (اللہ کی رحمت سے) ناامید کر سکتا ہوں (میرا کیا مقدور ہے) اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا (گناہ کیا) اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو

[1] اس حدیث سے پیغمبروں کے بدن مستثنیٰ کیے گئے ہیں ان کے جسموں کو زمین نہیں کھاتی جیسے دوسری حدیث میں ہے گلنے سے یہ مراد ہے کہ صورت بدل کر مٹی خاک ہو جاتا ہے پر جو اس کے اجزا تھے وہ اللہ کے علم میں ہیں اور اللہ انہی اجزا کو اس ہڈی پر جوڑ کر آدمی کا ڈھانچا قیامت کے دن کھڑا کر دیگا یا ان اجزا کی طرح دوسرے اجزا شریک کئے جائیں بہرحال جس طرح سے مرا تھا اسی طرح پر قیامت میں زندہ ہوگا۔ [2] تو یہ اسرار اللہ ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا ہر کتاب کا ایک سر (بھید) ہوتا ہے قرآن کے سر اوائل سور ہیں بعضوں نے ان کی تشریح کی ہے لیکن سب اپنے قیاس اور رائے سے جس پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ [3] یعنی لڑائی شروع ہونے سے پہلے پڑھتا تو فائدہ ہوتا اس کی جان بچ جاتی ہوا یہ کہ شریح جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی طرف تھے اور محمد بن طلحہ اپنے والد طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے لشکر میں تھے ایک سیاہ عمامہ باندھے ہوئے حضرت علی نے اپنے لشکر والوں سے فرمایا اس کالے عمامہ والے کو مت مارو یہ اپنے باپ کی خاطر سے ان کے ساتھ چلا آیا ہے خیر اسی گفتگو میں شریح اور محمد بن طلحہ کا مقابلہ ہو گیا جب بھالا دونوں طرف سے چلنے لگا تو محمد نے حٰم عسق پڑھی یا حٰم عسق میں جو یہ آیت ہے قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی بعضوں نے کہا اس دن حضرت علیؓ کے لشکر والوں کا شعار حٰم تھا تو محمد نے حٰم کہہ کر یہ بتلایا کہ میں بھی حضرت علی کا طرف دار ہوں بعضوں نے کہا سورۂ مومن کی یہ آیت پڑھی اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ سے یہی مراد ہے لیکن شریح نے محمد بن طلحہ کو مار ڈالا اور یہ شعر پڑھی یعنی جنگ ہو جانے کے بعد پھر حٰم پڑھنے سے کیا فائدہ جنگ میں آنے سے پیشتر پڑھتا تو البتہ مفید ہوتا اس کو فریابی نے وصل کیا۔

هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِي أَعْمَالِكُمْ وَإِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ،

اس کے ساتھ پروردگار یوں بھی فرماتا ہے کہ گناہ کرنیوالے دوزخی ہیں مگر (میں سمجھ گیا) تمہارا مطلب یہ ہے کہ برے کام کرتے رہو اور بہشت کی خوشخبری تم کو ملتی جائے اللہ تعالیٰ نے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نیکوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور نافرمانوں کے لیے دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ وَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے محمد بن ابراہیم تیمی نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہا مجھ سے سب سے زیادہ سخت تکلیف بیان کر دو جو مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے صحن میں نماز پڑھ رہے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اس نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مونڈھا تھاما اور کپڑا آپ کی (مبارک) گردن میں لپیٹ کر آپ کا گلہ گھونٹا (مردود نے مار ڈالنا چاہا) اتفاق سے ابوبکر صدیق رضؓ آن پہنچے انہوں نے عقبہ کا مونڈھا تھاما اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے دھکیل دیا اور کہنے لگے تم اس شخص کو اس اس بات کے کہنے پہ مارے ڈالتے ہو کہ میرا مالک اللہ ہے [2] اور لطف یہ ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی کھلی نشانیاں بھی لے کر آیا ہے[3]

[1] وعدہ اور وعید دونوں ساتھ لگے ہوئے ہیں بلکہ زیادہ کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کا طریقہ وہی ہے جو میں کر رہا ہوں کبھی اُمید کی آیتیں حدیثیں سناتا ہوں اور بہشت کی خوشخبری دیتا ہوں اور کبھی دوزخ سے ڈراتا ہوں وعدہ اور وعید دونوں بیان کرنا چاہیے اگر کوئی واعظ صرف وعدہ ہی بیان کرتا رہے تو لوگوں کو گناہوں کی جرأت پیدا ہوگی فرائض اور واجبات اسلام کے ادا کرنے میں ان کو سستی پیدا ہو جائے گی اسی طرح اگر کوئی واعظ رات دن وعید ہی کا ذکر کرتا رہے تو لوگ ڈر کر آخر خدا کی رحمت سے ناامید ہو جائیں گے یہ دونوں طریقے بے اعتدالی کے ہیں ایمان میں خوف اور رجا، دونوں ضروری ہیں۔ [2] ارے لوگو یہ کیا شامت ہے [3] اس نے کوئی قصور نہیں کیا نہ ڈاکہ مارا شہ جب بھی نہیں مانتے الٹا اس شخص کو مار ڈالنا چاہتے ہو واہ واہ کیا انصاف۔ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ ۳۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا طَوْعًا
أَعْطِيَا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِيْنَ أَعْطَيْنَا وَقَالَ
الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ
عَبَّاسٍ إِنِّيْ أَجِدُ فِي الْقُرْاٰنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ
عَلَيَّ قَالَ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا
يَتَسَاءَلُوْنَ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَتَسَاءَلُوْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا رَبَّنَا
مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ فَقَدْ كَتَمُوْا فِيْ هٰذِهِ
الْاٰيَةِ وَقَالَ أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا إِلٰى قَوْلِهٖ
دَحَاهَا فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ
الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ
خَلَقَ الْأَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ إِلٰى طَائِعِيْنَ
فَذَكَرَ فِيْ هٰذِهٖ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ السَّمَاءِ
وَقَالَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا عَزِيْزًا حَكِيْمًا
سَمِيْعًا بَصِيْرًا فَكَأَنَّهٗ كَانَ ثُمَّ مَضٰى فَقَالَ
فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا
أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ
ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

سورۂ حم سجدہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
طاؤس نے عبداللہ بن عباس رضؓ سے نقل کیا ائتیا طوعا کا معنے
خوشی سے دو را طاعت قبول کردم اتینا طائعین ہم نے خوشی
سے دیا[1] اور منہال بن عمر اسدی نے سعید بن جبیر سے روایت کیا
ایک شخص[2] ابن عباس رضؓ سے کہنے لگا میں تو قرآن میں ایک کے ایک
خلاف چند باتیں پاتا ہوں (ابن عباس رضؓ نے کہا بیان کر) کہنے لگا
ایک آیت میں تو یوں ہے فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون
دوسری آیت میں یوں ہے واقبل بعضھم علی بعض یتساءلون ایک آیت میں ہے
ولا یکتمون اللہ حدیثا دوسری آیت میں ہے قیامت کے دن مشرکین کہیں
گے واللہ ماکنا مشرکین اس سے چھپانا نکلتا ہے ایک جگہ فرمایا ءانتم
اشد خلقا ام السماء بناھا اخیر آیت والارض بعد ذلک دحٰھا تک
اس سے یہ نکلتا ہے کہ آسمان زمین سے پہلے پیدا ہوا ہے پھر سورہ حم سجدہ میں
فرمایا ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین اخیر آیت طائعین تک
اس سے یہ نکلتا ہے کہ زمین آسمان سے پہلے پیدا ہوئی ہے اور فرمایا
وکان اللہ غفورا رحیما عزیزا حکیما سمیعا بصیرا اس کا معنے
تو یہ ہوتا ہے کہ اللہ ان صفات سے (زمانہ ماضی میں) موصوف تھا
اب نہیں ہے ابن عباس رضؓ نے اس کے جواب میں کہا یہ جو فرمایا
فلا انساب بینھم[3] یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پہلا صور پھونکا جائیگا
اور آسمان اور زمین والے سب بیہوش ہو جائیں گے اس وقت رشتہ
ناطا کچھ باقی نہ رہے گا نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے، دہشت کے مارے
نفسی نفسی ہو رہی ہوگی پھر یہ جو دوسری آیت میں ہے۔

---

[1] اس کو طبری اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا یعنی ابن عباس نے اپنی قرأت پر کیا ہے انہوں نے یوں پڑھا ہے آتیا طوعا او کرھا قالتا آتینا تو
آتیا سے نکلا ہے جس کے معنے دینے کے ہیں اور مشہور قرأت ائتیا اور اتینا ہے اتیان سے اس کے معنے آنے کے ہیں، [2] نافع بن ازرق جو اخیر
میں خارجی ہوگیا، [3] کوئی رشتے ناطے ان میں نہ رہیں گے،،،

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ وَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِيْنَ فَخُتِمَ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ اَيْدِيْهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تُعْرَفُ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيْثًا وَعِنْدَهٗ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْاٰيَةَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَآءَ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوَّاهُنَّ فِيْ يَوْمَيْنِ اٰخَرَيْنِ ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ وَدَحْوُهَا اَنْ اَخْرَجَ مِنْهَا الْمَآءَ وَالْمَرْعٰى وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْاٰكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ يَوْمَيْنِ اٰخَرَيْنِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ دَحَاهَا وَقَوْلُهٗ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَجُعِلَتِ الْاَرْضُ وَمَا فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ فِيْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمٰوٰتُ فِيْ يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا سَمّٰى نَفْسَهٗ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ اَيْ لَمْ يَزَلْ

اقبل بعضھم علی بعض یتساءلون[۱] یہ دوسری صور پھونکنے کے بعد ہے اب یہ مشرکین کا قول نقل کیا واللہ ماکنا مشرکین اور دوسری جگہ فرمایا ولا یکتمون اللہ حدیثا تو ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اخلاص والوں کے گناہ بخشدے گا اور مشرکین آپس میں یہ صلاح کریں گے چلو ہم بھی جاکر یہ کہیں ہم دنیا میں مشرک نہ تھے[۳] پھر اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگادے گا اور ان کے ہاتھ (پاؤں) بولنا شروع کریں گے[۴] اس وقت ان کو معلوم ہوجائے گا کہ اللہ سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی اور اسی وقت کافر یہ آرزو کریں گے کاش وہ (دنیا میں) مسلمان ہوتے اب یہ جو فرمایا کہ زمین کو دو دن میں پیدا کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کو پھیلایا نہیں پھر آسمان کو پیدا کیا اور دو دن میں ان کو برابر کیا (انکے طبقے مرتب کیے) اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ اس میں سے پانی نکالا گھانس چارہ پیدا کیا پہاڑ (جانور، اونٹ وغیرہ) ٹیلے (ٹبے) جو جو ان کے بیچ میں ہے پیدا کیے یہ سب دو دن میں کیا دحاھا کا یہ مطلب ہے تو زمین دو دن میں بنائی جیسے فرمایا خلق الارض فی یومین[۵] تو زمین مع اپنی سب چیزوں کے چار دن میں بنی اور آسمان دو دن میں بنے اب رہا یہ فرمانا وکان اللہ غفورا رحیما یہاں کان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ میں یہ صفات ازل سے ہیں اور

[۱] ترجمہ ایک دوسرے کے سامنے آکر پوچھ پاچھ کریں گے ، [۲] یعنی میدان حشر میں جب سب دوبارہ زندہ ہوں گے اور کسی قدر ہوش ٹھکانے آئے گا ، [۳] اور شرک سے بچ کر مزے سے بہشت میں چل دیں ، [۴] شرک اور گناہوں کا اقرار کریں گے ، [۵] سورہ حٰم سجدہ میں ، [۶] مرناس کھادہ پیدا کر دیا ، [۷] اور زمین کی یہ چیزیں دو دن میں ، [۸] اب یہ شبہ نہ رہا کہ ایک جگہ تو آسمان کی پیدائش زمین سے پہلے بیان فرمائی دوسری جگہ زمین کی پیدائش پہلے بیان کی مگر اب بھی یہ اعتراض باقی رہے گا کہ سورہ حٰم سجدہ میں یوں ہے وجعل فیھا رواسی من فوقھا وبارک فیھا وقدر فیھا اقواتھا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین ثم استوی الی السماء وھی دخان اس کا ظاہری مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ آسمانوں کی ترتیب اور ان کے سات طبقے بنانا یہ زمین کے دحو یعنی پھیلانے کے بعد ہے اور سورہ والنازعات سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کا دحو اس کے بعد ہے چنانچہ اس سورہ میں یوں فرماتا ہے ءانتم اشد خلقا ام السماء بناھا رفع سمکھا فسواھا واغطش لیلھا واخرج ضحٰھا والارض بعد ذلک دحٰھا اسی لیے بعضے مفسرین نے یوں کہا ہے کہ سورہ والنازعات میں بعد ذلک کا یہ مطلب ہے کہ اس کے علاوہ یہ کیا کہ زمین کو پھیلایا یا بعد ذلک سے بعدیت زمانی مراد نہیں ہے مع البیان میں ہے کہ یہ مقام مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ، [۹] وکان اللہ عزیزا حکیما وکان اللہ سمیعا بصیرا ،

كَذٰلِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا اِلَّا اَصَابَ بِهِ الَّذِيْ اَرَادَ فَلَا يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنُ فَاِنَّ كُلًّا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بِهٰذَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَمْنُوْنٍ مَحْسُوْبٍ اَقْوَاتَهَا اَرْزَاقَهَا فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا مِمَّا اَمَرَ بِهٖ نَحِسَاتٍ مَشَائِيْمَ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ قَرَنَّاهُمْ بِهِمْ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ اهْتَزَّتْ بِالنَّبَاتِ وَرَبَتْ اِرْتَفَعَتْ وَقَالَ غَيْرُهٗ مِنْ اَكْمَامِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ اَيْ بِعَمَلِيْ اَنَا مَحْقُوْقٌ بِهٰذَا سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ قَدَّرَهَا سَوَآءً فَهَدَيْنٰهُمْ دَلَلْنٰهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهٖ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ وَكَقَوْلِهٖ هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ وَالْهُدٰى الَّذِيْ هُوَ الْاِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ اَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ يُوْزَعُوْنَ

یہ اس کے نام ہیں[1] کیونکہ خداوند کریم جو چاہتا ہے وہ حاصل کر لیتا ہے[2]۔ اب تو قرآن میں کوئی اختلاف نہیں رہا اختلاف کیسے ہوگا قرآن اللہ کی طرف سے اترا ہے (اللہ کے کلام میں اختلاف نہیں ہو سکتا) امام بخاری نے کہا مجھ سے یوسف بن عدی نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے منہال سے[3] یہی روایت جو اوپر گزری مجاہد نے کہا ممنون کا معنی حساب ہے[4] اقواتها یعنی بارش کا اندازہ مقرر کیا (کہ ہر ملک میں کتنی بارش مناسب ہے) فی کل سماء امرھا یعنی جو حکم (اور انتظام کرنا تھا) وہ ہر آسمان کے متعلق (فرشتوں کو) بتلا دیا نحسات منحوس (نامبارک) وقیضنا لهم قرناء یعنی ہم نے کافروں کے ساتھ شیطانوں کو لگا دیا تتنزل علیهم الملئكة یعنی موت کے ان پر فرشتے اترتے ہیں اهتزت یعنی سبزے سے لہلہانے لگتی ہے وربت پھول جاتی ہے ابھر آتی ہے مجاہد کے سوا اوروں نے کہا من اکمامها یعنی جب پھل گابھوں سے نکلتے ہیں لیقولن هذا لی یہ میرا حق ہے میرے نیک کاموں کا بدلہ ہے سواء للسائلین سب مانگنے والوں کے لیے اس کو یکساں رکھا[5] فھدیناھم سے یہ مراد ہے کہ ہم نے ان کو اچھا برا دکھلا دیا بتلا دیا جیسے دوسری جگہ فرمایا وھدیناہ النجدین (یعنی سورہ بلد میں) اور (سورہ ہل اتی میں) انا ھدیناہ السبیل[6] لیکن ہدایت کا وہ معنی سید ہے اور سچے رستے پر لگا دینا وہ تو اصعاد یا اصعادم کے معنی میں ہے (سورہ انعام) اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ میں یہی معنے مراد ہے۔

[1] غفور رحیم عزیز حکیم سمیع بصیر۔ [2] تو گو ازل میں مخلوقات نہ تھی مگر اللہ جل جلالہ سب صفات کمال سے موصوف تھا اس لیے کہ جب چاہے اپنی صفات کا استعمال کر سکتا ہے حاصل یہ ہے کہ صفات قدیم ہیں گو ان کے تعلقات حادث ہوں جیسے سمع اللہ کا قدیم سے تھا مگر تعلق سمع کا اس وقت سے ہوا جب سے آوازیں پیدا ہوئیں اسی طرح پر صفات میں کہیں گے۔ [3] انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔ [4] تو غیر ممنون کا معنی بے حساب ہوگا اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [5] یعنی سب اس سے برابر فایدہ اٹھاتے ہیں یا سب اس سے یکساں عبرت لیتے ہیں۔ [6] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ہدایت کے دو معنے آتے ہیں۔ ایک تو صرف راہ دکھلا دینا بری اچھی بات بتلا دینا ان تینوں آیتوں میں ہدایت کا یہی معنی ہے دوسرے راہ پر لگا دینا اور وہاں تک پہنچا دینا اولئک الذین ھدی اللہ میں یہ معنے مراد ہے۔

يُكَفُّوْنَ مِنْ أَكْمَامِهَا قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ وَقَالَ غَيْرُهُ وَيُقَالُ لِلْعِنَبِ إِذَا خَرَجَ أَيْضًا كَافُوْرٌ وَكُفُرَّى وَلِيٌّ حَمِيْمٌ الْقَرِيْبُ مِنْ مَحِيْصٍ حَاصَ حَادَ مِرْيَةٍ وَمُرْيَةٍ وَاحِدٌ أَيْ امْتِرَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ الْوَعِيْدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوْهُ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ

باب ۳۵۳ قَوْلِهٖ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

۷۹۷ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ الْآيَةَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيْفٍ أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيْفٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِيْ بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتَرَوْنَ

یوزعون روکے جائیں گے من اکمامہا اکم کہتے ہیں گابھہ کے پوست (چھلکے) کو یہ ابن عباسؓ کا قول ہے، اوروں نے کہا انگور جب نکلے تو اس کو بھی کافور اور کفرٰی کہتے ہیں ولی حمیم نزدیک کے رہنے والا دوست من محیص محیص حاص نکلا ہے حاص کا معنے نکل نکل بھاگا الگ ہوگیا مریۃ بکسر میم اور مُریۃ بہ ضم میم (دونوں قراتیں ہیں) دونوں کا ایک معنیٰ ہے یعنے شک اور مجاہد نے کہا[1] اعملوا ما شئتم وعید ہے[2] ابن عباسؓ نے کہا[3] ادفع بالتی ھی احسن سے یہ مراد ہے کہ غصے کے وقت صبر کر اور برائی کو معاف کر دے جب لوگ ایسے اخلاق اختیار کریں گے تو اللہ ان کو ہر آفت سے بچائے رکھے گا اور ان کے دشمن بھی عاجز ہو کر ان کے دل سوز دوست بن جائیں گے،

باب وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم ولکن ظننتم ان اللہ لا یعلم کثیرا مما تعلمون کی تفسیر

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روح بن قاسم سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم الآیۃ اس طرح اتری کہ قریش کے دو آدمی[4] اور ان کی جورو کا ایک رشتہ دار جو ثقیف قبیلے کا تھا[5] یہ تینوں آدمی یا ثقیف کے دو شخص[6] اور ان کی جورو کا رشتہ دار جو قریش میں سے تھا یہ تینوں ایک گھر میں بیٹھے تھے[7] آپس میں کہنے لگے کیا تم یہ سمجھتے ہو

---

۱ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، ۲ اس سے ڈرانا منظور ہے جیسے کہتے ہیں اچھا خیر جو چاہو کرو، ۳ اس کو طبری نے وصل کیا، ۴ صفوان اور ربیعہ امیہ بن خلف کے بیٹے، ۵ عبد یالیل بن عمرو یا حبیب بن عمرو یا اخنس بن شریق، ۶ ایک کا نام اخنس دوسرے کا نام نامعلوم ہے، ۷ فیض الباری میں جو ختن کو خاص داماد قرار دیا ہے اس کی سند مجھ کو معلوم نہیں ہوئی عبدالرزاق کی روایت میں بغیر شک کے یوں مذکور ہے ایک ثقفی اور دو اس کی جورو کے رشتہ دار قرشی بیٹھے تھے اور مسلم کی روایت میں صرف تین شخصوں کا ذکر ہے کہ وہ بیٹھے تھے یہ تفصیل نہیں ہے کہ قریش کے تھے یا ثقیف کے،،

أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيْثَنَا قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ فَأُنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةَ

بَابُ ٣٥٤ قَوْلِهِ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْآيَةَ

٧٩٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْآيَةَ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ أَوِ ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰى مَنْصُوْرٍ وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ

بَابُ ٣٥٥ قَوْلِهِ فَإِنْ يَصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمُ الْآيَةَ

کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے کسی نے کہا کچھ سنتا ہے (جو ہم پکار کر کہیں) کسی نے کہا واہ واہ اگر کچھ سنتا ہے۔ تو پھر باتیں سنتا ہے۵ اس وقت یہ آیت اتری وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم اخیر آیت تک

باب وذلکم ظنکم الایۃ کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا بیت اللہ کے پاس دو قریش کے شخص اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے اور ایک قریش کا تینوں جمع ہوئے ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (خوب موٹے تازے) لیکن عقل کم تھی ان میں ایک بولا تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالےٰ ہماری باتیں سنتا ہے دوسرا بولا پکار کر بات کریں تو سنتا ہے اگر آہستہ بات کریں تو نہیں سنتا تیسرا کہنے لگا اگر وہ پکار کر بات کرنا سنتا ہے تو آہستہ سے جو بات کریں وہ بھی سُنے گا۶۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم اخیر آیت تک حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ ہم سے یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے (پہلے) وہ یوں کہتے تھے ہم سے منصور بن معتمر یا عبداللہ بن ابی نجیح یا حمید بن قیس نے بیان کیا پھر صرف منصور کا نام لینے لگے باقی دونوں کا نام لینا چھوڑ دیا کئی بار اسی طرح انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

باب فان یصبروا فالنار مثوی لھم اخیر تک کی تفسیر

---

۵ یعنی جب عرش پر رہ کر اس نے اتنی دور سے ہماری کچھ باتیں سن لیں تو معلوم ہوا وہ سب کچھ سنتا ہے ہم آہستہ چھپا کر بولیں یا پکار کر،

۶ یہ تیسرا شخص اُن تینوں میں ذرا سمجھ دار تھا کہتے ہیں یہ شخص اخنس بن شریق یا صفوان بن امیہ تھا جو بعد کو مسلمان ہو گئے تھے،

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهٖ،

سُوْرَةُ حٰمٓ عٓسٓقٓ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَقِيْمًا لَا تَلِدُ رُوْحًا مِّنْ أَمْرِنَا الْقُرْاٰنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا لَا خُصُوْمَةَ طَرْفٍ خَفِيٍّ ذَلِيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهٗ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِيْنَ فِي الْبَحْرِ شَرَعُوْا ابْتَدَعُوْا۔

بَابُ ۳۵۶ قَوْلِهٖ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِّنَ الْقَرَابَةِ،

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہی حدیث جو اوپر گزری

سورۂ حم عسق کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

ابن عباسؓ سے منقول ہے عقیماً کا معنی بانجھ جس کی اولاد نہ ہو[1] روحامن امرنا میں روح سے قرآن مراد ہے اور مجاہد نے کہا[2] یذرؤکم فیہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل پھیلاتا ہے لاحجۃ بیننا اب کچھ ہم میں جھگڑا نہیں رہا طرف خفی کمزوری کی نگاہ سے دبا دز دیدہ نظر سے، اور وں نے کہا فیظللن رواکد علی ظہرہ یعنی اپنے مقام پر (موج کے تھپیڑوں سے) ہلتی رہیں نہ آگے بڑھیں نہ پیچھے ہٹیں، شرعوا یا دین نکالا

باب الا المودۃ فی القربیٰ کی تفسیر

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے کہا میں نے طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے اُن سے کسی نے پوچھا الا المودۃ فی القربیٰ کا کیا مطلب ہے سعید بن جبیر نے جھٹ کہہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے ابن عباسؓ نے کہا تم جلد بازی کرتے ہو اصل بات یہ ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (کچھ نہ کچھ) قرابت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے پیغمبرؐ) سے فرمایا (تم کہہ دو) اگر اور کچھ نہیں کرتے (مسلمان نہیں ہوتے) تو یہ تو کرو میرا اور اپنی قرابت ہی کا لحاظ رکھو[3]

[1] اس کو ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا۔ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [3] کیونکہ یہ آیت مکی ہے اب ابن عباسؓ سے یہ روایت جو ابن ابی حاتم نے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربے سے فاطمہ علیہا السلام کی اولاد مراد ہے ضعیف ہے ابن کثیر نے کہا اس کا راوی حسین اشقر ہے جو شیعی حدیث بنانے والا ہے اور یہ آیت مکہ میں اتری اس وقت حضرت فاطمہؓ کی اولاد کہاں تھی کذا قال القسطلانی،

سُوْرَةُ حٰمٓ الزُّخْرُفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى أُمَّةٍ عَلٰى إِمَامٍ وَقِيْلَهٗ يَارَبِّ تَفْسِيْرُهٗ أَيَحْسَبُوْنَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيْلَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَوْلَا أَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَوْلَا أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوْتِ الْكُفَّارِ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ مِنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دَرَجٌ وَسُرُرَ فِضَّةٍ مُقْرِنِيْنَ مُطِيْقِيْنَ آسَفُوْنَا أَسْخَطُوْنَا يَعْشُ يَعْمٰى وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ أَيْ تُكَذِّبُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ ثُمَّ لَا نُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ وَمَضٰى مَثَلُ الْأَوَّلِيْنَ سُنَّةُ الْأَوَّلِيْنَ مُقْرِنِيْنَ يَعْنِي الْإِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ الْجَوَارِيْ جَعَلْتُمُوْهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُوْنَ لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ يَعْنُوْنَ الْأَوْثَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ الْأَوْثَانُ إِنَّهُمْ

سورۂ حٰم زخرف کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا علی امۃ کا معنے ایک امام پر دیا ایک ملت پر ایک دین پر[۱] وقیلہ یارب کا معنی یہ ہے کیا کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُن کی آہستہ بات اور ان کی کانا پھوسی اور ان کی گفتگو نہیں سنتے[۲] اور ابن عباس رضی نے کہا[۳] ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ کا یہ مطلب ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگوں کو کافر ہی بنا ڈالتا[۴] تو میں کافروں کے گھروں میں چاندی کی چھتیں اور چاندی کی سیڑھیاں کر دیتا معارج کے معنے سیڑھیاں تخت وغیرہ[۵] مقرنین زور والے[۶] اسفونا ہم کو غصہ دلایا یعش اندھا بن جائے[۷] مجاہد نے کہا[۸] افنضرب عنکم الذکر مطلب یہ ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو گے اور ہم تم پر عذاب نہیں اتارنے کے رتم کو ضرور عذاب ہوگا، ومضی مثل الاولین اگلوں کی کہانیاں قصے چل پڑے[۹] وماکنالہ مقرنین یعنی اونٹ گھوڑے خچر گدھوں پر ہمارا زور نہ چل سکتا ینشأ فی الحلیۃ سے بیٹیاں مراد ہیں یعنی تم نے بیٹی ذات کو اللہ کی اولاد ٹھہرایا واہ واہ کیا اچھا حکم لگاتے ہو لوشاء الرحمن ما عبدناھم میں ہم کی ضمیر بتوں کی طرف پھرتی ہے کیونکہ آگے فرمایا مالھم بذلک من علم یعنی بتوں کو جن کو یہ پوجتے ہیں کچھ علم ہی نہیں ہے

---

[۱] یہ تفسیر اس قرأت پر ہے جب وقیلہ بہ نصب لام پڑھا جائے تو یہ عطف ہوگا سرھم ونجواھم پر اور مشہور قرأت وقیلہ بہ کسرۂ لام ہے اس صورت میں یہ عطف ہوگا الساعۃ پر یعنی خدا تعالیٰ اس کی گفتگو بھی جانتا ہے، [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے اور طبری نے وصل کیا، [۳] یا اس صورت میں سب لوگ کافر ہی ہو جاتے، [۴] مطلب یہ ہے کہ دنیا کی دولت کو اللہ کا احسان نہ سمجھنا چاہیے کبھی جن لوگوں سے اللہ ناراض ہوتا ہے ان کو دنیا کی دولت بہت دیتا ہے دنیا ایک بے حقیقت چیز ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ دنیا میں سب کافر ہی کافر ہو جاتے یعنی جس صورت میں اللہ تعالیٰ سب کافروں کو مالدار کرتا تو لوگ دنیا کی طمع سے سب کے سب کفر اختیار کرتے اور یہ اللہ کو منظور نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کافروں کو اتنی دولت دیتا کہ ہر کافر کے گھر کے چھت زینے تخت وغیرہ سب چاندی کے ہوتے، [۵] یعنی اگر اللہ تعالیٰ ان جانوروں کو ہمارے بس میں نہ دیتا تو ہم کو اتنی طاقت نہ تھی کہ اُن کو زور سے اپنے بس میں لاتے، [۶] اللہ کی یاد چھوڑ دے دنیا میں پھنس جائے، [۷] اس کو فریابی نے وصل کیا، [۸] لوگ اُن کے تذکرے کرتے رہتے ہیں،،،

لَا يَعْقِلُوْنَ فِيْ عَقِبِهٖ وَلَدِهٖ مُقْتَرِنِيْنَ يَمْشُوْنَ
مَعًا سَلَفًا قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ اُمَّةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلًا عِبْرَةً
يَصِدُّوْنَ يَضِجُّوْنَ مُبْرِمُوْنَ مُجْمِعُوْنَ
اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ
مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ الْعَرَبُ تَقُوْلُ نَحْنُ مِنْكَ
الْبَرَآءُ وَالْخَلَاءُ وَالْوَاحِدُ وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيْعُ
مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ يُقَالُ فِيْهِ بَرَآءٌ لِاَنَّهٗ
مَصْدَرٌ وَلَوْ قَالَ بَرِيْءٌ لَقِيْلَ فِي الْاِثْنَيْنِ
بَرِيْئَانِ وَفِي الْجَمِيْعِ بَرِيْئُوْنَ وَقَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ
اِنَّنِيْ بَرِيْءٌ بِالْيَآءِ وَالزُّخْرُفُ الذَّهَبُ مَلٰٓئِكَةً
يَخْلُفُوْنَ يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا،

بَابُ ۳۵ قَوْلِهٖ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْاٰيَةَ۔

۸۰۱ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ
عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلًا لِلْاٰخِرِيْنَ عِظَةً
وَقَالَ غَيْرُهٗ مُقْرِنِيْنَ ضَابِطِيْنَ يُقَالُ
فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ ضَابِطٌ لَهٗ
وَالْاَكْوَابُ الْاَبَارِيْقُ الَّتِيْ لَا
خَرَاطِيْمَ لَهَا اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ اَيْ
مَا كَانَ فَاَنَا اَوَّلُ الْاٰنِفِيْنَ

روہ تو بے جان ہیں، فی عقبہ اُس کی اولاد میں مقترنین ساتھ
ساتھ چلتے ہوئے سلفا سے مراد فرعون کی قوم ہے وہ لوگ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو کافر ہیں ان کے پیشوا
(یعنی اگلے لوگ) تھے ومثلا للاخرین پچھلوں کے لیے عبرت مثال
یصدفون چلانے لگے چلانے لگے، غل شور کرنے لگے مبرمون ٹھاننے والے
قرار دینے والے اول العابدین سب سے پہلے ایمان لانے والا اننی براء مما
تعبدون عرب لوگ کہتے ہیں ہم تم سے براء ہیں ہم تم سے خلاء ہیں (یعنی
بیزار ہیں الگ ہیں کچھ غرض نہیں) واحد اور تثنیہ اور جمع مذکر مؤنث
سب میں براء کا لفظ بولا جاتا ہے کیونکہ براء مصدر ہے اور اگر
بریٔ پڑھا جائے جیسے ابن مسعود کی قرأت ہے تب تو تثنیہ میں
بریئان اور جمع میں بریٔون کہنا چاہیے الزخرف سونا ملئکۃ
یخلفون یعنی فرشتے جو ایک کے پیچھے ایک آتے رہتے ہیں

باب ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک الاٰیۃ کی تفسیر

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن
ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے والد
(یعلی بن امیہ) سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو منبر پر یوں پڑھتے سنا ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک بعضوں
نے یا مال پڑھا ہے ترخیم کے ساتھ، اور قتادہ نے کہا مثلا للاخرین
یعنی پچھلوں کے لیے نصیحت دوسروں نے کہا مقرنین کا معنی قابو میں
لانے والے عرب لوگ کہتے ہیں فلانا فلانے کا مقرن ہے یعنی اس پر
اختیار رکھتا ہے اُس کو قابو میں لایا ہے، اکواب وہ کوزے
جن میں ٹونٹی نہ ہو (بلکہ منہ کھلا ہوا ہو جہاں سے چاہے آدمی
پیے)، ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین اس کا معنی یہ ہے

وَهُمَا لُغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ وَ
وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ
وَيُقَالُ أَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ الْجَاحِدِيْنَ
مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْ
أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ
أَصْلِ الْكِتَابِ أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ
الذِّكْرَ صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا
مُسْرِفِيْنَ مُشْرِكِيْنَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ
هٰذَا الْقُرْاٰنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ
هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوْا فَأَهْلَكْنَا
أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضٰى
مَثَلُ الْأَوَّلِيْنَ عُقُوْبَةُ الْأَوَّلِيْنَ
جُزْءًا عِدْلًا

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَهْوًا طَرِيْقًا يَابِسًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
عَلٰى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ فَاعْتِلُوْهُ ادْفَعُوْهُ
وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ أَنْكَحْنَاهُمْ حُوْرًا عِيْنًا يَحَارُ
فِيْهَا الطَّرْفُ تَرْجُمُوْنِ الْقَتْلُ وَرَهْوًا سَاكِنًا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْمُهْلِ أَسْوَدُ كَمُهْلِ
الزَّيْتِ وَقَالَ غَيْرُهُ تُبَّعٌ مُلُوْكُ الْيَمَنِ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمّٰى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ
وَالظِّلُّ يُسَمّٰى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ
بَابٌ ۳۵۱ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ
قَالَ قَتَادَةُ فَارْتَقِبْ فَانْتَظِرْ۔

کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں ہے (تو اِنْ نافیہ ہے) عابدین سے انفین
مراد ہے یعنے سب سے پہلے میں اس سے عار کرتا ہوں اس کا انکار
کرتا ہوں عابد و ن عبد دونوں عار کرنے والے کے معنے میں آئے
ہیں عبداللہ بن مسعود نے وقیلہ یا رب کے بدل یوں پڑھا ہے قال الرسول
یا رب بعضوں نے کہا اول العابدین کا معنی یہ ہے سب سے پہلے میں
اس کا انکار کرنے والا ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں عبدنی حقے یعنے میرا حق مکر گیا یہ
عبد یعبد سے نکلا ہے اور قتادہ نے کہا فی ام الکتاب معنے یہ ہے کہ مجموعی کتاب اور
اصل کتاب (یعنے لوح محفوظ میں) افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم
قوما مسرفین میں مسرفین سے مشرکین مراد ہیں قتادہ نے کہا خدا کی قسم اگر
جس وقت شروع میں اگلے کافروں نے قرآن کو جھٹلایا تھا قرآن اٹھا لیا
جاتا تو سب کے سب ہلاک ہو جاتے (عذاب آتا)[1] ومضی مثل الاولین
یعنے اگلوں کو عذاب ہو چکا ہے من عبادہ جزءا یعنے بعضے بندوں کو
انہوں نے اللہ کے برابر کر دیا۔

سورہ دخان کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا رہوا کا معنے سوکھا رستہ[2] علی العالمین سے مراد اگلے زمانہ
کے لوگ ہیں فاعتلوہ اس کو ڈھکیل دو وزوجنٰہم بحور عین ہم نے
بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا جوڑ لگا دیا جن کا جمال دیکھنے سے
آنکھوں کو حیرانی ہوتی ہے ترجمون مجھ کو قتل کرو رھوا تھما ہوا ابن عباس[3]
نے کہا کالمہل یعنی کالا تلچھٹ کی طرح اوروں نے کہا تبع سے یمن کے
بادشاہ مراد ہیں ان کو تبع اس لیے کہا کرتے کہ ایک کے بعد ایک بادشاہ
ہوتا اور سایہ کو بھی تبع کہتے ہیں کیوں کہ وہ سورج کے ساتھ
رہتا ہے۔

باب یوم تاتی السماء بدخان مبین کی تفسیر
قتادہ نے کہا فارتقب کا معنے انتظار کر۔

[1] مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے قرآن نہیں اٹھایا۔ بلکہ دو بارہ سہ بارہ ان کو سمجھاتا رہا۔ [2] اس قول کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ [3] اس کو فریابی نے وصل کیا۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَضَى خَمْسٌ الدُّخَانُ وَالرُّومُ وَالْقَمَرُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا پانچ نشانیاں گذر چکیں (ہو چکی ہیں) دخان[1] اور روم[2] اور چاند کا پھٹنا[3] اور بطشہ[4] اور لزام[5] ۔

بَابٌ ۳۵۹ قَوْلِهٖ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ

باب يغشى الناس هذا عذابٌ اليم کی تفسیر

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ فَاسْتَسْقٰى فَسُقُوا فَنَزَلَتْ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلٰى حَالِهِمْ حِيْنَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى

ہم سے یحیٰی بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہؤا یہ کہ قریش کے لوگوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یہ سُنا تو آپ نے اُن پر بددعا کی کہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح اُن پر کئی سال کا قحط آئے پھر یہ قحط آن پہنچا ان کو سخت مصیبت ہوئی یہاں تک کہ ہڈیاں تک بھی کھا گئے ان میں کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے مارے ایک دھواں سا دکھلائی دیتا تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذابٌ الیم۔ آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آیا (ابوسفیان آیا) کہنے لگا یا رسول اللہ مضر قوم والوں کے لیے جو مکہ کے قریب رہتے تھے، دعا کیجیے آپ نے فرمایا مضر کے لیے (وہ تو سخت کافر اور مشرک ہیں، تو بھی عجب) بہادر آدمی ہے خیر آپ نے بارش کی دعا فرمائی (کافروں پر بھی رحم فرمایا آپ رحمت العالمین تھے) بارش ہوئی اس وقت یہ آیت اتری انکم عائدون[6]۔ جب ذرا آسایش ملی تو اُسی حالت میں آگئے (بدستور شرک پر مستعد رہے) آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یوم نبطش

---

[1] جس کا ذکر اس سورۃ میں ہے، [2] کا مغلوب ہونا جس کا ذکر سورۂ روم میں ہے، [3] جس کا ذکر سورہ قمر میں ہے، [4] جس کا ذکر اس سورۃ میں ہے [5] جس کا ذکر سورہ فرقان میں ہے۔ [6] ترجمہ تم پھر وہی شرک اور کفر کرتے رہو گے۔۱۲

إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ

بَابٌ ٣٦ قَوْلُهُ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ،

٨٠٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوْا فِيْهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ حَتَّى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوْعِ قَالُوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقِيْلَ لَهُ إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوْا فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوْا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِيْنٍ إِلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ،

بَابٌ ٣٦ قَوْلِهِ أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مُبِيْنٌ الذِّكْرُ وَالذِّكْرٰى وَاحِدٌ۔

٨٠٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ

البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون بطشہ سے بدر کی سزا مراد ہے۔

باب ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون کی تفسیر

ہم سے یحییٰ ابن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحٰے سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا انہوں نے کہا علم کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو صاف کہہ دے اللہ جانتا ہے۔ (میں نہیں جانتا) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کافر میں تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا نہ میں ان لوگوں میں ہوں جو بناوٹ کرتے ہیں ہوا یہ کہ قریش کے لوگوں نے جب ہیکڑی شروع کی (شرارت پر کمر باندھی) آپ کا ارشاد نہ سنا تو آپ نے یوں یہ دعا فرمائی یا اللہ ان پر حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح سات برس کا قحط بھیج میری مدد کر آخر اُن پر قحط آیا ایسا سخت ہوا ہڈیاں مردار تک کھا گئے نوبت یہ پہنچی اُن میں کوئی بھوک کے مارے آسمان کو دیکھتا تو ایک دھواں سا دکھلائی دیتا اس وقت کیا کہنے لگے پروردگار یہ عذاب اٹھا دے ہم ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالے نے آنحضرتؐ سے فرمایا دیکھو یہ عذاب موقوف ہوا کہ پھر اسی طرح شرک اور کفر کرنے لگیں گے خیر اللہ تعالے نے (آپ کی دعا کی وجہ سے) عذاب اٹھا لیا اور ایسا ہی ہوا۔ وہ شرک اور کفر کرنے لگے تب تو اللہ تعالے نے بدر کے دن ان سے بدلا لیا اس آیت میں یہی مراد ہے۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین اخیر آیت انا منتقمون تک۔

باب انی لھم الذکریٰ وقد جاءھم رسول مبین کی تفسیر

ذکر اور ذکرا سے دونوں کا معنیٰ ایک ہے یعنے نصیحت لینا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے

مسروق قال دخلت علی عبد اللہ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما دعا قریشا کذبوہ واستعصوا علیہ فقال اللھم اعنی علیھم بسبع کسبع یوسف فاصابتھم سنۃ حصت یعنی کل شیء حتی کانوا یاکلون المیتۃ فکان یقوم احدھم فکان یری بینہ وبین السماء مثل الدخان من الجھد والجوع ثم قرا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم حتی بلغ انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون قال عبد اللہ افیکشف عنھم العذاب یوم القیمۃ قال والبطشۃ الکبری

باب ٦٦ قولہ ثم تولوا عنہ وقالوا معلم مجنون

٨٠٦۔ حدثنا بشر بن خالد اخبرنا محمد عن شعبۃ عن سلیمان ومنصور عن ابی الضحی عن مسروق قال قال عبد اللہ ان اللہ بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وقال قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای قریشا استعصوا علیہ فقال اللھم اعنی علیھم بسبع کسبع یوسف فاخذتھم السنۃ حتی حصت کل شیء حتی اکلوا العظام والجلود فقال احدھم حتی اکلوا الجلود والمیتۃ

انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریش کو اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے آپ کو جھٹلایا آپ کا کہنا نہ مانا تو آپ نے یوں دعا کی یا اللہ ان لوگوں پر حضرت حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے سات سال کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد کر ان پر ایسا قحط آیا کہ ہر چیز تباہ ہوگئی[1] نوبت یہ پہنچی کہ مردار تک کھانے لگے ان میں کوئی کھڑا ہوتا تو بھوک اور ضعف کے مارے اپنے اور آسمان کے بیچ میں ایک دھواں سا دیکھتا پھر آنحضرت نے یہ آیت پڑھی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم اس آیت تک پہنچے انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون عبداللہ بن مسعود نے کہا بھلا کہیں ہو سکتا ہے کہ قیامت کا عذاب ان پر سے دور کیا جائے عبداللہ بن مسعود نے کہا البطشۃ الکبری سے بدر کی جنگ مراد ہے۔

باب ثم تولوا عنہ وقالوا معلم مجنون کی تفسیر

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اور منصور سے انہوں نے ابوالضحی (مسلم بن صبیح) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا اللہ تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور فرمایا اے محمد کہہ دے میں تم سے اس وعظ و نصیحت پر کوئی نیگ نہیں مانگتا ہوا یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا قریش کسی طرح میرا کہنا نہیں سنتے تو آپ نے یہ دعا کی یا اللہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح سات برس کا قحط ان پر بھیج کر میری مدد کر آخر قحط آن پہنچا اس نے ہر چیز کو تباہ کر دیا نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہڈیاں اور چمڑے تک بھی کھا گئے سلیمان اور منصور راویوں میں سے ایک یوں کہتا ہے یہانتک کہ انہوں نے ہڈی اور مردار

[1] قحط نے سب چیزوں کو ملیامیٹ کر دیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی۔

وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُودُوا بَعْدَ هٰذَا فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ۔

بَابٌ ٦٣ قَوْلِهِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ،

٨٠٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ اللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ،

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ نَكْتُبُ نَنْسَاكُمْ نَتْرُكُكُمْ۔

کو بھی نہ چھوڑا چٹ کر گئے اور زمین میں سے ایک دھواں سا نکلنا شروع ہوا[1]۔ پھر ابو سفیان آنحضرت صلعم کے پاس آیا کہنے لگا محمد تمہاری قوم تو ہلاک ہو رہی ہے اب دعا کرو اللہ یہ قحط موقوف کرے آپ نے دعا کی پھر فرمایا تم عذاب دور ہو جانے کے بعد پھر کفر کرو گے بعد اس کے یہ آیت پڑھی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین عائدون تک (منصور کی روایت میں ایسا ہی ہے) ابن مسعودؓ نے کہا یہ آخرت کا عذاب ہوتا تو آخرت کا عذاب کہیں موقوف ہو سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دخان اور بطشہ اور لزام یہ تینوں نشانیاں گزر چکیں سلیمان اور منصور میں سے ایک نے کہا اور چاند کی نشانی بھی دوسرے نے کہا روم کی نشانی بھی۔

باب یوم نبطش البطشة الکبری انا منتقمون کی تفسیر

ہم سے یحیی بن موسے بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا پانچ چیزیں گزر چکیں لزام اور روم اور بطشہ اور قمر اور دخان۔

سورۃ الجاثیہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

جاثیہ زانوؤں پر کھڑے کر کے بیٹھے ہوں گے (ڈر کے مارے) مجاہد نے کہا نستنسخ کا معنے لکھتے تھے[2] ننساکم تم کو چھوڑ دیں (عذاب میں پڑے رہنے دیں گے)۔

[1] یہ اگلی روایتوں کے خلاف نہیں ہے جن میں یہ مذکور ہے یہ دیکھنے والے کو زمین آسمان کے بیچ میں ایک دھواں سا معلوم ہوتا کیونکہ احتمال ہے کہ یہ دھواں زمین سے آسمان تک پھیلا ہو یا دونوں باتیں ہوتی ہوں اکثر ایسا ہوتا ہے جب بارش بالکل نہیں ہوتی تو زمین بہت گرم ہو کر اس میں سے ایک مادہ دھوئیں کی طرح نکلتا ہے اٹلیا کی طرف تو ایسے پہاڑ موجود ہیں جن میں سے رات دن آگ نکلتی ہے وہاں دھواں رہتا ہے اور کبھی کبھی زمین میں سے یہ گرم مادہ نکل کر دور دور تک بہتا چلا گیا ہے اور جو چیز سامنے آئی درخت آدمی جانور وغیرہ اس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا، [2] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، ۱۲ رحمہ اللہ تعالے۔

باب ۳۶۶ قوله وما يهلكنا الا الدهر

۸۰۸۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عزوجل يؤذيني ابن ادم يسب الدهر وانا الدهر بيدي الامر اقلب الليل والنهار

سورۃ الاحقاف

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال مجاهد تفيضون تقولون وقال بعضهم اثرة واثرة واثارة بقية علم وقال ابن عباس بدعا من الرسل لست باول الرسل وقال غيره ارايتم هذه الالف انما هي توعد ان صح ما تدعون لا يستحق ان يعبد وليس قوله ارايتم برؤية العين انما هو اتعلمون ابلغكم ان ما تدعون من دون الله خلقوا شيئا

باب ۳۶۵ قوله والذي قال لوالديه اف لكما اتعدانني ان اخرج وقد خلت القرون من قبلي وهما يستغيثان الله ويلك امن ان وعد الله حق فيقول ما هذا الا اساطير الاولين

باب وما یہلکنا الا الدہر الآیہ کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ آدمی مجھ کو ستاتا ہے زمانہ کو برا کہتا ہے میں زمانہ کا مالک ہوں۔ (زمانہ کیا کر سکتا ہے) سب کام میرے ہاتھ میں ہیں میں ہی رات اور دن پلٹ پلٹ کر لاتا ہوں [۱]

سورۂ احقاف کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

مجاہد نے کہا تفیضون جو تم زبان سے نکالتے ہو کہتے ہو بعضوں نے کہا اثرۃ اور اُثرۃ اور اثارۃ (تینوں قراتیں ہیں) اور ابن عباس رضی نے کہا بدعا من الرسل کا یہ معنیٰ ہے کہ میں ہی کچھ پہلا پیغمبر دنیا میں نہیں آیا اوروں نے کہا ارأیتم ماتدعون من دون اللہ میں ہمزہ ڈرانے کے لیے ہے یعنی اگر تمہارا دعویٰ صحیح ہو تو یہ چیزیں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو پوجا کے لائق نہیں ہیں اور ارأیتم میں رؤیت سے آنکھ کا دیکھنا مراد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کیا تم جانتے ہو کیا تم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ جن چیزوں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کچھ پیدا کیا ہے۔

باب والذی قال لوالدیہ اف لکما اتعداننی ان اخرج وقد خلت القرون من قبلی وھما یستغیثان اللہ ویلک امن ان وعد اللہ حق فیقول ماھذا الا اساطیر الاولین کی تفسیر

[۱] انا الدھر کا یہی مطلب ہے کہ میں زمانہ کا مالک اور خالق ہوں یہ نہیں کہ زمانہ خود اللہ ہے جیسے دہریہ سمجھتے ہیں کہ معاذاللہ اللہ کا وجود نہیں ہے یہ سارا عالم خود بخود پیدا ہو گیا ہے اور سارے واقعات زمانہ کے انقلاب سے خود بخود پیدا ہوتے ہیں ابن کثیر نے کہا ابن حزم نے غلطی کی جو دہر کو اللہ تعالےٰ کے اسمائے حسنیٰ میں داخل کیا۔ [۲] اس کو طبری نے وصل کیا۔ [۳] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

٨٠٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا فَقَالَ خُذُوهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هٰذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِي،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر (جعفر) سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے کہا مروان بن حکم معاویہ کی طرف سے حجاز کا حاکم تھا۔ اس نے خطبہ سنایا تو لگا یزید (مردود) کا ذکر کرنے تاکہ معاویہ رضؓ کے بعد لوگ اُس سے بیعت کر لیں[1]۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے اس میں کچھ گفتگو کی[2] مروان نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا وہ اپنی بہن حضرت عائشہ رضؓ کے گھر میں چلے گئے وہاں اُن کو کوئی پکڑ نہ سکا[3] آخر جب مروان کی دال نہ گلی تو مروان کیا کہنے لگا عبدالرحمٰن تو وہی شخص ہے جس کے باب میں اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری والذی قال لوالدیہ اف لکما اتعدانني حضرت عائشہ رضؓ نے (پردے کے پیچھے سے) مروان کو یہ جواب دیا اللہ نے ہمارے خاندان کی برائی میں کوئی آیت نہیں اتاری البتہ میری پاکیزگی میں قرآن کی آیتیں اتریں[4]

بَابُ ٣٦٦ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ السَّحَابُ،

باب فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا بل ھو ما استعجلتم بہ ریح فیھا عذاب الیم کی تفسیر ابن عباس رضؓ نے کہا عارض سے ابر مراد ہے[5]

---

[1] کمبخت یزید کے فضائل بیان کرنے لگا اور کہنے لگا امیرالمومنین معاویہؓ کو اللہ تعالیٰ نے اچھی رائے دی کہ وہ اپنی زندگی میں یزید کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں جیسے ابوبکر صدیقؓ نے عمرؓ کو خلیفہ بنا دیا تھا کہتے ہیں مروان نے معاویہؓ کے حکم کے موافق لوگوں کو جمع کر کے یہ خطبہ سنایا تھا اور معاویہؓ یہ چاہتے تھے کہ ان کی زندگی ہی میں لوگ یزید سے بیعت کر لیں تاکہ ان کے بعد پھر کوئی شورش نہ ہو۔ [2] عبدالرحمٰن نے کہا اسلام کی خلافت بھی کیا ردی سلطنت ہو گئی کہ باپ کے بعد بیٹے کو بٹھا دیا وہ لائق اور مستحق ہو یا نہ ہو اور ابوبکرؓ نے جو عمرؓ کو خلیفہ بنایا تو اس کی مثال کیوں دیتا ہے ابوبکرؓ نے عمرؓ کو سب لوگوں میں سے افضل اور خلافت کے لائق سمجھا اس وجہ سے ان کو خلافت دی ابوبکرؓ نے اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا اور معاویہؓ تو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے بیٹے کو عزت حاصل ہو گو اس کو خلافت کا استحقاق نہ ہو مترجم کہتا ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی تقریر بالکل صحیح تھی اور مروان کمبخت ظالم تھا ظالموں کا مددگار تھا اللہ اس سے سمجھے بھلا ابوبکر اور عمرؓ کی مثال دی چہ نسبت خاک را با عالم پاک ابوبکر صدیقؓ نے جب حضرت عمرؓ کو مرض موت میں خلیفہ بنایا تو کہنے لگے اگر حق تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے پوچھے گا تم نے کس کو خلیفہ بنایا تو میں کہوں گا اس کو بنایا جو سب مسلمانوں میں بہتر اور افضل اور اعلیٰ تھا افسوس کہ معاویہؓ کو اپنی آخر عمر میں بھی حقانیت کا کچھ خیال نہ ہوا اور انہوں نے امام حسینؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور دوسرے اہل استحقاق کے زندہ رہتے پر بھی اپنے نالائق بیٹے یزید کو خلافت دینا چاہی اور پھر طرہ یہ کیا کہ ایسی خودغرضی کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سے مقدس حضرات کا طریقہ قرار دیا غفراللہ لہ۔ [3] چونکہ حضرت عائشہؓ کے گھر کی سارے مسلمان عزت اور حرمت کرتے تھے۔ [4] دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا مروان جھوٹا ہے البتہ یہ تو ہے کہ آنحضرتؐ نے مروان کے باپ پر اس وقت لعنت کی جب مروان اس کی پشت میں تھا تو مروان اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ [5] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

٨١٠ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَوْزَارَهَا آثَامَهَا حَتّٰى لَا يَبْقٰى إِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَيَّنَهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْلَى الَّذِيْنَ آمَنُوا وَلِيُّهُمْ عَزَمَ الْأَمْرُ جَدَّ الْأَمْرُ فَلَا تَهِنُوا لَا تَضْعُفُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَضْغَانَهُمْ حَسَدَهُمْ آسِنٍ مُتَغَيِّرٍ

بَابُ ٣٦٧ قَوْلِهِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ

٨١١ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے احمد بن صلح بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے ابوالنضر (سالم) نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنے زور سے ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا دکھلائی دے بلکہ آپؐ کی ہنسی یہی مسکرانا تھا جس کو تبسم کہتے ہیں، اور آپ کا حال یہ تھا جب ابر یا آندھی دیکھتے تو آپؐ کے چہرے پر فکر معلوم ہوتی۔ (ایسا نہ ہو اللہ کا عذاب ہو) ایک بار حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو جب ابر دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں اب بارش ہوگی اور آپ کے چہرے پر جہاں ابر آیا اُداسی[ع] معلوم ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ وجہ یہ ہے مجھ کو ڈر رہتا ہے کہیں اللہ کا عذاب نہ آیا ہو ایک قوم پر آندھی کا عذاب آیا تھا (یعنی عاد کی قوم پر) انہوں نے عذاب کا ابر دیکھا تو کہنے لگے یہ ابر تو ہم پر برسنے والا ہے۔

سورۂ محمد کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

اوزارھا اپنے گناہ دھر دے مسلمان کے سوا کوئی باقی نہ رہے[ل] عرفھا اس کو بیان کر دے گا بتلا دے گا[۲] مجاہد نے کہا مولی الذین امنوا میں مولی سے ولی یعنے کارساز مراد ہے عزم الامر جب لڑائی کا ارادہ پکا ہو جائے فلا تھنوا سستی نہ کرو اور ابن عباسؓ نے کہا اضغانھم کا معنے ان کا حسد کینہ[۴] اسن سڑا پانی۔

باب ویقطعوا ارحامکم کی تفسیر

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے

[ل] اکثر لوگوں نے اوزار کے معنے ہتھیار کیے ہیں، [۲] ہر ایک بہشتی اپنا گھر پہچان لے گا، [۳] اس کو طبری نے وصل کیا، [۴] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [۵] جس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے، ۱۲ منہ

[ع] ملالت و رنج ۱۲ منہ

سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ مَهْ قَالَتْ هٰذَا الْمَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ،

٨١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

٨١٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

کہا مجھ سے معاویہ مزرد نے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالٰے جب سب مخلوقات پیدا کر چکا اس وقت ناطہ (مجسم ہو کر) اٹھ کھڑا ہوا اور پروردگار کی کمر تھام لی[1] اللہ تعالٰے نے فرمایا ہائیں (یہ کیا کرتا ہے)، وہ عرض کرنے لگا میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسا نہ ہو کوئی مجھ کو کاٹے (ناطا توڑے برادری چھوڑے) اللہ تعالٰے نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو کوئی تجھ کو جوڑے وہ مجھ سے جوڑے[2] اور جو کوئی تجھ کو توڑے وہ مجھ سے توڑے[3] اُس وقت ناطا کہنے لگا پروردگار (میں اس پر راضی ہوں پروردگار نے فرمایا ایسی ہی ہو گا۔ ابوہریرہؓ کہتے تھے اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تائید میں (سورہ محمد کی) یہ آیت پڑھو تم سے تو یہ امید ہے اگر کہیں تم کو حکومت مل جائے تو سارے ملک میں دھندھا دو ناطا کاٹ ڈالو۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم نے انہوں نے معاویہؓ سے کہا مجھ سے میرے چچا ابوالحباب سعید بن یسار نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے یہی حدیث اس میں یوں ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فھل عسیتم ان تولیتم اخیر تک۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معاویہ بن ابی المزرد نے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں بھی یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فھل عسیتم اخیر تک۔

[1] حقو اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر ازار باندھتے ہیں اہل حدیث نے اور صفات اللہ کی طرح اس میں تاویل نہیں کی اور اس کو اپنی ظاہری معنے پر محمول رکھا ہے مگر یہ کہتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ کا حقو مخلوقات کے حقو کے مشابہ نہیں ہے بلکہ ایسا ہے جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہے۔ [2] میری رضامندی حاصل کرے۔ [3] میں اُس پر اپنا غضب اتاروں، ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالٰے۔

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ بُوْرًا هَالِكِيْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ التَّوَاضُعُ شَطْأَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ غَلُظَ سُوْقِهٖ السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السُّوْءِ الْعَذَابُ يُعَزِّرُوْهُ يَنْصُرُوْهُ شَطْأَهُ شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا فَيَقْوٰى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَآزَرَهٗ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلٰى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهٗ ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهٖ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا۔

سورۂ فتح کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا بورًا کا معنے ہلاک ہونے والے[۱] مجاہد نے یہ بھی کہا[۲] سیماھم فی وجوھھم کا مطلب یہ ہے کہ ان کے منہ پر سجدے کی وجہ سے نرمی اور خوشنمائی ہے[۳] اور منصور نے مجاہد سے نقل کیا[۴] سیما سے مراد تواضع اور عاجزی ہے اخرج شطاہ موکہ نکالا۔ فاستغلظ موٹا ہوگیا سوق درخت کی نلی جس پر درخت کھڑا رہتا ہے دائرۃ السوء جیسے کہتے ہیں رجل السوء دائرۃ السوء سے عذاب مراد ہے یعزروہ اُس کی مدد کریں[۵] شطاہ سے بالی کا پٹھا مراد ہے ایک دانہ دس یا آٹھ یا سات بالیاں اگاتا ہے اور ایک کو دوسری سے زور ملتا ہے یہی مراد ہے فآزرہ سے یعنے اس کو زور دیا اگر ایک ہی بالی ہوتی تو ایک نلی پر کھڑی نہ رہ سکتی۔ یہ ایک مثال اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی جب آپ کو پیغمبری ملی تھی اس وقت یکہ و تنہا تھے نہ کوئی یار نہ مددگار پھر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کے اصحابؓ سے آپ کو زور دیا جیسے دانے کو بالیوں سے ملتا ہے[۶]

بَابٌ ۳۶۸ قَوْلِهٖ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

۴۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهٗ لَيْلًا فَسَأَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ

باب انا فتحنا لك فتحا مبينا کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (حدیبیہ) میں تشریف لے جارہے تھے حضرت عمرؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے رات کا وقت تھا حضرت عمرؓ نے آپ سے کچھ پوچھا آپؐ نے جواب نہ دیا

---

[۱] اس کو طبری نے وصل کیا[۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [۳] ابن عباس نے کہا قیامت کے دن ان کے منہ پر روشنی اور سپیدی ہوگی، [۴] اس کو علی بن مدینی نے وصل کیا، [۵] ایک قرات یوں بھی ہے لیؤمنوا بہ ویعزروہ ویوقروہ بہ صیغہ غائب اور مشہور قرات لتومنوا بہ وتعزروہ وتوقروہ ہے۔ [۶] بعضوں نے کہا یہ آنحضرتؐ کے اصحاب کی مثال ہے ۱۲

يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ
نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ
قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ
أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ
الْقُرْآنُ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا
يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ
نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ
لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ
إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ،

۸۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ

۸۱۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ
فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ
لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(آپ پر وحی آرہی تھی) انہوں نے پھر پوچھا آپؐ نے تب بھی جواب
نہیں دیا پھر پوچھا تو بھی جواب نہ دیا آخر حضرت عمرؓ اپنے
تئیں کو سنے لگے کہنے لگے عمر کاش تو مرجائے، تیری ماں تجھ پر
روئے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار عاجزی کے ساتھ
پوچھا لیکن آپؐ نے ایک بار بھی کچھ جواب نہ دیا حضرت عمرؓ کہتے ہیں
میں نے اپنی سواری کے اونٹ کو ایڑ لگائی اور لوگوں کے آگے نکل گیا[۵۱]
دل میں ڈر رہا تھا کہیں ایسا نہ ہو میرے باب میں قرآن اترے تھوڑی
دیر نہیں گذری تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی وہ مجھ کو
پکار رہا تھا کہ آنحضرت صلعم نے تجھ کو یاد کیا ہے، میں دل میں ڈرا شاید
میرے باب میں قرآن اترا کیونکہ میں اللہ کے رسول سے خفا ہو کر آگے
بڑھ آیا تھا، آخر میں آپ کے پاس آیا میں نے آپ کو سلام کیا آپؐ نے
فرمایا ابھی ابھی اسی رات کو مجھ پر ایک سورت اتری وہ مجھ کو ان سب
چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے۔ پھر
آپ نے یہ سورت پڑھی انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک[۵۲]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے
شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس سے وہ کہتے
تھے انا فتحنا لک فتحا مبینا سے مراد حدیبیہ کی صلح ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے
معاویہ بن قرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا سورۂ انا فتحنا ر بہت
خوش آوازی کے ساتھ آواز دہرا کر پڑھی معاویہ بن قرہ نے کہا
اگر میں چاہوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی قرأت تم کو

[۵۱] آنحضرت سے الگ ہو گیا، [۵۲] اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو مسلمانوں کی فتح فرمایا کیونکہ اس صلح کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں بہتر ہوا
اس روز سے اسلام کو بے حد ترقی ہوئی اور کافروں کی قوت مضمحل ہو گئی ۱۲

لَفَعَلْتُ

سنا سکتا ہوں [1]

باب ۳۶۹ قَوْلِهٖ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔

باب لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر ویتم نعمتہ علیك ویھدیك صراطًا مستقیمًا کی تفسیر۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ اَنَّهٗ سَمِعَ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے بیان کیا انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں اتنا کھڑا ہونے لگے کہ آپ کے دمبارک، پاؤں سوج گئے لوگوں نے کہا اللہ تعالےٰ نے تو یہ آیت اتاری ہے لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تأخر اور آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب بخش دیے ہیں پھر آپ کیوں اتنی محنت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں (اس نعمت کا شکریہ نہ ادا کروں)۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهٗ صَلّٰى جَالِسًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ

ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن یحییٰ نے کہا ہم کو حیوہ بن شریح نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود (محمد بن عبدالرحمٰن) سے انہوں نے عروہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے پاؤں تڑخ جاتے حضرت عائشہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے (سب) گناہ بخش دیے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں (عبادت کر کے) اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں جب (آپ کی عمر زیادہ ہوئی) آپ کا جسم فربہ ہو گیا تو آپ (تہجد کی نماز) بیٹھ کر پڑھا کرتے (قرات) کرتے رہتے، جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے

[1] حدیث میں فرجع فیہا ہے ترجیع کی یہ معنے ہیں۔ کہ آواز دہرا کر خوش الحانی کے ساتھ پڑھی دوسری روایت میں ہے۔ ترجیع یہ تھی آ آ آ تین بار یعنے خوب مد شد کے ساتھ ۱۲

فَقَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ۔

بَاب ۳۷ قَوْلِهِ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَاةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

بَاب ۳۸ قَوْلِهِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

ہو کر کچھ قرأت کر کے رکوع کرتے[1]

باب انا ارسلناک شاہداً ومبشراً ونذیراً کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے ہلال بن ابی ہلال سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے قرآن شریف کی یہ آیت یاایہا النبی انا ارسلنٰک شاہدا ومبشرا ونذیرا توراۃ شریف میں اس طرح ہے اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر خوشخبری دینے والا ڈرانے والا بھیجا توان پڑھ لوگوں (یعنے عربوں) کی پشت پناہ ہے تو میرا بندہ میرا بھیجا ہوا ہے میں نے تیرا نام متوکل (اللہ پر بھروسا کرنے والا) رکھا ہے نہ تو بدخو ہے نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور کرنے والا تو برائی کا بدلہ برائی نہیں کرنے گا بلکہ معاف کرے درگذر کریگا اللہ تعالیٰ تجھ کو دنیا سے، اُس وقت تک نہیں اٹھانے کا جب تک ٹیڑھی ملت (یعنے کفر اور شرک کی ملت) کو تیری وجہ سے سیدھا درست، نہ کرتے یعنے لوگ لاالہ الااللہ کہنے لگیں اس کلمے سے اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں بہرے کانوں غفلت والے دلوں کو کھولدیگا

باب ھو الذی انزل السکینۃ کی تفسیر۔

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے

[1] ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سیدالاولین والآخرین تھے عبادت میں ایسی مشقت اٹھائی تو اور کسی درویش یا ولی کی کیا بساط ہے کہ وہ عبادت کی ضرورت نہ سمجھے شیخ الشیوخ سہروردیؒ عوارف میں فرماتے کہ یہ ملحدوں کا اعتقاد ہے کہ آدمی جب درویشی کے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے ذمہ سے عبادات ساقط ہو جاتے ہیں عبادات کسی حال میں بندے کے ذمہ پر سے ساقط نہیں ہوتے جب تک اس کے ہوش و حواس باقی رہیں حسین بن منصور حلاج جس دن دار پر چڑھائے گئے اس شب میں پانسو رکعتیں نفل قید خانہ میں انہوں نے ادا کیں ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَّهُ مَرْبُوْطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ

انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص (اسید بن حضیر) سورۂ کہف پڑھ رہے تھے اُن کا گھوڑا جو گھر میں بندھا ہوا تھا بھڑکنے لگا یہ حال دیکھ کر وہ شخص باہر نکلے[1] دیکھا تو وہاں کچھ نہ تھا لیکن گھوڑا بھڑک رہا ہے صبح کو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ تھی جو قرآن پڑھنے کی وجہ اتری (جس کا ذکر اس آیت میں ہے ھو الذی انزل السکینہ)

بَابٌ ۳۷۲ قَوْلِهٖ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب اذ یبایعونک تحت الشجرۃ کی تفسیر۔

۸۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے

۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ اِنِّيْ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيَّ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ بن صہبان سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مغفل مزنی سے انہوں نے کہا میں ان لوگوں میں ہوں جو بیعۃ الرضوان میں موجود تھے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا اور اسی سند سے عقبہ بن صہبان سے مروی ہے کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سُنا غسل کے مقام میں پیشاب کرنا منع ہے[3]

۸۲۳ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ۔

مجھ سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ثابت بن ضحاک سے وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت سے بیعت کی تھی۔

---

[1] دیکھیں گھوڑا کاہے سے کود رہا ہے ۱۲ [2] درخت کے تلے انہوں نے بیعت کی تھی، [3] یہ حدیث باب سے تعلق نہیں رکھتی مگر امام بخاری اس کو یہاں اس لیے لائے کہ اس میں عقبہ کے سماع کی عبداللہ بن مغفل سے صراحت ہے ۱۲

٨٢٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ أُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ

ہم سے احمد بن اسحاق سلمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعلی بن عبید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن سیاہ نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے کہا میں ابووائل شقیق بن سلمہ پاس گیا اُن سے پوچھتا تھا[1] انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم صفین میں تھے[2] اتنے میں ایک شخص (عبداللہ بن کوا حضرت علی رض سے) کہنے لگا کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلاتے ہیں[3] سہل بن حنیف (ان خارجیوں سے) کہنے لگے اپنی راء غلط سمجھو[4] دیکھو ہم لوگ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب آپ نے (مکہ کے) مشرکوں سے صلح کی ہے اگر ہم لڑنا مناسب سمجھتے تو لڑ سکتے تھے حضرت عمر رض آئے کہنے لگے (یا رسول اللہ) کیا ہم سچے طریق پر اور مشرک لوگ جھوٹے طریق پر نہیں ہیں کیا ہم میں جو لوگ مارے جائیں وہ بہشت میں اور مشرکوں میں جو لوگ مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں جانے کے آنحضرت نے فرمایا کیوں نہیں یہ سب صحیح ہے حضرت عمر رض نے عرض کیا پھر ہم اپنے (سچے) دین کو کیوں ذلیل کریں اور خالی مدینہ کو کیوں لوٹ جائیں جب تک اللہ ہمارا اور اُن کا فیصلہ نہ کر دے گا[5] آنحضرت نے فرمایا خطاب کے بیٹے میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور اللہ کبھی مجھ کو تباہ نہیں کرنے کا حضرت عمر رض یہ سن کر غصے سے لوٹ گئے اور ذرا نہیں ٹھہرے تھے کہ ابوبکر صدیق رض کے پاس پہنچے کہنے لگے ابوبکر رض کیا ہم لوگ (مسلمان) سچے دین پر اور کافر جھوٹے

---

[1] ان لوگوں کا حال جن کو حضرت علی رض نے قتل کیا تھا یعنے خارجیوں کا۔ [2] صفین ایک مقام ہے فرات کے پاس وہاں حضرت علی رض اور معاویہ رض میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔ [3] ہوا یہ کہ جب صفین میں حضرت علی رض کے لوگ معاویہ رض والوں پر غالب ہونے لگے تو عمرو بن عاص رض نے معاویہ کو یہ صلاح دی تم قرآن شریف حضرت علی رض کے پاس بھجواؤ اور کہو ہم تم دونوں اس پر عمل کریں علی رض قرآن شریف پر ضرور راضی ہوں گے جب قرآن آیا تو حضرت علی رض نے کہا میں تو تم سے بڑھ کر اس پر عمل کرنے والا ہوں اتنے میں خارجی لوگ آئے جن کو قراء کہتے تھے انہوں نے کہا امیر المومنین ہم تو انتظار نہیں کرنے کے ہم ان لڑنے جاتے ہیں ہم تو اُن سے لڑیں گے۔ [4] خارجی کہتے تھے ہم پنچایت یعنی تحکیم قبول نہیں کرنے کے کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی حاکم نہیں ہو سکتا، [5] لڑائی ہو اور دونوں میں کوئی غالب ہو،،

إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ،

طریق نہیں ہیں [1] ابو بکر صدیق رضہ نے کہا خطاب کے بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں [2] اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ آپ کو تباہ کرے [3] اُس وقت سورۂ فتح اتری۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

سورۂ حجرات کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا تُقَدِّمُوا لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ امْتَحَنَ أَخْلَصَ تَنَابَزُوا يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ يَلِتْكُمْ يَنْقُصْكُمْ أَلَتْنَا نَقَصْنَا،

مجاہد نے کہا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بڑھ کر باتیں نہ کرو ٹھہرے رہو، یہاں تک کہ اللہ کو جو حکم دینا ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر دے [4] امتحن کا معنے صاف کیا پرکھ لیا لاتنابزوا بالالقاب کا یہ معنے ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد پھر اس کو کافر (مثلاً یہودی نصرانی) کہہ کر نہ پکارو لا یلتکم تمہارا ثواب کچھ کم نہیں کرنے کا اسی سے ہے وما التناہ جو سورۂ طور میں ہے، یعنے ہم نے اُن کے عمل کا ثواب کچھ نہیں گھٹایا۔

بَابُ ۳۷۳ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةَ تَشْعُرُونَ تَعْلَمُونَ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ

باب لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی کی تفسیر تشعرون کا معنے جانتے ہو اسی سے شاعر نکلا ہے یعنے جاننے والا۔

۸۲۵ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي

ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا دو بہت اچھے نیک شخص تباہ ہونے والے تھے یعنے ابو بکر صدیق رضہ اور عمر بن خطاب رضہ ہوا یہ کہ جب بنی تمیم کے سوار (سنہ ۹ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (انہوں نے یہ درخواست کی کوئی ان کا سردار مقرر فرما دیں) تو ان دونوں صاحبوں میں سے ایک (یعنے حضرت عمر رضہ) نے کہا اقرع بن حابس کو سردار کیجیے

[1] پھر ہم اُن سے دب کر کیوں صلح کریں لیکن آنحضرت ص کا یہی منشا معلوم ہوتا ہے۔ [2] جو ہر کام کا انجام خوب جانتا ہے۔ [3] بلکہ جو کچھ آپ کریں گے اُسی میں کچھ نہ کچھ حکمت ہو گی اور اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ بہتر کرے گا۔ [4] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔

مُجَاشِعٍ وَاَشَارَ الْاٰخَرُ بِرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَا اَحْفَظُ اسْمَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ الْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْهِ يَعْنِيْ اَبَابَكْرٍ۔

جو بنی مجاشع کے خاندان میں سے تھا یہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے اور دوسرے (یعنے حضرت ابو بکرؓ نے کسی اور کے لیے کہا نافع بن عمر نے کہا مجھ کو اس کا نام نہیں یاد رہا[1] خیر ابو بکرؓ عمرؓ سے کہنے لگے تم یہ چاہتے ہو کہ مجھ سے اختلاف کرو (تم کو مصلحت اور انصاف سے غرض نہیں) حضرت عمرؓ کہنے لگے نہیں میں اختلاف نہیں کرنا چاہتا (بلکہ مصلحت کی بات کہتا ہوں) دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں اسوقت اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری یایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم الآیہ عبداللہ بن زبیرؓ کہتے تھے جب سے یہ آیت اتری حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی آہستہ بات کرتے کہ آنحضرتؐ کو پوچھنے کی ضرورت ہوتی (کیا کہا) اور (عبداللہ بن زبیرؓ نے یہ طریقہ (آہستہ بات کرنے کا) اپنے دادا ابو بکر سے نہیں نقل کیا[2]

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی کہا مجھ کو موسیٰ بن انس نے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کئی روز تک اپنی صحبت میں) ثابت بن قیس بن شماس کو نہیں دیکھا[3] ایک شخص (سعد بن معاذ) کہنے لگے یا رسول اللہ میں ان کا حال دریافت کر کے آپ سے عرض کروں گا پھر وہ (یعنے سعد بن معاذ) ثابت کے پاس گئے دیکھا تو ثابت سر جھکائے ہوئے (شرمندہ رنجیدہ) اپنے گھر میں بیٹھے ہیں سعد نے پوچھا کہو کیا حال ہے انہوں نے کہا حال کیا ہے بہت برا حال ہے میں تو ہمیشہ اپنی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کیا کرتا تھا (میری عادت

---

[1] دوسری روایت میں اُس کا نام قعقاع بن سعید بن زرارہ مذکور ہے۔ [2] بعضی روایتوں میں حضرت عمر کے بدل ابو بکرؓ کا ذکر ہے کہ جب سے یہ آیت اتری وہ آنحضرتؐ سے اس طرح بات کرتے جیسے کوئی سرگوشی کرتا ہے سبحان اللہ صحابہؓ قرآن و حدیث پر کیسے چلنے والے تھے جو حکم ہوتا اسی وقت اس کو بجا لاتے ساری عمر اس پر چلتے رہتے حدیث میں ابو بکرؓ کو اب یعنی باپ کہا حالانکہ ابو بکر عبداللہ بن زبیر کے نانا ہیں ان کی والدہ اسماء ابو بکرؓ کی صاحبزادی تھیں عرب کے محاورے میں نانا کو بھی باپ کہتے ہیں ہمارے ملک میں بھی نانا کو ابا کہا کرتے ہیں [3] یہ انصار کے خطیب اور بڑی بلند آواز والے شخص تھے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

بَابُ ۳۷۴ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ،

۸۲۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَوْ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ

ہی یہ تھی آواز ہی میری بلند ہے) تو میری نیکیاں سب مٹ گئیں[1] یہ سُن کر سعد بن معاذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کل کیفیت بیان کی موسیٰ بن انس نے کہا پھر ایسا ہوا کہ سعد بن معاذ بہت بڑی خوشخبری لے کر ثابت کے پاس گئے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا) فرمایا ثابت کے پاس جا اور کہہ دو تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے[2]

باب ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون کی تفسیر

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد مصیصی نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن زبیر نے بنی تمیم کے کچھ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابو بکر رضہ نے عرض کیا بنی تمیم کا سردار قعقاع بن معبد کو بنا دیجیے عمر رضہ نے عرض کیا نہیں اقرع بن حابس کو سردار بنائے ابو بکر رضہ کہنے لگے اجی تم تو بس مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہو[3] عمر رضہ نے کہا نہیں میں اختلاف نہیں کرنا چاہتا غرض دونوں میں تکرار ہوئی اور دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں اس وقت یہ آیت اتری یایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ الآیۃ[4]

---

[1] جیسے اس آیت میں ہے ان تحبط اعمالکم۔ [2] یہ عشرہ مبشرہ کے سوا ان لوگوں میں سے ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی بات یہ تھی کہ ثابت کی آواز قدرۃً اور خلقۃً بلند تھی وہ اپنی عادت کے موافق بلند آواز ہی سے بات کیا کرتے ان کی نیت بے ادبی کی نہ تھی اور یہ ظاہر ہے کہ انما الاعمال بالنیات دوسرے اس وقت تک بلند آواز سے آنحضرت کے سامنے بات کرنے کی ممانعت بھی نہیں ہوئی تھی یہ ثابت بن قیس بن شماس آنحضرت کے سچے جان نثار اور ہوا خواہ تھے بھلا ایسے شخص کہیں دوزخی ہو سکتے ہیں آنحضرتؐ نے مسیلمہ کذاب سے گفتگو کرنے کے لیے انہی کو وکیل بنایا تھا اور جنگ یمامہ میں جب مسلمان ذرا مغلوب ہو گئے تھے تو ثابت بن قیس نے کفن پہن کر خوشبو لگا کر جنگ شروع کی اور آخر کار شہید ہوئے رضہ۔ [3] میری رائے درست ہو یا نہ درست۔ [4] یہ حدیث اس باب سے تعلق نہیں رکھتی باب کی آیت تو اس باب میں اتری کہ بنی تمیم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے پکارنے لگے مگر چونکہ یہ قصہ اسی قصہ سے تعلق رکھتا ہے (باقی آیندہ)

باب ۳۷۵ قوله ولو انهم صبروا حتى تخرج اليهم لكان خيرا لهم

سورة ق

بسم الله الرحمن الرحيم

رجع بعيد رد فروج فتوق واحدها فرج وريد في حلقه الحبل حبل العاتق وقال مجاهد ما تنقص الارض من عظامهم تبصرة بصيرة حب الحصيد الحنطة باسقات الطوال افعيينا افاعيا علينا وقال قرينه الشيطان الذي قيض له فنقبوا ضربوا او القى السمع لا يحدث نفسه بغيره حين انشأكم وانشأ خلقكم رقيب عتيد رصد سائق وشهيد الملكان كاتب و شهيد شهيد شاهد بالقلب لغوب النصب وقال غيره نضيد الكفرى ما دام في اكمامه ومعناه منضود بعضه على بعض فاذا خرج من اكمامه فليس بنضيد في ادبار النجوم وادبار السجود كان عاصم يفتح التي في ق ويكسر التي في الطور ويكسران

باب ولو انهم صبروا حتی تخرج الیهم لکان خیرًا لهم کی تفسیر[1]

سورۂ ق کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

رجع بعید یعنے دنیا کی طرف پھر جانا دور از قیاس ہے فروج سوراخ روزن یہ فرج کی جمع ہے ورید حلق کی رگ حبل مونڈھے کی رگ مجاہد نے کہا ما تنقص الارض منھم سے ان کی ہڈیاں مراد ہیں جن کو زمین کھا جاتی ہے[2] تبصرۃ راہ دکھلانا حب الحصید گیہوں باسقات لمبی لمبی افعیینا کیا ہم اس سے عاجز ہو گئے ہیں وقال قرینہ میں قرین سے شیطان (ہمزاد) مراد ہے جو ہر آدمی کے ساتھ لگا ہوا ہے فنقبوا فی البلاد یعنی شہروں میں پھرے اُن کا دورہ کیا او القی السمع کا یہ مطلب ہے کہ دل میں دوسرا کچھ خیال نہ کرے کان لگا کر سُنے افعیینا بالخلق الاول یعنی جب تم کو شروع میں پیدا کیا تو اس کے بعد کیا ہم عاجز بن گئے اب دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے سائق اور شہید دو فرشتے ہیں ایک لکھنے والا دوسرا گواہ شہید سے مراد یہ ہے کہ دل لگا کر سُنے لغوب تھکن مجاہد کے سوا اوروں نے کہا نضید گابھا جب تک غلاف میں رہے نضید اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ وہ تہ بر تہ ہوتا ہے جب گابھا غلاف سے نکل آئے تو پھر اس کو نضید نہیں کہتے ادبار النجوم (جو سورہ طور میں ہے) اور ادبار السجود جو اس سورت میں ہے تو عاصم سورۂ ق میں ادبار کو بہ فتحہ الف اور سورہ طور میں بہ کسرہ الف پڑھتے ہیں ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اس لیے امام بخاری نے اس باب میں بیان کر دیا اور اوپر گزر چکا کہ امام بخاری کو مجبوری یہ ہوتی ہے کہ جو روایت صراحتہً باب سے تعلق رکھتی ہے وہ ان کی شرط پر نہ ہونے سے اس کو بیان نہیں کر سکتے اور دوسری صحیح روایت ادنیٰ تعلق کی وجہ سے بھی ذکر کر دیتے ہیں کیا انہوں نے صحت کا التزام کیا ہے، حواشی صفحہ ہذا، [1] اس باب میں کوئی حدیث نہیں لائے شاید کوئی حدیث لکھنا چاہتے ہوں گے مگر اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لکھ سکے

[2] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

جَمِيعًا وَنُبْصِبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ۔

اور بعضوں نے دونوں جگہ بہ کسرۂ الف پڑھا ہے بعضوں نے دونوں جگہ بہ فتحہ الف ابن عباسؓ نے کہا یوم الخروج سے وہ دن مراد ہے جس دن قبروں سے نکلیں گے[۱]

بَابٌ ۳۷۶ قَوْلِهٖ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

باب وتقول ھل من مزید کی تفسیر

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْحَرَمِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقٰى فِي النَّارِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ،

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہیگی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (اس کا پیٹ نہیں بھرنے کا یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دے گا اس وقت کہے گی بس بس (میں بھر گئی)[۲]

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ يُوْقِفُهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهٗ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ،

ہم سے محمد بن موسیٰ قطان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوسفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن مہدی نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے محمد بن موسیٰ نے کہا ابوسفیان نے اس حدیث کو مرفوعًا بیان کیا (یعنی آنحضرتؐ کا قول) اور اکثر موقوفًا (یعنے ابوہریرہؓ کا قول) بیان کرتے تھے دوزخ سے پوچھا جائے گا (اللہ تعالیٰ پوچھے گا) کیا تو بھر گئی وہ عرض کرے گی کچھ اور ہے (کچھ اور ہے) آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا اس وقت کہنے لگے گی بس بس (میں بھر گئی)

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[۱] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [۲] قسطلانی نے اس مقام پر پچھلے متکلمین کی پیروی سے تاویل کی ہے اور کہا ہے قدم رکھنے سے اس کا ذلیل کرنا مراد ہے یا کسی مخلوق کا قدم مراد ہے اہل حدیث اس قسم کی تاویلیں نہیں کرتے بلکہ قدم اور رجل کو اسی طرح تسلیم کرتے ہیں جیسے سمع اور بصر اور عین اور وجہ وغیرہ کو اور ابن فورک نے لاعلمی سے رجل کے لفظ کا انکار کیا اور کہا کہ رجل کا لفظ ثابت نہیں ہے حالانکہ صحیحین کی روایت میں رجل کا لفظ بھی موجود ہے ان حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے اور اہل حدیث کو حیات تازہ حاصل ہوتی ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ
النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ
وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَالِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ
النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ
مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي
أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ
حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ
فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ
وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ
أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.

بَابٌ ۳۷۷ قَوْلِهِ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ

۸۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ
عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا
لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ
إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا
لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ

فرمایا دوزخ اور بہشت تکرار کرنے لگیں دوزخ نے کہا مجھ میں تو
وہ لوگ آئیں گے جو بڑے مغرور سرکش ہیں [1] بہشت نے کہا
معلوم نہیں کیا وجہ مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو زمانہ بھر کے
غریب محتاج نظر سے گرے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ نے
بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں تیری وجہ سے اپنے جن
بندوں پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب
ہے میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب کروں گا
اور ان میں سے ہر ایک کی بھرتی ہوگی دوزخ تو کسی طرح نہیں
بھرنے کی یہاں تک کہ پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دیگا
اس وقت کہنے لگے گی بس بس بس اور بھر کر سمٹ جائے گی
اور اللہ اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کرنے کا ناحق اس کو
عذاب دے [2] البتہ بہشت کی بھرتی اس طرح ہوگی کہ اللہ تعالیٰ
اس کے بھرنے کے لیے اور خلقت پیدا کرے گا

باب وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب کی تفسیر

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے جریر بن
عبد الحمید سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے
قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں
نے کہا ہم ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے
تھے اتنے میں آپ نے چاند کو دیکھا وہ چودھویں رات کا چاند تھا
آپ نے فرمایا عنقریب (یعنے بہشت میں) تم اپنے پروردگار کو اس طرح
دیکھو گے جیسے اس چاند کو بے تکلف دیکھ رہے ہو کچھ اژدحام (زحمت)

[1] جیسے دنیا کے مال دار اس پر بادشاہ نواب راجہ وغیرہ۔ [2] جنہوں نے نیک اعمال نہ کیے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ بہشت کی آبادی ان سے کرے گا صحیح مسلم میں ہے کہ بہشت میں کچھ جگہ خالی رہ جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو بھرنے کے لیے نئی خلقت پیدا کرے گا جو چاہے گا مگر دوزخ کے لیے خلقت نہیں پیدا کرے گا۔ پاؤں رکھ کر اس کو بھر دے گا ۱۲ منہ

اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ

نہ ہو گی پھر اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ سورج نکلنے سے پیشتر کی نماز (یعنے فجر کی) اور سورج ڈوبنے سے پیشتر کی نماز (یعنے عصر کی) جانے نہ پائے (قضا نہ ہونے پائے) اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب

۳۰۸ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهٗ اَنْ یُّسَبِّحَ فِیْ اَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا یَعْنِیْ قَوْلَهٗ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ورقاء نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے ابن عباسؓ نے ان کو یہ حکم دیا کہ ہر فرض نماز کے بعد تسبیح پڑھا کرے اور ادبار السجود کا یہی مطلب ہے [۱]

سُوْرَةُ وَالذّٰرِیٰتِ

سورۂ والذاریات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ الرِّیَاحُ وَقَالَ غَیْرُهٗ تَذْرُوْهُ تُفَرِّقُهٗ وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ تَاْكُلُ وَتَشْرَبُ فِیْ مَدْخَلٍ وَّاحِدٍ وَّیَخْرُجُ مِنْ مَّوْضِعَیْنِ فَرَاغَ فَرَجَعَ فَصَكَّتْ فَجَمَعَتْ اَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِیْمُ نَبَاتُ الْاَرْضِ اِذَا یَبِسَ وَدِیْسَ

حضرت علیؓ نے کہا ذاریات سے ہوائیں مراد ہیں [۲] اوروں نے کہا تذروہ کا معنے یہ ہے اس کو بکھیر دے (یہ لفظ سورۂ کہف میں ہے) وفی انفسکم افلا تبصرون یعنے اپنی خود میں غور نہیں کرتے ایک راستے (منہ) سے کھاتے ہو اور (فضلہ) دو رستوں (آگے پیچھے) سے نکلتا ہے [۳] فراغ لوٹ آیا (یا چپکے سے چلا آیا) فصکت اپنی انگلیاں جوڑ کر پیشانی پر ماریں [۴] رمیم زمین کی گھاس

[۱] بعضوں نے کہا فرض کے بعد کی سنتیں مراد ہیں بعضوں نے کہا وتر مراد ہے۔ [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا یہ صحیح بخاری کے اکثر نسخوں میں یہاں یوں ہے، وقال علی علیہ السلام قسطلانی نے کہا اس کا معنی تو صحیح ہے مگر صحابہ میں مساوات کرنا چاہیے کیونکہ یہ تعظیم کا کلمہ ہے تو شیخین اور حضرت عثمانؓ اور زیادہ اس کے مستحق ہیں اور جوینی نے کہا کہ سلام مثل صلوٰۃ کے ہے اور بالانفراد سوا پیغمبروں کے اور کسی کے لیے اس کا استعمال نہ کیا جائے مترجم کہتا ہے جوینی کے اس کلام پر دلیل کیا ہے اور یہ صرف ایک اصطلاحی بات ہے کہ پیغمبروں کو علیہ السلام اور صحابہ کو رضی اللہ عنہم کہتے ہیں تو امام بخاری نے حضرت علیؓ کو علیہ السلام کہہ کر اس اصطلاح کا رد کیا اب قسطلانی کا یہ کہنا کہ شیخین یا حضرت عثمان اس کلمے کے زیادہ مستحق ہیں اور صحابہ میں مساوات لازم ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شیخین یا حضرت عثمان کے لیے علیہ السلام کہنے سے امام بخاری نے کہاں منع کیا پھر یہ اعتراض فضول ہے اور جب صحابہ میں مساوات لازم ہے تو قسطلانی تفضیل شیخین کے کیوں قائل ہیں میں کہتا ہوں حضرت علی میں بہ نسبت دوسرے صحابہ کے ایک اور خصوصیت ہے، وہ یہ ہے، کہ آپ آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی اور آپ کے پروردہ یافتہ اور قدیم الاسلام اور خاص داماد تھے اور آپ کا شمار اہل بیت میں ہے اور اہل بیت بہت سے کام میں خاص کیے گئے ہیں اسی طرح یہ بھی ہے کہ اہل بیت کے اسماء کے بعد علیہ السلام کہا جاتا ہے جیسے کہتے ہیں امام حسین علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ و علی آبائہ السلام اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے، [۳] یعنے پیشاب ذکر سے اور پاخانہ دبر سے، [۴] جیسے عورتیں تعجب کے وقت کرتی ہیں ۱۲ منہ

لَمُوْسِعُوْنَ اَیْ لَذُوْ سَعَةٍ وَّ كَذٰلِكَ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ يَعْنِي الْقَوِيَّ زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى وَاخْتِلَافُ الْاَلْوَانِ حُلْوٌ وَّحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ اِلَيْهِ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَا خَلَقْتُ اَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ اَهْلِ الْفَرِيْقَيْنِ اِلَّا لِيُوَحِّدُوْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوْا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَّتَرَكَ بَعْضٌ وَّلَيْسَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِّاَهْلِ الْقَدَرِ وَالذَّنُوْبُ الدَّلْوُ الْعَظِيْمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ صَيْحَةٍ ذَنُوْبًا سَبِيْلًا الْعَقِيْمُ الَّتِيْ لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّالْحُبُكُ اِسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا فِيْ غَمْرَةٍ فِيْ ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ وَقَالَ غَيْرُهٗ تَوَاصَوْا تَوَاطَؤُا وَقَالَ مُسَوَّمَةً مُّعَلَّمَةً مِّنَ السِّيْمَا قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ لُعِنُوْا۔

سُوْرَةُ وَالطُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُوْرٍ مَّكْتُوْبٍ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّوْرُ الْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ صَحِيْفَةٍ

جب سوکھ جائے روند ڈالی جائے لموسعون ہم نے اس کو کشادہ اور وسیع کیا ہے اور (سورہ بقرہ میں جو ہے) علی الموسع قدرہ یہاں موسع کا معنے زور طاقت والا زوجین دو قسمیں نر مادہ یا الگ الگ رنگ یا الگ الگ مزے کی جیسے میٹھی کھٹی یہ بھی دو قسمیں ہیں ففروا الی اللہ یعنے اللہ کی نافرمانی یا عذاب سے اس کی اطاعت اور رحمت کی طرف بھاگو وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے نیک بخت جنوں آدمیوں کو اپنی توحید کے لیے پیدا کیا ہے[1] بعضوں نے کہا سب جنوں اور آدمیوں کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ اللہ کی توحید کریں[2] اب بعضوں نے توحید کی بعضوں نے نہ کی[3] غرض اس آیت میں قدریہ (معتزلہ) کی دلیل نہیں ہے[4] الذنوب بڑا ڈول اور مجاہد نے کہا صرۃ چیخنا ذنوبا رستہ طریق[5] عقیم بانجھ عورت ابن عباس رضہ نے کہا حبک[6] آسمان کا خوب صورت برابر ہونا (بعضوں نے کہا رستے) فی غمرۃ گمراہی میں پڑے اوقات گزر رہے ہیں اوروں نے کہا تواصوابہ کا معنے یہ ہے کہ یہ بھی ان کے موافق کہنے لگے مسومۃ نشان کیے گئے یہ سیما سے نکلا ہے جس کے معنے نشانی کے ہیں (قتل الخرّاصون یعنے جھوٹے لعنت کیے گئے[7]

سورۂ والطور کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

اور قتادہ نے کہا مسطور کا معنیٰ لکھی ہوئی[8] مجاہد نے کہا طور سریانی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں[9] رق منشور کھلا ورق السقف المرفوع

[1] اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بہت سے جن اور آدمی تو مشرک ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ مشرک ہوں گے پھر یہ فرمایا کیونکہ صحیح ہوگا کہ ہم نے جن اور آدمی اپنی عبادت کے لیے پیدا کیے ۔[2] یعنی توحید کی استعداد ان میں رکھی ۔[3] بعضوں نے کہا لیعبدون کا معنیٰ یہ ہے کہ میری قضا و قدر کے تابع رہیں جیسا میں نے ان کی تقدیر میں لکھ دیا ہے ویسے عمل کریں ۱۲ [4] جو کہتے ہیں اللہ کا ارادہ ہمیشہ خیر ہی سے متعلق ہوتا ہے لیکن بندے اپنے اختیار سے برخلاف ارادۂ الٰہی برے کام کرتے ہیں ۔[5] اس کو فریابی نے وصل کیا ۔[6] اس سورت کی تفسیر میں امام بخاری کوئی مرفوع حدیث نہیں لائے شاید ان کو اپنی شرط پر کوئی حدیث نہ ملی حافظ نے کہا ابن مسعود کی یہ حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یوں پڑھایا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین اس باب میں لا سکتے تھے امام احمد اور نسائی اور ترمذی اور ابن حبان نے اس کو نکالا ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے ۔[7] اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۔[8] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ سَمَاءٌ الْمَسْجُورِ الْمُوقَدِ وَقَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلَتْنَاهُمْ نَقَصْنَا وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُورُ تَدُورُ أَحْلَامُهُمْ الْعُقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْبَرُّ اللَّطِيفُ كِسْفًا قِطَعًا الْمَنُونُ الْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ يَتَعَاطَوْنَ

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُونَ كَادَ قَلْبِي أَنْ

آسمان المسجور گرم کیا گیا، یا بھرا ہوا، اور حسن بصری نے کہا مسجور کا یہ معنے ہے کہ اس کا پانی سوکھ جائے گا ایک قطرہ بھی نہیں رہنے کا مجاہد نے کہا التناھم کا معنے گھٹا یا کم کیا (یہ قول اوپر گزر چکا ہے) اوروں نے کہا تمور کا معنے گھومے گا احلامھم ان کی عقلیں ابن عباس نے کہا البر مہربان[۱] کسفا کا معنی ٹکڑا منون موت اوروں نے کہا یتنازعون کا معنیٰ ایک دوسرے سے جھپٹ لیں گے[۲]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا شکوہ کیا (میں پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ نے فرمایا ایسا کر لوگوں کے پیچھے رہ کر سواری پر کر لے میں نے سوار ہو کر طواف کیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے ایک طرف نماز میں یہ سورت پڑھ رہے تھے والطور وکتاب مسطور

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میرے دوستوں نے زہری سے یہ حدیث نقل کی کہ زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ام خلقوا من غیر شیٔ اَمْ هُمُ الخالقون ام خلقوا السموات والارض بل لا یوقنون ام عندھم خزائن ربک ام ھم المسیطرون تو ڈر کے مارے خدا کے خوف سے، میرا دل اڑنے کے قریب

---

[۱] یعنے قیامت میں اس کو طبری نے وصل کیا، [۲] اس کو بھی طبری نے وصل کیا، [۳] یعنے ہنسی اور مزاح کے طور پر نہ لڑائی کے طریق سے، ۱۲ منہ رحم اللہ تعالیٰ۔

يَطِيرُ قَالَ سُفْيَانُ فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي،

ہوگیا (ہوش ہواس جانے کو تھے) سفیان نے کہا یہ روایت زہری سے میرے دوستوں نے نقل کی لیکن میں نے تو خود زہری سے اتنا سُنا وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے تھے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۂ والطور پڑھ رہے تھے اب جبیر کا یہ قصہ[1] جو میرے دوستوں نے اُن سے نقل کیا میں نے خود زہری سے نہیں سُنا۔

سُورَةُ وَالنَّجْمِ

سورۂ والنجم کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذُو مِرَّةٍ ذُو قُوَّةٍ قَابَ قَوْسَيْنِ حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ ضِيزَى عَوْجَاءُ وَأَكْدَى قَطَعَ عَطَاءَهُ رَبُّ الشِّعْرَى هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ الَّذِي وَفَّى وَفَّى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ سَامِدُونَ الْبَرْطَمَةُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَفَتُمَارُونَهُ أَفَتُجَادِلُونَهُ وَمَنْ قَرَأَ أَفَتَمْرُونَهُ يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ مَا زَاغَ الْبَصَرُ بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَغَى وَلَا جَاوَزَ مَا رَأَى فَتَمَارَوْا كَذَّبُوا وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا هَوَى غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَغْنَى وَأَقْنَى أَعْطَى فَأَرْضَى،

اور مجاہد نے کہا ذو مرۃ زور والا زبردست[2] قاب قوسین (یعنی تابی قوس عبارت میں قلب ہوا ہی کمان کے دونوں کنارے جہاں پر چلہ لگا ہوتا ہے[3] ضیزی ٹیڑھی غلط تقسیم واکدی دینا موقوف کر دیا الشعری وہ ستارہ ہے جس کو مرزم جوزا بھی کہتے ہیں[4] الذی وفی یعنی جو اللہ نے ان پر فرض کیا تھا وہ بجالائے ازفۃ الآزفۃ قیامت قریب آلگی سامدون کا معنی کھیل کرتے ہو عکرمہ نے کہا گانے لگتے ہو یہ حمیری زبان کا لفظ ہے[5] اور ابراہیم نخعی نے کہا[6] افتمارونہ کا معنے کیا تم اس سے جھگڑتے ہو بعضوں نے یوں پڑھا ہے افتمرونہ یعنے کیا تم اس کا انکار کرتے ہو ماذاغ البصر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مراد ہے وماطغی یعنے جتنا حکم تھا اتنا ہی دیکھا (اس سے زیادہ نہیں بڑھے) فتماروا (جو سورۂ زمر میں ہے) یعنی جھٹلایا اور امام حسن بصری نے کہا اذا ھوی یعنے غائب ہوا (ڈوب گیا)[7] اور ابن عباسؓ نے کہا اغنی واقنی کا معنے یہ ہے کہ دیا اور راضی کیا

---

[1] جب اس آیت پر پہنچے تو میرا دل اڑ جانے کے قریب ہو گیا۔ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا یعنے جبرائیل السلام، [3] بعضوں نے کہا دو کمان کے برابر ابن عباس رضہ نے کہا دو گز، [4] اس کا نام عبور بھی ہے ایک شعراے دوسرا ہے اُس کو عرب لوگ غمیصا، کہتے تھے اس ستارے کی پرستش ابو کبشہ نے نکالی تھی قریش کا اس نے خلاف کیا تھا جو بت پرستی کرتے تھے، [5] حمیر کے لوگ کہتے ہیں یا جاریۃ اسمدی لنا ارے چھوکری کچھ گا، [6] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا، [7] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

۸۴۳ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ

مجھ سے یحییٰ بن خنی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ام المومنین کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (شب معراج میں) اپنے پروردگار کو دیکھا تھا انہوں نے کہا تیری اس بات پر تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے[1] تین باتیں کیا تو سمجھ نہیں سکتا جو کوئی ان کا ہونا بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے یہ آیتیں پڑھیں لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر و ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ آنحضرتؐ کل ہونے والی (آئندہ کی) بات جانتے تھے اس نے جھوٹ کہا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی وما تدری نفس ماذا تکسب غدا[3] اور جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ آنحضرت نے وحی میں سے کچھ چھپا رکھا[4] وہ جھوٹا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

[1] کیونکہ دنیا کی زندگی میں رہ کر پروردگار کا دیکھنا حضرت عائشہؓ محال سمجھتی تھیں اس سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہؓ آخرت میں بھی دیدار الٰہی کی منکر تھیں جیسے معتزلہ اور امامیہ کا قول ہے [2] جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ کو دیکھا تھا اُن میں کوئی کہتا ہے کہ دل کی آنکھ سے دیکھا تھا کوئی کہتا ہے ظاہری آنکھ سے دیکھا تھا وہ یہ کہتے ہیں کہ پہلی آیت میں ادراک سے احاطہ مراد ہے ابن عباسؓ نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ اپنے اصلی نور کے ساتھ تجلی کرے تو آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ستر ہزار حجاب رکھے ہیں اگر اُن حجابوں کو اٹھا دے تو اس کے چہرے کی شعاعوں سے جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے سب چیزیں جل کر رہ جائیں دوسری آیت سے رؤیت کی نفی نہیں نکلتی بلکہ کلام کا طریقہ اس میں بیان ہوا ہے بیشک کلام کرتے وقت اُس کی رؤیت بلا حجاب نہیں ہو سکتی وہ بھی دُنیا میں نہ آخرت میں ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام سے حضرت موسیٰؑ کو سرفراز کیا اور رؤیت سے تمہارے پیغمبر کو، [3] اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ آنحضرتؐ کو غیب کا علم نہ تھا دوسری آیت میں بصراحت موجود ہے قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ اب دیکھ لینا چاہیے جب آنحضرتؐ کو جو ساری مخلوقات میں اشرف اور اعلیٰ تھے کل ہونے والی بات معلوم نہ ہو تو دوسرے ولی یا بزرگ یا پیر یا فقیر یا شہید کس شمار میں ہیں اور تعجب تو اُن دھوتی بند پنڈتوں اور نجومیوں پر ہوتا ہے جو قیامت تک ہونے والی باتوں کی پیشین گوئیاں کرتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ بعضے نام کے مسلمان بھی جاماسپ حکیم اور زرتشت کی پیشگوئیاں بلکہ دوسرے بزرگوں کی پیشین گوئیاں دیکھتے ہیں اور ان کی تصدیق پر ان کا خیال مائل ہو جاتا ہے یہ سب شیطان کے دھوکے ہیں [4] کسی کو نہیں بتایا یا خاص لوگوں کو بتلایا۔

مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ

يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك البتہ یہ تو سچ ہے کہ آنحضرت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو بار دیکھا تھا۔

بَابُ ۳۷۸ قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ

باب فکان قاب قوسین او ادنی کی تفسیر۔ یعنے اتنا فاصلہ رہ گیا جتنا کمان سے چلہ (تانت) کو ہوتا ہے دو اُتنا۔

۸۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی سے انہوں نے کہا اس آیت میں فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت نے جبرئیل کو اُن کی اصل صورت میں دیکھا اُن کے چھ سو پنکھ تھے۔

بَابُ ۳۷۹ قَوْلِهِ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى

باب فاوحی الی عبدہ ما اوحی کی تفسیر۔

۸۳۵ - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

ہم سے طلق بن غنام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ کوفی نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے کہا میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کو پوچھا فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے اُس کو پوچھا تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل رض کو چھ سو پنکھوں میں دیکھا تھا [1]

بَابُ ۳۸۰ قَوْلِهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى

باب لقد رای من ایات ربہ الکبری کی تفسیر

۸۳۶ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا یہ جو آیت سے

---

[1] فاوحی الی عبدہ ما اوحی میں عبدہ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرے گی اور فاوحی کی ضمیر حضرت جبرئیل کی طرف قرینہ کلام بھی اسی کو مقتضی ہے کیونکہ شدید القوی اور ذو مرۃ یہ حضرت جبرئیل کے صفات ہیں۔ بعضوں نے کہا خود پروردگار مراد ہے اُس صورت فاوحی اور عبدہ دونوں کی ضمیر پروردگار کی طرف پھرے گی ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الْكُبْرٰى قَالَ رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ ۔

لقد رای من ایات ربہ الکبریٰ اس کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک سبز فرش دیکھا[1] جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا[2]

بَابٌ ۳۸۱ قَوْلِهٖ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى

باب افرایتم اللات والعزیٰ کی تفسیر

۸۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الْحَاجِّ ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاشہب (جعفر بن حیان) نے کہا ہم سے ابوالجوزاء (اوس بن عبداللہ) نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے لات اور عزیٰ کے بیان میں کہا کہ لات ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کے لیے ستو گھول کر تا تھا[3]

۸۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے تو تجدید ایمان کرے کہے لا الہ الا اللہ اور شخص دوسرے سے کہے آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو کفارے کے طور پر کچھ خیرات کرے[4]

[1] جس پر حضرت جبرائیل بیٹھے تھے ۔[2] بعضوں نے کہا رفرف سے پردہ مراد ہے بعضوں نے کہا کپڑے کا جوڑا یعنی حضرت جبرئیل سبز لباس پہنے ہوئے تھے ابن عباس سے منقول ہے کہ شب معراج میں رفرف لٹک آیا آپ اس پر بیٹھ گئے پھر وہ رفرف اُٹھ گیا اور آپ پروردگار سے نزدیک ہو گئے ثم دنی فتدلی سے یہی مراد ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں اس مقام پر جبرئیل مجھ سے الگ ہو گئے اور آوازیں سب موقوف ہو گئیں اور میں نے اپنے پروردگار کا کلام سنا یہ قرطبی نے نقل کیا ۔[3] اسی لیے بعضوں نے لات کو بہ تشدید تا پڑھا ہے اور جنہوں نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے اُن کی قرات پر یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ کثرت استعمال سے تخفیف ہو گئی کہتے ہیں اس شخص کا نام عمرو بن لحی یا صرمہ بن غنم تھا یہ گھی اور ستو ملا کر ایک پتھر کے پاس حاجیوں کو کھلایا کرتا تھا جب مر گیا تو لوگ اس پتھر کو پوجنے لگے جہاں یہ کھلایا کرتا تھا اور اس پتھر کا نام لات رکھ دیا تاکہ اس شخص کی یادگار رہے ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا جو کوئی اس کا ستو کھاتا وہ موٹا ہو جاتا اس لیے اس کی پرستش کرنے لگے خدا کی مار ان بیوقوفوں پر ۔[4] تاکہ گناہ کی بات کا کفارہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا حرام یا مکروہ ہے اگر عادت کے طور پر منہ سے نکل جائے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن استغفار کرنا بہتر ہے بتوں کی یا لات اور عزیٰ کی قسم کھانا مشرکوں کا طریقہ تھا بتوں کی ذری سی بھی تعظیم ہماری شریعت میں کفر ہے اگر کوئی عمداً ایسی قسم کھائے تو کافر ہو جائے گا اگر بے اختیاری میں سہواً زبان سے نکل جائے تو تجدید ایمان کرے پھر کلمہ توحید پڑھے ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ بت جھنڈے جھاڑ پہاڑ اولیاء اور تارے پیغمبر قبر سورج چاند تارے سب کا ایک ہی حکم ہے یعنے جتنی چیزیں اللہ کے سوا ہیں خواہ ہماری شریعت میں اُن کی تعظیم کا حکم ہو یا تذلیل کا ہر ایک کی قسم عمداً کھانا کفر ہے جس سے توبہ کرنا چاہیے بعضوں نے کہا جن چیزوں کی تذلیل کا حکم ہے جیسے بت شدے جھنڈے جھاڑ پہاڑ وغیرہ اُن کی قسم کھانا تو کفر ہے اور جن کی تذلیل کا حکم نہیں جیسے اولیاء پیغمبر وغیرہ اُن کی قسم کھانا کفر نہیں بلکہ حرام یا مکروہ ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

باب قوله ومناة الثالثة الاخرى

۸۳۹ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا الزهري سمعت عروة قلت لعائشة فقالت انما كان من اهل لمناة الطاغية التي بالمشلل لا يطوفون بين الصفا والمروة فانزل الله تعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله فطاف رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون قال سفيان مناة بالمشلل من قديد وقال عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب قال عروة قالت عائشة نزلت في الانصار كانوا هم وغسان قبل ان يسلموا يهلون لمناة مثله وقال معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة كان رجال من الانصار ممن كان يهل لمناة ومناة صنم بين مكة والمدينة قالوا يا نبي الله كنا لا نطوف بين الصفا والمروة تعظيما لمناة نحوه،

باب قوله فاسجدوا لله واعبدوا

۸۴۰ - حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث

باب ومناة الثالثة الاخرى کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا میں نے عروہ سے سُنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا[1] انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ عرب کے بعضے لوگ جو مناۃ بت کے نام پر (یا مناۃ کے پاس) جو مشلل میں تھا[2] احرام باندھتے وہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کرتے[3] اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے صفا مروہ کا طواف کیا عبدالرحمن بن خالد نے ابن شہاب سے یوں روایت کی[4] عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ آیت ان الصفا والمروہ اخیر تک انصار اور غسان والوں میں اتری وہ اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسے سفیان بن عیینہ کی اوپر گزری اور معمر نے زہری سے یوں روایت کی[5] انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا انصار کے کچھ لوگوں نے جو مناۃ کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے اور مناۃ ایک بت تھا مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم صفا مروہ کا طواف مناۃ کی بزرگی کے خیال سے نہیں کرتے تھے[6] پھر اسی طرح حدیث بیان کی جیسے اوپر گزری۔

باب فاسجدوا للہ واعبدوا کی تفسیر

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہا ہم سے

[1] فلا جناح علیہ ان یطوف بہما سے تو یہ نکلتا ہے اگر کوئی صفا مروے کا طواف نہ کرے تب بھی کوئی قباحت نہیں۔ [2] مشلل ایک مقام کا نام تھا قدید میں منات بت وہیں نصب تھا۔ [3] صفا اور مروے پر دوسرے دو بت تھے اساف اور نائلہ۔ [4] اس کو ذہلی اور طحاوی نے وصل کیا۔ [5] اس کو طبری نے وصل کیا۔ [6] اب آپ کیا حکم دیتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور آدمیوں اور جنوں نے بھی سجدہ کیا عبدالوارث کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی ایوب سے روایت کیا[1] اور اسماعیل بن علیہ نے اپنی روایت میں ابن عباس رضؓ کا ذکر نہیں کیا[2]

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ فِيْهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ اِلَّا رَجُلًا رَاَيْتُهُ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَاَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ۔

ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا مجھ کو ابو احمد زبیری نے خبر دی کہا ہم کو اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید نخعی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا سب سے پہلے جو سجدے والی سورت اتری وہ سورہ والنجم تھی ابن مسعود رضؓ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے جتنے لوگ بیٹھے تھے (مسلمان اور مشرک) سب نے سجدہ کیا مگر ایک شخص امیہ بن خلف نے کیا کیا مٹھی بھر مٹی لی منہ سے لگا لی اس پر سجدہ کیا میں نے دیکھا اس کے بعد یہ شخص کفر کی حالت میں (بدر کے دن) مارا گیا[3]

سُوْرَةُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

سورۂ اقتربت الساعۃ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

قَالَ مُجَاهِدٌ مُّسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ مُّزْدَجَرٌ مُّتَنَاهٍ وَّازْدُجِرَ فَاسْتُطِيْرَ جُنُوْنًا دُسُرٍ اَضْلَاعُ السَّفِيْنَةِ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ يَقُوْلُ كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِّنَ اللّٰهِ مُحْتَضَرٌ

مجاہد نے کہا[4] مستمر کا معنے جانے والا باطل ہونے والا۔ مزدجر بے انتہا جھڑکنے والے تنبیہ کرنے والے وازدجر دیوانہ بنایا گیا بھڑکا گیا) دسر کشتی کے تختے (یا کیلیں یا رسیاں) جزاء لمن کان کفر یعنی یہ عذاب اللہ کی طرف سے بدلہ تھا اس شخص کا جس کی

---

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا، [2] بلکہ مرسلاً عکرمہ سے روایت کی اور اس سے حدیث میں کوئی قدح نہیں ہوتا کس لیے کہ عبدالوارث اور ابراہیم بن طہمان دونوں ثقہ ہیں اور دونوں نے اس کو وصل کیا ہے اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہے، [3] بعضوں نے کہا یہ شخص ولید بن مغیرہ یا سعید بن عاص یا مطلب بن ابی وداعہ یا ابو لہب تھا، [4] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

يَحْضُرُونَ الْمَاءَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِينَ النَّسَلَانُ الْخَبَبُ السِّرَاعُ وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطَى فَعَاطَهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا الْمُحْتَظِرِ كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ ازْدُجِرَ افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ كُفِرَ فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ مُسْتَقِرٌّ عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْأَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ

انہوں نے ناقدری کی تھی یعنے نوح کی[1] کل شرب محتضر یعنی ہر فریق اپنی باری پر پانی پینے کو آئے مہطعین اے الداع سعید بن جبیر نے کہا[2] یعنے ڈرتے ہوئے عربی زبان میں دوڑنے کو نسلان خبب سراع کہتے ہیں اوروں نے کہا فتعاطی یعنے ہاتھ چلایا اُس کو زخمی کیا کھشیم المحتضر کا معنے جیسے ٹوٹی جلی ہوئی باڑ[3] ازدجر ماضی مجہول کا صیغہ ہے باب افتعال سے اس کا مجرد زجرت ہے جزاء لمن کان کفر یعنے ہم نے نوح اور ان کی قوم والوں کے ساتھ جو سلوک کیا یہ اس کا بدلہ تھا جو نوح اور اُن کے ایماندار ساتھ والوں کے ساتھ (کافروں کی طرف سے) کیا گیا تھا مستقر جما رہنے والا عذاب[4] اشر شر سے نکلا ہے جس کا معنے اترانا غرور کرنا۔

بَابٌ ۳۸۴ قَوْلِهِ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا

باب وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا کی تفسیر

۴۴۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ اور سفیان ثوری (یا سفیان بن عیینہ) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو معمر (عبداللہ بن سخرہ) سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا ایک ٹکڑا نیچے آ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے جو اس وقت موجود تھے) فرمایا دیکھو گواہ رہنا[5]

۴۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو عبداللہ بن ابی نجیح نے خبر دی انہوں نے

---

[1] یا کافروں کا ڈبانا اور نوح کا بچانا نوح کے نیک اعمال کا ثواب تھا جس کی کافروں نے ناشکری کی تھی یہ دونوں توجیہیں مشہور قرأت پر ہیں یعنے جب کُفِرَ پڑھو مجہول صیغہ سے فریابی نے مجاہد سے یوں نقل کیا ہے لمن کان کفر باللہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کَفَرَ بہ صیغہ معروف پڑھا ہے اس قرأت میں معنی صاف ہے۔ [2] اس کو ابن منذر نے وصل کیا، [3] یا لونی جو دیوار سے جھڑتی ہے یا جلی ہوئی راکھ، [4] جو اُن کو دوزخ تک پہنچا کر رہے گا، [5] ایک روایت میں ہے آپ نے ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا دیکھو گواہ رہیو یعنی یہ ایک بڑا معجزہ ہے کیونکہ دوسرے پیغمبروں کے معجزے اجرام علویہ تک نہیں پہنچے تھے۔ ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَیْنِ فَقَالَ لَنَا اشْھَدُوْا اشْھَدُوْا۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنِیْ بَکْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِیْ زَمَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ سَاَلَ اَھْلُ مَکَّۃَ اَنْ یُّرِیَھُمْ اٰیَۃً فَاَرَاھُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَیْنِ۔

مجاہد سے روایت کی انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جس وقت چاند پھٹا اُس وقت ہم آنحضرتؐ کے پاس موجود تھے چاند برابر دو ٹکڑے ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو گواہ رہو گواہ رہو۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن مسعود رضہ سے، انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا تھا[1]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد بغدادی نے کہا ہم سے شیبان تیمی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرت سے یہ درخواست کی ہم کو کوئی نشانی دکھلاؤ آپ نے چاند کا پھٹنا ان کو دکھلایا۔[2]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا[2]

[1] اس سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں وانشق القمر کا یہ معنی ہے کہ قیامت کے قریب چاند پھٹے گا حذیفہ نے یوں پڑھا ہے وقد انشق القمر جس کے معنے یہ ہیں چاند پھٹ چکا معلوم ہوا کہ چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی تھا اور نشانی کے ساتھ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی تھا، [2] قسطلانی نے کہا یہ پانچ حدیثیں ہیں جو شق القمر کے باب میں وارد ہیں تین شخص ان کے راوی ہیں ابن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور انسؓ عبداللہ بن مسعود صرف رویت کے گواہ ہیں باقی انس تو اُس وقت مدینہ میں تھے اُن کی عمر پانچ چار برس کی ہوگی اور ابن عباس تو اس وقت تک پیدا بھی نہیں ہوئے تھے لیکن اُن کے سوا اور ایک جماعت صحابہؓ نے بھی شق القمر کا واقعہ نقل کیا ہے، مترجم کہتا ہے اگر شق القمر نہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اترتا کہ چاند پھٹ گیا تو سب کے سب قرآن کو غلط سمجھتے اسلام سے پھر جاتے بس یہی ایک دلیل اس واقعہ کے ثبوت کے لیے کافی ہے اور اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں کہ ماضی بمعنی مستقبل ہے جیسے ونفخ فی الصور وجاء ربک والملک صفا صفا میں اس لیے کہ جو کام آئندہ ممکن الوقوع ہے اس کا زمانہ ماضی میں بھی واقع ہونا ممکن ہے جب سچے شخص اس کے وقوع کی گواہی دیں اب یہ کہنا کہ اجرام علویہ قابل خرق والتیام نہیں ہیں ایک خود رائے شخص ارسطو کی تقلید ہے جس نے اس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی اگر ارسطو کو یہ معلوم ہوتا کہ مرکز عالم آفتاب ہے اور زمین بھی ایک سیارہ اور اجرام علوی میں داخل ہے چاند باقی آئندہ صفحہ پر [3] جو خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے ۱۲ منہ

باب ۳۸۵ قَوْلِهٖ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ، وَلَقَدْ تَّرَكْنَاهَا اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ قَتَادَةُ اَبْقَى اللّٰهُ سَفِيْنَةَ نُوْحٍ حَتّٰى اَدْرَكَهَا اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ،

باب تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر ولقد ترکناھا اٰیة فھل من مدکر کی تفسیر۔

قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے نوح کی کشتی کو (دنیا میں) قائم رکھا یہانتک کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے بھی اس کو (جودی پہاڑ پر) دیکھ لیا۔ [1]

۸۴۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں پڑھتے تھے فھل من مدکر۔ [2]

باب ۳۸۶ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا هَوَّنَّا قِرَاءَتَهٗ ۔

باب ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر کی تفسیر مجاہد نے کہا یسرنا کا معنے یہ ہے کہ ہم نے اس کا پڑھنا آسان کیا [3]

۸۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یوں پڑھتے تھے فھل مدکو (دال مہملہ سے)

باب ۳۸۷ قَوْلِهٖ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۔

باب اعجاز نخل منقعر فکیف کان عذابی ونذر کی تفسیر

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ زمین کا تابع ہے اور اس میں بڑے بڑے غار موجود ہیں تو ایسی بے وقوفی کی بات نہ کہتا زمین قابل خرق والتیام ہے چاند قابل خرق والتیام نہیں یہ کیا معنے خود سورج قابل خرق والتیام ہے بہت سے حکیم کہتے ہیں کہ زمین سورج ہی کا ایک ٹکڑا ہے جو الگ ہو کر آرہا اور اپنے ثقل کی وجہ سے سورج اتنے فاصلہ پر تھما ہوا ہے رہا یہ امر کہ تم نے اپنی عمر اجرام علویہ کا خرق والتیام نہیں دیکھا تو تم کیا تمہاری عمر کیا پشہ کے داند کہ خانہ از کے ست ،، (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ابن ابی حاتم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اس کے بعد کی کئی کشتیاں گل کر راکھ ہوگئیں ، [2] دال مہملہ سے جیسے مشہور قرأت ہے بعضوں نے ذال معجمہ سے پڑھا ہے [3] اس کو فریابی نے وصل کیا قسطلانی نے کہا یعنی اس کے الفاظ ہم نے سہل رکھے اور اس کا مطلب آسان کیا یہ اللہ جل جلالہ کا فضل وکرم ہے کہ قرآن اور حدیث کے مطلب اس نے سہل اور آسان رکھے ہیں تاکہ عام اور خاص سب ان کے مطلب سمجھ لیں اور ان پر عمل کر سکیں اور اس زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ نے اور آسانی فرمادی کہ قرآن و حدیث کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرا دیا اب عرب کے سوا دوسرے ملک والے بھی قرآن و حدیث کا مطلب بخوبی سمجھ سکتے ہیں ، ۱۲ منہ

۸۴۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا سَاَلَ الْاَسْوَدَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اَوْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ یَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ دَالًا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے سنا کہ ایک شخص (نام نامعلوم) اسود سے پوچھ رہا تھا (سورۂ قمر میں) فہل من مدکر (دال مہملہ سے) ہے یا مذکر (ذال مہملہ سے) انہوں نے کہا میں نے تو عبداللہ بن مسعود کو یوں پڑھتے سنا فہل من مدکر اور (عبداللہ بن مسعود کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فہل من مدکر دال مہملہ سے پڑھتے تھے۔

بَابُ ۳۸۸ قَوْلِهٖ فَكَانُوْا كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

باب فکانوا کھشیم المحتظر ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر کی تفسیر

۸۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ الْاٰیَةَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد (عثمان) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فہل مدکر (دال مہملہ سے) پڑھا۔

بَابُ ۳۸۹ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ۔

باب ولقد صبحھم بکرۃ عذاب مستقر فذوقوا عذابی ونذر کی تفسیر

۸۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

ہم سے محمد بشار (یا محمد بن مثنیٰ) نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے یوں پڑھا فہل من مدکر (دال مہملہ سے)

بَابُ ۳۹۰ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

باب ولقد اھلکنا اشیاعکم فھل من مدکر کی تفسیر

۸۵۲ - حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّذَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یوں پڑھا فہل من مذکر (ذال معجمہ سے) تو آپ نے فرمایا فہل من مدکر (دال مہملہ سے)۔

بَابٌ ۳۹۱ قَوْلُهُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

۸۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔

بَابٌ ۳۹۲ قَوْلُهُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يَعْنِي مِنَ الْمَرَارَةِ۔

۸۵۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ

باب سیھزم الجمع ویولون الدبر کی تفسیر

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے دوسری سند اور محمد سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے انہوں نے وہیب سے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن ایک خیمہ میں تھے آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ میں چاہتا ہوں تو اپنا عہد اور وعدہ پورا فرمائے[1] یا اللہ تیری مرضی اگر تو چاہے تو (ان تھوڑے سے مسلمانوں کو بھی ہلاک کر دے) پھر آج سے تیرا پوجا نہیں رہنے کا[2] ابو بکر صدیقؓ نے آنحضرت کا ہاتھ تھام لیا اور کہا یا رسول اللہ بس کیجیے آپ نے اپنے پروردگار سے مانگنے کی حد کر دی (بہت التجا کی) آنحضرتؐ اس روز (زرہ پہنے ہوئے چل پھر رہے تھے (یہ دعا کر کے) آپ ڈیرے سے باہر نکلے یہ آیت پڑھتے جاتے تھے سیھزم الجمع ویولون الدبر الایۃ

باب بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر کی تفسیر۔ امر مرارۃ سے نکلا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی اُن کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یوسف بن مالک نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت ام المؤمنین عائشہؓ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں یہ آیت اتری بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر

---

[1] عہد یہ تھا کہ ایمان دار بندے غالب ہوں گے وعدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دو میں سے ایک عطا فرمانے کا وعدہ کیا تھا یا تو قافلہ ملے گا یا کافروں پر فتح حاصل ہوگی۔ [2] بلکہ سب طرف بتوں اور اتاروں اور ٹھاکروں ہی کا پوجا ہونے لگے گا۔ اس قسم کی دعا مانگنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو سزاوار تھا جو اللہ جل جلالہ کے محبوب خاص تھے اور کسی کی مجال نہیں جو بارگاہ احدیت میں اس طرح سے عرض کرے ۱۲ منہ

الْعَيْبِ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

اس وقت میں ایک چھوکری کتی کھیل رہی تھی۔

۸۵۵ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ

مجھ سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد بن مہران حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ایک ڈیرے میں یوں دعا کی یا اللہ میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں تو اپنا عہد اور وعدہ پورا کرے یا اللہ تیری مرضی تو چاہے تو پھر آج سے کوئی تجھ کو نہ پوجے گا ابوبکر صدیقؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ بس کیجیے پروردگار سے دعا کرنے کی حد ہو چکی آپ زرہ پہنے ہوئے ڈیرے سے برآمد ہوئے یہ آیت پڑھتے جاتے تھے۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِحُسْبَانٍ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى وَقَالَ غَيْرُهُ وَأَقِيْمُوا الْوَزْنَ يُرِيْدُ لِسَانَ الْمِيْزَانِ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ وَالرَّيْحَانُ وَرَقُهُ وَالْحَبُّ الَّذِيْ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ يُرِيْدُ الْمَأْكُوْلَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيْجُ الَّذِيْ لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الْعَصْفُ التِّبْنُ

سورۂ الرحمٰن کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

مجاہد نے کہا بحسبان یعنے چکی کی طرح گھوم رہے[1] اوروں نے کہا واقیموا الوزن کا معنے یہ ہے کہ ترازو کی زبان سیدھی رکھو (یعنے برابر تولو) عصف کہتے ہیں کھیتی کی اُس پیداوار (سبزے) کو جس کو پکنے سے پہلے کاٹ لیں یہ تو عصف کے معنے ہوئے اور یہاں ریحان سے کھیتی کے پتے اور دانے جن کو کھاتے ہیں اور ریحان وہ پکا غلہ جس کو (کچا) نہیں کھاتے اوروں نے کہا عصف گیہوں کے پتے ضحاک نے کہا[2] عصف بھوسا جو جانور کھاتے ہیں، ابو مالک غفاری (تابعی) نے کہا عصف کھیتی کا وہ سبزہ جو پہلے پہل اگتا ہے کسان لوگ اس کو ہبور رموکے، کہتے ہیں مجاہد نے کہا عصف[3] گیہوں کا پتہ اور ریحان روزی مارج آگ کی

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، [2] اس کو ابن منذر نے وصل کیا، [3] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْعَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ تُسَمِّيهِ النَّبَطُ هَبُورًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ لَا يَبْغِيَانِ لَا يَخْتَلِطَانِ الْمُنْشَآتُ مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَآةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَالْفَخَّارِ كَمَا يُصْنَعُ الْفَخَّارُ الشُّوَاظُ لَهَبٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ يُعَذَّبُونَ بِهِ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ صَلْصَالٍ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ يُقَالُ صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ وَقَالَ

لپٹ (لو) زرد یا سبز جو آگ روشن کرنے پر اوپر چڑھتی ہے بعضوں نے مجاہد سے روایت کی[1] رب المشرقین و رب المغربین میں مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی مشرق اور مغربین سے اور گرمی کی مغرب مراد ہے لا یبغیان مل نہیں جاتے المنشآت وہ کشتیاں جن کا بادبان اوپر اٹھایا گیا ہو وہی دور سے پہاڑ کی طرح معلوم ہوتی ہیں اور جن کشتیوں کا بادبان نہ چڑھا جائے ان کو منشآت نہیں کہیں گے مجاہد نے کہا[2] کالفخار یعنے جیسے ٹھیکرا بنایا جاتا ہے الشواظ آگ کا شعلہ (جس میں دھواں ہو) نحاس پیتل جو گلا کر دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائے گا ان کو اس سے عذاب دیا جائے گا خاف مقام ربہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی آدمی گناہ کرنے کا قصد کرے پھر اپنے پروردگار کو یاد کر کے اس سے باز آجائے مدھامتان بہت شادابی کی وجہ سے کالے (یا سبز) ہو رہے ہوں گے صلصال وہ گارا (کیچڑ) جس میں ریت ملائی جائے وہ ٹھیکری کی طرح کھنکھنانے لگے بعضوں نے کہا صلصال بدبودار کیچڑ جیسے کہتے ہیں صل اللحم یعنی گوشت بدبودار ہو گیا سڑ گیا[3] جیسے صرالباب دروازے نے بند کرتے وقت آواز دی اور صرصر الباب[4] اور کبکبتہ فاکھۃ ونخل ورمان یعنی وہاں میوہ ہو گا اور کھجور اور انار اس آیت سے بعضوں نے (امام ابو حنیفہؒ نے) یہ نکالا ہے کہ کھجور اور انار میوہ نہیں ہیں[5] عرب لوگ تو ان دونوں میووں میں شمار کرتے ہیں اب رہا نخل اور رمان کا عطف فاکھہ[6] پر تو وہ

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا [2] اس کو بھی فریابی نے وصل کیا۔ [3] اس کو مضاعف کر کے صلصل کر دیا، [4] اسی کو مضاعف کر لیتے ہیں [5] بلکہ غذا ہیں آدمی ان پر گزارہ کر سکتا ہے تو اگر کسی نے قسم کھائی میں میوہ نہیں کھاؤں گا اور کھجور یا انار کھایا حانث نہ ہوگا یہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے اور دوسرے علماء کے نزدیک حانث ہو گا وہ کہتے ہیں عرب لوگ کھجور اور انار کو بہترین میوہ یعنے فاکھۃ سمجھتے ہیں اور قرآن میں جو فاکہ کے بعد ان میں تخصیص کی یہ اس وجہ سے نہیں کہ یہ دونوں فاکہ نہیں ہیں بلکہ زیادتی فضیلت اور شرف کے لیے کہ فاکہ کے ساتھ دوا اور غذا بھی ہیں [6] جس سے امام ابو حنیفہ نے یہ سمجھا کہ وہ فاکہ نہیں ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی

بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَفْنَانٍ أَغْصَانٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنٰى قَرِيبٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فَبِأَيِّ آلَاءِ نِعَمِهِ وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ آخَرِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرْزَخٌ حَاجِزٌ الْأَنَامُ الْخَلْقُ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ ذُو الْجَلَالِ ذُو الْعَظَمَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ يُقَالُ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ

ایسا ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا حافظوا علے الصلوات و الصلوۃ الوسطی تو پہلے سب نمازوں کی محافظت کا حکم دیا صلوۃ وسطی بھی اُن میں آگئی پھر صلوۃ وسطے کو (عطف کر کے) دوبارہ بیان کیا اس سے غرض یہ ہے کہ اس کا اور زیادہ خیال رکھو ایسے ہی یہاں بھی نخل اور رمان فاکہہ میں آگئے تھے مگر ان کی عمدگی کی وجہ سے دوبارہ ان کا ذکر کیا جیسے اس آیت میں فرمایا الم تران اللہ یسجد لہ من فی السمٰوت ومن فی الارض پھر اس کے بعد فرمایا وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب حالانکہ یہ دونوں من فی السمٰوت ومن فی الارض میں آگئے تھے اوروں نے (مجاہد یا ابوحنیفہ کے سوا) کہا افنان کا معنے شاخیں (ڈالیاں) وجنا الجنتین دان یعنے دونوں باغوں کا میوہ قریب ہوگا[1] اور حسن بصریؒ نے کہا[2] فبای الاء یعنی اُس کی کون کونسی نعمتوں کو اور قتادہ نے کہا[3] ربکما میں جن اور آدمیوں کی طرف خطاب ہے اور ابوالدرداء نے کہا[4] کل یوم ھو فی شان کا مطلب یہ ہے کسی کا گناہ بخشتا کسی کی تکلیف دور کرتا ہے کسی قوم کو بڑھاتا ہے کسی قوم کو گھٹاتا ہے[5] اور ابن عباسؓ نے کہا برزخ سے آڑ مراد ہے انام خلقت نضاختان خیر اور برکت بھاریں ہیں ذوالجلال بزرگی والا اوروں نے کہا مارج خالص انگار (جس میں دھواں نہ ہو) عرب لوگ کہتے ہیں۔ مرج الامیر رعیتہ یعنے حاکم نے اپنی رعیت کا خیال چھوڑ دیا ایک کو ایک ستا رہے ہیں مریج (جو سورہ قاف میں ہے) اس کا معنے گڈمڈ ملا ہوا مرج البحران یعنے دونوں دریا مل گئے ہیں یہ مرجت دابتک سے

[1] نزدیک سے توڑ لیا جائے گا درخت پر چڑھنے کی ضرورت نہ پڑے گی ۱۲ [2] اس کو طبری نے وصل کیا، [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [4] اس کو ابن حبان اور ابن ماجہ نے وصل کیا، [5] کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو چنگا کرتا ہے کسی کو بیمار بناتا ہے کسی کو سرفراز کرتا ہے کسی کو ذلیل بناتا ہے غرض ہر روز اس کے نئے نئے احکام ظاہر ہوتے ہیں گو اس نے ہر ایک ہونے والی بات ازل میں لکھ دی تھی مگر ان کا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے ان کو شئون الٰہیہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

مَرِيجٍ مُلْتَبِسٍ مَرَجَ اخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ
مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا
سَنَفْرُغُ لَكُمْ سَنُحَاسِبُكُمْ لَا يَشْغَلُهُ
شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي
كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَأَتَفَرَّغَنَّ
لَكَ وَمَا بِهِ شُغْلٌ يَقُولُ لَآخُذَنَّكَ
عَلَى غِرَّتِكَ،

باب ۳۹۳ قَوْلِهِ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ

۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ
آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا
وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا
إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي
جَنَّةِ عَدْنٍ،

باب ۳۹۴ قَوْلِهِ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُورٌ سُودُ الْحَدَقِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ مَحْبُوسَاتٌ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ
وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ قَاصِرَاتٌ لَا يَبْغِينَ
غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ-

۸۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ

نکلا ہے یعنے تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا سنفرغ لکم ہم عنقریب تمہارا
حساب کریں گے یہاں فراغت کا معنی انہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
کو کوئی چیز دوسری چیز کی طرف خیال رکھنے سے باز نہیں رکھ
سکتی یہ ایک محاورہ ہے جو عرب لوگوں میں مشہور ہے کوئی
شخص بیکار رہتا ہے اس کو فرصت ہوتی ہے لیکن ڈرانے کے لیے
دوسرے سے کہتا ہے اچھا میں تیرے لیے فراغت کروں گا یعنے
دفعتہ جب تو غافل ہوگا تجھ کو سزا دوں گا۔

باب ومن دونهما جنتان کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیزؒ
بن عبدالصمد عمی نے کہا ہم سے ابوعمران جونی نے انہوں نے
ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ
اشعریؓ سے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت میں)
دو باغ چاندی کے ہوں گے اُن کے برتن سامان بھی سب
چاندی کے اور دو باغ سنہری اُن کے برتن سامان سب سونے کے
اور جنت العدن والوں میں اور ان کے پروردگار میں ایک جلال کی
چادر حائل ہوگی جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی ورنہ (ہر وقت)
اُس کو دیکھتے رہتے۔

باب حور مقصورات فی الخیام کی تفسیر

ابن عباس نے کہا حور کا معنے کالی آنکھوں والی اور مجاہد نے کہا
مقصورات کا معنے ان کی نگاہ اور جان اپنے شوہروں پر رکی ہوگی
اپنے خاوند کے سوا اور کسی پر آنکھ نہیں ڈالنے کی، قاصرات کا معنے
اپنے خاوند کے سوا اور کسی کی خواہش مند نہ ہوں گی۔

ہم سے محمد بن مثنےٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن
عبدالصمد نے کہا ہم سے ابوعمران جونی نے انہوں نے

؎۱ اس کو ابن منذر نے وصل کیا، ؎۲ اس کو فریابی نے وصل کیا، ۱۲منہ رحمہ اللہ تعالےٰ

الجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ،

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ زُلْزِلَتْ بُسَّتْ فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ الْمَخْضُودُ الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ مَنْضُودٍ الْمَوْزُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ ثُلَّةٌ أُمَّةٌ يَحْمُومٍ دُخَانٌ أَسْوَدُ يُصِرُّونَ يُدِيمُونَ الْهِيمُ الْإِبِلُ الظِّمَاءُ لَمُغْرَمُونَ لَمُلْزَمُونَ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَرَيْحَانٌ الرِّزْقُ وَنُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُونَ تَعْجَبُونَ عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ

ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک خیمہ ہوگا خول دار موتی کا جس کا عرض ساٹھ کوس کا ہوگا اُس کے ہر کونے میں مسلمان کی بی بیاں بیٹھی ہوں گی ایک بی بی دوسری بی بی کو دکھلائی بھی نہیں دے گی اور مسلمان ان سب پاس پھرتا رہے گا (ہر ایک سے مزے اڑاتا رہے گا) اور بہشت میں دو باغ چاندی کے ہوں گے جن کے برتن سامان سب چاندی کے اور دو باغ سونے کے ہوں گے جس کے برتن سامان سب سونے کے اور جنت العدن والوں کو اللہ کے دیدار میں صرف ایک جلال کی چادر حائل ہوگی جو اُس کے (مبارک) منہ پر پڑی ہوگی۔

سورہ واقعہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا رُجت کا معنے ہلائی جائے گی[2] بُسّت چور چور کیے جائیں گے اور ستو کی طرح لت کر دیے جائیں گے المخضود بوجھ سے لدے ہوئے یا جن میں کانٹا نہ ہو منضود موز کیلا، عُرب اپنے اپنے خاوندوں کی پیاریاں ثلۃ امت گروہ یحموم کالا دھواں یصرون ہٹ کرتے تھے ہمیشہ کرتے تھے الھیم پیاسے اونٹ لمغرمون ٹوٹے میں آگئے ڈنڈ ہوا روح بہشت آرام راحت ریحان رزق روزی وننشاکم فیما لاتعلمون یعنے جس صورت میں ہم چاہیں تم کو پیدا کریں مجاہد کے سوا اوروں نے کہا تفکھون کا معنے تعجب کرتے رہ جاؤ عربا مثقلۃ (یعنے بہ ضمہ را) عروب کی جمع جیسے صبور کی جمع صبر آتی ہے (عروب خوبصورت پیاری عورت)

[1] یہ عجیب الاثر سورت ہے جو کوئی اس کو ہر روز ایک بار پڑھتا رہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا دولت اور تونگری چاہنے والو ادھر آؤ سورہ واقعہ کو اپنا ورد کرلو امیر بن جاؤ گے اور قبر کے عذاب سے بچنے کے لئے سورۂ ملک یعنے تبارک الذی ہر شب کو پڑھ لیا کرو دین اور دنیا دونوں کی بھلائی ان دو سورتوں سے حاصل کرو۔ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا۔

مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ فِي خَافِضَةٌ لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ مَوْضُونَةٍ مَنْسُوجَةٍ وَمِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ لَا آذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى مَسْكُوبٍ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مُتْرَفِينَ مُتَمَتِّعِينَ مَا تُمْنُونَ هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ لِلْمُقْوِينَ لِلْمُسَافِرِينَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ بِمُحْكَمِ الْقُرْآنِ وَيُقَالُ بِمَسْقِطِ النُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ مُدْهِنُونَ مُكَذِّبُونَ مِثْلُ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ فَسَلَامٌ لَكَ أَيْ مُسَلَّمٌ لَكَ أَنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا كَمَا تَقُولُ أَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ إِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ تُورُونَ تَسْتَخْرِجُونَ أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ

مکہ والے ایسی عورت کو عربہ اور مدینہ والے غنجہ اور عراق والے شکلہ کہتے ہیں خافضۃ ایک قوم کو نیچا دکھانے والی یعنے دوزخ میں لے جانے والی رافعۃ ایک قوم کو بلند کرنے والی یعنے بہشت میں لے جانے والی موضونۃ سونے سے بنے ہوئے اسی سے نکلا ہے وضین الناقۃ یعنے اونٹنی کا زیر بند (تنگ) [1] آب خوردہ جس میں ٹونٹی اور کنڈا نہ ہو (اکواب جمع ہے) ابریق وہ کوزہ جس میں ٹونٹی کنڈا ہو اباریق اس کی جمع ہے مسکوب بہتا ہوا (جاری) فرش مرفوعۃ اونچے اونچے (یعنے) ایک کے اوپر ایک (تلے اوپر) بچھائے گئے مترفین کا معنے آسودہ آرام پرورد ہ تھے ما تمنون نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو متاعا للمقوین مسافروں کے فایدے کے لیے یہ قیّ سے نکلا ہے قیّ کہتے ہیں بے آب وگیاہ میدان کو بمواقع النجوم سے قرآن کی محکم آتیں مراد ہیں بعضوں نے کہا تارے ڈوبنے کے مقامات مواقع جمع ہے اس کا واحد موقع دونوں کا (ایک) مضاف ہوں ایک ہی معنے ہے مدھنون جھٹلانے والے جیسے اس آیت میں ہے ودوالوتدھن فیدھنون فسلام لک من اصحاب الیمین کا یہ معنے ہے مسلم لک انک من اصحاب الیمین یعنی یہ بات مان لی گئی سچ ہے کہ تو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے توان کا لفظ گرا دیا گیا مگر اس کا معنے قائم رکھا گیا اس کی مثال یہ ہے مثلاً کوئی کہے میں اب تھوڑی دیر میں سفر کرنے والا ہوں اور تو اس سے کہے انت مصدق انک مسافر عن قلیل سلام کا لفظ بطور دعا کے مستعمل ہوتا ہے اگر مرفوع ہو جیسے فسقیا نصب کے ساتھ دعا کے معنوں میں آتا ہے یعنے اللہ تجھ کو سیراب کرے [2] تورون سلگاتے ہو آگ نکالتے ہو اوریت سے

[1] وہ بھی بنا ہوا ہوتا ہے، [2] اسی طرح سلام پیش کے ساتھ دعا کے معنوں میں آتا ہے یعنے تم سلامت رہو اگر سلاماً ہو یعنے نصب سے تب دعا کے معنے نہیں ہو سکتے گو سلاماً نصب سے اس مقام میں کوئی قرات نہیں ہے،

لَغْوًا بَاطِلًا تَأْثِيمًا كَذِبًا

یعنے میں نے سکھایا لغوا باطل جھوٹ تاثیما جھوٹ غلط

بَابُ ٣٩٥ قَوْلِهِ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ،

باب وظل ممدود کی تفسیر

٨٥٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ،

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچاتے تھے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک اتنا بڑا درخت ہے (طوبیٰ) جس کے سایہ میں اگر سو برس تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہ ہو تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدود[1]

سُورَةُ الْحَدِيدِ

سورہ حدید کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ مُعَمَّرِينَ فِيهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ مَوْلَاكُمْ أَوْلَى بِكُمْ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا أَنْظِرُونَا انْتَظِرُونَا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

مجاہد نے کہا جعلکم مستخلفین فیہ یعنے جس میں تم کو بسایا یا جانشین کیا آباد کیا[2] من الظلمات الی النور یعنے گمراہی سے ہدایت کی طرف ومنافع للناس یعنے لوہے سے سپر بن ہتھیار بناتے ہو مولاکم یعنے آگ تمہارے زیادہ سزاوار ہے لئلا یعلم رلا زائد ہے، الظاہر علم کے رو سے الباطن علم کے رو سے[3] انظرونا[4] بفتح ہمزہ کسرۂ ظا ایک قرات ہے، ہمارا انتظار کرو[5]

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ

سورۂ مجادلہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُحَادُّونَ يُشَاقُّونَ اللَّهَ كُبِتُوا أُخْزُوا مِنَ الْخِزْيِ اسْتَحْوَذَ غَلَبَ،

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

مجاہد نے کہا یحادون اللہ کا معنے اللہ کی مخالفت کرتے ہیں کبتوا ذلیل کیے گئے استحوذ غلب ہوگیا۔

---

۱ یعنے پھیلا ہوا سایہ یہ سایہ سورج کا نہیں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ کے نور کا سایہ ہوگا ربیع نے کہا عرش کا سایہ ہوگا کیوں کہ بہشت میں سورج نہیں وہاں سب ٹھنڈا ہی ٹھنڈا ہے، ۲ اس کو فریابی نے وصل کیا، ۳ بعضوں نے کہا ظاہر ہے دلیلوں کی رو سے اور باطن ہے اپنی ذات سے کیونکہ حواس سے اس کی ذات کا ادراک نہیں ہو سکتا، ۴ مشہور قرات انظرونا ہے، ۵ اس کو فریابی نے وصل کیا،

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْجَلَاءُ الْإِخْرَاجُ مِنْ أَرْضٍ إِلٰى أَرْضٍ

۸۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوْا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ

۸۶۰ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ

بَابُ ۳۹۶ قَوْلِهِ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً۔

۸۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

سورۂ حشر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

جلاء کہتے ہیں ایک سے دوسرے ملک کی طرف نکال دینے کو۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابوبشر (جعفر) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے سورۂ برأت کو سورۂ توبہ کہا انہوں نے کہا یہ سورت توبہ کی ہے یا فضیحت کرنے والی [1] اس سورت میں برابر یہی اترتا رہا بعضے لوگ ایسے ہیں بعضے لوگ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگوں کو گمان ہوا یہ سورت کسی کا ذکر نہیں چھوڑنے کی میں نے سورۂ انفال کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا یہ سورت جنگ بدر کے باب میں اتری میں نے کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یہ سورت بنی نضیر یہودیوں کے باب میں اتری۔

ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یوں کہہ سورۂ بنی نضیر

باب ما قطعتم من لینۃ کی تفسیر لینہ کہتے ہیں عجوہ اور برنی کے سوا کھجور کے دوسرے درختوں کو۔ [2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیے ان کو کٹوا ڈالا انہی درختوں کے باغ کو بویرہ کہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

---

[1] اس نے تمام لوگوں کے عیب کھول دیے۔ [2] عجوہ اور برنی دونوں عمدہ قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں ان کے درخت کو لینہ نہیں کہتے۔

قَائِمَةً عَلٰی اُصُولِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ۔

باب ۳۹۷ قَوْلِهٖ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُولِهٖ

۸۶۲ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُولِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

باب ۳۹۸ قَوْلِهٖ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

۸۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِي اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَلَغَنِي اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِي لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی

ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفسقین۔

باب ما افاء اللہ علی رسولہ کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے بن لڑے بھڑے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دلا دیے مسلمانوں نے اُن پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے دھینگ نہیں کی، اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گنے جاتے تھے آپ کیا کرتے تھے ان میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے تھے اور جو باقی رہتا اس کو جہاد کے سامان کی تیاری ہتھیار اور گھوڑوں وغیرہ میں خرچ کرتے۔

باب وما اتاکم الرسول فخذوہ کی تفسیر

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گدنا گودنے والی اور گدانے والی اور خوبصورتی کے لیے چہرے کے بال نکالنے والی دانتوں کو (سوہن سے) جدا کرنے والی[1] عورتوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں یہ حدیث بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا، اُس کی کنیت ام یعقوب تھی) خیر وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی کہنے لگی مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے انہوں نے کہا بیشک میں تو

[1] سوہن سے اکثر عمر والی عورتیں دانتوں کو جدا کر کے جوان بنتی ہیں،

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ ھُوَ فِیْ کِتَابِ اللہِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ کُنْتِ قَرَأْتِیْہِ لَقَدْ وَجَدْتِیْہِ اَمَا قَرَأْتِ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاِنَّہٗ قَدْ نَھٰی عَنْہُ قَالَتْ فَاِنِّیْٓ اَرٰی اَھْلَکَ یَفْعَلُوْنَہٗ قَالَ فَاذْھَبِیْ فَانْظُرِیْ فَذَھَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِہَا شَیْئًا فَقَالَ لَوْ کَانَتْ کَذٰلِکَ مَا جَامَعْتُنَا۔

ضرور اُس پر لعنت کروں گا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں اُس پر لعنت آئی ہے وہ عورت کہنے لگی میں نے تو سارا قرآن جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے پڑھ ڈالا اس میں تو کہیں ان عورتوں پر لعنت نہیں آئی ہے عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہا اگر تو قرآن کو (جیسا سمجھ کر پڑھنا چاہیے) پڑھتی تو ضرور یہ مسئلہ پاتی کیا قرآن میں تو نے یہ نہیں پڑھا کہ پیغمبر جس بات کا تم کو حکم دے اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو اس نے کہا ہاں یہ آیت تو قرآن میں ہے عبداللہ نے کہا بس آنحضرتؐ نے ان باتوں سے منع کیا ہے[1] وہ عورت کہنے لگی تمہاری بی بی بھی تو یہ کام کرتی ہے انہوں نے کہا اچھا جا دیکھ جب وہ گئی تو وہاں کوئی بات نہ پائی عبداللہ نے کہا اگر میری عورت ایسے کام کرتی تو بھلا میرے ساتھ رہ سکتی تھی[2]

۸۶۴ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ ذَکَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِیْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللہِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَۃَ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنِ امْرَاَۃٍ یُّقَالُ لَہَا اُمُّ یَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللہِ مِثْلَ حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمان بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن عابس سے منصور کی روایت بیان کی انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ لگانے والی پر لعنت کی عبدالرحمن بن عابس نے کہا میں نے یہ حدیث ایک عورت سے سنی جن کو ام یعقوب کہتے تھے اس نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایسی ہی روایت کو جیسے منصور کی روایت اوپر گزری۔

بَابُ ۳۹۹ قَوْلِہٖ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ،

باب والذین تبوؤا الدار والایمان کی تفسیر

[1] اور آپ کا منع کرنا اللہ تعالیٰ کا منع کرنا ہے۔ [2] عبداللہ بن مسعودؓ کے اس قول سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن کو واجب العمل جانتے ہیں اور حدیث شریف کو واجب العمل نہیں جانتے ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج اور ان الذین یفرقون بین اللہ و رسولہ میں داخل ہیں حدیث شریف قرآن مجید سے جدا نہیں ہے قرآن شریف میں خود حدیث شریف کی پیروی کا حکم ہے۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے (مرتے وقت) یہ کہا میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین کا حق پہچانے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار کا حق پہچانے جنہوں نے آنحضرت کی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جگہ پکڑی ایمان کو سنبھالا خلیفہ کو لازم ہے کہ اُن میں جو نیک ہو اُس کی قدر دانی کرے اور بُرے کی برائی سے درگزر کرے (معاف کر دے)

بَابُ قَوْلِهِ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ الْخَصَاصَةُ الْفَاقَةُ الْمُفْلِحُونَ الْفَائِزُونَ بِالْخُلُودِ الْفَلَاحُ الْبَقَاءُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ عَجِّلْ وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَدًا۔

باب ویؤثرون علی انفسہم الآیۃ کی تفسیر خصاصۃ فاقہ مفلحون کامیاب ہمیشہ رہنے والے الفلاح باقی رہنا حی علی الفلاح بقا کی طرف جلد آؤ (یعنے اس کام کی طرف جس سے حیات ابدی حاصل ہو) اور امام حسن بصری نے کہا لا یجدون فی صدورہم حاجۃ میں حاجت سے حسد مراد ہے [1]

۸۶۶۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي الْجَهْدُ فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے کہا ہم سے ابوحازم اشجعی نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (ابو ہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بہت بھوکا ہوں (کچھ کھلوایئے) آپ نے اپنی بی بیوں کے پاس سے کچھ کھانے کو منگوایا لیکن وہاں کچھ نہ نکلا [2] آخر آپ نے لوگوں سے (جو اس وقت حاضر تھے) فرمایا کوئی ایسا ہے جو اس رات کو اس شخص کی مہمانی کرے اُس کو کچھ کھلائے اللہ اُس پر رحم کرے یہ سن کر ایک انصاری شخص (ابوطلحہؓ) نے کہا یا رسول اللہ میں اس کی مہمانی

---

[1] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا، [2] سبحان اللہ کیا کہنا ہے مسلمانو! رونے کا مقام ہے ہمارے سردار نے دنیا میں اس طرح زندگی بسر کی کہ اتنی بی بیاں اور کسی پاس کھانے کو کچھ نہیں پھر تم کیوں دنیا کی طمع میں مارے مارے پھرتے ہو اللہ پر بھروسہ کرو اور یہ کوشش کرو کہ شریعت کے موافق حلال کی کمائی ملے حرام سے پرہیز کرو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالٰی

أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ ضَيْفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

کروں گا اور اس شخص (ابوہریرہ رضؓ) کو اپنے گھر لے گیا اپنی بی بی (ام سلیم) سے کہا یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (بھیجا ہوا) مہمان ہے کوئی چیز اس سے اٹھا مت رکھ (جو کچھ ہو کھلا دے) وہ بولی خدا کی قسم میرے پاس تو اتنا ہی ذرا سا کھانا ہے جو بچوں کو (مشکل سے) کافی ہوگا ابوطلحہ نے کہا تو ایسا کر جب بچے رات کا کھانا مانگنے لگیں تو (کسی بہانے سے) اُن کو سُلا دے اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی آج رات کو کچھ نہیں کھائیں گے [1] ام سلیم نے ایسا ہی کیا جب صبح کو ایسا ہوا ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا رات کو اللہ تعالےٰ نے تعجب کیا یا اللہ تعالےٰ کو ہنسی آ گئی فلاں مرد اور فلاں عورت پر (یعنے ابوطلحہ اور ام سلیم پرؓ) اس وقت یہ آیت اللہ تعالےٰ نے اتاری ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ [3]

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورہ ممتحنہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هٰذَا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

مجاہد نے کہا [4] لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا کا معنی یہ ہے کہ کافروں کے ہاتھ سے کو تکلیف نہ پہنچا وہ یوں کہنے لگیں اگر ان مسلمانوں کا دین سچا ہوتا تو یہ ہمارے ہاتھ سے (مغلوب کیوں ہوتے) ایسی تکلیفیں کیوں اٹھاتے [5] بعصم الکوافر سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] جو کھانا ہے وہ مہمان کو کھلا دے، [2] اس حدیث میں تعجب اور ضحک دو صفتوں کا اثبات ہے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کی ان حدیثوں کو دیکھ کر جان نکلتی ہے اور اہل حدیث میں جان تازہ آتی ہے، [3] یعنی تکلیف اور تنگی کی حالت میں بھی دوسرے کی راحت رسانی مقدم رکھتے ہیں آپ تکلیف اٹھاتے ہیں پر دوسرے بندگان خدا کو آرام دیتے ہیں آپ کو سوخت غیر کو لذت، اس کو فریابی نے وصل کیا، [5] یا اللہ یا مالک الملک بدعتیوں کے ہاتھ سے اہل حدیث کو بھی فتنہ مت بنا بدعتیوں کو ان پر غالب مت کر اہل حدیث پر اپنا رحم و کرم کر میں نے بہت سے بے دینوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ اہلحدیث سوا ایک خدائے واحد کے نہ اور کسی کو پکارتے ہیں نہ اور کسی سے مدد چاہتے ہیں نہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر ان سے عرض معروض کرتے ہیں نہ اللہ کے سوا بزرگوں کی کچھ نذر نیاز منت فاتحہ وغیرہ کرتے ہیں دیکھیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا کیونکر قبول کرتا ہے یا اللہ ان بے دینوں کو جھوٹا کر دے اور ہماری دعا قبول فرما ہم خاص تیرے ہی پکارنے والے ہیں تجھ ہی مدد چاہنے والے ہیں ان بے دینوں کو ہم پر ہنسنے کا موقع نہ دے۔ یا اللہ یا ارحم الراحمین اسمع واستجب ۱۲ منہ

بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ،

بَابُ ۴۰۱ قَوْلِهِ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ،

۸۶۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ

اصحاب کو حکم ہوا اُن کافر عورتوں کے چھوڑ دینے کا جو کفر کی حالت میں مکہ میں رہ گئی تھیں[۱]

باب لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے سنا جو حضرت علیؓ کے منشی تھے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیرؓ اور مقدادؓ تینوں آدمیوں کو بھیجا فرمایا (مکہ کے رستے پر) چلے جاؤ روضۂ خاخ تک (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں اونٹ پر سوار ایک عورت ملے گی (اس کا نام سارہ تھا) اس کے پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ حضرت علیؓ کہتے ہیں ہم تینوں آدمی گھوڑے دوڑاتے چلے روضہ خاخ میں پہنچے تو (سچ مچ) وہاں ایک عورت شتر سوار ملی ہم نے اُس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا لے اب خط نکالتی ہے یا ہم تجھ کو ننگا کریں جب تو (مجبور ہو کر) اُس نے اپنے جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اُس کا مضمون یہ تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مکہ کے مشرکوں کے نام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری وغیرہ کا اس میں ذکر تھا (کہ آپ بڑی فوج لے کر آتے ہیں تم اپنا بچاؤ کرو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے پوچھا ارے حاطب یہ کیا بات (تو نے مسلمان ہو کر کافروں کو مخبری کی) حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمائیے (میرا سب قصہ سن لیجیے پھر جو جی چاہے سزا دیجیے) ہوا یہ کہ میں اصل قریشی

[۱] کیونکہ وہ مشرک نہیں اور مشرک عورتوں سے مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَصْطَنِعَ اِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ اِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيْهِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا اَدْرِي الْاٰيَةَ فِي الْحَدِيْثِ اَوْ قَوْلُ عَمْرٍو۔

٨٦٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيْلَ لِسُفْيَانَ فِيْ هٰذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا اُرٰى اَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِيْ

بَابُ ۲۰۲ قَوْلِهٖ اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ۔

تو ہوں نہیں[۱] اور آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں وہ داصل قریشی ہیں) اُن کے عزیز ناطے دار قریش کے کافروں میں ہیں جن کی وجہ سے اُن کے گھر بار مال اسباب محفوظ رہتے ہیں میں نے یہ چاہا کہ جب میرا ناطا اُن سے نہیں ہے تو کچھ احسان ہی کر کے اپنا حق ان پر قائم کروں تاکہ وہ اس کی وجہ سے میرے رشتہ داروں کو نہ ستائیں میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ (خدانخواستہ) میں کافر ہو گیا ہوں یا اسلام سے پھر گیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا حاطب نے سچ کہہ دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ صلعم نے فرمایا ہاں میں وہ تو بدر کی جنگ میں شریک تھا اور تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے (عرش معلی پر سے) بدر والوں کو جھانکا فرمایا اب تم کیسے بھی اعمال کرو (تم سے کیسے بھی گناہ ہو جائیں بشرطیکہ کفر اور شرک نہ کرو) میں نے تو تم کو بخش دیا عمرو بن دینار نے کہا اسی باب میں یہ آیت اتری یاایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء سفیان بن عیینہ نے کہا میں نہیں جانتا اس آیت کا ذکر حدیث میں داخل ہے یا عمرو بن دینار کا قول ہے۔[۲]

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا۔ سفیان سے کہا گیا حاطب ہی کے باب میں یہ آیت اتری لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء سفیان نے کہا لوگ ایسا ہی روایت کرتے ہیں میں نے تو جتنا عمرو بن دینار سے سنا تھا اُس کو خوب یاد رکھا ایک حرف نہیں چھوڑا اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے سوا کسی نے اس حدیث کو عمرو سے خوب یاد رکھا ہو

باب اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات کی تفسیر

[۱] بلکہ عہد کر کے ان میں شریک ہو گیا تھا۔ [۲] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ بِقَوْلِ اللّٰهِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكَ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رض ام المومنین نے انہوں نے کہا جو عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئیں آپ اس آیت کے موافق ان کا امتحان[1] لیتے یٰۤاَیُّھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک اخیر آیت غفور رحیم تک عروہ نے کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں پھر جو مسلمان عورت ان شرطوں کو قبول کرتی (جو اس آیت میں مذکور ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے اس سے فرما دیتے میں نے تجھ سے بیعت کی خدا کی قسم آپ کا ہاتھ بیعت لینے میں کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا آپ عورتوں سے بیعت کے وقت صرف زبان سے فرما دیتے میں نے تم سے اس قرار پر بیعت لے لی[2] زہری کے بھتیجے کی یونس اور معمر اور عبدالرحمن بن اسحق نے زہری سے روایت کرنے میں متابعت کی اور اسحق بن راشد نے کہا زہری سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے۔

بَابُ قَوْلِهٖ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ

باب اذا جاءک المؤمنات یبایعنک کی تفسیر

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت سنائی ان لا یشرکن باللہ شیئا اور ہم کو مرد

[1] ان کو جانچتے کہ وہ خدا اور رسول کی رضامندی کے لئے نکلی ہیں یا لڑ جھگڑ کے چلی آئی ہیں ۱۲ [2] اب ام عطیہ کی حدیث میں جو ہے آپ نے گھر کے باہر سے اپنا ہاتھ دراز کیا اور ہم نے گھر کے اندر سے اس سے بھی مصافحہ نہیں نکلتا اسی طرح ایک روایت میں ہے ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس سے بھی مصافحہ ثابت نہیں ہوتا اور ابو داؤد نے مراسیل میں شعبی سے نکالا کہ آپ نے ایک چادر ہاتھ پر رکھ لی اور فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا ان حدیثوں کو دیکھ کر بھی جو مرشد عورتوں کو مرید کرتے وقت ان سے ہاتھ ملائے وہ بدعتی اور مخالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی طرح جو مرشد غیر محرم عورتوں مریدنیوں کو بے ستر اپنے پاس آنے دے مثلاً سر اور سینہ کھولے ہوئے تو وہ مرشد نہیں ہے بلکہ مضل یعنی گمراہ کرنیوالا شیطان کا

بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَاءِ۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رض قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ

پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا (وہ خود ام عطیہ تھی) وہ کہنے لگی فلاں عورت نے [1] نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں اس کا بدلہ کر لوں [2] یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے وہ چلی گئی (نوحہ کر کے) پھر لوٹ آئی آپ نے اس سے بیعت لی [3]

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے والد جریر بن حازم نے کہا میں نے زبیر بن خریت سے سنا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ولا یعصینک فی معروف یہ ایک خاص شرط تھی جو عورتوں کے لیے اللہ نے لگائی [4]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوادریس خولانی نے انہوں نے عبادہ بن صامت رض سے سنا انہوں نے کہا ہم (لیلۃ العقبہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا تم مجھ سے ان باتوں پر بیعت کرتے ہو۔ ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تزنوا ولا تسرقوا اور عورتوں کی آیت یعنی جو آیت سورۂ ممتحنہ میں عورتوں کے حق میں اتری ہے وہ پڑھی سفیان نے اس حدیث میں اکثر یوں کہا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی [5] پھر جو کوئی تم میں سے ان شرطوں کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ پر ہوگا اور جو کوئی ان کاموں

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا جاہلیت کے زمانہ میں، [2] اس کے نوحے میں شریک ہو جاؤں پھر نوحہ نہیں کرنے کی، [3] دوسری روایت میں ہے آپ نے اس کو اجازت دی یہ ایک خاص حکم تھا جو ام عطیہ کو دیا گیا ورنہ نوحہ عموماً حرام ہے اس کی حرمت میں احادیث صحیحہ وارد ہیں اور بعضے مالکیہ کا قول کہ نوحہ حرام نہیں ہے۔ شاذ اور مردود ہے قسطلانی نے کہا پہلے نوحہ مباح تھا پھر مکروہ تنزیہی ہوا پھر حرام ہوا اور ممکن ہے کہ ام عطیہ کے بیعت کرتے وقت مکروہ تنزیہی ہو اس لیے آپ نے اجازت دی ہو اس کے بعد حرام ہو گیا ہو حافظ نے کہا نوحہ کرنا مطلقاً حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب علماء کا، [4] قولہ یعصینک فی معروف سے یہ مراد ہوگا کہ نوحہ نہ کریں یا غیر مرد سے خلوت نہ کریں یا شوہروں کی نافرمانی نہ کریں اگر یہ معنی ہو کہ اچھی باتوں میں تیری نافرمانی نہ کریں تب تو عورتوں مردوں سب کے لیے یہ حکم عام ہوگا جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے لیلۃ العقبہ میں انصار سے انہی شرطوں پر بیعت لی، [5] یوں نہیں کہا عورتوں کی آیت۔

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ

٨٧٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ

میں سے کچھ کر بیٹھے پھر دنیا میں اُس پر حد پڑ جائے ؂۱ تو اس کے گناہ کا اتار ہو جائے گا ؂۲ اور ان کاموں میں سے کچھ کر بیٹھے اور اللہ اُس کا گناہ چھپائے رکھے (حد سے بچ جائے) تو اب (قیامت کے دن) اللہ کا اختیار ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف کر دے سفیان کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا انہوں نے زہری سے اور یوں ہی کہا آیت پڑھی ؂۳

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہارون بن معروف نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی اُن کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاؤس سے سُنا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے عید کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سب کے ساتھ پڑھی سب پہلے نماز پڑھتے تھے۔ پھر خطبہ سناتے تھے ایسا ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خطبہ سُنا کر منبر پر سے اترے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں ؂۱ آپ ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو بٹھلا رہے تھے پھر اُن کی صفیں چیرتے ہوئے آگے بڑھے عورتوں کے پاس آئے بلالؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے یہ آیت پڑھی یایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علے ان لا یشرکن باللہ

؂۱ کوڑے کھائے یا سنگسار ہو یا ہاتھ کاٹا جائے۔ ؂۲ معلوم ہوا کہ حد پڑنے سے گناہ اتر جاتا ہے محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ سے اس کے خلاف منقول ہے۔ ؂۳ یہ نہیں کہا عورتوں کی آیت۔ ؂۴ مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہٗ نے تصور شیخ پر جو حضرات نقشبندیہ کے پاس معمول ہے اسی حدیث سے دلیل لی کیونکہ ابن عباسؓ نے یہ کہا گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں میں کہتا ہوں تصور شیخ سے اگر یہ مقصود ہے کہ بے اختیاری میں کسی وقت شیخ کی صورت کا تصور آ جائے تو اس کے جواز میں کسی کو کلام نہیں مگر وہ تصور کہ خواہ مخواہ عبادت یا ذکر کے وقت اپنے مرشد کی صورت صفحہ خیال میں جمائے اور یہ سمجھے کہ فیض الٰہی مرشد کے سینے میں سے ہو کر میرے سینے میں آ رہا ہے اُس کی اصل کتاب و سنت سے بالکل نہیں ہے اور گو حضرات نقشبندیہ نے اس پر عمل کیا ہو لیکن ہم نہیں کرتے ہم کو ہر حال میں اتباع سنت ضرور ہے اور مولانا فضل رحمان صاحب یہ بھی فرماتے تھے کہ اس قسم کا تصور ہمارے مشائخ کا طریق نہیں ہے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ وَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ رض

شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولا دھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وار جلھن اور پوری آیت سے فراغت کی پھر فراغت کرکے فرمایا عورتو تم ان شرطوں پر قائم ہوتی ہو ایک عورت کے سوا اور کسی نے آپ کو (زبان سے) جواب نہ دیا (شرما گئیں) ایک عورت (اسماء بنت یزید) نے کہا ہاں یا رسول اللہ حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں ہوا وہ جواب دینے والی عورت کون تھی خیر پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا تو خیرات نکالو انہوں نے خیرات دینا شروع کی بلال رضؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا وہ چھلے انگوٹھیاں بلال رضؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

سُورَةُ الصَّفِّ

سورۂ صف کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض مَرْصُوصٌ مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا[1] من انصاری الی اللہ۔ یہ معنے ہے کہ میرے ساتھ ہو کر اللہ کی طرف کون جاتا ہے اور ابن عباس رضؓ نے کہا[2] مرصوص خوب مضبوطی سے ملا ہوا جڑا ہوا اور دوں نے کہا سیسہ پلا کر جڑا ہوا۔

بَابُ قَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

باب من بعدی اسمہ احمد کی تفسیر

۴۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے کئی نام ہیں محمد میں ہوں احمد میں ہوں ماحی میں ہوں (کفر مٹانے والا) اللہ میرے سبب سے کفر کو میٹ دے گا حاشر میں ہوں یعنی لوگ میری پیروی پر حشر کیے جائیں گے[3]

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا [3] قیامت میرے زمانہ نبوت میں آئے گی یا سب سے پہلے میرا حشر ہوگا لوگ میرے پیچھے اٹھیں گے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَاَنَا الْعَاقِبُ۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۵۷۵ قَوْلِهٖ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَقَرَأَ عُمَرُ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَاَلَ ثَلَاثًا وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔

عاقب (سب پیغمبروں کے بعد دنیا میں آنے والا) میں ہوں،

سورۂ جمعہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

باب واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم کی تفسیر حضرت عمرؓ نے بجائے فاسعوا الی ذکر اللہ کے فامضوا الی ذکر اللہ بڑھا ہے [1]

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلالؓ نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ پر سورۂ جمعہ اتری جب اس آیت پر پہنچے واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں آپ نے جواب نہ دیا میں نے تین بار یہی پوچھا اُس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا پھر فرمایا اگر ایمان (ثریا) پروین ستارے پر ہوتا (زمین سے اتنا اونچا) تب بھی ان لوگوں (یعنے فارس والوں) میں سے کئی آدمی اُس تک پہنچ جاتے یا یوں فرمایا ایک آدمی ان لوگوں میں سے اُس تک پہنچ جاتا [2]

[1] اس کو طبری نے وصل کیا۔ [2] دوسری روایت میں کئی آدمی بغیر شک کے مذکور ہیں۔ قرطبی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا بہت سے حدیث کے حافظ اور امام ملک فارس میں پیدا ہوئے انتہی میں کہتا ہوں ان لوگوں سے امام بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ مراد ہیں یہ سب حدیث کے امام ملک فارس کے تھے اور رجل من ہؤلاء کی اگر روایت صحیح ہو تو امام بخاری مراد ہیں علم حدیث باسناد صحیح متصل اسی مرد کی ہمت مردانہ سے اب تک باقی ہے۔ اور حنفیوں نے جو امام ابوحنیفہؒ کو اس سے مراد رکھا ہے۔ تو ہم کو امام ابوحنیفہ کی فضیلت اور بزرگی میں اختلاف نہیں ہے مگر اُن کی اصل ملک فارس سے نہ تھی بلکہ کابل سے اور کابل بلاد ہند میں داخل ہے اس لیے وہ اس حدیث کے مصداق نہیں ہو سکتے علاوہ اس کے امام ابوحنیفہ مدت العمر فقہ اور اجتہاد میں مصروف رہے اور علم حدیث کی طرف اُن کی توجہ بالکل کم رہی اسی لیے وہ حدیث کے امام نہیں گنے جاتے اور ائمہ حدیث جیسے بخاری مسلم وغیرہ نے بھی اپنی کتابوں میں ان سے روایت کی ہے بلکہ محمد بن نصر مروزی محدث کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کی بضاعت حدیث میں بہت تھوڑی تھی اور خطیب نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے صرف پچاس مرفوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ البتہ مجتہدین میں امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور اوزاعی اور سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک ایسے کامل گزرے ہیں کہ ہم فقہ میں امام اور ہم حدیث میں امام تھے اللہ ان سب سے راضی ہو اور ان کو درجات عالیہ عطا فرمائے ۱۲ منہ

۸۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز دراوردی نے کہا مجھ کو ثور بن زید دیلی نے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اس میں یوں ہے کہ آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جاتے۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً۔

باب واذارأوا تجارۃً کی تفسیر

۸۷۷ - حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد اور ابوسفیان طلحہ بن نافع سے ان دونوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا جمعہ کے دن غلہ کا ایک قافلہ (مدینہ میں) آن پہنچا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خطبہ سن رہے تھے) سب لوگ ادھر چل دیے صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری واذارأوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ

سورۂ منافقون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابٌ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَى لَكَاذِبُوْنَ

باب اذاجاءك المنافقون قالوانشھد انك لرسول اللہ اخیر آیت کاذبون تک کی تفسیر

۸۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (غزوۂ تبوک) میں تھا میں نے عبداللہ بن ابی (منافق) کو یہ کہتے سُنا لوگو تم ایسا کرو پیغمبرؐ کے پاس جو لوگ (مہاجرین) ہیں ان کو کچھ خرچ کے لیے نہ دو وہ خود پیغمبر (صاحب) کو چھوڑ کر اس کے پاس سے الگ ہو جائیں گے اور اگر ہم اس لڑائی سے لوٹ کر مدینہ پہنچے تو دیکھ لینا جو عزت

أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ۔

بَابُ ۴۰۸ قَوْلِهِ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَجْتَنُّونَ بِهَا۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والا ہے (مردود نے اپنے تئیں مراد لیا) وہ ذلت والے کو (پیغمبر صاحب کو مردود نے کہا) نکال باہر کرے گا میں نے عبداللہ کی یہ گفتگو اپنے چچا (سعد بن عبادہ) یا حضرت عمرؓ سے بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا آنحضرت نے مجھ کو بلایا میں نے بیان کر دیا آپ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا (اُن سے پوچھا تو) وہ مکر گئے قسمیں کھانے لگے ہم نے ہرگز ایسا نہیں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جھوٹا سمجھا اور عبداللہ کو سچا مجھ کو اتنا رنج ہوا ویسا رنج کبھی نہیں ہوا تھا میں رنجیدہ ہو کر گھر میں بیٹھ رہا میرے چچا کہنے لگے ارے تو نے یہ کیا کیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو جھوٹا سمجھا تجھ سے ناراض ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اذا جاءک المنافقون (اخیر تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا بھیجا اور سورہ منافقون پڑھ کر سنائی فرمایا زید اللہ نے تجھ کو سچا کیا۔

باب اتخذوا ایمانهم جنة کی تفسیر یعنے انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنایا ہے قسمیں کھا کر جان اور مال بچاتے ہیں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں اپنے چچا (سعد بن عبادہ یا عبداللہ بن رواحہ) کے ساتھ تھا میں نے عبداللہ بن ابی (منافق) کو یہ کہتے سنا پیغمبر کے گرد وپیش جو لوگ ہیں ان سے کچھ سلوک نہ کرو یہاں تک کہ وہ پیغمبر صاحب کو چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں عبداللہ نے یہ بھی کہا دیکھو اگر ہم مدینے لوٹ کر پہنچے تو عزت دار ذلیل شخص کو نکال باہر کرے گا میں نے عبداللہ کی یہ گفتگو اپنے چچا سے بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَّاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَصَدَّقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِيْ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ،

کہہ دیا آپ نے عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا وہ مکر گئے قسمیں کھانے لگے ہم نے ایسا نہیں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تو سچا سمجھا اور مجھ کو جھوٹا خیال کیا [1] مجھ کو ایسا سخت رنج ہوا اتنا رنج کبھی نہیں ہوا تھا اور میں (مارے رنج کے) گھر بیٹھ گیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری اذا جاءك المنفقون اس آیت تک هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله اس آیت تک ليخرجن الاعز منها الاذل اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھ کر سنائی فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سچا کیا۔

بَابُ ۴۰۹ قَوْلِهٖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ،

باب ذلك بانهم امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون کی تفسیر

۸۸۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِي الْاَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ اِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے محمد بن کعب قرظی سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے زید بن ارقم سے سُنا جب عبداللہ بن ابی نے یہ کہا لا تنفقوا على من عند رسول الله اور یہ بھی کہا لئن رجعنا الى المدينة اخیر تک تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی خبر کر دی انصار لوگوں نے مجھ پر ملامت بھی کی [2] ادھر عبداللہ بن ابی نے قسم کھا لی کہ میں نے ایسا نہیں کہا میں (رنجیدہ ہوکر) گھر میں لوٹ آیا اور سو رہا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا میں حاضر ہوا تو فرمایا اللہ نے تجھ کو سچا کیا اور یہ آیت اتری هم الذين يقولون لا تنفقوا اخیر تک اور ابن ابی زائدہ نے اس

---

[1] معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہ تھا ورنہ اسی وقت زید کی صداقت معلوم کر لیتے۔

[2] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیری بات کا یقین نہ آیا ۱۲ منہ

تُنْفِقُوْا الْاٰیَۃَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حدیث کو اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابن ابی لیلےٰ سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا [1]

بَابُ قَوْلِہٖ وَاِذَا رَاَیْتَہُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُہُمْ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِہِمْ کَاَنَّہُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ یَحْسَبُوْنَ کُلَّ صَیْحَۃٍ عَلَیْہِمْ ہُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْہُمْ قَاتَلَہُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ۔

باب واذا رأیتہم تعجبک اجسامہم وان یقولوا تسمع لقولہم کانہم خشب مسندۃ یحسبون کل صیحۃ علیہم ہم العدو فاحذرہم قاتلہم اللہ انی یؤفکون کی تفسیر

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُہَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِیْہِ شِدَّۃٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ لِاَصْحَابِہٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِہٖ وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْہَا الْاَذَلَّ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَرْسَلَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ فَسَاَلَہٗ فَاجْتَہَدَ یَمِیْنَہٗ مَا فَعَلَ قَالُوْا کَذَبَ زَیْدٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّۃٌ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِیْقِیْ فِیْ اِذَا جَاءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَدَعَاہُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

ہم سے عمر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے زید بن ارقم سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوہ تبوک یا بنی مصطلق) میں گئے وہاں لوگوں کو (کھانے پینے کی) بہت تکلیف ہوئی عبداللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا ایسا کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد و پیش جو لوگ ہیں ان کو کچھ مت دو وہ خود ہی آپ کو چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں گے اور یہ بھی کہا اگر ہم مدینہ لوٹ کر پہنچے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کر دے گا میں سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کو خبر کر دی آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اس سے پوچھا اس نے بڑے زور سے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا انصار کہنے لگے زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط بات کہی مجھ کو ان کے ایسا کہنے پر سخت رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے سورہ منافقوں میں میری سچائی اتاری اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقوں کو اس لیے بلایا کہ (وہ) اپنے

[1] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَقَوْلُهُ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ قَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ

بَابُ ۴۱۱ قَوْلِهِ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ حَرَّكُوا اسْتَهْزَءُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ لَوَيْتُ

۸۸۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَأَصَابَنِي غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي وَقَالَ عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا وَقَالَ إِنَّ

قصور کا اقرار کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے استغفار کریں لیکن انہوں نے اپنے سر پھرا لیے (غرور میں آ گئے) جو فرمایا خشب مسندۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ (ظاہر میں) بڑے خوبصورت[1]۔

باب واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسھم ورایتھم یصدون وھم مستکبرون کی تفسیر لووا کا معنے یہ ہے کہ اپنے سر ہنسی ٹھٹھے کی راہ سے ہلانے لگے بعضوں نے لووا بہ تخفیف واؤ لویت سے پڑھا ہے یعنے سر پھرا لیا۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے سنا لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا اور یہ بھی کہتے سنا لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاذل میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سے کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا لیکن جب عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے قسم کھائی تو آنحضرت نے انہی منافقوں کی بات سچی سمجھی مجھ کو ایسا رنج کبھی نہیں ہوا مارے رنج کے میں گھر میں بیٹھ رہا اور میرا چچا کہنے لگا ارے تیرا کیا مطلب تھا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو جھوٹا سمجھا تجھ سے ناراض ہوئے پھر اللہ تعالےٰ نے یہ سورت اتاری اذا جاءک المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا بھیجا یہ سورت پڑھ کر سنائی فرمایا اللہ تعالےٰ نے تجھ کو

[1] ڈیل ڈول معقول مگر دل میں منافق ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ،

سچا کیا [۱]

بَاب ۴۱۲ قَوْلِهٖ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ،

باب سوآء علیهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم لن یغفر الله لهم ان الله لا یهدی القوم الفاسقین کی تفسیر

۸۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذَالِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوْهَا اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم ایک لڑائی میں تھے [۲] کبھی سفیان نے یوں کہا ہم ایک فوج میں تھے وہاں ایسا ہوا کہ ایک مہاجر (جہجاہ بن قیس) نے ایک انصاری (سنان بن وبرہ جہنی) کو ایک لات جمائی (اس کے سرین پر لگائی) انصاری نے فریاد کی ارے انصار دوڑو اور مہاجر نے فریاد کی ارے مہاجرین دوڑو یہ آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی فرمایا کیا جاہلیت (کفر کے زمانہ کی سی باتیں کرنے لگے (اپنی اپنی قوم کو بلانا آپس میں لڑائی کرانا)، اور لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے انصاری کے (سرین پر) لات جمائی آپ نے فرمایا ایسی جہالت کی باتیں چھوڑ دو یہ بالکل ناپاک باتیں ہیں یہ خبر عبداللہ بن ابی منافق کو پہنچی (کہ مہاجرین نے انصار کو مار ذلیل کیا) تو کہنے لگا کیا مہاجرین ہم پر حاکم بن بیٹھے [۳]

---

[۱] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو حسن سے مرسلاً مروی ہے اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے عبداللہ بن ابی سے اس سورت اترنے کے بعد کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اچھا ہوگا وہ یہ سن کر اپنا سر پھیرنے لگا، [۲] ابن اسحاق نے کہا غزوہ بنی مصطلق میں، [۳] دوسری روایت میں ہے ہم ہی نے تو ان کو بلایا اپنے ملک میں جگہ دی وہ ہم پر ہی حکومت کرنا چاہتے ہیں ایک روایت میں ہے اس نے یوں کہا ہماری اور ان کے قریش کے لوگوں کی یہ مثال ہے جیسے کسی شخص نے کہا کتے کو کھلا پلا موٹا کر وہ اخیر میں تجھ ہی کو کھائے گا پھر اپنے لوگوں پاس آیا کہنے لگا دیکھو تم نے ان لوگوں کو اپنے ملک میں اتارا اپنے مال اور جائداد میں ان کو شریک کر لیا یہ اسی کا بدلہ ہے خود کردہ راچہ علاج اگر تم ان لوگوں سے سلوک نہ کرتے ان کو نہ اتارتے تو یہ اور کہیں چلے جاتے تو ہم بچے رہتے، ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ
هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ
النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ
وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ
ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ كَثُرُوْا بَعْدُ
قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو
قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ ۱۳۱ قَوْلِهِ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
لَا تُنْفِقُوْا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَيَتَفَرَّقُوْا وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ
لَا يَفْقَهُوْنَ ۝**

۸۸۴ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ حَدَّثَنِيْ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ
عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

خیر خدا کی قسم اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو عزت والا سردار ذلت والے کو
نکال باہر کرے گا اس کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضرت
عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی
گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں ایسا نہ کرو لوگ کہیں گے
محمدؐ اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں [1] اور جس وقت مہاجر
ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے اس وقت وہ تھوڑے تھے انصار
بہت تھے پھر اس کے بعد مہاجرین بھی بہت ہو گئے سفیان
نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد رکھی
عمرو نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے
کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر
ذکر کیا اسی حدیث کو [2]

**باب هم الذين يقولون لاتنفقوا على من
عند رسول الله حتى ينفضوا ويتفرقوا
ولله خزائن السموات والارض ولكن المنافقين
لا يفقهون** کی تفسیر ینفضوا کا معنے جدا ہو جائیں
الگ الگ ہو جائیں۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے
اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے انہوں نے موسٰی بن
عقبہ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے

---

[1] یہ فرما کر آپ نے کوچ کیا راستے میں اسید بن حضیر صحابیؓ نے یہ بات سن کر کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عزت والے سردار آپ ہیں اور وہی مردود ذلیل خوار ہے اس منافق کا بیٹا جو سچا مسلمان تھا اس کا بھی نام عبداللہ تھا یہ خبر
سن کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں خود اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے پاس
حاضر کرتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں تو اپنے باپ کی رفاقت میں رہ اُس سے اچھا سلوک کر سبحان اللہ مسلمان یہ لوگ تھے
جن کو پیغمبر صاحب کی محبت اپنے ماں باپ اپنی جان سے بھی زیادہ تھی۔ [2] ایک نسخہ میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے الکسع ان تضرب بیدک علی
شیء او برجلک ویکون ایضا اذا رمیتہ بشیء یسوءہ یعنی کسع ہاتھ سے یا پاؤں سے مارنا یا ایسی مار لگانا جو معیوب ہے مثلاً جوتہ مارنا یا دبر پہ مارنا ۱۲ منہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ حَزِنْتُ عَلٰى مَنْ اُصِيْبَ بِالْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَىَّ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَبَلَغَهٗ شِدَّةُ حُزْنِيْ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ شَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِيْ اَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَ اَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَقَالَ هُوَ الَّذِيْ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ اَوْفَى اللّٰهُ لَهٗ بِاُذُنِهٖ۔

انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے حرہ کے واقعہ میں جو صحابہ مارے گئے (سنہ ۶۳ ہجری میں) اُن کا مجھ کو بہت رنج ہوا[1] زید بن ارقم کو میرے رنج کی خبر پہنچی انہوں نے مجھ کو یہ خط لکھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کو بخش دے عبداللہ بن فضل راوی کو اس میں شک ہے کہ یہ بھی فرمایا یا نہیں انصار کے پوتوں کو جو لوگ انس کے پاس اس وقت موجود تھے اُن میں سے کسی نے نضر بن انس نے یا اور کسی نے) زید بن ارقم کا حال پوچھا انس نے کہا زید بن ارقم وہ شخص ہے جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے اُس کا کان سچا کیا[2]

باب ۴۱۴ قَوْلِهٖ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

باب يقولون لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون ه کی تفسیر

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یہ حدیث عمرو بن

[1] اس وقت انس بصرے میں تھے یہ واقعہ سنہ ۶۳ ہجری کا ہے ہوا یہ کہ مدینہ والوں میں یزید پلید کی بری حرکتیں دیکھ کر اس کی بیعت توڑ ڈالی یزید نے غصہ ہو کر مدینہ والوں پر فوج بھیجی اس فوج نے وہ وہ ستم کئے کہ معاذ اللہ بہت سے صحابہ کو شہید کیا ازواج مطہرات کے حجرے لوٹ لیے حرم محترم میں گھوڑے بندھوائے ۱۲۔ [2] یعنے اس نے جو بات عبداللہ بن ابی منافق سے سنا بیان کیا تھا اللہ نے اس کی تصدیق کی یہ زید بن ارقم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت دنوں تک زندہ رہے بوڑھے ہو گئے تھے انہوں ہی نے عبیداللہ بن زیاد کو ملامت کی جب وہ مردود جناب حسین علیہ وعلی آبائہ السلام کے دندان مبارک پر چھڑی مار رہا تھا زید نے کہا عبیداللہ تجھ پر افسوس ہے میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ بوسہ دیا کرتے تھے اور تو اس پر چھڑی مارتا ہے عبیداللہ نے کہا ارے زید اگر تو صحابی نہ ہوتا تو میں تجھ کو مروا ڈالتا زید نے کہا ارے کم بخت میرے صحابی ہونے کا خیال کرتا ہے اور امام حسین کے ساتھ ایسی بے ادبی کرتا ہے جو صحابی بھی تھے اور جگر گوشہ تھے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَهَا اللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَوَقَدْ فَعَلُوْا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ ۔

دینار سے یاد رکھی انہوں نے کہا میں نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم ایک لڑائی میں تھے اتفاق سے وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری مرد کو لات جمائی انصاری پکار اٹھا ارے انصاریو دوڑو مہاجر پکارنے لگا ارے مہاجرو لیکو اللہ تعالیٰ نے دونوں کی یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنادی آپ نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے کہا یارسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات لگائی ہے تو انصاری انصاریوں کو بلا رہا ہے اور مہاجر مہاجرین کو آواز دے رہا ہے آپ نے فرمایا ایسی باتیں رہنے دو آپس میں فساد اور خانہ جنگی ہو، چھوڑو یہ ناپاک باتیں ہیں جابر رضؓ نے کہا جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے اس وقت انصار مہاجرین سے زیادہ تھے پھر اس کے بعد مہاجرین زیادہ ہو گئے عبداللہ بن ابی منافق نے جب اس تکرار کی خبر سنی (جو مہاجر اور انصاری میں ہو گئی تھی، تو کہنے لگا مہاجرین اپنی حکومت جتانے لگے اچھا خیر خدا کی قسم اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو دیکھ لیں گے) جو عزت والا ہے وہ ذلت والے کو نکال باہر کریگا[1] حضرت عمر بن خطاب رضؓ نے کہا (جب یہ بات آنحضرت صلعم کو پہنچی) یا رسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی گردن مار دوں آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جانے بھی دے لوگ کہیں گے محمد صلعم اپنے اصحاب (ساتھ والوں) کو خود قتل کرتے ہیں۔

[1] ترمذی کی روایت یوں ہے اس منافق کے بیٹے عبداللہ نے جب اپنے باپ کی یہ بات سنی تو کہنے لگا مدینہ پہنچنے سے پیشتر ہی تو یہ اقرار کرے گا کہ میں ذلیل ہوں اور اللہ کے رسول عزت والے ہیں۔[2] حالانکہ یہ مردود منافق تھا اور منافق اصحاب میں داخل نہیں ہو سکتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ظاہری اسلام کی وجہ سے اس کو اصحاب میں شریک کیا ۱۲ منہ

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ وَالطَّلَاقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ هُوَ الَّذِيْ إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ التَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ إِنِ ارْتَبْتُمْ إِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا أَتَحِيْضُ أَمْ لَا تَحِيْضُ فَاللَّائِيْ قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيْضِ وَاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ بَعْدُ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهٗ أَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا

سورہ تغابن اور طلاق[1] کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
اور علقمہ بن قیس نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی انہوں نے کہا ومن یؤمن باللہ یھد قلبہٗ کا یہ معنے ہے کہ جو کوئی ایمان دار ہوتا ہے اس پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو گھبراتا نہیں تقدیر پر[2] راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے[3] اور مجاہد نے کہا[4] تغابن کا معنے یہ ہے کہ بہشتی دوزخیوں کی جایداد لوٹ لیں گے[5] ان ارتبتم اگر تم کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کو حیض آتا ہے یا نہیں آتا غرض یہ ہے کہ جو عورتیں بوڑھی ہو کر حیض سے مایوس ہوگئی ہوں اسی طرح جن عورتوں کو ابھی حیض ہی نہ آیا ہو (کم سن ہوں) تو ان کی عدت تین مہینے ہوگی وبال امرھا اپنے کام کا بدلہ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنی جورو (آمنہ بنت غفار) کو حیض کی حالت میں طلاق دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ ناخوش ہوئے فرمایا عبداللہ سے کہو رجعت کرے اور اپنی جورو کو رہنے دے وہ حیض سے پاک ہو پھر اس کو حیض آئے پھر حیض سے پاک ہو اب اس کا جی چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے اس کو طلاق دے دے قرآن شریف

---

[1] بعضے بزرگوں سے منقول ہے جو کوئی طاعون یا وبا کے دنوں میں ہر روز سورہ تغابن پڑھ لیا کرے تو وہ اس بلا سے محفوظ رہے گا، [2] صبر کئے رہتا ہے اور کافر مصیبت پر بیقرار ہوتا ہے چلاتا ہے کپڑے پھاڑتا ہے کبھی خودکشی کر لیتا ہے اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا، [3] اس کو فریابی نے وصل کیا، [4] بہشت میں جو ان کے ٹھکانے ہیں ان پر قابض ہو جائیں گے،

قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ،

میں جو ہے نطلقوهن بعد تهن تو عدت سے یہی مراد ہے۔

بَابٌ ۴۱۵ قَوْلِهٖ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ

باب واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن ومن يتق اللہ يجعل لہ من امره يسرًا کی تفسیر واولات الاحمال یعنے پیٹ والیاں اس کا مفرد ذات حمل ہے یعنی پیٹ والی۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَفْتِنِيْ فِي امْرَاَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قُلْتُ اَنَا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهٗ كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا فَقَالَتْ قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلٰى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهٖ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَاَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نحوی نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا ابوہریرہؓ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگا ایک عورت اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد جنی آپ اس میں کیا فتوے دیتے ہیں (اس کی عدت گزر گئی یا نہیں)، ابن عباسؓ نے کہا (حاملہ عورت کا اگر خاوند مر جائے تو وہ) لمبی مدت پوری کرے[۱] ابو سلمہ نے کہا قرآن میں تو یوں ہے واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن[۲] ابوہریرہؓ نے کہا میں تو اپنے بھتیجے ابو سلمہ کے ساتھ متفق ہوں آخر ابن عباسؓ نے اپنے غلام کریب کو بی بی ام سلمہؓ کے پاس بھیجا اُن سے یہ مسئلہ پوچھوایا انہوں نے کہا سبیعہ اسلمیہ کا خاوند (سعد بن خولہ) اُس وقت مارا گیا (یا مرگیا یہی مشہور ہے) جب وہ حاملہ تھی پھر اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد جنی لوگوں نے اس کو پیام بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نکاح پڑھا دیا ان میں پیام دینے والوں ابو السنابل بھی تھی اور سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے

---

[۱] یعنے چار مہینے دس دن سے پیشتر اگر ولادت ہو جائے تو چار مہینے دس دن پورے کرے اگر چار مہینے دس دن گزر جائیں اور ولادت نہ ہو تو ولادت تک انتظار کرے ۱۲ منہ
[۲] تو حاملہ عورت کی عدت گو وفات کی ہو ولادت سے پوری ہو جائے گی ابن عباس رضہ نے کہا یہ آیت طلاق کی عدت میں ہے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ فَذَكَرَ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطِنْتُ لَهُ فَقُلْتُ إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لٰكِنْ عَمُّهُ لَمْ يَقُلْ ذَاكَ فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ،

کہا[1] ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں لوگوں کے ایک حلقہ میں تھا جن میں عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰ (مشہور فقیہ اور عالم) بھی تھے لوگ اُن کی تعظیم کیا کرتے تھے وہاں اس مسئلہ کا ذکر آیا (یعنے حاملہ کی عدت وفات کا) عبدالرحمٰن نے کہا وہ لنبی میعاد پوری کرے اس وقت میں نے سبیعہ بنت حارث کی حدیث جو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے میں نے سنی تھی بیان کی عبدالرحمٰن کے بعضے ساتھیوں نے اشارے سے مجھ سے کہا (ہونٹ کاٹ کر) ابن سیرین کہتے ہیں میں سمجھ گیا اور میں نے کہا واہ واہ کیا میں عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ بنانے کی جرأت کروں گا اور کوفہ کے ایک گوشے میں زندہ موجود ہیں (لوگ اُن سے پوچھ سکتے ہیں) یہ سن کر وہ اشارہ کرنے والا شرمندہ ہو گیا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا لیکن عبداللہ بن عتبہ کے چچا عبداللہ بن مسعود کا یہ قول نہ تھا[2] ابن سیرین نے کہا پھر میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا اُن سے پوچھا مالک نے بھی مجھ سے سبیعہ کی حدیث بیان کی میں نے اُن سے کہا تم نے عبداللہ بن مسعود سے بھی اس باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہم (ایک بار) عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم لوگ حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو ان پر آسانی نہیں کرتے بات یہ ہے کہ چھوٹی سورہ نساء (یعنی سورہ طلاق) بڑی سورہ نساء کے بعد اتری ہے[3] اور حاملہ عورتوں کی عدت یہی ہے کہ وہ جنیں

---

[1] یہ دونوں امام بخاری کے شیخ ہیں لیکن امام بخاری نے شاید یہ حدیث ان سے نہیں سنی اس لیے یوں نہیں کہا حدثنا طبرانی نے اپنے معجم کبیر میں اس کو وصل کیا، [2] یعنی وہ سبیعہ کی حدیث کے موافق فتویٰ نہیں دیتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ لنبی عدت پوری کرنا چاہیے جیسے ابن عباسؓ کا قول تھا عبداللہ ابن مسعود شاید جب تک ان کو سبیعہ کی حدیث نہ پہنچی ہوگی ایسا کہتے ہوں گے لیکن آگے مالک بن عامر کی روایت سے بیان ہوگا کہ عبداللہ بن مسعود سبیعہ کی حدیث کے موافق فتوے دیتے تھے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا خیال صحیح نہ تھا، [3] تو بڑی سورۂ نساء میں جو چار مہینے دس دن عدت کرنے کا حکم ہے اس حکم میں سے حاملہ عورتیں مستثنیٰ کی گئیں سورہ طلاق کی آیت واولات الاحمال سے ان کی عدت وضع حمل قرار پائی خواہ طلاق کی عدت ہو یا وفات کی،

سُوْرَةُ الْمُتَحَرِّمِ

سورہ تحریم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

بَابُ ٧١٦ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيْمٌ

باب یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضاۃ ازواجک واللہ غفور رحیم کی تفسیر

٨٨٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یعلی بن حکیم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے ابن عباس رض نے کہا اگر کوئی اپنی جورو سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو قسم کا کفارہ ادا کرے[1] ابن عباس رض نے یہ بھی کہا تم کو اللہ کے رسول کی اچھی پیروی ہے۔

٨٨٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے وہاں ٹھہرے رہتے میں نے اور ام المومنین حفصہ رض دونوں نے یہ صلاح کی کہ ہم سے جس کے پاس آپ تشریف لائیں وہ یوں کہے آپ نے مغافیر کھایا ہے[2] اور آپ کے جسم سے اسی کی بو آ رہی ہے[3] (پھر ایسا ہی کیا) آپ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ زینب کے پاس شہد پیا ہے اور آج سے میں نے قسم کھالی اب شہد نہیں پیوں گا لیکن تو اس کی

---

[1] اور شافعی کے نزدیک اگر طلاق یا ظہار کی نیت ہو تو طلاق یا ظہار ہو جائے گا اہل حدیث کے نزدیک طلاق نہیں پڑنے کا اور انت حرام کہنے سے صرف قسم کا کفارہ لازم ہوگا جیسے ابن عباس نے کہا سید علامہ نے کہا اگر انت حرام کہنے سے طلاق کی نیت کرے تو طلاق پڑ جائے گا ۱۲ منہ

[2] وہ ایک بدبودار گوند ہے جو درخت سے جھڑتا ہے ۱۲ [3] آنحضرت بڑے لطیف مزاج اور نفاست پسند تھے، آپ کو اس سے سخت نفرت تھی کہ آپ کے جسم یا کپڑوں سے کسی قسم کی بری بو آئے ہمیشہ خوشبو کو پسند فرماتے تھے اور خوشبو کا استعمال رکھتے تھے جدھر سے آپ گزر جاتے وہاں کے در و دیوار معطر ہو جاتے حضرت عائشہ رض نے یہ صلاح اس لیے کی کہ آپ حضرت زینب کے پاس جانا وہاں ٹھہرے رہنا کم کر دیں ۱۲ منہ

بِذٰلِكِ اَحَدًا

خبر کسی کو نہ کیجیو لہ

بَابُ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ

باب تبتغی مرضاۃ ازواجك قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم کی تفسیر

٨٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ رض وَعَائِشَةُ رض قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنْ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے سنا وہ کہتے تھے ایک سال تک میں ٹھہرا رہا میں یہ چاہتا تھا کہ حضرت عمر سے ایک آیت کی تفسیر پوچھوں مگر ان کی ہیبت ایسی تھی میں پوچھ نہ سکتا رخاموش ہو جاتا تا لہ آخر ایسا ہوا وہ حج کے لیے نکلے میں بھی ان کے ساتھ نکلا جب ہم حج سے لوٹ کر آ رہے تھے رستہ میں وہ راہ سے مڑ کے رحاجت کے لیے ایک پیلو کے درخت کی طرف گئے میں ٹھہرا رہا جب وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے میں اُن کے ساتھ ہی چلا میں نے رموقع پاکر ان سے پوچھا امیر المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں یہ دو عورتیں کون ہیں جن کا ذکر اس آیت میں ہے ان تظاہرا علیہ جنہوں آنحضرت ص کو ایک ہو کر رنج دینا چاہا تھا حضرت عمر رض نے کہا عائشہ رض اور حفصہ رض راور کون ہے امیں نے

لہ دوسری روایت میں یوں ہے آپ کو میٹھا بہت پسند تھا آپ ام المومنین حفصہ رض کے پاس گئے وہاں شہد پیا اور حضرت عائشہ رض اور سودہ رض اور صفیہ رض نے یہ صلاح کی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو کہیں آپ میں سے بو آتی ہے، لہ ہیبت حق ست این از خلق نیست ؎ ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ؎ حضرت عمر کا جاہ جلال ایسا ہی تھا یہ اللہ کی طرف سے تھا کہ موافق مخالف سب تھراتے رہتے تھے مقابلہ تو کیا چیز ہے مقابلہ کے خیال کی بھی کسی کو جرأت نہیں ہوتی ہائے اگر حضرت عمر دس بارہ سال اور زندہ رہتے تو ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام نظر آتا حضرت عمر کے مخالف جو شیعہ اور روافض ہیں وہ آپ کے حسن انتظام اور خوبی سیاحت اور جلال اور دبدبہ کے معترف ہیں۔ ایک مجلس میں چند رافضی بیٹھے ہوئے جناب عمر رض کی شان میں کچھ بے ادبی کی باتیں کر رہے تھے انہی میں سے ایک باانصاف شخص نے کہا کہ عمر رض کو انتقال کیے آج تیرہ سو برس گزر چکے ہیں اب تم اُن کی برائی کرتے ہو بھلا سچ کہنا اگر حضرت عمر رض ایک تلوار کاندھے پر رکھے ہوئے اس وقت تمہارے سامنے آجائیں تو تم ایسی باتیں کر سکو گے انہوں نے اقرار کیا کہ اگر حضرت عمر رض سامنے آجائیں تو ہمارے منہ سے بات تک نہ نکلے گی رضی اللہ عنہ۔

كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ
سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا
تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ
فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهٖ
قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ
فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ
قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتْ
امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ
فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا فِيمَا
تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ
لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ
أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَامَ
عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتّٰى
دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ
إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ
غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ إِنَّا
لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي
أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ
رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَاٰلِهٖ) وَسَلَّمَ
يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي
أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ

کہا میں ایک سال سے آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا مگر ہیبت کے
مارے آج تک نہ پوچھ سکا انہوں نے کہا آئندہ ایسا مت کر دین
کی جو بات تو سمجھے کہ میں اُس کو جانتا ہوں وہ (بے تامل) مجھ سے
پوچھ لے اگر میں جانتا ہوں گا تو تجھ کو بتا دوں گا پھر انہوں نے کہا
جاہلیت کے زمانہ میں خدا کی قسم ہم عورتوں کو کچھ مال نہیں سمجھتے
تھے (نہ اُن کو ترکہ میں سے کچھ حصہ دیتے تھے نہ کسی معاملہ میں اُن
کی رائے لیتے تھے) یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے باب
میں جو اتارا وہ اتارا (وعاشروھن بالمعروف) اور ترکہ میں سے جو
حصہ دلایا وہ دلایا حضرت عمرؓ کہتے ہیں ایک بار ایسا ہوا میں ایک معاملہ
میں کچھ فکر کر رہا تھا اتنے میں میری جورو بول اٹھی ہم بتائیں تم ایسا کرو
تم ایسا کرو تو اچھا ہے میں نے کہا اری تجھے کیا مطلب تو کیوں اس
کام میں دخل در معقولات کرتی ہے وہ کہنے لگی خطاب کے بیٹے
تم پر تعجب آتا ہے میں نے اگر تم سے دو دو باتیں کیں تو برائی ہوئی
تمہاری بیٹی (ام المومنین حضرت حفصہؓ) تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایسی باتیں کرتی ہے (بڑھ بڑھ کر جواب دیتی ہے)
کہ آپ سارے دن اُس پر غصے رہتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا
ہاں یہ بات ہے یہ سنتے ہی اپنی چادر سنبھالی اور سیدھے حفصہؓ
پاس گئے ان سے کہنے لگے بیٹا یہ کیا بات ہے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بڑھ بڑھ کر باتیں بناتی ہے سوال جواب
کرتی ہے آپ سارا دن تجھ پر غصے رہتے ہیں حفصہؓ نے
کہا بیشک ہم تو خدا کی قسم ایسا کیا کرتے ہیں (آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال جواب کرتے رہتے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا دیکھ یاد رکھ
میں تجھ کو اللہ اور اللہ کے عذاب اور اس کے پیغمبر کے غصے سے ڈراتا
ہوں (تو ایسا کرے گی تو تباہ ہو جائے گی) بیٹا تو اس عورتؓ کی
وجہ سے دھوکا مت کھا جو اپنے حسن وجمال اور آنحضرتؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ
عَائِشَةَ رض قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى
دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا
فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا
لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ
شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ
فَأَخَذَتْنِي وَاللّٰهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ
بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا
وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ
أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ
بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ
مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ
أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا
مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ
الْبَابَ فَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ
جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ
ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ
أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَأَخَذْتُ
ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَإِذَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْقٰى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر نازاں ہے یعنی حضرت عائشہ رض کی حرص
سے (ان کی ریس نہ کر) حضرت عمر رض کہتے ہیں پھر میں حفصہ رض کے پاس سے
نکل کر بی بی ام سلمہ کے پاس گیا چونکہ وہ میری رشتہ دار تھیں [1]
اُن سے بھی میں نے یہی گفتگو کی وہ کہنے لگیں واہ واہ خطاب کے
بیٹے اچھے رہے اب تم ہر کام میں دخل دینے لگے نوبت یہ پہنچی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیوں کے معاملہ میں بھی
گھس بیٹھے بی بی ام سلمہ رض نے مجھ کو ایسا آڑے ہاتھوں لیا قسم
خدا کی ان کی تقریر سے میرا غصہ ذرا کم ہو گیا خیر میں اُن کے پاس
سے چل کھڑا ہوا انصاری لوگوں میں ایک شخص (اوس بن خولی
یا عتبان بن مالک) میرا رفیق اور ہمسایہ تھا جب میں آنحضرت کی
مجلس میں حاضر نہ رہتا تو وہ حاضر رہتا اس دن کی ساری کیفیت
مجھ سے آن کر بیان کر دیتا اور جب وہ حاضر نہ رہتا میں حاضر رہتا
تو اس دن کے سب حال (جو گزرتے) اُس سے بیان کر دیتا ان دنوں
ہم کو غسان کے ایک بادشاہ (جبلہ بن ایہم) کا ڈر لگا ہوا تھا
لوگ کہتے تھے وہ ہم پر حملہ کرنا چاہتا ہے ہمارے دلوں میں اُس کا
ڈر بھر گیا تھا اتنے میں وہی میرا انصاری رفیق آن پہنچا۔ اور (ایک
بارگی زور سے) دروازہ کھٹکھٹایا کہنے لگا کھولو کھولو میں نے کہا
کیا غسان کا بادشاہ آن پہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑھ کر
ایک بات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں سے
الگ ہو گئے [2] میں نے کہا ہاتھ تیرے کی (اب تو عائشہ رض
اور حفصہ رض کے ناک میں مٹی لگی) اور میں نے کپڑا پہنا
گھر سے روانہ ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس پہنچا تو معلوم ہوا آپ بالاخانے میں ہیں اُس پر

[1] حضرت عمر رض کی والدہ مخزومیہ تھیں اور ام سلمہ بھی مخزومیہ تھیں بی بی ام سلمہ رض حضرت عمر رض کی والدہ کی چچازاد بہن ہوتی تھیں [2] روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا ۱۲ منہ

وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهٖ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوْبًا وَعِنْدَ رَأْسِهٖ اُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِهٖ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ

زینہ لگا تھا اور ایک کالا غلام (رباح) زینہ کے سرے پر بیٹھا تھا میں نے اُس غلام سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر عمرؓ حاضر ہے اجازت چاہتا ہے آپؐ نے اجازت دی میں نے یہ سارا قصہ جو گزرا تھا حفصہؓ کو ڈانٹنے کا ام سلمہ کو نصیحت کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا جب ام سلمہ کی گفتگو میں نے نقل کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے[1] اُس وقت آپؐ ایک بوریے پر بیٹھے تھے بوریے پر کوئی فرش نہ تھا ایک کے سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی رکھا تھا پائنیں سلم کے پتوں کا ڈھیر لگا تھا[2] اور چند کچے چمڑے لٹک رہے تھے (بس یہی گھر کا سارا سامان تھا) آپ کی پسلیوں پر بوریے کا نشان پڑ گیا تھا[3] حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں یہ حال دیکھ کر رونے لگا[4] آپ نے پوچھا روتا کیوں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایران اور روم کے بادشاہ تو ایسے (پر تکلف) سامان (اور آرام) میں ہوں

لہ دوسری روایت میں یوں ہے جب میں آپ صلعم کے پاس پہنچا دیکھا تو آپ کے چہرے پر ملال معلوم ہوتا تھا میں نے ادہر ادہر کی باتیں شروع کیں گویا آپ کا دل بہلایا پھر ذکر کرتے کرتے میں نے کہا یا رسول میری جورو اگر مجھ سے بڑھ بڑھ کر کچھ مانگے تو میں اس کی گردن ہی توڑ ڈالوں اس پر آپ ہنس دیے آپ کا رنج جاتا رہا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دانائی اور لیاقت اور علم مجلس پر آفرین مسلمانو! دیکھو پیغمبر کا عشق اس کو کہتے ہیں پیغمبر صاحب کا رنج صحابہ کو ذرا بھی گوارا نہیں تھا اپنی بیٹیوں کو ڈانٹنے اور تنبیہ کرنے پر مستعد تھے افسوس ہے کہ ایسے بزرگان دین عاشقین رسولؐ پر تم تہمتیں باندھیں اور زمانہ کے بدمعاش منافق لوگوں پر ان کا قیاس کرکے ان کی برائی کریں یہ شیطان ہے جو تم کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور بزرگان دین اور جان نثاران سید المرسلین کے نسبت تم کو بدگمان بناتا ہے توبہ کرو توبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲

ؔ سلم قرظ کو کہتے ہیں جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔ ؔ ہائے بادشاہ کونین اور دنیا میں اس بے سرو سامانی اور تکلیف کے ساتھ بسر کی مسلمانو ہمارے سردار نے دنیا اس طرح کاٹی تو ہم کیوں اپنی بے سرو سامانی اور مفلسی پر رنج کریں اور دنیا کی بے حقیقت اور فانی مال و متاع کے لیے ان دنیاداروں کتوں سے کیوں ڈریں یہ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں ایک بوریا اور پانی کا ایک کوزہ ہم کو کہیں بھی مل جائے گا۔ کوئی ہم کو ڈراتا ہے دیکھو شرع کی سچی بات کہو گے تو نوکری چھن جائے گی کوئی کہتا ہے شہر سے نکالے جاؤ گے ارے بیوقوف شہر سے نکالیں گے پر زمین سے تو نہیں نکال سکتے ساری زمین میں کہیں بھی رہ جائیں گے نوکری چھین لیں گے تو چھین لیں ہم تجارت اور محنت کرکے اپنی روٹی کمالیں گے پروردگار رزاق مطلق ہے وہ جبتک زندگی ہے کسی بہانے سے روزی دیگا تم لاکھ ڈراؤ ہم ڈرنیوالے نہیں ہمارا بھروسا اللہ پر ہے وعلی اللہ فلیتوکل المومنون تم ہو کیا بچارے تمہاری حکومت کیا چیز ہے احکم الحاکمین سے ڈرو۔ ؔ دو جہاں کے بادشاہ اور ایسی تکلیف ؔ حالانکہ پروردگار کے نزدیک وہ آپ کے کفش داری کی بھی لیاقت نہیں رکھتے

فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ ـ

اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حال رہیں آپ نے فرمایا تو اس پر راضی نہیں ہے ان کو دنیا (کا چین) ملے اور ہم کو آخرت (کا آرام) ملے

بَابُ ۴۱۸ قَوْلِهٖ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ فِيْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

باب واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا فلما نبات به واظهره الله علیه عرف بعضه واعرض عن بعض فلما نباها به قالت من انباك هذا قال نبانی العلیم الخبیر کی تفسیر۔

اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے (جو اوپر گذر چکی)

۸۹۱ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَتْمَمْتُ كَلَامِيْ حَتّٰى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ،

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے عبید بن حنین سے سنا کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے میں نے چاہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھوں تو میں نے کہا امیر المومنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے لیے ایکا کیا تھا جن کا ذکر قرآن میں ہے ان تظاهرا علیه ابھی میں نے بات پوری نہیں کی تھی انہوں نے کہہ دیا عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا (اور کون)

بَابُ ۴۱۹ قَوْلِهٖ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا صَغَوْتُ وَاَصْغَيْتُ مِلْتُ لِتَصْغٰى لِتَمِيْلَ وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ عَوْنٌ تَظَاهَرُوْنَ تَعَاوَنُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ اَوْصُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدِّبُوْهُمْ

باب ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبکما کی تفسیر عرب لوگ کہتے ہیں صغوت اور اصغیت یعنی میں جھک پڑا لتصغی (جو سورہ انعام میں ہے) اس کا معنے جھک جائیں وان تظاهرا علیه فان الله هو مولاه وجبریل وصالح المؤمنین والملئکة بعد ذلك ظهیر ظهیر کا معنے مددگار (تظاهرون) ایک کی ایک پشتی مدد کرتے ہو مجاہد نے کہا[1] قوا انفسکم واهلیکم کا معنی یہ ہے کہ اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرو ان کو ادب سکھلاؤ

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا،

۸۹۲ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ،

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے عبید بن حنین سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے چاہا کہ حضرت عمرؓ سے پوچھوں وہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زور کیا تھا میں سال بھر اسی فکر میں رہا مجھ کو موقع ہی نہیں ملا آخر میں حج کے لیے ان کے ساتھ نکلا جب ہم رلوٹتے وقت) ظہران میں پہنچے [1] تو حضرت عمرؓ پاخانے کے لیے گئے اور مجھ سے کہا ذرا پانی لے کر آ۔ میں پانی کی چھاگل لے کر گیا (وہ وضو کر رہے تھے) میں پانی ان پر ڈال رہا تھا اس وقت مجھ کو موقع ملا میں نے کہا امیر المومنین یہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کے مقابل ایکا کیا تھا ابن عباس کہتے ہیں میں نے اپنی بات پوری نہیں کی تھی کہ حضرت عمرؓ نے کہہ دیا عائشہ اور حفصہ اور کون

بَابٌ ۴۲۰ قَوْلِهِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا۔

باب عسٰی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مؤمنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکارا کی تفسیر۔

۸۹۳ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ،

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپ پر رشک کر کے اکٹھا ہوئیں، لڑنے جھگڑنے لگیں، میں نے اُن سے کہا عجب نہیں پیغمبر صاحب تم کو طلاق دے دیں تو اللہ تم سے بہتر بی بیاں آپ کو عنایت فرمائے اس وقت رجیسا میں نے کہا تھا ویسے ہی) یہ آیت اتری۔

[1] ظہران ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان ۱۲

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

التَّفَاوُتُ الْاِخْتِلَافُ وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ تَمَيَّزُ تَقَطَّعُ مَنَاكِبِهَا جَوَانِبِهَا تَدَّعُونَ وَتَدْعُونَ مِثْلُ تَذَكَّرُونَ وَتَذْكُرُونَ وَيَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَافَّاتٍ بَسْطُ اَجْنِحَتِهِنَّ وَنُفُورٌ الْكُفُورُ۔

سورۂ ملک کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

التفاوت کا معنے اختلاف فرق تفاوت اور تفوت دونوں کا ایک معنی ہے تمیز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے فی مناکبھا اس کے کناروں میں تدعون اور تدعون دونوں کا ایک معنی ہے جیسے تذکرون اور تذکرون کا یقبضن اپنی پنکھ مارتے ہیں (یا سمیٹ لیتے ہیں) مجاہد نے کہا صافات کا معنے اپنے پنکھ کھولے ہوئے پھیلائے ہوئے[1] نفور کفر اور شرارت

سُورَةُ نٓ وَالْقَلَمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَافَتُونَ يَنْتَجُونَ السِّرَارَ وَالْكَلَامَ الْخَفِيَّ وَقَالَ قَتَادَةُ حَرْدٍ جِدٍّ فِي اَنْفُسِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَضَالُّونَ اَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا وَقَالَ غَيْرُهُ كَالصَّرِيمِ كَالصُّبْحِ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ اَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ وَالصَّرِيمُ اَيْضًا الْمَصْرُومُ مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ،

سورۂ نٓ والقلم کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ابن عباس رضؓ نے کہا یتخافتون چپکے چپکے کانا پھوسی کرتے ہوئے قتادہ نے کہا حرد کا معنے دل سے کوشش (یا بخیلی یا غصہ) ابن عباس رضؓ نے کہا لضالون کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے باغ کی جگہ بھول گئے (بھٹک کر آگے بڑھ گئے) اوروں نے کہا صریم کا معنے صبح جو رات سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے یا رات جو دن سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے صریم اُس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو ریتی کے بڑے ٹیلے سے کٹ کر الگ ہو جائے صریم مصروم کے معنے میں ہے جیسے قتیل مقتول کے معنے میں[2]

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِهِ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ،

۴۹ ۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ

باب عتل بعد ذلك زنیم کی تفسیر

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسےٰ نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا عتل بعد ذلک زنیم قریش کا

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، [2] مطلب یہ ہے کہ وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے وہ باغ جس کا میوہ کاٹ لیا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا یا رات کی طرح کالا جل کر رہ گیا یا صبح کی طرح سوکھ کر سفید ہو گیا ۱۲

قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ،

ایک شخص[1] مراد ہے زنیم یعنے بکری کی طرح اس پر گوشت کا ایک ٹکڑا لٹک رہا ہے[2]

۸۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے معبد بن خالد سے انہوں نے کہا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے سُنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے میں تم کو بہشتی شخص کی صفت بتلاؤں ہر ناتواں عاجزی کرنے والا اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم اٹھا بیٹھے تو اللہ اُس کو سچا کرے میں تم کو دوزخی کی صفت بتلاؤں ہر ایک جھگڑالو اُجڈا کھل کھرا موٹا مگرا (مغرور اینٹھو)

بَابٌ ۲۲۴ قَوْلِهِ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ،

باب یوم یکشف عن ساق کی تفسیر

۸۹۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے زنیامت کے دن، پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت (اس کو دیکھ کر) سجدے میں گر پڑیں گے وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے سجدہ (اور عبادت) کیا کرتے تھے (ان کی نیت ریا کی تھی) وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ اکڑ کر ایک تختہ ہو جائیگی (سجدہ نہ کرسکیں گے)[3]

---

[1] ولید یا اسود یا اخنس۔ [2] کہتے ہیں اُس کی چھ چھ انگلیاں تھیں چھٹی انگلی اس گوشت کی طرح تھی جو بکری کے کان پر لٹکتا رہتا ہے اس کو زنمہ کہتے ہیں بعضوں نے کہا زنیم سے مراد (دعی) یعنی ورغلہ جو کسی قوم میں خواہ مخواہ شریک ہو گیا ہو وہ نہ اپنی قوم کا رہا نہ اس قوم کا جیسے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا بعضوں نے کہا زنیم اشارہ ہے اس طرف کہ وہ مابون ہے بعضوں نے کہا یہ ابوجہل کے صفات ہیں۔ [3] اس حدیث میں ساق یعنی پنڈلی کا اثبات ہے۔ بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے کہ ساق سے ایک نور مراد ہے ہم کہتے ہیں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں اور صفات کی طرح ساق بھی اس کی ایک صفت ہے جو اپنے ظاہری معنے پر محمول ہے لیکن اس کی کیفیت اللہ ہی کو معلوم ہے۔۱۲

سُورَةُ الْحَاقَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا الْقَاضِيَةَ الْمَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مُتُّهَا لَمْ أُحْيَ بَعْدَهَا مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَتِينَ نِيَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغَى كَثُرَ وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ

سَأَلَ سَائِلٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الْفَصِيلَةُ أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى إِلَيْهِ يَنْتَمِي مَنْ انْتَمَى لِلشَّوَى الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى وَالْعِزُونَ الْجَمَاعَاتُ وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ

إِنَّا أَرْسَلْنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا يُقَالُ طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ وَالْكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ الْكُبَارِ وَكَذَلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً وَكُبَّارٌ الْكَبِيرُ وَكُبَارًا

سورہ الحاقہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

عیشۃ راضیۃ۔ راضیۃ مرضیہ کے معنے میں ہے یعنی پسندیدہ عیش القاضیۃ پہلی موت یعنے کاش پہلی موت جو آئی تھی اس کے بعد میں مرا ہی رہتا پھر زندہ نہ ہوتا من احد عنہ حاجزین احد کا اطلاق مفرد اور جمع دونوں پر آتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا وتین جان کی رگ جس کے کٹنے سے آدمی مر جاتا ہے[1] ابن عباسؓ نے کہا طغی الماء یعنے پانی بہت چڑھ گیا[2] بالطاغیہ اپنی شرارت کی وجہ سے بعضوں نے کہا طاغیہ سے آندھی مراد ہے اس نے اتنا زور کیا کہ فرشتوں کے اختیار سے باہر ہو گئی جیسے پانی نے حضرت نوح کی قوم پر زور کیا تھا

سورہ سال سائل کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

فصیلۃ نزدیک کا دادا جس کی طرف آدمی کو نسبت دی جاتی ہے شوی دونوں ہاتھ پاؤں بدن کے کنارے سر کی کھال ان کو شوات کہتے ہیں اور جس عضو کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں وہ شوی ہے عزون گروہ گروہ اس کا مفرد عزہ ہے۔

سورہ نوح کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

اطوارا کبھی کچھ کبھی کچھ (مثلاً منی پھر خون کی پھٹکی پھر گوشت کا لچھ) عرب لوگ کہتے ہیں عدا طورہ اپنے اندازے سے بڑھ گیا کبار میں کبار سے بھی زیادہ مبالغہ ہے (یعنی بہت بڑا) جیسے جمیل خوبصورت جمال بہت ہی خوبصورت غرض کبار کا معنے بڑا

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا [2] اس کو بھی ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

اَیْضًا بِالتَّخْفِیْفِ وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ دَیَّارًا مِنْ دُوْرٍ وَلٰکِنَّهٗ فَیْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ کَمَا قَرَأَ عُمَرُ اَلْحَیُّ الْقَیَّامُ وَهِیَ مِنْ قُمْتُ وَقَالَ غَیْرُهٗ دَیَّارًا اَحَدًا تَبَارًا هَلَاکًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا یَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً۔

کبھی اس کو کبار (بہ تخفیف با) بھی کہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں حسان اور جمال تشدید سے، اور حسان اور جمال (تخفیف سے) دیارا دور سے نکلا ہے اس کا وزن فیعال ہے (اصل میں دیوار تھا) جیسے حضرت عمرؓ نے الحی القیوم کو الحی القیام پڑھا ہے یہ قیام قمت سے نکلا ہے (تو اصل میں قیوام تھا) اوروں نے کہا دیارا کا معنے کسی کو تبارا ہلاکت ابن عباسؓ نے کہا مدرارا ایک کے پیچھے دوسرا (یعنے لگاتار بارش) وقارا عظمت اور بڑائی۔

بَابٌ ۴۲۳ قَوْلِهٖ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ۔

باب ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق کی تفسیر

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِیْ کَانَتْ فِیْ قَوْمِ نُوْحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ اَمَّا وَدٌّ کَانَتْ لِکَلْبٍ بِدُوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَاَمَّا سُوَاعٌ کَانَتْ لِهُذَیْلٍ وَاَمَّا یَغُوْثُ فَکَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِیْ غُطَیْفٍ بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَا وَاَمَّا یَعُوْقُ فَکَانَتْ لِهَمْدَانَ وَاَمَّا نَسْرٌ فَکَانَتْ لِحِمْیَرَ لِاٰلِ ذِی الْکَلَاعِ اَسْمَاءُ

ہم سے ابراہیم بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے [۱] اور عطاء خراسانی نے کہا [۲] ابن عباسؓ سے نوح کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے اخیر میں وہ عرب لوگوں میں آگئے [۳] وہ کلب قبیلے والوں کا بت تھا دومۃ الجندل میں [۴] اور سواع ہذیل قبیلے کا تھا اور یغوث مراد قبیلے والوں کا بت تھا پھر بنی غطیف کا ہو یہ جوف میں [۵] جو شہر سبا کے پاس ہے [۶] اور یعوق ہمدان قبیلے کا بت تھا جو ذی الکلاع (بادشاہ) کی اولاد میں تھے یہ سب چند نیک بخت شخصوں کے نام ہیں جو نوحؑ کی قوم میں تھے۔

---

[۱] اوپر تو کسی کا ذکر نہیں ہے شاید کاتب نے غلطی سے لکھ دیا یا اوپر غلطی سے کسی کا ذکر چھوڑ دیا۔ [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ [۳] انہوں نے کہا ود اور سواع یہ بت تھے جن کو نوحؑ کی قوم والے پوجا کرتے تھے، [۴] عطا خراسانی تو ضعیف ہے امام بخاری کی شرط پر نہیں دوسرے ابن جریج نے اس سے نہیں سنا بلکہ عطا کے فرزند عثمان سے اُس نے عطا کی کتاب لی تھی اس میں دیکھا ہوگا شاید امام بخاری نے اُس کو عطا بن ابی رباح سمجھا یہ ان سے غلطی ہوئی اور کیسا ہی بڑا عالم ہو کبھی نہ کبھی اس سے غلطی ہو جاتی ہے تیراک ہی پانی میں ڈوبتا ہے اور اچھا سوار ہی گھوڑے سے گرتا ہے بعضوں نے کہا شاید ابن جریج نے یہ حدیث عطا خراسانی اور عطا بن رباح دونوں سے روایت کی ہے واللہ اعلم [۵] شیطان نے ان کو طوفان کے بعد اُٹھا کر ملکوں میں پھیلا دیا، [۶] جو ایک شہر تھا ملک شام میں عراق کے قریب، [۷] بنی غطیف مراد قبیلے کی ایک شاخ تھی جوف کہتے ہیں اچھی نرم ہموار زمین کو بعضوں نے کہا جوف ایک وادی ہے یمن میں مراد کا قبیلہ بھی یمن میں تھا [۸] سبا وہ شہر جو بلقیس کا پایہ تخت تھا،

رِجَالٌ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَّسَمُّوْهَا بِاَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ۔

جب وہ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم والوں کے دل میں یہ ڈالا کہ جن مقاموں میں یہ لوگ بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے نام کے بت بنا کر کھڑے کر دو (تاکہ ان کی یادگار ہیں) انہوں نے ایسا ہی کیا (صرف یادگار کے لیے بت رکھے) ان کو پوجتے نہ تھے جب یہ یادگار بنانے والے بھی گذر گئے اور بعد والوں کو یہ شعور نہ رہا کہ ان بتوں کو صرف یادگار کے لیے بنایا تھا تو لگے ان کو پوجنے [۱]

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ

سورہ جن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدًا اَعْوَانًا۔

ابن عباسؓ نے کہا (لِبَدًا یا لُبَدًا) مددگار [۲]

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ حَدَثَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے [۳] ان دنوں شیطانوں کو آسمانوں کی خبر ملنا بالکل موقوف ہو گئی تھی جب وہ آسمان کی طرف جاتے تو انگار کے شعلے ان پر برستے یہ حال دیکھ کر شیطان زمین پر لوٹ آئے کہنے لگے یہ ہوا کیا آسمان کی خبر بالکل ہم پر بند ہو گئی وہاں جاتے ہیں تو ہم پر آگ برستی ہے بڑا شیطان ابلیس یہ سن کر کہنے لگا یہ جو آسمان کی خبر تم پر بند کر دی گئی ہے اس کا سبب کچھ ضرور ہے کوئی نئی بات ہوئی ہے تم ایسا کرو پورب پچھم ساری زمین کا دورہ کرو دیکھو تو نئی بات کیا ہوئی ہے شیطان روانہ ہوئے پورب

---

[۱] گویا دنیا میں بت پرستی یوں شروع ہوئی اس لیے اسلامی شریعت میں اللہ تعالیٰ نے بت اور مورت بنانے ہی منع فرما دیا اور یہ حکم دیا کہ جہاں بت یا مورت دیکھو اس کو توڑ پھوڑ کر پھینک دو کیونکہ یہ چیزیں آخیر میں شرک کا ذریعہ ہو گئیں اسلامی شریعت میں یادگار کے لیے بھی بت یا مورت کا بنانا درست نہیں اور بت کیسے ہی مقدس پیغمبر یا امام کی مورت ہو اس کی کوئی عزت اور حرمت نہیں کرنا چاہیے بلکہ توڑ پھوڑ کر اس کو بالکل خراب اور ملیٹ دینا چاہیے مسلمانوں کو ہمیشہ اپنے اس اصول مذہبی کا خیال رکھنا چاہیے اور کسی بادشاہ بزرگ کے بت بنانے میں ان کو بالکل مدد نہ کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان [۲] اس کو ابن حاتم نے وصل کیا۔ [۳] عکاظ ایک بڑے بازار کا نام تھا جو مکہ اور طائف کے بیچ میں جما کرتے تھے ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ

فَانْطَلَقُوْا فَضَرَبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُوْنَ مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْآ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَآ اُوْحِيَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ اَخْلِصْ وَقَالَ الْحَسَنُ اَنْكَالًا قُيُوْدًا مُّنْفَطِرٌۢ بِهٖ مُثْقَلَةٌۢ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا اَلرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيْلًا شَدِيْدًا ۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيْرٌ شَدِيْدٌ قَسْوَرَةٌ رِكْزُ

پچھم سب طرف کے ٹوہ لینے لگے یہ وجہ کیا ہے جو آسمان کی خبر ہم سے روک دی گئی ہے ان شیطانوں میں بعضے تہامہ (ملک حجاز) کی طرف بھی آئے (وہ نصیبین کے جن تھے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے آپ اس وقت نخلہ میں تھے [۱] عکاظ کے بازار جانے کا قصد رکھتے تھے آپ اپنے اصحاب کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ان جنوں نے قرآن سنا تو ادھر کان لگا دیا اور آپس میں کہنے لگے (ہو نہ ہو) اسی کلام کی وجہ سے ہم پر آسمان کی خبر بند کر دی گئی خیر وہاں سے لوٹ کر اپنی قوم پاس پہنچے اور ان سے کہنے لگے یا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت اتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن (ابن عباس رضہ نے کہا) جنوں کی یہ بات آپ کو وحی سے معلوم ہوئی [۲]

سورۂ مزمل کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا [۳] تبتل کا معنے خالص اسی کا ہو جا اور حسن بصری نے کہا [۴] انکالا کا معنے بیڑیاں منفطر بہ اس کے سبب سے بھاری ہو جائے گا بھاری ہو کر پھٹ جائے گا ابن عباس رضہ نے کہا [۵] کثیبا مهیلا پھسلتی بہتی ریت وبیلا سخت

سورۂ مدثر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ابن عباس رضہ نے کہا [۶] عسیر سخت قسورۃ لوگوں کا شور غل

---

[۱] جو ایک مقام ہے مکہ اور طائف کے درمیان، [۲] یعنے آپ نے خود جنوں کی گفتگو نہیں سنی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گفتگو کی خبر آپ کو کر دی [۳] اس کو فریابی نے وصل کیا [۴] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، [۵] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [۶] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، ۱۲ منہ

النَّاسِ اَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ الْاَسَدُ كُلُّ شَدِيْدٍ قَسْوَرَةٌ مُسْتَنْفِرَةٌ نَافِرَةٌ مَذْعُوْرَةٌ

ابوہریرہ رضؓ نے کہا ۱ قسورۃ شیر کو کہتے ہیں اور ہر سخت زوردار چیز کو مستنفرۃ بھڑکنے والی ڈرانے والی۔

۸۹۹ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ اَمَامِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا قرآن میں پہلی آیت کونسی اتری ہے انہوں نے کہا یاایھا المدثر میں نے کہا لوگ تو کہتے ہیں اقرأ باسم ربک الذی پہلے اتری ہے ابوسلمہ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے اس کو پوچھا اور جیسے تو کہتا ہے (کہ اقرأ پہلے اترا) میں نے اُن سے ویسے ہی کہا جیسے تو نے کہا انہوں نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا آپ فرماتے تھے کہ میں حرا پہاڑ میں گوشہ نشین تھا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا اور پہاڑ سے نیچے اترا مجھ کو ایک آواز آئی میں نے داہنی طرف دیکھا کوئی چیز معلوم نہیں ہوئی بائیں طرف دیکھا ادھر بھی کچھ دکھلائی نہیں دیا سامنے دیکھا وہاں بھی کچھ نہیں پیچھے دیکھا وہاں بھی کوئی نہیں آخر میں نے اوپر سر اٹھایا وہاں کچھ دیکھا (وہی فرشتہ جو حرا میں آیا تھا ایک کرسی پر معلق بیٹھا ہے) میں (اپنی بی بی) خدیجہؓ کے پاس آ گیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو لوگوں نے کپڑا اڑھا دیا مجھ پر ٹھنڈا پانی بہایا جابر رضؓ نے کہا اس وقت یہ آیتیں اتریں یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر ۲

بَابٌ ٤٢٢ قَوْلِهٖ قُمْ فَاَنْذِرْ ۔

باب قم فانذر کی تفسیر

۹۰۰ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن

---

۱ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، ۲ یہ جابر رضؓ نے اپنے اجتہاد سے کہا اور دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے اقرأ اتری جیسے شروع کتاب میں گزر چکا ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ۔

بن مہدی وغیرہ (ابو داؤد طیالسی) نے دونوں نے کہا ہم سے حرب بن شداد نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں حراء پہاڑ میں گوشہ نشین تھا پھر ویسے ہی حدیث نقل کی جیسے عثمان بن عمر نے علی بن مبارک سے روایت کی [1]

بَابُ قَوْلِهِ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۲۵

باب وربک فکبر کی تفسیر

۹۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنْبِئْتُ أَنَّهُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنْبِئْتُ أَنَّهُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ فِي حِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا ہم سے حرب ابن شداد نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا میں نے ابو سلمہ سے پوچھا قرآن میں کونسی آیت پہلے اتری ہے انہوں نے کہا یا ایھا المدثر میں نے کہا لوگ تو مجھ سے کہتے ہیں اقرأ باسم ربک الذی خلق پہلے اتری ہے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا پہلے قرآن کی کون سی آیت اتری انہوں نے کہا یا ایھا المدثر میں نے کہا لوگ تو مجھ سے کہتے ہیں۔ پہلے اقرأ باسم ربک اتری ہے انہوں نے کہا میں تو تجھ سے وہی بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا آپ نے فرمایا میں حراء پہاڑ میں اعتکاف کر رہا تھا جب میرا اعتکاف ختم ہو چکا تو میں پہاڑ سے نیچے اترا نالہ کے اندر گیا اس وقت ایک آواز آئی میں نے آگے پیچھے داہنے بائیں سب طرف دیکھا کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے بیچ ایک تخت پر بیٹھا ہے میں وہاں سے خدیجہ کے پاس آیا میں نے کہا ایک کپڑا مجھ پہ اڑھا دو اور ٹھنڈا پانی اوپر سے

[1] یہ روایت امام بخاری نے اس کتاب میں نہیں نکالی لیکن ابو عروبہ نے کتاب الاوائل میں اس کو وصل کیا محمد بن بشار سے جو امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ۱۲ منہ

بَارِدًا، اُنْزِلَ عَلَیَّ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

بَابُ ۴۲۶ قَوْلِهٖ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

۹۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَاَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيْثِهٖ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي فَدَثَّرُوْنِي فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ وَهِيَ الْاَوْثَانُ،

بَابُ ۴۲۷ قَوْلِهٖ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرُّجْزُ وَالرِّجْسُ الْعَذَابُ۔

۹۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ڈال دو اس وقت یہ آیت اتاری یایھا المدثر قم فانذر وربك فكبر۔

باب وثیابك فطھر کی تفسیر

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی بند ہو جانے کا قصہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا (ایک مدت تک وحی موقوف رہی پھر) ایسا ہوا ایک بار میں رستے میں جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے میں اس کو دیکھ کر مارے ڈر کے سہم گیا لوٹ کر (خدیجہ پاس) آیا تو میں نے کہا مجھ کو کمبل اڑھا دو کمبل اڑھا دو انہوں نے اڑھا دیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاری یایھا المدثر والرجز فاھجر تک رجز سے بت مراد ہیں یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔

باب والرجز فاھجر کی تفسیر بعضوں نے کہا رجز اور رجس عذاب کو کہتے ہیں [1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب نے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبداللہ نے

[1] چونکہ بت پرستی عذاب کا سبب ہے لہذا بتوں کو بھی رجس کہہ دیا ۱۲ منہ

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلٰى قَوْلِهِ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْأَوْثَانَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔

خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی بند رہنے کا تذکرہ کرتے تھے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا میں نے (رستہ میں) چلتے چلتے آسمان سے ایک آواز سنی نگاہ اٹھائی تو آسمان کی طرف اسی فرشتے کو دیکھا جو حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا تھا میں اتنا ڈر گیا مارے ڈر کے زمین پر گر گیا اور اپنے گھر آیا میں نے گھر والوں سے کہا مجھ کو کمبل اڑھا دو کمبل اڑھا دو انہوں نے اڑھا دیا پھر اللہ تعالٰے نے یہ آیتیں اتاریں یاایھا المدثر فاھجر تک ابو سلمہ رضؓ نے کہا رجز سے بت مراد ہیں لہ اس کے بعد وحی گرم ہو گئی برابر لگا تار آنے لگی

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

سورۂ قیامت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُدًى هَمَلًا لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ سَوْفَ أَتُوْبُ سَوْفَ أَعْمَلُ لَا وَزَرَ لَا حِصْنَ۔

لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ کا بیان ابن عباس رضؓ نے کہا لہ سدیٰ بے قید آزاد جو چاہے وہ کرے، لیفجرا مامہ یعنی ہمیشہ گناہ کرتا رہے اور کہتا رہے اب توبہ کروں گا اب اچھے اعمال کروں گا لاوزر یعنی کوئی قلعہ (پناہ کا مقام) عین ملنے کا۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيْدُ أَنْ يَّحْفَظَهُ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہ رضؓ نے وہ معتبر شخص تھے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وحی اترا کرتی تو آپ اپنی زبان ہلاتے رہتے دبار بار پڑھتے رہتے ایسا نہ ہو بھول جائیں (سفیان نے زبان ہلا کر بتلایا کہ

لہ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بت پرستی نہیں کی تھی مگر اپنی قوم کے رواج کے موافق بت پرستوں کے ساتھ بتوں کے پاس جاتے ہوں گے اس لیے یہ حکم ہوا کہ بتوں سے بالکل الگ رہ بت پرستوں کا ساتھ چھوڑ دے، ۲ہ اس کو طبری نے وصل کیا، ۳ہ یہاں تک کہ موت آن پہنچے، رحمہ اللہ تعالیٰ

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ،

بَاب ۴۲۸ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

۹۰۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ يَخْشٰى اَنْ يَّنْفَلِتَ مِنْهُ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ نَّجْمَعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ تَقْرَاَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ يَقُوْلُ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ اَنْ نُّبَيِّنَهٗ عَلٰى لِسَانِكَ،

بَاب ۴۲۹ قَوْلِهٖ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَاْنٰهُ بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اِعْمَلْ بِهٖ -

۹۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَيْهِ

اس طرح ہلاتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لاتحرك به لسانك لتعجل به،

باب ان علینا جمعہ وقرانہ کی تفسیر

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ رض نے انہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پوچھا لاتحرك به لسانك انہوں نے کہا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ اپنے لب ہلاتے رہتے اس لیے آپ ص کو حکم ہوا کہ (وحی اترتے وقت) اس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جاؤ زبان نہ ہلایا کر وہ اس کا تمہارے دل میں جما دینا اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم اس کو پڑھ چکیں (یعنی جبریل تجھ کو سنا چکیں) تو جیسا جبریل ع نے پڑھ کر سنایا تو بھی اسی طرح پڑھ پھر یہ بھی ہمارا ہی کام ہے کہ ہم تیری زبان سے اس کو پڑھوا دیں گے [۱]

باب فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ کی تفسیر

ابن عباس رض نے کہا فاتبع قرانہ کا یہ مطلب ہے کہ اُس پر عمل کر [۲]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ رض سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا لاتحرك به لسانك لتعجل به اس کا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل ع وحی لے کر آتے (آپ کو سناتے) آپ زبان اور لب ہلاتے رہتے (کہیں بھول نہ جائیں) اس سے آپ پر بہت سختی ہوتی یہ سختی

---

[۱] یا اُس کے معانی اور مطالب تجھ پر کھول دیں گے، [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲

فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ
بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ
لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَ
قُرْآنَهُ قَالَ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي
صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ
فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ
ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ
نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا
أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ
قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ أَوْلَى لَكَ
فَأَوْلَى تَوَعُّدٌ

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَهَلْ
تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا وَهٰذَا مِنَ
الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ
مَذْكُورًا وَذٰلِكَ مِنْ حِينِ خَلَقَهُ
مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ
أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ
الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ
كَقَوْلِكَ خَلِيطٌ وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ
وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْ
بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ

لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتی آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری
جو سورۂ قیامہ میں ہے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا
جمعہ وقرآنہ یعنی تیرے دل میں وحی کا جما دینا یاد کرا
دینا ہمارا کام ہے اسی طرح اس کا پڑھا دینا جب ہم پڑھ
چکیں اس وقت تو بھی اسی طرح پڑھ جس طرح ہم نے پڑھا تھا
اور جبتک وحی اترتی رہے خاموش سنتا رہ پھر یہ بھی ہمارا
ہی کام ہے تیری زبان پر اس کو رواں کر دینا ابن عباسؓ کہتے
ہیں ان آیتوں کے اترنے کے بعد جب جبریلؑ وحی لے کر
آتے تو آپ خاموش رہتے (سنا کرتے) جب جبریل وحی سنا کر
چلے جاتے اُس وقت آپ اس کو پڑھ کر سنا دیتے جس طرح اللہ
تعالیٰ نے آپ کو سنایا تھا اولیٰ لک فاولیٰ یہ عذاب کا ڈراوا ہے
(یعنی تیری تباہی ہونے والی ہے تیری تباہی آگئی ہے)۔

سورۂ دہر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
ھل اتی کا معنی آچکا ھل کا لفظ کبھی تو انکار کے لیے آتا ہے
کبھی تحقیق کے لیے (قد کے معنے) یہاں قد کے معنے میں ہے
یعنے ایک زمانہ انسان پر آچکا ہے کہ وہ ذکر کرنے کے قابل چیز
نہ تھا یہ وہ زمانہ ہے جب مٹی سے اُس کا پتلہ بنایا گیا تھا اُس
وقت تک جب روح اس میں پھونکی گئی امشاج ملی ہوئی چیزیں
یعنے مرد اور عورت دونوں کی منی اور خون اور پھٹکی اور جب
کوئی چیز دوسری چیز سے ملا دی جائے تو کہتے ہیں مشیج جیسے
خلیط یعنے ممشوج اور مخلوط بعضوں نے یوں پڑھا ہے سلاسلا
واغلالا (بعضوں نے سلاسل واغلالا بغیر تنوین کے انہوں نے
سلاسل کی تنوین جائز نہیں رکھی)[1] مستطیر اس کی برائی پھیلی

[1] کیونکہ وہ غیر منصرف ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَالْقَمْطَرِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ حِبَالٌ ارْكَعُوا صَلُّوا لَا يُصَلُّونَ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ الْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ۔

۹۰۷ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ

ہوئی قمطریر سخت عرب لوگ کہتے ہیں یوم قمطریر و یوم قماطر یعنی سخت مصیبت کا دن، عبوس اور قمطریر اور قماطر اور عصیب ان چاروں کا معنے وہ دن جس میں سخت مصیبت آئے اور معمر بن عبیدہ نے کہا شددنا اسرھم کا معنے یہ ہے کہ ہم نے اُن کی خلقت خوب مضبوط کی [۱] عرب لوگ جس چیز کو تو مضبوط باندھے جیسے پالان ہودہ وغیرہ اس کو ماسور کہتے ہیں۔

سورۂ والمرسلات کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا جمالات جہاز کی موٹی رسیاں [۲] ارکعوا نماز پڑھو لا یرکعون نماز نہیں پڑھتے کسی نے ابن عباس رضہ سے پوچھا یہ قرآن میں اختلاف کیسا ایک جگہ تو فرمایا کافر بات نہ کریں گے دوسری جگہ یوں کافر قسم کھا کر کہیں گے ہم دنیا میں مشرک نہ تھے تیسری جگہ یوں ہم ان کے مونہوں پر مہر لگادیں گے انہوں نے کہا قیامت کے دن کافروں کے مختلف حال ہوں گے کبھی تو بات کریں گے کبھی اُن کے منہ پر مہر کر دی جائے گی بات نہ کرسکیں گے۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسے نے [۳] انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا ہم (منا میں ایک غار میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ پر سورۂ والمرسلات اتری تھی ہم آپ کے منہ سے اُس کو سُن رہے تھے اتنے میں ایک

---

[۱] یعنی جوڑ بند وغیرہ خوب سخت اور مضبوط کیے۔ [۲] جنہوں نے جمالات بکسرہ جیم پڑھا ہے اس کے معنے اونٹ۔ تو یہ جمع ہے جمل کی جمل کہتے ہیں نر اونٹ کو اس کی جمع اجمال اور جمال اور جمل اور جمالہ اور جمالات بحرکات ثلثہ جیم آئی ہے اور صاحب تیسیر القاری نے غلطی کی جو کہا جمل اونٹنی کو کہتے ہیں اونٹنی کے لیے اس کا استعمال شاذ و نادر آیا ہے قسطلانی نے کہا جمالات بکسر جیم جمع ہے جمال یا جمالہ کی بعضوں نے کہا جمالات بہ ضمہ جیم کا اونٹوں کو کہتے ہیں [۳] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ

فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا۔

سانپ نکلا ہم اُس کے مارنے کے لیے لپکے وہ جلدی سے آگے بڑھ کر اپنے سوراخ میں گھس گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہاری زد سے بچ گیا تم اس کی زد سے بچ گئے (وہ کاٹ نہ سکا)

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

ہم سے عبدہ بن عبداللہ خزاعی نے بیان کیا کہا ہم کو یحیی بن آدم نے خبر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث اور اسرائیل نے اس حدیث کو اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت کیا ہے اور یحیی بن آدم کے ساتھ اس حدیث کو اسود بن عامر نے بھی اسرائیل سے روایت کیا ہے [۱] اور حفص بن غیاث اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے روایت کیا [۲] اور یحیی بن حماد نے کہا (جو امام بخاریؒ کے شیخ ہیں) ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے [۳] اور محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن اسود سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد (اسودؒ) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے [۵]

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسودؒ سے

[۱] اس کو امام احمد نے وصل کیا [۲] تو بجائے علقمہ کے اسود سے روایت کی حفص کی روایت خود امام بخاری نے اور ابو معاویہ کی امام مسلم نے وصل کی اور سلیمان بن قرم ضعیف ہے اس سے اس کتاب میں اس تعلیق کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے۔ [۳] تو یحیی بن حماد نے اسرائیل کی تائید کی کہ اس حدیث کو ابراہیم نے علقمہ سے روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے وصل کیا [۴] یعنی اسود بن یزید بن قیس نخعی سے اور تعجب ہے قسطلانی سے کہ انہوں نے اس کو اسود شاذان قرار دیا، اسود شاذان بہت متاخر ہیں طبقہ تبع تابعین سے اور یہ اسود کبار تابعین میں سے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد [۵] تو اس روایت سے حفص بن غیاث اور ابو معاویہ اور سلیمان کی تائید ہوئی اسکو امام احمد نے وصل کیا [۶] یعنی اسود بن یزید بن قیس بن نخعی سے جو علقمہ کے ساتھی اور عبداللہ بن مسعود کے شاگرد تھے اور قسطلانی نے غلطی کی جو اس کو اسود بن عامر قرار دیا اسود بن عامر شاذان طبقہ تاسعہ میں اور یہ اسود طبقہ ثانیہ میں ہیں۔

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلٰتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيْهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمُ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا ۔

انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے ہم ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں سورۂ والمرسلات آپ پر اتری ہم نے آپؐ کے منہ سے سن کر اس کو سیکھا ابھی آپ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا لیو لیو مارو دیا اپنے تئیں بچا کر اس کو مارو ہم لوگ مارنے دوڑے وہ آگے بڑھ کر چل دیا اپنے بل میں گھس گیا آپ نے فرمایا چلو وہ تمہاری زد سے بچ گیا تم اس کی زد سے بچ گئے (اللہ کا شکر کرو)

بَابُ قَوْلِهٖ إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ

باب انہا ترمی بشرر کالقصر کی تفسیر

۹۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيْهِ الْقَصَرَ ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عابس نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے کہا جو قرآن میں ہے انہا ترمی بشرر کالقصر[۱] تو ہم لوگ کیا کرتے جاڑوں میں جلانے کے لیے لکڑیاں تین تین ہاتھ کی یا اس سے کم کاٹ کر رکھ چھوڑتے ان کو قصر کہتے[۲]

بَابُ قَوْلِهٖ كَأَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ

باب کانہ جمالات صفر کی تفسیر

۹۱۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيْهِ الْقَصَرَ كَأَنَّهٗ جِمٰلَاتٌ صُفْرٌ حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتّٰى تَكُوْنَ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن عابس نے بیان کیا میں نے ابن عباس رض سے سنا ترمی بشرر کالقصر کی تفسیر میں کہ ہم تین تین ہاتھ یا اس سے زیادہ کی لکڑیاں جاڑوں میں جلانے کے لیے اٹھا رکھتے تھے ان کو قصر کہا کرتے جمالات صفر سے جہاز یا کشتی کی رسیاں مراد ہیں جو جوڑ کر رکھی جائیں وہ آدمی کی کمر برابر

۱؎ بہ فتحہ قاف اور صاد ابن عباس رض کی یہی قرأت ہے۔ ۲؎ بعضوں نے کہا قصر کھجور کی ڈھنڈ جڑیں یا اونٹ کی گردنیں مشہور قصر بہ سکون صاد ہے یعنے محل ۱۲ منہ

كَاَوْسَاطِ الرِّجَالِ

بَابٌ ۲۳۲ قَوْلِهٖ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ

۹۱۲ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَاِنَّهٗ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهٗ مِنْ اَبِيْ فِيْ غَارٍ بِمِنًى ۔

سُوْرَةُ عَمَّ يَتَسَاۗءَلُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا لَا يَخَافُوْنَهٗ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا لَا يُكَلِّمُوْنَهٗ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهُمْ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَهَّاجًا مُضِيْئًا وَقَالَ غَيْرُهٗ غَسَّاقًا غَسَقَتْ عَيْنُهٗ

موٹی ہو جائیں ؎

باب ھذا یوم لا ینطقون کی تفسیر

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے وہاں سورہ والمرسلات آپ پر اتری آپؐ اس کو پڑھ رہے تھے میں آپؐ کے منہ سے سن رہا تھا آپؐ کی زبان تر تھی (سنا رہے تھے) اتنے میں ایک سانپ کود کر ہم پر آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مار ڈالو ہم اس پر لپکے وہ نکل گیا اس وقت آپ نے فرمایا چلو تم اس کی بلا سے بال بال بچ گئے وہ تمہاری زد سے بچ گیا عمر بن حفص نے کہا مجھے یہ حدیث یاد ہے میں نے اپنے والد سے سنی تھی انہوں نے اتنا اور بڑھایا تھا کہ وہ غار منا میں تھا

سورہ عم یتساءلون کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا یرجون حسابا کا معنے یہ ہے کہ (اعمال کے) حساب کتاب سے نہیں ڈرتے ؎ لا یملکون منہ خطابا یعنے اس سے بات نہ کر سکیں گے (ڈر کے مارے) مگر جب ان کو بات کرنے کی اجازت ملے گی صوابا یعنے جس نے دنیا میں سچی بات کہی تھی اس پر عمل کیا تھا ؎ ابن عباس رض نے کہا وھاجا روشن چمکتا ہوا اوروں نے کہا غساقا غسقت عینہ سے نکلا ہے

؎ صاحب تیسیر القاری نے یوں ترجمہ کیا ہے یا لان کے درمیانی حصے کے برابر ہو جائیں شاید ان کے نسخہ میں کاوساط الرحال ہو گا حاء حطی سے لیکن ہمارے پاس جتنے نسخے ہیں ان سب میں کاوساط الرجال جیم سے ہے۔ ؎ اس کو فریابی نے وصل کیا۔ ؎ بعضوں نے کہا سچی بات سے کلمہ توحید مراد ہے۔ ؎ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ يَسِيْلُ كَاَنَّ الْغَسَاقُ وَالْغَسِيْقُ وَاحِدٌ عَطَاءً حِسَابًا جَزَاءً كَافِيًا اَعْطَانِيْ مَا اَحْسَبَنِيْ اَيْ كَفَانِيْ۔

باب ۳۲۲ قَوْلِهٖ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا زُمَرًا۔

۹۱۳ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سُوْرَةُ وَالنّٰزِعٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى عَصَاهُ وَيَدُهٗ يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِلِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ الْعَظْمُ

یعنے اس کی آنکھ تاریک ہوگئی اسی سے ہے یغسق الجراح یعنے زخم بہ رہا ہے غساق اور غسیق دونوں کا ایک معنے ہے دوزخیوں کا خون پیپ عطاء حسابا پورا بدلہ عرب لوگ کہتے ہیں اعطانی ما احسبنی یعنے مجھ کو اتنا دیا جو کافی ہوگیا۔

باب یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا کی تفسیر۔

افواجا یعنے گروہ گروہ۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور جو دو بار پھونکا جائے گا تو بیچ میں چالیس کا فاصلہ ہوگا لوگوں نے (ابو ہریرہؓ سے) کہا چالیس دن کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا پھر کہا چالیس مہینے کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا پھر کہا چالیس برس کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا[1] ابو ہریرہؓ نے کہا پھر اللہ تعالی آسمان سے (زندگی کا) ایک مینہ برسائے گا لوگ اس طرح زمین سے ابھر آئیں گے (زندہ ہو جائیں گے) جیسے سبزہ اُگ آتا ہے دیکھو آدمی کے بدن کی ہر چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی نہیں گلتی وہ اس مقام کی ہڈی ہے جہاں پر جانور کی دم ہوتی ہے قیامت کے دن اسی ہڈی سے مخلوق جوڑی جائیگی

سورہ والنازعات کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا الایۃ الکبری سے مراد حضرت موسی کی عصا اور ان کا ہاتھ ہے[2] عظاما نخرۃ اور ناخرۃ دونوں طرح پڑھا ہے جیسے طامع اور طمع اور باخل اور بخل اور بعضوں نے کہا نخرہ اور ناخرہ میں فرق ہے نخرہ کہتے ہیں گلی ہوئی ہڈی کو اور

۱؎ مگر ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ دونوں نفخوں میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا۔ ۲؎ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

الْمُجَوَّفُ الَّذِي يَخْتَرِقُ بِهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةُ الَّتِي أَمْرُنَا الْأَوَّلُ إِلَى الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتَى مُنْتَهَاهَا وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي،

۹۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ،

ناخرہ کھوکھل ہڈی جس کے اندر ہوا جائے تو آواز نکلے اور ابن عباس نے کہا[1] حافرہ ہماری وہ حالت جو دنیا کی زندگی میں ہے اوروں نے کہا ایان مرسٰھا یعنے اس کی انتہا (ٹھکانا) کہاں ہے یہ مرسی سفینہ سے نکلا ہے یعنی جہاں کشتی اخیر جا کر ٹھہرتی ہے۔

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابوحازم نے کہا ہم سے سہل بن سعد نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بیچ کی انگلی اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح ہیں (یعنے نزدیک) بیچ میں اور کوئی پیغمبر نئی شریعت والا نہیں آنے کا۔

سُورَةُ عَبَسَ

سورہ عبس کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ كَلَحَ وَأَعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُهُ مُطَهَّرَةٌ لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجَعَلَ التَّطْهِيرَ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا سَفَرَةٌ الْمَلَائِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَتَأْدِيَتِهِ كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدَّى

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا عبس منہ بنایا تولی منہ پھیر لیا اوروں نے کہا[2] مطہرۃ دوسری جگہ فرمایا لا یمسھا الا المطھرون اُن کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنے فرشتے (تو محمول کی صفت حامل کر دی) جیسے فالمدبرات امرا مدبرات سوار ہیں (جو محمول ہیں) مجازاً ان کے حاملوں کو یعنے گھوڑوں کو مدبرات کہہ دیا یہاں اصل میں تطہیر کتابوں کی صفت ہے ان کے اٹھانے والوں یعنے فرشتوں کو بھی مطہر فرمایا سفرۃ فرشتے یہ سافر کی جمع ہے عرب لوگ کہتے ہیں سفرت بین القوم یعنے میں نے قوم کے لوگوں میں صلح کرا دی جو فرشتے اللہ کی وحی لے کر پیغمبروں کو پہنچاتے ہیں اُن کو بھی سفیر قرار دیا جو لوگوں میں ملاپ کراتا ہے (بعضوں نے کہا سفرہ کے معنے لکھنے والے) اوروں نے کہا[3] تصدی

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [2] اوپر کسی شخص کا نام مذکور نہیں ہوا اس لیے وقال غیرہ کا مطلب معلوم نہیں ہوتا ابوذر کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے قسطلانی نے کہا وہی صحیح ہے، [3] یہاں بھی وقال غیرہ ابوذر کی روایت میں ساقط ہے ۱۲ منہ

تَغَافَلَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا يَقْضِ لَا يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرْهَقُهَا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ مُسْفِرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٍ أَسْفَارًا كُتُبًا تَلَهَّى تَشَاغَلَ يُقَالُ وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ

۹۱۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ

سُورَةُ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

انْكَدَرَتْ انْتَثَرَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ سُجِّرَتْ ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَسْجُورُ الْمَمْلُوءُ وَقَالَ غَيْرُهُ سُجِّرَتْ أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ

انجان ہو جاتا ہے[1] مجاہد نے کہا[2] لما یقض ما امرہ کا معنے یہ ہے کہ آدمی کو جس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ اس نے پورا پورا ادا نہیں کیا[3] اور ابن عباسؓ نے کہا[4] ترھقھا قترہ کا معنے یہ ہے کہ اُس پر سختی برس رہی ہوگی مسفرۃ چمکتے ہوئے ابن عباسؓ نے کہا سفرہ کے معنے لکھنے والے اُسی سے ہے (سورۂ جمعہ میں) اسفار یعنے کتابیں تلھی غافل ہوتا ہے کہتے ہیں اسفار جو کتابوں کے معنے میں ہے سفر (بکسر سین) کی جمع ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے زرارہ بن ادفی سے سنا وہ سعد بن ہشام سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور قرآن اُس کو خوب یاد ہے[5] وہ تو (قیامت کے دن) لکھنے والے عزت دار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے مشکل سے اُس کو یاد کرتا ہے (پڑھنے میں مشقت اُٹھاتا ہے) اُس کو دوہرا ثواب ملے گا[6]

سورۂ اذا الشمس کورت کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

انکدرت گر پڑیں امام حسن بصری نے کہا سجرت کا معنے یہ ہے کہ سمندر سوکھ جائیں گے ان میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا[7] مجاہد نے کہا مسجور کا معنے (جو سورہ طور میں ہے) بھرا ہوا[8] اوروں نے کہا سجرت کا معنے یہ ہے کہ سمندر پھوٹ کر

---

[1] یہ صحیح نہیں ہے تصدی کے معنے یہاں یہ ہیں کہ تو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف بے التفاتی نہیں کی تھی بلکہ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور ابن مکتوم کی طرف بے توجہی کی تھی، [2] اس کو فریابی نے وصل کیا، [3] تو لما لم کے معنے میں ہے، [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [5] پڑھنے میں اس کو کوئی مشکل نہیں ہوتی، [6] ایک تو قرآن پڑھنے کا دوسرے مشقت اٹھانے کا یہ مطلب نہیں کہ اول شخص یعنی قرآن کے ماہر سے زیادہ اس کا درجہ ہوگا، [7] اس کو طبری نے وصل کیا، [8] اس کو بھی طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا وَالْخُنَّسُ تَخْنُسُ فِي مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِسُ تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ تَنَفَّسَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَالظَّنِينُ الْمُتَّهَمُ وَالضَّنِينُ يَضَنُّ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيرَهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَأَ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ عَسْعَسَ أَدْبَرَ

ایک دوسرے سے مل کر ایک سمندر بن جائیں گے خنس چلنے کے مقام میں پھر لوٹ کر آنے والے کنس تمتس سے نکلا ہے یعنے ہرن کی طرح چھپ جاتے ہیں تنفس دن چڑھ جائے ظنین ظائے معجمہ سے یہ بھی ایک قرأت ہے[۱] یعنے تہمت لگایا گیا اور ظنین[۲] اس کا معنے یہ ہے کہ وہ اللہ کا پیغام پہنچانے میں بخیل نہیں ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا[۳] النفوس زوجت یعنے ہر آدمی کا جوڑ لگا دیا جائے گا خواہ بہشتی ہو یا دوزخی[۴] پھر یہ آیت پڑھی احشر والذین ظلموا وازواجھم عسعس جب رات پیٹھ پھیرے دیا جب رات کا اندھیرا آن پڑے

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ أَوْ طَوِيلٌ أَوْ قَصِيرٌ

سورہ اذا السماء انفطرت کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

ربیع بن خثیم نے کہا[۵] نجرت کا معنے یہ نکلیں اور اعمش اور عاصم نے فعدلك تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے حجاز والوں نے فعدلك تشدید دال کے ساتھ پڑھا ہے جب تشدید کے ساتھ پڑھو تو معنی یہ ہو گا کہ تیری خلقت معتدل اور مناسب رکھی[۶] اور تخفیف کے ساتھ پڑھو تو معنی یہ ہو گا جس صورت میں چاہا تیرے تئیں پھیر دیا خوبصورت یا بدصورت لنبا یا ٹھنگنا

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بَلْ رَانَ ثَبْتُ الْخَطَايَا ثُوِّبَ جُوزِيَ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ

سورہ مطففین کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بہت رحم والا ہے۔

مجاہد نے کہا[۷] بل ران کا معنی یہ ہے کہ گناہ اُن کے دل پر جم گیا ثوب بدلہ دیے گئے اوروں نے کہا مطفف وہ ہے جو پورا ماپ تول نہ دے دغا بازی کرے[۸]

---

[۱] ضاد معجمہ سے جیسے مشہور قرأت۔ [۲] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔ [۳] یعنی نیک کو نیک کے ساتھ رکھیں گے بد کو بد کے ساتھ۔ [۴] سورۃ الصفت کی۔ [۵] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔ [۶] یہ نہیں کہ ایک ہاتھ بڑا اور دوسرا چھوٹا بے ڈول۔ [۷] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [۸] متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے۔ الرحیق الخمر ختامہ مسك طینۃ التسنیم یعلو شراب اهل الجنۃ یعنی رحیق شراب کو کہتے ہیں ختامہ مسک یعنی مشک کی مہر اس کے شیشے پر لگی ہوگی تسنیم ایک لطیف عرق ہے جو بہشتیوں کی شراب پر ڈالا جائے گا ۱۲ منہ

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسٰے نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع رضہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوم یقوم الناس لرب العالمین سے (قیامت کا دن مراد ہے) اُس دن آدمی آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوب جائے گا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

سورہ اذا السماء انشقت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ يَاْخُذُ كِتَابَهٗ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَآبَّةٍ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ لَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْنَا۔

مجاہد نے کہا[1] کتابہ بشمالہ کا یہ مطلب ہے کہ پیٹھ پیچھے سے اس کو کتاب دی جائے گی[2] وما وسق جانور وغیرہ جن جن چیزوں پر رات آتی ہے ان لن یحور نہیں لوٹے گا۔

بَابٌ ۳۳۲ قَوْلِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔

باب فسوف یحاسب حسابا یسیرا کی تفسیر

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے عثمان بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضہ سے وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحیٰی بن سعید قطان سے انہوں نے ابو یونس حاتم بن ابی صغیرہ سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] اس کا بایاں ہاتھ پشت کی طرف کر دیا جائے گا داہنا ہاتھ گردن سے باندھ دیا جائے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ اِلَّا ھَلَکَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاءَکَ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَ ذَالِکِ الْعَرْضُ یُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ ھَلَکَ،

بَابُ ۴۳۵ قَوْلِہٖ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ۔

۹۱۸ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ النَّضْرِ اَخْبَرَنَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اِیَاسٍ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ ھٰذَا نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ مُجَاھِدٌ الْاُخْدُوْدُ شَقٌّ فِی الْاَرْضِ فَتَنُوْا عَذَّبُوْا۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب لیا گیا وہ تباہ ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ پر صدقے اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے فامامن اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا اس سے یہ نکلتا ہے کہ نیک لوگوں سے بھی حساب لیا جائے گا، آپ نے فرمایا یہاں حساب سے صرف اعمال کا بتا دینا مراد ہے ان لوگوں کو ان کے اعمال صرف بتلا دیے جائیں گے اور جس سے حساب میں جھگڑا کیا گیا[1] وہ تباہ ہوا[2]

باب لترکبن طبقا عن طبق کی تفسیر

ہم سے سعید بن نضر نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی کہ ہم کو ابو بشر جعفر بن ایاس نے انہوں نے مجاہد سے کہ ابن عباس رض نے کہا لترکبن طبقا عن طبق یہ ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال میں بدلو گے[4] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خطاب ہے[3]

سورہ بروج کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا اخدود زمین میں جو نالی کھودی جائے فتنوا یعنے تکلیف دی۔

---

[1] اچھی طرح جانچ کر حساب لیا گیا، [2] بھلا بندہ اپنے مالک کے سامنے حساب میں کب پورا اتر سکتا ہے پروردگار ہمارا حساب کیا ضرور ہے ہمارے پاس تو نری برائیاں ہی برائیاں ہیں بال بال تیرے گنہ گار ہیں تو اپنے فضل وکرم سے ہم کو چھوڑ دے تو ہم چھٹ سکتے ہیں حساب تو ہم ایک دن کا بھی نہیں دے سکتے، [3] ساری عمر کا کیا دیں گے، [4] یعنے چند روز کافروں سے مغلوب رہو گے پھر برابری کے ساتھ ان سے لڑتے رہو گے پھر غالب ہو گے یا سب آدمیوں کی طرف خطاب ہے پہلے شیرخوار پھر بچہ پھر جوان پھر بوڑھے ہوتے ہو ابن عباس رض کی تفسیر اس قرات پر ہے جب ترکبن فتحہ باکے ساتھ پڑھیں اور دوسری تفسیر مشہور قرات پر ہے یعنی لترکبن بہ ضمہ با ابن مسعود رض نے کہا لترکبن صیغہ مؤنث غائب کا ہے اور ضمیر آسمان کی طرف پھرتی ہے یعنے آسمان طرح طرح کے رنگ بدلے گا، [5] اس کو عبد بن حمید نے بیان کیا، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ

سورۂ طارق کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا ذات الرجع ابر کی صفت ہے (تو سماء سے مراد ہے) یعنے بار بار برسنے والا ذات الصدع بار بار اگانے والی (پھوٹنے والی) یہ زمین کی صفت ہے [1]

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تفسیر [2]

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا (مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پہلے مصعب بن عمیر اور عبداللہ بن ام مکتوم ہمارے پاس آئے وہ دونوں ہم کو قرآن پڑھاتے رہے پھر عمار بن یاسرؓ اور بلالؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ آئے پھر حضرت عمرؓ بیس آدمی اپنے ساتھ لیے ہوئے آئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سب کے بعد) تشریف لائے میں نے نہیں دیکھا مدینہ والے کبھی ایسے خوش ہوئے ہوں جیسے آنحضرتؐ کے تشریف لانے سے خوش ہوئے [3] بچے بچیاں تک یوں کہہ رہی تھیں دیکھو یہ اللہ کے رسول تشریف لائے (صلی اللہ علیہ وسلم) آنحضرتؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی میں سورۂ اعلےٰ

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا متن قسطلانی میں اتنی عبارت زیادہ ہے الطارق النجم وما اتاك ليلا فهو طارق النجم الثاقب المضئ وقال ابن عباس لقول فصل حق لما عليها حافظ الا عليها حافظ یعنی طارق ستارہ اور طارق اس کو بھی کہتے ہیں جو رات کو آئے النجم الثاقب روشن ستارہ اور ابن عباسؓ نے کہا قول فصل یعنی حق بات لما علیها حافظ میں لما الا کے معنی میں ہے یعنی کوئی نفس ایسا نہیں جس پر ایک نگہبان خدا کی طرف سے مامور نہ ہو۔

[2] متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت زاید ہے قال مجاهد قدر فهدى قدر للانسان الشقاء والسعادة وهدى الانعام لمراعيها یعنی مجاہد نے کہا قدر فهدى کا معنی یہ ہے کہ آدمی کے لیے تو نیک بختی اور بدبختی کی تقدیر کردی اور جانوروں کو ان کے چراگاہ بتلا دیئے اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

[3] ایسی نعمت کہاں ملتی ہے زہے قسمت مدینہ والوں کی ۱۲ رحمہ اللہ تعالےٰ

الْاَعْلٰی فِیْ سُوْرَۃٍ مِّثْلِھَا۔

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ النَّصَارٰی
وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَيْنٌ اٰنِيَةٌ بَلَغَ اِنَاهَا وَ
حَانَ شُرْبُهَا حَمِيْمٌ اٰنٍ بَلَغَ اِنَاهُ لَا يَسْمَعُ
فِيْهَا لَاغِيَةً شَتْمًا اَلضَّرِيْعُ نَبْتٌ يُقَالُ
لَهُ الشِّبْرِقُ يُسَمِّيْهِ اَهْلُ الْحِجَازِ الضَّرِيْعَ
اِذَا يَبِسَ وَهُوَ سَمٌّ بِمُسَيْطِرٍ بِمُسَلَّطٍ
وَيُقْرَاُ بِالصَّادِ وَالسِّيْنِ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ اِيَابَهُمْ مَرْجِعَهُمْ

سُوْرَۃُ وَالْفَجْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْوَتْرُ اللّٰهُ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ
الْقَدِيْمَةُ وَالْعِمَادُ اَهْلُ عَمُوْدٍ لَا
يُقِيْمُوْنَ سَوْطَ عَذَابٍ الَّذِيْ عُذِّبُوْا
بِهٖ اَكْلًا لَّمًّا السَّفُّ وَجَمًّا الْكَثِيْرُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ
السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
وَقَالَ غَيْرُهٗ سَوْطَ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا
الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْعَذَابِ
يَدْخُلُ فِيْهِ السَّوْطُ لَبِالْمِرْصَادِ اِلَيْهِ

اور اُس کے برابر کی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا

سورۂ ہل اتاک حدیث الغاشیہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
ابن عباس رضؓ نے کہا عاملۃ ناصبۃ سے نصاریٰ مراد ہیں[1] مجاہد نے کہا عین آنیۃ گرمی کی حد کو پہنچ گیا اس کے پینے کا وقت آن پہنچا سورہ رحمٰن میں حمیم آن کا بھی یہی معنے ہے یعنے گرمی کی حد کو پہنچ گیا[2] لا تسمع فیہا لاغیۃ وہاں گالی گلوچ نہیں سنائی دے گی الضریع ایک بھاجی ہے جس کو شبرق کہتے ہیں حجاز والے اس کو ضریع کہتے ہیں جب وہ سوکھ جاتی ہے زہر ہے[3] بمسیطر میں سے مسلط (کڑوڑی) بعضوں نے صاد سے پڑھا ہے بمصیطر ابن عباس رضؓ نے کہا ایابھم ان کا لوٹنا[4]

سورۂ والفجر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا وتر سے اللہ تعالیٰ مراد ہے[5] ارم ذات العماد یعنے پرانی عاد کی قوم عماد کے معنے خیمہ یہ لوگ خانہ بدوش تھے جہاں پانی چارہ پاتے وہیں خیمے لگا کر رہ جاتے سوط عذاب جس چیز سے اُن کو عذاب دیا گیا اکلا لما سب سمیٹ کر کھا جانا حبا جما بہت محبت رکھنا مجاہد نے کہا اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ شفع جوڑا ہے آسمان بھی زمین کا جوڑا ہے اور وتر صرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہے اوروں نے کہا سوط عذاب یہ ایک محاورہ ہے عرب کا ہر ایک قسم کے عذاب کو کہتے ہیں ان ایک کوڑے کا بھی عذاب ہے۔ لبالمرصاد یعنے

۱؎ جنہوں نے ناحق محنت اٹھائی درویشی اختیار کی اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ ۲؎ اس کو فریابی نے وصل کیا، ۳؎ اس کے زہریلے پن سے کوئی جانور اس کو منہ تک نہیں لگاتا، ۴؎ اس کو ابن منذر نے وصل کیا، ۵؎ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی جوڑا نہیں، رحمہ اللہ تعالیٰ،

الْمَصِيرُ تَحَاضُّونَ تُحَافِظُونَ وَيَحُضُّونَ تَأْمُرُونَ بِإِطْعَامِهِ الْمُطْمَئِنَّةُ الْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللَّهِ وَاطْمَأَنَّ اللَّهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا وَأَدْخَلَهَا اللَّهُ الْجَنَّةَ وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَقَالَ غَيْرُهُ جَابُوا نَقَبُوا مِنْ جِيبِ الْقَمِيصِ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ يَجُوبُ الْفَلَاةَ يَقْطَعُهَا لَمًّا لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ

سُوْرَةُ لَا أُقْسِمُ

بسم الله الرحمن الرحيم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِهَذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ وَوَالِدٍ آدَمَ وَمَا وَلَدَ لُبَدًا كَثِيرًا وَالنَّجْدَيْنِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَسْغَبَةٍ مَجَاعَةٍ مَتْرَبَةٍ السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ يُقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ

خدا کی طرف سب کو پھر جانا[1] لاتحاضون (الف کے ساتھ) جیسے مشہور قرأت ہے، محافظت نہیں کرتے بعضوں نے تحضون پڑھا ہے یعنے حکم نہیں دیتے۔[2] المطمئنۃ اللہ کے عذاب پر یقین رکھنے والا[3] امام حسن بصری نے کہا[4] نفس مطمئنہ وہ ہے جب اللہ تعالیٰ اس کو بلانا چاہے (موت آئے) تو اس کو اللہ کے پاس چین ہو اللہ کو اس سے چین وہ اللہ سے خوش رہے اللہ اس سے خوش پھر اللہ اس کی روح قبض کرنے کا حکم دے اور اس کو بہشت میں لے جائے اپنے نیک بندوں میں شریک کرے اوروں نے کہا جابوا کا معنے چھید (کر دیا) یہ جیب القمیص سے نکلا ہے جب اس میں جیب لگائی جائے اسی طرح عرب لوگ کہتے ہیں فلان یجوب الفلاۃ وہ جنگل میں قطع کر رہا ہے لما عرب لوگ کہتے ہیں لممتہ اجمع میں اس کے اخیر تک پہنچ گیا (یعنے سارا ترکہ کھا جاتے ہو ایک پیسہ نہیں چھوڑتے)

سورہ لا اقسم کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

مجاہد نے کہا ہذا البلد سے مکہ مراد ہے[5] مطلب یہ ہے کہ خاص تیرے لیے یہ شہر حلال ہوا[6] اوروں کو وہاں لڑنا بڑا گناہ ہے والد سے آدم ما ولد سے ان کی اولاد مراد ہے۔ لبدا بہت سارا النجدین دو رستے برے بھلے مسغبۃ بھوک متربہ مٹی میں پڑا رہنا فلا اقتحم العقبۃ یعنے اس نے دنیا میں گھاٹی نہیں پھاندی پھر گھاٹی پھاندنے کو آگے بیان کیا۔ بردہ آزاد کرنا بھوک اور تکلیف کے دن کھانا کھلانا۔

[1] یا وہ سب کو دیکھ اور سن رہا ہے، [2] رغبت نہیں دلاتے برانگیختہ نہیں کرتے، [3] مومن کامل الایمان، [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [5] اس کو فریابی نے وصل کیا، [6] تجھ کو وہاں لڑنا گناہ نہیں ہے ۱۲ منہ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوٰهَا بِمَعَاصِيْهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا عُقْبٰى اَحَدٍ،

۹۲۰- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَ ذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَآءَ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ،

سورۂ والشمس کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا بطغوٰھا اپنے گناہوں کی وجہ سے ولا یخاف عقبٰھا اللہ تعالیٰ کو کسی کا ڈر نہیں کہ کوئی اس سے بدلہ لے سکے گا۔ [۱]

ہم سے موسیٰ ابن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے اُن کو عبداللہ بن زمعہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑھتے میں سنا آپ نے صالح پیغمبر کی اونٹنی اور اُس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا آپ نے فرمایا جب اُن میں کا بدبخت اس کام کے لیے اٹھ کھڑا ہوا یعنے ان میں کا ایک زور آور شریر مضبوط شخص جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح تھا [۲] اٹھ کھڑا ہوا اس کا نام قدار تھا) اور آپ نے عورتوں کا بھی ذکر کیا فرمایا تم میں کوئی اپنی عورت کو غلام لونڈی کی طرح مارتا ہے مارتا ہے پھر اُسی دن شام کو اس کو اپنے پاس لٹاتا ہے [۳] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ نصیحت کی گوز لگانے پر پاد نے پر ہنسو نہیں کیا تم اس کام پہ ہنستے ہو جو خود بھی کرتے ہو (ہر آدمی گوز لگاتا ہے) اور ابو معاویہ نے یوں کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یوں فرمایا ابوزمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام کا چچا تھا [۵]

---

[۱] اس کو فریابی نے وصل کیا متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے وقال مجاهد ضحٰها ضوءها اذا تلاها تبعها وطحٰها دحٰها سوّاها اغواها فالهمها عرفها الشقاء والسعادة یعنی مجاہد نے کہا ضحی سے روشنی مراد ہے اذا تلاها اس کے پیچھے نکلا طحاها پھیلایا بچھایا دساها گمراہ کر دیا فالهمها یعنی نیکی اور بدی دونوں کا رستہ اسکو بتلا دیا [۲] یہ عبداللہ بن زمعہ کا دادا تھا کفر کی حالت میں [۳] چومتا چاٹتا ہے یہ بڑی بدوضعی ہے [۴] کیونکہ زمعہ مطلب بن اسد کا بیٹا تھا اور زبیر عوام بن خویلد بن اسد کے بیٹے تھے تو ابوزمعہ عوام کا چچازاد بھائی تھا زبیر کا چچا ہوا اس روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند میں وصل کیا،

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْحُسْنٰى بِالْخَلَفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدّٰى مَاتَ وَتَلَظّٰى تَوَهَّجُ وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظّٰى۔

سورۂ واللیل اذا یغشٰی کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا ابن عباس نے کہا وکذب بالحسنٰی سے یہ مراد ہے کہ اس کو یہ یقین نہیں کہ اللہ کی راہ میں جو خرچ کرے گا اس کا بدلہ اللہ دیگا[1] اور مجاہد نے کہا[2] اذا تردّی جب مرجائے[3] تلظّٰی بھڑکتی ہے شعلہ مارتی ہے[4] اور عبید بن عمیر نے یوں پڑھا ہے تتلظّٰی[5]

بَابُ ۳۶ قَوْلِهٖ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى۔

۹۲۱ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا فَقَالَ أَفِيْكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ فَأَشَارُوْا إِلَيَّ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِيْ صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا۔

باب والنہار اذا تجلّٰی کی تفسیر

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے کئی شاگردوں کے ساتھ شام کے ملک میں پہنچا ابوالدرداء صحابی نے ہمارے آنے کی خبر سنی وہ آئے اور کہنے لگے تم میں کوئی قرآن کا قاری ہے ہم نے کہا ہے انہوں نے کہا اچھا تم سب پڑھ کر سناؤ کونسا قاری ہے میرے ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا ابوالدرداء نے کہا پڑھ میں نے یہ سورت پڑھی واللیل اذا یغشٰی والنہار اذا تجلّٰی والذکر والانثٰی[5] ابوالدرداء نے کہا تم نے یہ سورت اپنے استاذ (عبداللہ بن مسعودؓ) کے منہ سے سنی ہے میں نے کہا ہاں ابوالدرداء نے کہا میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ سے اس سورت کو اسی طرح سنا ہے لیکن شام والے نہیں مانتے[6]

بَابُ ۳۷ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى۔

۹۲۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا

باب وما خلق الذکر والانثٰی کی تفسیر

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[1] دنیا میں دنیا و ستر در آخرت اس قول کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [2] اس کو فریابی نے وصل کیا، [3] یا قبر کے گڑھے میں گر جائے [4] دو تاء کے ساتھ جیسے اصل میں تھا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا، [5] ابن مسعودؓ کی قرأت اسی طرح ہے اور مشہور قرأت یوں ہے وما خلق الذکر والانثٰی، [6] کہتے ہیں یوں پڑھنا چاہیے وما خلق الذکر والانثٰی۔

الاعمش عن ابراھیم قال قدم اصحاب عبد اللہ علی ابی الدرداء فطلبھم فوجدھم فقال ایکم یقرأ علی قراءۃ عبد اللہ قال کلنا قال فایکم یحفظ فاشاروا الی علقمۃ قال کیف سمعتہ یقرأ واللیل اذا یغشی قال علقمۃ والذکر والانثی قال اشھد انی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ ھکذا وھؤلاء یریدونی علی ان اقرأ وما خلق الذکر والانثی واللہ لا اتابعھم۔

والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد (شام کے ملک میں) ابوالدرداء صحابی کے پاس گئے ابوالدرداء ڈھونڈ کر ان سے ملے اور ان سے پوچھا عبداللہ بن مسعود کی طرح تم میں کونسا شخص قرآن پڑھتا ہے انہوں نے کہا ہم سب اسی طرح پڑھتے ہیں ابوالدرداء نے کہا کس کو زیادہ یاد ہے انہوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا ابوالدرداء نے علقمہ سے پوچھا اچھا عبداللہ بن مسعود سورۂ واللیل کو کس طرح پڑھتے تھے علقمہ نے کہا یوں پڑھتے تھے والذکر والانثی ابوالدرداءؓ کہنے لگے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے مگر یہ شام کے ملک والے چاہتے ہیں میں یوں پڑھوں وما خلق الذکر والانثی میں تو خدا کی قسم کبھی اس طرح نہیں پڑھنے کا۔[1]

باب ۳۸۲ قولہ فاما من اعطی واتقی۔

باب فاما من اعطی واتقی کی تفسیر

۹۲۳۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن الاعمش عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بقیع الغرقد فی جنازۃ فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من الجنۃ ومقعدہ من النار فقالوا یا رسول اللہ افلا نتکل فقال اعملوا فکل میسر ثم قرأ فاما من اعطی واتقی

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے[2] پر بقیع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے کسی کا بہشت میں کسی کا دوزخ میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب لکھا ہوا ہے تو پھر اسی پر اعتماد کر لیں (عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا (نہیں عمل کرو) جو آدمی جس کے لیے پیدا کیا گیا اس ویسے ہی عمل کرنے کی توفیق ہوگی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق

[1] کیونکہ ابوالدرداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یوں سن چکے تھے والذکر والانثی وہ اس کا خلاف کیونکر کر سکتے تھے علماء نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ پر جہاں اور کئی باتیں مخفی رہ گئیں ان میں سے یہ قرأت بھی تھی ان کو دوسری قرأت کی خبر نہیں ہوئی یعنی وما خلق الذکر والانثی کی جو اخیر قرأت اور متواتر تھی اور اسی لیے مصحف عثمانی میں قائم کی گئی۔ [2] اس میت کا نام معلوم نہیں ہوا۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى،

بَابُ ۴۳۹ قَوْلِهٖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى،

۹۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

بَابُ ۴۴۰ قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

۹۲۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ بِهٖ مَنْصُوْرٌ فَلَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ،

بالحسنیٰ للعسریٰ [1]

باب وصدّق بالحسنیٰ کی تفسیر

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پھر یہی حدیث بیان کی (جو اوپر گذری)

باب فسنیسرہٗ للیسریٰ کی تفسیر

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ایک جنازے میں تشریف رکھتے تھے آپ نے ایک چھڑی لی اور زمین کھودنے لگے (جیسے کوئی شخص فکر میں ڈوبا ہوا ہے) پھر فرمایا تم میں ہر شخص کا ٹھکانا لکھا ہوا ہے کسی کا دوزخ میں کسی کا بہشت میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول پھر قسمت کے لکھے پر بھروسا کر کے بیٹھ رہیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر ایک کو وہی توفیق ملے گی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا پھر یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی اخیر تک شعبہ نے کہا مجھ سے یہ حدیث منصور بن معتمر نے بھی بیان کی اور اعمش نے اسی کے موافق بیان کی اس میں کوئی خلاف نہیں کیا۔

[1] اس حدیث کی بحث انشاءاللہ آگے کتاب القدر میں آئے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر الٰہی کا تو حال کسی کو معلوم نہیں مگر نیک اعمال اگر بندہ کر رہا ہے تو اس کو اس امر کا قرینہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ٹھکانا بہشت میں رکھا ہے اور اگر برے کاموں میں مصروف ہے، تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اس کا ٹھکانا دوزخ میں بنایا گیا ہے باقی ہوگا تو وہی جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ اور چونکہ تقدیر کا علم بندے کو نہیں دیا گیا اور اس کو اچھی اور بری راہیں بتلا دی گئیں اس لیے بندے کا فرض منصبی بھی ہے کہ اچھی راہ کو اختیار کرے نیک اعمال میں کوشش کرے واللہ یفعل ما یشاء ریبۃ الامر ۱۲ منہ

بَابٌ ۴۴ قَوْلِهٖ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى

۹۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى،

باب واما من بخل واستغنیٰ کی تفسیر

ہم سے یحییٰ بن موسےٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علی رضؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے کسی کا بہشت میں کسی کا دوزخ میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر خط تقدیر پر بھروساکیوں نہ کرلیں (عمل کی کیا ضرورت ہے) آپؐ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر شخص کو وہی توفیق ہوگی جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھی واما من اعطیٰ واتقی وصدق بالحسنیٰ فسنیسرہ للیسریٰ اخیر فسنیسرہٗ للعسریٰ تک

بَابٌ ۴۲ قَوْلِهٖ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى

۹۲۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ

باب وکذب بالحسنیٰ کی تفسیر

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعد بن عبادہؓ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم بقیع میں ایک جنازے میں شریک تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ بیٹھ گئے ہم سب آپ کے گرد بیٹھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ہر جان کا جو دنیا میں پیدا ہوا ایک ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے بہشت میں یا دوزخ میں اور یہ بھی لکھ لیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہے یا بدبخت اس پر ایک شخص بولا یا رسول اللہ پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسا کیوں نہ کرلیں اور نیک اعمال چھوڑ کیوں نہ دیں آخر جو نیک بخت لکھا گیا ہے۔ وہ ضرور نیک بختوں میں شریک ہوگا اور جو بدبخت

اَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ۔

لکھا گیا ہے وہ بدبختوں میں رہے گا (محنت اٹھانے سے کیا فائدہ) آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ، جو لوگ نیک بخت لکھے گئے ہیں ان کو نیک اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور جو لوگ بدبخت لکھے گئے ہیں وہ بدبختوں کے سے (برے) اعمال کریں گے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنیٰ اخیر تک۔

بَاب ۴۲۳ قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى

باب فسنیسرہ للعسریٰ کی تفسیر

۹۲۸ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهُ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا وہ ابو عبدالرحمٰن سلمی سے نقل کرتے تھے وہ حضرت علی رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف رکھتے تھے آپ نے ایک چیز لے کر اس سے زمین کریدنا شروع کی پھر فرمایا دیکھو تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے خواہ بہشت میں خواہ دوزخ میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر اپنے (قسمت کے لکھے) پر ہم صبر کر کے بیٹھے کیوں نہ رہیں نیک عمل کرنا چھوڑ کیوں نہ دیں آپ نے فرمایا نہیں نیک اعمال کیے جاؤ جو لوگ نیک بخت لکھے گئے ہیں اُن کو نیکوں کے سے اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور جو بدبخت لکھے گئے ہیں اُن کو بدکاروں کے سے اعمال کرنے کی توفیق ہوگی اُس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطے واتقی وصدق بالحسنیٰ اخیر تک۔

سُوْرَةُ وَالضُّحٰى

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا سَجٰى اسْتَوٰى وَقَالَ

مجاہد نے کہا[۱] اذا سجیٰ جب برابر ہو جائے اوروں نے

[۱] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ منہ

غَيْرُهُ أَظْلَمَ وَسَكَنَ عَائِلًا ذُو عِيَالٍ

باب ٤٤٤ قَوْلِهِ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

٩٢٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ قَالَ اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنَّ شَيْطَانَكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

باب ٤٤٥ قَوْلِهِ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ۔

٩٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَرٰى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

کہا جب اندھیری ہو جائے یا تھم جائے عائلا بال بچے والا محتاج

باب ما ودعک ربک وما قلیٰ کی تفسیر

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے کہا میں نے جندب بن سفیان سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج ناساز ہوا آپ دو تین راتوں تک (تہجد کے لیے) نہیں اٹھے ایک عورت آئی (عورا بنت حرب ابوسفیان کی بہن حمالۃ الحطب ابولہب کی جورو) کہنے لگی محمدؐ میں سمجھتی ہوں تیرے شیطان[1] نے تجھ کو چھوڑ دیا دو تین راتوں سے تیرے پاس نہیں آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ۔

باب ما ودعک ربک وما قلیٰ

تشدید دال سے پڑھا ہے (مشہور قرأت یہی ہے) بعضوں نے تخفیف دال سے بھی پڑھا ہے یعنے ما ودعک دونوں کا معنی ایک ہے یعنی اللہ نے تجھ کو چھوڑ نہیں دیا ابن عباسؓ[2] نے کہا اللہ نے تجھ کو چھوڑ نہیں دیا تیرا دشمن نہیں بنا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بجلی سے سنا وہ کہتے تھے ایک عورت (حضرت ام المومنین خدیجہؓ) کہنے لگیں یا رسول اللہؐ میں سمجھتی ہوں آپ کے دوست (جبرائیلؑ) نے آپ کے پاس آنے میں دیر لگائی (یا آپ کو قرآن یاد کرنے میں سست سمجھا جب تو جلدی جلدی قرآن نہیں لاتے) اس وقت یہ آیت اتری ما ودعک ربک وما قلیٰ

[1] اس شیطانی نے شیطان سے وہ فرشتہ مراد رکھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لایا کرتے تھے یعنے حضرت جبرائیلؑ کو۔

[2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

سُوْرَةُ أَلَمْ نَشْرَحْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْقَضَ أَثْقَلَ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهٖ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِي حَاجَتِكَ إِلٰى رَبِّكَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ۔

سورۂ الم نشرح کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا وزرک سے وہ باتیں مراد ہیں جو آنحضرت صلعم سے جاہلیت کے زمانہ میں صادر ہوئیں (ترک اولیٰ وغیرہ)[1] انقض بھاری کیا مع العسر یسرا سفیان بن عیینہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مصیبت کے ساتھ دو نعمتیں ملتی ہیں جیسے اس آیت میں ھل تربصون بنا الا احدی الحسنیین میں احدی الحسنیین سے دو نیکیاں مراد ہیں اور (حدیث میں ہے) ایک مصیبت دو نعمتوں پر غالب نہیں آسکتی[2] اور مجاہد نے کہا فانصب یعنی اپنے پروردگار سے مراد مانگنے میں محنت اٹھا[3] اور ابن عباس سے منقول ہے انہوں نے کہا الم نشرح لک صدرک سے یہ مراد ہے کہ ہم نے تیرا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا[4]

سُوْرَةُ وَالتِّيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ التِّيْنُ وَالزَّيْتُوْنُ الَّذِيْ يَأْكُلُ النَّاسُ يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِيْ يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ كَأَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلٰى تَكْذِيْبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ

سورۂ والتین کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا تین سے انجیر اور زیتون مشہور میوہ جو لوگ کھاتے ہیں مراد ہے[5] فما یکذبک بعد بالدین یعنے کیا وجہ ہے جو تو اس بات کو جھٹلائے کہ قیامت کے دن لوگوں کو اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا گویا یوں کہا کون یہ کرسکتا ہے کہ تو عذاب اور ثواب کو جھٹلانے لگے[6]

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں عشاء کی نماز میں ایک رکعت سورۂ والتین والزیتون پڑھی

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] اس کو سعید بن منصور اور عبدالرزاق نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کیا اور ابن مردویہ نے جابرؓ سے۔ [3] اس کو ابن مبارک نے زہد میں روایت کیا ابن عباسؓ نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تو فرض نماز پڑھ چکے تو اپنے مالک سے دعا کر۔ [4] اس کو ابن مردویہ نے وصل کیا۔ [5] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [6] یہ خطاب پیغمبر کی طرف ہے یا ہر آدمی کی طرف۔۔۔

بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ تَقْوِيمِ الْخَلْقِ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اُكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ خَطًّا وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهُ عَشِيْرَتَهُ الزَّبَانِيَةَ الْمَلٰئِكَةُ وَقَالَ مَعْمَرٌ الرُّجْعٰى الْمَرْجِعُ لَنَسْفَعًا قَالَ لَنَأْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّوْنِ وَهِيَ الْخَفِيْفَةُ سَفَعْتُ بِيَدِهِ أَخَذْتُ،

باب ۲۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ سَلْمُوْيَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ

تقویم کا معنے پیدائش بناوٹ

سورۂ اقرأ کی تفسیر

قتیبہ نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے یحیٰی بن عتیق سے روایت کی انہوں نے امام حسن بصری رضؓ سے انہوں نے کہا مصحف میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ پھر ہر دو سورتوں کے بیچ میں ایک لکیر کر دے اس سے معلوم ہو کہ نئی سورت شروع ہوئی[1] مجاہد نے کہا نادیہ یعنے اپنے کنبے والوں کو[2] الزبانیہ دوزخ کے فرشتے اور معمر نے کہا رجعی لوٹ جانے کا مقام لنسفعن البتہ ہم پکڑیں گے اس میں نون خفیفہ ہے اگو رسم خط میں الف سے لکھا جاتا ہے) یہ سفعت بیدہ سے نکلا ہے یعنے میں نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

باب ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند مجھ سے سعید بن مروان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد العزیز ابن ابی رزمہ نے کہا ہم کو ابو صالح سلمویہ نے خبر دی کہا مجھ سے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا انہوں نے یونس بن یزید سے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو حضرت عائشہ رضؓ نے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت یوں شروع ہوئی پہلے آپ کے خواب سچے ہونے لگے

[1] یعنی ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ لکھنا ضرور نہیں ہے یہ قول حمزہ قاری کا ہے لیکن دوسرے سب لوگوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے اور حضرت عثمانؓ نے بھی مصحف میں ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ لکھوائی سوا سورہ براءۃ کے بعضوں نے کہا حسن بصری کا مطلب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ سے پہلے تو صرف بسم اللہ لکھیں پھر دوسری سورتوں کے شروع میں بسم اللہ بھی لکھیں اور ایک لکیر بھی کریں امام بخاریؒ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب سورۂ اقرأ میں یہ بیان کیا گیا کہ اپنے رب کے نام سے پڑھ تو ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ شروع میں ایک ہی بار بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا،،

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ قَالَ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي

آپ جو خواب میں دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (بیداری میں) نمودار ہوتا پھر آپؐ کو تنہا ہی بھلی لگنے لگی آپ حرا کی غار میں (تن تنہا) جا کر تحنث کیا کرتے عروہ نے کہا تحنث سے عبادت مراد ہے وہاں کئی کئی راتیں آپ رہ جاتے گھر میں نہ آتے توشہ اپنے ساتھ لے جاتے پھر لوٹ کر خدیجہؓ کے پاس آتے اتنا ہی توشہ اور لے جاتے آپ اسی حال میں تھے کہ دفعۃً غار حرا میں آپ پر وحی اتری حضرت جبرئیلؑ آئے کہنے لگے پڑھو آپ نے فرمایا میں ان پڑھ ہوں آنحضرتؐ فرماتے تھے جبرئیل نے یہ سن کر مجھ کو خوب زور سے دبایا یا اتنا دبایا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر مجھ کو چھوڑ دیا کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں ان پڑھ ہوں (کیوں کر پڑھوں) انہوں نے پھر مجھ کو دوسری بار زور سے دبوچا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں انہوں نے تیسری بار خوب بھینچا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم تک یہ آیتیں سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کو لوٹے آپ کے مونڈھے اور گردن کے گوشت (مارے ڈر کے) پھڑک رہے تھے حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے فرمایا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو آپ حضرت بی بی خدیجہ رضؓ سے کہنے لگے خدیجہ رضؓ (میں نہیں جانتا مجھ کو کیا ہو گیا ہے) مجھے تو اپنی جان کا ڈر ہے اور آپؐ نے سارا قصہ جو گزرا تھا ان سے بیان کیا بی بی خدیجہؓ نے کہا ڈر ہے نہیں ہرگز آپ کو نقصان نہیں پہنچنے کا بلکہ خوش ہو جائیے میں اللہ کی قسم کھاتی ہوں اللہ آپ کو کبھی خراب نہیں کرنے کا خدا کی قسم (آپ کیونکر خراب ہو سکتے ہیں) آپ تو ناتے والوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں

فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ
فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا وَاللّٰهِ إِنَّكَ
لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ
الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ
وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ
خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَهُوَ
ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ
وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ
أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ
خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ
وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ
وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسٰى
لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا ذَكَرَ
حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ
رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي
يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ
لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ
فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ
فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہمیشہ سچ بولا کرتے ہیں دوسرے کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے ذمے
کر لیتے ہیں جو چیز کسی کے پاس نہ ہو وہ اس کو دلوا دیتے ہیں بھوکے
کو کھانا ننگے کو کپڑا، اور مہمان کی ضیافت کرتے ہیں معاملات اور
مقدمات میں حق کی پاس داری کرتے ہیں پھر ایسا ہوا۔ کہ خدیجہؓ
آنحضرتؐ کو اپنے ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس پہنچیں جو
خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے یعنے ان کے باپ اور ورقہ کے
باپ بھائی بھائی تھے لہ وہ جاہلیت کے زمانہ میں نصرانی
ہو گئے تھے (اس وقت یہی دین حق تھا) اور عربی لکھنا خوب
جانتے تھے انجیل بھی جتنی اللہ چاہتا وہ عربی زبان میں لکھا
کرتے بوڑھے پھونس ہو کر اندھے ہو گئے تھے خدیجہؓ نے
اُن سے کہا چچا (یا چچا کے بیٹے) ذرا تم اپنے بھتیجے کا تو
حال سنو ورقہ نے کہا کیوں بھتیجے تم کو کیا دکھلائی دیتا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حال گزرا تھا وہ اُن سے
بیان کیا ورقہ نے سن کر کہا واہ واہ یہ تو وہی فرشتہ ہے جو موسیٰؑ
پیغمبر پر اترا تھا کاش میں اس وقت جوان ہوتا کاش میں اس
وقت زندہ رہتا اس کے بعد ورقہ نے ایک بات کہی وہ
بات یہ تھی جب تمہاری قوم تم کو مکہ سے نکال دے گی آنحضرتؐ
نے پوچھا کیا مجھ کو میری قوم والے نکال دیں گے ورقہ نے کہا
بیشک کسی پیغمبر نے پیغمبری کا دعویٰ نہیں کیا مگر لوگوں نے
اس کو ستایا خیر اگر میں اس وقت زندہ رہ گیا تو تمہاری
اچھی طرح مدد کروں گا اس کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد
ورقہ گزر گئے اور وحی آنا بھی موقوف رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس سے رنج ہوا کہ وحی کیوں موقوف ہو گئی، محمد بن شہاب
نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا جابر بن عبداللہ انصاریؓ

لہ خدیجہ کے والد خویلد اور ورقہ کے باپ نوفل دونوں اسد کے بیٹے اور بھائی بھائی تھے،

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَۃِ الْوَحْیِ قَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْہُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَدَثَّرُوْہُ فَاَنْزَلَ اللہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ قَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ وَھِیَ الْاَوْثَانُ الَّتِیْ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یَعْبُدُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْیُ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی موقوف رہنے کا قصہ بیان فرماتے تھے آپ نے فرمایا پھر ایسا ہوا ایک بار میں رستے میں جا رہا تھا اس نے آسمان سے ایک آواز سنی نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے درمیان ایک کرسی پر معلق بیٹھا ہے میں یہ حال دیکھ کر ڈر گیا اور لوٹ کر خدیجہؓ کے پاس آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اڑھا دو انہوں نے کپڑا اڑھا دیا پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آئیں اتاریں یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر ابوسلمہ نے کہا رجز سے مراد ہیں جن کو جاہلیت والے پوجا کرتے تھے اس کے بعد برابر وحی آنے لگی۔

بَابُ ۴۴۷ قَوْلِہٖ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔

باب خلق الانسان من علق کی تفسیر

۹۳۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَآئِشَۃَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِہٖ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ فَجَآءَہُ الْمَلَکُ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ۔

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہؓ نے کہا پہلے جو پیغمبری کی نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ اچھے اچھے (یا سچے سچے) خواب دیکھنے لگے اس کے بعد حضرت جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم

بَابُ ۴۴۸ قَوْلِہٖ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ۔

باب اقراء وربک الاکرم کی تفسیر

۹۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا[1] مجھ سے عقیل نے

[1] اس کو خود امام بخاریؒ نے بدء الوحی میں وصل کیا ۱۲

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔

بیان کیا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا پہلے جو پیغمبری کی نشانی آپ کو شروع ہوئی وہ سچے سچے خواب تھے (بعد ازاں) فرشتہ (جبرئیلؑ) آپ کے پاس آیا کہنے لگا اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقراء و ربک الاکرم الذی علم بالقلم

بَابُ ۴۴۹ قَوْلِهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

باب الذی علم بالقلم کی تفسیر

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے عروہ سے سُنا انہوں نے کہا عائشہ رضؓ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہؓ کے پاس لوٹ آئے اور کہنے لگے مجھ کو کپڑا اوڑھادو کپڑا اوڑھادو اور یہی حدیث بیان کی (جو اوپر گزری)

بَابُ ۴۵۰ قَوْلِهِ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ

باب کلا لئن لم ینتہ لنسفعن بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ (یا ابن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے عکرمہ سے ابن عباسؓ کہتے تھے ابوجہل (لعین مردود) کہنے لگا اگر میں کعبے کے پاس محمدؐ کو نماز پڑھتے دیکھوں، تو اُن کی گردن ہی کچل ڈالوں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ ایسا کرتا تو اس کو فرشتے پکڑ لیتے (اس کی بوٹی بوٹی جدا کر دیتے) لہ

لہ دوسری روایت میں یوں ہے کہ ابوجہل نے اپنے کہنے کے موافق ایک بار کعبے کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ کو ایذا دینے کیلئے چلا جب آپ کے قریب پہنچا تو ایکبارگی ایڑیوں کے بل جھجک کے پیچھے ہٹا لوگوں نے پوچھا کیا معاملہ (تُو تو کہتا تھا میں محمدؐ کی گردن کچل ڈالوں گا اب بھاگتا کیوں ہے)، وہ کہنے لگا جب میں ان کے قریب پہنچا تو مجھ کو آگ کی ایک خندق اور ہولناک چیزیں پنکھ نظر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اگر وہ اور نزدیک آتا تو فرشتے اس کو اچک لیتے اس کا ایک ایک عضو جدا کر ڈالتے

تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ

عبدالرزاق کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن خالد نے بھی عبید اللہ بن عمرو رقی سے انہوں نے عبدالکریم سے روایت کیا [1]

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ

سورۂ انا انزلناہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوْعُ وَالْمَطْلِعُ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يُطْلَعُ مِنْهُ اَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيْعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُوَكِّدُ بِفِعْلِ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الْجَمِيْعِ لِيَكُوْنَ اَثْبَتَ وَاَوْكَدَ،

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا مَطْلَعُ بہ فتحہ لام (مصدر ہے) طلوع کے معنوں میں اور مطلع بہ کسرۂ لام (جیسے کسائی نے پڑھا ہے) وہ مقام جہاں سے سورج نکلے انا انزلناہ میں ہا یعنے ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہے (گو قرآن کا اوپر ذکر نہیں ہے مگر اس کی شان بڑھانے کے لیے اضمار قبل الذکر کیا) انزلناہ صیغہ جمع متکلم کا ہے حالانکہ اتارنے والا ایک ہی ہے یعنے اللہ تعالیٰ مگر عربی زبان میں واحد کو تاکید اور اثبات کے لیے بہ صیغہ جمع لاتے ہیں (دوسرے تعظیماً صیغہ جمع فرمایا جیسے بادشاہ لوگ اپنے فرمانوں میں ما بدولت واقبال لکھا کرتے ہیں۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ

سورۂ لم یکن الذین کفروا کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُنْفَكِّيْنَ زَائِلِيْنَ قَيِّمَةٌ اَلْقَائِمَةُ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ اَضَافَ الدِّيْنَ اِلَى الْمُؤَنَّثِ،

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا منفکین چھوڑنے والے قیمہ قائم اور مضبوط حالانکہ دین مذکر ہے مگر اس کو مؤنث یعنے قیمہ کے طرف مضاف کیا (دین کو ملت کے معنے میں لیا جو مؤنث ہے)

٩٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى،

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھ کر سناؤں ابی نے عرض کیا کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لے کر یہ فرمایا آپ نے فرمایا ہاں ابی یہ سن کر رو دیے [2]

---

[1] عمرو بن خالد امام بخاریؒ کے شیوخ میں سے ہیں اس متابعت کو عبدالعزیز بغوی نے منتخب مسند میں وصل کیا۔ [2] خوشی کے مارے کہاں میں ایک ناچیز بندہ کہاں وہ شہنشاہ مالک ارض وسماء بعضوں نے کہا ڈر سے رو دیے کہ اس عنایت ونوازش کا شکریہ مجھ سے کیسے ہو سکے گا۔ ۱۲ منہ

۹۳۷ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أُبَيٌّ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي قَالَ قَتَادَةُ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ،

ہم سے حسان بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہیں تجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤں ابی نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز کا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا اس وقت ابی رونے لگے قتادہؓ کہتے ہیں مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو لم یکن کی سورت سنائی۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ،

ہم سے ابوجعفر احمد بن ابی داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہؓ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہیں تجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤں ابیؓ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ سے لیا آپؐ نے فرمایا ہاں ابیؓ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ کے سامنے جو سارے جہاں کا مالک ہے میرا ذکر آیا آپ نے فرمایا ہاں یہ سن کر اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ

سورۂ اذا زلزلت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ يُقَالُ أَوْحَى لَهَا أَوْحَى إِلَيْهَا وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ،

باب فمن یعمل مثقال ذرۃ کی تفسیر

اوحی لہا اوحی الیہا وحی لہا وحی الیہا سب کا ایک ہی معنی ہے۔

۹۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کا حال تین طرح پر ہے کسی کے لیے تو گھوڑے باعث ثواب ہیں کسی کے لیے معاف کسی کے لیے

وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٌ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

عذاب ثواب اس کے لیے ہیں جو جہاد کی نیت سے باندھے ان کی رسی لمبی کر دے وہ رمنے یا باغ میں (خوب) چریں وہ اس رسی کے لمباؤ میں اس باغ میں یا رمنے میں جہاں تک چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر کہیں انہوں نے رسی توڑ ڈالی اور ایک دو قدم کود گئے تو ان کے پاؤں کے نشان (جو زمین پر پڑیں) جتنی لید وہ کریں سب اس کے لیے نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی اور اگر کہیں وہ ندی پر جا کر پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو جب بھی مالک کو اجر ہی اجر ملے گا خیر ایسے شخص کے لیے تو گھوڑی باندھنا ثواب ہی ثواب ہے اب جس شخص نے اپنی ضرورت رفع کرنے (یا روپیہ کمانے) اور لوگوں سے سواری مانگنے کی ضرورت نہ پڑنے کے لیے گھوڑی باندھے اور اللہ کا جو حق گھوڑی کی گردن اور پشت میں ہے اس کو ادا کیا[۱] تو ایسے شخص کو گھوڑی باندھنا معاف ہے (نہ ثواب نہ عذاب) اب رہا وہ شخص جو گھوڑی فخر اور بڑائی جتانے لوگوں کو دکھانے مسلمانوں کو ستانے کیلیے باندھے ایسے شخص کے لیے گھوڑے عذاب ہیں پھر کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گدھوں کا کیا حکم ہے (کیا وہ بھی گھوڑوں کی طرح ہیں) آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی عام آیت گدھوں کو بھی شامل ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ[۲]۔

بَابُ ۴۵۲ قَوْلِهِ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

باب ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ کی تفسیر

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ

ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے

[۱] گردن کا حق یہ ہے کہ اگر وہ تجارتی ہوں تو ان کی زکوٰۃ دے پشت کا حق یہ ہے کہ تھکے ماندے مسافر مانگنے والے کو سواری کے لیے دے۔ [۲] تو گدھے بھی اگر کوئی نیک کام کے لیے پالے گا اس کو ثواب ملے گا اگر بدنیتی یا مسلمانوں کی خرابی یا فخر یا تکبر کے لیے گدھے رکھے گا تو عذاب ہوگا یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ،

انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے گدھوں کے باب میں پوچھا آپؐ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اُترا مگر یہ اکیلی عام آیت ان کو بھی شامل ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

سُوْرَةُ وَالْعٰدِيٰتِ

سورۂ والعادیات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْكَنُوْدُ اَلْكَفُوْرُ يُقَالُ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا رَفَعْنَ بِهٖ غُبَارًا لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ اَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ لَبَخِيْلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيْلِ شَدِيْدٌ حُصِّلَ مُيِّزَ،

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا کنود ناشکرا[1] فاثرن بہ نقعا یعنے صبح کے وقت دھوں اُڑاتے ہیں گرد اٹھاتے ہیں لحب الخیر یعنے مال کی محبت کی وجہ سے لشدید بخیل ہے بخیل کو شدید کہتے ہیں حصل جدا کیا جائے یا جمع کیا جاوے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

سورۂ القارعہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهٗ بَعْضًا كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُوْلُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَاَلْوَانِ الْعِهْنِ وَقَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ كَالصُّوْفِ،

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

کالفراش المبثوث یعنے جیسے ٹڈیاں ایک پر ایک چڑھ کر اُمنڈتی ہیں اسی طرح آدمی بھی قیامت کے دن ایک میں ایک گھُسیں گے رکوئی ادھر جائے گا کوئی ادھر ایک رخ نہیں ہوگا کالعھن اون کی طرح رنگ برنگ عبداللہ بن مسعودؓ نے یوں پڑھا ہے کالصّوف النفوس یعنی دُھنکی ان کی طرح اڑتے پھریں گے

سُوْرَةُ اَلْهٰكُمُ

سورہ تکاثر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلتَّكَاثُرُ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ابن عباسؓ نے کہا[2] تکاثر سے مال اور اولاد کا بہت ہونا مراد ہے۔

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، ۱۲ منہ

[2] اس کو ابن المنذر نے وصل کیا،

سُورَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ يَحْيَى الدَّهْرُ أَقْسَمَ بِهِ،

سورۂ والعصر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

یحییٰ بن زیاد فراء نے کہا عصر سے زمانہ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی،

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحُطَمَةُ اسْمُ النَّارِ مِثْلُ سَقَرَ وَلَظٰى،

سورۂ ہمزہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

حطمۃ دوزخ کا نام ہے جیسے سقر اور لظی

سُوْرَةُ أَلَمْ تَرَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ[1] أَبَابِيْلَ مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ سِجِّيْلٍ هِيَ سَنْكِ وَكِلْ،

سورۂ فیل کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے[1] ابابیل یعنی پے در پے آنے والے اکٹھا ہونے والے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا[2] من سجیل (یہ فارسی معرب ہے یعنے سنگ (پتھر) اور گل (مٹی) سے (کھنگر)

سُوْرَةُ لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لِإِيْلَافِ أَلِفُوْا ذٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَآمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ۔

سورۂ لایلاف کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا لایلاف قریش کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگوں کا دل سفر میں لگا دیا تھا گرمی جاڑے کسی میں ان پر سفر کرنا بار نہیں ہوتا تھا اور ان کو حرم میں جگہ دے کر دشمنوں سے بے ڈر کر دیا تھا[3]

سُوْرَةُ أَرَأَيْتَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِإِيْلَافِ لِنِعْمَتِيْ عَلٰى قُرَيْشٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُعُّ يَدْفَعُ

سورۂ ارأیت کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سفیان بن عیینہ نے کہا لایلاف قریش کا معنی یہ ہے قریش پر میرے احسان کی وجہ سے[4] مجاہد نے کہا یدع کا

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زاید ہے الم تر الم تعلم یعنی الم تر کا معنی یہ ہے کیا تجھ کو معلوم نہیں کیونکہ اصحاب الفیل کے واقعے کے سال میں آپ کی ولادت ہوئی تھی، [2] اس کو طبری نے وصل کیا، [3] اس کو فریابی نے وصل کیا، [4] بعضے نسخوں میں یہ قول اگلی سورت کی تفسیر میں مذکور ہے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے یہ نسخہ شاید سہو کاتب ہے،

عَنْ حَقِّهِ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يُدَعُّونَ يُدْفَعُونَ سَاهُونَ لَاهُونَ وَالْمَاعُونَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ الْمَاعُونُ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ وَأَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ

معنی دفع کرتا ہے یعنی یتیم کو اُس کا حق لینے نہیں دیتا کہتے ہیں یہ دَعَعْتُ سے نکلا ہے اسی سے ہے (سورہ طور میں) یوم یدعون یعنی جس دن دوزخ کی طرف ہٹائے جائیں گے (دھکیلے جائیں گے) ساھون بھولنے والے غافل ماعون کہتے ہیں ہر مروت کے اچھے کام کو بعضے عرب کہتے ہیں ماعون پانی عکرمہ نے کہا ماعون کا اعلیٰ درجہ زکوٰۃ دینا ہے۔ اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص کچھ سامان مانگے تو دے (انکار نہ کرے)

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

سورۂ کوثر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض شَانِئَكَ عَدُوُّكَ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے بہت رحم والا

ابن عباس رض نے کہا شانئك تیرا دشمن (عاص بن وائل یا ابوجہل یا عقبہ)

۴۹۱ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصے میں فرمایا میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے ڈیرے لگے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ نہر کیسی ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے (جو اللہ نے تم کو دی ہے)

۴۹۲ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ رَوَاهُ زَكَرِيَّا وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا انا اعطیناك الکوثر تو کوثر سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا کوثر ایک نہر ہے جو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتی (کے ڈیرے) ہیں وہاں تاروں کے شمار میں کوزے (آبخورے) رکھے ہیں۔

لہ اس کو ابن مردویہ نے وصل کیا، رحمہ اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ،

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے ابوبشر نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا کوثر سے وہ بھلائی مراد ہے جو اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ابوبشر کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا لوگ تو یہ کہتے ہیں کوثر ایک نہر کا نام ہے بہشت میں سعید نے کہا نہر بھی جو بہشت میں ہے اُس بھلائی میں داخل ہے جو اللہ نے آپ کو عنایت فرمائی [1]

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

سورہٗ کافرون کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يُقَالُ لَكُمْ دِينُكُمُ الْكُفْرُ وَلِيَ دِينِ الْإِسْلَامُ وَلَمْ يَقُلْ دِينِي لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّونِ فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِينِ وَيَشْفِينِ وَقَالَ غَيْرُهُ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ الْآنَ وَلَا أُجِيبُكُمْ فِي مَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا :

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

لکم دینکم ولی دین یعنی تم کو کفر مبارک رہے دینی نے کہا کیونکہ اس سورت کی آیتیں نونی ہیں (اخیر میں نون ہے) تو یائے متکلم گرادی جیسے یھدین اور یشفین میں اوروں نے کہا [2] لا اعبد ما تعبدون کا معنی یہ ہے کہ میں اس وقت بھی جس کو تم پوجتے ہو نہیں پوجتا اور نہ ساری عمر اس کو پوجوں گا نہ تم اس (خدا) کو پوجنے والے ہو جس کو میں پوجتا ہوں یہ خطاب ان کافروں کے حق میں ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا (ایسے لوگ ہدایت پر آنے والے نہیں)

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

سورہٗ اذا جاء نصر اللہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٤٣٩ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جب سے سورہ اذا جاء نصر اللہ اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

---

[1] صحیح مسلم میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جس کے دینے کا اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا اس پر بڑی بھلائی ہے جب صحیح حدیث سے کوثر کی یہ تفسیر ثابت ہو تو اسی کو لینا چاہیے اور دوسری تفسیریں جو لوگوں نے محض اپنی رائے اور خیال سے کیں ہیں ان کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے [2] یعنے فرا کے سوا اوروں نے بعضے نسخوں میں یہ لفظ وقال غیرہ نہیں ہے وہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ فرا کا ذکر اوپر نہیں ہوا۔

صَلٰوۃً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ اِلَّا یَقُوْلُ فِیْہَا سُبْحٰنَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

ہر نماز میں یوں کہا کرتے سبحٰنك ربنا وبحمدك اللھم اغفرلی [1]

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں بہت کہا کرتے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی قرآن میں جو حکم دیا گیا تھا فسبح بحمد ربك واستغفرہ اُس کی تعمیل کرتے۔

بَابٌ ۴۵۳ قَوْلِہٖ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔

باب ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کی تفسیر

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَھُمْ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ قَالُوْا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُوْرِ قَالَ مَا تَقُوْلُ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُعِیَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب ابن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذا جاء نصر اللہ والفتح تو فتح سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا شہروں اور مکانوں کا فتح ہونا پھر حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا ابن عباسؓ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا اس سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مراد ہے یا ایک مثال ہے گویا آپ کو موت کی خبر دی گئی،

بَابٌ ۴۵۴ قَوْلِہٖ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا تَوَّابٌ عَلَی الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ۔

باب فسبح بحمد ربك واستغفرہ انہ کان توابا کی تفسیر

تواب کا معنی بندوں کی توبہ قبول کرنے والا آدمیوں میں تواب اس کو کہیں گے جو گناہ سے توبہ کرے۔

---

[1] اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ اللہ کی تسبیح اور استغفار کرو گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعمیل کی کہ ہر نماز میں تسبیح و استغفار لازم کر لیا۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِّثْلُهٗ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهٗ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهُمْ فَمَا رُئِيْتُ اَنَّهٗ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِيْ اَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ قُلْتُ هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ لَهٗ قَالَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَقُوْلُ،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ مجھ کو بدر میں جو صحابہؓ بوڑھے بوڑھے شریک تھے ان کے ساتھ بلا لیتے تھے بعضوں کو یہ ناگوار گزرا کہنے لگے آپ ان کو ہمارے ساتھ کیوں بلا لیتے ہیں (اللہ رکھے) ہمارے تو بیٹے ان کے برابر موجود ہیں حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کی وجہ جانتے ہو[۱] ایک روز ایسا ہوا حضرت عمرؓ نے بوڑھے صحابہؓ کو بلایا مجھ کو بھی ان کے ساتھ بلا لیا میں سمجھتا ہوں اُس روز اسی لیے بلایا کہ میرا علم جو حضرت عمرؓ دیکھ چکے ہیں وہ لوگوں کو بھی دکھلائیں خیر جب ہم لوگ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا تم لوگ کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ کے اس قول اذا جاء نصر اللہ والفتح سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا اللہ نے ہم کو فتح حاصل ہو تو ہم اس کی تعریف کریں اُس کی بخشش چاہیں اور بعضے خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا اس کے بعد مجھ کہا ابن عباسؓ کیا تم بھی یہی کہتے ہو میں نے کہا نہیں اس میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کر دیا کہ اب تمہاری وفات کا وقت آن پہنچا یعنے اللہ کی مدد آ گئی مکہ فتح ہو گیا یہی تمہاری وفات کی نشانی ہے اب تم اللہ کی تعریف کرو اُس سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی یہی سمجھتا ہوں جو تم سمجھے[۲]

---

[۱] اول تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے دوسرے علم و فضل میں ممتاز تیسرے ذہین اور طباع، [۲] دوسری روایت میں ہے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا اب تم مجھ کو کیا ملازمت کرتے ہو اگر میں نے ابن عباسؓ کو تمہارے برابر جگہ دی اور تمہارے ساتھ بلایا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اہل فضل اور علم قابل تعظیم ہیں گو ان کی عمر کم ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ علم کے بڑے قدردان تھے اور ہر ایک بادشاہ یا خلیفہ کو علم کی قدردانی اور عالموں کی تعظیم او تکریم ضرور ہے افسوس مسلمان جو تباہ ہوئے اور غیر قوموں کے دست نگر بن گئے وہ جہالت اور کم علمی ہی کی وجہ سے اور اس قدر تباہی پر اب بھی مسلمان بادشاہ علم کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بلکہ جاہلوں اور بیوقوفوں کو اپنا مصاحب بناتے ہیں عالم کی صحبت سے گھبراتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ،،،

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَابٌ خُسْرَانٌ تَتْبِيْبٌ تَدْمِيْرٌ ـ

۹۴۷ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوْا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوْا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هٰكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ ،

بَابٌ ۲۵۵ قَوْلِهٖ وَتَبَّ مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ،

سورۂ تبت یدا کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

تباب کا معنی تباہی ٹوٹا تتبیب تباہ کرنا ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا جب (سورۂ شعراء) کی یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین[۱] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) باہر نکلے صفا پہاڑ پر چڑھ گئے وہاں پکارا ارے لوگو ہوشیار ہو جاؤ مکہ والے کہنے لگے یہ کون ہے وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر جمع ہو گئے آپؐ نے فرمایا بتاؤ تو سہی اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے تلے سے نکلنے والے ہیں تو تم میری بات سچ مانو گے انہوں نے کہا بیشک کیونکہ ہم نے آج تک تم کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا (چنانچہ اسی وجہ سے آپؐ کو صادق اور امین کا لقب دے رکھا تھا) آپ نے فرمایا پھر تو میری بات سنو میں تم کو آگے آنے والے (قیامت کے) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں یہ سن کر ابولہب (مردود) کہنے لگا ارے تو تباہ ہو تو نے ہم کو اسی لیے جمع کیا تھا (ناحق پریشان کیا) آخر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری تبت یدا ابی لہب وتب اعمش نے یوں پڑھا وقد تب جس دن یہ حدیث روایت کی[۲]

باب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب کی تفسیر

[۱] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ورھطک منھم المخلصین بھی پڑھی ہے لیکن جمہور نے اس آیت کو نہیں پڑھا اسی لیے مصحف عثمانی میں نہیں لکھی گئی شاید اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی ۔ [۲] گو قرآن میں قد کا لفظ نہیں ہے اعمش کا یہ مطلب تھا کہ اللہ تعالے نے جو خبر دی تھی وہ پوری ہو، رحمہ اللہ تعالے

۹۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى آخِرِهَا،

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطحاء (مکہ کے پتھریلے میدان) کی طرف نکلے اور پہاڑ پر چڑھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا ارے لوگو ہوشیار ہو جاؤ یہ سن کر قریش کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے کہوں کہ دشمن صبح کو یا شام کو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو تم میری بات سچ سمجھو گے انہوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا تو میں تم کو آگے ہی سے (دوزخ کے) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں اس پر ابو لہب کہنے لگا ارے تیری خرابی کیا تو نے ہم کو اسی کام کے لیے جمع کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تبت یدا ابی لہب اخیر تک۔

بَابٌ ۴۵۶ قَوْلِهِ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

باب سیصلیٰ نارا ذات لہب کی تفسیر

۹۴۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ،

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ابو لہب کہنے لگا ارے تیری خرابی تو نے ہم کو اسی بات کے لیے جمع کیا تھا اس وقت یہ سورت اتری تبت یدا ابی لہب

بَابٌ ۴۵۷ قَوْلِهِ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ

باب وامراتہ حمالۃ الحطب کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ يُقَالُ مِنْ مَسَدٍ لِيفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ

مجاہد نے کہا[1] حمالۃ الحطب یعنی چغل خور فی جیدہا حبل من مسد کہتے ہیں مسد سے مراد مقل درخت کی چھال کی رسی ہے بعضوں نے کہا دوزخ کی رسی مراد ہے[2]

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] جو اس کے منہ میں گھسیڑ کر دُبر کی طرف نکالیں گے کہتے ہیں یہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی دشمن تھی مردود فساد کراتی پھرتی آپ چغلیاں کھاتی لوگوں میں لڑائی ڈلواتی آخر اس کا انجام یہ ہوا کہ لکڑی کا گٹھا سر پہ لادے لا رہی تھی رستے میں تھک کر ایک پتھر پہ بیٹھی فرشتے نے آن کر وہ رسی جس سے گٹھا باندھتی تھی اور اس کی گردن میں پڑی تھی پیچھے سے زور سے کھینچی کمبخت دم گھٹ کر مر گئی خسر الدنیا والآخرۃ،

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ اَحَدٌ اَیْ وَاحِدٌ،

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ

بَابٌ ۴۵۸ قَوْلِهٖ اللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّیْ اَشْرَافَهَا الصَّمَدَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِی انْتَهٰى سُؤْدَدُهٗ،

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ اَنْ يَّقُوْلَ لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ

سورہ قل ہو اللہ احد کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
احد پر تنوین نہیں پڑھی جاتی (بلکہ دال کو ساکن پڑھنا چاہیے) احد کا معنی ایک۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اس کو یہ لازم نہ تھا مجھ کو گالی دی اس کو یہ نہیں چاہیے تھا جھٹلانا یہ ہے وہ کہتا ہے میں اس کو دوبارہ پیدا نہیں کروں گا حالانکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہے اور گالی دینا یہ ہے کہ (معاذ اللہ) کہتا ہے اللہ کی اولاد ہے، اور میں تو اکیلا ہوں بے نیاز نہ مجھ کو کسی نے جنا ہے نہ میں نے کسی کو جنا ہے میرے تو جوڑ کا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔

باب اللہ الصمد کی تفسیر۔ عرب لوگ سردار اور شریف کو صمد کہتے ہیں ابووائل شقیق بن سلمہ نے کہا[1] صمد سب سے بڑا سردار حد درجے کا۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اس کو یہ زیبا نہ تھا مجھ کو گالی دی اس کو یہ مناسب نہ تھا جھٹلانا تو یہ ہے کہتا ہے کہتا ہے میں اس کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ نہ کر سکوں گا جیسے شروع میں میں نے اس کو پیدا کیا تھا گالی دینا یہ ہے کہتا ہے اللہ کی اولاد ہے اور میں تو

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا،

اَنْ يَقُوْلَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا اَحَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ۔

بے نیاز بادشاہ ہوں نہ مجھ کو کسی نے جنا نہ میں نے کسی کو جنا نہ میرے جوڑ کا دوسرا کوئی ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد کی تفسیر کفوا اور کفی اور کفاء سب کے ایک معنی ہیں یعنی برابر والا جوڑ۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

سورۂ فلق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقُ اللَّيْلِ اِذَا وَقَبَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ يُقَالُ اَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبَ اِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَاَظْلَمَ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا مجاہد نے کہا[1] غاسق سے رات مراد ہے[2] اذا وقب جب سورج ڈوب جائے فرق اور فلق کے ایک معنی ہیں کہتے ہیں یہ بات فرق صبح یا فلق صبح سے زیادہ روشن ہے عرب لوگ وقب اسوقت کہتے ہیں جب کوئی چیز بالکل کسی چیز میں گھس جائے اور اندھیرا ہو جائے[3]

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيْلَ لِي فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عاصم اور عبدہ بن ابی لبابہ سے دونوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا میں نے ابی بن کعب سے معوذتین (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) کو پوچھا کیا یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں[4] انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جبرئیل کی زبان پر مجھ کو حکم ہوا یوں کہہ (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) اخیر تک ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

سورہ قل اعوذ برب الناس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسُ اِذَا وُلِدَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا ابن عباسؓ سے منقول ہے[5] وسواس کا مطلب یہ ہے

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] ایک حدیث میں ہے کہ غاسق سے چاند مراد ہے بعضوں نے کہا ذکر مراد ہے وہ فرج میں غائب ہو جاتا ہے [3] عبداللہ بن مسعودؓ ان دونوں سورتوں کو قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا تو چھیل ڈالتے وہ کہتے یہ دونوں سورتیں صرف اس لیے اتریں کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں اور جن لوگوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ روایت صحیح نہیں ہے انہوں نے غلطی کی لیکن جمہور صحابہ اور تابعین سب کا یہ قول ہے کہ معوذتین قرآن میں داخل ہیں اور اس پر اجماع ہو گیا اور ممکن ہے کہ ابن مسعود کا یہ مطلب ہو کہ گو یہ دونوں سورتیں کلام الٰہی ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مصحف میں نہیں لکھوایا اس لیے مصحف میں لکھنا ضرور نہیں نووی نے شرح مہذب میں کہا کہ مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ معوذتین اور سورہ فاتحہ قرآن میں داخل ہیں اور جو کوئی قرآن کی کسی جز کا انکار کرے وہ کافر ہے اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا [4] ابی نے گول گول جواب دیا صاف نہیں کہا کہ یہ سورتیں قرآن میں داخل ہیں یا نہیں [5] اس کو طبرانی نے وصل کیا باسناد ضعیف۔

خَنَسَہُ الشَّیْطَانُ فَإِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ذَھَبَ وَإِذَا لَمْ یُذْکَرِ اللّٰہُ ثَبَتَ عَلٰی قَلْبِہٖ،

کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو کونچا لگاتا ہے اگر اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو بھاگ جاتا ہے ورنہ بچہ کے دل پر جم جاتا ہے

۹۵۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ أَبِی لُبَابَۃَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ قُلْتُ یَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاکَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ أُبَیٌّ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِی قِیْلَ لِی فَقُلْتُ قَالَ فَنَحْنُ نَقُوْلُ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبدہ بن ابی لبابہؓ نے انہوں نے زر بن حبیش سے سفیان نے کہا اور ہم سے عاصم بن ابی النجود نے بھی زر سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا ابو المنذر (یہ ابی کی کنیت ہے) تمہارے بھائی (یعنے دینی بھائی عبداللہ بن مسعودؓ) ایسا ایسا کہتے ہیں (کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا مجھے (جبرائیل کی زبان پر) یوں کہا گیا ایسا کہہ میں نے کہا تو ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

کتاب قرآن کی فضیلت کے بیان میں

بَابٌ ۴۵۹ کَیْفَ نُزُوْلُ الْوَحْیِ وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُھَیْمِنُ الْأَمِیْنُ الْقُرْاٰنُ أَمِیْنٌ عَلٰی کُلِّ کِتَابٍ قَبْلَہٗ،

باب وحی کیونکر اتری اور پہلے کونسی سورت اتری ابن عباسؓ نے کہا المھیمن (جو قرآن کی صفت سورہ مائدہ میں آئی ہے) اس کا معنے امین گویا قرآن اگلی کتابوں کا امانت دار (نگہبان)

۹۵۴ ۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ قَالَ أَخْبَرَتْنِی عَائِشَۃُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَا لَبِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ یُنْزَلُ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے شیبان بن عبدالرحمن سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے کہا مجھ کو ام المومنین حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباس نے خبر دی ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) دس برس مکہ میں مقیم رہے قرآن اترتا رہا پھر مدینہ میں دس برس رہے[2]

۹۵۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ إِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ [2] دوسری روایتوں میں مدینہ میں تیرہ برس رہنا منقول ہے شاید راوی نے اس روایت میں کسر چھوڑ دی ہے۔ بعضوں نے کہا آپ کی عمر ساٹھ ہی برس کی ہوئی چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے دس برس مکہ میں رہے دس برس مدینہ میں۔

مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ اُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ اُمُّ سَلَمَۃَ رض فَجَعَلَ یَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَۃَ مَنْ ھٰذَا اَوْ کَمَا قَالَ قَالَتْ ھٰذَا دِحْیَۃُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا حَسِبْتُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ حَتّٰی سَمِعْتُ خُطْبَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِیْلَ اَوْ کَمَا قَالَ قَالَ اَبِیْ قُلْتُ لِاَبِیْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ ھٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ۔

کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا مجھ کو یوں خبر دی گئی ایک بار حضرت جبرائیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کے پاس بی بی ام سلمہ بیٹھی تھیں وہ آنحضرت سے باتیں کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہؓ سے پوچھا تم جانتی ہو یہ کون ہے انہوں نے کہا دحیہ کلبی ہیں۔ (اور کون ہے[1]) بی بی ام سلمہؓ کہتی ہیں جبتک آنحضرت صلعم (مسجد میں جانے کے لیے) کھڑے ہوئے میں یہی سمجھتی رہی کہ وہ دحیہ تھے یہانتک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا آپ نے جو باتیں اس شخص نے کی تھیں وہ جبرئیل کی طرف منسوب کیں[2] معتمر کہتے ہیں میرے والد سلیمان نے کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سُنی انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَاہُ اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد کیسان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جتنے پیغمبر گزرے ہیں ان میں سے ہر ایک کو ایسے ایسے معجزے دیے گئے جن کو دیکھ کر لوگ ایمان لائے (بعد کے زمانہ میں ان کا کوئی اثر نہ رہا) اور مجھ کو جو (بڑا) معجزہ اللہ تعالیٰ نے دیا وہ قرآن ہے جس کو وحی کے ذریعہ سے میرے پاس بھیجا (اس کا اثر قیامت تک باقی رہے گا) تو مجھ کو یہ امید پڑتی ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعدار لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہوں گے[3]

[1] دحیہ ایک خوبصورت صحابی تھے جب حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت بن کر آنحضرت کے پاس آتے تو انہی کی صورت میں آتے۔ [2] یعنی خطبے میں یہ بیان فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے ایسا کہا۔ [3] اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں جس قسم کے معجزے کی ضرورت تھی ایسا معجزہ پیغمبرؑ کو دیا حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں علم سحر کا بہت رواج تھا ان کو ایسا معجزہ دیا کہ سارے جادوگر ان کے دم بخود رہ گئے حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں طب کا رواج تھا ان کو ایسے معجزے دیے کہ کسی طبیب باپ سے بھی ایسے علاج ممکن نہیں ہیں آنحضرتؐ کے زمانہ میں فصاحت بلاغت شعر شاعری انشا نگاری کا بڑا چرچا تھا تو آپ کو قرآن شریف ایسا فصیح اور بلیغ کلام عنایت فرمایا کہ سارے زمانہ کے فصیح اور بلیغ لوگ اس کا لوہا مان گئے اور ایک چھوٹی سی سورت بھی قرآن کی طرح نہ بنا سکے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے پیغمبروں کے معجزے تو جن لوگوں نے دیکھے تھے انہوں ہی نے دیکھے وہ ایمان لائے (باقی آئندہ صفحہ پر)

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ۔

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے پے در پے وحی بھیجنا شروع کی وفات کے قریب تو بہت وحی اتری اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی [1]

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے وہ ایک رات تہجد کے لیے نہیں اٹھے تو ایک عورت (عورا بنت حرب ابولہب کی جورو ابوسفیان کی بہن) آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی محمد میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (تم سے خفا ہو گیا الگ ہو گیا) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ [2]

بَابٌ ۶۰ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ۔

باب قرآن قریش کے محاورے پر عربی زبان میں اترا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآنا عربیا بلسان عربی مبین

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) بعد والوں پر اس کا اثر نہیں رہا گو ماں باپ اگلے بزرگوں کی تقلید سے کچھ لوگ ان کے طریق پر قائم رہیں مگر اپنا اپنے زمانہ میں وہاں معجزوں کو ایک افسانہ سے زیادہ خیال نہیں کرتے اور میرا معجزہ قرآن ہمیشہ باقی ہے وہ ہر زمانہ اور ہر وقت میں تازہ ہے اور جتنا اس میں غور کرتے جاؤ لطف زیادہ ہوتا جاتا ہے اس کے نکات اور فوائد لاانتہا ہیں جو قیامت تک لوگ نکالتے رہیں گے اس لحاظ سے میرے پیرو لوگ ہمیشہ قائم رہیں گے۔ حواشی صفحہ ہذا [1] مطلب یہ ہے کہ ابتدائی زمانہ نبوت میں تو سورۂ اقرا اتر کر پھر ایک مدت تک وحی موقوف ہو گئی تھی اس کے بعد پے در پے اترتی رہی پھر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے عمر کے آخری حصہ میں بہت قرآن اترا اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کو فتوحات ہوئیں ان کا شمار بڑھ گیا معاملات اور مقدمات بکثرت رجوع ہونے لگے تو قرآن بھی بکثرت اترا پھر عین وحی کی کثرت کے زمانہ میں آپ کی وفات ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم۔ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ کبھی قرآن اترنے میں دیر بھی ہوا کرتی تھی کبھی برابر ہر روز اترا کرتا تھا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ فَاَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيْدَ
بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
اَنْ يَّنْسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ
اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ
عَرَبِيَّةٍ مِّنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهَا
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ
بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ
اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ
يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ
عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ
اُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ
اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ
اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ
فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً
فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى

زہری سے کہا مجھ کو انس ابن مالک نے خبر دی[1] کہ حضرت عثمانؓ نے
زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن
بن حارث بن ہشام کو یہ حکم دیا کہ قرآن کی آیتیں مصحفوں میں لکھوائیں
اور حضرت عثمانؓ نے یہ بھی کہا کہ اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں
(جو مدینہ کے رہنے والے تھے) عربی محاورے کا اختلاف ہو تو
قریش کا محاورہ لکھو اس لیے کہ قرآن قریش کے محاورے میں اترا
ہے انہوں نے ایسا ہی کیا،

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے
کہا ہم سے عطاء بن ابی رباح نے **دوسری سند** مسدد بن مسرہد
نے کہا ہم سے یحییٰ ابن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج
سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی کہا مجھ کو صفوان بن یعلیٰ
بن امیہ نے کہ (میرے والد) یعلیٰ ہمیشہ کہا کرتے تھے کاش میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی آرہی ہو
ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے[2]
سائے کے لیے ایک کپڑا آپ پر تان دیا آپ کے ساتھ کئی اصحابؓ
بھی تھے اتنے میں ایک شخص (عطاء بن منبہ یا عمرو بن سواد یا خود
یعلیٰ) آیا خوشبو میں لتھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ آپ کیا فرماتے
ہیں اگر کوئی شخص خوشبو لگا کر جبہ پہن کر (عمرے کا) احرام باندھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ایک گھڑی (خاموش) دیکھتے رہے
اتنے میں آپ پر وحی آنی شروع ہوئی حضرت عمرؓ نے اشارے سے
یعلیٰ کو بلایا وہ آئے اور کپڑے کے اندر (جو آپ پر تنا ہوا تھا)
سر ڈال کر دیکھنے لگے کیا دیکھتے ہیں آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے
اور خراٹے کی سی آواز نکل رہی ہے ایک گھڑی تک یہی حال رہا

[1] بعضے نسخوں میں یہاں واخبرنی ہے بہ واو عطف بعضے نسخوں میں فاخبرنی ہے یہ حدیث مختصر ہے ساری حدیث آئندہ باب میں آئے گی اس سے واو عطف کا مطلب معلوم ہو جائے گا۔ [2] جعرانہ ایک مقام ہے مشہور مکہ کے قریب طائف کے رستے میں،،،

أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ
فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ
سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي
يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ
الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ
فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا
ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ،

بَابُ ٤٦ جَمْعِ الْقُرْآنِ،

٩٦١ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ
أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ
إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ
بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ
بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ
الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ
قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ

آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں گیا جو عمرے کے احرام کا مسئلہ مجھ سے
ابھی پوچھتا تھا اس شخص کو ڈھونڈ کر لاؤ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس لے آئے آپ نے فرمایا تو ایسا کر خوشبو جو تیرے بدن
میں لگ گئی ہے اُس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور جُبّہ کو اتار ڈال پھر
عمرہ اُسی طرح بجالا جیسے حج کرتا ہے [1]

باب قرآن کے جمع کرنے کا بیان [2]

باب قرآن کے جمع کرنے کا بیان

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم
بن سعد سے کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے
عبید بن سباق سے انہوں نے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے
کہا جب یمامہ کی لڑائی میں (جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی) مسلمان
مارے گئے (سات سو صحابہؓ شہید ہوئے) تو ابوبکر صدیقؓ نے
مجھ کو بلوا بھیجا میں گیا تو دیکھا حضرت عمرؓ بھی وہاں بیٹھے ہیں ابوبکرؓ
نے کہا عمرؓ میرے پاس آئے اور کہنے لگے یمامہ کی لڑائی میں
قرآن کے قاری بہت مارے گئے میں ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو اسی طرح لڑائیوں
میں قاری مارے جائیں (اور بہت سا قرآن (جو اُس وقت تک سینوں
میں تھا) ہاتھ سے جاتا رہے تو میں مناسب سمجھتا ہوں آپ قرآن کو اکٹھا
کرنے کا حکم دیجئے اس وقت میں نے عمرؓ سے کہا یہ تو بتلاؤ کہ جو کام

[1] اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اگلے باب کے متعلق ہے اور شاید کاتب نے غلطی سے اس باب میں شریک کر دی بعضوں نے
کہا اس باب میں یہ حدیث اس لیے لائے کہ حدیث بھی قرآن کی طرح وحی ہے اور وہ بھی قریش کے محاورے پر اتری ہے۔ یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

[2] قرآن آنحضرتؐ کے عہد میں متفرق الگ الگ صحیفوں ورقوں ہڈیوں پر لکھا ہوا تھا مگر سارا قرآن ایک جگہ ایک مصحف میں نہیں جمع ہوا تھا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت
میں ایک جگہ جمع کیا گیا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں اسی کی نقلیں مرتب ہو کر تمام ملکوں میں بھیجی گئیں غرض یہ کہ قرآن سارے کا سارا
لکھا ہوا آنحضرتؐ کے عہد میں بھی موجود تھا مگر متفرق الگ الگ کسی کے پاس دو دس ٹکڑے کسی کے پاس ایک ٹکڑا اور سورتوں میں بھی کوئی ترتیب نہ تھی یہ ترتیب حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں کی گئی،،

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ ھٰذَا وَاللّٰہِ خَیْرٌ فَلَمْ یَزَلْ عُمَرُ رض یُرَاجِعُنِیْ حَتّٰی شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرِیْ لِذٰلِكَ وَرَاَیْتُ فِیْ ذٰلِكَ الَّذِیْ رَاٰی عُمَرُ قَالَ زَیْدٌ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّھِمُكَ وَقَدْ کُنْتَ تَکْتُبُ الْوَحْیَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْہُ فَوَاللّٰہِ لَوْ کَلَّفُوْنِیْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَاکَانَ اَثْقَلَ عَلَیَّ مِمَّا اَمَرَنِیْ بِہٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ کَیْفَ تَفْعَلُوْنَ شَیْئًا لَّمْ یَفْعَلْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھُوَ وَاللّٰہِ خَیْرٌ فَلَمْ یَزَلْ اَبُوْبَکْرٍ یُرَاجِعُنِیْ حَتّٰی شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرِیْ لِلَّذِیْ شَرَحَ لَہٗ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُہٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰی وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَۃِ التَّوْبَۃِ مَعَ اَبِیْ خُزَیْمَۃَ الْاَنْصَارِیِّ لَمْ اَجِدْھَا مَعَ اَحَدٍ غَیْرِہٖ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا (قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا) وہ تم کیسے کرو گے[۱] عمر رض نے کہا گو یہ کام آنحضرت نے نہیں کیا، خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے[۲] (اس میں بڑی مصلحت ہے) پھر عمر رض برابر مجھ سے اس کام کے لیے کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ بھی کھول دیا مجھ کو بھی یہ کام مناسب نظر آیا اور عمر رض کی جو رائے تھی وہی رائے میری بھی قرار پائی زید بن ثابت کہتے ہیں ابوبکر رض نے کہا تو ایک جوان عقلمند آدمی ہے ہم کو تیرا اعتبار بھی ہے اور تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی بھی لکھا کرتا تھا (قرآن سے خوب واقف ہے) ایسا کر قرآن کی تلاش کر اس کو اکٹھا کر۔ زید بن ثابت کہتے ہیں خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھ سے کہتے تم ایک پہاڑ ڈھو دو تو مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا جتنا کہ یہ کام مشکل معلوم ہوا یعنے قرآن کا جمع کرنا میں نے ان سے کہا تم لوگ وہ کام کیونکر کرو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابوبکر رض نے کہا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام نہیں کیا، مگر خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے اور برابر مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے جیسے ابوبکر اور عمر رض کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی میرے بھی دل میں ڈال دی (میں بھی اُن کی رائے سے متفق ہو گیا) میں نے قرآن کی تلاش شروع کی کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں باریک پتلے پتھروں پر یا ٹھیکروں پر لکھا پایا کچھ لوگوں کو زبانی یاد تھا غرض اسی طرح سے جا بجا جمع کیا، یہاں تک کہ میں نے سورۂ توبہ کی آخری آیت صرف ابوخزیمہ انصاری پاس رکھی ہوئی پائی

[۱] اس حدیث سے یہ نکلا کہ صحابہ رض اس امر سے بہت پرہیز کرتے تھے جو آنحضرت کے وقت میں نہ تھا اور ہر ایک بدعت کو معیوب جانتے تھے۔ [۲] کیونکہ اس میں دین کی حفاظت ہے اگر قرآن جمع نہ کیا جاتا تو اگلی کتابوں کی طرح قرآن میں بھی بڑا اختلاف ہو جاتا اور مخالفین کو طرح طرح کے مضمون اس میں ملا دینے کا موقعہ ملتا قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ بعضی بدعت اچھی بھی ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر بدعت سے بدعت لغویہ مراد ہو تو بیشک وہ اچھی اور بری سب ہو سکتی ہیں اور صحابہ یا تابعین نے جو فعل کیا یا جس فعل کی اصل کتاب و سنت سے ہے اُس کو بدعت شرعیہ نہیں کہتے بدعت شرعیہ وہ ہے جو دین میں ایک نئی بات ایسی نکالی جائے جس کا وجود قرون ثلثہ میں نہ ہو اور اس کی اصل کتاب و سنت سے نہ ملے ایسی بدعت گمراہی ہے جیسے حدیث میں وارد ہے حضرت مجدد نے فرمایا میں کسی بدعت میں نور نہیں پاتا۔

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ
بَرَآءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ
حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ
ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ،

---

٩٦٢ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ
حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
حَدَّثَهُ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ
عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ
فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَةَ وَالْاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ
اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ
فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ
قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ
الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى
حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ
نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ
فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَمَرَ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ
سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَ
قَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ
اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ
شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا

(اور لوگوں کے پاس لکھی ہوئی نہ تھی گو یاد بہت لوگوں کو تھی) یعنی آیت
لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم اخیر
سورت تک پھر یہ مصحف (جو زید بن ثابت نے مرتب کیا) ابوبکر صدیقؓ کی وفات تک
ان کے پاس رہا ان کے بعد حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد ام المومنین حفصہؓ کے پاس تھا حضرت
عثمانؓ نے اس کو منگوا کر اس کی نقلیں کرا کر تمام ملکوں میں بھیجیں)

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن
سعد عوفی نے کہا ہم سے ابن شہاب نے ان سے انس بن مالک نے
بیان کیا کہ حذیفہ بن یمان حضرت عثمانؓ کے پاس آئے وہ شام
اور عراق کے مسلمانوں کے ساتھ ارمنیہ اور آذربیجان فتح
کرنے کو لڑ رہے تھے حذیفہ اس سے گھبرا گئے کہ ان لوگوں نے
قرآن کی قرأت میں اختلاف کیا اور حضرت عثمانؓ سے کہنے لگے
(خدا کے واسطے) امیر المومنین اس سے پہلے کہ مسلمان یہود اور
نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں اس امت کی خبر لیجیے
(ان کو مصیبت سے بچائیے) یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے ام المومنینؓ
حفصہؓ کو کہلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیج دو ہم اس کی نقلیں
اتار کر پھر تم کو واپس کر دیں گے ام المومنین حفصہؓ نے
بھیج دیا حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ
اور سعید بن عاصؓ اور عبدالرحمن بن حارثؓ بن ہشام کو حکم دیا
انہوں نے اس کی نقلیں اتاریں حضرت عثمانؓ نے تینوں قریش کے
لوگوں (یعنے عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمنؓ) سے یہ بھی کہہ
دیا اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابتؓ میں (جو انصاری تھے) قرأت
میں اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھنا اس لیے
کہ قرآن انہی کے محاورے پر اترا ہے خیر انہوں نے ایسا ہی
کیا جب مصحفوں کو تیار کر چکے تو حضرت عثمانؓ نے ام المومنین
حفصہؓ کا مصحف تو ان کے پاس واپس کر دیا اور ان مصحفوں میں سے

نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ

ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بھجوایا[۱] اور اس کے سوا جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا سب کے جلا دینے کا حکم دیا[۲] ابن شہاب رضؓ نے کہا مجھ سے خارجہ ابن زید بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے زید بن ثابت رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں ہم مصحف لکھ رہے تھے اس وقت سورۂ احزاب کی ایک آیت کا پتہ نہ چلا (وہ حضرت حفصہ رضؓ کے مصحف میں بھی نہ تھی اور میں نے بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ آیت پڑھتے سُنا تھا آخر ہم نے اس کی تلاش کی (کہیں تو لکھی ہوئی پائیں) پھر وہ خزیمہ بن ثابت رضؓ انصاری کے پاس لکھی ہوئی ملی وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ ہم نے اس کو سورۂ احزاب میں لگا دیا[۳]

بَابٌ ۲۶۲ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کون لکھا کرتا تھا[۴]

[۱] ایک کوفہ میں ایک بصرہ میں ایک شام میں اور ایک مدینہ میں اپنے پاس رہنے دیا بعض روایتوں میں یوں ہے کہ سات مصحف تیار کرائے اور مکہ اور شام اور یمن اور بحرین اور بصرہ اور کوفہ کو ایک ایک مصحف بھیجا ایک مدینہ میں رکھا۔ [۲] یہ جلانا عین مناسب اور مقتضائے مصلحت تھا یہ حکم حضرت عثمان رضؓ نے سب صحابہ کے سامنے دیا انہوں نے اس پر انکار نہیں کیا بعضوں نے کہا حضرت عثمان رضؓ نے اُن کو دُھلوا ڈالا پھر جلوا دیا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جن کاغذوں میں خدا کے نام ہوں ان کو جلا ڈالنا درست ہے، اب جو مصحف حضرت حفصہ رضؓ کے پاس تھا وہ زندگی تک انہی کے پاس رہا مروان نے مانگا تو بھی انہوں نے نہیں دیا ان کی وفات کے بعد مروان نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے وہ مستعار منگوایا اور جلوا ڈالا اب کسی کے پاس کوئی مصحف نہ رہا البتہ کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضؓ نے اپنا مصحف حضرت عثمان رضؓ کے مانگنے پر بھی نہیں دیا لیکن عبداللہ بن مسعود رضؓ کی وفات کے بعد معلوم نہیں وہ مصحف کہاں گیا بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت علی رضؓ نے بھی ایک مصحف بہ ترتیب نزول تیار کیا تھا لیکن اُس کا بھی پتہ نہیں چلتا اللہ کو جو منظور تھا وہی ہوا یہی مصحف عثمانی دنیا میں باقی رہ گیا موافق مخالف ہر ملک اور ہر فرقہ میں جہاں دیکھو بس یہی مصحف ہے [۳] یعنی پہلے ٹھکانے پر تو صرف سورتوں کی ترتیب اور وجود قرأت وغیرہ میں حضرت عثمان رضؓ نے تصرف کیا آنحضرت کے عہد میں یہ ترتیب سورتوں کی نہ تھی اور اسی لیے نمازی کو جائز ہے کہ جس سورت کو چاہے پہلے پڑھے جس سورت کو چاہے بعد میں پڑھے ان میں ترتیب کا خیال رکھنا کچھ لازم نہیں ہے [۴] مکہ میں قرآن عبداللہ بن سعد رضؓ لکھا کرتا تھا مدینہ میں اکثر زید بن ثابت رضؓ لکھا کرتے تھے اور ابی بن کعب رضؓ بھی لکھتے تھے چاروں خلیفہ اور دوسرے کئی صحابہ رضؓ بھی کبھی کبھی لکھا کرتے تھے، رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَى آخِرِهِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس رض سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ عبید بن سباق نے کہا زید بن ثابت کہتے تھے ابو بکر صدیق رض نے مجھ کو بلا بھیجا کہنے لگے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن لکھا کرتے تھے اب بھی تم ہی قرآن کی تلاش کرو میں نے تلاش کی اور جمع کیا، یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم اخیر تک مجھ کو ابو خزیمہ انصاری رض کے سوا اور کسی کے پاس رکھی ہوئی نہیں ملی۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ أَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

ہم سے عبید اللہ ابن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون فی سبیل اللہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا زید بن ثابت کو بلا لا اُن سے کہہ تختی دوات مونڈھے کی ہڈی لے کر آئیں یا ہڈی یا دوات لے کر آئیں (خیر وہ حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا لکھ لا یستوی القاعدون من المومنین اخیر تک اُس وقت آپ کے پیچھے عمرو بن ام مکتوم جو اندھے تھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ میرے باب میں کیا فرماتے ہیں میں تو اندھا آدمی ہوں (جہاد میں جا نہیں سکتا اب مجھ کو مجاہدین کا درجہ ملے گا یا نہیں) اس وقت یہ آیت یوں اتری لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ (تو غیر اولی الضرر کا لفظ بڑھایا گیا[1]

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔

بَابُ ۶۲۳ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ،

۹۶۵ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِي حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ،

۹۶۶ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ عَلٰی حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ قَالَ

باب قرآن سات طرح پر اترا ہے

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا اُن سے ابن عباس رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل[1] نے مجھ کو (پہلے) عرب کے ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا میں نے اُن سے کہا اس میں بہت سختی ہوگی، میں برابر اُن سے کہتا رہا اور محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اُن سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد قاری نے ان دونوں نے حضرت عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا میں سنتا رہا دیکھا تو وہ ایسے کئی طرزوں پر پڑھ رہے ہیں جن طرزوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت نہیں پڑھائی تھی میں تو عین نماز ہی میں ان پر حملہ کرتا مگر خیر نماز سے فراغت تک میں نے صبر کیا جب انہوں نے سلام پھیرا میں نے چادر اُن کے گلے میں ڈالی اُن سے پوچھا یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اور کس نے)، میں نے کہا نہیں تم جھوٹے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھ کو

[1] یعنی عرب کی سات لغتوں پر یا سات قرأتوں پر۔

أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أقرأنيها على غير ما قرأت فانطلقت به أقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسله اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك أنزلت ثم قال اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي أقرأني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك أنزلت إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه

یہ سورت اور طرز پر پڑھائی (تم کو اس کے خلاف کیسے پڑھا سکتے ہیں) آخر میں ان کو کھینچتا ہوا لے چلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورۂ فرقان کو اور ہی طرز پر پڑھتے ہیں جس طرز پر آپ نے مجھ کو نہیں پڑھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اچھا ہشام کو چھوڑ تو دے (اس کو قید کیوں کیا ہے) پھر فرمایا ہشام پڑھ انہوں نے اسی طرز پر پڑھا جس طرز پر پہلے میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا جب وہ فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے (تو نے صحیح پڑھی) پھر مجھ سے فرمایا عمر اب تو پڑھ میں نے اس طرز پر پڑھی جس طرز پر آپ نے مجھ کو سکھلائی تھی جب میں پڑھ چکا آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح اتری ہے (تو نے صحیح پڑھی) پھر فرمایا دیکھو یہ قرآن سات محاوروں پر اترا ہے جو محاورہ تم پر آسان معلوم ہو اس طرح پڑھو لے[1]

باب

۹۶۷ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم قال وأخبرني يوسف بن ماهك قال إني عند عائشة أم المؤمنين رض إذ جاءها عراقي فقال أي الكفن خير قالت ويحك وما يضرك قال يا أم المؤمنين أريني مصحفك قالت لم

باب سورتوں یا آیتوں کی ترتیب کا بیان

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یوسف بن مالک نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رض پاس بیٹھا تھا اتنے میں عراق کا ایک شخص (نام نامعلوم) آیا وہ پوچھنے لگا کفن کیسا ہونا چاہیے انہوں نے کہا افسوس اس سے مطلب کس طرح کا بھی کفن ہو تجھے کیا نقصان ہوگا پھر وہ کہنے لگا ام المؤمنین ذرا اپنا مصحف تو مجھ کو دکھلایئے انہوں نے کہا کیوں

[1] بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ قرآن میں ایک لفظ کی جگہ اگر دوسرا لفظ اس کا ہم معنی پڑھ لے تو درست ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جو لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس کے سوائے نیا لفظ پڑھنا درست نہیں اور بعد کو علماء کا اس پر اجماع ہوگیا۔

قَالَ لَعَلِّي أُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا نَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا لَا نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ،

(کیا ضرورت ہے، اُس نے کہا میں آپ کا مصحف دیکھ کر سورتوں کی ترتیب پہنچان لوں بعضے لوگ اُس کو بے ترتیب پڑھتے ہیں لیے حضرت عائشہ رض نے کہا پھر اس میں کیا قباحت ہے جون سی سورت تو چاہے پہلے پڑھ جون سی سورت چاہے بعد پڑھ اگر اترنے کی ترتیب دیکھتا ہے تو ر پہلے تو مفصل کی ایک سورت اتری اقراء باسم ربک (جس میں بہشت دوزخ کا ذکر ہے جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہو گیا اعتقاد سے فراغت ہوئی اُسکے بعد حلال حرام کے احکام اترے اگر کہیں شروع ہی میں یہ اترتا شراب نہ پیا تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے اگر شروع ہی میں یہ اترتا دیکھو زنا نہ کرنا تو لوگ کہتے ہم تو زنا نہیں چھوڑیں گے میں بالکل چھوٹی چھوکری کھیل رہی تھی اس وقت مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر (جو سورہ قمر میں ہے) اور سورہ بقرہ اور سورۂ نساء اس وقت اتریں جب میں آنحضرت کے پاس موجود تھی (یعنی مدینہ میں) خیر اُس کے بعد حضرت عائشہ رض نے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیتیں اُسکو لکھوا دیں (کہ اس سورت میں اتنی آیتیں ہیں اس میں اتنی)

۹۶۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطٰهٰ وَالْأَنْبِيَاءِ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے عبدالرحمن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن مسعود رض سے وہ کہتے تھے سورۂ بنی اسرائیل اور کہف اور مریم اور طہ اور انبیاء تو اول درجہ کی فصیح سورتیں ہیں اور میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں [2]

---

[1] شاید عبداللہ بن مسعود رض مراد ہوں گے اور ان کے شاگرد انہوں نے نہ اپنا قرآن حضرت عثمان رض کو دیا اور نہ اس کو ملایا، [2] یعنی یہ سورتیں نزول میں مقدم تھیں لیکن مصحف عثمانی میں سورتوں کی ترتیب نزول کے موافق نہیں ہے بلکہ بڑی سورتوں کو پہلے رکھا ہے اس کے بعد چھوٹی سورتوں کو اور یہ ترتیب بھی اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات اور ارشاد سے نکالی گئی ہے کہیں کہیں اپنی رائے سے بھی مثلاً حدیث میں آپ نے بقرہ اور آل عمران پر مقدم کیا اسی طرح مصحف میں بھی بقرہ پہلے رکھی گئی،

۹۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابواسحاق نے خبر دی انہوں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے کہا میں تو سبح اسم ربک الاعلیٰ کی سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پیشتر ہی یاد کر چکا تھا ۔

۹۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلْقَمَةُ وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ آخِرُهُنَّ الْحَوَامِيمُ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ،

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جن کو دو دو کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں پڑھا کرتے تھے ۔ یہ کہہ کر عبداللہ بن مسعود رضؓ اٹھے (گھر میں چلے گئے) علقمہ بھی ان کے ساتھ گئے پھر علقمہ باہر نکلے تو ہم نے اُن سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا یہ شروع مفصل کی بیس[۲] سورتیں ہیں ان کی آخری سورتیں وہ ہیں جن کے اول میں حٰمٓ ہے حٰمٓ دخان اور عم یتساءلون ۔[۱]

بَابٌ ۶۵ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْاٰنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کیا کرتے مسروق نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کیا[۳] انہوں نے حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں

---

[۱] حالانکہ وہ مصحف عثمانی میں اخیر میں لکھی گئی ہے، [۲] ابوذر کی روایت میں یوں ہے حٰمٓ کی سورتوں میں سے حٰمٓ دخان اور عم یتساءلون ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے ان میں پہلی سورت سورہ رحمٰن ہے اور اخیر کی دخان اس روایت سے نکلا کہ ابن مسعودؓ کا مصحف مصحف عثمانی کی ترتیب پر نہ تھا نہ نزول کی ترتیب پر کہتے ہیں حضرت علی رضؓ کا مصحف بہ ترتیب نزول تھا شروع میں سورۂ اقرأ پھر سورۂ مدثر پھر سورہ قلم اور اسی طرح پہلے سب مکی سورتیں تھیں پھر مدنی سورتیں تھیں اور مصحف عثمانی کی ترتیب صحابہ رضؓ کی رائے اور اجتہاد سے ہوئی تھی جمہور علماء کا یہی قول ہے یعنے سورتوں کی ترتیب لیکن آیتوں کی ترتیب باتفاق علماء توقیفی ہے یعنی بہ حکم الٰہی ہوئی حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتے تھے اس آیت کو وہاں رکھو اس آیت کو وہاں تو آیتوں میں تقدیم تاخیر کسی طرح جائز نہیں اور یہ مضمون ایک حدیث سے ثابت ہے جس کو حاکم اور بیہقیؒ نے نکالا حاکم نے کہا وہ صحیح ہے بخاری مسلم کی شرط پر، [۳] اس کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ میں وصل کیا،،

إِنَّ جِبْرِيلَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي۔

یہ فرمایا ہر سال جبرئیل قرآن کا ایک بار دَور میرے ساتھ کیا کرتے اب کے سال دو بار دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت کا وقت آن پہنچا ہے۔

۹۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ فَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ،

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں تو اور زیادہ سخی ہوجاتے کیوں کہ رمضان میں ہر رات جبرائیل ع آپ ص سے ملا کرتے رمضان ختم ہونے تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو قرآن سناتے پھر جب جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا کرتے اُس وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے۔

۹۷۲ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ۔

ہم سے خالد بن یزید نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا حضرت جبرئیل ع ہر سال ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کیا کرتے پھر جس سال آپ ص کی وفات ہوئی اس سال انہوں نے دو بار دور کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے اخیر میں دس دن اعتکاف کیا کرتے جس سال وفات ہوئی اس سال بیس دن تک اعتکاف کیا۔

بَابُ ۶۶ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں قرآن کے قاری (حافظ) کون کون تھے۔

۹۷۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ
مَسْرُوْقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

۹۷۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ
بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ
وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخَذْتُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ
سُوْرَةً وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ مِنْ اَعْلَمِهِمْ
بِكِتَابِ اللّٰهِ وَمَا اَنَا بِخَيْرِهِمْ قَالَ
شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ اَسْمَعُ
مَا يَقُوْلُوْنَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُوْلُ
غَيْرَ ذٰلِكَ،

۹۷۵ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَاَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا

انہوں نے عمرو بن مرّہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عبداللہ ابن مسعودؓ کا ذکر کیا کہنے لگے میں اُن سے اُس روز سے برابر محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا قرآن چار آدمیوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور سالمؓ مولی ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل رضؓ اور ابی بن کعبؓ سے[1]

ہم سے عمر ابن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رضؓ نے ہم کو خطبہ سنایا تو کہنے لگے خدا کی قسم میں نے قرآن کی ستر پر کئی سورتیں خود آنحضرتؐ کے منہ سے سیکھی ہیں (تو میں حضرت عثمان کے کہنے پر عمل نہیں کر سکتا کہ اپنا مصحف جلا ڈالوں اور اُن کے مصحف کی ترتیب کے موافق پڑھا کروں) خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو یہ معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہوں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ میں اُن سب سے افضل نہیں ہوں[2] شقیق نے کہا میں لوگوں کے حلقوں میں بیٹھا (یعنی کوفہ میں) اور اُن کی باتیں سنتا رہا ان میں کسی نے ابن مسعودؓ کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا[3]

مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا ہم حمص میں تھے (جو ایک شہر ہے شام کے ملک میں) وہاں عبداللہ بن مسعودؓ نے سورہ یوسف پڑھی

[1] ان میں عبداللہ بن مسعودؓ اور سالمؓ تو مہاجرین میں سے اور معاذؓ اور ابیؓ انصار میں تھے قرآن کے بڑے جاننے والے اور یاد رکھنے والے یہی صحابی تھے ہرچند اور بہت سے صحابہؓ بھی قرآن کے قاری تھے مگر ان کے برابر نہ تھے۔ [2] کیونکہ من وجہ افضلیت سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حق شناسی اور کسر نفسی تھی رضی اللہ عنہ۔ [3] لیکن ابن ابی داؤد نے زہری سے نکالا انہوں نے کہا کہ ابن مسعودؓ کے اس قول کو کئی صحابہؓ نے پسند نہیں کیا۔

هٰكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ،

ایک شخص (نہیک بن سنان) بولا یہ سورت اس طرح نہیں اتری (جس طرح تم نے پڑھی) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے تو یہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی آپ نے فرمایا واہ واہ خوب پڑھی پھر جو ابن مسعودؓ نے دیکھا تو اس کے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی انہوں نے کہا کیا خوب ادہر تو اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے (صحیح کو غلط بتلاتا ہے) ادہر شراب مزے سے اڑاتا ہے (نشے میں لوگوں پر اعتراض جماتا ہے) پھر اُس کو حد لگائی [1]

۹۷۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ،

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے قسم پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں قرآن کی کوئی سورت ایسی نہیں اتری جس کی نسبت میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری (مکہ میں یا مدینہ میں یا رستے میں اتری) اور قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں اتری جس کی نسبت یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں کس شخص کے حق میں اتری اور اگر مجھ کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کی کتاب کو مجھ سے زیادہ کوئی جاننے والا ہے اور اونٹ وہاں تک جا سکتے ہوں تو میں (فوراً) سوار ہو کر (علم حاصل کرنے کیلیے) اس کے پاس جاؤں [2]

۹۷۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ رض نے کہا میں نے انس بن مالک رض سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن کن لوگوں کو یاد تھا انہوں نے کہا چار شخصوں کو چاروں انصاری تھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

[1] یعنی وہاں کے حاکم سے کہلا بھیجا اُس نے حد لگائی کیونکہ ابن مسعودؓ کو حمص کی حکومت نہیں ملی تھی بلکہ کوفہ کے حاکم وہ ایک مدت تک رہے تھے ابن مسعودؓ کا مذہب یہی ہے کہ شراب کی بو اگر کسی شخص کے منہ سے آئے تو اس کو حد لگا سکتے ہیں مگر دوسرے علماء نے اس کا خلاف کیا ہے، [2] یہ ابن مسعودؓ نے اپنا واقعی حال بیان کیا گو اس میں فضیلت نکلی کیونکہ ان کی نیت غرور اور تکبر کی نہ تھی البتہ فخر اور غرور کی راہ سے ایسی بات کہنا منع ہے الاعمال بالنیات،،،

بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ،

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ أُبَيٍّ وَأُبَيٌّ يَقُولُ أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا،

معاذ بن جبل رض زید بن ثابت رض ابو زید رسعد بن عبید[1]۔ حفص بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو فضل بن موسیٰ نے بھی حسین بن واقد سے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے[2]۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مثنیٰ نے کہا مجھ سے ثابت بنانی اور ثمامہ نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اس وقت تک قرآن کے حافظ[3] بس چار آدمی تھے ابوالدرداء رض اور معاذ بن جبل رض اور زید بن ثابت رض اور ابو زید کے ہم وارث ہوئے (اُن کی کوئی اولاد نہ تھی انس بھتیجے تھے)

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر رض سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض کہتے تھے ابی بن کعب رض ہم سب میں زیادہ قاری ہیں لیکن ابی جہاں غلطی کرتے ہیں اس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں (بعضے منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھتے ہیں) کہتے کیا ہیں میں نے تو اس آیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا ہے میں کسی کے کہنے سے اس کو چھوڑنے والا نہیں اور اللہ تعالیٰ تو خود فرماتا ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا،

---

[1] یہ انس رض نے اپنے علم کی رو سے کہا ورنہ عبداللہ بن مسعود رض اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رض اور ابوبکر صدیق وغیرہم بھی حافظ تھے، [2] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا، [3] یعنی پورے قرآن کے سب اختلافات قرأت کے ساتھ، [4] گویا اس آیت سے حضرت عمر رض نے ابی کا رد کیا کہ بعضی آیتیں منسوخ التلاوت یا منسوخ الحکم ہو سکتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی تلاوت منسوخ نہ ہوئی ہو،،

هو القيوم
وما اٰتٰكم الرسول فخذوه وما نهٰكم عنه فانتهوا
رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ
سنن
ابوداؤد شریف مترجم اردو
امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی
ترجمہ
علامہ وحید الزمان
ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور
ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
اردو بازار لاہور پاکستان

صحیح بخاری شریف

مترجم اردو مع عربی

۷۲۷۵ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیش بہا خزانہ

دنیائے اسلام کے علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ روئے زمین پر احکام الٰہی کے بعد صحیح بخاری شریف سب سے زیادہ صحیح مستند اور مقبول کتاب ہے اور علم حدیث میں اس کی نظیر ناممکن ہے۔ اس امر پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری فن حدیث میں امیر المحدثین اور راس المحدثین ہیں۔ چنانچہ اس بے نظیر کتاب کی اہمیت و افادیت مسلّم ہے ضرورت تھی کہ عربی دان حضرات کے ساتھ اردو دان حضرات بھی اس سے مستفید ہو سکتے۔ لہٰذا علامہ وحید الزمان کا مشہور ترجمہ بخاری مع شرح تیسیر الباری شائع کیا گیا ہے جو بڑے عرصے سے نایاب تھا اب چھ ضخیم اور خوبصورت جلدوں میں مکمل دستیاب ہے۔ اردو دان حضرات کے لئے بہترین تحفہ۔ قیمت موجودہ رعایتی لگے گی۔ بذریعہ خط طلب فرمائیں یا ہم پر اعتماد کریں۔

مشکوٰۃ شریف

مترجم اردو مع عربی

چھ ہزار سے زاید احادیث نبوی کا انمول ذخیرہ

درحقیقت یہ کتاب حدیث شریف کی گیارہ کتابوں بخاری مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، مؤطا، مسند امام احمد، امام شافعی، بیہقی اور دارمی کا بیش بہا انتخاب ہے۔ اس کتاب کو ہر طبقہ کے حضرات نے بہت ہی پسند فرمایا ہے صاحب کتاب نے احادیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم اس انداز سے جمع فرمائی ہیں کہ جس سے روزمرہ کے مسائل با آسانی حل ہو سکتے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا و آخرت سنواری جا سکتی ہے۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے میں اردو ترجمہ۔ تینوں خوبصورت جلدوں میں مکمل دستیاب ہے۔

تینوں جلدیں بہترین سفید کاغذ پر طبع کی گئی ہیں۔

قیمت نہایت مناسب خط و کتابت سے طے کریں

یا ہم پر اعتماد کریں۔

ملنے کا پتہ:- **نعمانی کتب خانہ** ۔ حق سٹریٹ۔ اردو بازار۔ **لاہور۲**

گوجرانوالہ میں ملنے کا پتہ:- **مکتبہ نعمانیہ** ۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ